



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before taking
it out. You will be responsible for
damages to the book discovered while
returning it.

THE

Acc. No. _____

Rs. 1/- per day. Over Night book Rs. 1/- per day.

[illegible]

اغراض و مقاصد

- ۱۔ دین اسلام خصوصاً سنت نبوی علیہ السلام کی شرافت کرنا۔
- ۲۔ مسلمانوں کی تعلیم اور جہاد اہل تشیع کی خصوصیت دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
- ۳۔ کونٹریٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
- ۴۔ قواعد و ضوابط
- ۵۔ قیمت ہر سال چھپائی جاتی ہے۔
- ۶۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
- ۷۔ مضامین ہر سہ ہفتہ پندرہ منٹ درج ہونگے۔
- ۸۔ جس مضمون سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ لوگا۔
- ۹۔ ہر ٹکٹ ڈاک اور نقل و حرکت کے لئے

جلد ۳۸

نمبر



شرح قیمت اخبار

والیمان ریاست سے سالانہ غلہ
 راسا و بیگہ دران سے ۵
 عامر خیریداران سے ۵
 ششوی
 مکتبہ خیریت سہارن
 فی پرچہ
 اجرت اشتہارات کا فیصلہ
 بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
 ملخصہ و کتابت و ارسال زر بنام مولانا
 ابوالخیر شہزادہ مولانا مولوی قاضی
 محمد ایدار، بیت اتر کر
 لاہور، پاکستان

امرتہرم ذی الحج ۱۳۵۹ھ مطابق ۳۔ جنوری ۱۹۴۱ء یوم جمعہ المبارک

ناظرین المحدث
 اخبار المحدث کا نیا سال
 مبارک ہو

فہرست مضامین

- ہمارے بارہ سال نو
- آفتاب الاخبار
- المحدث کی پیدائش کا ارتقا و ترقی
- المقران کی مخالفت قرآن
- قادیان اور لاہور کے جلسوں میں ہمارا نقشہ
- اخبار المحدث کا راقی نو
- کذبات لہا یہ بحواب دعوات و باہر
- جذہ مضامین کے سوا قرآنی کے جانور کام
- دانت ہونا ضروری ہے
- انوار المصباح بحواب تنویر المصباح
- مفردہ
- علی مطلع
- فہرست مضامین المحدث بدلہ

(ادارہ)

انتخاب الاخبار

میدن شریف شاہ صاحب گھریلو کی اجازت نامہ
نکرتے سے نہیں دیں، پہلے ہی نسبت افات سے ناظرین
ان کے محنت سے لکھنے والے ہوں گے اور ان کے
موت میں شگہ سرور کی موت کو دیکھیں۔
سے آج کل کی شہرت ہے ناظرین ہاں
کے لئے ادا کریں۔

جلد ۲۲ سہروردہ، امیر بریلی نوادہ بارہ
نئے سہروردہ میں ہندو قماروں کی شہرت

مولا نا ابوالکلام آزاد اور نور محمد

آپ کے مجمع عام میں ایک تقریر فرمائی

امیر شاہ جعفر کماروں کے حاکم، سن ۱۹۱۱

نئی ناکاروں کی رہائی کے مسئلہ میں، سن ۱۹۲۰

مستورات سے متعلق کر کے، سن ۱۹۲۱ میں تاکہ حکومت

سے بھی خاکساروں کی رہائی کے متعلق بات چیت کریں۔

سہروردہ میں جنازے لے گئے، اپنی دوستوں

اپنے دوستوں کو پیغام بھیجا ہے کہ جو پاکستان کے لئے

اپنی جانیں تک لڑا دیں۔

مسٹر سرخواس نے، سن ۱۹۲۱ میں ایک تقریر کرتے

ہوئے کہ اس وقت حکومت کا فرض ہے کہ ملک سے

فرہت و ریگاری کو دور کرے۔

حکومت سندھ نے اعلان کیا ہے کہ مزید دو

ماہ تک کوئی شخص مسجد مندر شاہ سکھ میں داخل نہیں ہو

سکے۔

سکھوں کو ہے کہ پنجاب اسمبلی کے کچھ ممبروں کی

طرف سے اسمبلی میں رزولوشن پیش ہوگا کہ پنجاب پاکستان

میں شائف ہونے کو تیار نہیں۔

پنجاب کے آئندہ نئے گورنر سربراہ جیمز گلسن

مقرر کئے گئے ہیں آپ پہلے لاہور کے ڈپٹی کمشنر تھے ہیں

جو پوری افضل علی حوالہ پندرہ آج کل پھر تیار

ہیں۔ ناظرین ان کی محنت کے لئے دعا کریں۔

ایک خبر منظر ہے کہ ترکی میں اس ہفتہ مفت میلہ

آیا ہے۔

دو ماہ آل انڈیا ہندو مہا سمائے رزولوشن

پاس کیا ہے کہ اگر حکومت برطانیہ نے ۱۳ ماہ میں شکست
تک واضح طور پر یہ اعلان نہ کیا کہ جنگ کے بعد ایسا
کے اندر اندر ہندوستان کو درجہ فوق آبادیات دیدیا جائے
اور حکومت پاکستان کی حکیم کی حمایت نہیں کریگی تو
ہندو مہا سمائے گروہ کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔
مسٹر سوم ٹو ہے کہ جلالہ الملک سلطان اب
ان کی حکومت کے خلاف پولیٹیکل سازش پکڑی گئی
ہے۔ انہوں نے دو اشخاص کو سزا دی موت اور
بہنہ کو سزا دی قید دو گئی ہے۔ قید میں کا انتظار ہے
مسٹر بھروم کے برطانوی پڑے کے امیر بھرنے
ہوئے۔ کہ اسیر بھرنے نام اس کے کمرہ پر پیغام کے جواب

ناظرین احمدیہ
عبدالغنی کے موقع پر
انڈیا، احمدیہ کانفرنس کے لئے
تہیہ و ترتیب
دریاد کریں

حساب دوستان
سابقہ چرچہ میں شائع کیا گیا ہے۔ اس کو
یک بار ملاحظہ فرمائیں۔

پیغام بھیجا ہے۔ شکستہ میں بھروم پر برطانیہ کا مکمل
قبضہ ہو جائے گا۔

ریہ تہائے متحدہ امریکہ کے انٹرنیشنل

نے امریکہ میں برقی قذائف کی جانچ پڑتال کر لی ہے

اس امر کا جائزہ لیا گیا ہے کہ برطانیہ امریکہ میں

خریدے ہوئے ہاں کی قدر قیمت کس حد تک اکر سکتا ہے

شمال مغربی افریقہ کی بین الاقوامی ہتی تجزیہ میں

سپین کی مداخلت سے پیدا شدہ صورت حالات کے متعلق

سپین کے وزیر خارجہ اور برطانوی سفیر میں گفتگو ہو رہی ہے

ابھی تک بعض امور تصفیہ طلب ہیں۔

انامی شام سنگھ میں جمعیت تبلیغ اہل حدیث کا
جمعیت تبلیغ کی برکات، تبلیغی وفد بنیض تبلیغ ۱۳ نومبر
شکستہ شام کو حسب دعوت اہل وہ انامی پڑی جس میں
مولانا محمد براہیم صاحب میر سید لکھنوی، مولوی امام دین
داعیہ پنجابی، حافظ محمد شریف صاحب سید لکھنوی، مولانا
تھے۔ مولانا کی انعام مسلمان بچوں پر پڑی۔ آپ نے
ان سے معمولی مسابقتی داد دی، سلام کا جواب دیا
کئے وہ بالکل نا آشنا معلوم ہوئے۔ آپ نے وہیں
ان کو آذان سکھائی اور آداب طاعات سلام وغیرہ
بتائے۔ انہوں نے بڑے شوق سے یاد کر لئے۔ اور
وہیں پوری باری بنائے۔ مولانا ان حوق نے اہل وہ
کو توجہ دلائی کہ ان کو پیشہ میں پڑھنے سے سکھانے
کے لئے رات کا دوسرا سہ بٹایا جائے اور وعدہ دیا کہ
مبلغ پانچ روپیہ، جو اس غرض کے لئے ہیں ویا آواز
عاجی عبد الکیم صاحب، ان جماعت اہل حدیث لاہور
کے غفلت ارستید حافظ عبد المجید صاحب دہلی مدرس
ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اس امر میں پوری
کوشش کریں گے۔ جزاہ اللہ! اس کے بعد
مولوی عبداللہ ثانی اور مولوی امام دین صاحب نے
تقریریں کیں۔ الحمد للہ توجہ و سنت کی موثر آواز
اس موقع میں باحسن طریق پہنچ گئی۔ یہ ادارہ جمعیت
کی برکت ہے کہ ایسے موقع میں آواز حق پہنچی اور
آئندہ کے لئے ایک مفید کام کی بنیاد رکھی گئی ہوگی
عبد المجید صاحب کو اللہ جزا سے خیر دے جنہوں نے
وفد جمعیت کی توجہ اس تصدیق کی عزت منعظت کرائی
اور تبلیغ کو کامیاب بنانے میں پوری سعی کی۔
(راقم: ایک شریک جلسہ)

جرمن ریڈیو نے ایک اعلان کے ذریعے

امریکہ کو دیکھی دی ہے کہ نازی فوجی حکام جرمن

سمندر میں داخل ہونے والے غیر جانبدار

جہازوں اور ان کے ملاحوں کے خلاف بھی فوجی

کاروائی کرینگے۔ اس اعلان کے ذریعے امریکہ

جہازوں کو جرمن ناگہ بندی کے علاقوں میں

داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

جرمن ریڈیو نے ایک اعلان کے ذریعے

امریکہ کو دیکھی دی ہے کہ نازی فوجی حکام جرمن

سمندر میں داخل ہونے والے غیر جانبدار

جہازوں اور ان کے ملاحوں کے خلاف بھی فوجی

کاروائی کرینگے۔ اس اعلان کے ذریعے امریکہ

جہازوں کو جرمن ناگہ بندی کے علاقوں میں

داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

جرمن ریڈیو نے ایک اعلان کے ذریعے

امریکہ کو دیکھی دی ہے کہ نازی فوجی حکام جرمن

سمندر میں داخل ہونے والے غیر جانبدار

جہازوں اور ان کے ملاحوں کے خلاف بھی فوجی

کاروائی کرینگے۔ اس اعلان کے ذریعے امریکہ

جہازوں کو جرمن ناگہ بندی کے علاقوں میں

داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

جرمن ریڈیو نے ایک اعلان کے ذریعے

امریکہ کو دیکھی دی ہے کہ نازی فوجی حکام جرمن

سمندر میں داخل ہونے والے غیر جانبدار

جہازوں اور ان کے ملاحوں کے خلاف بھی فوجی

قادیانی مشن قادیان اولاد کے جلسوں میں ہمارا تحفہ

گوئی مانے یا نہ مانے ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ امت
مردانہ کے ساتھ جس خاص تعلق ہے۔ اس لئے قادیان
اور لاہور کے سالانہ جلسوں میں دونوں جماعتوں کی
خدمت میں ہماری طرف سے تحفہ پیش کیا جاتا ہے یہ
اگ بات ہے کہ یہ دونوں گروہ ہمارے تحفے کو ناپسند
کریں مگر ہماری نیت خالصانہ رنگ میں یہی ہوتی ہے کہ
یہ لوگ جس گرداب دھبہ میں پھنسے ہوئے ہیں اس
باہر نکل آئیں۔ فرمان خداوندی
وَذَرِكْزِيهٖ اَنْ تُبْسِلَ نَفْسُكِ بِمَا كُنْتِ
ہر وقت ہمارے پیش نظر رہتا ہے۔

مرزا صاحب نے اپنی دانشمندانہ حیثیت سے اپنے
متعلق مباحث کو بہت پیچیدہ بنا رکھا ہے۔ کہیں
وفات مسیح کی بحث ہے تو کہیں اجراء نبوت کی، اور
کہیں منارہ دمشق کا جھگڑا ہے۔ ہم چونکہ ان رموز
سے بخوبی واقف ہیں اس لئے جہاں تک ہم سے ہو سکتا
ہے ہم اجتماع مرزا کو ان الجھنوں سے نکال کر سیدھی
راہ پر لانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اس دفعہ ہم نے
مرزا صاحب کا صدق و کذب جاننے کے لئے جو معیار
بصورت اشتہار پیش کیا ہے وہ آسان ہونے کے
علامہ بہت ہی صاف اور روشن ہے۔ گویا وہ میسر
اس آیت کا مصداق ہے۔

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ
لِّعِبَادٍ يُّؤْتُونَ

بغرض افادہ ناظرین وہ اشتہار درج ذیل ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے قابل غور بات
جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی نے
اپنے مناصب بہت سے تجویز کئے اور ہر ایک کیلئے
اپنے خیال میں دولتی بی دیئے۔ فریق مخالف کی
طرف سے بھی مختلف متعدد کتابیں لکھی رہیں جو

علماء نے لکھیں اور فریقین نے پڑھیں۔ آج ہر ایک
ایسی بات پیش کرتے ہیں جو بالکل صاف اور
نقصی ہوئی صداقت ہے۔ ایسی کہ اس کی
مثال زمانہ رسالت میں ہم کو یوں ملتی ہے کہ کفار
قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام
رعنوان اللہ علیہم اجمعین سے بائیکاٹ کا باہمی
معاہدہ چڑھے پر لکھ کر ہند کے کعبہ کی حجت میں
بند کر دیا تھا جس کی وجہ سے صحابہ کرام کو بڑی سخت
تکلیف پہنچی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے معلوم
ہوا ہے کہ اس معاہدہ کے چڑھے کو کم کھا گئی ہے
آپ کے چچا ابوطالب نے قریش کو کہا اس معاہدہ
کو نکالو اگر میرا بھتیجا (میر علیہ السلام) اس بات
میں مجھوتا ہوگا تو میں اس کو چھوڑ دوں گا۔ اس معاہدہ
سے پھر ہمارے چڑھے کو دیکھا گیا تو واقعی اس کو
کم کھا چکی تھی۔

اسی کم کا وعدہ مرزا صاحب متوفی نے بھی شائع
کیا ہوا ہے جو اپنے الفاظ کے لحاظ سے بہت مختصر
ہے مگر معافی کے لحاظ سے دیہائے ناپیدا کنار ہے
وہ ایسا معاہدہ ہے کہ کل قادیانی مباحث اس سے
فیصل ہو سکتے ہیں۔ ہم اپنی طرف سے وعدہ کرتے
ہیں اگر وہ صورت پائی گئی جس پر مرزا صاحب نے
اپنی صداقت کو جی کیا ہے تو ہم مرزا صاحب کے
مشن کی مخالفت چھوڑ دیں گے۔ اسی طرح جماعت
احمدیہ (اجتماع مرزا) سے ہمیں امید رکھنی چاہئے
کہ وہ صورت منقہ پر نے اس شرط کے وہ بھی مرزا
صاحب کو چھوڑ دیں گے۔ مرزا صاحب کے الفاظ
اس بارے میں یہ ہیں۔

اگر قرآنی میں میرا نام ابن مریم نہیں لکھا تو
میں مجھوتا ہوں۔ دراصل تحفہ اللہ وہ

احمدی دوستوں! اس اعلان کے ذریعے احساس
کتاب میں دیکھئے اور اودہ ہر مالی قریب کی
سورت، آیت اور کتب کا حال دیکھ لیں کہ حق
کو دیکھئے۔ جہاں مرزا صاحب کے نام کی حیثیت ہے
لفظ ابن مریم آیا ہو، بتانے سے یہ حق مرزا صاحب
کا یہ شرط خط کریں گے جس کے الفاظ میں یہ
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔

اس سے پہلے غلام احمد ہے۔

در سالہ دافع البلاء مصنفہ مرزا صاحب

یہ شرفاٹ الفاظ میں بتا رہا ہے کہ مرزا غلام احمد
اور ابن مریم دو ہستیاں ایک ایک ہیں۔ پس دیکھا
عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔
مسلمان دوستو اور احمدی بھروسہ! ہر مسلمان
ہر انسان کا یہ یقین ہے کہ راستی کو چھوٹے کھنڈ
کو اختیار کرنے کا ضرر کسی دفعہ سے پہلے۔ بلکہ
فاعل ہی پر ہوتا ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد واضح ہے
اَفَمَا بَغِيْلُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ ہں ارسلا خداوندی
طوطا کہہ کر اعلان مرزا صاحب کو چھوڑ کر آپ
لوگ فیصلہ کریں کہ مرزا صاحب قادیانی کے لئے
یا جھوٹے ہے

میرے دل کو دیکھ کر میری دفا کو دیکھ کر

جدہ پر مدد منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

راقدہ مرزا صاحب کا دیرینہ باوقار۔

ابو افادہ ثناء اللہ امرتسری (دجلہ ۷۵)

ناظرین! آپ صاحبان نے کبھی حالت میں آیا
مقدمہ دیکھا ہوگا۔ جس میں حق نے یہ بیان دیا تھا کہ
لاحساب میرے ہی کلمات میں مرقوم ہے اگر نہ ہو تو میرا
دعویٰ خارج۔ نیز معاہدہ نے کہا کہ یہ وعدہ کیا
مجھے منظور ہے۔ ایسے موقع پر عدالت کا فرض برہنہ
ہے کہ وہ حق کا بی کھاتہ طلب کر کے اسکو دیکھئے
پس ناظرین! الحمد للہ سے عوامانہ اجتماع مرزا
خصوصاً ہماری درخواست ہے کہ ہمارے پیش کردہ
حالے کا ثبوت اگر مل جائے تو اس سے مجھے مجھوتہ
کریں۔ اجتماع مرزا کا وعدہ ہے کہ اگر یہ

حیات صفحہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار کا ذکر نہ کرنا۔ صحابہ و ائمہ کی پروردگار کا ذکر نہ کرنا۔ قرآن مجید کی تحریف نہ کرنا۔

اخبار الہدیت کا سال نو

(موقوفہ علمی ابو اسراہیل محمد اسماعیل صاحب فریج الہدی از راجہ سردری)

۳۸ واں سال شروع ہوتا ہے۔

تیس سال تو کی مبارکبادی پیش کرنے ہوئے
طبی بہ ناظرین ہوں۔ اس اخبار نے اپنی حیثیت و ذہنیت
کے لحاظ سے جیسی کچھ مسالوں کی خاکسار جماعت اہل بیت
کی جو خدمت انجام دی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔
مبالغہ نہیں بلکہ بیان حقیقت ہے۔ یہ اخبار
جماعت اہل حدیث کے لئے حاصل ہے اور مخالفین
کے لئے تیغ پرواں ہے۔ نائی کے لئے رحمت ہے، غالی
کے لئے جہنم۔ مسالوں کے لئے ہیرے، طہرین کے
لئے داعی الی الحق۔

کیوں نہ ہو جبکہ یہ ایک لائق مدیر کی زیر قیادت
جماعت اہل حدیث کی خدمت دینی کا شرف
حاصل کر رہا ہے۔

لہذا جماعت اس پر اپنی مزید شفقت کی نظر ڈالے
اور اس کو اپنا ایک خالص رہنما سمجھتے ہوئے مستطیع
حضرات اس کی خریداری کا شرف حاصل کریں، اور
اس کی توسیع اشاعت میں کوشاں ہوں۔

اس آنے والے جہان مستقلہ کے دور میں
خدا کرے جماعت میں ایک نئی روح پیدا ہو، اور جو
اند کے باہم کشیدگیاں پیدا ہو گئیں ہیں دور ہو کر
حرف غلط کی طرح مٹ جائیں۔ تاکہ جماعت میں پھر
ایک بار از مرقہ احساس بیداری پیدا ہو۔

خواب غفلت دور ہم سے خالق غفار ہو
پھر کرمی کی نظر جماعت پر اک بار ہو
یا رب یہ سال امن و مسرت کا سال ہو

رب انا نشتک العافیۃ والمخافۃ فی الدنیا
والآخرۃ (امین)

سے نائی سے مراد فرقہ ناجیہ اہل توحید اور غالی سے مراد
فرقہ غالیہ اہل بدعت ۱۰۰ (توحید)

لیجئے حضرات مستقلہ کا دور اختتام کو پہنچا۔
بنے جہان مستقلہ نے دنیا کے ہر گوشہ میں اپنا سکھایا
پانے اہل اہل وفاق پارینہ اٹھا کر طاق نیساں پر رکھ
دئے گئے۔ دنیا کا اب نیا دور شروع ہوا۔ گذشتہ
کارتائے اپنی و فربہ صورت تاریخ کے صفوں میں
چھپائے ہوئے آنکھوں سے اوجھل نظر آنے لگے۔ ہو
زمانے کی دلفریبی نے ہمیں حیرت بنا کر اس کا بھی غم
فراوش کر دیا کہ ہماری عمر کا آج ایک سال کم ہو گیا
یہیم جہدی مستقلہ کی روح پرور صبح، بلخ ہستی
میں نسیم سحر کے سرور و جھونکے، جوشِ غل کی انبساط آفرینی
غیروں کا مسکراتا، کلیوں کا چنگنا، بزمے کا ہلہلانا،
شاخوں کا ایک عیب و ربا انداز سے سر جھکانا، بلبلیوں
کا ٹھانہاٹھانے غل پر نظر سرائی کرنا، قمریوں کا ترانہ،
بنی نوع انسان کو سال تو کی مسرت افزا خبر سے مطلع
کرتا ہے کہ مردہ اقوام زندہ ہوں، بے عمل اپنے خاندان
جد و جد کی اسپرٹ پیدا کریں، غم شدہ جماعتیں اپنا
نام دنیا پر روشن کر دکھائیں۔

ابھی ابھی مرحوم مستقلہ کو رخصت ہونے تمنا
ہی عرصہ گزرا ہے۔ دم زمانہ تو اسی امر کا متفق تھا کہ
ہم کچھ دیر تو جانے والے کے ماتم میں اشک نشانی
کرتے مگر آنے والے جہان تو کی خوشی نے ہمارے
دلوں سے رنج و اکام کو بالکل محو کر دیا۔

قی نسیم سحر گاہ کہ ہے وقت خوشی
کر گئی فطیم کو خاموش جو گریاں دیکھا
نئے سال کے شروع ہوتے ہی نئی نئی انگلیں دلوں
میں پیدا ہو گئی اور ہونا بھی چاہئے۔ مگر میرا مدعا صرف
یہ ہے کہ یہ اخبار الہدیت جو مسالوں کا بالعموم اہل
جماعت اہل حدیث کا پرانا خادم ہے جس نے اپنی
زندگی کے ۳۷ سال تجر و عافیت بڑی کامیابی سے
گزارا ہے۔ اب اس کا بھی اس مستقلہ کے ساتھ

وہ پیش کیا کرتے ہیں کہ
ایک آدھ بات سے کیا ہوتا ہے جبکہ
ہزاروں دلائل اور نشانات مرزا صاحب
کی صداقت پر موجود ہیں۔ کوئی ایک بات
اگر صحیح نہیں ہے تو نہ ہی،

ہم ایسے بھولے بھالے لوگوں کو کیا کہیں اور ان کو
کس طرح سمجھائیں کہ مورجہ کلیہ کی نقیض سالبہ جوئیہ
آتا ہے۔ یہ تو ایک عقل اصول ہے خدا جانے امت
اس کو کچھ یا نہ سمجھے اس لئے ہم ان کو ایک سیدھی
بات پر توجہ دلاتے ہیں۔ پس وہ خود سے نہیں۔

دلی عدالت میں ایک کاغذ پیش کرتا ہے جو
مدعا علیہ کی طرف سے قرضہ لینے کا نسخہ ہے۔ اس
کاغذ میں کل سولہ سطریں ہیں ہر ایک سطر میں متعدد
چھپے ہیں مگر ہر لفظ کے ساتھ قرضہ کی رقم مرقوم ہے
وہ شکست ہونے کی وجہ سے مشکوک ہے۔ معاذ علیہ
عدالت کو مشکوک غلط پر توجہ دلا کر کہتا ہے کہ مدعی کا
دعویٰ خارج ہونے کے قابل ہے اس پر اگر مدعی
یہ جواب دے کہ صاحب! ایک لفظ کے غلط ہونے سے
سارا اسٹامپ کیونکر غلط ہو سکتا ہے باقی تو سارا
صحیح ہے تو اجماع مرزا ہمیں بتائیں کہ ایسا مدعی کس
قسم کے سلوک کا مستحق ہوگا۔

ایسی واضح شکایت کے ہوتے ہوئے بھی اگر
کوئی شخص اپنی فہم پر اڑا رہے تو کہا جائیگا کہ اسکا
عقیدہ مرزا صاحب کے حق میں اس شکر کا مصداق ہے
پھر سے زمانہ پھر سے آسمان ہوا پھر جا
توں سے ہم نہ پھریں ہم سے گویا پھر جا
نہیں! اشتہاد دکنہ ناظرین محترمہ! ابھی کہہ چکے ہیں
فیصلہ مرزا روحی و ابدی، اس رسالہ میں مرزا صاحب
کے آخری فیصلہ والے اشتہاد کی بہت عمدہ تشریح
کی گئی ہے۔ آخری فیصلہ کے متعلق مرزائیوں کے جملہ
احواضات کا دلی جواب دیا گیا۔ ایک مضمون عربی میں
بالقابل اس کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ہر
ایضاً۔ مذکورہ کتاب کا اگر پڑھی تو ترجمہ قیمت ۵
لے لیتے۔ مینیجر دفتر الہدیت امت سر

اسلام علیکم جماعت کی ہے کہ اسلامی سلام نماز نشانی دیکھ کر ہر سب سے ہوتے ہیں۔ بیت ۱۔ پانچ۔ پندرہ۔

بسم اللہ! اصول حدیث کی واقعیت ہو تو ایسی ہو۔ ماشاء اللہ! ہمارے علامہ اصول حدیث کے مجدد
میں۔ چنانچہ یہ آپ کی ایک اور اس امر کو واضح کر رہی ہے۔
علامہ سبکی! دنیا کا کوئی ذی علم اس اصول کو درست تسلیم کرے گا کہ فلاں۔ روایت اس لئے ناقابل اعتبار
ہے کہ اس کو محدث نے بے موقع درج کیا ہے۔ یہ اصول صرف آپ کا ہے۔

ہوا، تا کہ کسی مرتسلاً قاصدوں کا یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا (باقی)

جذعہ ضمان کے سوا قربانی کے جانور کا وراثت ہونا ضروری

(مرقومہ مولوی عبد الرزاق صاحب مجتہدے نگر ریاست نیپال)

جذعہ ضمان کی عمر کی نسبت جمہور (۱) فتح الباری
ابن علم اور ائمہ لغت کی تحقیق میں ہے۔

الجدع من الضمان ما اكمل سنة ودخل
في الثانية وهو الاصح عند الشافعية
وهو الاشهر عند اهل اللغة -
فتح الباری پ ۲۳۔ ۳۲۹

(۲) نووی میں ہے۔

الجدع من الضمان ماله سنة تامّة
هذا هو الاصح عند اصحابنا وهو الاشهر
عند اهل اللغة وغيرهم - (نووی شرح
مسلم جلد ثانی ۱۵۵)

(۳) نیل الاوطار میں ہے۔

الجدع من الضمان ماله سنة تامّة هذا
هو الاصح عن اهل اللغة وجهود
اهل العلم من غيرهم (دلیل جز خامس ص ۱۲)
(۴) تحفۃ الاحوذی میں بحوالہ نہایہ ابن اثیر یہ ہے
ومن الضمان ما تمت له سنة (تحفۃ جلد ثانی)

(۵) مجمع البحار (لفظ حدیث) میں ہے۔

الجدع من الضمان ما تمت له سنة -
(مجمع جلد اول ص ۱۸)

(۶) بذل الجہود میں ہے۔

في اللغة ما تمت له سنة (بذل جلد اول ص ۱۸)
ان سب سے معلوم ہوا کہ بھیر کا جذعہ بھیر کا وہ ہے
کہلاتا ہے جو پورے ایک سال کا ہو۔ نیز یہ معلوم ہوا

ضمان کے معنی بھیر ذنب وغیرہ۔ تعزیم
بکری بکرا۔ بقر یعنی گائے۔ اہل یعنی اونٹ
جذعہ یعنی قریب البلوغ۔ ان سب کے
بندہ جو ان کی عمر میں اختلاف ہے۔ نامہ نگار
صاحب نے ان کی عمروں کے متعلق اپنی
تحقیق مضمون مندرجہ ذیل لکھی ہے۔

(مدیر)

مسلم شریف کی روایت ہے۔ لا تذبحوا الا مستمّة
الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضمان
یعنی قربانی میں صرف مستمّة ذبح کرو لیکن اگر میسر نہ ہو
تو بھیر کا جذعہ ذبح کرو۔

چونکہ حضور نے فرمایا کہ بھیر کا جذعہ ذبح کرو

اس لئے معلوم ہوا کہ اور جانوروں کا مثلاً اونٹ، بکری
گائے کا جذعہ جائز نہیں ہے بلکہ ان جانوروں کا مستمّة
ہی کرنا چاہئے۔ اب ہم جذعہ اور مستمّة کی لغوی تحقیق اور
شرح حدیث کی تشریحات ذیل میں نقل کرتے ہیں تاکہ
ان کے معانی اور مطالبہ بخوبی واضح ہو جائیں۔ چونکہ

جذعہ ضمان کی کھلی ہوئی اہادت موجود ہے اس لئے
ہمیں اس کی نسبت ائمہ حدیث کی تشریح و تحقیق نقل
کرنے کے بعد جذعہ ضمون (بکری کے جذعہ) جذعہ بقر
دکانے کے جذعہ) جذعہ اہل (اونٹ کے جذعہ) کی

نسبت بھی ائمہ فن حدیث کی تحقیقات لکھ دیں چاہئے
تاکہ پوسہ طریق سے مسئلہ کی وضاحت ہو جاوے
اقول و با اللہ التوفیق!

ایہا النبی پڑھتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ
پر جبکہ حاضر ناظر تھے اور نہ آپ ہیں۔ خدا جزا دے
ہمارے علامہ کو وہ بھی ایک مثال تحریر کرتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ نماز کے آخر میں
ترمیم کیوں نہیں کی۔ حالانکہ بعض صورتوں میں
سوائے فرشتوں کے اور کوئی نہیں ہوتا
(حوالہ مذکور ص ۱۸)

پس جس طرح ہم مسلمانوں کو حاضر ناظر نہ خیال کرتے ہوئے
السلام علیکم اس نیت سے کہتے ہیں کہ ہمارا سلام وہ
پہنچائے گا جس نے ہمیں سلام کہنے کا حکم دیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ
اسی طرح ہم پیغمبر علیہ السلام کو حاضر ناظر نہ سمجھتے ہوئے
السلام غایب کہتے ہیں کہ وہی خدا پہنچا دیگا جو ہر چیز پر
شاہد ہے۔

چوری کھلی گئی | جو الزام آپ غریب و غایبوں پر
پر محو پڑے تھے۔ آگے چلکر آپ خود ہی لکھتے ہیں۔

ہاں عبد اللہ بن مسعود کے متعلق ایک روایت
یوں بیان کی جاتی ہے کہ ہم حضور علیہ السلام
کی وفات کے بعد اسلام علی النبی پڑھا کرنے
لگے۔ مگر یہ روایت قابل اعتبار نہیں۔
(حوالہ مذکور ص ۱۸)

لیجئے جناب علیک ایہا النبی کو بدل کر پڑھنے والے
تو وہی نکلے جو خود انبیاء کے راوی ہیں۔ رہا آپ کا
یہ کہنا کہ یہ روایت ناقابل اعتبار ہے یہ محض متعصبانہ
رائے ہے۔ کیونکہ تعداد حدیثیں کی یہ طرز نہیں کہ کسی
روایت کو صرف ناقابل اعتبار اس لئے کہہ دیں کہ
ان کی رائے کے خلاف ہے۔

آپ تسلیم کرتے ہیں کہ روایت بخاری میں موجود ہے
اور اس کے ناقابل اعتبار ہونے کی وجہ بہت عجیب
تحریر کرتے ہیں۔

امام بخاری نے شاہ القندیہ میں اسی ترمیم کو
مطلوب نہیں کیا۔ مگر یہ روایت صحیح ہوئی تو اسے
بے موقع کیوں لاتے۔

(حوالہ مذکور ص ۱۸)

نیل الاوطار میں ہے۔

کہ یہ مسلک جمہور اہل علم اور امانت کا ہے۔ خود حافظ ابن حجر نے بھی اس قول کو جمہور اہل علم کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو فتح المغناں ص ۱۸۱ اکل السنۃ و هو قول الجمہور رفقہ ۲۲۳ مکتبہ ۱۲۸۵ھ

لیکن اور مسائل اختلافیہ کی طرح اس میں بھی حنفیہ نے اختلاف کیا ہے جس کا ذکر خود ائمہ حدیث نے اور فقہ کے مصنفین نے بھی کیا ہے۔

جدہ ضامن کی عمر میں حنفیہ اور حنبلیہ کا اختلاف اور جمہور اہل علم اور ائمہ لغت سے ان کا شد و ذ (۱) ہدایہ میں ہے۔

والجدع من الضمان ما تمت له سنة اشهر في مذهب الفقهاء (ہدایہ مع کفایہ جلد رابع مکتبہ ۳)

(۲) نووی میں اس طرح ذکر ہے۔

قبل ماله سنة اشهر (نووی جلد ثانی ص ۱۵۵)

(۳) فتح الباری میں اس طرح ہے۔

وثانیها نصف سنة وهو قول الحنفية والمناذلة (فتح پارہ ۲۳ مکتبہ ۳)

(۴) بذل الجہود میں ہے۔

فشرح في شرح الملتقى شرحا بما اتى عليه أكثر الحول (بذل جلد رابع مکتبہ ۳)

ان تصریحات بالا سے معلوم ہوا کہ احناف کے نزدیک

جدہ ضامن بھیر کا وہ بچہ ہے جو پورے ۴ ماہ کا یا

اس سے کچھ زیادہ عمر کا ہو۔ چونکہ یہ قول اہل سنت کے

خلافت تھا اس لئے ہدایہ میں جدہ ضامن کی تشریح کرتے

ہوئے فی مذهب الفقہاء کی قید لگادی تاکہ یہ ظاہر

ہو کہ ائمہ لغت کی یہ تشریح نہیں ہے۔ کفایہ میں ہے۔

قید بئذہب الفقہاء احتراماً عن قول

اہل اللغة (کفایہ جلد رابع مکتبہ ۳)

اسی طرح بذل الجہود میں ہے۔

وقيد بقوله شرعاً لانه في اللغة ما تمت له سنة (بذل جلد رابع مکتبہ ۳)

معلوم ہوا کہ ائمہ لغت کی تصریح احناف کے مذہب

کے یکسر خلاف ہے لہذا یہ کہ صحیح مسلک وہی ہے جسے

ہم نے امام شوکانی رحمہ اللہ، حافظ ابن حجر کی تصریحات سے جمہور اہل علم کی تحقیق کے مطابق یکسالہ بچہ کا قول نقل کیا ہے۔ اس بارہ میں اور بھی شاذ اقوال ہیں جنہیں قبل سے تفسیر کیا گیا ہے۔ چونکہ وہ جمہور اہل علم کے خلاف ہیں اور ائمہ مذاہب میں سے کسی مشہور مذہب کی طرف منسوب بھی نہیں ۱۰ اس لئے ہمیں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اعلام حسب تصریح حافظ ابن حجر وغیرہ کے جدہ ضامن وہی ہے جو یکسالہ ہو پس بعض کتب اہل سنت میں بھیر کے چھ سات ماہ والے بچہ کے قربانی کی نسبت جو اجازت ملتی ہے وہ دراصل فقہی اجتہادی قول حنفیہ کے مطابق ہے۔ جو کہ جمہور اہل علم اور ائمہ لغت کے خلاف ہے۔

جدہ معز کی اجازت ایک صحابی کو ائمہ ضامن کی بحث

سے فارغ ہو کر اب ہم جدہ معز کی نسبت امان حدیث

کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو کہ جس جدہ معز

اور کسی کے لئے جائز نہیں مرن ایک صحابی کے لئے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص اجازت

تھی اور اس موقع پر ہم جدہ معز کی عمر کی نسبت بھی

شرح حدیث کی تصریحات کو نقل کر چکے۔

نکاحی شریف میں ایک روایت ہے کہ حضرت

ابو بردہ بن نیار نے نماز عید سے پہلے اپنی قربانی کے

جانور کو ذبح کر ڈالا تو حضور نے فرمایا شک شک

لحمہ کہ پہلے کر ڈالنے سے تو صرف گوشت خوری کا فائدہ

ہوا تو رہائی تو نہ ادا ہوئی۔ تو حضرت ابو بردہ نے کہا

میرے پاس معز کا جدہ موجود ہے حکم ہو تو اس کی

قربانی کر دیں تو حضور نے فرمایا

اذجهما ولا تصلح لغيرك

(ملاحظہ: بخاری پارہ ۲۳)

مسلم شریف میں اس طرح ہے کہ انہوں نے کہا تھا

ہی خیر من مستبہ اور مسلم کی ایک دوسری روایت

میں ان کا یہ مقولہ ہے ہی احب الی من شاتین

مطلب یہ ہے کہ انہوں نے جدہ معز کے لئے اجازت

طلبی کے موقع پر کہا کہ میرا جدہ معز اس قدر قرب

اور طیار ہے کہ سند سے بھی بھیر اور دو بکریں عظیم

عمرہ ہے تب حضور نے فرمایا خیر قہاس کو ذبح کر دو

لیکن دوسرے کے لئے جائز نہیں لہذا ہم امام غزالی

شارح مسلم نے اپنی فوائذ میں لکھا ہے۔

وفيه ان جذعة من المعز لا تجزى

في الاضحية وهذا متفق عليه

اور امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

وفيه دليل على ان جذعة المعز لا تجزى

في الاضحية قال الغزوي وهذا متفق عليه

ذیل الاوطار جز خاص مصری مکتبہ ۱۲۸۵ھ

صاحب عون لکھتے ہیں۔

ان الجذع من المعز لا يجزى عن آحاد

ولا خلاف ان الشئ من المعز جائز

دعون المعبود جلد ثالث مکتبہ ۱۲۸۵ھ

اب ہم شارح حدیث اور ائمہ لغت کی تصریحات جدہ معز

کی نسبت نقل کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو کہ جس جدہ معز

سے حضور نے منع کیا ہے ۱۰ اس کی عمر کیا ہے۔

جدہ معز کی نسبت حافظ ابن حجر نے لکھا ہے۔

فهد ما دخل في السنة الثانية

فتح الباری پارہ ۲۳ مکتبہ ۳

(۲) تحفۃ الاخوان میں نبیہ ابن اشیر کے حوالہ سے یہ

یہ عبارت ہے۔ الجذع من البقر والمعز ما دخل

في السنة الثانية (تحفۃ جلد ثانی مکتبہ ۳)

(۳) فقہی الادب میں ہے۔

جذع آنچه پیش ازثنی باشد یعنی گوشت دو کاؤ

سال دوم درآمدہ و فقہی الادب جلد اول مکتبہ ۱۲۸۵ھ

(۴) نقد اللغة میں ہے۔

وكل من اولاد المعز ما الضان في السنة

الثانية جذع فقه اللغة وستر العروبة

۴ ذی الحجہ ۱۲۸۵ھ تاخرین: مسلم اور بخاری کی تحقیق علیہ روایت بخاری ہے کہ جدہ معز دوسرے کے لئے جائز نہیں۔

کتابت احمد طریقت شریعت اور طریقت دوزن مشافہین برکت کی گئی ہے۔ قیادت: شیخ محمد صالح المنجد

فہرست مضامین مندرجہ اخبار المحدثات جلد ۳۶

از ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء لغایت ۲۶ دسمبر ۱۹۳۹ء

نام مضامین	تاریخ اخبار	نام مضامین	تاریخ اخبار	نام مضامین	تاریخ اخبار
اہل حدیث	۳۰ اگست ۱۹۳۹ء	توسیع جماعت اہل حدیث	۲۳ فروری ۱۹۳۹ء	بزم توحید میں دعوت شرکت	۹ اگست ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کا سال نو	۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء	کسی نیک حدیث سے دعا ہے قوت و	۲۷ فروری ۱۹۳۹ء	توحید کی تبلیغ کا نونہ	۲۰ اگست ۱۹۳۹ء
اہل حدیث	۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء	اور قوت صحیح ثابت نہیں	۲۳ اگست ۱۹۳۹ء	جلد اہل حدیث کانفرنس آ رہے	۲۰ اگست ۱۹۳۹ء
تہنیت نامہ سال نو اخبار المحدثات	۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء	جماعت اہل حدیث اور لوگوں کی کراہت	۲۷ فروری ۱۹۳۹ء	بزم توحید کی ضرورت	۲۰ اگست ۱۹۳۹ء
فرقہ ناجید کون ہے؟	۱۴ نومبر ۱۹۳۹ء	قدامت اہل حدیث اور علماء احناف	۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء	اخذ اہل حدیث اور اس کی ضرورت	۱۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء
مذہب اہل حدیث اور ان کا موقف	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	جماعت اہل حدیث میرٹھ کی رپورٹ	۱۷ اپریل ۱۹۳۹ء	آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا	۲۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	انٹرنیشنل بزم توحید کا کام شروع ہو گیا	۱۰ اپریل ۱۹۳۹ء	اجلاس آ رہے صوبہ بہار میں	۲۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	جماعت اہل حدیث سے خطاب	۲۷ اپریل ۱۹۳۹ء	اجلاس سلامت آل انڈیا	۲۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	دعوت عمل	۲۷ اپریل ۱۹۳۹ء	اہل حدیث کانفرنس	۲۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	سیاکوٹ کی بزم توحید	۱۰ مئی ۱۹۳۹ء	مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی	۲۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	اور علی اقسام	۱۰ مئی ۱۹۳۹ء	ادامت اہل حدیث	۲۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	نوجوانوں کو کھینچنے والے کادیں کو توڑ	۱۰ مئی ۱۹۳۹ء	آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس	۲۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	متعلقہ مدارس کی کادیں ایک طرف	۱۰ مئی ۱۹۳۹ء	آ رہے صوبہ بہار	۲۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	بزم توحید اور افراد جماعت کی	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء	بزم توحید کا پہلا جلسہ	۸ فروری ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	سست رفتاری	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء	آ رہے میں	۸ فروری ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	علماء اہل حدیث صاحبان سے التماس	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء	اہل حدیث کانفرنس کا شاندار جلسہ	۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	نالہ دل	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء	نیک مشورہ متعلقہ کانفرنس	۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	جماعت اہل حدیث کی پاکدامنی	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء	اہل حدیث	۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	توحید باری تعالیٰ	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء	قریم آباد اور بریل کانفرنس آ رہے	۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	بتلیفی لطیف ۱۲ جولائی ۱۹۳۹ء	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء	اہل حدیث کانفرنس اور بزم توحید	۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	بزم توحید اور اجاب اہل حدیث	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء	جلد جمعیت تبلیغ اہل حدیث	۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	کی لاہور واپسی	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء	پنجاب کی تجویز	۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	جماعت اہل حدیث آ رہے زلزلہ آباد	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء	مقررہ مقامات پر اہل حدیث	۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	توحید	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء	اہل حدیث کانفرنس آ رہے	۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	ہماری زبردست تبلیغ کو تباہ کیا	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء	افراد المصباح جو بزم توحید میں	۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء
اہل حدیث کی کسان اور وہابی	۲۷ نومبر ۱۹۳۹ء	اور ان کے افسوسناک نتائج	۲۷ مئی ۱۹۳۹ء		۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء

نام مضامین	تاریخ اجراء	نام مضامین	تاریخ اجراء	نام مضامین	تاریخ اجراء
عام اسلامی		مذہب و مس پر ایک نظر	۵ جنوری ۱۳۸۵ھ	عمل صالح کی تاکید	۲۹ مارچ ۱۳۸۵ھ
عدالت	۲ نومبر ۱۳۸۹ھ	آیت تطہیر	۵ جنوری ۱۳۸۵ھ	اشتبہ و بھت آثار	۲۹ مارچ ۱۳۸۵ھ
از مہبت	۲ نومبر ۱۳۸۹ھ	چودہ دہائی کے لئے تازیانہ مہبت	۵ جنوری ۱۳۸۵ھ	میرا ایک خواب	۵ اپریل ۱۳۸۵ھ
آیہ کریمہ و بعد کتبنا فی الزبور		ادب و مروت کی تنقید و تبصیر	۱۲ جنوری ۱۳۸۵ھ	لطائف القرآن	۵ اپریل ۱۳۸۵ھ
کی صحیح تفسیر		بیت المال	۱۲ جنوری ۱۳۸۵ھ	مسلم سے خطاب	۵ اپریل ۱۳۸۵ھ
دعوت حق	۱۰ نومبر ۱۳۸۹ھ	ایک علمی سوال کا جواب	۱۲ جنوری ۱۳۸۵ھ	امریا المعروف بنی عن المنکر	۱۲ اپریل ۱۳۸۵ھ
ادعیتہ القرآن		عشرہ ذی الحج	۱۹ جنوری ۱۳۸۵ھ	عالم بے عمل	۱۹ اپریل ۱۳۸۵ھ
خصائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		عید الفطر	۱۹ جنوری ۱۳۸۵ھ	خانہ کعبہ کی حفاظت	۱۹ اپریل ۱۳۸۵ھ
مہبت، عظمت کی فراوانی		اسلامی تعلیمات	۱۹ جنوری ۱۳۸۵ھ	انہما المؤمنون اخوة	۱۹ اپریل ۱۳۸۵ھ
جواب استفسار (مردہ بچہ کی حالت)		تزکیہ نفس کا طریقہ	۱۹ جنوری ۱۳۸۵ھ	کیا یہ صحیح ہے ؟	۲۰ مئی ۱۳۸۵ھ
اخلاق حسنہ		تحقیقات علمیہ (پیدائش و)	۱۹ جنوری ۱۳۸۵ھ	علماء دین اور سیاست	۱۰ مئی ۱۳۸۵ھ
بصائر		سنت کیا ہے	۱۹ جنوری ۱۳۸۵ھ	رسوم جاہلیت	۱۰ مئی ۱۳۸۵ھ
ذمت دنیا	۱۵ نومبر ۱۳۸۹ھ	اسلام عقلی مذہب ہے	۲ فروری ۱۳۸۵ھ	محراب مسجد	۱۰ مئی ۱۳۸۵ھ
سیاح و مدبرین عام شونا تہذیب	۱۵ نومبر ۱۳۸۹ھ	امورہ رسول معلوم اور صحابہ کرام کا	۹ فروری ۱۳۸۵ھ	قرآن کریم کی حفاظت	۱۰ مئی ۱۳۸۵ھ
جنت آسماں پر ہے	۱۵ نومبر ۱۳۸۹ھ	سرفروش شاذ جذبہ	۹ فروری ۱۳۸۵ھ	کیا کوئی نفس مرنے کے بعد	۲۱ مئی ۱۳۸۵ھ
بابی مجددی اور اتحاد	۲۳ نومبر ۱۳۸۹ھ	خطاب بہ اسلام	۱۴ فروری ۱۳۸۵ھ	زندہ ہو سکتا ہے ؟	۲۱ مئی ۱۳۸۵ھ
شان قرآن کریم	۲۳ نومبر ۱۳۸۹ھ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان	۱۴ فروری ۱۳۸۵ھ	تین دروں میں درمیان قدر پر تکیہ	۲۱ مئی ۱۳۸۵ھ
چند قبر محاربت بنانا اور پرانے	۲۳ نومبر ۱۳۸۹ھ	جماعت فی الاسلام اندرون	۲۳ فروری ۱۳۸۵ھ	ذکرہ علمیہ حدیث	۲۱ مئی ۱۳۸۵ھ
فریستان پر کھیتی باڑی کرنا کیسا آسان	۲۳ نومبر ۱۳۸۹ھ	علماء کرام	۲۳ فروری ۱۳۸۵ھ	لانکاج الہدی	۲۱ مئی ۱۳۸۵ھ
آن کل کی شادی	۸ دسمبر ۱۳۸۹ھ	سر سید مرحوم کی تحریک	۲۳ فروری ۱۳۸۵ھ	حدیث جنتی	۲۱ مئی ۱۳۸۵ھ
انکار حکم رسول معلوم کا نتیجہ	۸ دسمبر ۱۳۸۹ھ	چودہ صدی کا فزائید مسلمان	۲۳ فروری ۱۳۸۵ھ	حفاظت احادیث	۲۱ مئی ۱۳۸۵ھ
نظر قیوم (مسلحہ فوم اور دھن)	۱۵ دسمبر ۱۳۸۹ھ	تازیانہ بیداری	۲۳ فروری ۱۳۸۵ھ	اسلام اور تصوف و مجاہدین	۲۱ مئی ۱۳۸۵ھ
حقہ فوضی و قبا کو دوسری	۱۵ دسمبر ۱۳۸۹ھ	نماز باجماعت پر اجمالی نظر	۲۳ فروری ۱۳۸۵ھ	مہبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۱ مئی ۱۳۸۵ھ
خاکبندی تحریک کے علمائے اسلام	۲۷ دسمبر ۱۳۸۹ھ	نضائی اسلام	۲۳ فروری ۱۳۸۵ھ	حقوق والین	۲۱ مئی ۱۳۸۵ھ
کیوں خلافت ہیں	۲۷ دسمبر ۱۳۸۹ھ	گلشن اسلام	۲۳ فروری ۱۳۸۵ھ	مہبت میں صبر	۲۱ مئی ۱۳۸۵ھ
دور علمائے اسلام	۲۷ دسمبر ۱۳۸۹ھ	ثوینین پر ابتلاء کا آنا	۲۳ فروری ۱۳۸۵ھ	لطائف القرآن ۲۱-۲۸ جون	۲۱ مئی ۱۳۸۵ھ
خاکساری تحریک	۲۷ دسمبر ۱۳۸۹ھ	نفس امارہ	۱۵ مارچ ۱۳۸۵ھ	امراض و ملل کا سبب و علاج	۲۸ جون ۱۳۸۵ھ
ڈاکٹر اقبال کی تصویر کی نقاب کشائی	۲۷ دسمبر ۱۳۸۹ھ	اسلام علیکم	۱۵ مارچ ۱۳۸۵ھ	خلافت دہان و ترقی	۲۸ جون ۱۳۸۵ھ
اسو حسنہ	۲۷ دسمبر ۱۳۸۹ھ	خلافت موعود علیہ السلام	۲۲ مارچ ۱۳۸۵ھ	اسلام کا مستقبل	۲۸ جون ۱۳۸۵ھ
سلطان اور آگے نہیں جانی کے نتائج	۲۷ دسمبر ۱۳۸۹ھ	سیدہ کذاب اور اس کی دنی	۲۲ مارچ ۱۳۸۵ھ	خلافت درجہ اسلام	۲۸ جون ۱۳۸۵ھ
امریا المعروف بنی عن المنکر	۲۹ دسمبر ۱۳۸۹ھ	حقیقت کسر	۲۲ مارچ ۱۳۸۵ھ	برکات رحمت اللعالمین	۲۸ جون ۱۳۸۵ھ
اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۹ دسمبر ۱۳۸۹ھ	اقبال پر عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۲ مارچ ۱۳۸۵ھ	مردی عطاء اللہ شاہ بخاری	۲۸ جون ۱۳۸۵ھ
		صحیح و دھوکے ساز کے بعد نماز نفل	۲۹ مارچ ۱۳۸۵ھ	امرت سری و اب دینی	۲۸ جون ۱۳۸۵ھ

نام مضامین	تاریخ اخبار	نام مضامین	تاریخ اخبار	نام مضامین	تاریخ اخبار
اسلام کی حیثیت و جواب (خوت)	۸ دسمبر ۱۹۳۵ء	آریہ صلح اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی ہے یا نہیں؟	۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء	فلکی گرانی اور لہکان حکومت کی بل پر واپسی	۸ دسمبر ۱۹۳۵ء
مولانا شریف	۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء	دنیا کا تینہ مذہب و ایک دھرم چوگا جنگ کے بعد صلح - آریوں کی قرآن سے	۸ نومبر ۱۹۳۵ء	منادی خلیل	۸ دسمبر ۱۹۳۵ء
انجوت و دعوت انسانی	۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء	دیدہ عالم کا تاریخ اسلام - آریہ صلح اور طلاق	۲۷ نومبر ۱۹۳۵ء	دارالعلوم دیوبند اور حکومت افغانستان	۸ دسمبر ۱۹۳۵ء
ایک مسیحی دوست کے نام مکتوب	۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء	کیا استیغاثہ پر کاش قابل عمل ہے؟	۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء	مرد و معاصر انقلاب و خیر و بدنامی	۸ دسمبر ۱۹۳۵ء
کیا حضرت مسیح اوتے؟	۲۲ مارچ ۱۹۳۵ء		۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء	جواب دیں (اپنی مسجد میں کچھ)	۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء
موجودہ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام اور یہی نہیں	۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء		۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء	مسیح کے سترہ سالہ کا سال	۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء
مسیح انسان کا بنایا تھا؟	۱۹ اپریل ۱۹۳۵ء			بے پردگی کا نتیجہ اور عشق پرانی کا نظام	۱۷ دسمبر ۱۹۳۵ء
مسیحی مذہب کی تصویر	۳۰ مئی ۱۹۳۵ء			قدیمان میں جرجلی کا جلسہ	۳۲ دسمبر ۱۹۳۵ء
نبوت محمدیہ پر علم ایک علم طرہ سے	۳۱ مئی ۱۹۳۵ء			یوم نجات	۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء
مسیح کی سبب شرافت	۴ جون ۱۹۳۵ء			مولوی عبدالرفیق عثمانی کو جواب	۵ جنوری ۱۹۳۶ء
قرآن اور انجیل	۲۱ جون ۱۹۳۵ء			اناطولیہ میں سخت زلزلہ	۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء
کفارہ مسیح اور ارادہ الہی	۲۳ اگست ۱۹۳۵ء			قادیان میں سالانہ جلسہ اور انجیل	۱۸ جنوری ۱۹۳۶ء
وہ نبی	۳۰ اگست ۱۹۳۵ء			اناطولیہ میں زلزلہ کے نقصانات	۱۹ جنوری ۱۹۳۶ء
نورہ تحریر	۱۱ نومبر ۱۹۳۵ء			پنجاب اسمبلی میں غلط تعلیم کا رد و کفارہ	۲۰ جنوری ۱۹۳۶ء
				کانگریس کا یہم آزادی	۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء
				جبری غلط تعلیم - اپنی عادت اسلام	۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء
				سینہ خاموش ہے؟	۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء
				تجارت - صنعت اور خلافت	۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء
				پنجاب اسمبلی کا آئینہ انکیش	۲۵ جنوری ۱۹۳۶ء
				ہندوستانی لیڈر محمد علی کے امور	۲۶ جنوری ۱۹۳۶ء
				امالی امرتسر کی ایک سخت تحلیف	۲۷ جنوری ۱۹۳۶ء
				(درجہ اول)	۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء
				چوریوں و دھوکے کی چوری	۲۹ جنوری ۱۹۳۶ء
				امرتسر میں قزلبے کا سالانہ جلسہ	۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء
				کانگریس کے نئے قیام	۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء
				جنگ کا اور زراعت اور صنعت پر	۱ فروری ۱۹۳۶ء
				فاکسادی کیپ امرتسر میں	۲ فروری ۱۹۳۶ء
				امرتسر میں مسلمان قزلبے کی	۳ فروری ۱۹۳۶ء
				شوکت علی صاحب کی تصویر کشی	۴ فروری ۱۹۳۶ء
				امرتسر کی شہرستانی	۵ فروری ۱۹۳۶ء
				فاکسادی اور ہندو قتل	۶ فروری ۱۹۳۶ء
				کانگریس کی عزت افزائی	۷ فروری ۱۹۳۶ء
					۸ فروری ۱۹۳۶ء

غیر مسلسلہ

ماہ سوامی مت کی غلط روش

ملکی مطلع

دخاڑ جنگ ایشیا و یورپ اور افریقہ کے متعلق ہر خطہ واقعات و وضع ہوتے رہے ہیں۔

کانگریس اور گورنمنٹ

تحریر فاکسادی اور حکومت یورپی

مولانا عبید اللہ سندھی

دفعہ الجہد میں

شیردل و پرورشہاؤ انگلستان

اد ڈکٹر فاکسادی

موجودہ جنگ کی تدبیر کوئی

اصول کام کرتے ہیں

جنگ یورپ اور ایشیا

بے پردگی کے نتائج و قتل لاجرم

حصار کا قلعہ غضب خدا ہے

واقعات جنگ پر ترکی اخبارات کا تبصرہ

درسہ تعلیم القرآن کوئی لڑکان

چاڑ کمپنی بھاج

اناطولیہ میں خزانہ زلزلہ

پریس ایکٹ کی سخت گیری

امرتسر میں قزلبے کی کثرت

یورپ میں ایک نئی جنگ

آریہ

قدیم پرتی نہیں سہاؤں کو کھلی چلیج

خشب کا مستقب

آریہ صاحبان سے سوالات

طلاق و وفاق کون ہے

چند دھمکتے رہے ہیں

آریہ ٹوٹ کر جواب

چند اور آریہ

آریہ افغانی

پول

آریہ صاحبان سے سوالات

انجیل پر لاش کی نئی بدعت

کیا دیدہ البابی کتب مقدسہ ہیں

کیا آریہ سماجی آستگ ہیں؟

گورو اسلام

کاشی کے کچھ دیوانے کی

خوشن

تاریخ اہتمام	نام مضامین	تاریخ اہتمام	نام مضامین	تاریخ اہتمام	نام مضامین
۱۱۔ اگست ۱۳۱۹ھ	شیخ عبداللہ بن بلید کی وفات	۲۲۔ مئی ۱۳۱۹ھ	خاکساروں کی روش ناپندیدہ ہے	۱۵۔ مارچ ۱۳۱۹ھ	خاکسار اور حکومت پنجاب
۱۴۔ اگست ۱۳۱۹ھ	فرمانہ سرسبز	۳۱۔ مئی ۱۳۱۹ھ	جنگ ایشیاد پہلے دہندستان	۱۵۔ مارچ ۱۳۱۹ھ	پنجاب کی اہمیت
۲۳۔ اگست ۱۳۱۹ھ	حالات ہندوستان	۳۱۔ مئی ۱۳۱۹ھ	خاکساری تحریک	۲۲۔ مارچ ۱۳۱۹ھ	سرانجام احمد شاہ قاضی
۳۰۔ اگست ۱۳۱۹ھ	کانگریس اور حکومت ہند	۳۱۔ مئی ۱۳۱۹ھ	جراثیم اہل حدیث متوجہ ہو	۲۸۔ مارچ ۱۳۱۹ھ	کانگریس اور مسلم لیگ
۳۰۔ اگست ۱۳۱۹ھ	خاکسار، حکومت پنجاب اور سرحدی	۳۱۔ مئی ۱۳۱۹ھ	پچاس ہزار خاکساروں کی پیشکش	۲۹۔ مارچ ۱۳۱۹ھ	لاہور میں خاکساروں اور
۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	پریزیڈنٹ کانگریس اور سرحدی بھارت	۴۔ جون ۱۳۱۹ھ	پھر خاکساری شدہ	۲۹۔ مارچ ۱۳۱۹ھ	میں کانگریس اور مسلم لیگ
۶۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	راج کو چلو	۴۔ جون ۱۳۱۹ھ	حکومت ہند کا اعلان فیصلی جائداد	۵۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	مسلم لیگ اور احمدیہ زمرہ
۱۳۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	یورپ میں ایک اور انقلاب	۴۔ جون ۱۳۱۹ھ	کانگریس کا قانون نہیں بنایا جائیگا	۵۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	مسلم لیگ کانگریس اور قادیان
۱۳۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	کانگریس، مسلم لیگ اور ہندو بھارت	۴۔ جون ۱۳۱۹ھ	ہزاروں دانشور امیر سواد کی	۵۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	تحریک خاکساری کی ابتدا اور انتہا
۲۰۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	ماشر تاراسک کا استعفیٰ	۴۔ جون ۱۳۱۹ھ	جیل القدر شخصیت	۵۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	کلیہ کتب ہندوستان اور صاحب ہندو
۲۰۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	کانگریس کی پھر کانگریس میں	۱۳۔ جون ۱۳۱۹ھ	بلنگ یورپ کا نیا رخ	۱۰۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	پاکستان مسلم لیگ اور ہندو لیگ
۲۰۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	ذکرۃ کا معصوم	۱۳۔ جون ۱۳۱۹ھ	سول گارڈ	۱۳۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	سید مظاہر شاہ بخاری کی
۲۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	جنگ اور ہندوستان	۱۳۔ جون ۱۳۱۹ھ	خاکساری تحریک	۱۳۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	تاریخ ہندوستان سے رانی
۲۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	کانگریس اور کانگریس	۱۳۔ جون ۱۳۱۹ھ	پنجاب میں طلباء کی تعداد	۱۹۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	ہندوستان میں قومی ہفتہ
۲۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	شب بارات کی آتش بازی	۲۱۔ جون ۱۳۱۹ھ	جنگ ہندوستان کے سربراہی	۱۹۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	پاکستان، افغانستان اور افغانستان
۲۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	مالگیر جنگ کا خطرو	۲۱۔ جون ۱۳۱۹ھ	خاکسار اور ان کی روش	۱۹۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	مہاراجہ دھرم سنگھ کے خطبہ صدارت
۲۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	حالات ہند	۲۸۔ جون ۱۳۱۹ھ	کانگریس کی مدد گنگ گنگ	۱۹۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	پراعتراض اور اس کا جواب
۲۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	آئینہ مردم شناری	۲۸۔ جون ۱۳۱۹ھ	خاکساری شدہ	۲۴۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	نئی قسم کی چوہاں
۲۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	مدد سرحدی شہر	۲۸۔ جون ۱۳۱۹ھ	جمعیت علماء ہند کا اجلاس	۲۹۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	ہندوستان کی تاریخ کا نقشہ
۲۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	مدد سفیاء معلوم شدہ	۵۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	شاہ برطانیہ جارج سوم کی	۲۹۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	دہلی میں عظیم اجتماع
۲۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	قابل توجہ اگوست اور سر	۵۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	پیشگی کی ثابت ہوئی	۲۹۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	مفتوں کے لئے سرکاری امداد
۲۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	ہندوستان کیلئے سنگھار کی اہمیت	۵۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	خضوع و اسراف ہندو کو امتیازات	۲۹۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	خاکسار اور ان کا کنٹری
۲۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	دیس نادوں کی روش	۵۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	پنجاب میں ہندوؤں کی دارحیات	۲۹۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	مسلم و ہندوئی علیحدہ سے
۲۴۔ ستمبر ۱۳۱۹ھ	واقعات عالم	۱۲۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	سوک گاندھ	۲۹۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	المنی کوئی حد نہیں اسود میر
۱۸۔ اکتوبر ۱۳۱۹ھ	کانگریس اور حکومت ہند	۱۲۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	خاکسار پانچواں کالم	۲۹۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	پاکستان اور ہندوستان کا نقشہ
۱۸۔ اکتوبر ۱۳۱۹ھ	انگریزوں کی زناہ مہبت کا انکشاف	۱۹۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	پنجاب میں تصادات	۲۹۔ اپریل ۱۳۱۹ھ	کی چھابی آہ میں
۲۴۔ اکتوبر ۱۳۱۹ھ	لاہور اور امرتسر میں	۱۹۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	کانگریس کی گائی قابل توجہ حکومت ہند	۱۰۔ مئی ۱۳۱۹ھ	پھر شہریت کا فیصلہ
۲۴۔ اکتوبر ۱۳۱۹ھ	جامعہ ملیہ دہلی	۲۴۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	ہندوؤں کی تقریر	۱۴۔ مئی ۱۳۱۹ھ	خاکساری تحریک اور حکومت پنجاب
۲۴۔ اکتوبر ۱۳۱۹ھ	مصطفیٰ گرین شعلہ موت۔ چنگ	۲۴۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	پنجاب کی منڈیوں میں بے ضابطگی	۱۴۔ مئی ۱۳۱۹ھ	خاکسار اور حکومت پنجاب
۲۴۔ اکتوبر ۱۳۱۹ھ	کی لٹرائی گھڑی گیس کی فنی معجزہ	۲۴۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	کاروان جلسہ جامعہ ہند	۱۴۔ مئی ۱۳۱۹ھ	سید محمد شاہ بخاری کی تقریر
۲۴۔ اکتوبر ۱۳۱۹ھ	منکریہ و مومن کی تعلیم کا نیا آراء	۲۴۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	ہندوستان میں مسلمانوں کی تبادلی	۱۴۔ مئی ۱۳۱۹ھ	کی خدمات پر
۲۴۔ اکتوبر ۱۳۱۹ھ	خاکسار اور قوم پرستان	۲۴۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	پردہ دہوں کے لئے تازیانہ ہند	۱۴۔ مئی ۱۳۱۹ھ	پھر شہریت کا فیصلہ
۲۴۔ اکتوبر ۱۳۱۹ھ	یونین کے اہمیت اور اس کا سبب	۲۴۔ جولائی ۱۳۱۹ھ	حالات ہند	۱۴۔ مئی ۱۳۱۹ھ	پنجاب کی اہمیت

تفصیلی	تاریخ اخبار	نام مصنفین	تاریخ اخبار	تفصیلی
کے لئے حکومت ہند کے انتخابات کیا ہوا ہے	۸۔ دسمبر ۱۹۳۵ء	پنجاب میں فصل گھاس	یکم مارچ ۱۹۳۵ء	تفسیر القرآن بکلام الرحمن
مشرقی اور حکومت ہند	۱۵۔ دسمبر ۱۹۳۵ء	سبزی کاشت کرنے والوں کو مفید مشق	۱۵۔ مارچ ۱۹۳۵ء	اور جن اشعار سے قبول خاص و عام ہو چکی ہے
پہلے وہوں کیلئے تازیانہ عبرت جنگ و اثرات جنگ	۱۵۔ دسمبر ۱۹۳۵ء	پنجاب میں فصل غنم	۲۲۔ مارچ ۱۹۳۵ء	جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے
مذہب اعلیٰ مصر کا انتقال	۲۲۔ دسمبر ۱۹۳۵ء	فلاح کو امداد باہمی کے طریق پر جمع کرنے کی سکیم	۱۰۔ اپریل ۱۹۳۵ء	مفسرین کے مختلف اصول القرآن
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا انیسواں اجلاس آرمہ میں	۲۲۔ دسمبر ۱۹۳۵ء	ایک اعلیٰ قسم کا رایا صنعتوں کے لئے سرکاری امداد	۱۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء	کی کل تعداد دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے
ماس شہد تھامز جیلر کانفرنس آرمہ جنگ کا رخ بدل گیا	۲۲۔ دسمبر ۱۹۳۵ء	پہلوں کو مختار رکھنے کی صنعت	۳۔ مئی ۱۹۳۵ء	میں کسی دوسری آیت سے استنباط کیا گیا ہے
برطانوی عدلوں کے متعلق خلافتی تدابیر جنگ میں تیز رفتاری سے	۲۰۔ دسمبر ۱۹۳۵ء	پنجاب سول سروس	۱۶۔ مئی ۱۹۳۵ء	مصری۔ رنگ بہت عمدہ۔ ساڑھ ۷۲۔ قیمت ۲۰
		نوجوان پنجابیوں کیلئے صنعتی فلاح	۲۰۔ مئی ۱۹۳۵ء	مفتاح۔ قیمت تین روپے دس
		امتحان مقابلہ انڈین لٹری اکاڈمی ڈیرہ دون	۱۳۔ جون ۱۹۳۵ء	تفسیر ثنائی آرمہ
		پنجاب پراونشل دار یورڈ	۱۳۔ جون ۱۹۳۵ء	جس میں خاص غور ہے
		فرکس ریلیف فنڈ	۲۱۔ جون ۱۹۳۵ء	قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے
		چاندھری میں آموں کی فلاح	۲۱۔ جون ۱۹۳۵ء	ہے دوسرے میں تفسیر معجم ہے
		چاندھری میں انتظام کی منتظمی	۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء	نزدک وہ ہے اس سے نئے فلاح کی
		پنجاب میں زبردستی کی وادھاتیں	۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء	مطلق میں اس تفسیر کی آیت
		پنجاب کی مشینوں میں بے ضابطگی	۲۹۔ جولائی ۱۹۳۵ء	علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
		جنگ خدات کا صلہ	۲۹۔ جولائی ۱۹۳۵ء	سے صرف دس روپے
		ہندوستان میں سالن چپ کی تیلوری	۲۹۔ اگست ۱۹۳۵ء	تفسیر بیان الفرقان
		امداد جنگ ہندوستان	۲۹۔ اگست ۱۹۳۵ء	کی تفسیر ہے جو عربی زبان میں
		دیوانی مقدمات میں مصالحت	۱۹۔ اگست ۱۹۳۵ء	میں لکھی گئی ہے
		خبری مشاہداتی کمیٹی	۲۳۔ اگست ۱۹۳۵ء	یہی دس کی گئی ہیں
		پنجاب میں تلوں کی فصل	۲۰۔ اگست ۱۹۳۵ء	اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے
		بلا لانس رینج رکنے	۲۰۔ اگست ۱۹۳۵ء	تفسیر الراعی
		والوں کا سماج	۲۰۔ اگست ۱۹۳۵ء	مذہب کی تفسیر ہے
		ہرمیٹک طریق علاج	۲۰۔ اگست ۱۹۳۵ء	قرآن مجید کے کئی قراہیم
		فلاح مشرقی امداد جنگ	۲۰۔ اگست ۱۹۳۵ء	مطلقات قابل اصلاح میں
		پہلے انگریزوں کے لئے جانت	۱۸۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء	بیان الفرقان
		نہیندوں کو مطرہ	۸۔ نومبر ۱۹۳۵ء	مولوی محمد شہید علی
		دندنی سے بچاؤ	۸۔ نومبر ۱۹۳۵ء	قرآن مجید
		تاجہ کے نفل کی صنعت	۲۲۔ نومبر ۱۹۳۵ء	کام اعلیٰ
		ایلی فن ٹرنگ کال	۲۲۔ نومبر ۱۹۳۵ء	لئے کا ہے

سرکاری اطلاعات

ہندوستان اور برما کا بحری اور فوجی سرمایہ امداد	۳۔ دسمبر ۱۹۳۵ء
پنجاب میں نئے کارخانوں کا اجراء	۱۱۔ دسمبر ۱۹۳۵ء
محکمات جنگ پر قومی امداد	۲۵۔ دسمبر ۱۹۳۵ء
پنجاب کے سابق فوجی سپاہیوں کی طرف سے پیشکش	۲۵۔ دسمبر ۱۹۳۵ء
سرپرست قیاد کرنے کے متعلق سکیم	یکم دسمبر ۱۹۳۵ء
پنجاب رینج کلاس میں چندہ	۱۵۔ دسمبر ۱۹۳۵ء
انڈین لٹری اکاڈمی ڈیرہ دون	۲۷۔ دسمبر ۱۹۳۵ء
دھوں کی نگرانی کیلئے دس جیلر	۲۹۔ دسمبر ۱۹۳۵ء
پنجاب میں بجلی کی بھرسائی کے متعلق توسیع	۵۔ جنوری ۱۹۳۶ء
پنجاب ایگریکلچرل کالج فلاح میں	۱۹۔ جنوری ۱۹۳۶ء
پہلوں کی کاشت	۱۹۔ جنوری ۱۹۳۶ء
پنجاب لیبیلیٹو اسپتال راء ہنگان	۹۔ فروری ۱۹۳۶ء
کی ہندو نہر	۹۔ فروری ۱۹۳۶ء
شہد کی کمیٹیوں کی پروت	۱۹۔ فروری ۱۹۳۶ء
پنجاب میں فصل نیٹر	۲۳۔ فروری ۱۹۳۶ء
جنگ اور فلاح	۲۳۔ فروری ۱۹۳۶ء

نام مضامین	تاریخ اخبار	نام مضامین	تاریخ اخبار	نام مضامین	تاریخ اخبار
کیا نکاح بیگانہ مافیہ حرارت ہے	۱۹ جولائی ۱۹۱۹ء	۱. احکام عید	۲۵ اکتوبر ۱۹۱۹ء	قبر اٹھے بنا (دروک) ۱۵ دسمبر ۱۹۱۹ء	۱۳ جنوری ۱۹۲۰ء
اسلامی تہذیب	۱۹ " " "	۲. توبہ	۲۵ " " "	۳. مکہ مسجد کن میں شریک	۱۵ دسمبر ۱۹۱۹ء
مادری و بیہ کے نصاب میں	۲۰ اگست ۱۹۱۹ء	۳. تنقید حدیث حجاب اور اسکا جواب	یکم نومبر ۱۹۱۹ء	۴. غفل میلاد	۲۹ دسمبر ۱۹۱۹ء
تہذیب کی ضرورت	۲۱ " " "	۴. امامت اور غلامی	۸ نومبر ۱۹۱۹ء	۵. مستری یا رمدہ کی کذب بیانی	۱۹ جنوری ۱۹۲۰ء
حدیث اصحاب کیلئے ایک مفید کتاب	۲۲ اگست ۱۹۱۹ء	۵. حفاظت زبان	۸ " " "	۶. کذبات لہا بیہ جواب بغاوت و باہیہ ۲ فروری - ۹ فروری	۲۴ فروری ۱۹۲۰ء
قرآن مجید کے الفاظ	۲۳ اگست " " "	۶. اسلامی تہذیب	۸ " " "	۷. حکم مارچ - ۸ مارچ - ۲۹ مارچ ۱۹۲۰ء	۲۴ مارچ ۱۹۲۰ء
مسلمانوں کی مذہبی اصلاح	۲۴ " " "	۷. اتحاد اور اتحاد	۸ " " "	۸. اپریل ۲ - مئی ۲۱ - ۲۸ جون ۱۹۲۰ء	۲۴ جولائی ۱۹۲۰ء
قرآن غیر مخلوق ہے	۲۵ اگست ۱۹۱۹ء	۸. لحم غنیزہ کی حد حرام ہے ؟	۱۵ نومبر ۱۹۱۹ء	۹. ۱۹۱۹ء ۲۳ اگست ۱۳ - ستمبر ۱۸ - اکتوبر ۱۹۱۹ء	۲۴ اکتوبر ۱۹۱۹ء
کیفیت و تر	۲۶ " " "	۹. ابتلا غلیل پر ایک نظر	۱۵ " " "	۱۰. اہل حدیث بھائی کا حنفی بھائی کو خطا	۲۳ فروری ۱۹۲۰ء
اسلام اور لسانی پر ۲۴ - ۲۳ اگست ۱۹۱۹ء	۲۷ اگست ۱۹۱۹ء	۱۰. مشرکوں کی پہچان	۱۵ " " "	۱۱. وما اهل بلہ لفقیر اللہ	۱۵ مارچ ۱۹۲۰ء
غلو تعلیم اصحاب پر دگی کے نتیجے	۲۸ اگست ۱۹۱۹ء	۱۱. اولیاء اللہ	۱۵ " " "	۱۲. غریب و حاضر نظر کا ثبوت	۲۲ مارچ " " "
اشاعت کو حید	۲۹ " " "	۱۲. خدائی کعبہ کے مقابل جہلی کعبے	۲۲ نومبر ۱۹۱۹ء	۱۳. مستری یا رمدہ کو جواب	۱۰ اپریل ۱۹۲۰ء
السوال فی اختلاف تفسیر سورہ القرآن	۳۰ " " "	۱۳. چند احادیث نبویہ	۲۲ " " "	۱۴. خدوم شاہ کے مزار پر پکی نے کیا دیکھا	۱۲ اپریل ۱۹۲۰ء
تفسیر کلام الرحمن کلام الرحمن	۳۱ " " "	۱۴. اسلام - بدعت	۲۲ " " "	۱۵. مولوی محمد ابراہیم بیلوی کا وعظ	۱۹ اپریل " " "
خواجہ حسن نظامی اور تعداد اذکار	۱ ستمبر ۱۹۱۹ء	۱۵. اپنی کہانی اور اپنی زبان	۲۹ نومبر ۱۹۱۹ء	۱۶. تحفہ عالیہ برائے فرقہ عالیہ	۲۴ اپریل " " "
۱۵ اعلیٰ مال کو کھڑ	۲ " " "	۱۶. رنج	۲۹ " " "	۱۷. بیچ الاول کو دکانیں بند کرنا	۲۴ " " "
لطائف التسمان	۳ " " "	۱۷. نو تین اسلام کی بیداری	۱۳ دسمبر ۱۹۱۹ء	۱۸. اور مجلس مولود کرنا گناہ ہے	۲۴ " " "
در رسد ورا تکمیل سیا کوٹ	۴ ستمبر ۱۹۱۹ء	۱۸. وعدہ پورا کرنا	۱۳ " " "	۱۹. قہ ساز می اور اصلی خفیت ۱۹۱۹ء ۳۱ مئی ۱۹۲۰ء	۲۴ " " "
شب بھاتا اور مسلمانوں کے فرائض	۵ ستمبر ۱۹۱۹ء	۱۹. عید قربانی اور احکام قرآنی	۲۰ دسمبر ۱۹۱۹ء	۲۰. گیارہ سو سالے پیر	۴ جون ۱۹۲۰ء
اسلامی احکام اور مانی فوائد	۶ " " "	۲۰. مولانا محمد ابراہیم سامرودی	۲۰ " " "	۲۱. اللہ کی پکار برحق جہاد ہے	۴ " " "
نصرانی پر وہ مرد اسکا خدا آبادی	۷ ستمبر ۱۹۱۹ء	۲۱. ادھیمینہ الہیہ دحل	۲۰ " " "	۲۲. حدیث علی پوری کی حدیث	۱۳ جون ۱۹۲۰ء
ادھیمینہ پر لاش کی نظر میں	۸ ستمبر ۱۹۱۹ء	۲۲. مذہب کی ضرورت	۲۴ دسمبر ۱۹۱۹ء	۲۳. کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳ جون ۱۹۲۰ء
خطبہ رمضان	۹ ستمبر ۱۹۱۹ء	۲۳. سوالات کے جوابات	۲۴ " " "	۲۴. غدار کل تھے ؟	۱۳ جولائی ۱۹۲۰ء
۱۵ رمضان المبارک کے فضائل و مسائل	۱۰ ستمبر ۱۹۱۹ء	۲۴. جلیبی جنتری	۲۴ " " "	۲۵. الجواب ناطق بالصدق والاعواب	۱۴ اگست ۱۹۲۰ء
ایک نظر اصرہری	۱۱ اکتوبر ۱۹۱۹ء			۲۶. تصدیق خورشید	۱۳ ستمبر ۱۹۲۰ء
مولانا ابوالکلام آزاد پر اعتراض	۱۲ " " "			۲۷. پیر جماعت علی شاہ علی پوری	۲۴ ستمبر ۱۹۲۰ء
شراب خانہ خواب	۱۳ اکتوبر ۱۹۱۹ء			۲۸. اور مرزا صاحب کا دعویٰ	۲۴ " " "
لکڑی علیہ بابت بھان	۱۴ " " "			۲۹. یزید و حید کا زمانہ	۱۱ اکتوبر ۱۹۲۰ء
ایمان و عمل صالح	۱۵ اکتوبر " " "			۳۰. مولوی شریف کوٹلی کو دعوت مبالغہ	۱۱ " " "
جہول کواری	۱۶ " " "			۳۱. افسانہ حضرت	۱۸ اکتوبر " " "
اہل کثیر کے لئے ایک تحفہ	۱۷ اکتوبر ۱۹۱۹ء			۳۲. مسئلہ بتا اعلیٰ القہور	یکم نومبر ۱۹۲۰ء
۱۸ اکتوبر ۱۹۱۹ء	۱۸ " " "			۳۳. تبلیغی ارشاد	۸ نومبر " " "
۱۹ اکتوبر ۱۹۱۹ء	۱۹ " " "			۳۴. چاہے کہ وہ خدا رسیدہ مدعیان اصلاح	۱۵ نومبر " " "

تاریخ اخبار	نام مصنفین	تاریخ اخبار	نام مصنفین
۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء	اقبال شیعہ ۱۴ اپریل ۲۰ تا ۳۱ مئی ۱۹۳۳ء	۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء	قادیانی شیعہ
۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء	دست بستہ نماز پڑھنے کا ثبوت کتب شیعہ سے شیعہ اور ابوہریرہؓ خلافتِ سابقہ ۸ جون ۲۰۱۰ جولائی ۲۰۱۰ء	۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء	مرزا صاحب کا کلمہ آسمان ہمارا دھول پہنچا ہمارے ہاتھ پہنچا آخری فیصلہ دوس کے دس ہزار احمدی قادیان آنے والے ہیں آسمانی حرب کی یاد دہانی مرزا صاحب قادیانی کا قیل و منال خلیفہ قادیان نے تسلیم کر لیا پیغام صلح خود سے ملے دعوتِ ابھرتا سورج کا منہ سبح موعود کے آنے کا وقت ابھی نہیں آیا شیخ عبد الرحمن غلام احمدی کو گھبراہٹ کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہندو یا امام وقت تھے؟ مرزا صاحب کی خطبات اسلامیہ عقائدِ مرثیہ فہمہ اسلام مرزا صاحب کے صلح موعود کے بارے میں قادیانی امانت میں تصرف مرزا صاحب سچ موعود ہو کر وقت پہلے آئے اسلئے جلدی پہلے گئے فتح قادیان، فتح اعلیٰ اعلیٰ اور فتح امریکہ ہمارے اشتہاد کا دوسرا رخ چوہدری فتح محمد سیالانی ایم۔ اے شیخ عبد اللہ شاہ دین کا ذکر خیر دجال یا جوع ماجور اور موعود ایک بھلا خواب دو چہرہ کی بدلتی تصویر جامعہ مرزا شیعہ کی سرکردگی قادیانی امانت، امانت ہے یا خیانت حدیث رسول صریحہ علیہ السلام تصانیفِ مرزا علیہ السلام
۱۹ جنوری ۱۹۳۳ء	مسئلہ شفاعت انکارِ حدیث کے پردہ میں قرآن کریم کی تحریف و تحریف احادیث کے ظنی اور قابلِ عمل ہونے کی فاضلانہ تحقیق اور منکرینِ حدیث کا رد چکرا لوی فتنہ اور حافظ محمد اسلم صاحب جیرا چندی آریہ اور اہلقرآن ایک روایت کا مطالبہ ضرورتِ حدیث اہلقرآن کا دعویٰ	۱۹ جنوری ۱۹۳۳ء	جدہ و اقصیٰ ملی نامہ مسئلہ تقلید بطرز جدید بحواب جذباتِ زوید کیا تقلید تخصی واجب ہے؟ ۲۰ اکتوبر، یکم اور ۸ نومبر ۱۹۳۳ء مقلدِ ضعیفوں کی روش
۱۹ اگست ۱۹۳۳ء	۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء	۱۹ اگست ۱۹۳۳ء	شیعہ
۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء	۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء	شیعہ اور نور رسولِ صلح سنی تقریر داروں کو گوشہ مسئلہ خلافت اور شیعہ ۱۹ جنوری ۱۹۳۳ء قرودی، یکم اور ۸ مارچ ۱۹۳۳ء ماہ محرم اور ماقم امام حسینؑ کے قاتل کون ہیں؟ تقریر تراشی پر نظر ذکر حسینؑ محرمِ مطہر اور شیعہ خلعِ مستم شیعہ حضرات سے جس سوالات تقریر کی کرامت اور سامان کی کرامت امیرِ معاد و خلیفہ برحق تھے من کنت مولاه فعلی مولاه لو لا تو تیرہ خود اذنی شیعہ ہمارے ۲۰۱۰، ۱۱، ۱۲ اپریل ۱۹۳۳ء حسینؑ اور قرآن حضرت علیؑ کی شیعہ تقریر
۱۹ جنوری ۱۹۳۳ء	۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۹ جنوری ۱۹۳۳ء	قادیانی
۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء	۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء	خلیفہ قادیان کو اگر یہ پاگل کہتے ہم اسکی تصدیق نہیں کر سکتے جنگِ یوں دنیا کیلئے خدا کا جہاد طاہرون سے قادیان خصوصاً دارِ مرزا کی مخالفت کا اہام فلسفہ احمدیہ کیلئے دینیہ سے ایک مذہبی سوال مرزا صاحب کی بحث کے بعد نیامیں کیا مرزا صاحب قادیانی جیسا نا اکل گوئی مذہبی نہیں رہا

انوار المصانح بحوالہ تنویر المصانح

از قلم مولانا محمد ابراہیم صاحب تیسریا لکھنؤ

(۳)

یہ سلسلہ مضمون الجہد نمبر ۲۰ دسمبر ۲۰۰۴ء

میں شروع ہوا ہے۔ دفتر الجہد کی طرف سے مسئلہ تراویح کے متعلق مولانا سیوطی رحمہ اللہ کی ایک لمبی رسالہ کا ترجمہ شائع ہوا تھا جس میں آپ نے آٹھ رکعت تراویح کا مسنون ہونا ثابت کیا تھا۔

اس کے جواب میں مولوی عبیدی صاحب بظہری نے تنویر المصانح کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جس میں آپ نے بیس رکعت تراویح کو مسنون ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس کے جواب الجواب میں مولانا سیوطی نے قلم اٹھایا ہے۔ اس سلسلہ کی دو قسطیں شائع ہو چکی ہیں آج تیسری قسط صبح کی جاتی ہے۔ (مدیر)

(۱) اخیر پر مولوی عبیدی صاحب نے امام سیوطی کے دلائل کی تردید کی مرفی قائم کی ہے۔ (صفحہ ۳۳) چوتھا مضمون بڑی بات۔ آپ کیا اہل امام سیوطی کے دلائل کی تردید کیا؟ آپ ان کے رسالہ کے ماحصل کو سمجھ ہی نہیں۔ تو جواب کیا دیجئے؟ اور تردید کیا کرئیے؟ سنئے ان کے رسالہ کا خلاصہ یہ ہے کہ:

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیس رکعت تراویح پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔
(۲) گیارہ رکعات صحیح حدیث سے ثابت ہیں۔
(۳) حضرت عمرؓ کا امر بھی گیارہ رکعات کا ثابت ہے اس کے سوا ثابت نہیں۔
(۴) اہل مکہ بعد اہل مدینہ نے اس تعداد پر زیادتی محض اس سلسلے کی کہ یہ نماز نفل ہے۔ فرضوں کی طرح اس کی رکعات کی تعداد مضمین نہیں ہے۔
(۵) مولانا سیوطی جو اذہن میں ہے نہ کہ قدر مسنون عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ سلسلہ مضمون الجہد نمبر ۲۰ دسمبر ۲۰۰۴ء میں شروع ہوا ہے۔ دفتر الجہد کی طرف سے مسئلہ تراویح کے متعلق مولانا سیوطی رحمہ اللہ کی ایک لمبی رسالہ کا ترجمہ شائع ہوا تھا جس میں آپ نے آٹھ رکعت تراویح کا مسنون ہونا ثابت کیا تھا۔ اس کے جواب میں مولوی عبیدی صاحب بظہری نے تنویر المصانح کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جس میں آپ نے بیس رکعت تراویح کو مسنون ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس کے جواب الجواب میں مولانا سیوطی نے قلم اٹھایا ہے۔ اس سلسلہ کی دو قسطیں شائع ہو چکی ہیں آج تیسری قسط صبح کی جاتی ہے۔ (مدیر)

(۱) اخیر پر مولوی عبیدی صاحب نے امام سیوطی کے دلائل کی تردید کی مرفی قائم کی ہے۔ (صفحہ ۳۳) چوتھا مضمون بڑی بات۔ آپ کیا اہل امام سیوطی کے دلائل کی تردید کیا؟ آپ ان کے رسالہ کے ماحصل کو سمجھ ہی نہیں۔ تو جواب کیا دیجئے؟ اور تردید کیا کرئیے؟ سنئے ان کے رسالہ کا خلاصہ یہ ہے کہ:

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیس رکعت تراویح پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔
(۲) گیارہ رکعات صحیح حدیث سے ثابت ہیں۔
(۳) حضرت عمرؓ کا امر بھی گیارہ رکعات کا ثابت ہے اس کے سوا ثابت نہیں۔
(۴) اہل مکہ بعد اہل مدینہ نے اس تعداد پر زیادتی محض اس سلسلے کی کہ یہ نماز نفل ہے۔ فرضوں کی طرح اس کی رکعات کی تعداد مضمین نہیں ہے۔
(۵) مولانا سیوطی جو اذہن میں ہے نہ کہ قدر مسنون عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ سلسلہ مضمون الجہد نمبر ۲۰ دسمبر ۲۰۰۴ء میں شروع ہوا ہے۔ دفتر الجہد کی طرف سے مسئلہ تراویح کے متعلق مولانا سیوطی رحمہ اللہ کی ایک لمبی رسالہ کا ترجمہ شائع ہوا تھا جس میں آپ نے آٹھ رکعت تراویح کا مسنون ہونا ثابت کیا تھا۔ اس کے جواب میں مولوی عبیدی صاحب بظہری نے تنویر المصانح کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جس میں آپ نے بیس رکعت تراویح کو مسنون ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس کے جواب الجواب میں مولانا سیوطی نے قلم اٹھایا ہے۔ اس سلسلہ کی دو قسطیں شائع ہو چکی ہیں آج تیسری قسط صبح کی جاتی ہے۔ (مدیر)

میں بھی مسلم ہیں۔ کوئی بھی ان میں سے قائل تردید نہیں اگر کوئی شخص ان کی تردید کے ورہے ہو تو وہ تم انھانے اور دیکھ لے کہ وہ علم حدیث سے ناواقف ہے۔

(۹) مولوی عبیدی صاحب کی خیانت نمبر ۱ آپ نے امام سیوطی رحمہ اللہ کے رسالہ سے اپنے مذہب کی تائید کے لئے ایک عبارت نقل کی ہے اور اس میں اصل چیز میں جس پر مدار کا رہے خیانت کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ آپ مسئلہ پر اپنے نمبر شمار کی ۳۳ ویں دلیں کی مرفی میں قائم کرتے ہیں۔

علامہ سیوطی کے رسالہ سے متن کا ثبوت اس کے بعد ان کے رسالہ سے یوں نقل کرتے ہیں:

ثم درایت فی تحریر الجرح احادیث الشیخ البکیر الشیخ الاسلام ابن حجر مانعہ قد عل الرافضی انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالناس عشرین رکعة لیستین فلما کان فی الیلۃ الثالثة اجتمع الناس فلما خرج الیہمہ ثم قال من الغد خشیت ان تغف من علیکم فلا تطلقوها متفق علیہ صحیحہ (صفحہ ۳۳)

یعنی پھر میں نے تحریر الجرح احادیث الشیخ البکیر الشیخ الاسلام ابن حجر مانعہ قد عل الرافضی انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالناس عشرین رکعة لیستین فلما کان فی الیلۃ الثالثة اجتمع الناس فلما خرج الیہمہ ثم قال من الغد خشیت ان تغف من علیکم فلا تطلقوها متفق علیہ صحیحہ (صفحہ ۳۳)

یعنی پھر میں نے تحریر الجرح احادیث الشیخ البکیر الشیخ الاسلام ابن حجر مانعہ قد عل الرافضی انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالناس عشرین رکعة لیستین فلما کان فی الیلۃ الثالثة اجتمع الناس فلما خرج الیہمہ ثم قال من الغد خشیت ان تغف من علیکم فلا تطلقوها متفق علیہ صحیحہ (صفحہ ۳۳)

یعنی پھر میں نے تحریر الجرح احادیث الشیخ البکیر الشیخ الاسلام ابن حجر مانعہ قد عل الرافضی انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالناس عشرین رکعة لیستین فلما کان فی الیلۃ الثالثة اجتمع الناس فلما خرج الیہمہ ثم قال من الغد خشیت ان تغف من علیکم فلا تطلقوها متفق علیہ صحیحہ (صفحہ ۳۳)

یعنی پھر میں نے تحریر الجرح احادیث الشیخ البکیر الشیخ الاسلام ابن حجر مانعہ قد عل الرافضی انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالناس عشرین رکعة لیستین فلما کان فی الیلۃ الثالثة اجتمع الناس فلما خرج الیہمہ ثم قال من الغد خشیت ان تغف من علیکم فلا تطلقوها متفق علیہ صحیحہ (صفحہ ۳۳)

یعنی پھر میں نے تحریر الجرح احادیث الشیخ البکیر الشیخ الاسلام ابن حجر مانعہ قد عل الرافضی انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالناس عشرین رکعة لیستین فلما کان فی الیلۃ الثالثة اجتمع الناس فلما خرج الیہمہ ثم قال من الغد خشیت ان تغف من علیکم فلا تطلقوها متفق علیہ صحیحہ (صفحہ ۳۳)

ایک بات جس میں ان کے مذہب کی تردید ممتنع ویدہا خیانت کر کے چھوڑ گئے ہیں وہ یہ کہ اس کے آگے یہ عبارت بھی مرقوم ہے۔

من حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا دون عدد رکعات (صفحہ ۳۳)

یعنی یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بالاتفاق صحیح ہے سوائے رکعات کے شمار کے؛ یعنی اس روایت میں بیس کا شمار جو آیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ امام بخاری وغیرہ اکابر محدثین نے بھی جو حدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ اس میں یہ عدد مذکور نہیں ہے۔ پس بیس کا عدد غیر ثابت ہے۔

یہ ہے مولوی عبیدی صاحب کی تحقیق اور لطف یہ کہ باوجود اس ستم ظریفی کے اسے بھی اپنی قطع دہلی کے شمار میں داخل کرنے ہیں۔ یا اللعجب!

(۱۰) مولوی عبیدی صاحب کی غلط گوئی

ملاحظہ فرمائیے مولوی عبیدی صاحب نے امام سیوطی رحمہ اللہ کی طرف نسبت کر کے یوں لکھا ہے۔

اس کے بعد علامہ موصوف نے مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا کہ وہ ان کو بیس رکعات پڑھائیں؛ معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی بیس رکعت کا حکم خود ان کو بھی تسلیم ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر حضرت عمرؓ صحیح گیارہ رکعت کا ذکر ہے قابل استدلال نہیں۔ (صفحہ ۳۴)

اس عبارت میں مولوی عبیدی صاحب نے امام سیوطی رحمہ اللہ پر ہتھان بھی لگایا اور ان کی کتاب کی عبارت کو ان کے مقصود کے خلاف غلط بھی سمجھا۔ اس کی توضیح یوں ہے کہ مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالہ والی روایت امام سیوطی نے اپنے الفاظ میں ذکر نہیں کی بلکہ وہ حافظ ابن جریر کے حوالہ سے ذکر کر رہے ہیں۔ مذکور امام سیوطی کا رسالہ تحقیق التراویح کہ اس میں مسئلہ پر سطر نمبر ۱۱ لفظ ۲۱ متنی صاف طور پر لکھا ہے۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پر حافظ ابن جریر کی

جس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پر حافظ ابن جریر کی

یہ سلسلہ مضمون الجہد نمبر ۲۰ دسمبر ۲۰۰۴ء میں شروع ہوا ہے۔ دفتر الجہد کی طرف سے مسئلہ تراویح کے متعلق مولانا سیوطی رحمہ اللہ کی ایک لمبی رسالہ کا ترجمہ شائع ہوا تھا جس میں آپ نے آٹھ رکعت تراویح کا مسنون ہونا ثابت کیا تھا۔ اس کے جواب میں مولوی عبیدی صاحب بظہری نے تنویر المصانح کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جس میں آپ نے بیس رکعت تراویح کو مسنون ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس کے جواب الجواب میں مولانا سیوطی نے قلم اٹھایا ہے۔ اس سلسلہ کی دو قسطیں شائع ہو چکی ہیں آج تیسری قسط صبح کی جاتی ہے۔ (مدیر)

عبارت مذکورہ بالا غلط ہوگئی۔ ایسا ہی حال حضرت جابر بن عبد اللہ والی روایت کا ہے کہ وہ بھی حافظ ابن حجر کے حوالہ سے منقول ہے جس کا ذکر منٹ پر ہے۔ اعدادوں کا حاصل یہ ہے کہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ امام راضی دہلی کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں جو بیس رکعات کا عدد ہے وہ درست نہیں رکھو بلکہ امام بخاری وغیرہ محدثین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی ہے اس میں بیس رکعات کی گنتی کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ غلطی کا ذکر صحیح ابن حبان کی حدیث میں ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ یاں بیس کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جسے امام بیہقی نے روایت کیا۔ لیکن اس کی نسبت خود امام بیہقی نے کہہ دیا ہے کہ میں نے ذکر میں ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان متروک ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اسکے بعد حافظ ابن حجر کے ذکر والی دوسری روایت ذکر کرتے ہیں جو مصنف ابن ابی شیبہ اہل بیت کی روایت سے ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعب پر جمع کیا اور وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعات پڑھانے لگے۔ اس کے بعد امام سیوطی لفظ انتہی کا لکھ کر غلط کر رہے ہیں کہ حافظ ابن حجر کی عبارت یہاں پر ختم ہوگئی۔ دیکھئے مطلب کیا تھا اور مولوی عبیدی صاحب نے کیا بنالیا۔

سو اس روایت کا جواب یہ ہے کہ اول تو اس میں حضرت ابی کے بیس رکعات پڑھانے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے امر سے بیان نہیں کیا گیا۔ پس مولوی عبیدی صاحب نے اس روایت کا جو یہ ترجمہ کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعب پر جمع کیا کہ وہ ان کو بیس رکعات پڑھائیں۔ (صفحہ ۱۰۷) اس میں مولوی عبیدی صاحب نے الفاظ کہ وہ ان کو بیس رکعات پڑھائیں اپنی طرف سے ملا دیئے ہیں۔ روایت میں ایسے الفاظ نہیں ہیں جن کا یہ ترجمہ ہو سکے۔ الفاظ اور مان کا صحیح ترجمہ ملاحظہ ہو۔

وفی مصنف ابن ابی شیبہ والبیہقی من عمر رضی اللہ عنہ اندہ جمیع الناس علی اہل

بن کعب رضی اللہ عنہ وکان یحصل بعد فی رمضان عشرين رکعة الحدیث انتہی اور مصنف ابن ابی شیبہ اور بیہقی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق آپ نے جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر اور وہ ان کو رمضان میں بیس رکعات پڑھاتے تھے۔ کہاں یہ ترجمہ کہ وہ ان کو بیس رکعات پڑھاتے تھے اور کہاں مولوی عبیدی صاحب کا ترجمہ کہ وہ ان کو بیس رکعات پڑھائیں۔ صحیح ترجمہ میں حضرت ابی کا اپنا فعل ہے بغیر ذکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے امر کے۔ اور مولوی عبیدی صاحب نے جو لکھ مارا اس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی کو حکم کیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائیں۔ اور اس کے لئے روایت میں الفاظ نہیں ہیں، پس یہ بہتان ہے اور اپنی طرف سے تخلیط ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں حق کے ساتھ باطل کے ملا دینے کو یہودیوں کی بڑی عادت میں گناہ ہے اور اس کی مذمت کی ہے۔

(۱۱) اسی ضمن میں مولوی عبیدی صاحب امام سیوطی کی طرف نسبت کر کے لکھتے ہیں:-

پھر فرمایا کہ حاصل کلام یہ ہے کہ بیس رکعات فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں (صفحہ ۱۰۷) اس کے جواب میں مولوی عبیدی صاحب لکھتے ہیں:- لیکن یہ عرض ہے کہ اگرچہ حضور سے بالقرع ثابت نہ ہو تب بھی حدیث علیکم بسنتی و سنتہ الخلفاء الراشدين سے خلفائے راشدین کے تعامل عمل کرنا ضروری ہے کہ انہوں نے میں ہی ادا کیں (صفحہ ۱۰۷)

شکر ہے کہ مولوی عبیدی صاحب نے یہ تسلیم کر لیا کہ انصاف کی صریح سنت اور آپ کے فعل سے بیس رکعات تراویح کا ثبوت نہیں ہے۔ اس پر ہم آپ کو شاباش کہتے ہیں

ملاحظہ ہو اصل ۱۲ منہ دیگر یہ کہ امام سیوطی کے رسالہ میں مشہور حدیث سعید بن منصور کی کتاب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے بعد کی ہیں۔ ۱۲ منہ

لیکن آپ خلفائے راشدین کے بیس ادا کرنے کی جو کہتے ہیں اس کو بھی تحقیق کی نظر سے دیکھیں تو یہ بھی ثابت نہیں، اور یہ امام سیوطی کی لکھنؤ عبارت کا ذکر ہے جس کے نقل کرنے میں آپ نے غیبت کی اگر آپ یہ عادت چھوڑ دیں تو خدا تعالیٰ آپ کے دل پر حق کو روشن کر دے گا۔ دیکھئے امام سیوطی دہلی کی عبارت کا صحیح ترجمہ یوں ہے۔ اور یہی ان کی ساری کتاب کا خلاصہ ہے:-

حاصل یہ کہ بیس رکعات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت نہیں ہوئیں۔ اور حافظ ابن حجر نے جو صحیح ابن حبان سے نقل کیا ہے وہ ہمارے مذہب کی انتہائی دلیل ہے یعنی داسکی جا ہم نے صحیح بخاری سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے جو تک کیا کہ آنحضرتؐ نہیں زیادہ کرتے تھے رمضان میں اور نہ غیر رمضان میں اور پھر گیارہ رکعات کے۔ کیونکہ وہ اس کے موافق ہے اس حیثیت سے کہ آنحضرتؐ نے آٹھ رکعت تراویح پڑھیں پھر تین وتر پڑھے۔ پس یہ کل گیارہ رکعات ہوئیں (ملاحظہ تحقیق التاریخ مصنفہ امام سیوطی رضی اللہ عنہ)

اور حضرات خلفائے راشدین کے متعلق ہماری یہ تحریر بھی غور سے پڑھیں اور انصار حدیث کو تحقیقی و تحقیقی نظر سے مطالعہ کریں تو خدا کے فضل سے آپ پر مدد ہو جائے گا کہ اس بارے میں اہل حدیث ہی کا مذہب صحیح ہے۔ وہ تحریر یہ ہے:-

خلفائے اربعہ راشدین میں سے ہوائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کسی سے بھی تعداد رکعات تراویح کے متعلق بسند صحیح کچھ بھی ثابت نہیں ہے نہ ان کا پڑھنا صحیح سند سے ثابت ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گیارہ رکعات کا امر کرنا موطا امام مالک میں بسند صحیح مرقوم ہے۔ جسے کوئی بھی جھٹکا نہیں سکتا اور اس کے خلاف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف جو حدیث بھی منسوب ہے یا تو اس کی سند صحیح نہیں یا اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا امر مذکور نہیں ہے۔

بنا کی کتاب بنالیا۔ یہ قرآن مجید کو اہل بیت کی روایت سے ثابت کیا گیا ہے۔ مصنف موطا مالک، مشہور صاحب قیوت ہر دو صحیحین (الحدیث)

مذہب صحیح

متفرقات

جلد ۳۸ شروع الحمد للہ پرچہ بڑا ہے اخبار اہل بیت

کی (۳۸) جلد شروع ہو رہی ہے۔ سابقہ جلد میں سے کسی صاحب کو اگر کسی پرچہ کی ضرورت ہو تو

سوائے نمبر ۵۵ (۲۹ دسمبر ۱۳۸۵ء) کے قیمت بھیج کر جلد منگالیں۔ تاکہ اپنی فائل مکمل کر کے جلد کرالیں۔

لغاتے سیرنگ ہو جاتے ہیں | کئی دفعہ اعلان کیا گیا ہے کہ یکم دسمبر سے لغات کا حصول ڈاک بڑھ گیا ہے

یعنی بجائے ایک آنہ کے پانچ پیسے ہو گیا ہے مگر بعض احباب ابھی تک ایک آنہ کا لغات ہی ارسال کرتے ہیں

جو سیرنگ ہو جاتا ہے۔ اس لئے مکر مطلع کیا جاتا ہے کہ لغات پر پورا حصول ٹھیک کریں اور جوابی لغات پر بھی

پانچ پیسے کا حصول لگا کر بھیجیں کریں۔

جواب حوالہ شعر فارسی | اہل بیت ۱۳ دسمبر ۱۳۸۵ء

کسی صاحب کی طرف سے اس شعر کا حوالہ دیانت کیا گیا ہے

من ذلک من مغز ان مغز را برداشتم

استخوان پیش سگان انداختم

مولانا عبد الماجد صاحب دیباچہ کی مدد سے تصحیح فرماتے ہیں کہ یہ شعر شنی کا نہیں۔ بلکہ کلیات شمس تبریز

مطبوعہ نو کشتور کھنڈ ۱۳۸۵ء پر صبح شعر اس طرح ایک غزل میں ہے

ما ز قراں برگزیدم مغز را
پرست را پیش سگان انداختم

ناوار کو ضرورت اخبار | مجھے اخبار اہل بیت کے مطالعہ کا بہت شوق ہے مگر ناداری کی وجہ سے نہیں

خرید سکتا۔ انصاف خیر میں سے کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام ایک سال کے لئے اخبار اہل بیت جاری کرادیں

راقم مولوی محمود۔ روہیلا ذوالی۔ ضلع مظفر گڑھ

یادرفشگان | مولانا ابوالحسن صاحب امام مجاہد اہل بیت ایک ماہ کی علالت کے بعد رحلت فرما گئے

انشاء وانا الیہ راجعون۔ مروجہ کے موجد تاج سنت اور علاقہ بیت میں مذہب اہل حدیث کے مبلغ تھے۔ راقم

شاہ عباس اذکرین علاقہ تبت۔

(۲) باقر غلام اللہ صاحب امرتسری اور (۳) ڈاکٹر سید شفاعت احمد صاحب امرتسری جو مہینہ بیک کے

ماہر معالج تھے انتقال فرما گئے۔ ہر دو حضرات حضرت میرزا اہل بیت کے فاضلین اور اخبار اہل بیت کے خریدار

میں سے تھے۔ (ایک طالب علم)

مدیر | مجھے ہر سہا جواب کی رحلت کا از حد صدمہ ہے اللہ تعالیٰ ان کو بخشنے۔

د احمد تیاران من تنہا مرا بگذاشتند

ناظرین مروجین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللہم اغفر لہم وارحمہم

تقریظات

اسلام اور موجودہ جنگ | اس کتاب میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری احمدی نے حسب تعلیم مرزا صاحب قادیانی

اقوام یورپ کو کیا جملہ مایوس قرار دیکر موجودہ جنگ پر آیات اور احادیث کو چسپاں کیا ہے۔ اپنے طریق پر

بڑی کوشش کی ہے کہ یہ جنگ باجوع مایوس کے دیمان ثابت ہو جائے تاکہ مرزا صاحب کا قول متعلقہ باجوع

ماجوع صحیح ٹھہرے۔ مگر آپ نے یہ خیال نہیں کیا کہ ایسا کہنے سے مرزا صاحب کے دعوے کی تکذیب ہوتی ہے

کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں باجوع مایوس سب تباہ ہو جائیں گے اور بڑے بڑے جانور

ان کو اٹھا کر دیاؤں اور سمندروں میں پھینک دیں گے (ترمذی) مرزا صاحب کو فوت ہوئے آج تیس سال

سے زیادہ عرصہ گزر گیا مگر باجوع مایوس ابھی تک زندہ ہیں۔ اس پر بالعمی است۔ قیمت مروجہ نہیں۔ شاید

ہے۔ لے کا پتہ۔ انجن احمدی اشاعت اسلام لاہور

تنبیہ المسلمین | اس رسالہ میں قابل مؤلف نے مسلمانوں کی بہت حالی کا ذکر کرنے کے بعد ان کو تہذیب اور تبلیغ

اسلام کے ضلوع اہم امر پر توجہ دلائی ہے۔ قیمت ہر لے کا پتہ۔ مولوی مفتی عبدالرحمان ریاست مالیر کوٹہ پنجاب

میر شرب | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات جو خاص بچوں کے لئے سادہ اور آسان عبارت میں لکھے گئے

ہیں۔ قیمت ۱۰۰

بچوں کا دوست | جزئیہ کی اصطلاحات پہاڑ سے اور حسابی کڑ لکھے گئے ہیں بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔

قیمت فی نسخہ ۲ پیسے۔

ہر دو رسائل لے کا پتہ۔ ایم محمد خان گوندل سیت مقام

مونگ (سابق مدرس ڈی پی عا دس) ضلع گجرات پنجاب

راز صحت | اس رسالہ میں مصنف نے تندرستی قائم رکھنے یا زائل شدہ کو دوبارہ حاصل کرنے کے طریقے

بتائے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۲۰۰ فی سیکڑہ دو روپے (۲۰۰) لے کا پتہ۔ پنڈت شاکر دت شرما مہاراجہ دھارا پور

مکتوبات فارسی مع ترجمہ اردو | حضرت شاہ ولی اللہ

دہلوی قدس سرہ کے خطوط فارسی کا ترجمہ کیا گیا ہے جو مختلف مضامین پر مشتمل ہیں۔ بعض تصوف کے متعلق ہیں

بعض میں علمائے حدیث امام بخاری، امام ابن تیمیہ

و عبد اللہ کے مناقب مرقوم ہیں۔ مکتوبات کے شروع میں

شاہ صاحب موعود کے مختصر حالات مرقوم ہیں قیمت ۱۰۰

پتہ۔ ناظم کتب خانہ نذیریہ جامعہ ہنگ ہش قادیانی

تفسیر فضل الرحمن | مولوی فضل الرحمن صاحب

امام جامع ہری پور ہزارہ نے پارہ السعد کی تفسیر میں

تفسیر لکھی ہے جو ۲۴ صفحات پر ختم ہے۔ اردو عربی

تفسیر سے مطالب غلامتہ لکھے گئے ہیں۔ لکھنؤ، چھاپا

کاغذ عمدہ قیمت ایک روپہ آٹھ آنہ

لے کا پتہ۔ مصنف موصوف

کلید حجت | المعروف یادگار باجور۔ مولوی حکیم حاجی محمد

جہاد صاحب روڈ دی مصنف کنز الہجرات ڈیڑھ کپی

عارف کے تعلق نہیں۔ ناظرین اہل بیت ان سے بخوبی واقف

ہیں۔ آپ نے اپنی اہلیہ باجور خاتون کی وفات پر حسب سبب

مروجہ چند احادیث جو یہ جن پر عورتوں کو قتل کرنے سے

اللہ تعالیٰ و رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں داخل

ہونے کی خوشخبری دی ہے شائع کی ہیں۔ مروجہ ایصال

ثواب کے لئے مفت تقسیم کی ہے۔ مروجہ ایصال کے لئے تین

پیسے کا ٹکٹہ بھیج کر دارا کتب سلیمان پورہ ضلع

ضلع حصار سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ کتاب اعلیٰ کا

پر رنگین چھپوائی گئی ہے۔

جلدات سلسلہ - کافی سیکڑاں پیش لگائی گئی ہیں - قیمت ہر پتہ - ۲۰۰ فی سیکڑہ

ملک مطلع

موسم سرما اور جنگ

ماہِ طہ پر مشہور ہے کہ موسم سرما موسمِ برسات میں جنگ کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔ کیونکہ موسم کی تبدیلی کے باعث سپاہِ بہادری اور مفروضی کے جوہر نمایاں طور پر نہیں دکھائی دیتے۔ مگر موجودہ جنگ عالم کے گذشتہ ریکارڈ کو مات کر دیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل واقعات سے ناظرین کو معلوم ہو جائے گا۔ اس جنگ میں نہ سردی مانع ہے نہ گرمی تہوار۔

جنگ ایشیا

چین و جاپان کے متعلق آپ معلوم ہوا ہے کہ اگرچہ چین جاپان کی جنگ کی رفتار بوجہ طوالت کے سست ہو گئی ہے۔ مگر بالکل ختم نہیں ہوئی۔ لندن کی ایک خبر منظر ہے کہ چینیوں نے پکنگ میں جاپانیوں کے تیس سے زیادہ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔ دیکھئے انگلیس کے محاذ پر چین جاپان کی فوج میں جنگ ہوئی۔ طرفین کا نقصان بھی بڑا۔ ان کے علاوہ چینی حکومت سخت ارادہ کر چکی ہے کہ اندر ہی اندر اپنے کی نسبت زیادہ تیاری کر کے جاپان پر شدت سے حملہ کرے۔ جیسا کہ آمدنیوں سے معلوم ہوا ہے کہ چینی اپنی جنگی طیاروں میں مصروف ہے، فوج کی بھرتی جارہی ہے، سپاہیوں کی تعداد بڑھا کر تیس لاکھ کر دی گئی ہے اور اس نئی فوج کو موجودہ جنگ کے مطابق تربیت دی جا رہی ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ پکنگ میں چین جاپان پر زبردست حملہ کرنے والا ہے۔ ان خبروں کو غور کر کے کہا جاسکتا ہے کہ جنگ ایشیا جو چار سال سے جاری ہے ابھی ختم نہیں ہوئی اور آئندہ بھی اس کے خاتمے کے بارے میں شک ہے۔

جنگ یورپ

جرمنی کی طرف سے برطانوی شہر لندن پر بمباری کی خبر

بہت دور پہنچ چکی ہے۔ ہر شہر کسی کسی شہر پر حملہ ہوتا رہتا ہے۔ برطانوی جواب دہ بھی جرمنی اور اس کے مفتوحہ علاقوں پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ یہ بمباری ہونا دشمن کے خاص خاص مقامات مثلاً بندرگاہوں، ریلوے سٹیشنوں، بجلی گھروں، تیل کے ذخیروں، خوراک کے گوداموں، صنعتی فیکٹریوں اور اسلحہ سازی کے کارخانوں پر کی جاتی ہے۔

برطانیہ کو اگرچہ اس جنگ میں اخراجات کی بڑی بھرمار ہ رہی ہے۔ کروڑوں روپے روزانہ جنگی منصوبہ پر خرچ ہو رہا ہے۔ اس وقت برطانیہ کو امریکہ کی طرف سے کافی امداد دھورت آلات جنگ، ہینچ رہی ہے اور بی مزید امداد کی امید ہے۔ جیسا کہ صدر جمہوریہ امریکہ کے تازہ بیان سے معلوم ہوتا ہے جس کا مطلب بقول اخبارات یہ ہے کہ چونکہ اس جنگ میں بے اندازہ روپے کی ضرورت ہے اس لئے اگر برطانیہ آئندہ کسی وقت جنگی سامان کی نقد قیمت ادا نہ کر سکے تو یہ امریکہ اسے سامان جنگ بدستور پہنچاتا رہیگا۔ اقتدار جنگ پر برطانیہ یہ سامان واپس دیدیگا۔ جو فنانس ہو جائے گا اس کی قیمت ادا کر دیگا اور جو مرمت طلب ہوگا اس کی مرمت کی اجرت اور واپس لئے ہوئے گا کرایہ دیدے گا۔

یہ تجویز بہت بہتر ہے اگر اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا تو برطانیہ کو امریکہ کی امداد بہت زیادہ فائدہ پہنچائے گی۔ اور امریکہ و برطانیہ کا تعلق پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔

جرمنی اور فرانس

جرمنی اگرچہ فرانس کے ایک بڑے حصے پر قابض ہو چکا ہے۔ تاہم اس کی مزید خواہش یہ ہے کہ فرانس کی برائے نام حکومت پر دس لاکھ روپے کا قرضہ آج کل واپس لے لے، دباؤ ڈال کر اس سے اپنے مزید مطالبات منوائے۔ اس وقت فرانس کے وزراء تین گروہوں میں منقسم ہیں۔ ایک گروہ قومی واپس گورنمنٹ کا ہے جن کے اعلیٰ افسران میں پٹان اور وٹسٹاں ہیں۔ امارش و دیش کن کل شمالی افریقہ میں ہیں۔

فرانس جو منی کے زیر اثر ہے بالکل خود مختار نہیں۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو جرمنی کے خلاف اور برطانیہ کے ساتھ شریک جنگ ہیں۔ ان کا پسند و ناپسند ہے جو آج کل جنوبی افریقہ کی فرانسیسی نوآبادیات میں مقیم ہے اور وہاں کے لوگوں کا اپنا ہم خیال بننا ہے۔ تیسرا گروہ ان فرانسیسیوں کا ہے جس کے سرکردہ ایم لاول ہیں۔ یہ جرمن کے بالکل حمایتی ہیں۔ ایم لاول فرانس کے وزیر خارجہ بن گئے۔ چند روز ہوئے مارشل پٹیان نے ان کو معزول کر کے جیل میں ڈال دیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن اثر کی وجہ سے وہ جیل سے رہا ہو گئے ہیں۔ ہٹلر کی خواہش ہے کہ ایم لاول کسی نہ کسی طرح مارشل پٹیان کی جگہ ہو جائے تاکہ وہ اپنی من مانی کاروائی کر سکے۔ یعنی ایم لاول کی امداد سے فرانس کی بندرگاہوں اور بحری بیڑے پر قبضہ کر کے لیبیا میں اٹلی کی امداد کر سکے۔ نیز برطانیہ پر حملہ کرنے میں آسانی ہو۔

جرمنی اور یونان

یونان و اٹلی کی جنگ دراصل ہٹلر کے ایما سے چھڑی تھی۔ مگر جرمنی اٹلی کی امداد نہ کر سکا۔ اٹلی مفت میں پٹ گیا۔ اب اٹلی کی کمزوری دیکھ کر ہٹلر یونان کی طرف رخ کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اخبارات کا بیان ہے کہ جرمنی نے ہنگری اور یوگوسلاویہ کے راستہ یونان پہنچنے کی ٹھان لی ہے۔ چند روز ہوئے خبر آئی تھی کہ جرمنی کی قریباً دو لاکھ فوج ہنگری پہنچ گئی ہے ہٹلر ہنگری کو اس بات پر رضامند کر چکا ہے کہ وہ جرمنی افواج کو گزرنے کا راستہ دے اور یوگوسلاویہ پر زور ڈال رہا ہے۔ اگر ہٹلر اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہو گیا تو جنگ یونان زیادہ تیز ہو جائے گی۔

البانیا اور لیبیا کے محاذات

اطالوی مصروف جنگ ہیں۔ اور لیبیا کے محاذ پر برطانوی اور اطالوی افواج بے سرپیکار ہیں۔ لیبیا کے مشہور قلعہ بارڈیا کا محاصرہ بہت دور جا رہی ہے۔ اٹلی کی فوج جانی توڑ مقابلہ کر رہی ہے۔

دلی دکن اشاعت اسلام۔ تاریخ اسلام اسلام کی طرح صحیح۔ اور تحریک و احباب کے واقعات۔ بیت ہے زمین و آسمان

معلوم ہوا ہے کہ کشتیوں میں آبی کے خلاف بغاوت جو رہی ہے۔

حالات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ جلد ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔

لاہور ۲۳ دسمبر ۱۹۱۷ء

خطرناک سال

ایک دوسرے جو تیشی جو جنگ

۱۹۱۷ء میں تھے۔

جیسا کہ میں نے کچھ سال ہوئے کہا تھا ۱۹۱۷ء

۱۹۱۷ء نہایت خطرناک سال ہیں اور میں ۱۹۱۷ء

میں ایک ذہرہ دست ہو چکا ہوں آئے گا جس سے بہت

تباہی ہوگی۔ ایک بادشاہ کی موت واقع ہوگی۔ اور

اس کی رحمت پر مصیبتیں آئیں گی۔ جاپان فلپائن کیلئے

خطرہ کا باعث ہوگا۔ ۱۹۱۷ء دنیا کی حکمران اقوام کے

لئے غمناک سال ہے۔ اسی سال میں لافانی اور

پرتگال میں فطرت و فتنہ ہوں گی۔ کئی ملک کے پالیسیس

میں گڑبڑ ہوگی۔ اہم اصلاحات جاری کی جائیں گی

مگر مخصوص مفاد ان کی مزاحمت کریں گے۔ کئی برس

بڑے مدبروں کی موت واقع ہو جائے گی۔ ۱۹۱۷ء

میں جنگ زیادہ دن سے جبرالٹر تک بحیرہ روم کے

اور گرد رہیگی۔ بحیرہ روم کے ارد گرد کے تمام ملک

کو اپنی آزادی کے کھوئے جانے کا خطرہ ہے سب سے

زیادہ خطرہ آلی کو ہے۔ اس کے کئی شہر اور گاؤں

ایک بھاری زلزلہ سے تباہ ہو جائیں گے۔ موسیقی کا

ستارہ اپ روبرو زوال ہے۔ بحیرہ روم میں جنگ

ہو رہی ہے اس آئے گی۔ اور ملک ہے کہ اچھین

کوئی وطن مل جائے۔

مشرق بعید میں فلپائن۔ وسط مشرق میں ایران

مشرق قریب میں فلسطین اور عرب بعید میں پاناما کو

خطرہ ہے۔ پاناما میں ذہرہ دست ہو چکا ہے۔ اور

ملک ہے کہ یہ شمالی امریکہ کو جنوبی امریکہ سے علیحدہ کر دے

یہ وقت آ رہا ہے جب جاپان اور چین ایک دوسرے

کے زیادہ نزدیک آجائیں گے۔ امریکہ اور جاپان شاید

مشرق بعید میں طاقت آزمائی کریں۔ جنگ میں برطانیہ

اور شمال مشرق کی طرف زیادہ کر جبرالٹر پہنچیں گی۔

جنوبی اور شمالی آئرلینڈ متحد ہو جائیں گے۔ یہ پانچ

تقریباً تمام ملک ہیں مختلف سیاسی پارٹیوں میں

اختلاف ہوگا۔ نائیروں کو کئی ناکامیاں ہوگی۔ اور

۱۹۱۷ء کے شروع میں نائیروں اکثریت نہیں رہیں

مشرق کے ایک حکمران پر پرتگیزی مصیبت آئے گی۔

دہر تاپ لاہور ۲۵ دسمبر ۱۹۱۷ء

الحشر کذاب المنجوس و رب العجبہ

خلیفہ قادیان اور حکومت پنجاب

قادیان میں آج کل مرزاؤں کا سالانہ جلسہ ہوا

ہے۔ اس میں مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے

تقریر کرتے ہوئے حکومت پنجاب کو مخاطب کر کے

جو کچھ فرمایا۔ معاشرہ پرتاپ میں اس طرح مرقوم ہے۔

قادیان میں فکر دار کو احمدیوں کے سالانہ جلسہ میں

تقریر کرتے ہوئے خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود

نے اپنی تقریر میں پنجاب گورنمنٹ کو انتہاء ہیا کہ وہ

اپنی ایلیٹ اس میں پالیسی کو ترک کر دے۔ ورنہ آسے

پرتگہ جاسے گا۔ مرزا صاحب نے کہا کہ احمدیہ فرقہ

اور گورنمنٹ کے تعلقات بڑے خوب ہوئے جارہے

ہیں۔ گورنمنٹ کے اس تازہ ترین فیصلہ نے مجھے روئے

قادیان میں مسکوں کو دیوان منعقد کرنے کی اجازت دی

ہے۔ میرے پیروؤں میں تلخی پیدا ہوئی ہے۔ اگر گورنمنٹ

کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی تو احمدی جوانی کاروائی

کرنے پر تیار ہو جائیں گے۔ گورنمنٹ کو معلوم ہونا چاہئے

کہ ہمارا مذہب یہ تعلیم نہیں دیتا کہ ہم عدم تشدد کے

مقصد پر یقین رکھیں۔ مرزا صاحب نے دو دفعہ سے

اندرونی اور بیرونی خطرات کا بھی ذکر کیا جو احمدی فرقہ

کی طاقت کو زائل کرنے کے وہ پہلو ہیں۔ اس سلسلہ میں

آپ نے اپنے پیروؤں کو یقین دلانے سے کہنا کہ جب

مک میں خدائی احکام پھیل کرنا ہوا آپ نے یہ جواب دیا

کہ میں نے اپنے تمام خطرات سے بچنا نہیں سیکھا

مرزا صاحب نے بھی کہا کہ مجھے ابہام ہوتا ہے اور

میں ان قوانین کے تحت زندگی گزار رہا ہوں

مجھے پہلے ہی علم ہو چکا ہے۔ مگر خدا نے جو اس

میں موجود ہے اس کا کھلی کھلی اعتراف کیا ہے۔

صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے اس کی شکست چکی

اور اس کے بعد اس کے تحت کے مضامین لکھے ہیں

اب انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے اس کے خلاف

ہوگا اور برطانیہ کی فتح ہوگی۔ مرزا صاحب نے کہا

تھے تقریر کرنے کے دوران میں ان کے ہونٹ

لٹکتے جاتے رہے۔ دہر تاپ لاہور ۲۵ دسمبر ۱۹۱۷ء

الحشر ایک نئے خلیفہ صاحب کی اس تقریر کا

پنجاب پر کیا اثر ہوتا ہے۔

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں

جو نیر گلر کوں کی ہیں اس میں

(لاہور ۲۵ دسمبر ۱۹۱۷ء)

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں

میں اسامیاں خالی ہوئی ہیں جو ان کے

کوئی نہیں ہیں۔ ان اسامیوں کے کچھ کرنے میں فرقہ

متناسب اور زمیندار طبقہ کے حقوق کا خیال رکھا

جائیگا۔ مقابلہ کا اہتمام مارچ ۱۹۱۸ء کے شروع

میں منعقد ہوگا۔ لیکن دو سو اساتذہ ۲۰۰ جنوری

میں بیچ دینی چاہئیں۔ مرزا صاحب نے یہ بھی

کیشن کے سیکرٹری سے حاصل کی جا سکتی ہے

(لاہور ۲۵ دسمبر ۱۹۱۷ء)

الحشر ۲۵ دسمبر ۱۹۱۷ء کے

اعلان کتب کے معنی سے جس کتاب کو

ہے وہ کسی واقع کی واقعہ کو نہیں ہے۔

کتابوں کے ہی متعدد کے نسخے اب اس میں

تھو کے مدرس میں بھی گئے۔ اس کے

زائد کتابوں کو علیحدہ کر کے

ایجادیت و تقابیر فریاد و شمالی

ان کو خرید کر پانچ سو روپے

کے میں اس کے

دس سو روپے

سے

اندرونی اور بیرونی خطرات کا بھی ذکر کیا جو احمدی فرقہ کی طاقت کو زائل کرنے کے وہ پہلو ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے اپنے پیروؤں کو یقین دلانے سے کہنا کہ جب مک میں خدائی احکام پھیل کرنا ہوا آپ نے یہ جواب دیا کہ میں نے اپنے تمام خطرات سے بچنا نہیں سیکھا مرزا صاحب نے بھی کہا کہ مجھے ابہام ہوتا ہے اور میں ان قوانین کے تحت زندگی گزار رہا ہوں

بے مثل طبی کتبوں کا ذخیرہ

تصانیف حکیم حاجی مولوی محمد عبداللہ صاحب دہلوی

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

اس کتاب میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے نفی افعال و خواص کو سا لہا سال کی محنت و جانفشانی، ہزار مکتبہ کی مدد و روانی، لاقعداد حکماء کرام سے تمام خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، عجائبات، صدیات، صغیات، منیاسیات، کشتہ جات کے علاوہ علیحدہ اور ہا میں شائع کیا گیا ہے۔ نفاخت سوا پانچ سو صفحات۔ بڑی عمدہ کتب ہے۔ قیمت تین روپے (تین)

پھلوں سے علاج

جسم میں بہت سی بیماریوں کا علاج کر دی، کیلی اور ہمزہ ادویہ کی بجائے شیریں اور خوش ذائقہ پھلوں سے بتایا گیا ہے۔ یہ کتاب حال ہی میں تالیف ہوئی ہے۔ ناظرین جلد طلب کریں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (پیر)

کنز المرکبات

یہ کتاب ابی مصنف ممدوح کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے۔ جس میں مصنف عذم نے تمام امراض انسانی کے متعلق وایتیر بہت مفردات و نسخات و نسخے ہیں جو بے مثل نسخہ ہجرات میں اندراج ہے۔ وہ لکھے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے ملوے، صوف، عطا، جوارشیں، بھون، نمیرے، مفردات، عرق، شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ سینہ ملتے ہیں، مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے واصل کئے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو عربی فارسی کی نسخہ طبی کتب میں پائے جاتے ہیں اس لئے عوام کی رسائی ان تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے ۲۲۵۱۸ کے ۸۰ صفحہ قیمت چار روپے۔ کتابت طباعت، کاغذ عمدہ

کنز المجربات

موصوف نے اس میں وہی صدی و صدیائی نسخے و نسخے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جانچے ہیں۔ سب سے پہلے ہر نسخہ مختصر شرح کر کے ان کے فائدہ بتائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پہلے پھر ہونے والے امراض بتائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی اور دھوکہ دہاگری نام۔ پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج و درج ہیں اس کے بعد ہر بیماری کے اسباب اور اس کے چھاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے ہیں۔ تابعدا ہے۔ قیمت حصہ اول چار۔ حصہ دوم چار۔

کنز المفردات

اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ ہر بیماری کے مفرد نسخہ جات درج کئے ہیں۔ بے نظیر نسخہ ہے۔ بہت مشہور ہوئی ہے۔ قیمت پیر

خواص گھی ۴	خواص دودھ ۸	خواص بادیام ۴	خواص پیاز ۵
خواص تربوز ۲	خواص لہسن ۴	خواص نمک ۲	خواص گھیکوار ۹
خواص دھتورا ۱	خواص ارنب ۷	خواص پنگوی ۴	خواص برگد ۴
خواص لیموں ۸	خواص انداٹن ۴	خواص سیب ۴	خواص آک ۷
خواص گاجر ۳	خواص مولی ۵	خواص انگور ۵	خواص ریٹھا ۴
خواص ہلدی ۳	خواص مریج ۴	خواص کیکر ۳	خواص تینا ناسی ۴
خواص کشنیز ۳	خواص ہندی ۴	کتابت { منور دفتر الطباعت امرتہ }	

کتاب الامین حضرت امام علی علیه السلام و کتب دیگر
 آتشی که در دست است. حضرت علی علیه السلام در آن
 کتاب می نویسد که هر که در این کتاب
 باشد. از آن کتاب است.

مناظرہ برقی پرچہ امر

مدین دیکھیں شاعری سے سلام

میں حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں جو خط و قریب میں ہمارا کام ہے۔
 اور یہ کہ اس کے بعد اس کی حالت کیا ہوگی۔
 اور یہ کہ اس کے بعد اس کی حالت کیا ہوگی۔
 کی تابعدار ہے۔ وہ کہہ دیتا ہے کہ اس کے واسطے اس کے
 حالات کو دیکھ کر ہم سمجھیں گے۔
 میں بہت تین سو

حاصل



۱۰۰۰
 ۱۰۰۱
 ۱۰۰۲
 ۱۰۰۳
 ۱۰۰۴
 ۱۰۰۵
 ۱۰۰۶
 ۱۰۰۷
 ۱۰۰۸
 ۱۰۰۹
 ۱۰۱۰
 ۱۰۱۱
 ۱۰۱۲
 ۱۰۱۳
 ۱۰۱۴
 ۱۰۱۵
 ۱۰۱۶
 ۱۰۱۷
 ۱۰۱۸
 ۱۰۱۹
 ۱۰۲۰
 ۱۰۲۱
 ۱۰۲۲
 ۱۰۲۳
 ۱۰۲۴
 ۱۰۲۵
 ۱۰۲۶
 ۱۰۲۷
 ۱۰۲۸
 ۱۰۲۹
 ۱۰۳۰
 ۱۰۳۱
 ۱۰۳۲
 ۱۰۳۳
 ۱۰۳۴
 ۱۰۳۵
 ۱۰۳۶
 ۱۰۳۷
 ۱۰۳۸
 ۱۰۳۹
 ۱۰۴۰
 ۱۰۴۱
 ۱۰۴۲
 ۱۰۴۳
 ۱۰۴۴
 ۱۰۴۵
 ۱۰۴۶
 ۱۰۴۷
 ۱۰۴۸
 ۱۰۴۹
 ۱۰۵۰
 ۱۰۵۱
 ۱۰۵۲
 ۱۰۵۳
 ۱۰۵۴
 ۱۰۵۵
 ۱۰۵۶
 ۱۰۵۷
 ۱۰۵۸
 ۱۰۵۹
 ۱۰۶۰
 ۱۰۶۱
 ۱۰۶۲
 ۱۰۶۳
 ۱۰۶۴
 ۱۰۶۵
 ۱۰۶۶
 ۱۰۶۷
 ۱۰۶۸
 ۱۰۶۹
 ۱۰۷۰
 ۱۰۷۱
 ۱۰۷۲
 ۱۰۷۳
 ۱۰۷۴
 ۱۰۷۵
 ۱۰۷۶
 ۱۰۷۷
 ۱۰۷۸
 ۱۰۷۹
 ۱۰۸۰
 ۱۰۸۱
 ۱۰۸۲
 ۱۰۸۳
 ۱۰۸۴
 ۱۰۸۵
 ۱۰۸۶
 ۱۰۸۷
 ۱۰۸۸
 ۱۰۸۹
 ۱۰۹۰
 ۱۰۹۱
 ۱۰۹۲
 ۱۰۹۳
 ۱۰۹۴
 ۱۰۹۵
 ۱۰۹۶
 ۱۰۹۷
 ۱۰۹۸
 ۱۰۹۹
 ۱۱۰۰
 ۱۱۰۱
 ۱۱۰۲
 ۱۱۰۳
 ۱۱۰۴
 ۱۱۰۵
 ۱۱۰۶
 ۱۱۰۷
 ۱۱۰۸
 ۱۱۰۹
 ۱۱۱۰
 ۱۱۱۱
 ۱۱۱۲
 ۱۱۱۳
 ۱۱۱۴
 ۱۱۱۵
 ۱۱۱۶
 ۱۱۱۷
 ۱۱۱۸
 ۱۱۱۹
 ۱۱۲۰
 ۱۱۲۱
 ۱۱۲۲
 ۱۱۲۳
 ۱۱۲۴
 ۱۱۲۵
 ۱۱۲۶
 ۱۱۲۷
 ۱۱۲۸
 ۱۱۲۹
 ۱۱۳۰
 ۱۱۳۱
 ۱۱۳۲
 ۱۱۳۳
 ۱۱۳۴
 ۱۱۳۵
 ۱۱۳۶
 ۱۱۳۷
 ۱۱۳۸
 ۱۱۳۹
 ۱۱۴۰
 ۱۱۴۱
 ۱۱۴۲
 ۱۱۴۳
 ۱۱۴۴
 ۱۱۴۵
 ۱۱۴۶
 ۱۱۴۷
 ۱۱۴۸
 ۱۱۴۹
 ۱۱۵۰
 ۱۱۵۱
 ۱۱۵۲
 ۱۱۵۳
 ۱۱۵۴
 ۱۱۵۵
 ۱۱۵۶
 ۱۱۵۷
 ۱۱۵۸
 ۱۱۵۹
 ۱۱۶۰
 ۱۱۶۱
 ۱۱۶۲
 ۱۱۶۳
 ۱۱۶۴
 ۱۱۶۵
 ۱۱۶۶
 ۱۱۶۷
 ۱۱۶۸
 ۱۱۶۹
 ۱۱۷۰
 ۱۱۷۱
 ۱۱۷۲
 ۱۱۷۳
 ۱۱۷۴
 ۱۱۷۵
 ۱۱۷۶
 ۱۱۷۷
 ۱۱۷۸
 ۱۱۷۹
 ۱۱۸۰
 ۱۱۸۱
 ۱۱۸۲
 ۱۱۸۳
 ۱۱۸۴
 ۱۱۸۵
 ۱۱۸۶
 ۱۱۸۷
 ۱۱۸۸
 ۱۱۸۹
 ۱۱۹۰
 ۱۱۹۱
 ۱۱۹۲
 ۱۱۹۳
 ۱۱۹۴
 ۱۱۹۵
 ۱۱۹۶
 ۱۱۹۷
 ۱۱۹۸
 ۱۱۹۹
 ۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
ہذریہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جلد خط کتابت و ارسال زر بنام مولانا
ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)
مالک اخبار المہدیہ امرتسر
ہونی چاہئے۔

میر مستول
ابوالوفاء
ثناء اللہ

دفتر المحدث
امامی
چوک کٹرہ بجائی

امرتہ ۱۱۔ ذی الحجہ ۱۳۵۹ ۱۰۔ جنوری ۱۹۴۱ء یوم جمعہ المبارک

A stylized illustration of a tropical scene. In the foreground, there are several palm trees of varying heights and fronds. In the background, a building with a flat roof and a chimney is visible. The style is simple and graphic, typical of mid-20th-century book illustrations.

ALLAH AKBER
 MUSLIM UN.
 DELHI.
 HINDI
 HINDI

فہرست مضامین

۱. ...
 ۲. ...
 ۳. ...
 ۴. ...
 ۵. ...
 ۶. ...
 ۷. ...
 ۸. ...
 ۹. ...
 ۱۰. ...

(انہو خوشتر صاحب دینا نگری)

خدا یا ان شمع وحدت پہ پھر دیکھا کیا
 میاں دین احمد پر وہی پھر بہار آئی
 بہا بن وحدت اللہ کے قلمبر دار لوگوں پر
 خدا کے فیض کی پھر ناسوں کے شیشہ دل میں
 محمد کے غلاموں پر ترحم ذوالجلال آیا
 بہ خدا شد کہ کشت دین پہ پھر آب لال آیا
 بہ صد شان و تجمل بن کے شروہ یہ پلاں آیا
 بہ سنگ خارہ ہو تو حید کسیر ایک بال آیا

حشر جاہل مسرت سے دل مضطرب کو فرحت دے
 ہوا المومنین اخبار کا پیر سے یہ سال آیا

انتخاب الاخبار

(نمبر ۶ - جنوری سنہ ۱۳۸۰ھ)

— امرتسر ہزار اس کے گروہ فوج میں ۳ جنوری کو بارش ہوئی۔ الحمد للہ مزید بارش کی ضرورت ہے۔
— امرتسر میں ہمارے کڑی کے ایک گروہ میں آگ لگ جانے سے پچاس ہزار کا نقصان ہوا۔
— امرتسر ہندی کو ایک نوجوان کے لڑکی قتل ہو گئی۔

— مولانا محمد اودو غزنوی اور مولوی حبیب الرحمن اور مولوی مجلس احرار سے علیحدہ ہو کر کانگرس میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

— چوہدری افضل حق اور صاحبزادہ فیض الحسن نے بیان شائع کر دیا ہے کہ مجلس احرار جماعتی طور پر کانگرس میں شامل نہیں ہوئی۔

— ایک اطلاع منظر ہے کہ میر عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا اودو غزنوی، مشرعبا القیوم صوبائی کانگرس کے ڈپٹی گیٹ منتخب کئے جائیں گے۔

— مولانا ابراہیم انکلام آزاد الدہلوی سے کشن پر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

— لندن میں جو من جلوس سے جن عمارات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ برطانوی انجینروں نے ان کو ڈائنامیٹ سے اڑا دینے کا حکم دیا ہے۔

— چینی وزیر جنگ کا اعلان منظر ہے کہ جب سے چین جاپان کی جنگ شروع ہوئی ہے سولہ لاکھ جاپانی ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں۔

— ایک ہزار اٹالوی قیدی بیٹی بیٹے گئے ہیں۔
— یونانی فوجیں البانیہ کے ایک اور مقام پر قابض ہو گئی ہیں۔ پانچ سو اٹالوی قیدی بنائے گئے ہیں۔

— ماسکو کی ایک اطلاع منظر ہے کہ روس چین کی برصورت امداد کرے گا۔
— قاہرہ ہ جنوری۔ برطانوی اعلان منظر ہے کہ کل رات سے اب تک ہارڈیا کی جنگ میں ہندو ہزار اٹالوی قیدی بنائے گئے ہیں۔ ہارڈیا کے شمالی رقبہ

وفات حسرت آیات

آہ! مولانا سید ابوالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ انجدار الحمد للہ، محدث مجزی سی سی صاحب انجمن کے عنوان کے تحت مولانا ابوالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اطلاق دیکھنے میں آئی۔ مولانا موصوف کی شخصیت اور نفساں سے بہت کم لوگ واقف ہوئے ہیں۔ آپ ایک عظیم ہنر مند ملازمی علاقہ کے رہنے والے تھے۔ اس لئے میں ناظرین ابجدیث کی واقفیت کے لئے حضرت موصوف کے مختصر حالات زندگی پیش کرتا ہوں۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ تہمت خرد ہندوؤں کی غلامت کے بعد اپنے علاقہ احباب کی دلغ مغارت و دیگر تلامذہ ۱۱ یقینہ ۱۳۵۵ھ میں دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت کر گئے۔ انشاء اللہ اہل رحمت! آپ کی وفات حسرت آیات سے جماعت اہل حوث کو ہونا، جماعت موحیدین تہمت خرد کو ہونا ناقابل تلافی صدمہ پہنچا ہے۔ اس درد انگیز صدمے کی وجہ سے موحیدین تہمت کی حالت ایسی ہوئی ہے کہ کچھ باپ کا سایہ اٹھ جانے کی وجہ سے بچوں کی جوتی ہے آپ بڑے متدین پاک باز عالم باعمل اور جابر العلم تھے اور تہمت کے علاقہ میں محض آپ ہی کی کوشش و کاوش کی وجہ سے توحید و سنت کا علم بلند ہوا تھا۔ سب سے بڑی غریب آپ میں یہ تھی کہ آپ دشمن کی طاقتوں سے بچنے والے تھے اور نہ ان کی سازشوں سے گمراہ تھے۔ ان فرض بے شمار غریبوں کے حامل تھے۔ اس لئے انہوں نے ان میں ایسی بہتوں کا میسر کا نہایت مشکل نظر آتا ہے بقول ڈاکٹر اقبال مرحوم سے

ہزاروں سال تو کس اپنی بے فوری پہنچتی ہے
بڑی شکل سے ہوتا ہے جن میں دید و دید
تمام احباب اہل حدیث کی خدمت میں عہد ہارڈیا کے کہ اگر ہو گئے تو غائبانہ طور پر نماز جنازہ ادا کر دیں
دعاے حضرت سے مرحوم کو ضرور یاد کریں۔ از حد عنایت ہوئی۔
ادخلہ الجنة الفردوس وقہ من عذاب العذاب النار آمین یا ارحم الراحمین
سب کو آپ کے نقشب قدم پہنچنے کی جنت عطا فرما دے اور آپ کے لاشعین کو صبر و شہادت عطا فرما دے۔ آمین

جن قدر اٹالوی فوجیں تھیں انہوں نے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ برطانوی فوجیں اٹالوی قلعہ بندوں کو توڑ کر وہ میں آگے بڑھ گئی ہیں۔

— معلوم ہوا ہے جملہ مارشل پٹیاں پر ایٹک دھاؤ ڈال رہا ہے کہ ایم لادل کو پھر وزارت میں لایا جائے۔
— ایسے سینیا میں ہیشیوں نے اٹلی کے مالی اسباب کی لادیں پر چلے گئے۔ ڈیڑھ سو اٹالوی ہلاک ہوئے۔

— چچ جنوری کو مشرقی لیبیا میں اٹالوی ہوائی اڈوں نے برطانوی ہوا بازوں نے زبردست بمباری کی۔
— البانیہ میں ان دونوں بارشیں ہو رہی ہیں۔

۳ جنوری سے پہلے پہلے

قیمت اخبار ہندیہ منی گروہ۔ بہت یا انکار کی اطلاع ہندیہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جاتی ہے۔
ورنہ ۳۰ جنوری کا پیرچہ وی پی کیا جائیگا
(منبر الحدیث امرتسر)

ناظرین ابجدیث کو عید اضحیٰ مبارک ہو

(۱۱ اگست)

— موضع بھگوان پور ضلع امرتسر میں ایک ساہوکار کے ہاں ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو پولیس کے لباس میں آئے اور دو ہزار کا زیور لیکر فرار ہو گئے۔

— جرمنی کی شہد ہند گاہ برلین پر برطانوی ہوائی جہازوں نے سائے تین گھنٹے شدت کی بمباری کی۔
— دعائے حضرت سے مرحوم کو ضرور یاد کریں۔ از حد عنایت ہوئی۔

ادخلہ الجنة الفردوس وقہ من عذاب العذاب النار آمین یا ارحم الراحمین
سب کو آپ کے نقشب قدم پہنچنے کی جنت عطا فرما دے اور آپ کے لاشعین کو صبر و شہادت عطا فرما دے۔ آمین

مولانا محمد ابوالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ستر سالہ ولادت۔ قیمت ۱۱ پتہ: منبر الحدیث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

افغانیستان

۱۱- ذی الحج ۱۳۵۹

بزمِ توحید اور بزمِ خسروی

قابل توجہ اہل توحید

ہندوستان میں مسلمان ہیں گھڑت سے آباد ہیں۔
 عیسائی اور ملک میں اتنے نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی
 ان میں شرک و بدعت اور خلاف شریعت جتنی رسومات
 جاری ہیں اتنی کسی اور ملک میں نہ ہونگی۔ بہت بڑی
 رسمیں جو اسلام کی صریح نفی ہیں وہ شور و برستی ہے
 ہندوستان کی سیاست کرنے والوں سے مخفی نہ ہوگا
 کہ کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی بستی اس ملک عرض سے
 خالی نہیں ہے۔ ایک دور ہندو مسلمان جس نے صرف
 کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے
 اصلی معنی جوئے ہوں وہ ان رسومات شرکیہ اور بدعتیہ
 کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو کر کہتا ہے کہ الہی وہ اسلام
 کہاں ہے جو اس کے میں پناہ ہے۔ اسی دور سے
 متاثر ہو کر ہم نے برم توحید کی آواز اٹھائی تھی۔ اس
 سے کہنا پڑتا ہے کہ اس پر جتنی توہم کی امید تھی اتنی نہ
 ہوئی۔ مگر نگہ بہت سے دیگر مسلمان بھی اپنے کل
 سیاسیات میں غلطیاں دیکھاں نظر آ رہے ہیں۔ یاد
 رہے کہ اہل توحید و یکتا گوئی میں گناہ ملک سے یہ
 خرابیاں داخل ہوتی ہیں۔ یہ بہت کم ہوتی ہیں۔
 ماسکے حال میں ان وہ لوگ گروہوں کی رائے غلط ہے

قبور پرستی مٹی نہیں بلکہ ترقی پذیر ہے۔ آج ہم اس کی ایک نئی مثال پیش کرتے ہیں۔

دہلی جو کبھی شہنشاہی توجید تھا چند روز بڑے دلی امیر خسرو کا عرس ہوا۔ امیر خسرو ایک مولیٰ مشہور شاعر تھے جن کی شاعری کا ٹونہ ہم ایک شعر میں دکھاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :-

خسرو دہشتی ہا زنی کم نہ ہند وزن مباحش
کابل برائے مردہ سرود زندہ جان خویش را

غلامی زمانے میں ہندوؤں میں سنی کی شہور رسم جاری تھی۔ اس کی صورت یہ تھی کہ اگر کسی نے جو ان عورت کا خاوند مر جاتا تو چونکہ ہندوؤں میں نکاح بیوگان کی رسم نہ تھی اس لئے اس کی بیوہ بھی مردہ خاوند کے ساتھ ہی جل کر مرتی۔ ایسی عورت کو ہندو لوگ بڑی عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ امیر خسرو نے اس رسم کے پیش نظر فرمایا کہ جن طرح ایک ہندو بیوہ عورت اپنے خاوند کی محبت میں زندہ جل کر کمال ایثار کا ٹونہ دکھاتی ہے اسی طرح ایک مسلمان بھی خدا کی محبت میں یہی کمال ایثار دکھانا چاہئے کہ اپنی جان کی بھی پروا نہ کرے۔ جیسا کہ ارشاد فرمودہ ہے :-

فَلْيَتَعَابَلْنِ فِي سَبْعِينَ أَلْفَ نَفْسٍ مِّنْهُنَّ مَنْ يَشَاءُ
الْحِكْمَةُ لِلَّذِينَ لَا أُخَذُوا

اسی ارشاد کے ماتحت مسلمان کے دل سے جو شے
 نکلتا یا بیٹھے

مبائل بانیگل او قاتل اہماء حضرتیں
جبکہ مرا پنا تیرے زیر قدم دیدیجے ہم

امیر خسرو کا مذکورہ بالا فارسی شعر بڑا ہی منفی ہے۔
امیر خسرو حضرت نظام الدین دہلوی کے مرید تھے جن کا

طریق عمل حدیث نبوی کے مطابق تھا۔ یہ دونوں حضرات
دہلی و مرید آباد کے مشہور مفسرین موفی تھے۔

اس نے یہ حضرات نہیں کہہ سکتے تھے کہ ہماری مزاحمت پر عرس کا میلہ کیا کرنا۔ کیونکہ ایسا کہنا دنیا دار ہونی والی بات ہے۔

۱۔ امام ہے، باوجود اس سے حضرت عمام الدین کے
مذاہب پر بہت حرم سے عرس کا میل لگتا ہے۔ اب کچھ
عصا سے امر خضر کے مذاہب پر مشورہ و موافق ہے

ایسے کاموں میں جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کہ
میں ہمیشہ نوا کرتے ہیں کہ کہ کوئی عاقل و کا مشہور ہے۔

چنانچہ اس وفد انہوں نے امیر موصوف کے مزار پر جو عرس کا میلہ رچا پایا ہے اس کی کیفیت ان کے اخبار

نہاد ہی میں شائع ہوئی ہے جس میں سے چند سطور بطور
نمونہ درج ذیل ہیں۔

”قوال { ٹیک و بچے قوال شروع ہوئی۔ شہر والے
قوال محمد عظیم صاحب ہمدانی کی قوال سب سے

پہلے ہوئی۔ جس نے وادی اپسن کے اندر چھ ہزار
کے مجمع کو اور وادی اپسن کے باہر ہزاروں آدمیوں

کو بے حد متاثر کیا۔ حاضرین ایسی فوج اور پیہوئی
 قوالی سن رہے تھے کہ کہیں سے سانس کی آواز نہ
 آتی تھی۔

پریم دانی کی نصیحتیں کے اثر سے ہجوم میں مساعی

اور چاروں طرف سے ایک گونج کی آواز آنے لگی۔

اور وہی بیت پسند گیا تھا۔
اس کے بعد سکندر آہا مشہور قوالی گلوں بنا

ابن ابی حدیث کا ذریعہ : مسلمانوں کے سامنے پرستشیدی نظروں میں نہ رہیں اور ہرگز خرقوں کے مسائل پر تشددی نظریات نہ پیش کریں۔

شہادت حسینہ کی یادگار

ہم نے نہ چاہا کہ شہادت حسینہ کی یادگار ہو بلکہ یہ ساری ساری شہادتوں کی یادگار ہو۔ اس سے سبق حاصل کریں کہ ساری مخلوق کسی کی تکلیف دور کرنے پر قدرت نہیں رکھتی۔ قرآن مجید میں جو عید کے متعلق دو آیتیں بڑی زبردست ہیں۔ ایک کے الفاظ یہ ہیں۔

قُلْ لِلّٰہِ قَضَیُّہٗ لَکُمْ فَرَائِضٌ مِّنْہٗ لَکُمْ فَرَائِضٌ مِّنْہٗ لَکُمْ فَرَائِضٌ مِّنْہٗ لَکُمْ فَرَائِضٌ مِّنْہٗ لَکُمْ

اسے چھوڑنا تم کہہ دو کہ تو گواہی تمہارے مندریافتی کا اختیار نہیں رکھتا۔

دوسری آیت کے الفاظ یہ ہیں۔ قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا فَرًا (پہلے) تم یہ بھی کہہ دو کہ میں اپنے واسطے بھی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

ابن رسول اللہ علیہ السلام کی شہادت ان دونوں آیتوں کی تفسیر ہے کیونکہ شہادت مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے کہ خود ان عین علیہ السلام اس شدید تکلیف میں نہ اپنے اہل و عیال کی۔ یہی معنی ہیں اس آیت کریمہ کے۔

اِنَّ یَسْتَسْتَفِیْ اَفْہٰکُمْ فَلَآ تَحْشَیْہٗ لَکُمْ وَّلَا اَوْہٰکُمْ

وہ صرف ہمارے بلکہ جملہ اہل ایمان کے نزدیک تو یہی یادگار کالی والی ہے۔ مگر شیعہ جماعت کوئی اور یادگار قائم کرنا چاہتی ہے۔ ماہنامہ شیعہ لاہور میں اس یادگار پر بلا دور دراز جہاد ہے۔ چنانچہ شیعہ ۲۲ نومبر میں لکھا ہے کہ پاکستان میں جبکہ شہادت پر بیرونیوں کو گور جائیگی، امام موسوی کی ایسی یادگار قائم کی جائے جس سے آپ کی یاد ہمیشہ تازہ رہے۔

ہم اس پر کیا رائے دے سکتے ہیں جبکہ ہمارے نزدیک ان کی یہ یادگار کالی ہے۔

پتا نہ بخوئی کہ جسے خاک و غبار غلطیوں سے پاک نہ ہو۔ اس غلط فہمی سے پاک نہ ہو۔ مگر شیعہ لوگ چونکہ اس کے ساتھ ہی شہادت حسینہ کی یادگار بھی

قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہماری رائے ہے کہ اگر ہمیں سب سے اونچے مکان کی پیمائش کر کے اس کے برابر ایک بہت بڑا قریب بنایا جائے اور ہر سال بڑے شہروں میں اس کو گشت کر کے اس کی مناسبت کی جائے اور اس کے ارد گرد مولانا حالی مرحوم کی یہ تعلیم مدرسہ لکھی جوتی ہو۔

کہہ ذات و احادیث کے لائق زبان اور دل کی شہادت کے لائق اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق لگاؤ تو اس سے اپنی لگاؤ جگاؤ تو سر اس کے آگے جگاؤ

قادیانی مشن قادیان کا سالانہ جلسہ!

ہر ایک جماعت کا سالانہ جلسہ اس کے مقصد اور مخصوص کاروائی کا آئینہ ہوتا ہے۔ اس میں جس قسم کی تقریریں ہوتی ہیں وہ اس کے خاص مقصد سے متعلق ہوتی ہیں۔ جس عنوان پر تقریر نہیں ہوتی وہ اس کے مقصد میں شامل نہیں ہوتا۔ اس دفعہ قادیان کے سالانہ جلسہ کی جملہ رپورٹ جو اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہے اسکو دیکھ کر ایک جہد و مسلمان کو سخت صدمہ ہوتا ہے کیونکہ ان تقریروں میں کوئی ایک تقریر بھی شرک و بدعت یا کفر و ہریت کی تردید میں نہیں دیکھی گئی۔ نہ بت پرستی یا بھیلی پرستی کی تردید میں اور نہ قبر پرستی یا پرپرستی کے ابطال میں نظر سے گزری، نہ بیاد شادی کی رسوا تبصر کی اصلاح پر کوئی توجہ کی گئی۔ جن میں آج کل مسلمانوں کا مبتلا ہے۔ اس ساری تقریروں کا مروجہ مواضع متونی کی شخصیت تھی۔ کہیں ان کی پیٹکٹیاں بتائی گئیں کہیں ان کے حق میں پیٹکٹیاں سنائی گئیں۔ ورنہ کوئی اس سال کے جلسہ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ قادیان کے سالانہ جلسوں میں عموماً یہی ہوتا ہے۔ تقریر متنی کا رد تو اس جلسہ نہیں کرتے کہ قادیان میں خود انہوں نے بھی اسی قسم کی کسی ایک قبریں بنا رکھی ہیں۔ چنانچہ میں پاک پٹن کا شہر بہت مشہور ہے۔ جہاں حضرت فرید الدین گنگو شکر کا مزار ہے۔ وہاں ایک پرستی دروازہ ہے جو سال بھر کھلتا ہے۔ جس سے

گزرنے والے سمجھتے ہیں کہ ہم بہشت کے وارث ہو گئے ہیں۔ قادیان میں اس کے مقابلہ میں بہشتی مقبرہ بنایا گیا ہے۔ اس کی نسبت بھی ان لوگوں کا یہی خیال ہے کہ وہاں دفن ہونے والے بہشت کے حصار ہیں۔ اس مقبرہ میں صرف اسی شخص کو جگہ ملتی ہے جو اپنی جائیداد کا دوسرا حصہ قادیان کے لئے وقف کرے۔ نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک اہل بصیرت کی نظر میں یہ صداقت لاریب ہے کہ جو شخص اسلام کی اصلاح کا مدعی ہو کر مصلحانہ شکل میں آئے وہ اگر قبر پرستی اور پرپرستی کی تردید کو اپنا اولیٰ مقصد ٹھہرائے تو اس کے دعوے کی تکذیب کے لئے یہی کافی ہے۔ ہم انہوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ امت مرزا و بہرہ خویش اس امتیازی وصف سے محال ہے۔ اسی کی ساری تقریروں کا مروجہ صرف مرزا صاحب کی ذات ہوتی ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ ہر جہد و پیمائشوں اور صرف تو ہی توبہ ہم اس روش کو انبیاء علیہم السلام کے طریق عمل کے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہاں کرام کی پہلی آواز یہی ہوتی ہے کہ۔ اٰیْنَ اَعْبُدُ وَاِلٰہَہٗ وَاَجْتَنِبُ وَاَطَاعَتِہٗ دُعا کی عبادت کرو اور بھولے معبودوں سے بچو انصاف یہی ہے کہ قادیانی گروہ اس سے خالی ہے۔

قادیانی مشن قادیان کا سالانہ جلسہ! قادیانی مشن قادیان کا سالانہ جلسہ! قادیانی مشن قادیان کا سالانہ جلسہ!

قاویانیت کی ترقی کے معراج میں صرف پچیس سال باقی رہ گئے ہیں؟

خلیفہ قادیان نے اس سال خطبہ عید الفطر میں ایک تقریر کی تھی جو اخبار قادیان ۱۱ نومبر میں شائع ہوئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

اگر ہم صحابہ کی طرح ہوتے تو ہماری ترقی بھی اس عرصہ ۲۳ سال میں ہو جاتی مگر چونکہ ہم میں وہ کیفیت نہیں ہے اس لئے ہماری ترقی زیادہ سے زیادہ پچیس سال میں ہو جائیگی جس میں سے پچاس سال گزر چکے ہیں۔ اب صرف پچیس سال باقی ہیں۔

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب کا یہ دعویٰ مرزا صاحب متوفی کے بلکہ خود ان کے اپنے بیان کے بھی خلاف ہے حیرت ہے کہ یہ لوگ باوجود اتباع مرزا کہلانے کے مرزا صاحب کے اقوال سے کیوں اتنے بے خبر ہیں کہ اجدید کو انہیں تنبیہ کرنی پڑتی ہے۔ سنئے! بڑے مرزا صاحب اپنی کتاب خطبہ الہامیہ میں لکھتے ہیں جو شخص میری جماعت میں داخل ہوا وہ اصحاب رسول اللہ میں داخل ہو گیا۔

پس ثابت ہوا کہ بقول مرزا صاحب ان کے اتباع اصحاب رسول اللہ کی مانند ہیں۔ پھر ان پر وہ برکات کبھی نازل نہ ہوئیں جو رسول اللہ کے اصحاب پر ہوئی تھیں۔ یہ خطبہ خلیفہ صاحب کے ایک سابقہ بیان کے خلاف ہے کیونکہ ایک دفعہ انہوں نے کہا تھا کہ تبلیغ کا بقنا کام آج تک جماعت احمدیہ نے کیا ہے وہ اس کام کے ادبوس حقیقت سے بھی کم ہے جس کے لئے مرزا صاحب آئے تھے (الفصل چہلم ۱۶)

جماعت مرزا نے جانتی ہوگی کہ سوزار کا ایک لاکھ ہوتا ہے اور سوزار کا ایک کروڑ اور سوزار کا ایک لاکھ تھوڑی غور کریں کہ پچاس سال کی طویل مدت میں جس کام کا ابھی تک اردو حصہ میں پورا نہ ہوا وہ باقی کتنا رہتا ہوگا۔ وہ پچاس سال کے مقابلہ میں پچیس سال کے اندر کیسے انجام تک پہنچ سکتا ہے۔

ناظرین! پچیس سال کا عرصہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ انشاء اللہ جلد ہم پر جائیگا۔ اس وقت اہدیت کی کمزور حالت دیکھ کر لوگ پوچھیں گے کہ خلیفہ صاحب کا دعویٰ کیوں پورا نہیں ہوا تو جواب دینا کہ پیشگوئیوں میں مدد مقصود نہیں ہوتا بلکہ بقول مرزا صاحب کام مقصود ہوتا ہے (حقیقۃ الوحی) پس یہ کام (خلیفہ کا) اگر تین سو سال میں بھی پورا ہو جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اگر تین سو

سال کے عرصہ میں بھی پورا نہ ہوا تو یہ خدا کی ناکامی ہے۔ خداوند تعالیٰ قادر و تدبیر اور فاعل عتد ہے وہ کسی کا پابند نہیں ہے ارادہ بدل سکتا ہے دیکھو حدیثہ الہیہ اور اپنے دعوے پر بطور سند یہ آیت پیش کر دیجئے۔
- نوح - اللہ یماننا یم و یثبتہ (پت ۳)
کیا یہ سچ ہے؟
کیونکہ مجھے باور ہو کہ ایسا ہی کر بیٹے
کیا وعدہ انہیں کر کے کرنا نہیں آتا

احادیث کی شرعی حیثیت

اندر سال (اجنباب امین افغانی) حقیقت رسالہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت زمانہ سے لیکر پچھلی صدی تک کے تمام مسلمان اس بات پر متفق رہے ہیں کہ قرآن کریم کے بعد احادیث نبوی مسلمانوں کے لئے رہبہ و ہدایت کا منبع اور خیر و برکت کا سرچشمہ ہیں لیکن جہاں اس صدی میں بعض لوگوں نے مذہب کے دوسرے مسائل کو لیا میٹ کر کے کوشش کی ہے وہاں ایک گروہ اس قسم کا بھی پیدا ہوا ہے جس نے اعلان کیا ہے کہ احادیث نبوی کو مذہبی حیثیت سے کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے اس لئے خود قرآن کریم ہر مذہبی امر کو کافی وضاحت سے بیان کرتا ہے اور وہ مسلمانوں کی رہنمائی کرنے میں کسی معاون، کسی مددگار اور شریک کا محتاج نہیں۔ یہ زعم فاسدان لوگوں کے دل و دماغ پر اس طرح مسلط ہو چکا ہے کہ ان کے نزدیک احادیث نبویہ پر عمل کرنا اور آنحضرت کے بتائے ہوئے دستور العمل پر چلنا راہ حق سے بھٹک جانے اور اسلام کی روشن تعلیمات سے دور ہونے کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کلمے بندوں احادیث نبویہ کی تردید کرتے ہیں۔ مگر تا جاز طریقہ سے اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے آئے احادیث کا دامن چھوڑیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر انہیں نے اس قلعہ کو سر کر لیا تو پھر مسلمان من مانی تادیلوں کے

گور کہ دھند سے میں پھنس کر قرآن مجید کو خود بخود چھوڑ بیٹھیں گے۔ اور ایک دفعہ پھر ہندوستان کی زمین تو زمین کے نور سے خالی ہو جائے گی اور ماوراء وطن کے یہ سورت متحدہ قومیت کے خواب کی تصویر بنی آنکھوں سے دیکھ لیٹے
یُرِیْدُونَ أَنْ یُلْقُوا إِلَیْكَ الرِّسَالَةَ وَ یُلْقُوا إِلَیْكَ الرِّسَالَةَ وَ یُلْقُوا إِلَیْكَ الرِّسَالَةَ
وَلَا أَنْ یُتَبَّعَ قَوْلُکَ وَ لَوْ کَانَ قَوْلُکَ
الْکَافِرَ قَوْلًا۔

آکار حدیث کی اصل وجہ میں نے اس فرقہ کے فساد حضرات سے اس بارہ میں گفتگو کی ہے اور گفتگو ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ سمجھنے کی کوشش کرتا رہا ہوں کہ ان لوگوں کا نظریہ کیا ہے اور چاہتے کیا ہیں۔ اصل بات جو میں نے سمجھی ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ مذہبی پابندی اور شرعی قیود سے تنگ آ گئے ہیں اور ان احکام کو حفظ کے لئے تیار نہیں جو تفصیل تمام احادیث میں مذکور ہیں۔ اس لئے چاہتے ہیں کہ کسی طرح اس نظام کی ملوثی کاڑھی کا ایک ہیٹہ (احادیث) تھوڑیں۔ دوسرا ہیٹہ خود بخود بے کار ہو جائے گا اور اپنے منصب بے اثر ہو جائے گا۔

یُرِیْدُونَ أَنْ یُلْقُوا إِلَیْكَ الرِّسَالَةَ وَ یُلْقُوا إِلَیْكَ الرِّسَالَةَ وَ یُلْقُوا إِلَیْكَ الرِّسَالَةَ
وَلَا أَنْ یُتَبَّعَ قَوْلُکَ وَ لَوْ کَانَ قَوْلُکَ
الْکَافِرَ قَوْلًا۔
ایک مبصر کی رائے ایک دفعہ میں کہیں گے ایک

جو بات لکھنا ہے۔ ان دونوں کتابوں میں خطبہ عید الفطر اور خطبہ عید الفطر

مطہرہ طہنی سے منگو کر دیا تھا۔ مرزا صاحب کی نبوت کا تذکرہ شروع ہوا تو اس فاضل نے کہا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے مرزا صاحب کا مقصد مداحی یہ تھا کہ وہ خود نبی ہیں کہ نبوت کی اہمیت لوگوں کی نظروں میں آجائے۔ اس طرح آہستہ آہستہ خود مذہب کی اہمیت گھٹے جائے گی۔ اور فلسفیانہ مذاہب (دھرم و مذہم) کے لئے رستہ کھل جائے گا۔ لیکن مرزا صاحب نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جو رستہ اختیار کیا۔ وہ طاقت اور زور پرستی پر مبنی نہیں تھا۔ اس لئے ان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ مسلمانوں نے فوراً ان کو جماعت سے الگ کر دیا اور اس کے متبعین ایک حیرت انگیز اقلیت بن کر رہ گئے۔ ہاں صاحب (امام اہل قرآن) نے فضیلت کے اس مسئلہ پر اجماعی طرح غور کیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ جماعت کے عقائد دیر میں اور تدریجی طور پر بدلتے ہیں اس لئے جب انہوں نے دیکھا کہ اب لوگ فقہ کی جڑوں سے تقریباً آزاد ہو گئے ہیں تو انہوں نے احادیث پر کچھ اپنی شروع کر دی ہے۔ اور جب کہ دونوں میں یہ رابطہ بھی طے ہو جائے گا تو وہ جمع و تدوین قرآن میں منہ بیکار ہو جائیں گے۔ اور جب تک لوگوں کو اس عبادی کا پتہ چلے گا وہ عوام اور سنیہ تعلیم یافتہ طبقہ کے دل و دماغ کو آنا سموم کر چکے ہوں گے کہ اس کا تھک کر کسی سے بھی نہ ہو سکیگا۔

يُحِبُّهُمُ اللَّهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخُذُ عَنُوقَ الْإِثْمَانِ فَهُمْ فِي سَعْدٍ وَمَا يَشْعُرُونَ
جماعت اہل قرآن ان ظہر غائبہ سمجھتے ہوں گے کہ اہل قرآن کسی خاص جماعت کا نام ہے۔ جن کا مذہبی نظریہ ایک ہے اور وہ کسی خاص عقیدہ کو ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ پہلے میرا بھی یہ خیال تھا۔ لیکن معلوم ہوا کہ حقیقت ایسی نہیں ہے۔ ان میں کار ایک شخص جو امام اور مجدد ہے۔ اس کو کسی دوسرے کی تقلید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تقلید نام ہے پابندی کا۔ اور اسی پابندی سے بچائے گئے تھے تو یہ سارا کہیں کیسے کیا ہے۔ اس لئے یہ لوگ ایک دوسرے کی باطل باتیں سمجھتے۔ ہر شخص قرآن مجید کو جس طرح سمجھتا ہے

اسی طرح اس پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کوئی خاص جماعت موجود نہیں ہے۔
فَحَسْبُ بَيْتِهِمْ جَنَّاتٌ وَفُتُوحٌ لَّهُمْ شَجَرٌ
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ
انکار حدیث! یہی وجہ ہے کہ انکار حدیث کے بارے میں بھی ان کا نظریہ ایک نہیں ہے۔ بعض دوسرے سے حدیث کو قابلِ استدلال ہی نہیں سمجھتے۔ بعض مفسر اسکو تاریخی حیثیت دیتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اصولاً حدیث سے نہ ہی مسائل کے بارے میں استدلال درست ہے لیکن شکل یہ ہے کہ احادیث کی تدوین بہت بد میں ہوئی ہے اس لئے ہم کسی حدیث کے متعلق وقتی سے نہیں کہہ سکتے کہ وہ آنحضرت کی فرمودہ ہے۔ گو یا وہ لوگ چند ایک ضعیف یا مضعف روایتوں کی وجہ سے احادیث کے تمام ذخیرہ کو نظر انداز کرتے ہیں۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهٍ حَهُ
اگر ہم ان میں سے ہر ایک نظریہ کی الگ الگ تردید شروع کر دیں تو بحث طبعی ہو جائے گی اور غالباً اس کا نتیجہ بھی کچھ نہیں نکلیگا۔ اس لئے ہم ذیل میں ان لوگوں کے باہمی اختلافات سے قطع نظر کر کے صرف عام مسلمانوں کے فائدہ کے لئے حدیث کی مذہبی حیثیت کو پیش کرتے ہیں۔ ضرورت حدیث از روئے قرآن (۱) قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو حضرت جبریل کی وساطت سے آنحضرت پر تیس سال کے عرصہ میں نازل ہوئی۔ اب دیکھنا یہ کہ آیا اس کتاب کے متعلق آنحضرت کی حیثیت صرف ایک جعلی رسالہ کی تھی جس کا کام مکتوب کے مضمون کو دریافت حاصل کئے بغیر اس کو مکتوب الیہ تک پہنچانا ہوتا ہے یا یہ کتاب آپ پر اس لئے نازل ہوئی تھی کہ آپ اسے دوسروں کو سنائیں، پڑھائیں اور سمجھائیں۔ ظاہر ہے کہ آپ حامل قرآن ہونے کے ساتھ معلم قرآن بھی تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأَخَذَتْهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
وَاللَّهُ يَخْتَارُ

بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی احسان کیا جو ان میں اس ہی قوم کا ایک رسول بھیجا وہ ان کو خدا کی آیتیں سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور علم سکھاتا ہے۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت کا منصب یہ ہے کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیتیں سنائیں۔ اور ان کو قرآن کی باقاعدہ تعلیم دیں۔ تعلیم دیتے وقت آپ یقیناً آیات کی تشریح اور توضیح کے لئے اپنی طرف سے کچھ ارشاد فرمائیں گے، کسی جمل آیت کی تفصیل بیان کریں گے، کسی عام حکم کی تخصیص کریں گے کسی مطلق کی تحدید کریں گے، کسی جمل کا مفصل طریقہ بتائیں گے۔ اور وہ ارشادات فہم قرآن کے لئے نہایت ضروری اور لازمی ہوں گے۔ آپ کے انہی ارشادات کو ہم حدیث کہتے ہیں۔ اور ان کو اس وجہ سے غیب کا وہ سراگن سمجھتے ہیں کہ ان کے ذریعے قرآن کریم کی مختصر آیتوں کی تفسیر ہوتی ہے۔ اور مسلمان زید و عمر کی حکمتوں تاویل سے بچکر آنحضرت کے دامنِ رحمت سے بچتے ہیں۔ تنبیہ، یا درجے کہ جو شخص اس آیت پر ایمان رکھتا ہے اور آنحضرت کو معلم قرآن تسلیم کرتا ہے۔ وہ کسی طرح احادیث کی مذہبی اہمیت کا انکار نہیں کر سکتا۔ (۲) اس امر پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ہمارا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف اس قدر نہیں ہے کہ آپ حامل قرآن تھے۔ بلکہ اگر ہم مسلمان کامل بننا چاہیں تو ہمیں اپنی دنیوی زندگی کے ہر شعبہ میں آپ کی پیروی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ الْبَتَّةِ وَالْبَنِيَّةِ وَالْآخِرَةِ
وَلَا يَخَافُ الْعَذَابَ

اس آیت میں اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ افلاق، طرز معاشرت، ملکی معاملات اور قلبی اعمال وغیرہ میں آنحضرت کے افعال و اعمال کی پیروی کریں۔ آنحضرت کے افعال و اعمال کا پیش بہا ذخیرہ مسلمانوں کو کہاں سے ملے گا؟ آپ کی زندگی کے مفصل حالات کہاں لکھے و سنائے ہوں گے؟ اس کا

یہی جواب ہے۔ یہی دلیل ہے کہ جو شخص اس آیت پر ایمان رکھتا ہے اور آنحضرت کو معلم قرآن تسلیم کرتا ہے۔ وہ کسی طرح احادیث کی مذہبی اہمیت کا انکار نہیں کر سکتا۔

جواب صرف یہ ہے کہ کتب حدیث سے۔ اس عام کہنے میں کہ قرآن کریم کی اس آیت پر ایمان لانے والے لوگ مجھ میں کہ احادیث نبویہ پر عمل کریں اور انکو مشعل راہ بنا کر منزل مقصود تک رسائی حاصل کریں۔ میری ۱۳ قرآن کریم ایک جامع کتاب ہے اور اپنی جان کی وجہ سے تشریح اور توفیہ کا حلقہ ہے۔ وہ توفیہ آنحضرتؐ فرمائی یا کوئی اسے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن توفیہ اور بیان کا محتاج ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی ایک آیت سے ثابت ہوتا ہے۔

لَا تَجْرُكْ بِهِ لِسَانُكَ لِنَبَأٍ بِهِ نَعْلَمُ أَنْ عَنِئْنَا جَنَّتْهُ وَمِنْ آيَاتِهِ قَدْ آتَاهُ فَاذْكُرْ أَنْتَ قَاتِبُكُمْ قَدْ آتَاهُ لَقَدْ آتَاهُ عِلْمًا بَيْنَانًا
دے نبی، تم قرآن پڑھنے میں اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ تاکہ اسے جلدی یاد کر لو بے شک اس کا یاد کر دینا اور اس کا پڑھ دینا ہمارے ذمہ ہے۔ پھر جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو تم اس کے پڑھنے کی پیروی کرو پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی قرأت جمع و تدوین اور بیان کا خود ذمہ لیا ہے۔ اگر اس دیکھ لیں کہ ظہور اس طرح ہوا کہ قرآن کریم کی قرأت اور تدوین آنحضرتؐ نے فرمائی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے مطالب کا بیان کون کرے گا۔ کیا اس کام کے لئے ہیں کسی اور کے درپردہ و تنگ دینی پڑے گی؟ اگر نہیں تو ماننا پڑے گا کہ ہم قرآن کے لئے احادیث نبویہ کو پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ آپ معلم اور مہین تھے۔ اور آپ نے قرآن کے جو رموز بیان کئے ہیں وہ سب کتب حدیث میں موجود ہیں۔ وَ تَنْزِيلُنَا لَكَ الْكِتَابَ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

قرآن کریم نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ آنحضرتؐ کی پیروی کریں۔ اور اسی پیروی کو جب الہی اور نجات دہک لسانی فرما دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

يُحِبُّكُمْ اللَّهُ وَ يُغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تاکہ اللہ تم سے خوش ہو اور تمہارے گناہ غفلت کو دے۔
کیا ممکن حدیث یہ بتا سکتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے اقوال اور افعال سے انکار کرنے کے باوجود بھی آپ کی پیروی کی جاسکتی ہے اور کیا اتباع کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی ہر بات اور آپ کا ہر عمل متروک فرما دیا جائے۔

(خدا صدمہ) قرآن کریم میں اس قسم کی آیتیں بہت گنی ہیں۔ جن میں مسلمانوں کو اطاعت رسول کا حکم دیا گیا ہے اور ان کے ساتھ یہ تخصیص نہیں ہے کہ اطاعت رسول سے مراد فقط اس پر نازل شدہ آسمانی کتاب کو ماننا ہے یہی وجہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں نے ہر زمانہ میں حدیث و سنت کی نہ ہی قدر و قیمت کو محسوس کر کے ان کی خدمت کی ہے اور مسلمانوں کو ایک روشن اور سیدھے راستہ پر ڈال کر منصب وراثت نبوت احق ادا کیا ہے۔ اور آنحضرتؐ کے زمانہ سے لے کر اس صدی تک باوجودیکہ مسلمان بہت سے فرقوں میں منقسم ہو چکے ہیں۔ لیکن اسناد حدیث سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا ہے۔ تمام علماء صلحاء، مجتہدین، ائمہ، تابعین اور صحابہ کرام برابر قرآن کریم کے بعد احادیث نبویہ سے استدلال کرتے رہے ہیں۔ بلکہ کسی سنی، کسی شیعہ، کسی خارجی، کسی اسمعی کسی ظاہری، کسی باطنی نے کسی حدیث کے تحت شرعی پوچے کا انکار نہیں کیا ہے۔ اور جن اسلاف کے متعلق یہ پر گشت کیا جا رہا ہے کہ وہ حدیث کو حجت شرعی نہیں مانتے تھے یہ صرف ان لوگوں کے نفس کا دھوکہ ہے۔ ورنہ احادیث صحیحہ کا حجت شرعی ہونا ایک ایسا واضح مسئلہ ہے جس پر تمام دنیا نے اسلام کا ہمیشہ اجماع رہا ہے۔

حدیث اور امت اسلامیہ | اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس تیرہ سو سال کے اندر تمام دنیا میں جتنے بھی مسلمان ہو کر رہے ہیں وہ سب کے سب حدیث و سنت کو حجت اور سند مانتے رہے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ قرآن و حدیث کی تعلیمات کو احادیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اب اگر ان چند متفرق الجمالیات

آدمیوں کی بات سمجھ لی جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں نے حدیث کو حجت شرعی سمجھ کر عمل کی ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ کہ آنحضرتؐ کے بیان سے لیکر اب تک جتنے مسلمان ہو کر رہے ہیں انہوں نے اسلام کو قطعاً نہیں سمجھا ہے بلکہ خود خدا انہوں نے اسلام میں تحریف کی ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایک غیر عقلی امر کو حجت کا جود بنا کر وہ گناہ کیا ہے جس کا ارتکاب اہم سابقہ میں اجابہ عہد کیا کرتے تھے۔ ورنہ کون سمجھتا ہو کہ حدیث کو حجت کرنے کا یہ اعتراض اگر ماوشائیک محدود بہتات و جنہاں میوہ بات نہیں مٹی۔ لیکن یہ اعتراض تو انہاں ہمہ گیر ہے کہ اس کی زد میں وہ بزرگ بھی آ جاتے ہیں جو قرآن مجید کے اول قاطب، آنحضرتؐ کے درس کے تربیت یافتہ اور بلا واسطہ آپ کے شاگرد تھے۔ کیونکہ وہ حضرات براہِ حدیث کو حجت شرعی مانتے اور حدیث سے استدلال کیا کرتے تھے۔ پس اگر وہ سب اس گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں اور کسی ایک کو راہِ حق معلوم کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی ہے تو ہم اس گناہ کو کارثوب سمجھتے ہیں۔

انکار حدیث اور اسلام | اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ حدیث کو شرعی حجت سمجھ کر تمام دنیا کے مسلمان ہمیشہ سے غفلت کرتے چلے آئے ہیں تو کیا اس کے نتیجے پر حجت کہ نبی کریمؐ اپنے مشن میں سخت ناکامیاب رہے ہیں۔ اور آپ جس اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس کو تیرہ سو سال تک کسی ایک انسان نے، مٹی نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ اسلام کا وہ ایک ہندوستانی کے دل میں جلوہ گر ہوا اور اس نے قرآن کے رموز و اسرار لوگوں پر ظاہر کر کے ان کو متحرک اور تحریف کے گناہوں سے بچا کر راہِ حق پر ڈالا۔

(انکار حدیث اور قرآن) | ظاہر ہے کہ قرآن مجید قرابت کی طرح ایک وقت نازل نہیں ہوا بلکہ پہلے کے عہد میں نازل ہوا اور بعد کے مطابق تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ کسی ایک واقعہ پیش آ جاتا تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی کلام سے ایک نیا حکم نازل ہوتا۔ کسی کوئی شخص آپ کے کسی مسئلہ پر ہدایت فرماتا تو

ایسی ہی کتاب - مولانا شاہ - اللہ اور اس کے رسول کے حکم میں تحریر کی جا رہی ہے۔

حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ نے آئے۔ سب جگہ اس واقعہ کو طعن نہیں کیا جاتا ہے یا اس سوال کو پیش نظر نہ رکھا جائے تو اس کا حکم ہو گا کہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس لئے کہ قرآن کی شان و آیت ان واقعات یا سوالات کے بارہ میں کسی طرح کے آخری فیصلہ کی طرف ہوتی ہے۔ جب کہ کھنڈہ کے بارہ کے سلسلے میں کو کچھ پر موقوف رہتا ہے اس واقعہ اور سوال کی تفصیل احادیث ہی سے ملتی ہے۔ اس لئے ہم قرآن کے لئے احادیث کو پیش نظر رکھنا ناگزیر ہے۔

یہ بھی قرآن مجید ایک کام کا حکم دیتا ہے لیکن کرتے کا طریقہ نہیں بتاتا۔ مثلاً ارشاد ہوتا ہے۔
اقیموا الصلوة واتوا الزکوٰۃ
نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

لیکن یہ نہیں بتاتا کہ نماز کس طرح پڑھ لینی چاہئے اس کے اوقات کیا ہیں، شرائط کیا ہیں اور زکوٰۃ کن لوگوں سے اور کس حساب سے وصول ہونی چاہئے۔ یہ تمام تفصیلات کتب حدیث میں ملتی ہیں۔ اس لئے کہ احادیث کے فرائض میں سے ایک بہت بڑا فرق قرآنی جمیع کی تشریح اور توضیح کرتا تھا جو آپ ﷺ سے بطریق احسن انجام دیا ہے۔ پس جب تک احادیث کو پیش نظر نہ رکھا جائے صرف و کثری ذلالت کی راہ سے قرآن مجید کا مطلب سمجھا نہیں جاسکتا۔

یہ بھی قرآنی جمیع میں ایک مسئلہ بیان ہے جس کے معنی متعین کرنے کے لئے حدیث کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً قرآن سے ظہور کو تمام قراء دیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا ہے کہ تم کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی مقدار عام ہے۔ یہ تمام تفصیلات حدیث سے مل سکتی ہیں۔ (۴) قرآن مجید کی موجودہ ترتیب وہ نہیں ہے جس پر مابعدی نے کیا تھا۔ دیکھ لے جب اس میں ایک مسئلہ کے متعلق مدخلہ ہو کر کھائی دیں تو اس وقت کچھ کی حقیقت ظہور ہوتی ہے کہ اس میں سے کوئی آیت نہ ملے گی کہ اس میں نازل ہوئی ہے۔ اور جب تک یہ مسئلہ حل نہ ہو کہ قرآن مجید سے مسئلہ نہیں نکالا جاسکتا۔ اس کا اصل مطلب سمجھا نہیں جاسکتا۔

اس لئے ہی ہم قرآن کے لئے حدیث کی سخت ضرورت ہے۔ (۵) ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام نے دنیا کے سامنے ایک نظام اخلاق، ایک نظام معاشرت، ایک نظام سیاست اور ایک نظام فکر پیش کیا ہے۔ اور اس طرح پیش کیا ہے کہ تمام مہذب دنیا تو کچھ اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اس نظام اسلام کی تفصیل بقیہ قرآن مجید سے دستیاب نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اسلامی تہذیب اسلامی تمدن اور اسلامی روح کو باقی رکھنے کے لئے حدیث کو ماننا اور ان کو قرآن تعلیمات کا جزو سمجھنا ناگزیر ضروری ہے۔

ایک عرض | ہمارے بعض بھائی اصول حدیث کو حجت مانتے ہیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ احادیث میں بعض ایسی

ہائیں ہیں جو خلاف قرآن، خلاف عقل اور خلاف تجربہ ہیں۔ اس لئے ہم حدیث کو حجت شرعی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ تو بعض خود غرض اور نفس پرست لوگوں نے آنحضرتؐ کے نام سے لفظ ہائیں مشہور کی ہیں۔ لیکن علماء نے احادیث کی چھان بین کر کے ایسی باتوں کو باطل قرار دیا اور خلاف تعلیمات اسلام قرار دیا ہے۔ اور انہوں نے احادیث کو پرکھنے کے لئے صحیح سند کے علاوہ دوسرے اصول و ضوابط بھی بتائے ہیں جن کی روشنی میں ان کی پرمشکل حل ہو سکتی ہے۔ اس لئے ان کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اور اس چھوٹے سے دھجے کے لئے سارے کپڑے کو آگ نہیں لگانی چاہئے

موجودہ درس نظامی میں ترمیم کی ضرورت پر تبصرہ

راؤ قلم مولوی ابو محمد عبدالجبار صاحب کھنڈیہ ضلع جے پور

حضرت ناظرین! حدیث آپ ﷺ سے فتنی نہ ہو گا کہ ہر حصہ سے جناب فاضل پنجاب امرتسری منطقہ نے موجودہ نصاب تعلیمی جو مدارس اسلامیہ عربیہ میں ایک مدت سے چلا آ رہا ہے اس کی ترمیم کی ضرورت پر ایک فاضلہ مثلاً اخبار الخدیث، مورخہ ۲۰ اگست ۱۳۷۵ء کتبہ مشکوٰۃ میں شائع فرمایا ہے اور دوبارہ ترمیم نصاب موجودہ آپ ﷺ کے نام پر جاری پیش فرمائی ہے۔ جو اہم اشد فیروا وجیبا۔ اور آپ جانتے ہیں ہر زمانہ میں انقلاب ہوتا آیا ہے اور نئی نئی اصطلاحات اور ضروریات پیش آتی رہی ہیں۔ چنانچہ پہلے جن باتوں کی ضرورت تھی اب اس زمانہ میں ان کی ضرورت نہیں رہی۔ مثالی کے بعد پر مسئلہ غلط قرآن کو لیں۔ ہمارے اسلاف امام احمد بن حنبلؒ، امام بخاریؒ نے جتنی ضرورت جمیع و معتزلہ فرقوں کی وجہ سے اس کی بھی تھی اب وہ باقی نہیں رہی بلکہ آج ہمارے موجودہ زمانہ میں قوجہ آ رہیہ وہ برہم و بھولان و عیسائی و غیرہ غیر مسلم فرقوں کے ضرورت قرآن و ضرورت نبوت محمدیؐ کو ثابت کرنا اہم امر ہے نیز آج فلسفہ جدید و سائنس نے قدیم فلسفہ کو ایک نئے اور یکساں چیز ثابت کر دیا ہے۔ پس آج کیا یہ واقعہ

نہیں ہے کہ ہمارے مدارس عربیہ کا تعلیم یافتہ طالب علم جو علم منطق و فلسفہ پڑھا ہوا ہوتا ہے مگر اس میں اتنی قابلیت نہیں ہوتی کہ وہ ایک جتنی یا مادی یا آریہ، عیسائی سے مناظرہ و مقابلہ کر سکے اور قرآن مجید کی صداقت و رسالت محمدیؐ کی ضرورت پر ایک عام فہم تقریر خالص اسلام کے سامنے کرنے کی بہت وجوہات کر سکے بلکہ اس کو سوائے خاموشی کے کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اکثر ان کی عمر کا حصہ فلسفہ و منطق میں گزرا ہے۔ وہ خالفین اسلام کے لڑ پھر اور مذہبی کتابوں سے واقف ہی نہیں ہوتے۔ پس ضرورت ہے کہ طلباء عربی کو جہاں اسلامی کتب تفاسیر قرآن و حدیث وغیرہ پڑھائی جاتی ہیں ان کے ساتھ ہی ساتھ جیسے جیسے فلسفہ قدیم کے فلسفہ جدید و سائنس کی کتابیں بھی پڑھائی جائیں اور جو کتابیں فلسفہ منطق کی حصہ بے کام رہی جس میں طالب علم کا بہت سادہ وقت بے سود ضائع ہوتا ہے اور شریعت سے اس کو نفرت ہو جاتی ہے اور ان سے کوئی معتد بہ دینی فائدہ نہیں ہوتا وہ نصاب مرہبہ و درس نظامی سے نکالی دی جائیں۔

بزرگ اسلام جناب بزرگ اسلام۔ درپیش آئیہ کے اور مسائل کا جواب۔ آیت اور یہ۔ سید محمد علی احمد

جیسے فاضل مبارک و شریعتی و ماحسن و صدرا و غیرہ
کیونکہ غلات فلسفہ سے قلب میں کدورت پیدا ہو جاتی
ہے۔ بلکہ طالب علم بوجہ اس علم کے ایک آزاد خیال
ہو جاتا ہے۔ وہ قرآن و حدیث کو علم ہی نہیں سمجھتا۔ وہ صرف
جو مدارس عربیہ میں نصاب تفسیر القرآن ہے کہ صرف
تفسیر جلالین نصف حصہ و تفسیر بیضاوی تا حدود بقرہ
پڑھائی جاتی ہے۔ اس نصاب تفسیری سے طالب علم
قرآنی معلومات نہیں پیدا کر سکتا۔ اس کے ساتھ تفسیر
ابن کثیر کا مقدمہ اور تفسیر کبیر جلد اول و ثانی اور تفسیر
ماہک علامہ نسفی حنفی کی پوری داخل درس کی جائے
اور تفسیر جلالین پوری پڑھائی جائے۔ کیونکہ طلباء
اکثر مدارس عربیہ میں لفظی ترجمہ قرآن مجید ہی نہیں
پڑھتے ہیں۔ وہ قرآن مجید کے معانی و مطالب سے
بالکل نا آشنا ہوتے ہیں۔ چنانچہ آج جہاں تک تحصیل
ہو کر طالب علم مدرسہ سے نکلتا ہے تو وہ قرآن مجید کا
لفظی ترجمہ بھی صحیح طور سے نہیں کر سکتا۔ چر جائیکہ
وہ ماہر قرآن و مفسر قرآن ہو آئے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر
اور ہم غور ہوئے تھوڑے قرآن ہو کر
اور نصاب کتب حدیث میں یو یو المزام و منتقی
لابن تیمیہ کے ہمراہ مشکوٰۃ و صحاح ستہ و موطا امام
مالک ضروری و لازمی ہے۔ اور فن حدیث کی کتابیں
جو ایک سال میں دورہ کے طور پر پڑھائی جاتی ہیں
یہ پڑھنا محض ایک بے کار امر ہے بلکہ لمبے بالین
ہے۔ جب مذہب اہل حدیث کی یہ مایہ ناز کتابیں ہیں
تو ان کو کم سے کم دو سال یا تین سال میں سبقاً پڑھا
جائے۔ اور احادیث پر محدثانہ تنقیدی نظر۔ اور
محدثات متعارفہ کی کتابیں اور غالیین احادیث و
خرافعات کے دلائل پر علمی طور سے روشنی ڈالنا ضروری
امر ہے۔ بہت سے طلباء و دلائل احادیث سے بے خبر

لے جہاں کانٹہ ابدل جو آج کل تفسیر القرآن بلام ارغن
آپ کے ہاتھوں میں پھر رہی ہے۔ اسے کیوں نہ اعلیٰ نصاب
کہا جائے۔ جس سے ترجمہ اور ربط قرآن احادیث کا
ملکہ بھی حاصل ہو سکے۔ (الحديث)

ہوتے ہیں اور نہ ان کو اون کا ضعف و مرجوح ہونا
معلوم ہوتا ہے بلکہ اپنے دلائل سے ہی بے خبر ہوتے
ہیں۔ اگر کوئی ناخبر ہوتے ہیں تو جو تنقیدات ان پر
احادیث و خرافعات کرتے ہیں ان کے جوابات سے
نا آشنا ہوتے ہیں۔

اور نصاب ادب عربی بھی قابل اضافہ ہے۔
مدارس عربیہ میں اس فن میں دیوان مثنوی و حاسہ و
مقامات حریری پڑھائی جاتی ہیں مگر یہ کتابیں انتہائی
بے ابتدائی نہیں ہیں اس لئے پہلے اس فن کی ابتدائی
کتابیں پڑھائی جائیں جیسے کفایۃ المتقصد و مبادی اللغۃ
للعلامہ زعزری و فقہ اللغۃ الشافعیہ مطبوعہ مصر
الطریف للادب الطریف للعلامہ عبداللہ بن محمد
و مدرس التاریخ مطبوعہ مصر ان رسائل کا اضافہ
ضروری ہے۔ ساتھ ہی المانیسی عربی میں گرائی جائے
اور نصاب فقہ حنفیہ میں کنز الدقائق و قدوری و دہایہ
کامل طور سے پڑھائی جائے۔ اگر فقہ سنت کی کتاب
المداری المفسرہ و اعلام الموقنین بھی کتبہ فقہیں
اضافہ کر دی جائیں تو ماشاء اللہ طالب علم مسائل فقہ
میں بالعمیرت درس تدریس کر سکے گا۔

اور نصاب اصول حدیث میں جو صرف شروع
تجربہ فکر پڑھائی جاتی ہے وہ غیر کافی ہے۔ اس کے
ساتھ مقدمہ ابن الصلح و الفیہ عراقی کا اضافہ
کر دیا جائے تو بہتر ہے۔ کتب صرف و نحو میں شافیہ
الفیہ لابن مالک کا اضافہ کرنا ضروری ہے اور حادیث
قرآن و حدیث کے لئے ترجمہ، تہذیب و تفسیر کا درس طلباء کے
لئے ضروری ہے۔ اور جو طلباء مدارس سے لائق و قابل
نکلیں تو ان کو پہلے معین المحدثین مقرر فرمائیں اور
بعض طلباء جو فارغ علوم قرآن و حدیث میں جہاد
اور وسیع النظر ہوں تو ان کو فتویٰ نویسی بطور طلب
کے ساتھ سکھائیں۔ اور اراکین مدرسہ کا فرض ہے
کہ وہ میری ان باتوں پر غور فرما کر اپنے مدارس عربیہ
میں موجودہ نصاب میں ترمیم فرمائیں اور عاجز کو
۱۰ سالہ مدرسہ کا عہدہ کے لئے کئے سال حکام ہونے
یہ بھی خیال فرمائیں (الحديث)

شکر یہ کا موقوفہ ہیں۔ اور دیگر ایک عرض یہ بھی ہے کہ
جو مدرس جس فن میں ہو شہاد ہو اوس کو ایسی ہی تعلیم
تدریس کئے دیا جائے۔ مثلاً جو فن حدیث میں ملکہ
ہے کہتے ہیں ان کو حدیث ہی پڑھائیے کہ کئے مدرس
رکھیں۔ اور جو منطق و فلسفہ میں جہاد رکھتے ہیں
ان کو کتب فلسفہ و منطق ہی کی تعلیم کئے متوکل ہیں
کیونکہ متفرق فنون پڑھانے والا مدرس پر انتہائی دل دہا
ہے۔ چنانچہ مدرسہ دیوبند و سہارن پور و غیرہ میں یہی
طریقہ چلا آ رہا ہے۔ وہاں سب مدرسین ایک فن
درس دیتے ہیں اس لئے ان کو اوس فن میں ملکہ
ملکہ اور قابلیت ہو جاتی ہے۔

یہ چند سطور بطور دلی تہنات کے لکھ دی ہیں
مگر قبول افتد زہ ہے عز و شرف۔

الحديث

میری دلی خواہش تھی کہ اہل حدیث کے
مدارس ایک سلسلے میں منظم ہو جائیں
اور ان کا نصاب تعلیم بھی ایک ہو۔ اس لئے میں نے
تجویز پیش کی تھی کہ بڑے بڑے مدارس کے نمایندگان
سال بعد ایک جگہ جمع ہو کر نصاب تعلیم پر غور کریں
اور سال بھر کے تعلیمی تجربات پیش کر کے کسی نتیجے پر
پہنچیں۔ اس مقولہ تجویز پر سوائے علامہ محمد امجد علی
لہریہ سوائے کسی طرف سے قبولیت نہیں آئی۔ مگر
میں مایوس نہیں ہوں۔ جس مذہبی مقتدان مدرس نے
اس پر غور کیا تو آج بھی ہو جائیں گے انشاء اللہ
میری نظر میں ہی اہل حدیث کے حق کا روشن
یونورسٹی بن جائیگا۔ امید ہے۔ اللہ اعلم
ما ذلک علی اللہ اعلم

تفسیر القرآن بلام الرحمن و ربہاں عربی و اردو
ابوالخاء اللہ احمد صاحب انگریزی جو بڑی شان و شوکت
اور حسن نظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ اس کے
میں جہاں کی طرح پڑھائی جاتی ہے، مفسرین کے
مطلق اصول القرآن فیض و تفسیر بیضاوی کی مفسرین
تصویر ہے، علامہ مفسر۔ تہذیب و تفسیر کا اضافہ
مصول واک ہے۔ یہ منیر مقرر الحدیث امر سر

تفسیر غفرانی۔ اور۔ پورے قرآن مجید کی تفسیر پر طرز پر۔ فی جلد غیر۔ پورے اساتذہ و تلامذہ میں۔

انوار المصباح بحساب تنویر المصباح

(۴)

(از علم مولانا محمد ابراہیم صاحب تیسر سبھا کوٹی)

بہارِ مصباحین اہل بیت محمدؐ ۲۰ و ۲۱
شروع ہوا ہے۔ جس میں مولانا سبھا کوٹی
ایک رسالے کا جواب دے رہے ہیں جس
مصنف نے بی رکت تراویح کو مستویں بتلایا
ہے۔ (مدیر)

خاتما! اگرچہ ہم ایک خاص بات کہتے ہیں کہ قدرت
حق بات مولوی عبیدی صاحب کے قلم سے بھی لکھوا دی
کہ وہ بین کی مرضہ روایت کو ضعیف مان گئے۔
اسی طرح مولوی محمد شریف صاحب نے اپنے رسالہ
کتاب التراویح کے اخیر پر تسلیم کر لیا کہ بین کا ثبوت
آنحضرتؐ کی مرتبہ و مجمع سنت سے نہیں ہے۔ لیکن
ایسی خاموشی سے مانا کہ ان کے پیروں کو علم نہ ہو سکے
یا تو انہوں نے اس میں نہایت پوشیداری سے اپنے
معتقدوں کی نظر میں خاک نہیں بلکہ فساد و اناج پالا
ہو گیا اور ان کو گہرا ہٹ میں فراموش ہو گیا کہ سوال
جو خود قائم کیا تھا وہ کیا تھا اور جواب میں پہچان کن
طوالت کرتے کرتے وہ کہاں سے کہاں جا پہنچے۔ اور
اس بات کا مطلق خیال ہی نہ رہا کہ سوال و جواب میں
مطلوبہ قائم ہی رہی ہے یا نہیں۔ اور وہ اس کے
جواب سے بھرہ برآ ہو بھی گئے ہیں یا جواب ابھی ان کے
ذہن باقی ہے۔

دیکھو! مولوی محمد شریف صاحب اپنی کتاب کے
صفحہ پر اپنی طرف سے سوال قائم کرتے ہیں۔
سوال۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لائے تراویح
کتنی رکت ثابت ہے؟

اس کے جواب میں آپ نے صکت تک خامہ فرمائی
کہ ہے۔ جس میں بادشاہ مجاہدوں کے معبرہ کی جملہ
کی توجہ اندر سے اندر اور دھر سے دھر تک کل کر
ایک شخص کو پرچا پاتا ہے۔ اور اسے ایک

مرفوع روایت کے کوئی مرفوع حدیث ذکر نہیں کی۔
اور اس کا حال یہ ہے کہ اس کے نفع پر جلدی بین
کا اتفاق ہے۔ بلکہ حنفی حدیث دس علماء نے بھی اس کے
ضعف کو تسلیم کر لیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ
انوار المصباح میں مکتبہ سے مکتبہ تک استیصال ذکر
کر دیا ہے۔ اس کے بعد جتنے آثار خلفائے راشدین
کے یا تابعین کے نقل کئے ہیں۔ ان سب کا نام حدیث
ہی رکھا ہے۔ تاکہ جن کے عمام کو یہی معلوم ہو کہ وہ کوئی
محمد شریف صاحب جو کہ لکھ رہے ہیں وہ سب آنحضرتؐ
کی احادیث ہیں۔

خیر اسی طرح بزم خود بنیں احادیث کا نصاب
پر دراکر کے جو حقیقت میں شوق نبوی اور بیوی متعصب
حنفی مصنفین کے رسالوں کی نقل ہے۔ آپ مکتبہ پر
بارہویں صفحہ کے سوال کے جواب کو ختم کر کے لکھتے ہیں۔
”مذکورہ بالا دو نقل اہل سلف صالحین کے
معروفات سے صحت ظاہر ہے کہ صحابہ کرام و
تابعین عظام میں بین رکت تراویح کا
عرف اور تعامل تھا۔“ (ص ۲۱)

اسی طرح اپنی اس مایہ ناز کتاب کے اخیر پر مشہور
ساری کتاب کا خلاصہ یوں ادا فرماتے ہیں۔
”الحاصل نماز تراویح بین رکت سنت ہے
صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے تابعین تبع تابعین
و ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم سے بین رکت ہی ثابت
ہیں۔“ (ص ۲۲)

دیکھتے ہر وہ مقامات پر ایک دفعہ بھی صحت یا کناہ
اس امر کا ذکر نہیں کیا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
کے نقل یا امر سے بین رکت تراویح ثابت ہیں۔
کیونکہ سوال تو قائم کیا تھا سرور عالم کے نقل کے متعلق
اور جواب میں کہتے ہیں کہ فلاں فلاں صاحب سے

ثابت ہے۔ فلاں فلاں صاحب سے ثابت ہو یا نہ ہو
سوال کا جواب نہ ہوا۔ بس آپ کی کتاب ناقص اور مقصود
کے اثبات میں قاصر رہی۔ سنئے حضرت احمد ازاد
بات ہے اور سوال خاص آنحضرتؐ کے فعل سے متعلق
لیکن علم و دانش نصیب اعدا۔ آپ کو اس سے کیا
واسطہ اور سنت کے لفظ کو سمجھیں وہ جملہ محض اپنے
معتقدوں کو پر جانے کے لئے۔ اور اس کے آگے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی نہ لکھ سکے۔ سنئے
کہ وہ دل میں جانتے ہیں کہ یہ ثابت نہیں۔

اس کے مقابلہ میں ہم خدا کے فضل سے ڈنکے کی چٹا
کہتے ہیں کہ نماز تراویح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے فعل سے اور حضرت عمرؓ کے امر سے گیارہ
رکعات ثابت ہے ثابت ہے۔ کوئی ہے جو اس کے
فلاں فلاں سے مقابلہ میں قلم اٹھائے۔

الحمد للہ کہ یہ رسالہ انوار المصباح اختتام کو
پہنچا۔ والحمد للہ الذی بعزہ و جلالہ تمکنت
والصلوٰۃ والسلام علی سولہ محمد البصادی
الطریق النجات و علی آلہ و اصحابہ لا باب السعادات
و اخر واجہ المظہرات۔

خدا ونا! تو اسے قبول فرما اور اس سے حق کے
طالبوں اور اس کی تلاش کرنے والوں کو سیدہی
دکھا اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!
و انا العبد المتعبد للاسواقی محمد ابراہیم میر علیا کوٹی
مرفوعہ۔ ذیقعد ۱۳۸۰ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۶۰ء

اسلام آباد کے متعلق ان تینوں صاحبوں
الطبعیہ دہلوی محمد شریف صاحب کوٹلی دہلوی

عبیدی صاحب بنگلور دہلی اور مولانا محمد ابراہیم صاحب
سبھا کوٹی کی تحریریں پڑھ کر فیصلہ کر لیں۔ ہم ایک
چوتھی تحریر پیش کرتے ہیں جو عثمانہ نقیبانہ یا منظم
تو نہیں بلں شاعرانہ تخیل ہے۔ جس کو اہل شوق و شہادت
شرعی کہتے ہیں۔ جو استدلال کے کسی درجہ میں کام نہیں
آ سکتی۔ البتہ ظہری کے واسطے کافی ہے جیسا کہ فقہان و شہاد
سے نازک گلائیں میری توہین حد کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دینا

تیسر سبھا کوٹی - دہلی مولانا محمد ابراہیم صاحب سبھا کوٹی - دہلی مولانا محمد ابراہیم صاحب سبھا کوٹی - دہلی مولانا محمد ابراہیم صاحب سبھا کوٹی - دہلی

عقود جس کی اجازت حضرت عقیل بن عامر کو تھا اسی میں دور
 دو مہینوں کے لئے منع کر دیا گیا ہے وہ بکری کا یکسالہ
 بچہ ہے۔ پس اس حدیث سے بھی ظاہر ہوا کہ بکری
 بکرا، خسی، بدھیا جو یکسالہ ہوں ان کی قربانی درست نہیں
 چونکہ حضور نے ہندھ منان کی اجازت ہندھ کے
 کے ساتھ منان کی تید لگا کر دی ہے۔ اس لئے معلوم
 ہوا کہ سوا ہندھ منان کے ہندھ معز ہندھ بقر، ہندھ
 ایل کی اجازت نہیں ہے۔ ہندھ معز کی نسبت تو پہلے
 مفصلاً بیان ہو چکا ہے۔ اب ہندھ بقر اور ہندھ صاب
 کی عمروں کی نسبت لکھا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ اس
 عمر کی گائے اور اونٹ بھی نادرست ہیں۔

ہندھ بقر کی عمر (۱۶) تحفۃ الاحوذی میں نہایت کے حوالہ
 سے ہے۔ ۱۔ اَلْجَذْعُ مِنَ الْبَقَرِ مَا دَخَلَ
 فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ رَحْمَةُ جلد ثانی ۳۵۵
 (۱۷) گفایہ میں بحوالہ مغرب لکھا ہے۔ ۱۔ اَلْجَذْعُ
 مِنَ الْبَهَائِمِ ثَلَاثٌ قَبْلَ الشَّيْءِ مِنَ الْبَقَرِ
 وَ الشَّاةِ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ رَفَاہِ جلد رابع ۲۲۰
ہندھ ایل کی عمر (۱۸) فتح الباری میں ہے۔ ۱۔
 اَلْجَذْعُ مِنَ الْاِبِلِ مَا دَخَلَ فِي الْخَامِسَةِ
 رَحْمَةُ پارہ ۲۳۵ ص ۳۲
 (۱۹) گفایہ میں بحوالہ مغرب منقول ہے۔ ۱۔ اَلْجَذْعُ
 مِنَ الْبَهَائِمِ ثَلَاثٌ قَبْلَ الشَّيْءِ اِلَّا اَنَّهُ مِنَ الْاِبِلِ
 فِي السَّنَةِ الْخَامِسَةِ رَفَاہِ جلد رابع ۲۲۰
 (۲۰) فاذا كان الابل في الخامسة فهو جذع
 ولغة الفصح للامام المغنوی الثانی ص ۱۲۴
 (۲۱) نعمتی الارباب میں ہے۔ ۱۔ شتر بسال پنجم در آمدہ
 وفتی جلد اول ۱۹۱
 حوالہ جات بالا سے معلوم ہوا کہ ہندھ بقر، گائے
 کا وہ بچہ ہے جو دوسرے سال میں داخل ہوا اور ہندھ ایل
 اونٹ کا وہ بچہ ہے جو چار سال تک کے پانچویں میں
 داخل ہو۔ پس جس طرح ہندھ معز (بکری کا یکسالہ بچہ)
 قربانی کے لئے درست نہیں ہے اسی طرح ہندھ بقر اور
 ہندھ ایل بھی قربانی کے لئے مجاز نہیں۔

شاہ ولی اللہ صاحب مسمی شرح موطا میں کہتے

میں۔ ۱۔ لَا تَجْزِي ثَمَرَاتُ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْمَعْزِ
 ذَوَاتِ الشَّيْءِ ذَمْنِي جلد اول ۱۵۸
 اور بدل الجہود میں مولانا غلیل احمد صاحب سہارنوی
 لکھتے ہیں۔ ۱۔ لَا تَجْزِي زُجْجُلُح مِنَ الْبَقَرِ وَغَيْرِهِ
 بِدَلْ جِلَافِ رَدِّ الْجُودِ جلد رابع ۱۵۸
 مطلب یہ ہے کہ ہندھ معز و بقر و ایل بالاتفاق ناجائز
 ہے۔ ان بقر اور ایل اور معز کی قربانی جائز ہے۔ مگر
 اس وقت جبکہ یہ سنہ (شعبیہ) ہوں وہ نہیں۔ اب ہم
 ذیل میں مسئلہ کی نسبت علماء حدیث و امامان لغت کی
 تحقیقات لکھیں گے۔ تاکہ معلوم ہو کہ مسئلہ جو قربانی
 کے لائق ہے اس سے شارع کی مراد کیا ہے ؟

مسئلہ کی تعریف شارحین حدیث (۱۱) امام نووی
 و امامان لغت کی زبان سے لکھا ہے۔
 قَالَ الْعُلَمَاءُ الْمُسْتَقِيمَةُ مِنَ الشَّيْءِ مِنَ الْبَقَرِ
 مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْمَعْزِ وَالشَّاةِ الْكَبِيرِينَ
 الْجَذْعُ بِسَنَةِ رَفَاہِ جلد ثانی ۱۵۸
 (۱۲) امام شوکانی نے لکھا ہے۔ ۱۔ الْمُسْتَقِيمَةُ مِنَ الشَّيْءِ
 مِنَ كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْمَعْزِ فَمَا
 تَوَقَّعْنَا رَدِّ اِلَّا اِنْ كَانَ جُزْءًا مَسْمُومًا
 (۱۳) حافظ ابن حجر نے لکھا ہے۔ ۱۔ قَالَ اَهْلُ الْفَقْهَةِ
 الْمُسْتَقِيمَةُ الشَّيْءِ الَّذِي يُلْقَى سَنَةً وَيَكُونُ فِي ذَوَاتِ
 الْخَلْفِ فِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ وَفِي ذَوَاتِ الْبَطْنِ
 وَ الْخَافِرِ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ قَالَ ابْنُ قَادِرٍ
 اِذَا دَخَلَ وَلَدُ الشَّاةِ فِي الثَّلَاثَةِ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَ
 مَرْسِيٌّ رَفَاہِ الباری پارہ ۲۳۵ ص ۳۲
 (۱۴) علامہ امیریمانی نے لکھا ہے۔ ۱۔ الْمُسْتَقِيمَةُ
 الْمُسْتَقِيمَةُ مِنَ كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ
 رَسَلِ السَّلام جلد رابع مصری ص ۲
 (۱۵) صاحب فتح العلام نے لکھا ہے۔ ۱۔ الْمُسْتَقِيمَةُ
 مِنَ الْبَقَرِ مَا دَخَلَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَمِنْ
 الْبَقَرِ كَذَلِكَ وَمِنْ الْاِبِلِ فِي السَّادِسَةِ رَفَاہِ العلام
 مصری جلد ثانی ۲۹۵
 (۱۶) شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے۔ ۱۔ الشَّيْءُ مِنَ
 الْاِبِلِ مَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ سِنِينَ وَمِنْ الْبَقَرِ

والْمَعْزِ مَا اسْتَكْمَلَ سَنَتَيْنِ وَطَلْعَ فِي الثَّالِثَةِ
 رَمْسِي شرح موطا جلد اول ص ۱۵۸
 (۱۷) صاحب تیسرا اصول نے لکھا ہے۔ ۱۔ الشَّيْءُ
 مِنَ ذَوَاتِ الْبَطْنِ وَالْخَافِرِ مَا دَخَلَ فِي السَّنَةِ
 الثَّالِثَةِ وَمِنْ ذَوَاتِ الْخَلْفِ مَا دَخَلَ فِي السَّنَةِ
 السَّادِسَةِ تیسرا اصول خلاصہ تجرید اصول موطا
 قاضی القضاة شرف الدین البانسی باب البہی والافعال
 (۱۸) علامہ شیخ محمد طبرہ نے لکھا ہے۔ ۱۔ السَّنَةُ مِنَ
 الْبَقَرِ مَا دَخَلَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَكَذَا مِنْ
 الْبَقَرِ وَمِنْ الْاِبِلِ مَا دَخَلَ فِي السَّادِسَةِ
 دمع البحار جلد اول ۱۹۱
 (۱۹) صاحب عون نے بحوالہ نہایت لکھا ہے۔ ۱۔ السَّنَةُ
 مِنَ الْبَقَرِ مَا دَخَلَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَمِنْ
 الْبَقَرِ كَذَلِكَ وَمِنْ الْاِبِلِ مَا دَخَلَ فِي السَّادِسَةِ
 دعون المہود جلد ثالث ۱۵۸
 (۲۰) دفع ہو کہ قسم معز اور منان میں بکری اور بھڑوں
 پر ہوا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو مجمع البحار جلد ثانی ص ۳۲
 وکذا فی بدل الجہود والغنم صنفان المعز والغنم
 و بدل جلد رابع ۱۵۸ تحت اور عارفہ پر ہے ہونے
 ٹھکر کہتے ہیں مگر تحت اونٹ کے لئے ہوا جاتا ہے اور
 عارفہ گورے کے لئے ملاحظہ ہو مجمع البحار جلد اول ص ۳۲
 اور ظلف پر ہے ہونے ٹھکر کہتے ہیں جو کہ گائے اور
 بکری اور بھڑ وغیرہ میں ہوتا ہے۔ مجمع میں ہے۔
 مَا ظَلَفْتُ هُوَ الْعَنْشَقُ مِنَ الْعَوَامِ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
 كَالْخَافِرِ لِلْفَرَسِ وَالْخَلْفُ لِلْجَبَارِ (مجمع البحار جلد ثانی ص ۳۲)
 ناظرین کرام! ان حوالہ جات بالا سے یہ چنداں عذر ظاہر ہو
 اول یہ کہ سنہ ابتدائیہ ہم معنی اموات الفاعل ہیں۔ دوم
 یہ کہ شعبیہ معز ثانیہ منان، شعبیہ بقر ہم عمر حاملہوں کا نام ہے
 جیسا کہ ہمارے حوالہ جات کے قدامت سے ملے ملے
 دوسرے ظاہر و باہر ہے۔ سوم شعبیہ معز منان شعبیہ بقر
 اور شعبیہ ایل کی عمروں کی تعین معلوم ہوئی۔ چنانچہ اسی کو
 تفصیل کے ساتھ نیچے لکھا جاتا ہے۔
 شعبیہ ایل۔ اونٹ کا وہ ماس ہے جو پانچ سال پر کر کے
 سال میں قدم کے شعبیہ بقر گائے کا وہ ماس ہے جو چار

شاہ ولی اللہ صاحب مسمی شرح موطا میں کہتے

شاہ ولی اللہ صاحب مسمی شرح موطا میں کہتے

متفرقات

شکر و معاونین | ہفتہ گذشتہ میں مشری جلالہ ویز صاحب کوٹلی و مولوی محمد جانا خان صاحب جدر آبادی نے اخبار الحمدیث کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنا کر اپنی ہی خواہی کا ثبوت دیا ہے۔ جزا ہاں خیر الجزا۔ امید ہے دیگر کرمزماں اپنی اپنے طبقہ اثر میں اخبار الحمدیث کی توسیع اشاعت کے لئے ضرور کوشش کرتے رہیں گے۔

شعبہ اول ختم | جلد ۱۰ کا پہلا نمبر الحمدیث ۳ جنوری ۱۴۲۵ء میں زیادہ طلب کرنے کے باعث بالکل ختم ہو گیا ہے قرآنی کی کہائیں اور جمعیت تبلیغ الاسلام جمعیت تبلیغ الاسلام انبالہ انبالہ تبلیغ کے کام میں مصروف رہتی ہے اس کی امداد کرنا کار ثواب ہے۔

عید الفی کے موقع پر قرآنی کئے والے اصحاب چرم قرآنی کی تقسیم کرتے وقت جمعیت مذکور کی بھی امداد کریں۔

ہفتہ ۱۔ سید غلام بیگ تیرنگ مٹھووی جمعیت تبلیغ الاسلام انبالہ شہر غریب فنڈ | میں از فتویٰ فقہ عہدہ ۱۰ اس وقت سات سالین کے نام درج و خط ہیں۔ اصحاب خیر عید قربان کے موقع پر ان کے نام اخبار جاری کر دیں تو عند اللہ بخیر ہو

میری صحت | الحمدیث ۲۷ دسمبر میں اپنی غلطی و صحت کے متعلق ذکر کر چکا ہوں۔ غلطی اجاب نے اس نوٹ کو چھپنے ہی بذریعہ خط و خبریت دریافت کی مساجد میں دعائے صحت مانگی۔ جزا ہم اللہ! موجودہ حالت سابقہ سے قدرے بہتر ہے۔ کلی طور پر صحت نہیں ہوئی اجاب دعا فرماتے رہیں۔ (ابوالخوفہ)

اسلام اور مسیحیت | آج کل مسیحاؤں کی طرف سے چند کتابیں اسلام کے خلاف بڑی زہریلی نکلی ہیں جن میں سے قابل ذکر یہ ہیں ۱۔ نا۔ تو ضیح البیان فی اصول القرآن ۲۔ دین فطرت اسلام یا مسیحیت ۳۔ مسیحیت کی اصل گیری ۴۔ یہ تینوں کتابیں اسلامی تعلیم کے خلاف بڑی کوششیں

وہ سے خصوصیت سے قابل جواب نہیں۔ ان کے جواب کی کتاب شروع ہو گئی ہے۔ سامان طباعت کی گرانی اشاعت میں مبالغہ حق مگر نصرت اسلام محرک ہوئی کہ یہ کتاب جلدی شائع کی جائے۔ دہمہ دان اسلام سے امید ہے کہ اس کتاب کی فائدہ کرے۔ قیمت غالباً ۵ روپے ایک روپیہ ۵ روپے ہوگی۔ جو صاحب خریداری کی درخواہی بھیج دیجئے ان کو حصول ڈاک معاف کیا جائیگا۔

ٹیک ٹیک ٹیک قیمت کی اطلاع بعد میں دی جائیگی۔

انتخابات انجمن اہل حدیث | آج تاریخ ۲۵ بیگن دہا پور ضلع نظام آباد دکن ۱ ذی قعدہ ۱۴۲۵ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۴۲۵ روز سہ شنبہ پورب قرار داد منظورہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ شہر آہ۔ انجمن ہدائے ایک غیر معمولی جلسہ میں بظاہر آ صاحب ذیل انتخابات عمل میں آئے۔

بہی خواہان اہل حدیث کانفرنس
عید اضحیٰ کے موقع پر
عید آنہ فنڈ
یاد رکھیں!

مولوی منشی محمد عبد الرحیم صاحب سند۔ مجموعہ ۱۰۰ جلدی محمد مولوی محمد عبداللہ صاحب تاجو امین۔ مولوی محمد عنایت اللہ صاحب سیت مبلغ۔

راقہ ۱۔ محمد علی ہمد۔ مستند انجمن اہل حدیث (۲۔ داخل اشاعت فنڈ)

اسم اعظم بتائیں | ذیل میں چند اشعار جن میں اسم اعظم کے حوالہ دیے گئے ہیں۔ رسالہ حکیم حافظی مگر بات ماہ دسمبر ۱۴۲۵ سے نقل کئے جاتے ہیں۔ اصحاب فقیہ اسم اعظم بنا کر بذریعہ اخبار الحمدیث اطلاع دیں

داسٹر محمد حسین از سیالکوٹ
اے کہ اسمائے جہاں سے خوانی
میر حاجت بدعا سے خوانی

بکشا گوشتی دل و دینا ہاں
بکشا اسرار ہدایا ہاں
اسم او ہا سجدہ تسبیح
مساوی اگر سے دانی
ہفت حوث است بہ ترتیب نظام
بسط رفتی چل گشتہ تمام
لفظی نوزدہ از روئے جمل
ہست چون مدخل ہا سب ہمیں
آولش ہم و جہاں ملام است
تسبیح دریں ایام است
طاہر و آفر و شش حرف دور
نکتہ نہیں کہ قہید نکو
از سر جا مصدر امش دال است
در سیر آیت اذان خال است
آولش ہفت و آخر میں است
متصل در وسط یسین است
مخرج بینہ ہفتاد است
ایں ہمہ تساعد استاد است

درخواست نکاح | راقم الحروف کو نکاح منونہ کا ضرورت ہے۔ میری عمر ۲۷ سال قوم کھنرل پشہ زینداری ہے۔ اراضی مزروعہ کا مالک اور خود کاشتکار بھی ہے۔ رشتہ کسی ذات کا ہو۔ بوجہ ہوا یا کہ مگر مودہ ہو۔ قرآن مجید ہاتھ پڑھی ہوئی پابند صوم و صلوة ہو۔ طالب نکاح ۱۔ احمد الدین قوم کھنرل زیندار ساکن شیرکا بالا۔ ڈاک خانہ چوک تحصیل کاڑہ ضلع منٹگری۔

عملیت ختم | جن خواہوں کی یہ عملیت ختم ہو چکی ہے۔ ہر بانی فراکار اپنی اپنی قیمت اخبار بہت جلد بھیجیں تاکہ سابقہ حساب بے باقی ہو جائے۔ (غیر الحمدیث)

مضامین آمدہ | سیان صاحب۔ مولوی ابو اسرار صاحب۔ ضیہ رحیم صاحب۔ مولانا ابو القاسم صاحب۔ مولوی جبار علی صاحب فیل۔ مولوی عبدالحکیم صاحب۔ شیخ اللہ بخش صاحب۔ یکے از جماعت پھان۔

اشاعت فنڈ | اے کے کے عہدہ سے کوئی امداد وصول ہوئی۔ شائقین توحید و سنت و تبلیغ اسلام آپس میں

روزنامہ الحمدیث کی اشاعت کے لئے ہر ماہ ۱۰ روپے جمع کرنا ضروری ہے۔

ذات الحفظہ زینت زکاء دور۔ قوت ۱۰ حزب القبول۔ محمد عیسیٰ آدو۔ قوت ۱۰۔ شہرہ منورہ

ملکی مطلع

جنگ ایشیا یورپ افریقہ

ظاہری اتحادوں میں یہ خبریں پڑھتے ہوں گے کہ جرمنی کے جہاز ہر دوسرے تیسرے دن انگلستان کے مشہور شہروں پر بڑی دہشت بھاری کرتے ہیں۔ جس سے جانی و مالی نقصان بھی بعض دفعہ کافی ہوتا ہے خصوصاً تاریخی عمارتوں، گر باغیچوں اور ہسپتالوں کی بربادی سخت قابل افسوس ہے۔ اسی طرح اخبارات میں یہ خبریں بھی آتی ہیں کہ برطانیہ کے جہاز جرمنی کے مشہور علاقوں، لڈینڈ، لجنیم اور مقبوضہ فرانس میں فوجی لحاظ سے اہم مقامات مثلاً بندر گاہوں، تیل کے ذخیروں، اسلحہ ساز کارخانوں اور صنعتی مرکزوں پر بمباری کر کے سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ سیاسی لوگوں کا خیال ہے کہ جرمنی انگلستان پر بے پناہ بمباری کر کے جان و مال کا بھاری نقصان ڈگر سکتا ہے مگر فوجی حیثیت سے شکست نہیں دے سکتا۔ اور جب تک اجداد افریقین باغی گروہوں پر اپنی شکست مان لینے پر مجبور نہ ہو جائے یہ لڑائی ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ فریقین جنگ دہرانیہ اور جرمنی) کو اپنی اپنی کامیابی کا پورا یقین ہے۔ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہرشلر نے چند روزوں سے اعلان کیا تھا کہ جرمنی اسلحہ میں غیاب ہو جائیگا۔ اور مصر پر طائر کے ذریعہ عظیم مٹر پر چل بار بار گتے ہیں کہ ہم چلے سے بہت زیادہ مضبوط ہیں، اگر جرمنی نے انگلستان پر بڑا حملہ کیا تو اسے نمونہ کی کمانی پڑیگی۔

بمباریہ خیال میں سیاسی حضرات کا یہ کہنا صحیح ہے کہ جب تک جرمنی انگلستان پر بڑا حملہ نہ کرے یا بحیرہ روم میں لڑکر گلیچیوں کو شکست نہ دے اس کی کامیابی بہت مشکل ہے۔ ایسا کرنا جرمنی کے طے آسان نہیں ہے کیونکہ اس کے پاس بحری بیڑہ بہت کمزور ہے۔ اسی طرح جرمنی کو دشمن کی کونسی طرح

فوجی کا بحری بیڑہ اور فرانس کی بحیرہ روم والی بندرگاہیں جرمنی کے ماتہ آجائیں۔ تاکہ جرمن فوج بحیرہ روم میں برطانوی بحری بیڑے سے ٹکرے سکے اور نیز طرابلس (شمالی افریقہ) میں بارڈو یا کے محاذ پر برطانیہ کے مقابلہ میں اطالوی افواج کی امداد کر سکے مگر مارشل پیتان اور ان کی پارٹی نے جو اس وقت غیر مقبوضہ فرانس میں ہر حکومت میں ہٹلر کے مذکورہ مطالبہ کو مسترد کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں تازہ خبر یہ آئی ہے کہ جرمن فوج غیر مقبوضہ فرانس میں داخل ہونے والی ہے۔ اس سلسلہ میں اخبارات کا کہنا ہے کہ مارشل پیتان (بقول خود) اپنے بحری بیڑے کو لیکر فرانس کی نوآبادیات واقع شمالی افریقہ میں چلے جائیں گے دیکھ ایک نمبر کے مطابق فرانس کا بیڑہ شمالی افریقہ چلا گیا جہاں وہ اپنی نوآبادیوں کی امداد اور برطانوی حکومت کے تعاون سے جرمنی کے خلاف غالباً دوبارہ اعلان جنگ کر دیں گے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو آزاد فرانس کی تحریک چلانے والے دوسرے فرانسیسی جنرل روگیا اور ڈوئیگال وغیرہ) جو پہلے سے شمالی افریقہ اور استوائی افریقہ وغیرہ فرانسیسی نوآبادیات میں فرانس کی مرکزی حکومت کے خلاف لوگوں کو بھڑکا کر برطانیہ کے ساتھ مل جانے کی ترغیب دے رہے ہیں، ضرور مارشل پیتان سے تعاون کریں گے۔ اس کے بعد برطانیہ کے ماتہ بھی خوب مضبوط ہو جائیں گے اور فرانس کی تحریک آزادی کو بھی بڑا فائدہ پہنچے گا۔

محاذات جنگ اس وقت باقاعدہ جنگ تین جگہ ہو رہی ہے۔ ایک محاذ البانیہ میں ہے جہاں یونان کی فوج برطانوی امداد کے بل بوتے پر اطالوی فوج کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اگرچہ البانیہ میں آج کل موسم بہت خراب ہے یعنی بارشیں ہو رہی ہیں، ہر بار ہی ہو رہی ہے، آمد و رفت میں بڑی دشواری پیش آرہی ہے۔ تاہم بقول اخبارات یونانی فوج کی پیش قدمی جاری ہے اور انہوں نے بہت سے اطالویوں کو قید کر لیا ہے کئی ایک موجدوں اور سامان جنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک تازہ خبر یہ بھی آئی ہے کہ

اٹلی میں جرمنی کے جہاز دھستے پہنچ گئے ہیں۔ غالباً یہ خبر صحیح ہے کیونکہ اٹلی کے ریڈیو نے اس کو تسلیم کر لیا ہے اگر اس جہاز کی طاقت کا مقصد اٹلی کی مدد کرنا ہے تو یونان اور اٹلی کے مابین اس وقت البانیہ میں جو جنگ ہو رہی ہے وہ اور زیادہ تیز ہو جائے گی خصوصاً اس لئے کہ اس صورت میں برطانیہ یونان کو زیادہ امداد دینگا۔

دوسرا محاذ جنگ طرابلس الغرب شمالی افریقہ میں بارڈو یا کی بندرگاہ ہے۔ یہاں پر اٹلی کے جنگی استحکامات بڑے مضبوط ہیں اور فوج بھی بہت بڑی تعداد میں اس مقام کی حفاظت کر رہی ہے۔ اور مصر برطانیہ کی بہترین فوج جس میں برطانیہ، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور ہندوستان کی سپاہ شامل ہے۔ اطالوی افواج کے مقابلہ میں دو شجاعت دے رہی ہے۔ بارڈو یا کے قلعہ پر تین طرف سے گولہ باری ہو رہی ہے۔ مصر کی طرف سے برطانوی توپ خانہ بمباری کرتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے، بحیرہ روم کی طرف سے برطانوی بحری بیڑہ چلے کر رہا ہے اور غصنا آسمانی سے برطانوی جہاز کی طاقت بمباری کرنے اور مرکز والی سے آنے والی کمک کو روکنے میں مصروف ہے۔ اس محاذ کی تازہ اطلاع یہ ہے کہ برطانوی فوج کا کچھ حصہ اطالوی فوج کی حفاظتی لائن کو توڑ کر بارڈو یا میں داخل ہو گیا ہے اور چالیس چوبیسوں پر قابض ہو چکا ہے۔ اس وقت تک تین ہزار اطالویوں کو قیدی بنایا گیا ہے۔ ان خبروں کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے کہ اگر بہت جلد اس محاذ پر اٹلی کو جرمنی کی طرف سے امداد نہ پہنچی تو بارڈو یا کا سر جو جانا چند دن کی بات ہے۔ اس کے بعد شمالی افریقہ میں اٹلی کی فوجیں بہت تازہ ہو جائیں گی۔ کیونکہ بارڈو یا فوجی لحاظ سے اٹلی کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔

تیسرا محاذ اٹلی میں ہے۔ جہاں چینی فوج جاپانی فوج کے ساتھ قریباً چار سال سے ہمرنگ رہے ہیں۔ ایک امریکی انجینئر نے روبرو بارڈو کے راتے میں سے لاشیں گھسیٹ کر لیا ہے۔ یہاں دیا ہے کہ جاپانی جہازیں

جنگ ایشیا یورپ افریقہ میں یہ خبریں پڑھتے ہوں گے کہ جرمنی کے جہاز ہر دوسرے تیسرے دن انگلستان کے مشہور شہروں پر بڑی دہشت بھاری کرتے ہیں۔ جس سے جانی و مالی نقصان بھی بعض دفعہ کافی ہوتا ہے خصوصاً تاریخی عمارتوں، گر باغیچوں اور ہسپتالوں کی بربادی سخت قابل افسوس ہے۔ اسی طرح اخبارات میں یہ خبریں بھی آتی ہیں کہ برطانیہ کے جہاز جرمنی کے مشہور علاقوں، لڈینڈ، لجنیم اور مقبوضہ فرانس میں فوجی لحاظ سے اہم مقامات مثلاً بندر گاہوں، تیل کے ذخیروں، اسلحہ ساز کارخانوں اور صنعتی مرکزوں پر بمباری کر کے سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ سیاسی لوگوں کا خیال ہے کہ جرمنی انگلستان پر بے پناہ بمباری کر کے جان و مال کا بھاری نقصان ڈگر سکتا ہے مگر فوجی حیثیت سے شکست نہیں دے سکتا۔ اور جب تک اجداد افریقین باغی گروہوں پر اپنی شکست مان لینے پر مجبور نہ ہو جائے یہ لڑائی ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ فریقین جنگ دہرانیہ اور جرمنی) کو اپنی اپنی کامیابی کا پورا یقین ہے۔ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہرشلر نے چند روزوں سے اعلان کیا تھا کہ جرمنی اسلحہ میں غیاب ہو جائیگا۔ اور مصر پر طائر کے ذریعہ عظیم مٹر پر چل بار بار گتے ہیں کہ ہم چلے سے بہت زیادہ مضبوط ہیں، اگر جرمنی نے انگلستان پر بڑا حملہ کیا تو اسے نمونہ کی کمانی پڑیگی۔

بہار سے بہار وڈ کے کئی کئی تہاہ جو گئے تھے جنگی مرمت کے چنگل ہے اور کافی سامان جنگ اس راستے میں کو پہنچ رہا ہے۔ لندن کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ چائے کی فکر اعتبارات کے افسران نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ بحالت موجودہ چین کی حکومت کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ چلی مسئلہ روز بروز پیچیدہ ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ چین کے سب سے بڑے جرمن مارشل چینگ کاٹل شینگ کے قریباً تمام مساندین جرمن پوزیشن کے چینی ہیں۔ جو بے حد جو شیلے اور محب وطن ہیں۔ اس کے علاوہ برطانیہ، امریکہ اور روس، چین کی بہادر امداد کر رہے ہیں۔

مجلس اہل پنجاب میں اختلاف رائے

جماعت احرار کی بابت ہماری رائے یہ ہے کہ وہ ایک کارکن جماعت ہے۔ گوہیں تدریس ان سے اختلاف ہے۔ ہم ان کے تدریس اور دور اندیشی کے قائل نہیں ہیں۔ مگر ان کا تصور اور حوصلہ قابل تعریف ہے۔ شوقی قسمت سے آج ان میں بہت بڑا اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ جس کے متعلق اخباروں میں مختلف اصحاب کی طرف سے تحریریں شائع ہوئی ہیں۔ اس اختلاف پر قادیانی پریس مارے خوشی کے اپنے جاتے ہیں بھولا نہیں سنا۔ خیرہ تو ان لوگوں کا اوجھار ہے۔ معلوم نہیں کہ اس اختلاف کی ابتکاب سے ہے۔ ہاں اس کی ظاہری ابتکاب مولوی داؤد صاحب غزوئی کے بیان مبرہیم جنوری سے معلوم ہوتی ہے۔ جس میں موصوف نے اپنی اور اپنے ہم خیال مبروں کی رائے کا اظہار میں کیا تھا کہ ہیں انفرادی حیثیت سے کانگریس کی سٹیج میں شامل ہو جانا چاہئے۔ پھر دوسری افضل حق وغیرہ دوسرے ممبران احرار نے اس بیان کی تردید میں بیان جاری کیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی داؤد غزوئی کا فیصلہ ذاتی حیثیت سے ہے جماعتی سے نہیں۔ اس کے جواب اجماع میں مولوی داؤد صاحب نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ میں نے بھی اس فیصلہ کو ذاتی کہا تھا

جماعتی نہیں کہا۔ آپ کے جواب اجماع کا خلاصہ اصل الفاظ میں یہ ہے۔

سالہا سال کی بحث کو اب ختم کر دینا چاہئے
اب ہم اپنی سیاسی سرگرمیوں کو صورت
کانگریس کے ساتھ وابستہ کر دینا چاہئے۔
دعوت لاہور، جنوری ۱۹۳۷ء

المحدث ام مولوی داؤد صاحب کے اس بیان کی تردید نہیں کر سکتے۔ ہر ایک کو اپنی رائے کے ظہار کا اختیار ہے۔ البتہ میں قواعد کانگریس کے لحاظ سے ایک مشکل معلوم ہوتی ہے کہ اس سٹیج گروہ (سول ناظرانی) کا کل اختیار کانگریس کی طرف سے گاندھی جی کو دیا گیا ہے انہوں نے ناظرانی کرنے والوں کے مختلف مراتب مقرر کئے ہیں۔ بعض اخص درجہ میں ہیں اور بعض خاص درجہ میں (اس میں بھی کئی مراتب ہیں) اس کے بعد تمام ممبران کانگریس کی باری آئے گی پھر پھر کانگریس حضرات کو اجازت ہوگی۔ اس وقت غالباً ۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء

مجلس احرار کے ممبر غالباً کانگریس کے ممبر نہیں ہیں اس لئے ان کو عوام کی حیثیت سے موقع پیشہ پیرا رہے اختلاف پیدا کرنا ہمارے کو ناقص شہادت کا موقع دینا ہے جس میں ہمارے نزدیک دور اندیشی نہیں ہے۔ پھر حال ہم اس معاملہ میں اس اصول کے پابند ہیں جو روز ملکیت خویش خسرواں دانند

مولوی عمر الدین صاحب وزیر آبادی کی وصیت

مروم نے میرے پاس ایک ہزار روپیہ یہ کہہ کر رکھا تھا کہ یہ روپیہ طلباء کا ہے آپ اسے طلباء ہی پر صرف کیجئے گا اس کا ذکر المحدث ممدوہ بیچہ میں بھی ہو چکا ہے۔ مروم کے انتقال کے بعد ان کے بعض موقوف اور انجن اہل حدیث وزیر آباد نے مجھے گزشتہ ماہ اگست میں زکات دیے۔ دو قریبے مجھے روپیہ طلب کیا اور نہ دینے کی صورت میں تلاش کی دیکھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ عدالت سے طلبی آئے تو اس کا فیصلہ پھر یہ عدالت ہی ہو جائے۔ مگر آج تک عدالت

طرف سے میرے پاس کوئی سمن نہیں آیا۔ اصل میں نے بعد از انتقال کے پھر طلباء پر تعلیم کرنی شروع کر دی ہے کیونکہ موت و حیات کا کوئی اعتبار نہیں ہے میں نے زیادہ کاغذ کرنی ملا ہے نہ بھی۔ انجمن اہل حدیث وزیر آباد کو بھی کئی دفعہ لکھا ہے کہ آپ کے حقوق کے لئے رقم طلب کر لیا کریں انجمن کی طرف سے آپ کے قبولیت کی اطلاع نہیں آئی۔ میں حکم شرعی کے لئے یہ کہتا رہا یہ بھی منظور نہ ہوئی۔ پس اب بھی جو فرق میری اس تقسیم کو ناجائز سمجھا ہو اسے اختیار ہے کہ ہندو یہ عدالت اس کا فیصلہ کر لے۔ میں نے موت کا خوف ٹھکانہ کہ اس رقم کی تقسیم شروع کر دی ہے جس کا سا صاحب لکھتا جاتا ہوں۔

راہ الوفا

۱۲) سید عبدالرحمن ابراہیم فوتہ ۱۳۷۵ھ
۱۳) مولوی عبدالرحمن فوتہ ۱۳۷۵ھ
۱۴) مولوی عبدالرحمن فوتہ ۱۳۷۵ھ
۱۵) مولوی عبدالرحمن فوتہ ۱۳۷۵ھ
۱۶) مولوی عبدالرحمن فوتہ ۱۳۷۵ھ
۱۷) مولوی عبدالرحمن فوتہ ۱۳۷۵ھ
۱۸) مولوی عبدالرحمن فوتہ ۱۳۷۵ھ
۱۹) مولوی عبدالرحمن فوتہ ۱۳۷۵ھ
۲۰) مولوی عبدالرحمن فوتہ ۱۳۷۵ھ

ناظرین مروم کا جائزہ فائز فرمیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہ اعلم بالصواب
ضرورت کتب | راہ کو متبذل کتب کے مطالعہ کے لئے جو موقوف ہے۔ کتب و دیگر غریب ہیں جو صاحب ان کے سے ملتی ہوں کہ مدد ہمارے نرا کہ ہے کتب و غریب ہیں۔ امر سر سے غریب ہیں۔

بابت الحدیث (مدرسہ دارالعلوم غزنی)۔ غزنی، بھارت وغیرہ کے متعلق ضروری مسائل میں۔

مومنانی

مسند علیہ میں حدیث درجہ اولیٰ میں ہے
 علامہ ابنی روزانہ ۳۰۰۰ تہذیب شہادت آتی رہتی ہے۔
 شرح صالح پیدائش اور قوت پاک و حقانی ہے۔ اجرائی
 عملی حدیث۔ دوسرے کھانسی۔ رہنما۔ کھدی پینہ کو رفع
 کرتی ہے۔ مگر وہ امثالہ کو طاعت دیتی ہے۔ جو بیان یا کسی
 امدوم سے جن کی کمر میں وہ دہر ان کے لئے اکسیر ہے۔
 وہ چاروں میں وہ موقوف ہو جاتا ہے۔ کے بعد
 استعمال کرنے سے طاعت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاعت
 بخشا اس کا ادنیٰ کر شہ ہے۔ جو ٹگ جائے تو تھوڑی سی
 کھانچنے سے وہ موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد و عورت۔ بچے
 بڑے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے
 پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک
 چٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چٹانک
 ۱۰ روپے کا ہے۔ آدھ ہاؤ لکھ۔ پاؤں
 سے معصوم ڈاک۔ لاکھ فیروز معصوم ڈاک فلیڈ
 برنگ۔ اداں برہا سے ایک پاؤں کی قیمت معصوم ڈاک معصوم
 پیشی پڑھیں آؤ۔ نہ ہی ایک پاؤں سے کم رعایہ
 کی جائے گی اور نہ ہی پڑھیں وی لی۔

تازہ شہادات

جناب السید ابو الامجد حافظ ذہیر احمد صاحب بستی گانچہ
 دلاؤ تھا کہ آپ کے یہاں سے اپنے ایک عزیز کے لئے مریائی
 ملگوانی تھی جس سے ہفتہ نقالی بہت فائدہ حاصل ہوا
 اب ایک چٹانک میرے ایک عزیز کے لئے لے لیا ایک چٹانک
 ایک دوست کے نام ارسال فرمائی ۱۰ روپے۔ نومبر ۱۹۹۷ء
 جناب حاجی محمد اسحاق منٹل سیکٹ احمد پورہ ملتان
 آپ کی دعا کو بہت شکر کیا ہے۔ بہر حال فرار ایک پاؤں
 اور ارسال فرمائی ۱۰ روپے۔ نومبر ۱۹۹۷ء
 دھرمانی ملگوانے کا ہے
 حکیم محمد سید وار خان
 پورچا شہری میڈیسن ایجنسی امرت سر

تمام دنیا میں بے مثل غزنوی سفری حائل شریف

مترجم وحشی احمد کا بیہ چار روپے
 اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی سر۔ ہار چھ مٹلا ۸
 تمام دنیا میں بے نظیر
 مشکوٰۃ مترجم وحشی احمد
 چار جلدوں میں

کا بیہ سات روپے فی جلد
 ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت
 اخبار الجہت میں شائع ہوتی رہی ہے
 پتہ ۱۰ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
 محمد ایوب خان غزنوی
 مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

تحفہ اشاعہ شری

بڑی نفیس کتاب ہے
 صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شیعہ مذہب کی
 تردید میں لکھی تھی۔ اس میں شیعہ کے بارہ فرقوں کی
 ایسی تردید کی گئی ہے کہ آج تک ان کی طرف سے
 اس کا جواب نہیں بن سکا۔ فرقہ شیعہ کی تردید میں
 ہے نظیر کتاب ہے۔ بہت مشہور۔ مقبول ہوئی ہے۔
 کتاب طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت تین روپے ہے
 درود و دعا شیعہ۔ حضرت
 تحفہ محمد زبیر شیخ احمد صاحب سرحدی
 مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطوط کا مجموعہ
 جس میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی اذیتوں سے قرآن
 و حدیث تردید کی ہے۔ قابل دید و مطالعہ ہے۔ ضرور
 ملگوانیں۔ نفیس ہونے کے قیمت صرف آٹھ آنے۔
 نوٹ ۱۰ آؤد مترجم کیا گیا ہے۔
 ملگوانے کا پتہ ۱۰ منیر دفتر الجہت امرتسر

اہل حدیث کی ضرورتیں

دارالحدیث کتاب اہل حدیث کی موجودہ درکار ہیں
 موجودہ مدارس اہل حدیث (جن میں متوسطات ابتدائے عربی
 ہے) کے طبعی حالات۔ چپا کہ مدرسہ دارالاسلام امرتسر
 مدرس کے حالات رسالہ "معصوم" جولائی و اگست ۱۹۹۷ء
 میں چھپے ہیں۔ ان میں نصاب بھی لکھا جائے۔
 علامہ اہل حدیث کے سوانح کی فراہمی۔
 رعایت کتاب ترجمہ علامہ نے حدیث ہند کی خبردار
 جس پیمانہ تصانیف کا مترجم ہے ۳۰۰ قیمت میں ۸
 رعایت کر دی گئی ہے۔ یعنی ۲۰ روپے علاوہ معصوم ڈاک
 لک ابو یحییٰ امام خان نوشہری سوبہ راجہ راجہ راجہ

شہادت حسین

اس کتاب میں حضرت امام
 حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت
 واقعات کر بلا۔ کہیں کا حضرت امام کی خدمت میں
 کوڈ تشریف لانے کی دعوت دینا پھرینہ کے حکم سے
 ان پر تلوار اٹھانا۔ فریقہ تمام واقعات طبعی درج
 ہیں۔ قیمت صرف چار آنے (۴ روپے)

خلافت محمدیہ

اس رسالہ میں مسئلہ خلافت
 اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مزین
 اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ
 باغ و شک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳ روپے
 از مولانا صاحب معصوم

خلافت سالت

اس رسالہ میں خلافت
 اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت
 کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں
 رہتی۔ قیمت ڈیڑھ آنہ (۱ روپے)

اسلامی توحید

اس کتاب میں ماہِ محرم کی
 مروجہ جنات کی قرآن، حدیث اور اقوال ائمہ کے تردید
 کی گئی ہے۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱ روپے
 ملگوانے کا پتہ ۱۰ منیر دفتر الجہت امرتسر

تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

کتب متعلقہ اہل حدیث

اہل حدیث کا مذہب کا مدلل بیان اور دلیلیات
نیزوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر قیامت
تعلیقہ شخصی و سلفی سلف صالحین اللہ مسائل میں
مرتب قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور
کون کسی کا تقلید نہ تھا۔ قیامت ۵
حدیث نبوی اور تعلیقہ شخصی صدر میں مجتہد
حدیث شریفہ پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ افروغی کا
موندہ بند کیا ہے۔ دوسرے حصہ میں محدثین اور غیر محدثین
علامہ کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ
اہل حدیث اور احناف کا نزاع نقلی ہے۔ دراصل دونوں
کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تعلیقہ شخصی کے
اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں
تردید کی گئی ہے۔ قیامت تین آنے (۳)

آئین رفیعہ میں مع فیہ فاتحہ خلف الامام

ہر مسئلہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ
یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض مقتدر
علامہ احناف ان کے منہج ہونے کے قائل ہیں۔ ۲
علم الفقہ اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم
العمل فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیامت صرف ۲
فقہ اور فقہیہ فقہ کی جامع ترین اور مثلاً تعلیقہ
کا فیصلہ علی اصول سے کیا گیا ہے۔ قیامت ۳
تنقید تعلیقہ مولانا صاحب دیوبندی کے
مضمون منہج اخبار اصل گو ذوالفکر صاحب کا

انجام اہمیت میں شائع ہوا۔ جس میں فرقہ بین کی
تعمیری اصل اور اس سے الفاظ میں نقل میں جس قدر
حصہ انجمن میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید
حواشی میں دست لگے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تعلیقہ پر
بہ نظر ہے۔ قیامت پانچ آنے
فتوحات اہل حدیث ان مقامات کا مجموعہ جو
ماہین اہل حدیث اور
احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان
کی بانٹو رٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ پر
جراہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیامت ۴
اجتہاد و تعلیقہ عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ
اجملہ کی حقیقت اور عدم حقیقت پر تحقیق اہل حق کی گئی ہے
اور ثابت کیا گیا ہے کہ وہ دائرہ اجتہاد کا پیشہ کار ہے۔ ۵
قیامت چھ آنے (۶)

جس میں فقہ کے سات مسائل
مقولات حنفیہ مفقودہ القیوم برتہ حرمت
مصاہرہ وہ درود۔ اقتداء فی مقیم بالمہاجر تفریق
بین الاویہین پر روشنی ڈال کر فقہ حنفیہ کے نونے
دکھائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا اشرف علی صاحب
قنادوی کی تصنیف المیلۃ الناجیہ پر بھی تبصرہ کیا گیا
ہے۔ قابلہ پر ہے۔ قیامت تین آنے

اصول فقہ کے طلبائے مدارس عربیہ کے لئے
کتابی صورت میں لکھے گئے ہیں۔ قیامت ایک آنے
(حدود توحید و قادیانی مشن)

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی
الہامات مرزا کے الہاموں پر مبنی بحث کر کے
ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات
میں اختلاف ہونا مومن اللہ ہونے کے کلی ثبوتی ہے
میں دیکھ رہی ہے۔ قیامت نو آنے (۷)

تایخ مرزا امجد علی صاحب امرتسری

اس رسالہ میں مسنون ہیں قیامت چھ آنے (۸)
مع اضافات جدیدہ ہیں
تایخ مرزا قادیانی کی اسالی حکومت و حواشی
وال پیشگوئی کی نقلی تردید ان کے اپنے ہی ہونے کی
گواہی ہے۔ جدیدہ اذیتیں۔ قیامت ۳
حقانہ مرزا بیان ان کی اپنی جہاد کا حوالہ
دیا گیا ہے۔ قابلہ پر ہے۔ قیامت دو آنے (۹)

جس میں یوحنا کے افغانی
فاتح قادیان غلط و عامر صاحب قادیانی
بابت نکات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی روشنی
مع فیصلہ مصنفان و مخرج منہج ۵۔ ۱۰
آیہ اللہ معنہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ ۱۰
جماعت احمدیہ لاہوری پادری کا بھی مل جل کر کیا
گیا ہے۔ قیامت چھ آنے (۱۱)

چھستان مرزا اختلاف ثابت کیا ہے۔

شہادت مرزا الخبیر عشرہ مرزا انیس
شہادتوں و احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مزاجیہ
سے مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ حقیقت پر عودہ
کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر فیصلہ مصنفین
مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا گیا تھا و حکم
مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیامت ۴
فتح ربانی حیات مسیح۔ ماہین مولانا ابوالوفاء
ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسولی صاحب کا
راجہ ہے۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ ۵
نوٹ ۱۰۔ حصول لاکھ سب کتب کتبہ مرزا
برگا۔ ایک روپیہ سے کم کا دی بی نہیں لیا جائیگا۔

منہج و فقہ اہل حدیث
منہج و فقہ اہل حدیث

کتاب خانہ شنائیہ امرتسر کی قابل مطالعہ کتابیں

اس کتاب میں پہلے حدیث صحیح شمع محمدی ترجمہ ہے پھر اس کے خلاف فقہ کی عبارت ہے۔ حوالہ با ترجمہ ہے۔ ان دونوں کو دیکھنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ حدیث کے حلال کو فقہ نے حرام کیا۔ حدیث کی حرام کردہ چیز کو فقہ نے حلال کر دیا۔ اسی قسم کی ایک سو پچھتین حدیثیں اور فقہ کی جہارتیں ہیں۔ اس کتاب کے دیکھنے کے بعد کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فقہ قرآن حدیث کا مغز اور گودا ہے۔ قیمت ایک روپیہ دس

المرقات فی احکام الصلوٰۃ جس میں احکام اور نماز کے متعلق عام مسائل درج کئے گئے ہیں مصنف مولوی محمد جمال صاحب امرتسر مرحوم۔ قیمت ۴

ہدایت المقتدی فی القراءۃ للمقتدی امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا مدلل طور پر ثبوت دیا گیا کتاب طباعت عمدہ۔ قیمت ۶

فقہ محمدیہ کلاں جس میں مذہب اہل حدیث کے تمام فقہی مسائل کا مفصل بیان ہے۔ سات جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد اعلیٰ کاغذ ۸۔ مکمل تین روپیہ۔ معمولی کاغذ فی جلد ۴۔ مکمل ۱۲۔

الاشار المتبوعہ لروا اعلام المرقومہ کتاب میں بدلائل ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں بیک وقت تین تلاقیں دیر سے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ مخالفین کے اعتراضات کا مفصل اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے ۸

حسن البیان بحجاب سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صاحب زحیم آبادی روح نیست النہال میں مولانا شہین مرحوم نے ائمہ حدیث مثلاً امام بخاری اور

حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ واصلی۔ شکرہ داران در سالہ حادی الاشرار در سالہ سادۃ وخصا حضرت مولانا اسماعیل شہید وفتویٰ مولانا شہید صاحب فکری۔ مطبوعہ کالج پبلک کتب، طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (۴)

صراط مستقیم یہ کتاب مولانا اسماعیل شہید نے علم تصوف کے بیان میں فارسی میں لکھی تھی جس کا ترجمہ اب اردو میں ہو گیا ہے کتاب کی خوبی مولانا صاحب کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ دس

فتاویٰ نذیریہ نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام عرصے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں بہر حال کا جواب قرآن اور حدیث کے مطابق ہے قیمت بچائے پانچ روپیہ کے چار روپیہ دس (۱۲)

الارشاد الی سبیل الرشاد محمد صاحب شاہ بانوری مرحوم۔ جو کہ عرصہ سے نایاب ہو چکی تھی لیکن تانیں باب بندی میں کی گئی ہے۔ یہ کتاب اہل حدیث اور متقدمین میں بے حد شہرت ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جسے جسے فقہ امت حدیث نبوی میں بلند پایہ نہ تھے۔ ثبوت میں تاریخی واقعات اور جہان دین کے کمال اور آلاء و نعم کی گئی ہیں۔ تمام کتاب میں یہی مدعا ثابت ہے۔ متقدمین کے اہل حدیث پر غلبہ کی خاطر اس کا نام لیا گیا ہے۔ غلبہ شخصی کا

دیگر محدثین پر خوب مدد و تدریج کی ہے اور فقہ مغنیہ کو حدیث رسول کے ہم پل قرار دیا ہے۔ مولانا رحم آبادی صاحب نے تمام اعتراضات کے دہان شکن جواب دیے ہیں۔ جس کو مولانا شبلی نے تسلیم کر لیا تھا۔ کتاب، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲

الانفکاک عن مراسم الاشرک سے بچنے والی کتاب۔ مولانا سید نواب مدنی حسن خان صاحب مرحوم کی شرک سے روکنے والی بے نظیر تالیف جو عرصے سے ناپید تھی۔ اب نکر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت ۴

مولانا نواب مدنی حسن خان ترجمان و بابیہ صاحب مرحوم کی مشہور و معروف کتاب جو عرصے سے ناپید تھی مگر طبع کرائی گئی ہے جس میں مذہب اہل حدیث کو بالوضاحت بیان کر کے عوام کے شبہات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ خصوصاً محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق جس قدر الزامات بہتانات مخالفین کی طرف سے لگائے جاتے ہیں ان کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۴

جمع القرآن والاحادیث یہ کتاب مولانا صاحب سیف بناری کے نور قلم کا نتیجہ ہے۔ جس میں قرآن مجید کی جامعیت، کتابت اور دیگر معارف و نکات بیان کر کے ساتھ ہی حدیث شریف کی جمع و تدوین کتابت و فقہ کا ثبوت زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیا ہے۔ منکرین حدیث، حدیث شریف پر کتابت حدیث کا سب سے بڑا اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں اس کا عالمانہ طور پر قطع قلع کیا گیا ہے۔ کتاب، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۶

نوٹ ۱۔ جلد کتب کا حصول ڈاک بطور ہنگامہ یہاں پر صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔ (منگوانے کا پتہ)

منبر و فتر الحدیث امرتسر

۱۱۔ نادان نظامی جن نظامی دہلوی نے مذہب اہل حدیث کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی اس کا میں جواب ہے اور مذہب اہل حدیث کی حقانیت کا ثبوت ہے (۱۷) دلائل الفرقین آنحضرت صلوٰۃ کا نام سن کر اٹھ کھڑے ہوئے کی تردید۔ اس کے بننے دلائل یعنی دیتے ہیں سب کے نہایت مدلل اور مخصوص جوابات ہیں (۳) کتاب العقائد حضرت امام احمد رضا جنبل کی کتاب العقیدہ کا اردو ترجمہ (۴) مذہب اہل حدیث۔ اہل حدیث کا مذہب کیا ہے؟ اس کا بیان جو تمہیں ان پر رکھی جاتی ہیں سب کا زوال ناممکن ہے کہ اس کے دیکھ لینے کے بعد کوئی شخص ہم سے ہلکا نہ رہے (۵) اشعار رد تقلید شنی مولانا روم کے رد تقلید کے اشعار مع اردو ترجمہ (۶) محمد نامہ۔ تعزیر داری اور عرم کی تمام بدعتوں کی تردید مع سوانح امام حسنؑ (۷) درج نامہ ماہ ربیع کی تمام بدعتوں کی تردید مع بیان ذبوت معراج جسمانی (۸) عید می۔ عید الفطر کے فطرے کے نایز عید کے جملہ مسائل و فضائل وغیرہ (۹) ڈاڑھی مچھ کے حکام خط بنوانے کے مسائل لباس کے احکام و مسائل وغیرہ (۱۰) بقرہ عید۔ حضرت امیرؑ کی آزمائش کے قبیح اللہ کی قربانی کے واقعات آگے کی قربانی کا ثبوت۔ قربانی کے احکام، بقرہ عید کے کل مسائل نماز عید کی ترکیب وغیرہ (۱۱) تعلیم النساء۔ عورتوں کو ٹھکانا چڑھنا سکھانے کے جوازیں مع تردید مخالفین (۱۲) آداب قبور۔ قبرستان میں کون سے کام منع ہیں اور زیارت قبور کا مننون طریقہ کیا ہے؟ (۱۳) بلوکیت۔ سلطان اور اہل حدیث جو اعتراضات ہیں ان کے جوابات (۱۴) علماء مغربیین سے تقلید کی ہدایت ایک سو سوال جن کے جوابات سے وہ عاجز ہیں (۱۵) ترجمہ خطبہ بھٹہ کے خطبہ کا ترجمہ دلائل مع تردید مخالفین (۱۶) مناظرہ تقلید خفی مناظرہ کے دلائل اور تردید کے جوابات (۱۷) مسئلہ امامت۔ امام دامیر کے نام سے جس مسئلہ کے رد میں کی تردید (۱۸) حقیقت۔ کتب فقہ کے غلط مسائل کی تردید خفی لقب کی تردید (۱۹) حیات النبیؐ حیات و وفات رسولؐ کی کامل بحث اور حضورؐ کی وفات (۲۰) تاریخ تعزیر۔ تعزیر ہندوستان میں کب آیا؟ پہلا تعزیر۔ تعزیر کی تردید (۲۱) ادب نماز۔ نماز میں بیٹھ پر ناقدہ ہانڈے کے دلائل مع تردید مخالفین (۲۲) غلطوۃ غوشیہ کی کامل تردید۔ بدعتوں کے کل دلائل کے جوابات سمیت (۲۳) تبرک پرستی۔ تبرکات کو چوسنے چاٹنے پر میل لگانے کی حرمت مع جواب بدیعین (۲۴) مقالہ رحمانی۔ غیبت چنلی تجسس کی حرمت مع مواقع جواز (۲۵) نام محمد۔ محمد نام رکھنے کا ثبوت مع تردید اذہ، مخالفین۔

نوٹ :- ان چوبیس کتابوں کی مع جلد اعلیٰ قیمت دو روپے ہے۔ اس وقت ہر کتاب کا
ڈیڑ روپے میں دے رہے ہیں۔ محمولہ ایک مع دس دسویں سات آنے جلد ہر کتاب کا ایک
ایک سو پندرہ آنے کا مانی آؤد کر کے ملگوا لیجئے۔

ہمارے پتہ: ۱۔ کتب خانہ محمدیہ دفتر اخبار محمدی۔ ہاڑہ ہندوستان

سپی

آء و و۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ انڈے کے چھپائی بہایت عمدہ۔ خوش
رنگ و آواز و ساوہ ارزاں نونوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے، اگر آپ نے کوئی
پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعویٰ خطوط۔ لیٹراورم وغیرہ چھپوانے
ہو یا ذات خود و تشریف لائیں یا ذریعہ خط و کتابت فرستے دیکھیں۔ آپ
ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل ٹاکس بن جائیں
آرڈر یا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔

مینجہ ٹنائی برقی پریس۔ ال بازار امرتسر

۱۱۔ کتاب قوانین صحت - ۱۹۴۱ء کا ایڈیشن۔ (۳) مسرہ مکمل بالحد
 آنکھوں کے روپے، کمرے، دفعہ بھر، آنکھ کے زخم، موتیا بند کئے گئے
 استعمال سے کئی سال تک نظر کم نہیں ہوتا۔ ابراہیم علی بیگ کر ۸، ہم ایک مفت
 کرو۔ لے کا پتہ - لافضل طب سابق پروفیسر رانا ارشیم امرتسر

بادشاہ کو بتایا جاتے ہوئے

ولیٰ بنیٰ امام عزالی۔ ع

تہذیب و تمدن

انتخاب الاخبار

مولوی داؤد غزنوی ۱۱ جنوری کی شب کو شہر لاگوس کیسٹ امرتسر نے مولانا ابوالکلام آزاد کو مبارکباد کہنے کے لئے جلسہ منعقد کیا۔ مولوی داؤد صاحب غزنوی نے مفصل تقریر کی جس میں منجانب کو کانگریس میں شریک ہونے کی پرزور ترغیب دی۔ مکہ معظمہ ۱۲ جنوری۔ رئیس العلمین مولانا عبد الرحمن صاحب منظر ایک خاص تار کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ مراسم بخیر و خوبی منظر تکمیل کو پہنچے۔ مختلف ممالک کے سرکردہ حجاج و مسلمان کی طرف سے ایک شانہ ضیافت دی گئی۔ میدان عرفات میں حاجیوں کا اجتماع منگل کے دن تھا۔ مکہ مکرمہ میں ضرورت کی تمام چیزیں بکثرت ملتی ہیں۔ صحت اور صفائی اور پولیس کے انتظامات بہت عمدہ ہیں۔ ہندوستان کے حاجیوں کے اعزاز میں ایک ضیافت دسے رہا ہوں۔ اس سال پچاس ہزار حجاج نے حج ادا کیا۔

امرتسر میں عید اضیٰ بخیریت گزر گئی۔

بدیہ امرتسر کے حکمہ وارڈوگس میں ۹ جنوری کو آگ لگ جانے سے ریکارڈ کی دو الماریاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ پولیس اس معاملہ کی تفتیش کر رہی ہے اس دفتر کے کلرکوں اور دیگر ملازمین کو زیر تفتیش رکھنے کے باعث روزانہ قلعہ گوہر گڑھ بلوایا جاتا ہے۔ پنجاب کے کانگریسی گاندھی جی کے حکم کے ماتحت ستیاگرہ کر کے قید ہو رہے ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کو ڈیڑھ سال قید کی سزا ہوئی ہے۔

ضلع انبالہ کی طرف سے مائل ایئر فورس کے لئے ایک سیٹ فائر جہاز کی خرید کے واسطے جو اس ضلع کے نام پر موسوم ہو گا۔ ستر (۷۰) ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔

گورکھ پور کے قریب ایک گاؤں میں عید اضیٰ

کے موقع پر فساد ہونے سے دو اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ترکی کی اطلاع ہے کہ سمرنا میں زلزلہ آیا۔ سیام ہائی کمانڈ کا ایک اعلان منظر ہے کہ سیامی دستے ہندوستانی کی سرحد کو پار کر کے آگئے۔ بڑے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ فرانسیسی ہندوستانی کے شہر سترہ پر زبردست ہوائی جنگ ہوئی۔ سرسند حیات خان وزیر اعظم پنجاب کا دمصر ہندوستانی فوجوں کا معائنہ کر کے واپس پنجاب پہنچ گئے ہیں۔

الہدیث کی چابکدستی

گذشتہ پرچہ ایک روز پہلے پہنچا ہوا تھا۔ ناظرین نے غور کیا ہوگا کہ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے جس روز اخبار ڈاک خانہ میں دینا تھا وہ دن عید کا تھا۔ عید الہدیث۔ لہذا دوسرے اخباروں کی طرح عید کی تعطیل نہیں کی۔ بلکہ ایک روز پہلے اخبار منظر آیا۔ یہی خواہشوں سے امید ہے کہ ایسے جیت چالاک خادم کی ہمت افزائی کرنے کو اس کے خریدار بڑھائیں۔ (منیجر الہدیث امرتسر)

۳۰ جنوری سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ ہمت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ضرور بھیجیں ورنہ ۳۱ جنوری کا پرچہ دی پی بھیجا جائیگا۔ ہمت ختم جس کی ہمت ختم ہو چکی ہے ان کی طرف سے اگر قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو آئندہ پرچہ روک لیا جائیگا۔ (منیجر الہدیث)

معلوم ہوا ہے جنوبی افریقہ میں برطانوی جنوبی افریقہ کے فوجی دستے ایسے سینیا اور برطانوی سمالی لینڈ کے اطالیوں پر حملہ کرنے والے ہیں۔

ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ ۱۱ جنوری کی شب کو لندن پر نازیوں کی طرف سے تین گھنٹے

مسلسل بمباری کی گئی۔ متعدد اشخاص ہلاک ہوئے۔ یسبیا کے کاڈ پر برطانوی فوجیں بارڈو فوج کے طہرور کے قریب پہنچ رہی ہیں۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ میں ایک معاہدہ ہونے والا ہے کہ ۹۹ سال کے لئے مغربی کھانہ کی برطانوی مقبوضات میں امریکہ آٹھ ہوائی اور چار اڈے ہلا کر یہ قائم کرے۔

یونانیوں نے البانیہ کے ایک اور اہم فوجی مورچہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک سو اطالوی قید کئے اور بہت سا سامان جنگ بھی قبضہ میں آیا۔

بمبئی ۱۳ جنوری۔ جی۔ آئی۔ پی کے چیف الیکٹرک انجینئر نے جنگی امداد کے لئے ایک ایسی مشین بنائی ہے جس میں آگنی ڈالی جائے تو جنگ کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ آگنی ڈالنے سے ڈائل میں ایک جرمن طیارہ نمودار ہوتا ہے۔ جس کی بمباری سے کچھ نقصان ہوتا ہے اس کے بعد برطانوی سپٹ فائر بلند ہو کر اس کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ یہ مشین کل سے وکٹوریہ ٹرینس میں رکھی جائے گی۔

کابل ۱۲ جنوری۔ عید اضیٰ کی تقریب پر اعظم شہر یار افغانستان نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ ملک کی بڑائی کے لئے تمام افغانوں کو مل کر کوشش کرنی چاہئے اور اپنے اندر وہ صفات پیدا کرنی چاہئے جو اعلیٰ قوموں کی خصوصیات ہوتی ہیں۔ نیز فرمایا کہ ملک کی ترقی کے لئے اہل وطن میں کامل اتحاد و اتفاق کی اشد ضرورت ہے۔

برلن ۱۲ جنوری۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کا فوجی مشن برلن پہنچ گیا ہے۔ یہ مشن جرنیل پائٹ کی زیر سرکردگی ہے۔ یہ مشن کچھ دنوں تک جرمنی میں رہے گا اور جرمنی، اٹلی اور جاپان کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے ماتحت فوجی معاملات طے کرے گا (انقلاب لاہور ۱۴ جنوری طے شد)

عید آذ فضا مولوی محبوب عالم صاحب رسول ضلع گجرات بھ۔ حکیم اللہ بخش صاحب شہر آسام مر از امرتسر لکھ

کتاب میں بہترین مضمون کے لئے دیئے گئے ہیں۔ شائقین فاضلہ اخباریں قیمت فار پڑھیں۔ منیجر الہدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۰۰۰ سیالچ ۱۳۵۹ھ

دین و مذہب سے غفلت کیوں ہے؟

بہائیہ اور مرزائیہ کا ذکر خیر

آج کل عام شکایت ہے کہ لوگ دین و مذہب سے غافل ہو رہے ہیں۔ جو لوگ خدا سے یا مذہب سے منکسر ہیں جن کی آج دنیا میں اکثریت ہے، ایسے لوگ اگر مذہب سے غفلت اختیار کر لیں تو تعجب نہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کا دکر قرآن مجید میں خصوصیت سے آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

رَأَى الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنَّنُوا بِمَا أُلْهِتَ لَهُم مِّنْ دِينِهِمْ قُلْ إِنَّمَا نَحْنُ بَشَرٌ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ وَأَنَّا مِنكُمْ لَمَلَكٌ مَا وَلَّيْنَاهُمُ الْقُلُوبَ بَلَاؤًا لَّكُلِّ فِتْنَةٍ يَخْلِقُونَ

جو لوگ ہماری ملاقات کا شوق نہیں رکھتے اور دنیوی زندگی پر ماضی اور ملوث ہیں اور جو لوگ ہمارے حکموں سے غافل ہیں ان لوگوں کا ٹھکانہ بسبب ان کے اعمال کے جہنم ہے۔

اں تعجب ان لوگوں پر ہے جو کسی مذہب کے قابل ہیں مگر پھر بھی مذہبی باتوں سے غافل ہیں اور غیر خدا کے مقابلے میں کمر ہمت باندھ کر لڑنے جھگڑنے کو طیار ہو جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ تعجب یہ ہے کہ وہ دھیمیان اصلاح ہمارے سامنے ہیں۔ ایک شیخ بہاء اللہ صاحب ایرانی ہیں اور وہ مرزائیہ صاحب

قادیانی۔ یہ دونوں صاحب خود اور ان کے اتباع ان کے ناموں کے ساتھ موجود ادیان کا لقب لگاتے ہیں۔ ان دونوں کا دعویٰ ہے کہ ہم کل دنیا کی اصلاح کے لئے آئے ہیں۔ باوجود اس ادا کے یہ دونوں جماعتیں شاکہ ہیں کہ دنیا میں مذہب سے سخت غفلت برتی جاتی ہے اور لوگ بے دینی کی طرف بہت راغب ہو رہے ہیں۔ قادیانیوں کے اس قسم کے کلمات ہم ناظرین تک بار بار پہنچا چکے ہیں۔ آج فرقہ بہائیہ کا اعتراف بھی پیش کرتے ہیں جو نہایت سبق آموز ہے بہائی ادویٹر صاحب لکھتے ہیں:-

• دین سے لوگ کیوں بے پرواہ ہو رہے ہیں؟
• ایک ضروری سوال ہے کہ لوگ دین سے کیوں بے پرواہ ہو رہے ہیں۔ دیکھا جا رہا ہے کہ کالی کی تعلیم انسان کو دین سے بیگانہ بنا دیتی ہے۔ وہ یہ کہ وہاں زبان حساب، سائنس وغیرہ کی طرف پوری توجہ کی جاتی ہے۔ دین اور اخلاق اور تربیت سیرت کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے۔ کہیں کچھ انتظام ہے بھی تو اسے نام و اقد یہ ہے کہ کالجوں میں جتنی توجہ ملے گی صرف

کی جاتی ہے اس سے نصف ہی دین اور اخلاق تربیت پر صرف نہیں کی جاتی اور جب دین سے بے پروائی عادت میں داخل ہو گئی تو وہی تعلیم جو اس عادت کا شکار ہو چکے ہیں استاد و معلم بن گئے۔ ان کے اثرات شاگردوں میں سرایت کرتے ہیں۔ اس لئے دین سے بے پرواہی ایک عام بات ہو جاتی ہے۔ بلکہ صرف بے پروائی پر بات ختم نہیں ہو جاتی بلکہ الحاد و دہریت کے خیالات آزادی سے پھیلائے جاتے ہیں۔ اور اس کے بالمقابل علماء مذہب بالکل خاموش اور غافل نظر آتے ہیں بلکہ سچ پوچھئے تو اکثر علماء کو الحاد و دہریت کے خیالات کو روکنے کی قوت بھی نہیں دنیا کہاں سے کہاں آگئی اور علماء ابھی تک دنیاوی منطق و فلسفہ کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب کبھی ایسے علماء سے موجودہ آزادی خیال لوگ سوالات کرتے ہیں تو اکثر نفرت کا فتویٰ یا دوزخ کا وعدہ سنایا جاتا ہے۔ علماء کے اس طرز عمل نے الحاد و دہریت کو بڑی مدد پہنچائی۔ یقیناً علماء اس معاملہ میں خدا کے نزدیک مجرم ہیں۔ ان کا فرض تھا کہ وہ زمانہ کے حالات و خیالات کو خوب خود سے دیکھتے اور مسئلہ کو سمجھتے۔ لیکن وہ موجودہ وقت پر نظر کرنے کی بجائے تقلید میں گرفتار رہے اور آج سے سینکڑوں برس پہلے کے پیمانہ کو ہاتھ میں لئے رہے فی الحقیقت جس قدر دین سے غفلت بڑھتی گئی دنیا میں تباہی پھیلتی گئی۔

واقف یہ ہے کہ کالجوں والے تو دین سے غافل دے پرواہ ہو گئے ہیں۔ لیکن سچ پوچھئے تو علماء سب سے زیادہ غافل ہو رہے ہیں کسی عالم سے اگر خدا کے وعدہ اور پیغمبر کی صداقت پر دلائل پوچھے جائیں تو عرف چند تقلیدی باتیں کہہ بیٹھیں اور جب ان پر جرح کی جائے گی تو خفا ہونے لگیں گے۔ وہ یہی ہے کہ علماء نے آزادی فکر سے غور نہیں کیا بلکہ وہ آزادی فکر کو کفر کے

یہاں پر اس کتاب میں کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ صرف یہی ہے۔

مترادف قرار دے چکے ہیں۔ پھر کچھ ممکن ہے کہ بات ٹھیک بن جائے۔ علماء کے محبوب ترین مشغل فریہ دارانہ نزاعات ہیں۔ عربی مدارس میں جو تعلیم دی جاتی ہے وہ تماشہ تھا فوس ہے اور وہاں فرقہ وارانہ اختلافات کی روح نشوونما پاتی ہے۔ دین کی ایسی بھونڈی بصورت دیکھ کر اکثر سوچنے والے ہزار ہا جانتے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تمام مذاہب کے علماء نے دین کو اپنے اپنے خیالی دائروں میں محدود کر رکھا ہے۔ وہ دین کو ایک پرانی تعلیمی چیز و آہانی ورثہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے دین کو ایک زندہ اور متحرک طاقت قرار دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ہر مذہب کے علماء میں کہتے ہیں کہ ہمارا پرانا مذہب ہی مذہب کہلا سکتا ہے۔ یہ کسی قسم کی قوم پرستی کی نشان دہی نہیں ہے۔ دوسرے الفاظ میں سب نے دین کو ایک مژدہ ٹوٹن پرچ سمجھ لیا ہے۔ ایسی حالت میں وہ مجسمہ قلوب کی تہ کی باعث کیونکر ہو سکتے ہیں؟ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ لوگ دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ بدھ پرستی اور ظاہری زندگی کی کشاکش میں لوگ بڑی طرح جتنا ہیں جس کے باعث دین اور روحانیت سے بے بہرہ ہو رہے ہیں۔ غلامی کی زنجیر میں اور پریت کی لپیٹ میں ایسے بچنے ہوئے ہیں کہ روحانی آزادی کی فضا میں کبھی سانس لینا بھی نصیب نہیں۔ کاش یہ سنچل سکیں۔ کاش یہ بدل سکیں۔

دینا مبر دہلی بابت نومبر ۱۹۳۲ء میں ()

انجلیٹ | فاضل اویٹر صاحب کو علماء سے جو شکا ہے وہ بجا ہے مگر یہ شکایت اتنی اہم نہیں ہے جتنی ان بدعیان اصلاح سے ہے جو ساری دنیا کی اصلاح کے لئے تشریف لائے۔ مگر دنیا سے بالکل ناکام واپس چھ گئے۔ خلیفہ قادیان نے سالانہ جلسے میں بڑے فخر سے بیان کیا ہے کہ ہماری جماعت میں اس سال تین ہزار سے زیادہ آدمی داخل ہوئے ہیں۔ اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو کوئی قادیانی یا لاہوری نہیں بتا سکتا کہ مرزا صاحب

نے جو دنیا کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا تھا وہ اصلاح تین ہزار یا تین لاکھ مریدوں سے پائیکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ تمام ہندوستان میں بت خالے اسی طرح بھرپور ہیں۔ مزادات ہر میلے اور تماشے ہوتے ہیں جن میں ہر قسم کے کفر و شرک کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ ہندوستان اور پنجاب کے لوگ عموماً ان میں سے مسلمان خصوصاً غلط کاریوں میں دن بدن ترقی کر رہے ہیں جس کا ثبوت پولیس اور جیل خانوں کی رپورٹوں سے ملتا ہے۔ دین کی غفلت شجاری اور غلط کاری نے یہاں تک ترقی کر لی ہے کہ خلیفہ قادیان کو غیروں کی بابت نہیں بلکہ خاص اپنی جماعت کے حق میں اعتراف کرنا پڑا کہ ہماری جماعت میں عداوت اور دیانت نہیں ہے۔ (الفضل ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

یہی حال ہنسیوں کا ہے جو مذکورہ اقباس سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ کہنا آسان ہے کہ سکونوں اور کالجوں کی تعلیم میں نقص ہے اور علماء کی تفہیم غلط ہے۔ بے شک ایسا ہی ہے مگر اس کا کیا جواب کہ یہ اصلاح کے دونوں مدعی اپنے اپنے دعوے میں بری طرح ناکام رہے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کا مقولہ تو یہ تھا کہ میں ہر مذہب ہوں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا مصداق ہوں۔ جس کا اشارہ آیت کریمہ

وَأَخْرَجْنَا مِنْهُمْ خَلْقًا نَّحْنُ لَكَ يَاقُوتُ

میں پایا جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ یہ تھا کہ:-

هَذَا يَوْمَ لَوِ ادركه نحن رسول الله لقال قد عرفناك يا مقصود المرسلين ولو ادركه الخليل ليفزع وجهه على التراب فاضعاً لله ربك ويقول قد اطعتهن قلبي يا الله من في ملكوت السموات والارضين (الوارح مبارکہ عربیہ معنی شیخ بہاء اللہ ص ۹۹)

(یہ میرا وقت وہ زمانہ ہے کہ اگر محمد رسول اللہ اسے پالیتے تو مجھ (مخاطب کر کے) کہتے کہ اے مقصود المرسلین ہم نے تجھے پہچان لیا اور اگر

ابراہیم خلیل اللہ اسے پالیتے تو اللہ کے سامنے عاجزی سے مٹی پر موند نہ کر کہہ کر کہتے کہ اے آسمان اور زمینوں کے معبود اس بہاء اللہ کو دیکھ کر میرا دل مطمئن ہو گیا)

ان مصلحین کے دعاوی پر نظر کر کے جب ہم بنی نوع انسان کی ذہنوں حالی پر نگاہ ڈالتے ہیں تو بے ساختہ ہمارے مونہ سے نکل جاتا ہے

تھی دوستان قسمت را چہ سود از ہر کامل کہ معمر از آپ چو ان تشنہ آید سکندر را

قادیانی مشن

طاہون قادیان

مرزا صاحب قادیانی کی اجتماعی پیشگوئی کبھی سچی نہیں نکلی۔ اس دعوے کے ثبوت میں ہمارے کئی ایک رسالے ابہامات مرزا و دیگرہ شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں ایسی پیشگوئیوں پر تفصیلی بحث درج ہے۔ اہل تشنہ ۱۳ دسمبر میں طاہون قادیان کے متعلق ایک نوٹ لکھا گیا تھا۔ جس کا جواب الفضل مورخہ ۱۹ دسمبر میں نکلا ہے۔ ہمارے جواب میں اویٹر الفضل نے باتباع سنت مرزا پر سے اخفا سے کام لیا ہے۔ کج تو یہ ہے کہ جس طرح ہر ایک امتی کا فرض ہے کہ اپنے نبی کی پیروی کرے اسی طرح ہر ایک مرزائی کا فرض ہے کہ وہ ادائے مطلب میں خاص مرزا صاحب کا تابع کرے۔ مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ مسیح کے آسمان سے اترنے کے متعلق حدیث میں کوئی لفظ نہیں ہے جب ہم نے آسمان کا لفظ دکھا دیا تو ساری امت مرزائیہ کانوں میں روئی ڈال کر خاموش ہو بیٹھی۔ ہمارے جواب میں الفضل نے تسلیم کیا ہے کہ قادیان میں طاہون نور سے آیا مگر مرزا صاحب کی پیشگوئی بھوٹی نہیں ہوئی۔ آپ کے اصل الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ میرے

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے مشہور ابہامات کی بدولت ترمذیہ ہے۔ قیمت ہر پرہیز ۱۰ پیسہ

۱۔ قرآن سے خطاب | مندرجہ ذیل مضمون پڑھنے سے پہلے یہ تمہیدی نوٹ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ قرآن کا لفظ کسی معانی میں متعلیٰ ہے (۱) وہ قرآن جسے کاتب اپنے قلم سے لکھتا ہے۔ (۲) وہ قرآن جو مطبع میں چھپتا ہے۔ (۳) وہ قرآن جسے حافظ نماز تراویح میں غم کرتا ہے (۴) وہ قرآن جو پیغمبر علیہ السلام پر ۲۳ سال تک نازل ہو کر ختم ہوا جس کی ابتدا اور انتہا معلوم ہے (۵) آثَرْنَا فِي نَبِيِّنَا الْقُدْرَا (۵) وہ قرآن جو کتب سابقہ میں تھا (۶) اِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْقُرْآنِ (۶) وہ قرآن جو خدا کے پاس تھا اور ہے (۷) اِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْقُرْآنِ (۷) ہر مکمل کا فرض ہے کہ جس موضوع کے مصداق بہت سے ہوں پہلے اپنے مقصود موضوع کی تعیین کرے اسی لئے اہل منطق کہا کرتے ہیں کہ عقد الجمل سے پہلے عقد الوضع ہونا ضروری ہے۔ بذریعہ مزید تشریح ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

صلوٰۃ کا لفظ قرآن مجید میں محض دو جگہ

معنی میں بھی آیا ہے چنانچہ اِشَادَتٌ لَا تُخْفَرُ
بِشَوَابٍ وَلَا تُغَاوِزُ بِحُجَّتٍ مَنَازِلَ بَارِكَانَ
معلوم ہے کہ یہ بھی آیا ہے۔ اب جو یہی یہ حکم
لکھنے کے صلوة بفروضہ کے جائز نہیں تو اسکا
قرین ہے کہ پہلے صلوة کی حکوم علیہ نوع متعین
کرتے۔ اس کا خطاب اگر کہے کہ صلوة بلا وضو
مکڑ ہے اور اس کی مراد صلوة بمعنی دعا ہو
تو ان دونوں کلاموں میں کوئی تعارض نہیں
ہے۔ ہم بذات خود قرآن کو غیر مخلوق مانتے ہیں۔
اس لئے اس مسئلہ میں ہم صحت و صفت سے
علیحدہ نہیں ہیں۔ لہذا ہم اپنے یہ زمانہ معاصرین کو
دراوردی ہو رہا مباد کہ یہی، دہلوی ہوں
یا لاہوری، مگر وہ ہیں کہ وہ میدان کلام
میں اگر اصول کلام سے غفلت کر لیں، زیر بحث
لفظ کے متعدد معانی میں سے اپنے مقصود معنی کو
متعین کر کے حکم لگایا کریں۔ پس قرآن کو مخلوق
یا غیر مخلوق کہنے سے پہلے اس کے متقدّم، مصادیق
میں سے ایک مصادیق کو متعین کر لینا ضروری
ہے۔ اس کے بغیر غلط ثابت ہونے کی وجہ سے
مضمون غیر مفید ہے۔ اس مسئلہ میں ہم نے بعد
ناظرین یہ مضمون ہامعان نظر فرمائیں۔

دہلی میں

مؤقر اخبار الجدیدت اترسہ جریہ ۳۴ رجب سنہ ۱۳۵۸
یعنی جلد ۳۴ نمبر ۱۸ میں عنوان مذکور کے تحت ایک
مضمون نظر سے گزرا۔ یہ مسئلہ جس قدر اہم اور دقیق ہے
تائید نگار نے اختصار غفل سے کام لیا ہے اور مسئلہ کو
مقدمہ تحقیق و محل طلب اور ناتمام چھوڑ دیا ہے اس لئے
خامہ کرمائی کی ضرورت ہوئی۔ مسئلہ ہر انہایت با ایک
ہے۔ لہذا ہم اپنی طرف سے اس میں کچھ کہنا نہیں چاہتے
پس امام وقت مجتہد عصر شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ
رحمۃ اللہ علیہ و قدس روحہ کے کلام مرفوع المرام کا ترجمہ
پیش کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ علامہ موصوف نے اپنے

لے غیر منسلک کہلانے اور منسلک کو اہم بتانے کے باوجود کسی امتی کے قول سے فیصلہ کرنا محض نظریہ ہے۔ سیدھی بات ہے کہ حکم
و آثار الیوت من ابوابہا اس مسئلے کا موضوع مقرر کر کے قرآن حدیث سے اس پر استدلال کریں اور پس راہدیت

فتاویٰ میں اس مسئلہ قرآن کے فطوق نہ ہونے پر متعدد
جگہ مطولاً و مختصراً شرح و بسط سے کام کیا ہے۔ اور
مسئلہ کی حقیقت خوب اچھی طرح ظاہر و عیاں کر دی
ہے۔ اصل یہ ہے کہ فرقہ چہرٹیکہ جو ایک سخت گمراہ فرقہ
ہے جو اللہ تعالیٰ کی رویت آخرت اور دیگر صفات کا
انکار ہے اور قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہ حیات ہے
نہ قدرت نہ علم نہ وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے اور
نہ اس کو آخرت میں مومن لوگ دیکھیں گے اس سے
اللہ تعالیٰ کا وجود معطل اور بے کار لازم آتا ہے۔ یہی
فرقہ کلام الہی کی نفی کرتا ہے۔ اس وجہ سے ائمہ سلف
نے باتفاق کہا ہے کہ یہ فرقہ ہمیشہ فرقتا ہے اہل بدعت
میں سب سے بدترین اور گمراہ ترین فرقہ ہے۔ اور حقیقت
ہے کہ جس فرقہ کے نزدیک اللہ کی ہستی ایک وجود معلوم
معطل ہو کہ جس میں نہ ضرر کی قوت ہو اور نہ نفع کی قدرت
نہ کلام کرنا ہو اور نہ علم رکھنا ہو نہ زندہ ہو نہ قیوم اس
بڑھ کر گمراہی اور جهالت کیا ہو سکتی ہے راہ العیال
باللہ العزیز العظیم الہی (القیوم) اب ترجمہ سنئے!

علامہ موصوف ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔
جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل سے
قرآن کے ساتھ کلام نہیں کیا ہے بلکہ جبریل نے قرآن کو
روح محفوظ سے لیا ہے وہ گمراہ ہے اور مغرور کا وہ

ہے۔ اس پر تمام امت اور ائمہ کا اتفاق ہے بلکہ وہ
فحش کافر ہے اس سے تو کفرانی چاہئے تو ہر کہنے تو
خیر و نہ قتل کیا جائے۔ اور اگر وہ شخص کہے کہ میں
قرآن کے لفظ و کلمۃ اللہ مؤسیٰ تکلیف کو جھوٹ
نہیں سمجھتا ہوں بلکہ اگر کرتا ہوں کہ یہ لفظ حق ہے
لیکن اس کے معنی اور حقیقت کی نفی کرتا ہوں تو سمجھ کر
اپنے ہی لوگ ہمیشہ میں جن کے متعلق تمام سلف اور تمام

اس فرقہ مردودہ کو زندہ کرنے والے وہی لوگ ہیں
جو اس فرقہ ضالہ کا ذکر کرتے رہنے سے اس کی یاد کو
تازہ رکھتے ہیں۔ راہدیت

اس فرقہ مردودہ کو زندہ کرنے والے وہی لوگ ہیں
جو اس فرقہ ضالہ کا ذکر کرتے رہنے سے اس کی یاد کو
تازہ رکھتے ہیں۔ راہدیت

اماموں نے اتفاق کیا ہے کہ یہ لوگ تمام اہل جہاد ہیں
میں بدترین ہیں۔ حتیٰ کہ بہت سے اماموں نے ان کو
دہتر، فرقہ سے بھی خارج کر دیا ہے۔ اسلام کے اندر
سب سے اول یہ بات جعفر بن وہیم نے بھی عرض کی
خالد بن عبد اللہ القسری نے عبد الصمدی کے دن فرج
کر دیا۔ انہوں نے عبد الصمدی میں لوگوں کو خطبہ سنایا
اور اپنے خطبہ میں کہا کہ لوگو! تم بائیں کر اللہ تعالیٰ
تمہاری قربانیاں کو قبول فرمائے۔ اور میں تو جسد
ہن وہیم کو قربان کرونگا۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ اللہ
کم یثخن ابراہیم خلیلہ۔ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام
کو خلیل نہیں بنایا۔ اور کہتا ہے کہ یثقبہ اللہ
مؤسیٰ تکلیفاً کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کوئی کلام
نہیں کیا (تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً) اس
خطبہ کے بعد خالد بن عبد اللہ (مہرست) نیچے اتر آئے
اور جسد کو فرج کیا۔ یہ واقعہ تاہمین کے زمانہ میں ہوا
اس پر تمام لوگوں نے ضا کا شکر ادا کیا۔

پھر اس عقیدہ و کلام کو جس سے جہن بن صفوان
سیکھ کر قائل ہو گیا تھا اور لوگوں کو بہکا تھا۔ پس
اس کو سلمہ بن احمد نے خراسان میں قتل کیا اور یہ
مقالہ اسی جہن بن صفوان کی طرف منسوب ہوا جو مقالہ
جہیمہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں صفات الہی
کی نفی ہے۔

و انھم یقولون ان اللہ لا یقول فی راخترہ
و لا یقول فی غیاثہ و انہ لیس لہ علم ولا
حیاء و لا قدر و لا نحو ذلک من صفات
و یقولون القرآن مخلوق
و لو کہتے ہیں کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا وہ نام
نہیں ہوگا اور نہ اللہ اپنے ربیک، بندوں سے

تک کہ ایک لطیف کلام ہے قائل نے اس کا مال نہیں سمجھا
کیونکہ انھیں کی قربانی تو فاضل کو پہل صراط سے تیار دینی
کیا جہن بن وہیم بھی اپنے فرائض کو یہی کام دینا صحابہ کرام
کی بات کرتے اس کا مال سوچ لینا چاہئے۔ راہدیت

اس واقعہ کو امام بخاری نے بھی اپنی کتاب خلق
افعال العباد میں ذکر کیا ہے ۱۰

یہ فرقہ کلام الہی کی نفی کرتا ہے۔ اس وجہ سے ائمہ سلف نے باتفاق کہا ہے کہ یہ فرقہ ہمیشہ فرقتا ہے اہل بدعت میں سب سے بدترین اور گمراہ ترین فرقہ ہے۔ اور حقیقت ہے کہ جس فرقہ کے نزدیک اللہ کی ہستی ایک وجود معلوم معطل ہو کہ جس میں نہ ضرر کی قوت ہو اور نہ نفع کی قدرت نہ کلام کرنا ہو اور نہ علم رکھنا ہو نہ زندہ ہو نہ قیوم اس بڑھ کر گمراہی اور جهالت کیا ہو سکتی ہے راہ العیال باللہ العزیز العظیم الہی (القیوم) اب ترجمہ سنئے! علامہ موصوف ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل سے قرآن کے ساتھ کلام نہیں کیا ہے بلکہ جبریل نے قرآن کو روح محفوظ سے لیا ہے وہ گمراہ ہے اور مغرور کا وہ ہے۔ اس پر تمام امت اور ائمہ کا اتفاق ہے بلکہ وہ فحش کافر ہے اس سے تو کفرانی چاہئے تو ہر کہنے تو خیر و نہ قتل کیا جائے۔ اور اگر وہ شخص کہے کہ میں قرآن کے لفظ و کلمۃ اللہ مؤسیٰ تکلیف کو جھوٹ نہیں سمجھتا ہوں بلکہ اگر کرتا ہوں کہ یہ لفظ حق ہے لیکن اس کے معنی اور حقیقت کی نفی کرتا ہوں تو سمجھ کر اپنے ہی لوگ ہمیشہ میں جن کے متعلق تمام سلف اور تمام

کلام کریم اللہ یہ کہ اللہ کو نہ علم ہے نہ حیات اور
قدت نہ اس قسم کی کوئی اور صفت۔ اور وہ
یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے۔

(فتاویٰ ابن تیمیہ جلد اول)

اس قول و عقیدہ میں معتزلہ نے ہم جن صفات کی
موافقت کی ہے اور معتزلہ نے اس کے ساتھ کہہ اور
ہی باتیں پڑھا دی ہیں۔ لیکن معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے موسیٰ سے حقیقتہً گفتگو اور کلام کیا ہے مگر اس
کلام کرنے کی حقیقت ان کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے کلام کو اپنے غیر میں خلق فرمایا خواہ درخت میں
پیدا کیا ہو خواہ ہوا میں خواہ ان کے علاوہ کسی اور چیز
میں پیدا کیا ہو لیکن ہر حال ان کے نزدیک اللہ کی
ذات کے ساتھ کلام قائم نہیں ہے اور نہ ہی اس کی
ذات کے ساتھ علم اور قدرت، رحمت و مشیت حیات
وغیرہ صفات قائم ہیں۔

اس کے برعکس تمام ائمہ دین اس امر پر متفق ہیں
جو کتاب و سنت میں ثابت ہے اور امت کے سلف کا
اتفاق ہے یعنی اس پر کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا اور
یہ کہ قرآن اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے اور یہ کہ مومن
لوگ اپنے رب کو آخرت میں دیکھیں گے جیسا کہ ہر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے
ثابت ہے اور یہ کہ اللہ کے لئے علم ہے قدرت ہے
حیات ہے وغیرہ وغیرہ۔ ائمہ کے اقوال و نصوص
معلق مشہور ہیں، حافظ ابوالقاسم طبری نے
اپنی اس کتاب میں جو شرح اصول سنت کے متعلق
لکھی ہے سلف اہل اہل اصول کے مقالات بیان کرتے
ہوئے ان لوگوں کے نام گنائے ہیں جو قائل ہیں کہ قرآن
اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے۔ حافظ ابوالقاسم طبری نے
اپنی اسناد کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دو
سند سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے جنگ صفین کے
دن حضرت علیؑ سے کہا کہ آپ نے دو آدمیوں کو حکم بنایا
حکمت رجبین تو حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ
مَا حَكَمْتُ مَخْلُوقًا مَا حَكَمْتُ إِلَّا الْقُرْآنَ۔ میں نے
کسی مخلوق کو حکم نہیں بنایا ہے میں نے صرف قرآن کو

حکم گردانا ہے (جو غیر مخلوق ہے) سلوم ہذا کلمی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی قرآن غیر مخلوق ہے۔

عکرم نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس ایک جنازہ
میں تھے جب میت کو خد میں رکھا تو ایک شخص نے کھڑ
ہو کر کہا "اللہم رب القرآن اغفر لی" اسے میرے مہو
قرآن کے رب مجھے بخش دے، پس ابن عباس جلدی
اس شخص کے پاس آئے اور کہا کہ اس طرح سے مت
کہہ قرآن اللہ کی جانب سے ہے۔ اس کے الفاظ میں
نوشب الیہ ابن عباس فقال ما القرآن منہ
ذمادی ابن تیمیہ (۲۴۳) اور عمر بن دینار سے
روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ادرکت الناس منذ سبعین
سنة ادرکت اصحاب النبی صلعم فممن دو نعيم
يعولون الله الخالق وما سواه مخلوق الا القرآن
فانه كلام الله منزه جرح والیہ یعود۔ میں نے ستر
سال سے لوگوں کو پایا میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اور
ان کے بعد کے لوگوں کو پایا سب لوگ یہ کہتے تھے کہ
اللہ ہی سب کا خالق ہے اور اس کے ماسوا رب مخلوق
ہے بجز قرآن کے کہ وہ اللہ کا کلام ہے۔ اسی سے
ظاہر ہوا اللہ اسی کی طرف لوٹے گا (فتاویٰ ابن تیمیہ
۳۱۳ ج ۱ و کتاب خلق افعال العباد)

امام جعفر بن محمد سے لوگوں نے دریافت کیا کہ
قرآن خالق ہے یا کہ مخلوق؟ تو آپ نے فرمایا ایس
مخالف ولا مخلوق و لکنہ کلام اللہ کہ قرآن نہ تو
خالق ہے اور نہ ہی مخلوق ہے بلکہ وہ اللہ کا کلام ہے۔
اور ایسا ہی روایت کیا گیا ہے حسن بصری، ابوہریرہ
نخعیانی، سلیمان بنی اور تابعین کی ایک جماعت سے
اور امام مالک بن انس، لیث بن سعد، سفیان ثوری
ابن ابی یعلیٰ، ابو حنیفہ، شافعی، احمد بن حنبل، یحییٰ
بن داہود سے اور ان کے جیسے دیگر ائمہ سے۔ ان ائمہ
اور ان کے اتباع کا کلام اس کی بابت مشہور ہے بلکہ
ائمہ سلف سے مشہور ہے کہ قرآن کو مخلوق کہنے والا
کافر ہے۔

یہ الفاظ قابل غور ہیں۔ کیونکہ محط کلام ہیں
ہیں (الہدیت)

یہاں تک تو ائمہ اعلام کے اقوال و مذاہب کا
بیان تھا اب ان کے دلائل و براہین ملاحظہ فرمائیے
سلیمان بن داؤد یامشی کہتے ہیں کہ جو کوئی قرآن کو
مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ اگر ان لوگوں کے گمان کے مطابق
قرآن مخلوق ہوتا تو جس طرح فرعون "انار بکم الا علی"
کہنے کی وجہ سے بیٹے کے لئے جہنمی ہوا اسی طرح اس
شجرہ کو جس نے دان بیہیوں کے عقیدہ کے مطابق
رائی "اَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا قَاعْبُدْنِي" کہا
ابھی جہنمی کہنا چاہئے کہ اس نے بھی مخلوق ہو کر وہی
الوہیت کا دعویٰ کیا جو کہ فرعون نے کیا تھا۔ پس اس کے
کہنے والے کو بھی خلد فی النار اور معی رب الوہیت و
الوہیت کہنا چاہئے۔ جبکہ یہ دونوں اس دعویٰ پر
والوہیت میں برابر و یکساں ہیں پھر کوئی وجہ نہیں ہے
کہ ایک کو کافر قرار دیا جائے اور دوسرے کو نہ کہا جائے
اگر فرعون کا انار بکم الا علی کہنا کفر ہے تو بلاشبہ
اس مخلوق کا انی انا اللہ الا کہنا بھی کفر ہوگا۔ پس
اس کو بھی خلد فی النار ہونا چاہئے۔

جب ان جہمیوں اور معتزلوں پر یہ نہایت معقول
اور بروست اعتراض کیا گیا تو انہوں نے یہ بات بنائی
کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے غیر میں کوئی کلام پیدا کرنا ہے
تو درحقیقت اس کا مستلزم اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے لیکن
ان کا یہ قول کئی وجہ سے بالکل ناقی و بے جا اور ضلالت
و بطلالت ہے۔ اول اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے
اشیاء سے دو طرح پر نطق کرایا ہے۔ ایک نطق مقاد
دوسرے نطق غیر مقاد۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
أَلَيْسَ نَفْخِمْ عَلَىٰ أَفْئَادِهِمْ وَنُكَلِّمُهُمْ
أَيُّ نَفْخِمْ وَتَشْهَدُ أَمْ جُلُّهُمْ ذُفَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ (پتہ ۲۱)۔

آج کے دن ہم ان دھرموں کے مومنوں پر
ہر لگا دینگے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کرینگے
اور ان کے پاؤں ان کی کسب کی ہوئی چیزوں
کی گواہی دیں گے۔

اس اثر کو امام بخاری نے بھی کتاب خلق
افعال العباد میں نقل فرمایا ہے ۳

یہاں تک تو ائمہ اعلام کے اقوال و مذاہب کا بیان تھا اب ان کے دلائل و براہین ملاحظہ فرمائیے۔ سلیمان بن داؤد یامشی کہتے ہیں کہ جو کوئی قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ اگر ان لوگوں کے گمان کے مطابق قرآن مخلوق ہوتا تو جس طرح فرعون "انار بکم الا علی" کہنے کی وجہ سے بیٹے کے لئے جہنمی ہوا اسی طرح اس شجرہ کو جس نے دان بیہیوں کے عقیدہ کے مطابق رائی "اَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا قَاعْبُدْنِي" کہا ابھی جہنمی کہنا چاہئے کہ اس نے بھی مخلوق ہو کر وہی الوہیت کا دعویٰ کیا جو کہ فرعون نے کیا تھا۔ پس اس کے کہنے والے کو بھی خلد فی النار اور معی رب الوہیت و الوہیت کہنا چاہئے۔ جبکہ یہ دونوں اس دعویٰ پر برابر و یکساں ہیں پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ ایک کو کافر قرار دیا جائے اور دوسرے کو نہ کہا جائے اگر فرعون کا انار بکم الا علی کہنا کفر ہے تو بلاشبہ اس مخلوق کا انی انا اللہ الا کہنا بھی کفر ہوگا۔ پس اس کو بھی خلد فی النار ہونا چاہئے۔

اور فرمایا :-

خَتَّىٰ إِذَا مَا جَاؤُا هَآشِبَةً عَلَيْهِمْ سَفْهُهُنَّ
وَأَبْصَارُهُمْ دُخْلَتْ وَهَضَبُهَا كَأَنَّهُوَ يُفْعَلُونَ
وَقَالُوا الْجَلْدُ دِهْدِمْ لَيْتَ شَهِدْنَا لَمْ عَلَيْنَا فَاكُونَا
أَنفُكُنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْفَلَكَ شَيْءٌ رَبِّهِمْ
یہاں تک کہ جب وہ لوگ اس جہنم کے پاس پہنچے
تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں ان کے چہرے
ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے
اور وہ لوگ اپنے پوست (چڑیے) سے کہیں گے
کہ تم نے ہمارے ہر خلاف کیوں گواہی دی۔ وہ
کہیں گے ہم کو اس خاندانے کوئی فی دی اور بولیاں
ہیں ہر شے کو گواہی دی ہے

اور دوسرے مقام میں فرمایا ہے :-

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنُهُمْ وَآيَاتُهُمْ
وَأَنفُكُنَا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ رِطَا۔ س۔ غدا
جس دن ان کو گواہی دیئے ان پر ان کی زبانیں اور
ان کے ہاتھ پاؤں جو کچھ وہ عمل کرتے تھے
اور اللہ عزوجل نے دوسرے مقام میں فرمایا :-
إِنَّا نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ
وَالْأَشْمَاقُ رِطَا۔ س۔

بتحقیق ہم نے پہاڑوں کو داؤد کے ساتھ تعلق کو کیا
کہ صبح اور شام اللہ کی تسبیح پڑھیں

اور حدیث صحیح میں ثابت ہے کہ جیسی اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ میں کنکریاں تسبیح کہتی تھیں اور پھر آپ پر سلام
کرتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ پس اگر یہ بات درست ہو کہ
اللہ تعالیٰ اپنے غیر میں کلام کو پیدا کرتا ہے تو اس کا
تسلیم ہی اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے۔ تو جتنی صورتیں اور پر
بیان کی گئی ہیں ان تمام صورتوں میں اللہ تعالیٰ کا
کلام ہونا دین پرانوں اور پتھروں کے کلام کو اللہ کا
کلام کہنا پڑے گا۔ اور جس نے اس کلام کو سنا اس سے
اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کلام کیا جس طرح پر حضرت
موسیٰ سے کلام کیا ہے (اور یہ بالکل غلط و باطل ہے)
اور یہ بھی ثابت ہے کہ بندوں کے افعال کا خالق
اللہ تعالیٰ ہے۔ پس ہر مکلم اور بولنے والے کے فطن و

کلام کا پیدا کرنے والا ہی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس بنا پر
اگر یہ صحیح ہو کہ جو کلام اللہ تعالیٰ کسی چیز میں پیدا کرتا
ہے اس کا تسلیم ہی وہی ہوتا ہے تو لازم آئیگا کہ جتنا
کلام وجود میں آسکتا ہے وہ سب اللہ کا کلام ہے
حتیٰ کہ الہیں اور کفار کا کلام بھی اسی کی طرف منسوب
اور اس کا بطلان ظاہر و عیاں ہے۔ اس کے قائل
وہی تہیہ لکھنے والے ہیں دوسرا کوئی نہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ان گنجانوں (جہیوں اور
مغزیوں) سے کہا جائے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی عمل
میں کوئی صفت پیدا کرتا ہے تو اس کا حکم اسی عمل کی
طرت عام ہوتا ہے یعنی اگر کسی جسم میں حرکت یا کوئی رنگ
یا مزہ یا عید پیدا کرے تو وہ جسم متحرک یا مشغول (مکمل)

یا بویا مزہ والا کہا جائے گا ذکر خالق اور پیدا
کرنے والا۔ اسی طرح کسی عمل کے اندر حیات یا
علم یا قدرت یا ارادہ یا کلام پیدا کرے تو وہ
عمل ہی حق (زندہ) عالم قادر مہرب (ارادہ والا)
تسلیم ہوگا کہ خدا تعالیٰ۔ پس جس طرح اللہ تعالیٰ
اپنی کسی مخلوق میں کوئی صفت پیدا کرتا ہے۔ مثلاً
قدرت، ارادہ، علم، سمیع، بصر وغیرہ تو وہ صفت
اسی مخلوق کی صفت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت
نہیں ہوتی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق میں
کلام پیدا کرے تو وہ کلام اسی مخلوق کا کلام ہوگا وہ
خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔

ریاقتی باقی

المحدث | یہ مضمون باوجود طوالت کے اس لئے درج کیا گیا ہے کہ اس میں شیخ الاسلام امام ابن
کاتنام آٹھ صدقہ بقاعدہ علم مناظرہ اس میں بہت کچھ حشو و زوائد ہیں جو قابل حذف ہیں۔ میری ذاتی رائے
یہ ہے کہ میں مسائل شرعیہ کی تحقیق کرتے ہوئے کسی بدعی فرقہ کا نام لینا پسند نہیں کرتا۔ مثلاً کی تحقیق اور
پتیز ہے نہ کسی گمراہ فرقہ کی تردید اور چیز شیخ الاسلام کے زمانہ میں ان گمراہ فرقوں کی تردید کی ضرورت
محسوس ہوتی ہوگی۔ غالباً اسی لئے آپ نے ان کا ذکر کیا ہے مگر آج کل ضرورت نہیں۔ اس لئے مسئلہ ہذا
پر لکھنے والے اصحاب بعض قرآن حدیث سے استدلال کریں جس میں کسی فرقہ ضالہ کی تردید نہ ہو بلکہ بعض
عقیدہ صحیحہ کا اثبات مقصود ہو۔

فاضل مضمون نگار کے مضمون میں بہت سا مواد آگیا ہے جس سے موضوع کی قیاس ہو سکتی ہے مگر
میں چاہتا ہوں کہ صرف غلطوں میں ملنے کا موضوع متعین کر کے اس پر بحث کی جائے۔ اس کے بغیر
غلط بحث ہے جو اہل علم کی نظر میں متعین نہیں ہے۔

بریلوی مشن

مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی اور قبتہ

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

لے گئے۔ آپ نے پورے الفقیہ میں مسلسل اور لمبا چوڑا
مضمون لکھا جو مرزا قادیانی کی براہین سے کسی درجہ
کم نہیں۔ کیا لکھا وہ ناظرین کے سامنے آجائے گا
صاحب انصاف۔ مولوی محمد شریف صاحب کے جواب
اور ہمارے جواب الجواب کو پڑھ کر صحیح توجہ انداز کریں
اللہ تعالیٰ راہ حق کی ہدایت ہر شخص کو عطا کرے آمین

ناظرین! الحدیث آگاہ ہونے کے ایک ہمارے مولوی
عبدالمتین صاحب نے اخبار الفقیہ میں مضمون لکھا
تھا کہ قبروں پر تہ بنانا قرآن و حدیث کی رو سے جائز نہیں
اس پر ہم نے مختصر تعاقب کیا۔ مولانا بہاری تو غلط
رہے مگر مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی جو بدعات کی
ترویج میں آج کل بہت مرگرم ہیں۔ میدان میں تشریف

آپ نے مجھے اس لئے معتب گردانا ہے کہ میں نے احادیث سے اذکار ذہن اپنے الفاظ میں لکھ دیا، مصلح اعظم علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ قبروں کو کچی بناؤ۔

اجلہ الفقہ میں ان الفاظ پر شرح رہا ہے۔ کہیں مولانا محدث صاحب پھر پھر کہتے ہیں کہ جھوٹ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افرا ہے، کہیں ایک جالبی مسمیٰ کے نام پر مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔ جھوٹی حدیث کس نے بنائی؟

حقیقت صرف یہ ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نہیں لکھے بلکہ احادیث سے ماخوذ قیجہ کو اپنے الفاظ میں لکھ دیا ہے۔ اس سے ہم پر افرا چلا۔ حدیث ساذی وغیرہ کے جرائم ثابت کئے جا رہے ہیں۔ مگر مولانا محدث بریلوی کہ اپنے گھر کی چیز نہیں کہ اس اصول کو کس حد تک استعمال کیا جا رہا ہے۔

مولوی صاحب! آئیے صرف ہدایہ کو اٹھ میں لیجئے اس میں اکثر مقامات آپ کو ایسے ملیں گے جہاں انہوں نے لقول علیہ السلام کے الفاظ لکھے ہوں گے مگر صاحب تحریر بن جبرہ لکھ رہے ہیں لہذا اجدالہذا للفظ اور بعض جگہ لہذا اجدالہ بھی موجود ہوگا۔ یعنی صاحب ہدایہ حدیث لکھتے ہیں اور وہ حدیث کے الفاظ نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر دو تین مقام سنئے! (مثال اول) صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:-

یوجه الى القبلة بذكر الله امر رسول الله صلى الله عليه وسلم (ہدایہ ج ۱) اللہ یعنی میت کا مونہہ قبلہ کی طرف کیا جائے۔ یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

کوٹلوی فقیہ مع دیگر انصار کے کسی حدیث صحیح سے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امر دکھادیں ورنہ وہی فتویٰ صاحب ہدایہ پر لگاویں جو ہم پر تھوپ رہے ہیں (مثال دوم) ہدایہ میں ہے:-

يقول طائفة (العتبة) بسم الله وصلى الله رسول الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين وضع ابا وجدة في القبر

هدایہ ج ۱) میت کو قبر میں۔ کہنے والا بسم اللہ علی مسئلہ رسول اللہ کہے۔ یہ الفاظ ابو وجدة کو قبر میں رکھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے:-

بریلوی کتب کے ممبرو! سنتے ہو! ابو وجدة نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بنگلہ دہ میں وفات پائی ہے۔ اور بقون صاحب ہدایہ ابو وجدة کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر میں رکھا۔

اگر ہمارا کسی حدیث سے ماخوذ قیجہ کو اپنے الفاظ میں ذکر کرنا آنحضرت پر افرا ہے تو صاحب! کے اس قول کو کہاں جگہ دو گے؟ آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر زشال سوم، ابابکر کان یصانغ العجائز (ہدایہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر دوسری صورتوں سے مصافحہ کیا کر سکتے تھے۔

بریلوی دوستو! اپنے حوش سے بچو کہ اس کثرت کا محلی عنہ کہاں ہے۔ اگر نہیں تو کیا صدیق اکبر پر افرا ہے یا نہیں۔ اور جو حکم راہم (ثانی) پر لگایا گیا اس سے صاحب ہدایہ بھی بری نہیں۔

زشال چہارم، قرآن کی آیت ہدایہ میں قرآن کی آیت لکھی ہے:- فاقتنوا المشركين كافة كما قتلتموكم كافة (ہدایہ ج ۲)

جاؤ قرآن کے تیس پاروں میں سے کہیں ان الفاظ سے آیت دکھاؤ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو بتاؤ اس فتویٰ کے مطابق جو عاجز زشالی پر لگایا گیا ہے۔ صاحب ہدایہ کس فتویٰ کے حقدار ہیں جو ان الفاظ میں آیت نقل کرتے ہیں۔

اصل حقیقت حقیقت الامر یہ ہے کہ ہم نے حدیث ان یبصص القبر وان یبني عليها کا مفہوم اپنے الفاظ میں ادا کیا تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو جوئے لگنے کرنے سے منع کیا ہے تو قیجہ یقیناً ہے کہ قبر نچہ نہ بنائی جاوے۔ کیونکہ چونہ نچہ اینٹ پر ہی لگایا جاتا ہے کچی عمارت پر چونہ نہیں لگتا۔ اور جب قبر کو

چمکتا بنانا آپ نے منع کیا تو اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ کچی بنانا وہاں زینت نہیں چاہئے۔ یہی علت صاحب ہدایہ نے بھی لکھی ہے۔

وینا القبر والخشب لا فیهما الاحکام البناء والقبر موضع البلى (ہدایہ ج ۱) پختہ اینٹ اور لکڑی قبر پر لگانا مکروہ ہے کیونکہ یہ چیزیں بنیاد کی پختگی کے لئے ہیں اور قبر خشک کا مقام ہے۔

مولوی محمد شریف صاحب! بتائیے۔ ہم نے کیا جھوٹ کہا جس پر آپ نے خواہ مخواہ اخبار کے کالم سینہ کئے اور اعمال نامہ تو آپ کا پہلے ہی سے سفید ہے۔ سنی سفیدی میں کچھ زیادتی ہوئی ہوگی۔ لقولہ اتصالہ مایلفظ من قول الاولیاء رقیب عقید الایہ میرے محترم مولانا! آپ بزرگ ہیں بزرگانہ باتیں کیا کریں۔ ایسی اونچی باتیں بزرگی کی مثال کے لائق نہیں ہیں۔ آئینہ آپ کو اختیار ہے۔ ایسا بزرگوار نہیں کو بڑھائیں یا.....

من یحکم کہ اس مکن آں کن مصلحت میں وکار آسان سن

منع الزام

(امام مولانا ابوالقاسم صاحب سیحی بنارس) مسئلہ قراءۃ قرآن سے متعلق ایک زمانہ درجہ بالا شائع ہوا ہے کے مسئلہ کے نوٹ نوٹ میں حسب ذیل تحریر میری نظر سے گذری:-

مولوی ابوالقاسم بنارس اپنی تصنیف تتبع القرآن والحدیث میں حدیث نبوی أخر بقوا القرآن کے متنی اعراب قرآن کئے ہیں۔ قرآن شریف کو باحرکات و بااعراب لکھنا یہ بات عبد نبوی میں مرسوم نہ تھی۔ سب سے پہلے قرآن شریف پر اعراب جلال بن یوسف کے وقت لگائے گئے۔ یہ معنی غلط ہیں۔ اعراب قرآن سے مراد حسب قول اہل سنت تبیین و ترتیل ہے (تا،

اور اس کی محنت یہ کہ جس کی قبر پر زینت نہ لگائی جائے۔ چنانچہ مولانا صاحب نے فرمایا کہ اگر کوئی صاحب ہدایہ کو پڑھتا ہے تو اس کے لئے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ صاحب ہدایہ نے قرآن شریف کو اعراب لکھ دیا ہے۔

الحاصل میری اصل غرض ان جہتوں کا ابطال ہے جس نے اپنی کتاب جمع الرسائل میں کافی بحث جو نام نہاد بدعت حسنہ کے وجود اور ثبوت میں مبتدین کی ہے جو مصدقہ شائع ہوئی تھی اور اب بالکل پیش کیا کرتے ہیں لا غیر۔ دیگر نظائر کی بابت ختم ہو چکی ہے۔ واللہ الموفق!

تضمین برہم تہنیت سال نو

بر مصرعہ مطروحہ ————— بہارِ نو سے سجایا گیا ہے اہل حدیث

از نسیم الانصاری اٹمی (دسائر علوم حاضروہ)

نئی ادا میں دکھ لایا گیا ہے اہل حدیث
نو کئے طرز سے پایا گیا ہے اہل حدیث
بہارِ نو سے سجایا گیا ہے اہل حدیث
براک نگاہ کو حیرت ہے واہ کیا کہنا
چمن کی اور ہی صورت ہے واہ کیا کہنا
بہارِ نو سے سجایا گیا ہے اہل حدیث
ادا سے کفر بھی غم دیدہ ہو گئی فوراً
نگاہ شر کی بھی خوابیدہ ہو گئی فوراً
بہارِ نو سے سجایا گیا ہے اہل حدیث
جسے بھی دیکھئے مشتاق اور مضطرب ہے
اسی کا تذکرہ خیر ہر زباں پر ہے
اسی کی دید کا ارمان کیف آور ہے
بہارِ نو سے سجایا گیا ہے اہل حدیث
یہی ہے گلشن اسلام کا گل امید
وہ دیکھئے وہ ہنسنا وہ ہنسا گل امید
نسیم میرے لئے ہے مرا گل امید
نظر کے سامنے گویا کھلا گل امید
بہارِ نو سے سجایا گیا ہے اہل حدیث

قرآن کو صاف صاف اور کھول کھول کر حروف کو
ان کے خارج سے ادا کر کے پڑھنا : (مکمل)
جماعت مذکور کا شخص یہ ہوا کہ :-

۱۱) میں نے قرآن کو با اعراب و حرکات لکھنا عہد نبوی
میں تسلیم کیا ہے۔

۱۲) میں نے اعرابوں کے معنی تبیین کے نہیں لکھے یا :-
کہ مجھے اس سے کلام ہی نہ تھا۔

اب میں اپنی تالیف جمع القرآن ص ۳۳ کی عبارت ذیل
میں نقل کرتا ہوں جس سے ناظرین خود ہی فیصلہ
کر لیں گے کہ ہر دو الزامات مجھ پر کہاں تک صحیح ہیں۔

۱) سے قرآن کے زیرِ زبر پیش کو وہ دعوت کی
تفسیر حسنہ و سیدہ کرنے والے بدعت حسد کی
نظیر کہتے ہیں۔ لیکن ابو یعلیٰ وہیقی کی ایک حدیث

فیصلہ کر دیتی ہے کہ آیتوں پر اعراب حکم نبوی کے
ماتحت لگایا گیا ہے خواہ کسی زمانہ میں تھا اس
سے الزام اول اٹھ گیا) لہذا جو امر حدیث سے

ثابت ہو اس پر بدعت کا اطلاق نہیں ہو سکتا
کیونکہ آنحضرت علیہ السلام خود اس کا حکم دے گئے
چنانچہ ملاحظہ ہو من ابی ہریرۃ قال قال النبی

ومن ابی ہریرۃ قال قال النبی
جس طبع شامل ہے تبیین معانی و اظہار حروف
عند التلاوة کو اسی طرح عند الكتابة حروف و

اظہار پر زیرِ زبر پیش جزم نہ تشدید نکلنے کو
بھی دتا) یہ فعل بدعت حسنہ کا ثبوت یا نظیر نہیں
ہو سکتا : (مکمل)

پس دوسرے الزام کی حقیقت اب کیا رہی؟ جبکہ
اصل معنی تبیین و اظہار کے بھی میں نے لکھ دیئے ہیں
یہ کس نے کہا کہ عہد نبوی میں قرآن پاک با حرکات

مرسوم تھا؟ ہاں عہد صحابہ میں البتہ با اعراب مرسوم ہو گیا
تھا۔ کیونکہ خلیفہ غوثی نے جو تابعی ہیں خلیفہ عبد الملک
بن مروان کے عہد میں قرآن مجید پر زیرِ زبر پیش لگا

تھے۔ اس زمانہ میں صحابہ کرام بکثرت موجود تھے۔
و نہ تو وہی تفسیر یہ جلد اول عندہ بحوالہ آتھان) اس
لفظ سے بھی اس امر کو بدعت حسنہ نہیں کہا جا سکتا۔

الافتحاک عن مرسوم الامم الشریک میں شریک سے پہلے والی کتاب : از قلوب صدیقی عن علان مرحوم قیثہ سر پرستہ : غیر اہل حدیث

جمع القرآن والحدیث
ما مولانا ابوالقاسم محمد خان صاحب سیت بنارس۔ اس کتاب میں قرآن مجید کی
جامعیت، کتابت اور دیگر معارف و نکات بیان کر کے ساتھ ہی حدیث شریف کی
جمع و تدوین، کتابت وغیرہ کا ثبوت زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیا ہے۔ منکرین حدیث، حدیث شریف پر کتابت
حدیث کا سب سے بڑا اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں اس کا خالص طور پر قطع قیہ کیا گیا ہے۔ قابلہ یہ
ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ باوجود اس کے قیمت صرف چھ آنے (۱/۶)
الآثار المکتوبہ لرد اعلام المرفوعہ۔ اس کتاب میں بدلائل ثابت کیلئے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں بیٹھ کر
تین طلاقیں دیدے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ مخالفین کے اعتراضات کا مفصل امداد جواب دیا گیا ہے قیثہ
محصول ڈاک ہر دو کتب کا علیحدہ ہو گا۔ منگوانے کا پتہ :- شیخ و فخر اہل حدیث امرتسر

مسنہ کی تعریف و تشریح

(از مولوی عبدالرؤف، صاحب جندت نگر)

(۳)

مولوی صاحب موصوفت گذشتہ پرچہ سے

عود کی تعریف و تشریح بیان کر کے اب

مسنہ کی تشریح کر رہے ہیں جس کا کچھ

بیان ہو چکا ہے۔ تعابیر ذیل ہیں (دیر،

ناظرین کرام! محدثین کرام! شکر اللہ سبحانہ کی روش فرستے

اسی تشریح میں مختلف رہی ہے۔ بعضوں نے مسند کی

کی تشریح میں جانور کے ساتھ اس کے اس عمر کی قید

لگا دی ہے کہ جس عمر میں وہ جانور مسند ہو تب ہی اس

اور بعضوں نے دانت نکلنے کو اصل سچ کر عمر کا ذکر تب

کیا ہے۔ چنانچہ ہم اب اسی کا ذکر کرتے ہیں۔

۱) فتح الباری میں ہے:- وحكى ابن المشين

من الداء اذى ان المسنة التى سقطت

اسنانها للبدال وقال اهل اللغة الميسن

الذى يلقى سنه ويكون في ذات الحقت في السنة

السادسة وفي ذات النطف والمخاض

في السنة الثالثة (رفع بارہ ۲۳ ص ۳۸)

۲) محسن المصنوع میں ہے:- البشني من الابل

الذى يلقى ثنيته وذلك في السادسة و

من الغنم الذى دخل في السنة الثالثة

بحوالہ محکم۔ اور بحوالہ صحاح یہ عبارت ہے:-

البشني الذى يلقى ثنيته ويكون في ذات

في النطف والمخاض في السنة الثالثة وفي

الحقت في السنة السادسة (عن جلد ثالث ص ۳۸)

۳) سندھی علی حاشیہ النسائی میں ہے:-

مسنة اسم لعل من اسنت اذا طلع

سنها وذلك بعد السنتين لامن السن

الاجل اذا اكبر (مقولہ علامہ سندھی حنفی علی النسائی

جلد ثانی ص ۳۸)

۴) تیسرے الوصول میں ہے:- المسنة التى

لها سنون تيسر الوصول فصل ثالث فيما يجزى من

الاصناف)

(۵) مجمع البحار میں ہے:- والمسنة تقع على

البقر والشاة اذا اتينا وشيخنا في

المسنة الثالثة (مجمع جلد ثانی ص ۳۸)

(۶) مفتی الارباب میں ہے:-

ثنية کہ دذان پیش برآمدہ ای ناقہ ورسال ششم

درآمدہ وروسپند وگاؤ در سوم درآمدہ (مفتی جلد اول

ص ۳۸) فقہ اللغت میں ہے:- والابن اذا كان

في السادسة والى ثنيته فهو ثني رطل

وذلك البقر في الاهلية في السنة الثالثة

ثني رطل (۱۲۹) وكل من اولاد النسا

والمعز في السنة الثالثة ثني رطل

ملاحظہ ہو فقہ اللغة وستر العربیة لعلامہ اللغوی

(الثعالبی)

(۸) منہج میں ہے:- المشي الذى يلقى ثنيته

وهي اسنان (تقدم الفهم و منہج بحث ثنی)

ناظرین کرام! ان حوالہ جات مذکورہ بالا سے یہ

ظاہر ہوا کہ مسند یا ثنیہ اونٹ یا گائے یا بکری ہے

کہ جس کے دو دھ کے دانت آگے کے زوجانہ و انتوں

کے نکلنے کے سبب گر گئے ہوں اور لحاظ عمر وہ اونٹ

ثنیہ ہے جو چھ سال میں قدم کے اداسی طرح وہ

گائے یا بکری ثنیہ (مسند) ہے جو تیسرے سال میں

قدم رکھے۔ نیز یہ بھی ظاہر ہوا کہ بقر (گائے) اور

معز (بکری) جب ثنیہ ہوتے ہیں تو دونوں ہم عمر ہوتے

ہیں یعنی بکری بھی اپنے دانت ہونے کے وقت تیسرے

سال میں داخل ہو لیتی ہے اور گائے بھی اپنے دانت

ہونے کے وقت تیسرے سال میں داخل ہو لیتی ہے

بسیار کہ یہ مسئلہ ہمارے پہلے قلم کردہ حوالہ جات کے

علاوہ مندرجہ بالا حوالہ جات کے علاوہ

سے ظاہر ہوا ہے۔ مسند کے متعلق مذکورہ بالا

جو عرض کئے گئے ہیں وہ سب تقریباً کتاب الافان

متعلق ہیں۔ اب ہم کو مسند کی تشریح میں کتاب الزکوة

سے جو مدد ملی ہے اس کو بھی عرض کرتے ہیں۔ کتاب الزکوة

باب صدقة البقرین (دس کبوتر) البقرین بقرین

کے حدیث میں مسند کا لفظ وارد ہے۔ اس کی تشریح

شارعین حدیث نے جو فرمائی ہے وہ جب ذیل ہے:-

۱) زرقانی شرح موطائیں ہے:-

مسنة التى دخلت في الثالثة ذرق في

جلد ثانی باب صدقة البقرین

(۲) مصنفی میں ہے:-

مسنة آفت کہ گذشتہ باشد۔ دس در سال

داخل شد در سال سوم (مصنفی جلد اول ص ۳۸)

(۳) موسوی میں ہے:- والمسنة التى طعنت

في الثالثة (موسوی جلد اول ص ۳۸)

(۴) سندھی علی حاشیہ النسائی میں ہے:- مسنة

آی ما دخل في الثالثة (مقولہ علامہ سندھی

حنفی نسائی جلد اول ص ۳۸)

(۵) تحفۃ الاحوذی میں ہے:- مسنة ای ما دخل

له سننتان وطلع سننها و دخل في الثالثة

(تحفہ کتاب الزکوة ص ۳۸)

(۶) بذل الجہود میں ہے:- مسنة وهي التي

طعنت في الثالثة ثم يثبت بذلك لانها

طعنت سننها (بذل جلد ثالث کتاب الزکوة ص ۳۸)

(۷) ہدایہ مع کفایہ میں ہے:- وهي التي طعنت

في الثالثة (کتاب الزکوة فصل فی البقر ص ۳۸)

ناظرین کرام! حوالہ جات مندرجہ بالا سے ظاہر ہوا

ہا ہے کہ مسند گائے کی دو دھ اس کہلاتی ہے جس کے

دانت نکل آئے ہوں اور جو دو سال پوری کر کے تیسرے

سال میں قدم رکھے۔ واضح رہے محسن الجہود، بذل الجہود

فتح العلام کے کتاب الزکوة باب صدقة البقرین مسند

کی تشریح میں "ذات الجولین" لکھا ہے مگر یہ اعلیٰ تشریح

کے معارض نہیں۔ کیونکہ جو اس دو سال پوری کر کے

مسنہ کی تعریف و تشریح کے متعلق مذکورہ بالا حوالہ جات کے علاوہ مندرجہ بالا حوالہ جات کے علاوہ

تیسرے میں قدم رکھنے کے وقت الحولین تو بہر حال ہے اس کے علاوہ یہ بھی بات ہے کہ عون المجدود اور فتح المذنب کے کتاب الاضانی کے ان تشریحات لفظ مستہ انہی شارحین نے مستحکم ہوا ہے جو دو سال پورے کر کے تیسرے میں قدم رکھنے کے لئے قدم آگیا

پس ان کے ہر قدم کی تشریح میں کوئی تعارض پیدا کرنے کی جگہ نہ رہی تطبیق دینی چاہئے جو نہیں ہے عرض کی ہے بہر حال کتاب الزکوة کے اندر واقع شدہ لفظ مستہ کے تشریحات جو جو المصنف و سند بھی وہی و مستوی وغیرہ کے عرض کئے گئے ہیں ان تشریحات کے بالکل مطابق یہ کتاب الاضانی کے لفظ مستہ کے تحت پہلے عرض کئے جا چکے ہیں ان سب کا احوال یہ ہے کہ انہوں نے اور گائے اور بکری اس وقت قربانی کے قابل ہونے کے لئے ایک دن کے دودھ کے دانت لگانا

دانتوں کے نکلنے کے بعد اگر چاہیں اور اونٹ یا گویا سال تک ان کے دانتوں میں قدم رکھنے اور گائے و بکری دو سال پر اس کے تیسرے میں قدم رکھیں کہ دانت نہ نکلنا اور نہ گورہ بالا عمروں میں مذکورہ جانوروں کو چھوٹا ہونے کے شیعہ یا مستہ ہونے کا ہے

واضح ہو کہ جانوروں کے تیسرے ہونے کے لئے صرف ان کے دانت کا نام ضروری ہے کیونکہ ان کے دانتوں کے کسی سر نہ ہونے کے ہوا کی تاثیر ایسی ہر دانت مذکورہ بالا جانور کے دانت والے ہو جائیں تو ایسے موقع پر اتنا دانت کے نکلنے کا ہی رہیگا کیونکہ دانتوں کے نکلنے پر ایک کا دو دانت ہے اور عمروں کی نسبت جو تفصیلات ہیں وہ تشریح کلام کے تجربہ اور پیش آمدہ اذکار ہیں اس لئے ناقص راوی الحروف کی رائے میں لغوی ہوتی قربانی کے جانوروں کی شناخت کا داندہ دار گئے

دانتوں کے نکلنے کے موقع پر عمروں کی جو تعین فرمائی ہے وہ بہت بڑی حد تک ان کے صحیح تجربہ پر مبنی ہے و اللہ اعلم بالصواب

طریقہ ایک کابلی غزنی کا مسافر اتفاق سے میری تحریر کے وقت آپہنچا اس نے پوچھا اومووی صاحب!

کیا لکھتا ہے؟ میں نے سمجھا اگر قربانی کے جانوروں کے متعلق لکھتا ہوں کہ وہ قربانی کے قابل ہوتے ہیں؟ اس نے کہا یہ قصاص ہے اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا منہ کھینچ کر دانت دکھایا اور اہر کے دونوں دانتوں پر انگلی رکھ کر کہنے لگا کہ جب یہ دانت نکل آئیں تو ہم اس کے حلق پر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر قہری پھیر دیتا ہے اور جو نہ کہے تو اسے ہم نہیں کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا عمل ان عبد اللہ بن عمرؓ کان بنی من اللہ یا واللہ ان الٹی فہ شہید یعنی عبد اللہ بن عمر احقر اسے کہہ کر قربانی استرہاں سے چڑھ کر داندان نہر آوردہ دستہ جلد اول ص ۱۸۱

دانتوں میں ہے لا یضیی الا مشی المعز القنار و اللہ بنی و اللہ بنی (دو تہائی جلد ثانی ص ۱۸۱) مطلب یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بھیرا بکری دانت لگائے ہیں سے ہر ایک چیز کی قربانی اس وقت کرتے تھے جبکہ ان کے دانت نکل آئیں اگرچہ پھیر کا جزمہ یعنی بے دانت والا حسب فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جانور ہے مگر وہ پھیر کا دانتا ہی قربانی میں کرتے تھے ہر حال جزمہ مٹان کے سوا اور جانوروں کی قربانی کے لئے دانت ہونا ضروری ہے صرف دانت کی شرط ضروری قرار دینے سے جیسا کہ محدثین اعلام کی تشریحات سے پہلے ذکر کیا جا چکا ہے جماعت اہل حدیث اور اصناف میں جو اس کے اندر اختلاف ہے وہ بھی رفع ہو سکتا ہے کیونکہ حنفیہ کہتے ہیں کہ مستہ وہ ہے جو دانت والا ہو۔ ملاحظہ ہو بذیل الجہود کتاب الزکوة ص ۱۸۱ اور ملاحظہ ہو مقولہ علامہ سندھی حنفی علی النسائی جلد ثانی ص ۱۸۱ اور ملاحظہ ہو مجمع البحار جلد ثانی ص ۱۸۱ اور جماعت اہل حدیث بھی یہی کہتی ہے کہ مستہ وہی ہے جو دانت ہو۔ پس اختلاف کہاں رہ گیا ہے

کون کہتا تھا کہ ہم تم میں جس دانتی ہوگی یہ ہوائی کسی دشمن نے ڈالی ہوگی ہم معاصی بذل کی اس تشریح پر کہ مستہ وہ ہے جس کے دانت نکل آئے ہوں خوش ہو رہے تھے۔ لیکن

قدوری و بدائع کے حوالے سے آپ کے اس کھنے پر کہ الثانی من المعز والفقار ابن سنہ ہمارے خوشی مبدل بہ حیرت ہوئی کہ کہاں تو دانت نکلنے کی قید تھی اور کہاں اب ابن سنہ؟ کیوں نہ ہو یہ تو امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے۔

والثانی عند آری حنیفہ من الفقار و المعز ما تکتل لہ سنہ ملاحظہ ہو موسیٰ جلد اول ص ۱۸۱ اور ہدایہ میں ہے۔

والثانی من الفقار و المعز ابن سنہ ملاحظہ ہو ہدایہ ص ۱۸۱ جلد بدائع ص ۱۸۱ (و کذا فی کفر الدقائق ص ۱۸۱)

پس آئندہ مذہب میں اگر قلم کار رخ اور میری پھر گیا تو کیا بے باؤا؟ ہاں مولانا کے دیکھیں قلم سے حیرت انگیز متضاد تشریح پڑھ کر مجھے یہ شریا دیا ہے

مشتوق ما بمذہب ہر کس برابر است با ما شراب خورد و بزا بہ نماز کرد

بعد التلیا و التلی خلاصہ معروضات یہ ہے کہ قربانی کے لئے جانور کا دانت ہونا ضروری ہے ہاں پھیرا منہ دھا اگر دانت نہ ہوں تو بھی جائز ہیں بشرطیکہ جوہر اہل علم کی تشریح کے مطابق وہ ایک سال کے ہوں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

تصانیف مولانا ابوالکلام آزاد خطبہ عید اضحیٰ عید قربان کے روز پڑھنے کے علاوہ ہر معلومات سے پر ہے قیمت ۴۰ روپائی ایک آنہ دعوت عمل غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن اور حدیث کو دشمنی ہے قیمت ۴۰ روپائی امر الحریث فی الاسلام اسلامی حیات و عبودیت اور دیگر مسائل پر زبردست بحث کی ہے قیمت ۴۰ روپائی امر توصیہ شہادت شہادت امین سے ایک بصیرت افروز دس توجہ دیا گیا ہے قیمت ۴۰ روپائی امر منکوانے کا ہے۔ منہج انجاء الحدیث امیر

خطبہ عید اضحیٰ عید قربان کے روز پڑھنے کے علاوہ ہر معلومات سے پر ہے قیمت ۴۰ روپائی ایک آنہ دعوت عمل غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن اور حدیث کو دشمنی ہے قیمت ۴۰ روپائی امر الحریث فی الاسلام اسلامی حیات و عبودیت اور دیگر مسائل پر زبردست بحث کی ہے قیمت ۴۰ روپائی امر توصیہ شہادت شہادت امین سے ایک بصیرت افروز دس توجہ دیا گیا ہے قیمت ۴۰ روپائی امر منکوانے کا ہے۔ منہج انجاء الحدیث امیر

خطبہ عید اضحیٰ عید قربان کے روز پڑھنے کے علاوہ ہر معلومات سے پر ہے قیمت ۴۰ روپائی ایک آنہ دعوت عمل غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن اور حدیث کو دشمنی ہے قیمت ۴۰ روپائی امر الحریث فی الاسلام اسلامی حیات و عبودیت اور دیگر مسائل پر زبردست بحث کی ہے قیمت ۴۰ روپائی امر توصیہ شہادت شہادت امین سے ایک بصیرت افروز دس توجہ دیا گیا ہے قیمت ۴۰ روپائی امر منکوانے کا ہے۔ منہج انجاء الحدیث امیر

خطبہ عید اضحیٰ عید قربان کے روز پڑھنے کے علاوہ ہر معلومات سے پر ہے قیمت ۴۰ روپائی ایک آنہ دعوت عمل غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن اور حدیث کو دشمنی ہے قیمت ۴۰ روپائی امر الحریث فی الاسلام اسلامی حیات و عبودیت اور دیگر مسائل پر زبردست بحث کی ہے قیمت ۴۰ روپائی امر توصیہ شہادت شہادت امین سے ایک بصیرت افروز دس توجہ دیا گیا ہے قیمت ۴۰ روپائی امر منکوانے کا ہے۔ منہج انجاء الحدیث امیر

تصانیف مولانا ابوالکلام آزاد خطبہ عید اضحیٰ عید قربان کے روز پڑھنے کے علاوہ ہر معلومات سے پر ہے قیمت ۴۰ روپائی ایک آنہ دعوت عمل غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن اور حدیث کو دشمنی ہے قیمت ۴۰ روپائی امر الحریث فی الاسلام اسلامی حیات و عبودیت اور دیگر مسائل پر زبردست بحث کی ہے قیمت ۴۰ روپائی امر توصیہ شہادت شہادت امین سے ایک بصیرت افروز دس توجہ دیا گیا ہے قیمت ۴۰ روپائی امر منکوانے کا ہے۔ منہج انجاء الحدیث امیر

ملکی مطلع

واقعات عالم

جنگ چین و جاپان کے متعلق اس ہفتہ کوئی واقعہ قابل تحریر نہیں ملتا۔ البتہ اس ہفتہ ایک نیا شگوفہ یہ کھلا کہ سیانی جوائی جہازوں نے چین کی حدود (توتے) (۹۰) کے قریب بمائی مائی ہے فرانسیسی ہندو چین کے ایک شہر ستون پر بم گر کر اس کو تباہ و برباد کر دیا۔ ہلکے چار اور مقامات پر بھی بباری کی۔ فرانسیسی ہندو چین کی فوجیں اپنے دوسرے چھوڑ کر بھاگ گئیں۔

اس اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی ایشیا کی کوئی اہم سرکرہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ اخبارات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے اپنے سمندروں کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک تیسرا نیا بحری بیڑہ خاص جاپان کے خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے بنایا ہے۔ جہاں حکومت امریکہ کی دور اندیشی اس تباہی سے ظاہر ہو رہی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جاپان ہادہ و چین کے ساتھ چار سالہ جنگ کر کے کمزور ہو جانے کے ابھی دور دورہ کی سوچ رہا ہے۔ اگرچہ امریکہ کے مقابل کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ تاہم امریکہ کو ابھی سے اپنی حفاظت کا سامان کرنا پڑا۔

جرمنی و انگلینڈ اس ہفتہ کی آمدہ خبریں منظر ہیں کہ جرمنی کی طرف سے مائچسٹر اور جنوبی انگلینڈ کے شہر پورٹسموتھ پر شدید بمباری کی گئی۔ برطانوی جوائی بمبار جہازوں نے بھی جرمنی کی مقبوضہ بندرگاہوں اور جوائی اڈوں پر بمباری کر کے ان کو تباہ کیا گیا۔

جرمنی انگلستان پر ایک بڑا حملہ کرنا چاہتا ہے مگر اس کو موزوں راستہ نہیں ملتا۔ سب سے بڑا قلعہ

اس کے پاس جوائی حملہ کا تھا۔ مگر برطانوی جوائی فوج بھی اب پہلے کی نسبت بہت زیادہ تیار ہے۔ فرانس کی بندرگاہوں پر پورا تسلط نہیں اس لئے مارشال پتیاں سے ہٹلر کا نامہ پیام جاری ہے۔ ایک اور دیر میں انگلستان پر حملہ کرنے کا آرٹیلری ہے۔ ہٹلر کی فوجیں ہیں کہ اس کو اپنے ساتھ گائیڈ کریں۔ مگر وہاں کی حکومت اس بات کو ابھی منظور نہیں کرتی۔ یہ بھی خبریں آ رہی ہیں کہ آرٹیلری پر بھی غیر ملکی جہازوں نے بمباری کی ہے۔ برطانیہ تو ایسا کر نہیں سکتا اس لئے جرمنی کی حرکت ہی معلوم ہوتی ہے۔ بہر حال موسم بہار کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

جرمنی کے مظالم امریکہ کے اخبارات میں ایک المناک اطلاع شائع ہوئی ہے جو معاہدہ انقلاب کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

”یو یو آر ک ایجنڈہ می فرانسیسی بچوں کا خون حاصل کرنے کے لئے جو مئی ۱۹۱۵ء میں اور مقبوضہ فرانس کے بعض دیہات سے سینکڑوں فرانسیسی بچوں کو ان کے والدین سے چھین کر جرمنی لے گئے ہیں۔

یہ ہولناک انکشاف ایک فرانسیسی پادری نے اپنے ایک بیان میں کیا ہے۔ جو اس نے ایک غیر جانبدار ملک سے مقبوضہ فرانس کی حالت کے متعلق شائع کیا ہے۔ اس پادری کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس کی ذرا اور معدنی پیداوار کا رخاؤں کی مشینوں اور قدرتی کے بعد ہانڈیوں نے فرانس کی آئینہ نسل کو ختم کر دینے کا نیا ڈھنگ اختیار کیا ہے۔ اساس۔ لوہہ اور مشینوں فرانس کے بعض علاقوں سے جو فرانسیسی غیر مقبوضہ فرانس اور غیر جانبدار ممالک میں پہنچے ہیں انہوں نے یہ تو کم بھری داستان سنائی کہ ان کے بچے نادریوں نے ان سے چھین لئے تھے۔ اس وقت یہ خیال کیا گیا تھا کہ نازی ان سے کھیتوں اور کارخانوں میں سیکار لینے کے لئے جرمنی لے گئے ہونگے۔ مگر جرمنی سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ جرمنی کے مختلف ہسپتالوں میں ان کے جسموں سے خون، زخمی جرمن سپاہیوں کے جسموں میں داخل کرنے کے لئے

نکالا جاتا ہے۔ ہر ایک بچے پر ہر مہینے میں تین بار یہ عمل کیا جاتا ہے۔ فرانسیسی پادری نے اپنے بیان میں لکھا ہے کہ بظاہر یہ بات غیر اطلب معلوم ہوتی ہے مگر نادریوں سے ہر بریت کی توقع کی جاسکتی ہے۔ نیز اس خبر پر اس لئے بھی یقین کیا جاسکتا ہے کہ پولینڈ میں نادریوں نے اپنی اس بریت کا مظاہرہ کیا تھا۔ انہوں نے پولینڈ کے سکونی بچوں کو گرفتار کیا اور جرمنی لے گئے تھے۔ اور وہاں ان کے جسموں سے خون نکال کر اپنے زخمی سپاہیوں سے جسموں میں داخل کرتے تھے۔ سینکڑوں پول بچے اس طرح ہلاک کئے گئے تھے۔ اب فرانسیسی بچوں پر یہ عمل کیا جا رہا ہے۔ انقلاب لاہور ۱۳ جنوری ۱۹۰۵ء

الجمہیت

امریکہ و انگلستان امریکہ کی حکومت اور

عوام کی اکثریت پہلے ہی برطانیہ کو امداد دینے کے حق میں ہے۔ مگر حال ہی میں امریکن کانگریس میں ایک نیا امدادی بل پیش کیا گیا ہے۔ جس کا مخلص حسب ذیل ہے۔

”واشنگٹن۔ اجڑی جمہوریوں کو امداد دینے کے متعلق پریزیڈنٹ روز ویلٹ کا بل آج امریکن سینٹ اور نمائندگان کے ہاؤس میں پیش کر دیا گیا۔ اس بل کے ذریعے پریزیڈنٹ روز ویلٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ

”اگر وہ ایسے ممالک کے لئے جہاز کی آزادی کو وہ امریکہ کے ڈیفنس کے لئے اہم اور ضروری سمجھتے ہیں۔ امریکن کارخانوں میں امداد وغیرہ تیار کرانیں۔

اس بل کے ذریعے پریزیڈنٹ روز ویلٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ امریکہ کے حفاظی اسباب کا کوئی حصہ اپنے مالک کے ہاتھ فروخت کر دیں۔ یا استعمال کے لئے انہیں دیں یا ٹھیکہ پر دیں۔ یا کسی چیز کے بدلے ان کے حوالے کر دیں۔

اس بل کے ذریعے پریزیڈنٹ روز ویلٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایسے ممالک کے قابل مرت اسلحہ کی مرمت امریکن کارخانوں میں کرا سکیں۔

تاریخ سلطین عثمانیہ کے عہد شاہیوں کے حالات اور تاریخ برطانوی کے حالات۔

۱۵) اس بل پرینٹڈٹ معدولیت کو اس امر کا اختیار بھی دیتا ہے کہ وہ ان اسلوحات کے استعمال کے متعلق جو امریکہ اپنے مالک کے حوالے کرے گا۔ بر قسم کی و انصاف ہم پہنچا سکیں۔

۱۵) اس بل کے ذریعے پرینٹڈٹ معدولیت کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ ایسی حکومتوں کو امریکہ سے اسلوحہ وغیرہ اور ڈیفنس کے لئے ضروری ہوں۔ برآمد کرنے کی اجازت دیں۔

دہر تاپ لاہور ۱۳ جنوری ۱۳۹۵ھ
الحمد للہ امید ہے یہ بل بھی پاس ہو جائیگا۔ او۔ اس سے برطانیہ کو پہلے سے زیادہ تقویت پہنچے گی۔

محاذ بلقان و لیبیا
محاذ بلقان برطانیہ و یونان کی افواج کے ہاتھوں شکست پر شکست کھارہا ہے۔ ایکسٹراٹری ایب مقابلہ نہیں لاسکتا جرمنی اپ امداد کرنے سے دریغ سوچ رہا ہے کہ کوئی راستہ بنا کر بلقان پر چڑھائی کروں، روس کی سرحدوں پر بھی فوج توجہ کر رہا ہے۔ روس بھی اس چال سے بے خبر نہیں۔ شاید روس اور جرمنی کی محاذ بلقان پر ٹکرائو ہو جائے گا۔

لیبیا کے محاذ پر برطانوی افواج کو شاندار فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ صدی برائی کا سر کرنا تھا کہ آئندہ کے لئے راستہ ران ہونا چاہا رہا ہے۔ گذشتہ ہفتہ بار ڈیا پر قبضہ برطانوی افواج کے لئے مہیا گ فال ہے۔ برطانوی افواج طبرق کے قریب پہنچ رہی ہیں۔ ایک دو دن میں اس پر بھی قبضہ ہو جائیگا۔ اس کے آگے ایک اور مقام بنگزنی پر غنیمت انٹن معرکہ کا خیال کیا جاتا ہے۔ یہ مقام طبرق سے دس میل آگے ہے۔ جرمنی اگر اٹلی کی امداد کو اس طرف آئے تو عین ہے یہی محاذ فیصلہ کن ثابت ہو۔

اسلامی ممالک اور جنگ
خطرہ تھا کہ کہیں اسلامی ممالک اس کی پیٹ میں نہ آجائیں۔ مگر آج تک تو بفضل خدا وہ محفوظ ہے۔

ہیں۔ لیکن خطرہ جنگ کا تا حال ختم نہیں ہوا۔ اس ہماری دعا ہے کہ مالک المملک اسلامی ممالک کو اپنی حفاظت میں رکھے اور دنیا کو بھی اس جنگ کی شر سے بچائے۔

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)
براہ ہر بانی بائیں طرف چلو
براہ ہر بانی سرنگ سے پرے رہو

آج پنجاب کے ہر بڑے شہر اور قصبہ کی دیواروں پر ہزاروں پوسٹر چسپاں کئے گئے ہیں جن میں سرنگوں سے متعلق قواعد پر غور کر کے لئے مندرجہ بالا الفاظ میں اندھا دھند لاریاں چلانے والوں، صبر آزما نہ سمجھتے رہنا، چکر لے والوں اور بے پرواہ انگریزوں سے درخواست کی گئی ہے۔ یہ پوسٹر فرسٹ کے ہفتہ کا صرف ایک پہلو ہے۔ جمہور پنجاب ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی زیر سرپرستی منقذ کیا گیا ہے۔

سرنگوں پر کم و بیش پچاس ہزار سکاؤٹ اور سکاؤٹ ماسٹر موجود تھے جو جیسا کہ ایک سکاؤٹ کا فرض ہے نہایت خوش خلقی کے ساتھ ہر قسم کی کاؤسی چلائے والوں کو سمجھا رہے تھے کہ کوئی شخص جو سرنگ کو استعمال کرتا ہے اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ ہنگ کے لئے خطرہ کا موجب ثابت ہو۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ اس بات میں کوئی دقت پیش نہیں آتی چاہئے کہ ہر شخص جو کتا رہے بائیں طرف پٹریاں نہ بٹھائے، اشارہ کر دے۔ البتہ اس طرح صوبہ میں ہر سال تقریباً پندرہ سو اشخاص کو ہلاک یا زخمی ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ۱۹۳۹ء میں سرنگوں پر حادثات کی وجہ سے ۱۶۳۹ اشخاص زخمی ہوئے جن میں سے ۲۵۲ مر گئے۔

حادثات کے تجزیہ سے ظاہر ہوا کہ ان کی وجہ پیشنی فحاش ضرورت سے زیادہ تیز رفتار اور مانگیروں اور چکر لے والوں کی بے پروائی تھی۔ کوئی سبب بھی ایسا نہیں تھا جو ناگزیر ہو۔ صوبہ بھر میں

بہت سے سکول اور کالج سینٹر فرسٹ کی ہم میں شریک ہوئے اور سکولوں میں خاص طور پر تیار کردہ پیکر دیئے گئے۔ اس ہم کی ایک خصوصیت پولیس اور آؤٹ باؤل ایسوسی ایشن کے ممبروں کا گہرا تعاون ہے۔ جو اس سلسلہ میں حاصل کیا گیا ہے۔ مختلف یونٹوں کے کام میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی غرض سے ہمارے سکاؤٹ ایسوسی ایشن کے سینئر افسروں نے سڑکوں پر غشت کی سرگلس یلگ پراونشل کمشنر اور مسٹر سی کاربٹ چیئرمین ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے سکاؤٹوں کا معاشرہ کیا اور ان کی سرگرمیوں کی دیکھ بھال اور رہنمائی کی۔

بڑا کیسیلنسی سرگرمی کی ایک جین سکاؤٹ نے اس ہم کو اپنی دعا سے برکت سے فیضیاب کیا ہے۔ کیونکہ آج یہ خیال ہے کہ سکاؤٹوں میں سکاؤٹوں کی خدمت گزاروں میں سینٹر فرسٹ کا ہفتہ اہم ترین حیثیت رکھتا ہے لاہور کو آنے والی تمام بڑی بڑی سڑکوں کے معاشرہ سے معلوم ہوا کہ سینٹر وار کو سکاؤٹ صبح سے ہی اپنے کام پر لگے ہوئے تھے۔ سکاؤٹوں کی ایک پارٹی لاہور سے امرت سرگرمی کے لئے والی سرنگ پر تعینات کی گئی، جہاں آمد و رفت بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح دوسری پارٹی ٹیکل فرورڈ روڈ، ملتان روڈ اور راوی کے پل پر غشت کرتی رہیں۔ (لاہور ۱۱ جنوری ۱۳۹۵ھ)

مسلمانوں کا دور جدید
اور ہندوستان کا مستقبل
کا آدہ درجہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصل فوٹو۔ مشرق قریب میں مغربی سیاست ہندو جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ پڑھ کر معلومات حاصل کیجئے۔ قیمت ایک روپیہ دہر اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کے متعلق تحقیقین یارپ و امریکہ کی رائیں۔ قیمت چار آنے دہر فوٹ و محصول ڈاک دونوں کتب کا ہندو فریدار ہوگا۔ لے کا پتہ۔ منیجر دفتر الحمد للہ امرت سر

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

مومیائی

مصدقہ علامہ اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہل حدیث
 ہزارہانہ تازہ بتانہ شہادت آتی رہتی ہیں
 خون صلیح پیدا کرتی اور قوت پاہ کو بڑھاتی ہے۔ ساجد
 سن ووق۔ دوسرے گھانسی۔ ریش مکڑی سے کو برقع
 کرتی ہے۔ لڑوہ اور شانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریاں یا کسی
 دوسرے تین کی کمر میں دوسروں ان کے لئے اکیر ہے۔
 دوسرے دن میں وہ موقوف ہو جاتا ہے۔ کے بعد
 استمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو کھات
 بخشاس کا ادنیٰ اگر شرب ہے۔ چوت لگ جائے فریڈی
 کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد و عورت۔ بچے
 بڑے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ رضعیت العر کو صفا
 پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ یک
 چٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ تیت فی چٹانک
 ہر ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ غار۔ آدھ پاؤ لکڑی پاؤ لکڑی
 شے مع حصول ڈاک۔ مالک خیر سے حصول ڈاک علیحدہ
 ہوگا۔ اٹالی بڑا سے ایک پاؤ کی قیمت مع حصول ڈاک
 لکڑی پیشی ہر چھ مئی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روٹ
 کی جائے گی اور نہ ہی ہندیہ وی پی۔

تازہ ترین شہادتیں

آگر واشوند کس موہاری۔ قبل اس کے ایک چٹانک
 مومیائی آپ کے پیس سے منگوائی تھی۔ بفضلہ اس سے
 مریضہ کفائدہ ہے ایک چٹانک اور بھیجیں ۲۰ ڈبہ
 جلاپانی ولدا صاحب میرا۔ جن گدن نے مومیائی استعمال
 کیا ہے۔ بے صفا تازہ ہوا ہے واقس لاجواب ہے ایک پاؤ لکڑی
 نام اور ایک چٹانک دو منگوائی کے نام ارسال فرمائیں۔ ۲۰ ڈبہ
 جناب عبدالکریم عمر الدین صاحبان مجھے قبل ازیں آپ سے
 ایک پاؤ مومیائی منگوائی تھی۔ اس سے پیشتر بھی کئی دفعہ
 منگوائی ہے۔ بہت فائدہ مند ہے۔ اب ایک پاؤ بڑی عید
 دی پی اور بھیجیں ۲۰ ڈبہ
 منگوائے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
 پریوٹر وی میڈیسن انجینی امت مر

تمام دنیا میں بے مثل ۱۹ غزنی سفری حمال شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
 اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی طرز۔ بارہ چھ مطلق
 تمام دنیا میں بے نظیر
 مشکوہ مترجم و محشی اردو
 چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے۔ فی جلد بجا
 ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کینیت
 اخبار اہل حدیث میں شائع ہوتی رہی ہے
 بتمہ۔ مولانا محمد الغفور صاحب غزنی
 محمد ایوب حسان غزنی
 مالکان کا خانہ انوار الاسلام امرتسر

اہل حدیث کی ضرورتیں

۱۱) زیر تالیف کتاب اہل حدیث کی موجودہ دنگاں
 کے لئے موجودہ مدارس اہل حدیث جن میں متوسط سے
 اوپر تعلیم ہوتی ہے، اس کے مفصل حالات۔ جیسا کہ مدرسہ
 دار السلام عمر آباد میں ان کے حالات رسالہ "صحیف"
 جولائی و اگست ۱۹۳۹ء میں چھپے ہیں۔ ان میں نصائح
 بھی لکھا جائے۔

۱۲) علامہ اہل حدیث کے سوانح کی فراہمی
 ۱۳) رعایت کتاب تراجم علامہ حدیث ہند
 خریداری جن پر ان تمام تصانیف کا مدار تکمیل ہے
 صفات ۴۲۵۔ قیمت میں ۸ رعایت کردی گئی ہے۔
 یعنی ۲ روپے علاوہ محصول ڈاک

(منگوانے کا پتہ)
 ملک ابوبکری امام خان نوشہرہ وی
 سوہرہ دگو جرنوالہ پنجاب

ہمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ دنیا فتنہ اقامت ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا
 یقین ہو جاتا ہے۔ جسے ہمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی نوڈناری
 حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

ہمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی اور ٹیلیس کے ساتھ ہر سال ہزاروں
 دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا ہمہ کرار کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا
 سنگ بنیاد رکھتے ہیں۔ دیر نہ کریں۔ بلکہ آج ہی اور ٹیلیس کی پالیسی خریدیں۔
 مزید معلومات کے لئے

اور ٹیلیس گورنمنٹ سیکورٹی لایف انشورنس کمپنی لمیٹڈ میڈیٹافس کمپنی
 کو لکھیں

کتاب خانہ شایہ امرتسر میں اسلامی، علمی، تاریخی، طبی کتابیں بکفائت ملتی ہیں۔ دہم کتب خانہ۔ امرتسر

مقامہ انظران - یعنی عربی کی عربی کتاب - یہ کتاب پورے خطے کے ہندی عربی کا ترجمہ عربی میں ہے۔
 یہ خطہ انجیل اور تہذیب

تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

دور قریب مرزائی مشن :

فتح ربانی حیات مسیح - مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجپوت جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶
شاہ انگلستان اور مرزا قادیان جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ چارچ پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قابلہ دید ہے۔ قیمت ایک آنہ

فسخ نکاح مرزا ثانی اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ جس میں بتلایا گیا ہے کہ مرزائی اصل اسلام سے خارج ہیں۔ نکاحات مرزا جو کہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکاحات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکاحات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں اور ساتھ ہی مولوی عبد اللہ چکروالوی کے معارف و نکاحات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۳

محمد قادیانی کہ مرزا صاحب قادیانی کا بیٹا تھا جس میں شیل ہوں جو ان کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعوے کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲

تعلیمات مرزا مع جواب الجواب کے لئے ایک مختصر عمر جامع رسالہ تعلیمات مرزا "شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب

اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پاسکتا ہے۔ قیمت ۶
فیصلہ مرزا دعویٰ (دور) اس رسالہ میں آخری فیصلہ دے کے اعتبار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور آخری فیصلہ کے متعلق ان تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے ایک زبردست تر ہے۔ قیمت ۴

ایضاً۔ مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی ترجمہ۔ ۵
اس رسالہ میں مرزا صاحب کو **علم کلام مرزا** بحیثیت مصنف ہانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نمایاں ہے۔ اس کا مفہوم بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہو گا۔ قیمت چھ آنے (۶)

عجائبات مرزا یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی ہے۔ ۳
اس رسالہ میں ہر دور **مہباء اللہ اور میرزا** مدعیان و شیخ مہباء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی شیخ ایرانی سے مستفیض تھے۔ قیمت ۶

مرکالمہ احمدیہ میں نبوت مرزا پر مناظرہ کرنے ایک دوسرے کو چیلنج بازی کے متعلق جو مضامین "پیغام صلح" لاہور و "الفضل" میں شائع ہوئے رہے

ہیں۔ دوح کئے گئے ہیں۔ قیمت ۴
(در قریب عیسائی مشن)

اس کتاب میں قریت انجیل اور قرآن تعالٰیٰ ثلاثہ کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ انجیل قرآنی قریت و انجیل کے مقابلہ میں ہر قسم کی افراد و تفریق سے پاک ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر موقوف ہے۔ طرز و قریب بلکل انوکھا ہے۔ قیمت ۱۱
توحید و تثلیث تثلیث کو عقل اور نقلی دلائل کے ساتھ روک کر دیکھنے پر موقوف ہے۔ اس کتاب کو دلائل اور ہدایت کے ساتھ ثناء۔ ۱۱
قابلہ دید ہے۔ قیمت ۳

جو اب اس نصاب میں اس رسالہ میں عیسائیوں کی جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراضات کئے ہیں یعنی حقائق قرآن (۱۷) اثبات تثلیث (۱۸) میں مسیحی کیوں جواب کا جواب مفصل و مدلل دیا گیا ہے۔ جن کی گماختہ تردید آج تک عیسائی معاندان نہیں کر سکے۔ قیمت ۸
(در قریب آریہ مشن)

اس کتاب میں ان ۱۵۹ سوالات کا مشمول **حق پرکاش** اور علما نے جواب دینے سے جو سوالیہ دیا اندے اپنی مشہور کتاب "ستیاہرہ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا جواب اب بھی کتاب حق پرکاش ہے۔ جو کوئی بار طبع ہوا ہے۔ قیمت ۱۲

الہامی کتاب وہ قابلہ دید تحریری مباحثہ جو مرزا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب و ماسٹر آتامام صاحب کے مابین ہوا جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ صفحات ۱۹۲۔ قیمت ۱۲

حرک اسلام بحجۃ تحریک اسلام اس رسالہ میں ان اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا نے قرآن مجید پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو پڑھ کر موصوف نے جو بات کی حقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو گیا۔ جدید ایڈیشن۔ قیمت صرف ۹

محمد مرزا قادیانی - اس کے بڑے بڑے پیروں کے عربی دیان آجاتی ہے۔ قیمت ۸

گیارہ خوبیوں والی جمائل شریف مترجم

خوشخط - جناسہ - جلد اول سستی

ترجمہ زیر قلم شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی۔ حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن۔ شروع میں فضائل قرآن و فہرست مضامین قرآن مجید مع حوالہ سورہ و در کورج اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر حیات مجیدہ۔ کاغذ سفید۔ ڈمٹی۔ ٹائٹل شاندار رنگین۔ باوجود ان خوبیوں کے بدیہ صرف دو روپیہ غار۔ محصول ایک ۱۱

چودھویں صدی کے مدعیان نبوت

اس کتاب میں یہ دکھایا گیا ہے کہ نہ صرف مرزا صاحب قادیانی ہی مدعی نبوت ہے بلکہ اس صدی (چودھویں) ہجری میں تقریباً تین صدیوں کے مدعیان نبوت بھی ہیں جن میں سے کچھ مرچے ہیں اور چند اب بھی موجود ہیں۔ یزبانی اور بہائی مذہب کے بارہ مدعیان نبوت کا مفصل حال دکھایا گیا ہے۔ اس مقصد کے بعد درانی لٹریچر اور خود مرزا نے قادیانی کی پوری سوانحی کہہ کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح قادیانی نے جو کچھ بھی پیش کیا ہے یا جس قدر بھی تاویل و تحریف میں زور دکھلایا ہے سب کا سب ہالی اور بہائی مذہب سے حاصل کیا ہے۔ انہی امور کی بنا پر عام اہل قلم حضرات نے اس کو بے حد پسند کیا ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ ۲۶۳۲۰ کے ۱۵۰ صفحات کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (دعیم)

ویدار تھہر پر کاش عرف ویدک تہذیب۔ مصنف پنڈت آتما نند صاحب امرتسری۔ وید منتروں کے حوالے دیگر انہیں خلاف اخلاق ثابت کیا ہے۔ نیز بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید خدا کا کلام نہیں بلکہ انسانی تصانیف ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت بجائے غیر کے دس آنے

فرقہ شیعہ کی تردید میں بے نظیر کتابیں

حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطوط کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے جس میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی اذوئے قرآن و حدیث تردید کی ہے۔ خود منگو انہیں اور پڑھیں۔ باوجود ضخیم ہونے کے قیمت صرف آٹھ آنے (دعیم)

اس کتاب میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت و واقعات کو بلا۔ کو فیوں کا حضرت امام شہادت حسین کی خدمت میں کو ذلالت لائے کی دعوت دینا۔ پھر یزید کے حکم سے ان پر تلوار اٹھانا غرضیکہ تمام واقعات مفصل و سن ہیں۔ قیمت صرف چار آنے (دعیم)

از مولانا عبدالسلام صاحب بستوی۔ اس کتاب میں ماہ عمر کی مروجہ بغاوت کی قرآن و حدیث اسلامی توحید اللہ احوال ائمہ سے تردید کی گئی ہے۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۴

مصنف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت خلافت محمدیہ کر کے قرآن مجید سے ان کے موافق اور متفق ہونے پر عالمائے اسلام استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت تین آنے (دعیم)

از مولانا موصوف۔ خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا خلافت رسالت ہے حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ڈیڑھ آنہ (دعیم) منگو انے کا پتہ ۱۔ منیجر دفتر اخبار الحدیث امرتسر

ارشاد و رسالت

ارشاد و رسالت ایک مسلمان کی دینی اور دنیوی زندگی کا دستور العمل ہے جس میں آقا کرامت اور احادیث صحیحہ کا ترجمہ سلیس اور دو نظم میں پیش کیا گیا ہے۔ آج تک اس کا نظم میں ایسی دلکش اور اخلاقی آموز کتاب شائع نہیں ہوئی۔ مسلمان بچوں اور بچیوں کو یہ نظمیں زبانی یاد کر کے قرآن اور حدیث کا عامل بنانے کی ضرورت ہے۔ کاغذ سفید اور دبیر۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ ملے کا پتہ ۱۔ منیجر اسلامی دار الاشاعت اقبال گنج۔ گجرات۔ پنجاب

کتاب الروح

اردو ترجمہ مستند امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ۔ عذاب قبر و روح کی حقیقت کو ایسے طریق سے بدلائل عقل و نفس ثابت کیا ہے کہ مجال انکار نہیں رہتی۔ قیمت ۴ روپیہ

یاد شاہ بننا چاہتے ہو یا ولی غزالی

اس میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کر کے سراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کبیری، سرور علم و کرامت وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۴ روپیہ

الترغیب والترہیب

عبد اداوہ مصنف امام منندی۔ ہر مشروع فعل کی ترغیب اور منوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث لا کر ان کے ثواب و عذاب کی شرح کی گئی ہے۔ قیمت ساٹھ تین روپے ۳۰

امام روادئی کی مشہور کتاب ستینی کا اردو ترجمہ۔ ساٹھ علوم کے بعض مشہور مسائل پر بحث کی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ نو آنے ۴۰

العقل و نقل مولانا شبیر احمد صاحب دیوبند جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قیمت دس آنے (دعیم) منگو انے کا پتہ ۱۔ منیجر الحدیث امرتسر

کائنات روحانی۔ قرآن حکیم کا انسان کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا بہت۔ قیمت ہر پتہ ۱۔ منیجر الحدیث

صرف ڈیڑھ روپے میں اہل حدیث بھائیوں کے مذہب کی

نہایت اہم اور ضروری چوبیس عدد کتابیں مجلد

۱۱۔ نادان نظامی جن نظامی دہلوی نے مذہب اہل حدیث کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی ۱۰

اس میں جواب ہے اور مذہب اہل حدیث کی حقانیت کا ثبوت ہے (۲۷) دلائل الفرقین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار و روایات کی تردید۔ اس کے جتنے دلائل بدعتی دیتے ہیں۔

سب کے نہایت دلیل اور محسوس جوابات ہیں۔ ۱۳۔ کتاب العقائد حضرت امام احمد بن حنبل کی

کتاب العقیدہ کا اردو ترجمہ (۲۴) مذہب اہل حدیث۔ اہل حدیث کا مذہب کیا ہے ؟

اس کا بیان جو تمہیں ان پر دیکھی جاتی ہیں سب کا ازالہ۔ ناگن ہے کہ اس کے دیکھ لینے

کے بعد کوئی شخص ہم سے ہٹ سکتا ہے (۵) اشعار رد تقلید۔ ثنوی مولوی دوسک کے

کے اشعار مع اردو ترجمہ (۶) محرم نامہ۔ تفریہ داری اور محرم کی تمام بدعتوں کی تردید

مع سوانح امام حسن (۷) رجب نامہ۔ ماہ رجب کی تمام بدعتوں کی تردید مع بیان و ثبوت

مذہب جہانی (۸) عید عید۔ عید الفطر کے فطرے کے نماز عید کے جملہ مسائل و فضائل

و غیرہ (۹) ڈاڑھی مویجہ کے احکام۔ خطبہ نماز کے مسائل۔ لباس کے احکام و

مسائل و غیرہ (۱۰) بقرہ عید۔ حضرت ابراہیم کی آزمائش کے ذریعہ اللہ کی قربانی کے

واقعات، گائے کی قربانی کا ثبوت۔ قربانی کے احکام۔ بقرہ عید کے کل مسائل نماز عید

کی ترکیب (غیرہ) (۱۱) تعلیم النساء عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے جوازیں

مع تردید مخالفین (۱۲) آداب قبور۔ قبرستان میں۔ ان سے کام منع ہیں ؟ اور زیارت

قبور کا مسنون طریقہ کیا ہے ؟ (۱۳) طوکیٹ۔ ان اور اہل حدیث پر جو اعتراضات

ہیں ان کے جوابات (۱۴) علماء تقلیدین سے تقلید کی بات ایک سو سوالات جن کے جوابات

سے وہ عاجز ہیں (۱۵) ترجمہ خطبہ جمعہ کے خطبہ مقررہ کرنے کے دلائل مع تردید

مخالفین (۱۶) مناظرہ تقلید خفی مناظرہ کے دلائل اور محمدی کے جوابات (۱۷) مسئلہ امام

امام و امیر کے نام سے ہندوستان کے مدعیوں کی تردید (۱۸) خفیت۔ کتب فقہ کے غلط

نمائش کی تردید۔ حقیقی لقب کی تردید (۱۹) حیات النبی۔ حیات و وفات رسول کی کامل

بحث اور حضور کی وفات (۲۰) تماریح تفریہ۔ تفریہ ہندوستان میں کب آیا ؟

پہلا تفریہ۔ تفریہ کی تردید (۲۱) ادب نماز۔ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کے

دلائل مع تردید مخالفین (۲۲) صلوة غوثیہ کی کامل تردید۔ بدعتیوں کے کل دلائل

کے جوابات سمیت (۲۳) تبرک پرستی۔ تبرکات کو چومنے چاننے ان پر سید لگانے کی

حرمت مع جواب بدعتین (۲۴) متعالہ رجحانی۔ غیبت چلی تجسس کی حرمت مع

مواقع جواز (۲۵) نام محمد۔ محمد نام رکھنے کا ثبوت مع تردید اول مخالفین۔

نوٹ ۱۔ ان چوبیس کتابوں کی مع جلد اعلی قیمت دو روپے ہے۔ اس وقت ہم صرف

ڈیڑھ روپے میں دے رہے ہیں۔ حصول اکرم رجسٹری سات آنے جلد مع غرضی نوٹ

ایک روپیہ ہندو آنے کا معنی آرڈر کر کے منگوا لیجئے۔

ہمارا پتہ ۱۔ کتب خانہ محمدیہ دفتر انجاء محمدی۔ بارہ بندہ دروازہ

خطبات سلمان۔ کافی بیان پانچ سو روپے کے دس مرکز دارالافتاء دہلی۔ نئی تالیف۔ بہت زیادہ

بہت زیادہ

خطبات محمدی

(حصہ اول و دوم) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۵۵ کتاب

جمع کئے گئے ہیں۔ یہ خطبات کیا ہیں ؟ ان کی نسبت مختصر طور پر لکھا جا رہا ہے کہ

یہ وہ مراعات خطبات تھے جن کے اثر سے دشمنان اسلام جان نثار اور مشرک

مردم دل ہوتے تھے۔ اصلی عبارت عربی میں مع اعراب زیر و بر و غیرہ۔ ساتھ ہی

ترجمہ۔ بعد میں اس کی تشریح بیان کی گئی ہے۔ جلد اول میں ایک سو چار سو

جلد دوم میں دو سو پینتالیس خطبات ہیں۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت فی جلد

ایک ایک روپیہ۔

جس میں ساتھ عمدہ خطبات ہیں اور ہر ایک خطبہ

خطبات دین محمدی کے بعد ایک ایک وعظ علیہ وسلم ہے۔

مطبوعہ لاہور قیمت ۲۰۔ جلد ڈیڑھ روپیہ

شنائی برقی پریس امرت

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گودھمی۔ لٹڈ کے چھپائی نہایت عمدہ۔ خوش نما۔

رنگ دار و سادہ اردو نروں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی

کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہارات۔ رسیدیں۔ دعویٰ خطوط، ایڈیٹنگ اور لٹل وغیرہ

چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت ذرا دیر سے جواب

آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود بخود متعلق گاہک بن جائیں گے

آرڈر یا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔

مینجر شنائی برقی پریس۔ مال بازار امرت

مترجم اردو جس میں بارہ بیانیوں کے غلط اند

مجموعہ خطبہ دوازده ماہی تا لیاغات مولانا امجد اسامی شہید۔ مولانا شاہ

ولی اللہ صاحب دہلوی درج ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

نوٹ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب۔ شاہ

خطبات التوحید جدید۔ اسامی صاحب شہید۔ مولانا امجد ابوالحسن

صاحب مرحوم۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت بارہ آنے ۱۲

نوٹ ۱۔ حصول اکرم رجسٹری

بذریعہ خریدار ہوگا

مینجر الحدیث

الحدیث امرت

خدمت شریف ایڈیٹر صاحب رسالہ

جامعہ "قول باغ" دہلی

Dellhi

رجسٹرڈ و ایم ایف ۳۵۲

شرح قیمت اخبار

ایمان ریاست سے سالانہ غلہ
دوسرا و جائیدادان سے
عام خریداران سے
ششماہی
حاکم غیر سے سالانہ
نی پرچہ - - - - - ۲۰
اجرت اشتہارات کا فیصلہ
پر ریضہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جد خط و کتابت و ارسال ذریعہ مولانا
ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)
مالک اخبار الحمدیث امرتسر
ہونی چاہئے۔

افکار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جسٹس

پس حدیث مصطفیٰ بر جان سکندر

دفعہ الحمدیث
امرتسر
جو ک کڑہ بھائی

۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول
ابوالوفاء
ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام خصوصاً سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) تحریکات اسلاموں کے باہمی تعلقات کی تکمیل کرنا۔
(۴) قیمت بہر حال ہنگی آئی چاہئے۔
(۵) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۶) مضامین مرسلہ بشرط پند مکت درج ہو سکیں۔
(۷) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ مرکز واپس نہ ہوگا۔
(۸) بیگزنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۲۵ - ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۴۱ء یوم جمعہ المبارک

اخبار الحمدیث کو بدیہ تبریک

از محمد بن علی صاحب ہندم بمکلی نظم ام آباد (دکن)

مجمع البحرین کہنا تجھ کو بے شک ہے بجا
حامی دین متین ہے واقعہ شرع میں
تجھ کو وہ ہمت خدا نے دی ہے اپنے فضل سے
تیری پالیسی سے خوش ہیں موت بھی دشمن بھی
قادیانی و ہستی آریہ اور رافضی
جتنے ہیں اخباریاں کے سب کا یہ سردار ہے

دین و دنیا کی فلاح کا راستہ تجھ سے ملا
میرزا و یقین گنجین صدق و صفا
ہنگامہ دہشت میں توجہ کو پھیلادیا
اس نئے انداز سے غیبروں کو تو اپنا کیا
دشمنان دین حق کو سرکپل کر رکھ دیا
کیونکہ یہ آئینہ شہر دار کے افکار کا

بدیہ تبریک ہندم سال نو کا پیش کر
اور دعا کرتی ہے اسکو عمر حضری ہو عطا

فہرست مضامین

نظم اخبار الحمدیث کو بدیہ تبریک - ۱
انتخاب الاخبار - ۲
ہند و دھرم اور عیسائی مذہب - ۳
قادیان کی زمین و دم شریف ہے - ۴
اور خودیا قادیان ایک روحانی قلعہ - ۵
قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضرین کی تعداد مدہ - ۶
ماہ محرم میں مسلمانوں کا طرز عمل - ۷
قرآن غیر مخلوق ہے - ۸
حدیث حقا اور مولوی محمد شریف کوٹلوی - ۹
تماس - ۱۰
متفرقات - ۱۱
اشتہارات - ۱۲

غالبی برقی پریس نالی بابا - امرتسر میں پاشا ہما جو مصداق علیہ السلام پندرہ شریک کر دفر الحمدیث کو بھائی امرتسر سے شائع ہوا۔

سید محمد رفیع احمدی

توبہ التصحیح - نیک کرداری - اخلاق - اصلاح اعمال اور مذہبی تعلیم کا پیش بہانہ نہ جس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ قیمت ۱۲ مارے کا چھوٹا

الفصل ۲۰ - جنوری ۱۸۸۱ء

حیدر آباد دکن میں دارالترغیبیہ العبدین احمدیہ
تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ غلیظ گندھ کی بیرو کلیہ

پسند خبری معانات پر مبارسی کی۔

محمد اقبال

یاد رکھئے

آئینہ پرچہ ان خریداروں کو جن کی قیمت ماہ جنوری میں ختم ہے اور وصول نہ ہوئی۔ وی بی بھیجا جائیگا

_____ مالٹا پر اطالویوں کی طرف سے ۱۶ جنوری کو
دیر ترین بمباری کی گئی۔

----- جاپانی کے بحری بیڑے نے چین کے جنوب سرحد
 ساحل کے قریب دو جہازوں کو گرفتار کیا جو امریکہ سے

— بالینڈ میں پھر نازی فوجیں کثیر تعداد میں؟

رہی ہیں۔ اس کے ساحل کو محفوظ رقبہ قرار دیا گیا۔

————— عراق میں زبریلی نیسوں سے بچنے کے لئے

سپین اور جرمنی میں ایک معاہدہ طے پایا۔
سپین کو ہیا کرے گا۔ جاپان اور روس

کویا دہیں نہ بھائی پرمانند کو۔
ہندوستان کی تقسیم کے اول مجاز بھائی پرمانند

ہی ہیں۔ جن دنوں آپ نظر بند ہو کر برما بھیجے گئے تھے آپ کی گرفتاری کے وقت جو کاغذات برآمد ہوئے

میں نے ان میں ہندوستان کی تقسیم کے لہتے بھی محسوس کیا۔ جن میں ریاست نپال کے قرب و جوار کا بہت سا حصہ

نیپال کو دینا بخیر کیا کیا تھا۔ غرض تقسیم کے وہ لمحے عجیب قسم کے تھے۔ اس لئے ہندوستان کی تقسیم کا فخر

بھائی پرمانند جی کو ہونا چاہئے۔
باقی ریاست پاکستان کا مسئلہ اس کے متعلق فریقین

نزدیک پاکستان کی حیثیت و شکل اگر وہی ہو جو مسلم لیگ

مجاہد کرتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے، مگر اس میں بڑی بھاری مشکل یہ ہے کہ مہندوستان کے ہندوؤں میں مسلم

اکثریت کے بڑے صوبے دو ہیں۔ صوبہ سرحد اور صوبہ
سرحدی صوبہ تو بالکل کانگریسی ہے اور صوبہ سرحد بھی

کفار کے زیر اثر ہے۔ اس لئے یہ صوبے غالباً اس
تقسیم پر راضی نہیں ہونگے۔ رہا پنجاب سو اس کا

فنا حافظ۔ یہاں کی سیاست جس قدر پیچیدہ ہے۔ کسی اور صوبہ کی نہیں ہوگی۔ لہذا اسکی بابت

روں میں نقاب تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

میان چین کی پالیسی کے متعلق ایک معاہدہ ہو نہ لایا جائے۔

ان اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم قیام سنت و عالم باعمل، خاندانی عالم اور میرے طالب علمی کے زمانہ سے ہی محترم و دوست تھے۔ فخر میں کرام کا ان جلازہ غائبہ پر صدمہ

تہات طبعہ دہدہ (ڈیٹن) مولانا شبیدہ دہدہ کی مفصل سوانحوی۔ قیمت ۱۰۔
نیچر الہدیت امرتسر

انا لله!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۵ - ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ

ہندو دھرم اور عیسائی مذہب

خدا تعالیٰ کی معرفت کے متعلق دنیا میں مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ جنہیں لوگ تو وہ ہیں جو مسرے سے خدا کی ہستی ہی سے منکر ہیں۔ بعض خدا کو مانتے تو ہیں مگر ایسے طریقے سے کہ نہ مانتے والوں سے کوئی خاص امتیاز نہیں رکھتے۔ ہندو اپنے بزرگوں کو پریشور کا اوتار کہتے ہیں۔ اس کی تشریح وہ یوں کرتے ہیں کہ ان میں پریشور براجمان ہے یعنی ان میں خدا محلول کئے ہوئے ہے اس لئے وہ اپنے بزرگوں سے حاجات طلب کرتے ہیں۔ سکھوں کے گرد نانک جی نے اپنے اجماع کو بظاہر توحید سکھائی اور بت پرستی سے منع کیا مگر ایک لحاظ سے وہ ہندوؤں کے عقیدہ اوتار فلاسفی سے بھی آگے بڑھ گئے۔ کیونکہ انہوں نے لوگوں کو یہ اعتقاد سکھایا کہ ہر ایک بھلی بُری چیز میں خدا کی ذات حلول کئے ہوئے ہے۔ گرد نانک جی کا عقولہ ہے کہ ۱۰

آپے تھا کر آپے بیوک۔ نانک جنت بیچارہ۔
یعنی خدا خود ہی مسخوہ ہے اور خود ہی عابد ہے۔ نانک جے چارہ کون ہے جو اس معاملہ میں دخل دے۔
بعض بے علم مسلمان بھی اس بری عیبت کے اثر سے ایسے خیالات ظاہر کرنے لگ گئے خاتمہ کا قول ہے

بندر ابن روح گیاں چرا نے
لنگا دے کو روح ناہ۔ بجا ہے

کے دا بن حسابی آئے
ہن ساتھوں کو لوکاں دا
(کافی جلیہ شاہ قہموری)

ان سب خیالات کو عیسائی مذہب کے علماء غلط قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے مقابل میں خود اپنا مذہب جو بیان کرتے ہیں وہ بھی خاص طور پر قابل غور ہے عیسائیوں کے رسالہ اخوت میں ایک مضمون حال ہی میں چھپا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

”تجسم عیسائی مذہب کی ایک امتیازی اور خصوصی تعلیم ہے۔ اس میں شہد نہیں کہ انسان نے مختلف زمانوں میں خدا کو مجازی رنگ میں دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہ کوشش انسان کی اس جبلت کے مطابق ہے جو اس بات کی مشاقق ہے کہ اپنے خالق کو جو سرا سزا دیدنی اور غیر مرئی ہے۔ اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ سکے اور اپنے ہاتھوں سے چھو سکے۔ اسی لئے ہندو مذہب میں اوتار کا تصور پایا جاتا ہے۔ ان کی تعلیم ہے کہ خدا ہر زمانہ میں کسی نہ کسی انسانی شخصیت میں اوتار لیتا ہے۔ اور اُسے اپنا منظر بناتا ہے۔ مگر یہ تعلیم نہایت ہی غیر متعین اور مبہم سی ہے۔ اور اس سے انسان کے دل کو پوری تسلی اور تسکین

نہیں ہوتی۔
عیسائی مذہب نے نہایت ہی وضاحت اور باریکی کے ساتھ یہ تعلیم دی ہے کہ خدا نے انسانی شکل اختیار کی۔ انسانوں کے درمیان خیمہ زن ہوا اور اپنے جملہ انبیاء و صاف کا کامل مظاہرہ لیورج نامری میں ہو کر کیا۔ اور کلام مجسم ہوا۔ اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے کھڑے کا جلال۔ اس میں کلام نہیں کہ خدا باپ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ (روحنا ۱۸:۱۱ اور ۱۴:۲۴) مگر خدا بیٹا ایک تاریخی شخصیت ہے اور خط باپ کی کامل آیتہ داری کر۔ باپ ہے۔ یہ وہی خدا ہے جو پرانے زمانوں میں ابراہام اور اسحاق اور یعقوب پر ظاہر ہوا۔ جو موسیٰ سے مکالمہ ہوا جس نے دیگر انبیاء کرام کو اپنا مکالمہ عنایت کیا جو عبرتیں میں پیرواہ کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔ یہ یالوٹ مقدس کا انتم ثانی ہے۔ اسی کو ہم اس کی تاریخی حیثیت کے اعتبار سے خدا کے مجسم کہتے ہیں۔ اسی کو انجیل میں ”معاذ اللہ“ یعنی خدا ہمارے ساتھ کہا گیا ہے (متی ۱:۲۳)

یہ تعلیم ہر زمانہ میں انسان کے لئے باعث تسکین اور موجب راحت رہی ہے۔ مگر ہمارے اس زمانہ میں جبکہ انسان ہر قسم کی آفتوں اور پریشانیوں کے تیروں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اور یہ خیال کرنا ہے کہ وہ اس بے پناہ کشمکش میں تنہا ہے۔ یہ تعلیم نہایت ہی دلکش اور راحت افزا معلوم ہوتی ہے۔ آج عید دلاوت پھر گناہ کے روندے ہوئے انسان کے لئے پیام حیات رکھتی ہے۔ آج پھر وہی آواز جو دو ہزار سال پہلے یہودیہ کے علاقہ کے چرواہوں نے سنی تھی، آج نئے عالم میں گونج رہی ہے۔ دیکھو نہیں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں... کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے۔ یعنی مسیح خداؤ (اخوت لاہور و سمرقند شہر مستطاب)

جہاں تاں غلط۔ غصہ۔ انجیل اور قرآن میں یہ کلمہ کثرتاً استعمال کیا گیا ہے۔ یہ مذہب الہدیۃ المرسر

الحديث اساری شعلو کا ساری ایک غرو ہے کہ
خدا نے ان میں سے ایک کی جس کا نام مسیح ہے
اس عقیدے سے پر بنا کر کے کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ
یہ مسیح ایک گناہ پیتا چلتا ہوتا خدا تھا۔
جست اپنا پہلی بات قابل غور یہ ہے کہ جس صورت میں
مسیح چلتا پھرتا تھا ہے تو باقی ساری دنیا سے خدا کا
وجود منفی ہو گیا ہو جو وہ ہوگا۔ اگر منفی ہوگا تو بے خدا
دنیا قائم کیسے رہ سکتی ہے۔ اگر موجود ہوگا تو پھر
باقی دنیا میں اور مسیح میں کیا امتیاز رہا۔

دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ اس عجم خدا نے
تکلیف کے وقت ان نفلوں میں دعا کیوں کی تھی کہ
اسے میرے باپ (خدا) اگر ہو سکے تو پیاد
رموت، پلہ سے مل جائے۔ اسے میرے
باپ اگر یہ میرے پٹے بغیر نہیں مل سکتا تو تیری
مرضی پوری ہو (یعنی باپ ۱۲۸ ۳۹ ۴۲)

الحديث جب مسیح نے یہ دعا کی تھی اس وقت ۱۱۰
اور مدعو ایک ایک دو ہستی یا تھیں یا ایک ہی
ہستی تھی۔ اگر ایک ہی ہستی تھی تو دعاء کس سے کی اور
خطاب کس سے کیا۔ اگر دو ہستیاں تھیں تو دعائی میں
سے نصف الوہیت نکل چکا تھا یا موجود تھا یا اگر موجود
تھا تو دعائی سے کہہ کر دعا مانگنا عاجز اور محنت کا
کام ہے۔ غالباً اس تکلیف کے وقت نصف الوہیت
مسیح سے جدا ہو گیا تھا۔ اسی لئے بقول انجیل میں آخری
وقت میں مسیح مسیح نے بڑے شور سے چلا کر جان دی
چ ہے۔

سیاہ بنی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاروں میں سایہ بھی جدا ہوتا ہے انسان سے
قرآن مجید ایسے خیالات کی تردید کرتا ہوا فرماتا ہے:-
تَالَوْا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا مِمَّنْ لَّهُ شَرَفًا لَّنْ يَخْلُقَ مَا يَشَاءُ لَنُفِثَ بِهِمْ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَنُصِطُّنَّ فِي عِلِّيِّينَ
(پ۔ ۲۱)

نصاری کہتے ہیں کہ خدا نے (مسیح کو اپنا) بیٹا بنالیا ہے
ایسا بزرگ نہیں کیونکہ خدا کی ذات اس سے پاک ہے
بلکہ جو کہ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے سب
خلق اس کی فرمانبرداری ہے۔

ناظرین کرام! یہ ہے مسیحی مذہب کا بنیادی عقیدہ
جس کی اشاعت پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔
خدا کے بچے رسول علیہ السلام کا فرمان ذیل جس کو حالی
موجود نے منظر کیا ہے۔ کیسا صحیح ہے۔
نصاری نے جس طرح کھایا ہے دھوکا
کہ مجھے میں صلیبی کو بیٹا خدا کا
بچے تم سمجھنا نہ زہر ایسا
مری حد سے تیرے بڑھانا نہ میرا
سب انسان ہیں وہاں جس طرح سرنگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

قادیانی مشن

قادیان کی زمین حرم شریف ہے اور خود قادیان ایک روحانی قلعہ ہے

ایک عربی مثل ہے ابن الفقیہ نصف الفقیہ
یعنی فقیہ کا بیٹا بھی آدھا فقیہ ہوتا ہے۔ اس مثل کے تحت
ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفہ صاحب قادیان اپنے باپ کی
روش پر برابر چل رہے ہیں بلکہ بعض باتوں میں نصف
سے زیادہ ترقی کر چکے ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی ایک
نظم میں ایک شعروں لکھا تھا کہ

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارضی حرم ہے

خلیفہ قادیان نے اس پر تفسیر کرتے ہوئے قادیان کو
مکہ شریف کے لئے ایک حفاظتی قلعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ
اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

”خدا نے بیت اللہ سے دور ایک روحانی قلعہ
قادیان میں تیار کر دیا تا دشمن وہیں حملہ کرنا بھی

۵۷ اے خدا میں نے اپنے اجماع کو وہی کہا تھا جس کا
تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا اور
تمہارا پروردگار ہے۔

یہ ہے انبیائے کرام کی تعلیم اور مسیح علیہ السلام کا
بھی یہی ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:-
مَا قُلْتُ تَعْبُدُوا مَا آتَانِي رَبِّي
أَبْنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ رَبَّكُمْ
جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ

لگاؤ تو تو اپنی اس سے لگاؤ
جھگاؤ تو سر اس کے آگے جھگاؤ

”قابل تلافی۔ تو بات انجیل اور قرآن مجید کی تعلیم کا
مقابلہ۔ اور قرآن مجید کی فضیلت و کمال ثابت کیا ہے۔
قیمت ۱۲ علاقہ محمولہ اک پتہ: منیر الحدیث امرتسر

اور بیت اللہ نہ پہنچ سکے۔ اور چونکہ یہ قلعہ بھی
دین کی اسی طرح حفاظت کر رہا ہے جس طرح
ارضی حرم نے کی۔ اس لئے خدا کے مسیح نے فرمایا
خدا کا ہم پہ میں لطف و کرم ہے
وہ نعمت کو کسی باقی جو کم ہے
زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارضی حرم ہے
والفضل قادیان کم جوزی طبع ۱۴۰۷ھ

الحديث اس تشبیہ سے جو نتیجہ نکلتا ہے۔ اس پر
خلیفہ صاحب نے غور نہیں کیا۔ شاید اسے ”الحديث“
کے لئے چھوڑ دیا۔ قادیان اگر حفاظتی قلعہ ہے تو ہمیں
قادیان کا تعلیمی کام ختم معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس
قلعہ میں ہندو، ستھ، آریہ اور عیسائی وغیرہ تو پہلے ہی
سے داخل تھے ان کے بعد مجلس احرار نے اس کی
دیواریں توڑ کر اس میں اپنا جھنڈا گاڑ دیا۔ جس سے
اس قلعہ کو یقیناً بہت نقصان پہنچا ہے۔ اس کا ادنیٰ

جوابات نصاری۔ مسیحوں کے اسلام پر اعتراضات اور ان کے جواب۔ قیمت ۸ روپے۔ منیر الحدیث امرتسر

بہت اس سال قادیان کے سالانہ جلسہ میں نظر آتا ہے
شہزادہ جلسہ میں سے ہزار ہا اشخاص نے مولوی
عنایت اللہ احراری کے پیچھے جمع ہو کر دوسری طرف
لاہور کی جماعت نے قادیان میں اپنا جلسہ کیا جس میں

خلیفہ قادیان اور ان کی جماعت کے خلاف دشمنان و حار
تقریریں کیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی قلعہ
دشمنوں کے ہاتھ سے شکست ہو گیا ہے یا ہرنے والا
ہے۔ خدا خیر کرے۔

قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضرین کی تعداد

کسی نے اونٹ سے کہا تھا کہ بیتا! تمہاری گردن
بڑی بڑھتی ہے۔ اس نے جواب دیا

”یارو کی کوئی کل سیدھی ہے“

یہی حال قادیانی پریم کا ہے جو بات کہیں گے اس میں
جھگڑا نہ لگے آمیزشی سے فروغ حاصل ہے۔ شہزادہ جلسہ
کی تعداد ہمیشہ بڑھا چڑھا کر بتائی جاتی ہے۔ قادیانی
وزراء کے تدبیر اور دور اندیشی کے تو ہم بھی قائل ہیں۔

جلسہ سے پہلے مریدوں کو بڑے زور سے ہدایت کی جاتی
ہے کہ ہر ایک احمدی ایک غیر احمدی کو اپنے ہمراہ لائے
ظاہر میں تو اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایسے
لوگ قادیان میں آکر ہدایت و رشد حاصل کریں گے۔

مگر حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ان غیر از جماعت افراد کو
اپنے ساتھ ملا کر اپنی تعداد زیادہ دکھائی جائے
تاکہ مخالفین مرعوب ہو جائیں۔ چنانچہ خواجہ حسن نظامی
دہلوی جیسے دانشور بھی اس رعب میں آکر جلسہ قادیان

میں حاضرین کی تعداد پینتیس ہزار دو سو پچیس ہزار مرد
اور دس ہزار عورتیں بتاتے ہیں۔ انصاری دہلی
یکم جنوری ۱۹۴۷ء کا نامہ خلیفہ صاحب نے پندرہ
سولہ ہزار بتائی ہے (الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء)

خواجہ صاحب عموماً قادیانی رعب میں آ جاتے
ہیں جن دنوں لاہور میڈلے (انگریز نو مسلم) دہلی میں
آئے تھے تو وہاں کے لوگوں نے ایک عظیم الشان
جلسہ کیا تھا جس میں مرزائی بھی بکثرت شریک ہوئے

تھے۔ اس جلسہ میں خواجہ صاحب دہلوی نے کھڑے
ہو کر بلا تکلّف اعلان کیا تھا کہ

لاہور صاحب خواجہ کمال الدین (احمدی مبلغ کی

کوشش سے مسلمان ہوئے ہیں“
جب آپ بیٹھ گئے تو میں نے کہا کہ لاہور میڈلے کا اپنا
بیان ہے کہ میں خواجہ کمال الدین کے لندن میں پہنچنے
سے پہلے ہی مسلمان ہو گیا تھا۔ خواجہ صاحب نے جواب

میں کہا کہ میں نے تو ایسا ہی سنا تھا۔
خیر! خواجہ صاحب میرے غلط دوست ہیں
آپ واقعات کی تحقیق نہیں کیا کرتے بلکہ سنی سنائی
بات کہنے کے عادی ہیں۔

جلسہ قادیان میں جتنے لوگ شریک ہوئے تھے
وہ سارے مرزائی نہ تھے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مولوی
عنایت اللہ احراری نے جمعہ کی نماز الگ پڑھائی
جس میں قرینہ پانچ ہزار مسلمان شریک ہوئے۔ یہ

حضرات وہی تھے جن کو خلیفہ صاحب کے تاکید و حکم
کے ماتحت مرزائی لوگ اپنے ساتھ لائے تھے۔ ان کے
علاوہ بکثرت مسلمان ایسے بھی تھے جن کو جمعہ کی عبادت
علیحدہ ہونے کی خبر نہیں ہوئی۔ اس لئے انہوں نے

مرزائیوں کے ساتھ ہی جمعہ پڑھ لیا۔
اس کے علاوہ ہزاروں مسلمانوں کے ارادے کے مطابق
مسلمان بھی اس جلسہ میں بکثرت شریک ہو جاتے ہیں
کیونکہ ان ایمان میں کھانا سب کو مفت ملتا ہے۔

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تعداد کا گورکھ دھندا
ایک اور طرح سے بھی حل ہو جاتا ہے۔ جس کی تفصیل
یہ ہے کہ ایک دفعہ کسی قادیانی خاتون نے الفضل
میں ایک مراسلہ شائع کرایا تھا جس میں اس نے

قادیانی جلسہ کے شرکاء کے اخلاق فاضلہ کا ذکر ان
الفاظ میں کیا تھا کہ ۱۔

جس کمرے میں چار آدمی ہوتے ہیں وہ
اپنی تعداد سولہ لکھواتے ہیں تاکہ گناہا
خصوصاً سالن زیادہ مل سکے۔

حزب نمک تقسیم کرنے والے ملکوں کے حساب سے
آدمیوں کا شمار کرتے ہیں۔ یہ ہے اصل حقیقت۔

اس کے علاوہ خواجہ صاحب نے شہزادہ جلسہ کی
یک دلی ویک جتنی کی تعریف بھی کی ہے۔ شاید ان کو
علوم نہیں ہو گا کہ اسی قادیان میں لاہوری مرزائیوں
نے اپنا جلسہ الگ کیا جس میں قادیانی مخالفین
ان لوگوں نے بڑا سخت حملہ کیا۔

مزید برآں یہ شرکاء جلسہ وہی لوگ ہیں جن کی
بابت خلیفہ قادیان کا اپنا بیان یوں شائع ہوا تھا کہ
”ہماری جماعت میں صداقت اور دیانت
نہیں ہے“ (الفضل ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

پس جو لوگ صداقت اور دیانت سے خالی ہوں ان میں
یک دلی ویک جتنی کیسے ہو سکتی ہے۔ سچ ہے کہ
ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زیچانے کیا خود پاک دامن ماہ کنواں کا

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی
الہامات مرزا کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے
ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات
میں اختلاف ہونا امر من اللہ ہونے کے قطعی ثبوت
ہے۔ کئی دفعہ شائع ہو چکا ہے۔ قیمت ۹

مع جواب جواب۔ قادیانی مرتد کے
تعلیمات مرزا زور دے کے لئے ایک مختصر مگر جامع
رسالہ تعلیمات مرزا شائع ہوا تھا۔ جس کا نظریہ نے
بہت پسند کیا اور بہت جلد بیلا ڈوبی۔ پھر جو گیا۔ قادیانی

سے اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب اس میں
دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اس کو
پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پاسکتا
ہے۔ قابل دید۔ قیمت ۹

نوٹ ۱۔ مصلی ڈاک دو نوں کتب کا پدم خریدار ہو گا
منگو انے کا پتہ ۱۔ منیر دفتر بلدیہ امت سمر

علم کلام مرزا۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بتایا گیا ہے۔ قیمت ۹۔ منیر دفتر بلدیہ امت سمر

ماہ محرم میں مسلمانوں کی طرز عمل

(از مولوی عبدالقدوس صاحب مسجدی شکر اور ضلع گودگاؤہ)

برادران اسلام! ۱۱ ذی قعدہ میں جس نے باطل پرستی کی طاعت کو حق پرستی کے نور سے بدلا اور جس نے سجدہ ان باطل کا مرنچا کر کے قضا کے قدوس کی توحید کا جھنڈا بلند کیا اور جس دین نے انسان کو مخلوق پرستی سے ہٹا کر خالق پرستی پر جمایا آج اس دین کے نام یواؤں نے اس کی نصیری اور خالص توحید سے نظریں پھیر لیں۔ بلکہ یہ تو یہ ہے کہ آج اسلام کو ان مسلم نامہ شریکوں سے جو اپنے آپ کو زمرہ اسلام میں شمار کرتے ہیں بچہ نقصان پہنچ رہا ہے۔

فضائل ماہ محرم الحرام — یہ مہینہ بھی ان مہینوں میں سے ہے جو حرمت والے ہیں۔ جن میں گناہوں سے بچنے کی بہت ہی تاکید آتی ہے۔ اور ماہ محرم کی حرمت امام حسینؑ کی شہادت سے دھڑکتی ہے۔ امام حسینؑ کی شہادت ایک پرانی چیز ہے جسے کہ اولہ شریعہ سے ثابت ہے اور جس کے تمام بزرگان دین قائل ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ نے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ رمضان شریف کے روزوں کے بعد کس دن کا روزہ افضل ہے۔ فرمایا کہ حرمت والے مہینہ محرم کا روزہ تمام نکلی روزوں سے افضل ہے۔ حدیث بخاری و مسلم میں آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھنے کو دیکھا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو جابر فرعون کے عذاب سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس آزادی کے شکر یہی روزہ رکھا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہوئے یہ فرمایا۔ ہم بہت حقدار ہیں موسیٰ علیہ السلام کی آزادی کا شکر یہ ادا کرنے میں۔ حدیث ابو قتادہ میں آیا ہے

سردار روز عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے کس قدر ثواب ملتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت ایک سال گزشتہ سے تمہارا معاف و مافیتا ہے۔ نیز حدیث میں آیا ہے کہ اس مہینہ میں ایک روزہ رکھنے کے پچاس برسوں کا ثواب ملتا ہے (طبرانی) اور جو شخص اس مہینہ کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھنا چاہے اس کو ضروری ہے کہ وہ دسویں کے ساتھ یا تو ذی قعدہ کی تاریخ کا یا گیا رکھوں گا روزہ ضرور بالضرور۔ رکے (مسلم بیہقی)

برادران اسلام! آپ کو معلوم ہوا کہ اس مہینہ میں اور فہام کریم عاشورہ کے روزہ رکھنے کی کس قدر فضیلت آتی ہے۔ لیکن مذہب سے ناواقف مسلمان اس نیک عمل کو ترک کر کے اس میں روزہ نازیبا کام کرتے ہیں جن سے اسلام پر بہت بڑا دھبہ آتا ہے اور اسلام ایمان کی نظروں میں بہر نظر آتا ہے۔

شہادت امام حسینؑ — برادران اسلام! میں آج آپ کو شہید کر بلا کی زندگی کے مختصر سوانح سنانا چاہتا ہوں حضرت امام حسینؑ کی پیدائش ماہ شعبان کی پانچویں تاریخ سنہ ۶ کو مدینہ منورہ میں ہوئی امام حسینؑ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فواسق ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت ہی محبت کیا کرتے تھے چنانچہ حدیث ابوہریرہؓ میں مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دریافت کیا کہ حسین کہاں ہیں۔ امام حسینؑ تھوڑی دیر بعد آتے ہیں اور آپ کی گود مبارک میں گر پڑتے ہیں اور اپنی انگلیاں اپنے نانا کی دائیں میں ڈال دیتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسینؑ کے مونہ کو کھول کر اپنا مونہ مبارک ان کے مونہ میں ڈال دیتے ہیں۔ نیز حدیث میں آیا ہے کہ سردار دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے شکر سے نکلے

ہیں اور حضرت فاطمہ الزہراءؓ کے گھر کی طرف نکلتے ہیں تو ناگہان آپ کے کان میں امام حسینؑ کے رونے کی آواز آتی ہے تو آپ حضرت فاطمہؓ سے فرماتے ہیں اے محمد! آج بکاؤ نہ یوحنینی کیا فاطمہ تو نہیں جانتی کہ حسینؑ کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔ غریب کہ آپ امام حسینؑ سے بہت ہی محبت کیا کرتے تھے۔

جب ماہ رجب ۱۱ میں حضرت معلوہؓ رونا کا انتقال ہوا تو یزید نے تمام مالک اسلام میں اپنی حکومت کا اعلان کیا اور سب سے بیعت لینی چاہی۔ مگر بہت سے صحابہ کرام نے اس سے بیعت نہیں کی۔ ان صحابہ کرام میں سے حضرت امام حسینؑ بھی تھے۔ جب یہ خبر کو فیوں کو پہنچی ہے کہ امام حسینؑ نے یزید کو خلیفہ تسلیم نہیں کیا تو کوفے والوں نے حضرت امام حسینؑ کے پاس بے شمار خطوط بھیجے کہ آپ ضرور بالضرور تشریف لائیں۔ آپ نے اپنے چچا زاد بھائی مسلم بن عقیل کو کوفہ بھیجا۔ جب امام مسلمؑ کوفہ پہنچے ہیں تو کوفے کے اتنی ہزار آدمی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے ہیں تو مسلمؑ امام حسینؑ کی خدمت میں خبر بھیجتے ہیں کہ آپ تشریف لے آئیے یہاں پر کسی قسم کا خطرہ نہیں، سب کوفے والے آپ کو چاہتے ہیں سب آپ کے حامی ہیں۔ جب یہ خبر امام حسینؑ کو پہنچی ہے تو آپ اسی وقت کوفہ کا قصد کر لیتے ہیں اور آپ کو کوفہ جانے کی تیاری میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ غریب کہ آپ کوفہ سے ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو کوفہ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ ابھی آپ راستے میں ہی تھے کہ مسلم بن عقیل کی شہادت کی خبر ملتی ہے ساتھیوں سے مشورہ فرماتے ہیں بعض دوسرے مشورہ دیتے ہیں کہ ہمارا واپس لوٹ جانا ہی بہتر ہے کیونکہ ہمارا کوفہ میں کوئی مددگار نہیں۔ مگر مسلمؑ کے بھائی کہتے ہیں کہ جب تک ہم مسلم کا بدلہ نہ لے لیں گے یا ان کی طرح جام شہادت نہ پی لیں گے واپس ہرگز ہرگز لوٹیں گے غریب کہ امام حسینؑ بھی ان کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں جب آپ کربلا کے قریب پہنچے ہیں تو آپ سے عمر بن سعد یزید کی طرف سے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو چالوں طرف سے گھیر لیتا ہے۔ جہاں آپ اور آپ کے ساتھی

شہادت حسینؑ — امام حسینؑ کی شہادت کے روزہ اور ماہ محرم کی حرمت

جام شہادت نوش فرماتے ہیں۔ انا لله وانا اليه راجعون
 سے ہمارے دوزخ و خوش دہے ہمارے غم و غلظت
 خدا رحمت کند اس عاشقان پاک طینت را
 تعزیر داری | تعزیر کے معنی معذوری اور قتل دینے کے
 ہیں مگر ان تعزیر اس ڈھانچے کو کہا جاتا ہے جو ہر سال
 کاغذ اور کپھڑوں پر، بانس وغیرہ کا خود اپنے ہاتھوں
 سے تیار کرتے ہیں اور ہر محرم کی دسویں تاریخ کو
 بہت ہی اہتمام سے اسے نکالتے ہیں اور اس ڈھانچے
 کے ارد گرد ہزاروں مرد عورتوں کا جھوم ہوتا ہے۔ بلکہ
 عورتیں بغیر پردہ کئے ہوئے مردوں کے دوش بہ دوش
 پھرتی ہیں اور مرد غیر عورتوں کی طرف بری نظر میں دیکھتے
 رہتے ہیں اور عورتیں مردوں کی طرف تافکی رہتی ہیں۔
 اور پھر اس ڈھانچے کے سامنے بہت سے مرد عورتیں
 سر جھکاتے، ناک رگڑتے نظر آتے ہیں۔ کوئی اس سے
 اولاد مانگتا ہے تو کوئی رندی کی درخواست کرتا ہے
 اور کوئی اس کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتا ہے اور
 کوئی اس پر چڑھا دے چڑھا دے۔ یہ عجیب دینی
 مشرک ہے جو مشرکین مکہ کرتے تھے۔ لیکن تم میں مسلمانوں
 اور مشرکین مکہ میں صرف اتنا ہی فرق ہے جس چیز کو
 مشرکین مکہ پہنتے تھے اس کا نام وہ بت رکھا کرتے
 تھے اور تم لوگ جو اپنے کو دائرہ اسلام میں شمار کرتے
 ہو جس چیز کو تم پہنتے ہو اس کا نام مزار یا مشید رکھتے
 ہو۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ نام کے بدلنے سے کسی چیز کی
 حقیقت نہیں بدلتی۔ غرضیکہ اس مبارک جہیز میں نام
 کے مسلمان کام کے مشرک جیسا سوز کام اور افعال شنیعہ
 کے مرکب ہوتے ہیں جن کا اسلام اور ہمارے مافی سے
 سوکس کا بھی لگاؤ نہیں۔ مسلمان بھائیو! اس تعزیر داری
 کا ثبوت نہ تو قرآن پاک میں ملتا ہے اور نہ حدیث رسول
 میں اللہ کسی صماہ اور تابعی نے حکم دیا اور نہ چاروں
 اماموں نے اس کے تعلق اجازت دی۔ بلکہ یہ تو ان
 تمام بزرگوں کے بہت زمانے بعد کی ایک ایجاد کی ہوئی
 رسم ہے۔ جس کا موجد کوئی شیعہ بادشاہ تھا۔

مسلمان اس تعزیر داری کی رسم کو یہاں تک
 ترقی دیتے ہیں کہ جو باتیں ہندو دہرے کے موقع پر

کرتے ہیں۔ جو یہ نام کے مسلمان بھی کرتے ہیں۔
 بھائیو! یہ بڑے قہر کی بات ہے کہ یہ تعزیر حضرت سیدنا
 امام حسینؑ کی شہادت کی یاد میں بنایا جاتا ہے۔
 حالانکہ تاریخ اسلام میں آپ کو ایسے بیوں واقعات
 ملیں گے۔ بلکہ بعض واقعات تو کرب و بلا سے بھی بڑے
 ہوئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی یاد ہر سال تازہ
 کی جاتی ہے۔ حالانکہ اس سے زیادہ اہم و بزرگ فرائض
 واقعات کو بالکل فراموش کر دیا جاتا ہے۔ کیا آپ نے
 حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کا واقعہ نہیں سنا کہ
 ابو لہب نے کس بے رحمانہ طریقہ سے عین نماز کی حالت
 میں برہما مار کر آپ کو جیشہ ہمیش آرام کی نیند سلا دیا۔
 نیز حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کا واقعہ کیسی بے بسی
 کے عالم میں ہوا کہ جس کے یاد کرنے سے کلیجہ موندھ کو
 آتا ہے۔ اور اسی طرح حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت کا
 واقعہ بھی بھلا دینے کے قابل نہیں جن کو دشمنان دین
 نے اس بے رحمی کے ساتھ شہید کیا کہ ان کے ہاتھ پر
 ناک کان کاٹ دیئے گئے، ان کے پیچھے کے کباب
 بنائے گئے اور ان کو دانتوں سے چبایا گیا۔ اور شہر خدا
 حضرت علیؓ کی شہادت کا واقعہ بھی کیا کچھ کم در و انگیز
 ہے کہ ایک دن آپ صبح کی نماز پڑھنے کی حوض سے سجدہ
 کو جا رہے تھے کہ اچانک آپ پر ابن لہم حملہ کرتا ہے
 اور آپ کو اس زور سے تلوار مارتا ہے کہ آپ کا چہرہ
 کنپٹی تک کٹ چلا ہے اور تلوار دماغ پر جا کر پھیرتی
 ہے۔ غرضیکہ آپ اس کے دور و زبیدہ جام شہادت
 نوش فرماتے ہیں۔

امام حسینؑ کی شہادت کا تعزیر | شہادت امام حسینؑ کا
 ایک بہت بڑا واقعہ اور سبق آموز تھا۔ نین مسلمان اسکو
 اپنی غفلت سے کھیل کہ وہیں کمودیتے ہیں۔ حالانکہ امام
 حسینؑ نے اپنی جان ماں اولاد وغیرہ کو اللہ کے راستے
 میں قربان کر دیا مگر حق و صداقت کو نہیں چھوڑا اور باطل
 کے آگے ہرگز نہیں جھکے۔ غرضیکہ آپ کو ہر قسم کی تکلیف
 برداشت کرنی پڑی مگر بڑی پیکر اطاعت نہیں کی۔ اور
 اس واقعہ سے یہ سبق نکلتا ہے کہ جب امام اور امام زادہ
 اپنی تکلیف کو دہ نہیں کر سکتے تو وہ دوسروں کی

تکلیف کو کیونکر دور کر سکتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو
 لازم ہے کہ تم تعزیر پرستی اور تعزیر سازی اور تعزیر
 سے متنبہ رہو۔ جو وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے
 جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

امام حسینؑ کی معنوی قبر | اور اسی ڈھانچے میں امام
 حسینؑ کی معنوی قبر بھی بنائی جاتی ہے۔ حالانکہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے اصلی مزار مبارک
 کے تعلق اللہ رب العزت سے دعا فرمایا کرتے تھے :-
 اللهم لا تجعل قبری و مثلی بعدد مشکوٰۃ
 اے اللہ میری قبر کو بت نہ بناؤ کہ اس کی
 عبادت کی جائے۔

جس طرح بت پرست بتوں وغیرہ کو بوجہ کرتے ہیں اور
 ان کو حاجتوں کا پورا کرنے والا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں
 اسی طرح مسلمان میری قبر کے ساتھ نہ کرنے لگیں بھلا
 حال مروج نے اس حدیث کا ترجمہ اپنے غلطوں میں
 اس طرح پر کیا ہے :-

بنانا نہ تو بت کو میری معنی تم
 نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم
 نہیں بندہ ہونے کی کچھ سمجھو کم تم
 کہ بچا رنگی میں برابر ہو میں ہم تم
 مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
 کہ بندہ بھی جوں اس کا اور اپنی بھی
 وہ سری حدیث میں آیا ہے :-

لا تجعلوا قبری عبدی (مشکوٰۃ)
 یعنی میری قبر پر ہر سال جمع نہ کیا کرنا
 یعنی ایک دن مقرر کر کے اچھے کپڑے پہن کر
 بن ٹھن کر عید کی طرح میری قبر پر جمع نہ ہوا کرنا۔
 معزز ناظرین! یہ حکم تو آنحضرت کا اصلی قروں کے
 تعلق تھا پھر فرعی قبریں یعنی تعزیر وغیرہ تو اس حکم میں
 بطور اولیٰ ہیں لہذا ان کے لئے ہر سال ایک دن مقرر
 کر کے اہتمام کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

امام حسینؑ کی روح کو | نادان یہ عقیدہ بھی رکھتے
 تعزیر میں حاضر ناظر سمجھنا | اس کے سیدنا امامنا حضرت

مکہ مکرمہ صحیحاح الحیات۔ تعلق اعتقادی یعنی سائنس اور تمدن میں پیش کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تعزیر اور شہادت ایک

حسینؑ کی روح پاک اس مصنوعی قبر میں حاضر ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ سراسر لغو اور غلط ہے۔ شریعت مطہرہ میں اس کا کچھ ثبوت نہیں۔ نہ بزرگانِ سلف سے کوئی ایک کافائل ہے بلکہ یہ عقیدہ عقل کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک دفعہ لاکھوں کروڑوں تعمریوں میں آئے۔ بلکہ حدیث شریف میں تو صاف موجود ہے کہ مرنے کے بعد کسی شخص کی روح واپس نہیں آ سکتی پھر اگر وہ روح نیک ہے تو ہمیشہ ہمیش اعلیٰ علیین میں رہتی ہے اور اگر بد ہے تو جہنم میں داخل کر دی جاتی ہے۔ جہاں سے وہ برگز ہرگز جھٹکا مارا نہیں پاسکتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا امام حسینؑ کی روح ہرگز ہرگز اس بائیں اور کچھپوں کے ڈھانچے میں نہیں آ سکتی۔ بلکہ فقہ حنفیہ میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ جو شخص بزرگوں کی روح کو حاضر مانے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

امام حسینؑ کی مذکورہ نیاد اوسمیں لگانا ماہِ محرم الحرام میں ناواقف و نا عاقبت اندیش مسلمانوں کی حرکت بھی کرتے ہیں کہ امام حسینؑ کے نامِ نذیر اور نصیحت پر دھاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی نذر و منت مانتی قطعی حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:-
لا نذر الا فیما یبتغی بہ وجہ اللہ
نہیں نذر مگر اس چیز میں کہ تلاش کی جاوے ساتھ اس کے رضامندی اللہ کی۔

اور نیز ان کے نام کی بازادوں اور گلی کوچوں میں بہت بڑی زور شد سے سیلیں لگاتے ہیں یہ بھی بالکل ناجائز ہے کیونکہ اللہ کے مال کو غیر اللہ کے نام پر ہمد و خیرات کرنا صریح شرک ہے۔ چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:-
وَمَا أَهْلًا بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ
جو چیز اللہ کے نام کے سوا غیر کے نام پر پکادی جائے وہ حرام ہے۔

اور نیز محرم کی دسویں تاریخ کو امام حسینؑ کے نام کا سات قسم کے افواج کا گھبراہٹ پکاتے ہیں۔

یومِ عاشورہ کے دن باجا جانا مطلق حرام ہے اس لئے اور نفا سے بچانا چر جائیکہ ماہِ محرم الحرام میں

بجائے اس سے بالکل اجتناب کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس جگہ باجا بجایا جائے وہاں پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے اور اس سے رکت کے فرشتے دور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مروی ہے:-
لا یجوز کل جسد من شیطان
سربچے والی چیز کے ساتھ شیطان ہے۔

دوسری حدیث میں اس طرح پر آیا ہے۔ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں باجے گا جس کے مثلے کی غرض سے بھیجا گیا ہوں۔ نیز حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ نبی کریمؐ نے بلجے کی آواز سنی تو اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیں۔ اور ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ گانا بجانا لوگوں کے دلوں میں تغلق اور شقاق اس طرح اگادیتا ہے جیسے پانی کھیتی کو۔

ماہِ محرم میں مرثیہ خوانی یہ تمام امور بھی حرام ہیں اور ماتم و نوحہ کا دور دورہ ان سے ہر مسلمان کو اجتناب کرنا چاہئے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں ہے:-

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا۔

اور نیز مبالغہ آیز اشعار کہنے کی سخت وعید آئی ہے دوسرے اس مرثیہ خوانی کے پردے میں شیعوں نے صحابہ کرامؓ کو نکالیاں دیتے ہیں اور خبرا بازی کرتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کی بہت سی توہین کرتے ہیں۔ حالانکہ حدیث بخاری میں آیا ہے:-

لا تسبوا صحابی

میرے صحابیوں کو گالی مت دو اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینا بالکل حرام ہے۔ بلکہ بعض کے نزدیک تو ایسا شخص کافر اور واجب القتل ہے۔ سنی بھائیو! نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ تم ایک ایسی رسم کو رواج دے رہے ہو جو تمہارے مذہب کے سراسر خلاف اور شیعوں کی ایجاد کی ہوئی رسم ہے۔ اور نیز وہ ماتم کرنا بھی ناجائز بلکہ جاہلیت کے زمانے کی ایک رسم ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جگمگ کے کہے

پہنا کر دوزخ میں ڈال دینگا اور جو شخص نوحہ و مرثیہ پکارتا ہو سینگا وہ بھی سخت گنہگار ہوگا۔

تعزیر سازی میں فضول خرچی تعزیر کا بنانا مذہبی نقطہ نظر سے ممنوع اور حرام ہے چونکہ اس کی بدولت بہت سے شرک و بدعیدہ افعال اور فسق و فجور کا ارتکاب ہوتا ہے اور نیز اسراف بے جا اور فضول خرچی کی جاتی ہے۔ جس سے نہ کوئی دین کا فائدہ ہے اور نہ دنیا کا اور یہ فضول خرچی شدہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-
ان المبدین کا نواخوان التیہاتین

یعنی فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:- لا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین۔ فضول خرچی مت کرو اللہ پاک فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

نیز حدیث میں آیا ہے:- نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کے ضائع کرنے سے منع فرمایا۔ مسلمان بھائیو! اس سے بڑھ کر اسراف کیا ہوگا کہ تم رہا عزت کے دینے ہوئے ہاں واسطہ خانچے میں برباد کرتے ہو جو کہ تم چندہ فوں کے بعد خود کو زور کر ایک ویران جگہ میں پھینک دیتے ہو اور پھر اس میں حضور امام حسینؑ کی نہایت درجہ کی توہین ہے اور کسی بزرگ بستی کی توہین کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ نیز اقتصاد کی اور معاشی نقطہ نظر سے بھی تعزیر کا بنانا ناجائز ہے۔ چونکہ مسلمان اپنی جہالت کی بدولت اس تعزیر پر بند وستان میں اپنا ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپیہ غارت کر دیتے ہیں جس سے ان کی معاشرت کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ مسلمانوں کی اقتصادی حالت بہت خراب ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان اس قسم کی فضول خرچی کو فورا بند کر دیں اور ایک پیہ بھی ان رسموں پر خرچ نہ کریں یہی وہ رسمیں ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو برباد کر دیا اور ان کی زندگی کو ان پر تنگ کر دیا۔ آج مسلمان صرف انہیں رسموں کی وجہ سے ہر مصیبت میں مبتلا ہے جس پر یہ مقولہ صادق آتا ہے:-

ہربلا کہ از آسمان آید خانہ مسلم سے تلاشد
الغرض کوئی بھی ایسی تکلیف نہیں کہ جس کو مسلمان نہ

لا جائے ہوں۔ اس لئے مسلمانوں کو اس طرح کی توہین کرنی چاہئے اور ان فضول رسموں کو نہ دیکھ کر اس اسلام کی پابندی کرنی چاہئے کہ جسے ہر باری و دوزخ جہاں کی گنجائی اسی میں ہے۔

مسلم بھائیو! مسجرات جانا۔ قیامت جانا۔ اظہار کفر جانا۔ غنے کا نہ۔ غنم و ذر۔ الحدیث اترے

قرآن غیر مخلوق ہے

(از مولوی عبدالصمد صاحب مبارکپوری ضلع اعظم گڑھ)

مؤیشہ چہم اس مضمون کی پہلی سطح تہیدی نوٹ درج ہو چکی ہے۔ آج سے آگے مضمون ملاحظہ فرمائیں
مضمون میں ربط پیدا کرنے کے لئے اس کا پہلا حصہ بھی مکرر پڑھ لیں۔ (دستخط مس)

چونکہ علماء سلف نے ان لوگوں کے مذاہب کی حقیقت کو سمجھ لیا تھا کہ اس سے رسالت کا معطل ہو سکا اور غلو و فضول ہونا لازم آتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور وحدانیت کو باطل کر رہا ہے کہ رسول تو اس غرض سے مبعوث ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام امت کو پہنچائیں اور ان کے نزدیک اللہ کے کلام کا کوئی وجود ہی نہیں اور ظاہر ہے کہ جو ذات نہ کلام کرے نہ اس کے ساتھ علم ہو نہ اس میں حیات ہو وہ مثل ثرودہ کے ہے جس کے اندر صفات نہ ہوں وہ محض عدم اور لاشے ہے اس لئے کہ جس شے کے اندر کوئی صفت نہ ہو وہ ذات ہی نہیں ہے۔ ایسی ذات تو ذہن میں فرض کی جاسکتی ہے جو خارج میں کچھ بھی نہیں ہوتی۔ جیسے وجود مطلق غیر معین کا فرض کرنا جس میں کسی قسم کی کوئی تخصیص نہ ہو۔ پس ان لوگوں کا کلام فلاسفہ دہریہ کے قول سے مشابہ ہوا۔ جو کہتے ہیں کہ رب کا وجود وجود مطلق ہے بشرط اطلاق اس کے لئے کوئی صفت نہیں ہے۔ اور یہ خوب معلوم ہے کہ مطلق بشرط اطلاق صرف ذہن میں ہوتا ہے خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔

اس کے علاوہ اور وجہیں بھی بیان کی ہیں جن کو ہم خوف طوالت نظر انداز کرتے ہیں۔ امام حرب بن اکیس کو مانی کہتے ہیں کہ میں نے اسمٰعیل بن راہویہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے اہل علم میں اس کے اندر کئی اختلاف نہیں ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے غلو نہیں ہے اور یہ وہ دکاویں سے کوئی شے کس طرح غلو ہو سکتی ہے اگر یہ قول درست ہو تو لازم آئے گا کہ اللہ کا علم اور اس کی قدرت اور مشیت سب اس سے غلو ہوں

۵۔ یہ الفاظ قابل غور ہے۔ کیونکہ یہ آیت لَدُنَّا خُلِقَ عِلْمُکُمْ کی طرف اشارہ ہے۔ (راجلدیث)

پس اگر واقعی وہ وجہ وغیرہ اس بات کے قائل ہوں تو لازم آئیگا کہ ایک وقت اللہ تعالیٰ تو موجود تھا لیکن اس کا علم، قدرت اور مشیت کچھ نہ تھا اور یہ تراکض ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے متکلم ہے عالم ہے اس کے لئے ہمیشہ سے اور قدرت ہے قرآن اللہ کا کلام ہے جو غلو نہیں ہے اور جو شخص اس کو غلو سمجھے وہ کافر ہے اور امام دکنج بن جرج نے کہا ہے کہ جو شخص عقیدہ رکھے کہ قدرت ان غلو ہے وہ کافر ہے۔ کیونکہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بعض شے اللہ میں سے غلو ہے حالانکہ اللہ میں سے کوئی شے غلو نہیں ہو سکتی ورنہ اللہ تعالیٰ میں نقص لازم آئیگا (اور وہ اس سے منزہ و متبرک ہے)

اور امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ہے کہ اللہ کا کلام اللہ کی ذات میں سے جدا نہیں ہوا بلکہ اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے۔ اور سلف رضی اللہ عنہم کے اس قول "أَلْفَرَدَ الْإِنِّ كَلَامُ اللَّهِ مِنْهُ بَدَأَ وَأَمْنَهُ خَرَجَ وَ إِلَيْهِ يَعْقُدُ" کا یہی مطلب ہے۔ اور حدیث میں بھی یہی آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "أَفْکَلُمْ لَنْ تَرْجِعُوا إِلَى اللَّهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْهَا خَرَجَ مِنْهُ" یعنی تم لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی شے اس سے افضل مگر نہیں لوٹ سکتے جو کہ اس سے نکل یعنی قرآن سے۔

اور سلف وائمہ کے اس قول کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کلام اللہ کی ذات میں سے جدا ہوا ہے اور غیر میں غلو کیا ہے کیونکہ غلو کا کلام جبکہ وہ بولتا ہے تو اس کی ذات سے علیحدہ اور جدا نہیں ہوتا۔ اور نہ غیر میں غلو کرتا ہے تو اللہ سبحانہ کا کلام کس طرح نکل کر غلو کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کَبُرَتْ کَلِمَۃُ فَتْرَ جِ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنَّ يَقُولُونَ إِلَّا کَذِبًا (پ۔ س۔ کتب)

اس میں اللہ نے خبر دی ہے کہ کلمہ ان لوگوں کے مونہوں سے نکلتا ہے اور اس نکلنے کے باوجود اس کی ذات سے جدا نہیں ہوا۔ اور یہ بات بھی ہے کہ کوئی صفت اپنے موصوف سے مفارق یعنی جدا نہیں ہوتی نہ خالق کی صفت جدا ہوتی اور حلول کرتی ہے اور نہ مخلوق کی صفت لوگوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا اور پھر آپ کی طرف سے پہنچایا تو جو کلام لوگوں نے پہنچایا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کلام ہے پہنچانے والوں کا نہ ہوگا۔ حالانکہ ان لوگوں نے اپنی اپنی آواز اور اپنی گویائی و تلفظ سے پہنچایا ہے۔ پس قرآن کریم اس بات کا زیادہ تر مستحق ہے کہ وہ کلام الہی ہے نہ کلام مخلوق، کہ وہ کلام خداوند تعالیٰ کا ہے اور آواز پڑھنے والے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ إِنَّا آخِذُونَ بِالْمُتَشَبِّهِ لَکِنَّا اسْتِجَارَتْ فَأَجَزَ الْوَحْیَ یَسْمَعُ کَلَامَ اللَّهِ دَلَّ - س۔ توبہ اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ و امن طلب کرے تو اس کو امن دو یہاں تک کہ وہ کلام اللہ کو سنے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-
لَا یُنَادِی الْقُرْآنُ بِأَصْوَاتِهِمْ

قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت و آراستگی دو لیکن سلف وائمہ کا مقصود اس سے جہیہ کار و کرنا ہے کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ نے کلام کو اپنے غیر میں خلق فرمایا ہے پس اس کا معنی یہ ہوا کہ کلام اس علی سے ظاہر اور خارج ہوا جس میں کہ اس کو پیدا کیا ہے اللہ کی طرف سے نہیں ہے اللہ کا حضرت موسیٰ کے ساتھ کلام اس درخت سے خارج ہوا۔ پس سلف وائمہ نے بیان فرمایا کہ قرآن اللہ کی ذات سے ظاہر و خارج ہوا اور اپنے قول "وَلَکِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي" میں اللہ نے جرمی ہے کہ کلام اسی سے ہے اس سے غیر سے نہیں ہے۔ اور من ابتدا غایت کے لئے ہے جب اس کا مجبورین یعنی ذات قائم بنفسہ ہو تو اللہ کی صفت نہیں ہوگی۔ جیسے دستہ نکر مافی السموات و مافی الارض جمیعاً منہ رپ ۵۔ س۔ باریہ

رحمۃ اللعالمین۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ہر وقت۔ جہاں اولیاء۔ دوم ہے۔ سوم ہے۔ رابع ہے۔

رحمۃ اللعالمین۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ہر وقت۔

نہ خلق قرآن} وہ شانہ اور بابت جو غلیظہ بارون الرشید کے دربار میں امام عبدالعزیز کی نے اس مسئلہ پر علماء سے کر کے حق و صداقت کو ثابت کیا۔ قیمت ۸۰ رسول واک اور

اَفْعَبِرَاللّٰہُ اَبْتَعٰی حَسَنًا وَہُوَالَّذِیْ اَنْزَلَ
 اِنِّلَکُمُ الْکِتَابَ مُفَصَّلًا ۝ وَالَّذِیْنَ اٰتٰیٰکُمُ الْکِتَابَ
 یَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ سَرٌّ مُّخْتَصِرٌ بِالْحَقِّ ۝ رِبِّ سَمِیْعٍ
 کیا اللہ کے غیر کو حکم بنائیں حالانکہ اس (اللہ) نے تمہاری طرف مفصل کتاب کو نازل فرمایا اور جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ کتاب (قرآن) تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوئی ہے اور اللہ نے فرمایا :-

قُلْ تَزَكَّوْا ۖ يَدْعُوُ الْبِرَّ وَالْإِتْقَانَ مِنْكُمْ رَبُّكَ بِالْحَقِّ ۗ
 (پہلے تم کو اپنی اصلاح کے لئے دعا ہے کہ تم میں سے اللہ کے ساتھ
 سچائی اور تقویٰ کی بات ہو۔)

تَنْزِيلَ بِهِ الرُّوحِ الْأَمِينِ عَلَى قَلْبِكَ رِجًا۔
 دس شعراء روح الامین (جبرئیل) نے اس قرآن کو
 تیرے قلب پر نازل کیا۔
 اور فرمایا :-

من كان عدوًّا لجبرئيل فإنه نزل على قلبك
 باذن الله دہلی۔ سبقرہ کہہ دے! جو شخص جبریل
 کا دشمن ہو (ہوا کرے) اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا پس
 بے شک اس نے اللہ کے حکم سے اس قرآن کو تیرے
 دل پر اتارا ہے۔"

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ
(پ ۲۶۔ من مومن) کتاب کا اتارنا اللہ غالب
بڑے علم والے کی طرف سے ہے۔

اور فرمایا: **حُطَّةٌ تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** ۲۲۔
 (سجده) رحمن رحیم کی طرف سے تمہارا ثواب ہے۔

اور فرمایا :- الم تفرقون الکتاب لا مرید فیہ
من رب العالمین (پس اللہ جہاں، کتاب کا نازل کرنا
پروردگار عالم کی جانب سے ہے اس میں کچھ شک نہیں
اور فرمایا :- یا ایہا الرسل بلیغ ما أنزل
إلینک من ربک (پس اے رسول! تیری طرف
جو کچھ تیرے پروردگار کی طرف سے اتر رہا ہے اسے
دراستہ تک پہنچا دے)۔

پس اللہ تعالیٰ نے بہت سے معامات میں بیان فرمایا ہے کہ قرآن اللہ کی طرف سے اتارا گیا ہے تو اب جو شخص کہے کہ قرآن خلق کی طرف سے اتارا گیا ہے جیسے ہوا سے یا لوح سے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے کتاب اللہ کو جھٹلا رہا ہے مومنوں کی راہ سے الگ دوسری راہ کی پیروی کر رہا ہے۔ تم یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے جو کچھ نازل فرمایا ہے اس میں اور غلوقات میں سے جو نازل کیا ہے ان دونوں میں کس طرح فرق بیان فرمایا ہے۔ مثلاً بارش کے متعلق فرمایا انزل من السماء ماء "آسمان سے پانی اتارا" تو مختلف جگہ میں بارش کا ذکر فرمایا یہ بیان کیا ہے کہ اس کو آسمان سے اتارا ہے۔ اور قرآن کے متعلق خبر دی ہے کہ اپنی طرف سے اس کو اتارا ہے۔ اور مطلق تنزیل کو بھی ذکر فرمایا ہے وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيثَ دِیْنًا۔ اس حدیث ہم نے لوہے کو اتارا۔ ————— چونکہ لوہا پہاڑ سے نازل ہوتا ہے اس لئے اس کو یہ نہیں فرمایا کہ آسمان سے اتارا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ قرآن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نزدیک سے نازل کیا ہے۔ علامہ برس اگر بالفرض جبریل نے قرآن کو

اگر کوئی کہے کہ انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ
عند ذی العرش میکن دپ ۳۰۔ سن تکویم سے ثابت
ہوتا ہے کہ قرآن جبریل کا کلام و قول ہے۔ تو اس کا
جواب یہ ہے کہ دوسری آیت میں فرمایا ہے :-

انہ لفظوں رسول کریم و ماہو بقول شاعر
 قلیلا ما تؤمنون ولا بقول کاہن قلیلا ما تذکرون
 (پہلے ۲۰۰) بلاشبکہ قرآن رسول بزرگ کلام
 ہے یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے تم تھوڑا ایمان لاتے
 ہو اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے بہت تھوڑی نصیحت
 کرتے ہو۔“

پہلی آیت میں رسول سے مراد جبریل ہیں اور دوسری آیت میں رسول سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر یہ مراد لیا جائے کہ رسول نے قرآن کی عبارت مرتب کی اور پیدا کیا تو یہ دونوں آیتیں باہم متعارض ہو جائیں گی۔ پہلی آیت سے ثابت ہوگا کہ قرآن کی عبارت کو جبریل نے بنایا اور دوسری آیت سے ثابت ہوگا کہ قرآن کی عبارت کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا۔ پس معلوم ہوا کہ یہ نسبت تبلیغ کے سبب ہے۔ احداث عبارت کی نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے لقولہ "رَسُولِي فَرَمَا"۔ لقولہ "مَلَكِي" یا لقولہ "نَبِيِّي" نہیں کہا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قرآن کو امت کے پاس پہنچایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسم حج وغیرہ کے مواقع پر اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کر کے فرماتے تھے کوئی ہے جو مجھے اپنی قوم میں لے چلے کہ میں اپنے پیغمبر کے کلام کو پہنچاؤں کیونکہ قریش نے مجھ کو اپنے رب کے کلام کی تبلیغ سے روک دیا ہے۔“

حیات المسلمین - رسالہ تہذیبیں مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کا خفاں درج کیا ہے۔ قیمت ۸ روپے ۱۔ نمبر اولیٰ

اگر کوئی کہے کہ مایا بیبہ من ذکر من ربہم
محدث (پ.س) سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مخلوق
ہے تو اس کو جواب دیا جائیگا کہ یہ آیت قرآن کے
غیر مخلوق ہونے کی دلیل ہے۔ قرآن کے مخلوق ہونے کی
دلیل کسی طرح نہیں بن سکتی۔ اس لئے کہ اس آیت
سے ثابت ہوا کہ بعض ذکر محدث ہے اور بعض غیر محدث
ہے کیونکہ نکرہ کو موصوف کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ
موصوف غیر موصوف سے متماز ہو جاتا ہے جیسے کہ وَلَقَدْ
مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ اور اس کے مثل اور جب
بعض قرآن محدث ہوا تو غیر محدث سے متماز ہوا یعنی
بعض قرآن محدث نہیں ہوگا۔ پھر یہاں پر یہ بھی واضح
ہے کہ محدث کے معنی مخلوق کے نہیں ہیں بلکہ یہاں
کہتے ہیں بلکہ محدث کے معنی ہیں جدید۔ اس کی دلیل
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کو تھوڑا تھوڑا نازل فرماتا
تھا تو اس لحاظ سے جو قرآن کہ پہلے نازل ہوا تھا
پچھلے آثار سے ہونے کے اعتبار سے قدیم تھا اور پچھلے
محدث یعنی جدید۔ اور عرب کی زبان میں قدیم ہر اس
شے کو کہہ دیا کرتے ہیں جو اپنے غیر مقدم ہو گیا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا حتیٰ عاد کا لہجہ چون القدیم
اور فرمایا ۔ تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِي ضَلٰلٍ مِّنْ الْقَدِيْمِ
اور فرمایا وَاذْهَبْ يَهْدُ وَاٰبِهٖ فَيَسْقُوْنَ هٰذَا
اِنَّكَ قَدِيْمٌ رَّحِيْمٌ۔ (س الاحقاف)

اسی طرح اگر کوئی کہے کہ انا جعلنا قرآنا
عربیاً دپ۔ س. زخف) قرآن کے مخلوق ہونے کی صریح
دقویٰ دلیل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
صرف انا جعلنا نہیں فرمایا ہے کہ جعلنا کی
تاویل خلقنا بن کے بلکہ جعلنا قرآنا عربیاً
فرمایا ہے۔ جعلنا یعنی میں صبرنا کے ہے یعنی ہم خدا
نے قرآن کو عربی بنایا عربی زبان میں کیا اللہ قادر تھا
کہ اس کو بھی میں نازل کرتا اور وہ اس پر بھی قادر تھا
کہ عربی میں نازل کرتا لیکن جب عربی نازل کیا تو
اس نے قرآن کو عربی کیا بھی نہ کیا۔ اس سے قرآن کا
مخلوق ہونا ہرگز نہیں ثابت ہوتا۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے
کہ حتیٰ صیغہ کلام اللہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مبلغ اور

تلاوت کرنے والا جو کچھ پہنچاتا اور تلاوت کرتا ہے وہ
اللہ کا کلام ہے اور سننے والا اللہ کا کلام سنتا ہے
مبلغ اور تالی (تلاوت کرنے والے) کا نہیں۔ سیطرہ
مسلمان لوگ جو قرآن پڑھتے ہیں وہ کلام اللہ ہے۔
اور یہ بالکل کھل بات ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کے
کلام کی تبلیغ اور روایت کرے وہ اس کلام کا متکلم
حقیقہ نہیں کہا جاتا۔ مثلاً کوئی شخص نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے قول

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ
اِمْرَئٍ مَا نَوَى

کی تبلیغ کرے تو یہ اس مبلغ کا کلام نہیں کہا جائیگا
بلکہ سب ہی سمجھیں گے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول
اور آپ کی حدیث ہے۔ اگر مبلغ کہے کہ یہ میرا کلام ہے
تو سب اس کو قبول نہ کریں گے۔ اس لئے کہ سب سمجھتے
ہیں کہ کلام اس کا ہوتا ہے جو ابتداء اس کا کہنے والا
اور اس کا مرتب کرنے والا ہو۔ اس کا نہیں ہوتا جو
ادارے اور اس کی تبلیغ و روایت کرے۔ اور جب
مخلوق کے کلام میں یہ بات مسلم اور محقق معلوم ہے
تو اللہ تعالیٰ کے کلام میں بدرجہ اولیٰ دوسرے کا کلام
نہیں ٹھہرانا چاہیے اور نہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کلام کہنا چاہیے نہ جبریل کا۔ اس لئے کہ
ان لوگوں نے اس کلام کو صرف لوگوں تک پہنچا دیا۔
اس کے حروف و الفاظ و معانی کو پیدا نہیں کیا ہے
جیسا کہ اس زمانے میں قرآن کے پڑھنے والوں نے
اس کے حروف و معانی کو پیدا نہیں کیا ہے۔ لیکن
آواز و حرکت مبلغ اور تالی کی ہوتی ہے اور کلام
اللہ کا ہوتا ہے اور حدیث اس کے رسول کی ہوتی ہے
اللہ کی طرف سے پہنچانے والے کا یا رسول کی طرف
سے پہنچانے والے کا نہیں ہوتا۔

فَاِذَا كَانَ هٰذَا مَعْلُومًا مَّعْقُولًا فَكَيْفَ

آپ کی اس تئیل سے ظاہر ہے کہ خلق کے الفاظ
سے قرآن اور حدیث ایک ہی مرتبہ میں ہیں۔ اگر حدیث مخلوق
ہے تو قرآن بھی اسی صفت سے موصوف ہوگا ورنہ تئیل
غلط ہو جائے گی۔ (الہدیث)

لَا يَعْطَلُ اَنْ يَكُوْنَ الْعَامِرِيُّ اِذَا قَرَأَ الْحَمْدَ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُلْكٌ يَوْمَ الدِّيْنِ
اِنْ يَقَالُ هٰذَا الْكَلَامُ كَلَامُ الْبَارِئِ وَاِنْ كَانَتْ
الصَّوْتُ صَوْتِ الْعَامِرِيِّ اَوْ يَرِدُ وَاضِحٌ بَوَكَرَ لَفْظِي بِالْقُرْآنِ
غَيْرُ مَخْلُوقٍ كَمَا بَيَّنَّا اَمَّا مَعْدِنِ كَيْفَ نَزَلَتْ بَعْدَتْ
جِسْ طَرَحَ لَفْظِي بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٍ كَيْفَ كَوْنُ بَعْدَتْ كَيْفَ بَيَّنَّا
مَلَامَ اَبْنِ تَيْمِيَّةٍ نَزَلَتْ يَسْ۔

قد ائتمر الامام احمد وغيره على من قال
لفظي بالقرآن غير مخلوق وبتدعوه كما جئتموه
من قال لفظي بالقرآن مخلوق وقال المقرآن
كلام الله غير مخلوق كيف تصرف فمن قال
افظلي به قديم او صوتي به قديم فابتناع
هذا وضلاله واهم فمن قال ان لفظه
بالقرآن غير مخلوق او صوته او فعله او شيئاً
من ذلك هو مبتدع (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲)
وهنا الجاث كثيره اورد هاشم الشیخ ابن تیمیہ
رحمہ اللہ فی فتاواہ من شاء الموقوف علیہا
فلیراجع الفتاویٰ المذکورہ۔

الہدیث یہ مضمون باوجود طوالت مقدمہ کے اس لئے درج
کیا گیا ہے کہ اس میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کا نا
آتا ہے ورنہ بقاعدہ علم مناظرہ اس میں بہت کچھ حشو
زوائد ہیں جو قابل حنف ہیں۔ میری ذاتی رائے یہ ہے
کہ میں مسائل شرعیہ کی تحقیق کرتے ہوئے کسی بدعی فرقہ کا
نام لینا پسند نہیں کرتا۔ مثلاً کی تحقیق اور چیز ہے اور
کسی گمراہ فرقہ کی تردید اور چیز شیخ الاسلام کے زمانہ میں
ان گمراہ فرقوں کی تردید کی ضرورت محسوس ہوتی ہوگی،
غالباً اسی لئے آپ نے ان کا ذکر کیا ہے مگر بالکل ضرورت
نہیں۔ اس لئے مسئلہ ہمارے لکھنے والے اصحاب محض قرآن
حدیث سے استدلال کریں۔ جس میں کسی فرقہ ضالہ کی تردید
نہ ہو بلکہ محض عقیدہ صحیحہ کا اثبات مقصود ہو۔

فاضل مضمون نگار کے مضمون میں بہت سا مواد
آگیا ہے جس سے موضوع کی تعمین ہو سکتی ہے۔ مگر میں
چاہتا ہوں کہ صریح نظموں میں مسئلہ کا موضوع متعین
کر کے اس پر بحث کی جائے۔ اس کے بغیر غلط بحث ہے

بریلوی مشن

حدیث حنفیہ اور مولوی محمد شریف

لازمہ ستری عبد العزیز صاحب کوئی بہادران مغربی ضلع یا ٹکٹ

مذہب سیالکوٹ میں ایک قصبہ کوئی لوہاراں ہے وہاں ایک مہر بزرگ مولوی صاحب ہیں جس کا نام شریف محمد شریف ہے۔ ان کو جہات اہل حدیث سے وہی نسبت ہے جو کہیں مولوی فضل حق دہلوی کو مولانا اسماعیل شہید سے تھی جن کا قول تھا کہ اسماعیل جو کچھ کہیں ان کی تردید کروں گا۔ یہی عادت مولوی محمد شریف صاحب کی ہے اہل حدیث کی کوئی بھی بات ہو وہ رد کرنے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خیریت سے ان کے صاحبزادے ہی اسی مزاج کے واقع ہوئے ہیں۔ آپ اپنے مذہب و مذہب کی ممانعت میں بہت کچھ ساجی رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے رسالہ صداقت مستالاحناف کے ... ایک روایت لکھی ہے جس کے الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں:-

انی غفلت عبادی حنفیہ کا کلام

اقتدار ملک نے فرمایا میں نے اہل ہندوں کو نشانی پیدا کیا

ستری عبد العزیز صاحب کو انہوں نے اس پر اوجھڑی مئی سنہ ۱۳۸۵ھ میں کیا تھا کہ یہ

حدیث مع اس ترجمہ کہاں ہے۔ اس موقع پر مدیر الحدیث کی طرف سے ایک ذات درج ہوا تھا۔ دو قابل ملاحظہ ہے۔ اس کے جواب میں مولوی محمد شریف

صاحب نے ستری صاحب کے نام سے اس کا جواب دیا۔ جواب کیا ہے جواب سے جواب ہے۔ چنانچہ اسکا ذکر ستری عبد العزیز صاحب کے مندرجہ ذیل خطوں میں آتا ہے (تدویر)

میں نے اخبار الحدیث ... اپنی ویک زمبر سنہ ۱۳۸۵ میں صرف مولوی محمد شریف صاحب سے اس بات کا مطالبہ کیا تھا کہ جو آپ نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غلطی معنوی تحریر کرنے ہوئے دفعتاً حنفیہ کا

بزرگ خود ترجمہ صریحاً قرآن و حدیث و لغت عربیہ کے خلاف غلطی (مقلد امام ابو حنیفہ) کیا ہے اس کا ثبوت با دلیل پیش کریں۔ یا اپنی فاش غلطی کا اخبار میں اقرار کر کے رجوع الی الحق کریں۔ بجائے اس کے کہ کوئی ثبوت پیش کرتے ہیں یا محمد کے نام سے مضمون لکھ کر یوں ٹال دیا کہ حنفیہ جمع حنیف ہے۔ اور حنیف کی طرف منسوب کو حنفی یا حنیفی کہنا درست ہے، شاہد اش مولوی صاحب یہی ہے آپ کا جواب۔ کیا اچھا ہوتا کہ مولوی صاحب دعویٰ پر دلیل پیش کرتے۔ مولوی صاحب آپ اپنے صحیفہ الفقہ میں لفظ حنفی کی تشریح پہلے یہ لکھ چکے ہیں کہ

امام ابو حنیفہ کی طرف نسبت ہے یعنی وہ شخص جو امام ابو حنیفہ کا مذہب رکھتا ہو۔ دیکھو الفقہ ۸۸ جندی سنہ ۱۳۸۵ھ

جناب آپ کے مولانا کی زبانی ثابت ہو گیا کہ حنفی کہتے ہیں امام صاحب کے مقلد کو حنیف کی طرف منسوب کو حنفی کہنا بقول آپ کے سراسر باطل منہر۔

مولوی صاحب! آپ منسوب کو جو چاہیں کہیں مگر حنفی تو منسوب نہیں ہے۔ حنفی تو قرآن مجید کا لفظ ہے جو سورہ قیامہ میں آیا ہے جس کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں:- وَمَا أَمْرُو إِلَّا لِيُعْبَدَ وَاللَّهُ تَخْلِصِينَ لَكَ الْيَتِيمَ حَنَفَاءَ (پہ۔ ع ۲۳)

کیا اس آیت کا ترجمہ آپ یہ کرینگے کہ یہود و نصاریٰ اور شرکین مکہ کو یہی حکم ہوا ہے کہ وہ حنفی (مقلد امام ابو حنیفہ) ہو کر عبادت کریں۔ واللہ اگر آپ ایسا کرینگے تو آپ کے حق میں یہ کہنا بالکل بجا ہو گا کہ

مگر تو قرآن میں لفظ حنفی ہر مومن مسلمان میں ناظرین کرام و برادران اسلام! مولوی محمد شریف

صاحب کی یہ تفسیر یا تفسیر بالکل اس کے مشابہ ہے جو شیعہ کیا کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ بھی شیعہ تھے اور آت پرستے ہیں:-

إِنَّمَا هُمْ وَشِيعَتُهُمْ لَا يُبْرَأُ هَيْم

اس قسم کے زید علمی و کلمے والے اصحاب کیا اچھا ہے کہ کہیں غیر مسلموں کے سامنے بھی آجاتے۔ تو مولانا حامل کو یہ شکایت کرنے کا موقع نہ ملتا ہے

کہتا تھا کل اک منکر قرآن و خبر

کیا لینگے یہ اہل قبلہ باہم رد کر

کچھ دم ہے میدان میں آئیں وہ

کتا بھی ہے شیر اپنی گل کے اندر

مزے کی بات | ستری صاحب جب حنیف اور حنفی میں آپ کے مولانا کے نزدیک کوئی فرق نہیں تھا تو اب آپ کے مولانا نے ہماری گرفت کرنے سے اتنی مدت کے بعد دوسرے ایڈیشن کتاب صداقت الاحناف میں بقول آپ کے بجائے حنفیہ کا ترجمہ حنفی کرنے کے اب حنیف کیوں لکھ دیا ہے۔ حنفی ہی لکھا رہتے دیتے۔ معلوم ہوا کہ وہاں میں کالا ضرور ہے۔ تب ہی تو یہ وجہ معنوی تحریف کا دھوسنے کے لئے رات دن اسی فکر میں غرق رہے۔ لیکن اب اس سے بھی ذیل غلطی یہ کہ حنیف اور حنفی میں کوئی فرق نہیں۔

خدا تعالیٰ آپ کو اس غلط بیانی کی مرض سے جلد شفا بخشے۔

معقولات حنفیہ

اس کتاب میں فقہ کے سات مسائل مفقود الخیر مرتبہ حرمت مصاہرو۔ وہ درود۔ اقتدائے معین بالمسافر تفریق بین الزوجین پر روشنی ڈالکر فقہ حنفیہ کے نوٹ دکھائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی تصنیف الجملۃ الناجیہ پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ قیمت صرف تین آنے۔ محصول ڈاک علیحدہ منگوانے کا پتہ:- منیر دفتر الحدیث امرتسر

فتاویٰ

مس ع ۱ { کوئی شخص نماز یا جماعت کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ میں جبکہ اس کی پیشانی زمین سے ٹکی ہوئی ہے سو جاتا ہے اور تمام مقتدیوں کے ٹکڑے ہو جانے پر وہ بعد کو ٹکڑا ہو جاتا ہے تو کیا اس نیت سے وضو فاسد ہو جائیگا یا نماز میں کسی قسم کی کراہت واقع ہوگی یا نہیں ؟ (شمس الدین احمد عمری دیوبادی)

جہ ع ۱ { سجدہ میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا نہ نماز میں غلط واقع ہوتا ہے۔

مس ع ۱ { اخبار الحدیث جلد ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۹ میں صفحہ ۵۷۰ "عزیزانِ حیدر قربان اور احکام قرآنی" میں حضرت ہمیشہ رحمہ سے روایت درج ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ التہیہ والسلام نے اپنی طرف سے بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو قربانی دینے کے لئے وصیت فرمائی تھی۔ کیا اس سے یہ استنباط نہیں ہوتا کہ کسی شخص کی وفات کے بعد اس کی طرف سے ہم کوئی چیز خدا کے نام پر دیں تو اس کا ثواب اس میت کو ملتا ہے اگر ایسا نہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایسا حکم دینا کس غرض سے تھا (محمد حیات خواجہ قصوری)

جہ ع ۱ { حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی طرف سے قربانی کر۔ اب بھی اگر کوئی شخص کسی فوت شدہ کی طرف سے خدا کے نام پر قربانی کرے تو اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ اللہ اعلم !

مس ع ۱ { آیات قرآنی سے تعویذ لکھنے میں ڈالتا یا بازو پر باندھنا جائز ہے یا نہیں۔ نیز جواز یا عدم جواز پر قرآن و حدیث سے کیا دلیل ہے ؟ (حاجی ابراہیم حسین سیٹھی از بنگلور)

جہ ع ۱ { آیات قرآنیہ یا اسماء اللہ لکھ کر نگے میں تعویذ ڈالتا جائز ہے۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص

اپنے نابالغ بچوں کے گھٹے میں تعویذ لکھ کر ڈالنا کرتے تھے۔ (ابوداؤد) (فتاویٰ نذیریہ جلد ۲)

مس ع ۱ { اگر برزی دوائی دو قسم کی ہوتی ہے ایک کھانے کی دوسری لگانے کی۔ لیکن ہر دو میں شراب کی ملاوٹ ضروری ہوتی ہے۔ پس ہر دو کو کھانے اور لگانے میں استعمال کرنا کیسا ہے ؟ (ڈاکٹر کمال الدین نیازی)

سول سرچن از ہوشیار پور

جہ ع ۱ { اگر برزی دواؤں میں اسپرٹ ہوتی ہے اور وہ شراب نہیں ہے۔ اس کی دو وجہیں کہ اس قدر سستی بکثرت ہے کہ شراب اتنی سستی نہیں ہوتی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جہاں جہاں کی میونسپل کمیٹیوں نے شہر کے اندر شراب کا بیچنا ممنوع قرار دیا ہے وہاں اسپرٹ بکثرت ہے۔ یہ بھی ہمیں میں کانگریسی حکومت کے زمانہ میں شراب کی بندش تھی مگر اسپرٹ بکثرت تھی۔ اس لئے یہ شراب نہیں ہے۔ دواؤں کو حل کرنے کے لئے ملا دی جاتی ہے۔ جو اپنی تیزی کی وجہ سے ان کو حل کر دیتی ہے۔

مس ع ۱ { بحالت روزہ انجیکشن کرنا کیسا ہے ؟ (مسائل مذکور)

جہ ع ۱ { روزے کی حالت میں انجیکشن (ٹیسٹ) جائز ہے۔ کوئٹہ معذہ میں نہیں جاتا۔ خون میں اثر جاتا ہے۔ جیسے نہانے سے بروقت پہنچتی ہے۔ اللہ اعلم

مس ع ۱ { ڈاڑھی کے بارے میں دو حدیثیں مختلف آتی ہیں۔ ایک میں تو فرمایا ڈاڑھی بڑھاؤ۔ دوسری میں حضرت کا فعل ہے کہ ڈاڑھی کے اوپر دسے بڑے ہوئے بال کشا لیا کرتے تھے۔ اس لئے تطبیق یہ ہے کہ ساری رکھنی مستحب ہے اور ایک مشت کے برابر لکھ کر باقی کشا لینا جائز ہے۔ اخبار الحدیث ۱۲ اجادی الالہی

مس ع ۱ { مسلمانوں میں مذکور ہے۔۔۔ کان ابن عمر

فی جہۃ الوداع۔ حجۃ الوداع میں ترشویا تھا دو دلیل نہیں جانتے۔ بخاری کی شرط پر حدیث پیش کرو۔

براہ کرم دو نوں حدیثیں مع جوالہ تحریر فرما کر مسائل کو تشفی بخش جواب دیں۔ (ایک نرجار الحدیث)

علم میں نہیں۔ اور کسی صاحب کے علم میں بخاری کی شہ جابر مرفوع روایت جو تو ہمیں بھی اطلاع دیں۔ مزید تفصیل مرقاۃ شریف مشکوٰۃ یاب میں ملاحظہ کیجئے۔ اللہ اعلم !

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۳۴

ہم۔ بعد ابن عمر کا ذخیرہ کے انتقاد کے پیش نظر یہ بات ضروری سمجھتا ہے کہ شہر میں ممبروں کی توسیع کا کام پورے دور سے شروع کیا جائے اور پہلی نبر پر ایک ابتدائی اجلاس منعقد کیا جائے۔ جس میں ممبروں کے بعض سربراہ اور دو علماء اصحاب الرائے اور ان کی کو مین میں مدعو کیا جائے تاکہ صوبائی اجلاس کی ان کی رائے اور اہانت ملے۔ کی جائے۔

دہ۔ اہل حدیث جماعت ہمیں کی مجلس خاندان کا یہ اجلاس صوبہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے یہ ضروری سمجھتا ہے کہ مختلف سب کمیٹیاں بنائی جائیں جو شہر کے مختلف حصوں میں ممبروں کی توجہ اور فراہمی چندہ کا کام جاری کریں۔

(عبد الصمد سیکرٹری جی۔ اے۔ اہل حدیث صوبہ بمبئی)

غریب فنڈ میں از فتویٰ ختم علیہ السلام

سائل علیہ البی غنم جلسہ ۲۵ نور اللہ رسوں مگر سے۔ بدلتہ بعد ہر دو سالہ کے نام بحسب غریب فنڈ ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔

وصولی و اخلم | عٹ مولوی ابو عبد اللہ۔ عٹ

فدالہ لالہ سوسے۔ ملا مرنج الدین قلعہ دیدار سنگھ

اصحاب خیر | دست کرم کو کشادہ کریں اور اس فنڈ کی امداد فرمائیں۔ تاکہ غریب سائلین اخباری خدمت سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

مضامین آمدہ | سید عبدالغفار صاحب رضوی۔ عٹ

بہارِ نبویؐ میں مذکور ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر پر پانی ڈالے گا میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا۔

اور سورۃ التوبہ میں ہے کہ جو شخص میری قبر پر پانی ڈالے گا میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا۔

متفرقات

دو فریدار | اہل سنت مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب

اور مولوی عبد القیوم صاحب نے انشاء اللہ بیٹھ کیلئے ایک ایک نیا نیا رتبہ اپنی معاونت کا ثمرت دیا ہے

جزا اہم اللہ!

کتاب خانہ ثنائیہ اترسرات ہرزم کی کتب بلفات و سنیاب جو سستی ہیں۔ فہرست کتب خانہ طلب کرنے پر وائیک جاتی ہے۔ لہذا جملہ ناظرین کرام سے التماس ہے کہ ان کو خود یا ان کے حلقہ اجاب میں یہ کہیں کسی کتاب کی ضرورت ہو اگر سے کتب خانہ ثنائیہ اترسرات کی خدمات بہ وقت حاضر ہیں۔

انجمن اہل حدیث کے متعلق حسب قرار اوائل حدیث کافر نس سدرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے عہدیداران کے متعلق اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

(۱) انجمن اہل حدیث میرات شکارہ ضلع کوٹ ٹافوں

(۲) انجمن تنظیم اہل حدیث بانہ پور۔

(۳) جمعیت اہل حدیث صوبہ بمبئی۔

دیگر انجمنیں بھی جلد آجہ اپنے عہدیداران کے اسامہ بھیجیں تاکہ نظام مرتب کیا جائے۔

اہل حدیث ڈاکٹر کرمی | کے متعلق بھی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں آئندہ ایسی اطلاعات مولوی عبد الوکیل صاحب خطیب فاب کجج دہی کے نام براہ راست بھیجی جائیں۔

اہل حدیث لکھنؤ میں | مولانا محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری تحریر و کتابت ہیں آئندہ مردم شاری میں تمام اہل حدیث حضرات مذہب کے خانہ میں اہل حدیث ضرور لکھوائیں۔

عبد آذہ فند | از سنی بیدظیف صاحب پشاور محد

چندہ کافر نس | ابو غلام رسول صاحب تار بابا از

جنگ ناٹھ مہر

مدرسہ دینیہ متورڈ | کیئے ابو غلام رسول موصوف ہر

ہرزم توحید | کیئے ابو غلام رسول صاحب موصوف ہر

جمعیت تبلیغ پنجاب | کے لئے از موصوف ۔

انجمن محمدیہ کا جلسہ | حسب دستور سال انجمن محمدیہ

منوآثر ضلع آباد کا جلسہ بتاریخ ۳۰۔۳۱ دسمبر ۱۳۵۹ھ

کو منعقد ہوا۔ جو درجہ کا نیاب ہوا۔ کیونکہ فاتح نادیان

مولانا تہا اللہ صاحب۔ مولانا محمد ابو القاسم صاحب

سیف بناری۔ قاری احمد سعید صاحب بناری۔ نسیم صاحب

آئی د محمد ابو الخیر صانی پر تاب کڈھل نے جلسہ میں شرکت

فرمائی۔ علمائے کرام نے شرک و کفر کی تردید خوب زور

سے کی اور توحید و سنت کی اشاعت پر بہترین تقریریں

کیں۔ جزا اہم اللہ! رحابی عبداللہ صاحب صدر انجمن محمدیہ

منوآثر محلہ کوٹ ضلع آباد

تصحیح غلطی | اہل حدیث، جنوری میں حسب ذیل

غلطی کا شائع ہو گئی ہیں۔ ناظرین تصحیح فرمائیں۔

صفحہ	کالم	سطر	غلط عبارت	صحیح
۱	۱	۶	رَضُوا	رَضُوا
۲	۲	۷	وَأَطِئْتُوا	وَأَطِئْتُوا
۳	۳	۲۰	الْحَنِیْلِ	الْحَنِیْلِ
۴	۴	۲۸	فَاضِلًا	فَاضِلًا
۵	۵	۱۹	بِهَذَا الْفِطْرَةِ	بِهَذَا الْفِطْرَةِ
۶	۶	۳۲	وَأَصْنَعَهُ	وَأَصْنَعَهُ
۷	۷	۴	وَيَكْرَهُ الْأَجْرَ	وَيَكْرَهُ الْأَجْرَ
۸	۸	۳	وَالْخَشْبَتِ	وَالْخَشْبَتِ

و درخواست برائے تولد پس | میرے ہاں خدا کے

فضل سے روکیاں ہی روکیاں پیدا ہوئی ہیں مگر لو کا کوئی

نہیں۔ ناظرین دعا فرمائیں خدا تعالیٰ مجھے صالحہ اور

نیک پس عطا فرمائے۔ نیز ایک لائقہ سے مصافحہ کرنے

کی بابت کوئی رسالہ موصول ہو تو کوئی صاحب اطلاع

دیں۔ مولوی محمد گلزار موصوف کمرل ڈاک خانہ کاجیل

ضلع مالہ

اہل حدیث کی فتح | مسجد اہل حدیث مراد آباد کا دیرینہ

۲۶ سال کا وصیت نامہ بمکان ملت ریاست۔ امبود

جو بے حد غیر مسجد تھا۔ جو غاصبانہ قبضہ شرکا۔ مکان

تھا۔ بعد کوشش تمام بھی پوچھ لے کر قبضہ مذہبی مقلدانہ

بند خانہ کے قبضہ مسجد نہ ہونے دیا نہ کرایہ ادا کیا۔

موجودہ دعویٰ استعرازی و تقسیم بھارت و ترکیہ جو

کامل بین سال کی انجمنوں کے بعد بصرہ کثیر رقم مسجد

معاونت جماعت اہل حدیث کے جس کا آمد و خراج

رومہ ادیں نام بنام شافع جو چکا ہے حسب فیصلہ ثالثی

بمقت مسجد ۱۲ جنوری ۱۳۵۹ھ کو مسجد اللہ تعالیٰ ڈگری ہو گیا

اور منجملہ شرکاء ایک شریک نے اپنا حصہ بھی تقسیم

کر کر مسجد کو عطا کیا جو نصف مکان سے زائد مالیتی

میلن کا ہوتا ہے قابل مدد شکر یہ جماعت اہل حدیث

ہے۔ الرام۔ بندہ حافظ عزیز الدین صنی عزم مولیٰ

مسجد موصوف۔

ہرزم توحید بمبئی | کی طرف سے عید الفی کے موقع پر

مسائل عید کے متعلق اشتہارات تقسیم کئے گئے۔

دشخند بخش ناظم ہرزم توحید بمبئی۔

جمعیت اہل حدیث صوبہ بمبئی | نے اپنے ایک

جلسہ منعقدہ بمبئی حسب ذیل تجاویز پاس کیں۔

(۱) جمعیت اہل حدیث بمبئی کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اجلاس صوبہ بہار

منعقدہ ۱۵ جنوری ۱۳۵۹ھ کے بخیر و خوبی اور کامیابی

کے ساتھ ختم ہونے پر اپنی دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے

اور اس کی منظر کردہ تجاویز کو افراد اہل حدیث کی

ترقی اور صوبہ بہار کے اہل حدیث کو مبادکباد پیش کرنا

ہے اور ۲، آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ

آرا کی منظر کردہ تجاویز کا خیر مقدم کرتا ہے اور انہیں

عملی جامہ پہنانے کی غرض سے تجویز کرتا ہے کہ جلد سے

جلد صوبہ بمبئی کے اہل حدیث بھائیوں کی تنظیم کا کام

شروع کیا جائے۔ اس غرض سے شہر بشراہ قریہ قریہ

اہل حدیث جماعت کی تشکیل کا کام شروع کیا جائے اور

انہیں صوبہ بمبئی کے ساتھ منسلک کیا جائے۔

۳۔ صوبہ بمبئی کی جماعت اہل حدیث کی مجلس عاملہ کا

یہ جلسہ جماعت اہل حدیث کی تنظیم کے کام کے لئے ضروری

سمجھتا ہے کہ شہر بمبئی میں جلد سے جلد صوبہ اہل حدیث

کانفرنس کا انعقاد کیا جائے۔

رہا باقی دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۱۳ پہا

خطبات التوحید ہرزم توحید مولانا شفیق الرحمن صاحب

ملکی مطلع

رقار جنگ

جنگ ایشیا جنگ چین و جاپان کے متعلق اس جنگ میں کوئی اہم اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ بعض خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی طیارے کاہے کاہے ہین شہروں پر بمباری کرتے ہیں۔ ادھر ہین جاپانیوں کو گوریلا جنگ کے ذریعے تنگ کرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی خبر آئی ہے کہ آئندہ پیش آنے والے واقعات کا لحاظ کرتے ہوئے جاپان نے ابھی سے خوراک کے ذخیرے جمع کرنے شروع کر دیئے ہیں اور پیداوار کو باہر بھیجا بند کر دیا ہے۔ گذشتہ ہفتہ ہم لکھ چکے ہیں کہ امریکہ نے اپنے جوائنٹ فلپائن واقع بحر الکاہل میں ایک بہت بڑا بحری بیڑہ رکھنا منظور کیا ہے۔ غالباً جاپان کی طرف سے امریکہ کو حملے کا خطو ہے۔ چنانچہ اس ہفتے اس امر کی ایک اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان اگرچہ چار سال سے جنگ میں مصروف ہے مگر اس کے ذہن میں جو نیا نظام قائم کرنے کی وہن سائی ہوئی ہے اس میں نہ صرف چین پر ہی قبضہ کرنا اس کے پیش نظر ہے بلکہ براہین، ہندوستان، فلپائن اور آسٹریلیا پر بھی قابض ہونا ہے۔ اسی لئے جاپانی اخبار لکھ رہے ہیں کہ ہم کو سب سے بڑا جنگی بیڑا اور سب سے بڑی فوج تیار کرنی چاہئے۔ مگر جاپان کی اپنی اندرونی طاقت کا تو بہت سا حصہ جنگ چین میں ختم ہو چکا ہے۔ دوسری حکومتیں اپنی الجھنوں کے باعث اس کی امداد نہیں کر سکیں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر جاپان پھر کسی نئی جنگ میں کودا تو بہت تکلیف اٹھائے گا۔

سیام و ہندوستان ہندوستان پر سیام کا حملہ

ایک ہی ہفتہ میں اپنا نمایاں اثر کر گیا کہ فرانسیسی ہندوستان کی فوجیں تاب مقابلہ نہیں لاسکیں۔ سیاسی بمبار جہازوں نے ہندوستان کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ آدھ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے سفیر نے سیام کے وزیر خارجہ سے جنگ بند کرنے کے لئے عارضی صلح کی درخواست کر دی ہے۔ شاید چند دنوں تک اس کا نتیجہ برآمد ہو جائے گا۔

جنگ یورپ باوجود موسمی خرابی و شدت کی سردی کے جرمنی کی طرف سے

لندن و انگلستان کے دوسرے شہروں پر حملے جاری رہے۔ جن سے عمارتوں کو بہت نقصان پہنچا رہا ہے۔ جرمنی کی طرف سے مارشل پیتان و فرانسیسی حاکم جو جرمنی کے زیر اثر ہے) سے مطالبہ جاری ہے کہ فرانسیسی بحری بیڑہ اور بحری طاس ہمارے حوالہ کئے جائیں اور ایم لادل کو جو جرمنی کا حامی ہے وزارت میں اعلیٰ عہدہ دیا جاوے۔ یہ مطالبہ بہت عرصہ سے جاری ہے مگر ابھی تک اس کا فیصلہ سننے میں نہیں آیا۔

جنگ یورپ کے شیطانی دور دورہ رنگ پھیل گئے ہیں۔ خیال تھا کہ یہ جنگ جلد ختم ہو جائے گی مگر توقع بہت پھیل رہی ہے۔ حالیہ میں وزیر اعظم برطانیہ مشرچرچل نے جو تقریر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ جلد ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔ اور ابھی تک انگلستان پر بڑے حملے کا خطرہ بدستور موجود ہے۔

چنانچہ آپ کی تقریر کا کچھ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ لندن ۱۸ جنوری۔ غلاشو کے استحقاقات کا طوفانی دورہ کرنے کے بعد مشرچرچل وزیر اعظم نے ایک غیر متوقع طور پر تقریر میں کہا کہ مجھے اس امر کے متعلق ذرا ابھی شک نہیں کہ جنگ کا انجام کیا ہوگا۔ میں اس جنگ میں آسانی سے کامیاب ہونے کی کوئی امید نہیں دلاتا۔ ہمارے سامنے خطرات ہیں میں یہ کہنا نہیں چاہتا کہ غلطی اتنے ہی بڑے ہیں جتنے کہ وہ جن سے ہم گزر رہے ہیں۔ بہر حال یہ ایسے خطرات ہیں کہ اگر ہم نے ذرا بھی کوتاہی کی

تو یہ مہلک ثابت ہو سکے۔ ابھی ہمیں کئی ماہ برابر کی جوت کی طاقت رکھنے کے بغیر اپنے شہروں اور صنعتی رقبوں پر بمباری کو برداشت کرنا ہوگا۔ میں ابھی کئی مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا ہوگا۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں جو نظا ہر کرتے ہیں کہ اب ہمارا کام آسان ہے۔ برطانیہ پر حملہ کے مقابلہ کے لئے برطانوی استحقاقات کی سپرٹ کا ذکر کرتے ہوئے مشرچرچل نے کہا کہ ہمارے پاس برطانیہ میں زبردست فوج ہے اور تمام ساحل کے ارد گرد بہت مضبوطی سے قلعہ بندی کی گئی ہے۔ ان پر زبردست فوج قیادت کی گئی ہے اور ان کے پیچھے فوج کی ایک بھاری تعداد موجود ہے جو کسی بھی وقت ان فوجوں پر جوابی حملہ کرنے اور پیش قدمی کرنے کو تیار رہتی ہے جو جاسے ساحلوں کی طرف رخ کریں۔ مگر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ذمہ دار اصحاب خصوصاً اور اس ملک کے لوگوں کے لئے عموماً یہ مناسب نہ ہوگا کہ وہ حملہ کے امکان کو کسی طرح کم سمجھیں۔ اس محسوس شخص مہلک کہ برطانیہ پر حملہ کرنے کی اتنی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوئی۔ جتنی کہ وہ اس وقت جبکہ یورپ کے بہت سے حصے پر قابض ہو چکا ہے۔ براعظم یورپ میں جہاں جاہیں اس کی فوجیں جاسکتی ہیں۔ لیکن ان ممالک آسٹریا، چیکو سلوواکیہ، پولینڈ، ناروے، ڈنمارک، ہالینڈ، بیلجیئم، فرانس اور (اس وقت شاید اٹلی) پر قبضہ ہر روز نازی عقیدہ اور جرمنی نام کے خلاف نفرت کا جذبہ میں اضافہ کرتا جا رہا ہے۔ اور یہ جذبہ ہے۔ جو کئی نسلوں نہیں بلکہ کئی صدیوں تک قائم رہے گا۔ مدد مشرق میں برطانوی فوج کا ذکر کرتے ہوئے مشرچرچل نے کہا کہ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ میں اپنے حملہ میں اتنی بھاری کامیابی ہوئی ہے کہ ہم اس کا خواب میں بھی خیال دے سکتے تھے۔ اب جبکہ ہم مزید اطلاقی قیدی بنائے گئے ہیں اور شاید ابھی اور بنائے جائیں گے اور ۹۰۸، ۹۰۹

مرآۃ العروس۔ ریکیوں کو مدد فائدہ داری۔ سب سے سکھانے والی کتاب۔ قیمت ۱۲ روپے۔ ۷۰ بکس لکچر شاپ امرتسر۔

گورنر جنرل سے سامان جنگ سے لیس تھے تاکارہ بنا دیئے گئے ہیں۔ لوگ شاید یہ سمجھ گئے ہوں کہ یہ معمولی کام تھا مگر انہیں معلوم ہوتا تھا کہ یہ سب سے بھاری خطرے کا کام تھا۔ مگر برطانوی فوجوں نے بھی شاندار طریقے سے اس خطرے کا مقابلہ کیا۔ ہم نے اپنے جرنیلوں کی حفاظت کی اور ساتھ ہی مصر اور لیبیا میں پائیدار پلٹ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں مسلمانوں کے مسائل اور خطروں کی طرف آج سے ۷۰ ماہ پہلے کی نسبت زیادہ آسانی سے توجہ دینے کا موقع ملا ہے۔ ہم ابھی تک جرنلی طور پر تلخ قوم ہیں لیکن جوں جوں یہ سال گزرے جا رہے ہیں پوری طرح سے مسلح ہوتے جائیں گے۔ اور پھر جنگ زیادہ برابر کی چوٹ پر رہی جائے گی۔

دہر تاپ لاہور ۲۰ جنوری ۱۸۷۵ء
الحمد میث یہ تقریر برطانیہ کے سب سے بڑے ذمہ دار افسر کی ہے۔ اسی نے انگلستان میں فوجی بھرتی میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ تقریباً ۱۵ لاکھ اشخاص بھرتی ہو چکے ہیں اب تو پچیس سال کے عورتوں کو بھی فوج میں لیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ بھی برطانیہ کی امداد پیش پیش کر رہا ہے۔ گذشتہ ہفتے لکھا جا چکا ہے کہ امریکہ میں ایک قانون ایسا پاس ہونے والا ہے جس میں صدر روز ولٹ کو برطانیہ اور دیگر ممالک کے چینیوں وغیرہ کو موثر امداد دینے کا قانونی اختیار دیا جائیگا کیونکہ امریکہ کا سابق قانون اس سے مانع ہے۔

آج ۱۰ جنوری تک اس بل کے متعلق آخری اطلاع نہیں آئی۔ چونکہ اس وقت معروف جنگ نہیں ہے وہ بھی متفکر ہیں کہ شاید بہت جلد ہمیں بھی جنگ کی آگ میں کودنا پڑے۔ چنانچہ آئرلینڈ میں بھی جنگ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے جیسا کہ گذشتہ چند ہفتوں میں کسی غیر معلوم ہوائی بمباروں نے آئرلینڈ پر بھی بمباری کی۔ اسی وجہ سے مسٹر ڈی ولیرانے حال ہی میں اپنی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم موجودہ جنگ سے زندہ نکلنا چاہتے ہیں تو

مردی ہے کہ ہم زیادہ بخیرگی سے کام لیں مگر ڈی ولیرانے پارلیمنٹ کے ممبروں کو اس امر کی یاد دہانی کرائی کہ آئرلینڈ پر بھی جنگ کا ویسا ہی اثر پڑے گا جیسا کہ ان ممالک کے لوگوں پر پڑ رہا ہے جو فریقین جنگ ہیں۔ خوراک کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ڈی ولیرانے کہا کہ چونے بیکر بھی نقص تک خوراک کے نقصانگاہ سے سخت تشویشناک دور آنے والا ہے۔ آپ نے عورتوں سے اس کی کہ وہ خوراک میں آؤں گا زیادہ استعمال کریں۔ اخیر میں مسٹر ڈی ولیرانے کہا کہ توتویش کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر عوام نے گورنمنٹ سے تعاون کیا تو صورت حالات خوب نہ ہوگی۔ اس وقت آئرلینڈ کو ایک ایک باشندے کی ہمدردی اور تعاون کی ضرورت ہے۔

دہر تاپ لاہور ۲۰ جنوری ۱۸۷۵ء

یونان و اٹلی کا مقابلہ بدستور جاری ہے

مخالف یونان یونانی فوجیں باوجود سخت بر فباری اور شدت کی سردی کے اطالویوں کو شکست دے رہی ہیں چنانچہ انجمن رومن کے دار الحکومت کی تازہ فوج منظر پر کرونائیوں نے مزید ایک ہزار اطالوی کمانڈر قیدی بنا لئے ہیں۔ اطالوی فوجیں کئی مودے خود بخود خالی کر کے فرار ہو گئی ہیں۔ بلکہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ البانیہ کے قوم پرست لیڈر یونانیوں کی امداد کر رہے ہیں

بحیرہ روم میں جنگ اٹلی اور یونان کے مابین

یہ جرنلی کی شکست کو اپنے لئے اچھا نہیں سمجھتا۔ اسی لئے جرنلی نے اپنی ۶ لاکھ فوج رومانیہ میں جمع کر رکھی ہے۔ جس کی نسبت مختلف خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ مگر گمان غالب ہے کہ یہ فوج اٹلی کی حمایت میں یونان کے خلاف لڑیگی یا اس سے جو راستہ میں اس کی حمایت کریگا۔ اس فوج کا روس کے خلاف نبرد آزما ہونا بھی از قیاس معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ حال ہی میں جرنلی اور روس کے درمیان ایک اقتصادی معاہدہ ہوا ہے جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ جرنلی روس کو مصنوعات

نفاۃ النور - دیکھیں کہ اور فائدہ دار ملتیں کتنی تکیا کرتی ہیں۔ ترازو الودع کا دوزخ حصہ۔ قوت مر۔ دیکھیں

دیکھا۔ روس اس کے مقام پر میں جرنلی کا مقام اجاگر کیا کر رہا۔

اس ہفتے میں جرنلی ہے کہ جرنلی کے ہوائی جہاز اٹلی کے جرنیلوں سے مل کر واقعہ بحیرہ روم میں پہنچ گئے ہیں بلکہ جرنلی اور اٹلی کے ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے بحری جہازوں کے ایک کافلہ پر شدید حملہ کیا۔ ان جہازوں میں سامان جنگ لدا ہوا تھا جو برطانیہ سے یونان کو جا رہا تھا اور ان کی حفاظت کے لئے چند جنگی جہاز ہمراہ تھے چنانچہ ایک جنگی جہاز ڈوب گیا اور دو تین کو کچھ نقصان پہنچا۔ مگر اس طرح ہر جہاز سب کے سب بحیرت یونان پہنچ گئے۔ اس حملے میں جرنلی اور اٹلی کے بعض ہوائی جہاز طیارہ شکن توپوں کی عودباری سے سمندر میں گر کر تباہ ہو گئے۔ اور اٹلی کے کچھ جنگی جہاز اور آبدوزیں غرق کدی گئیں۔

اس حملے کا مزید اہتمام لینے کے لئے جرنیلوں کے ہوائی آڈہ کا ٹینیا پر بمباری کر کے چالیس جہازیں تباہ کر دیئے۔

لیبیا دطرابلس الغرب کی جنگ کے

جنگ لیبیا دوران میں بقول انجمن اٹلی کی ایک لاکھ سے زیادہ فوج ضائع ہو چکی ہے۔ تقریباً ستر لاکھ فوج برطانیہ نے قید کر لی ہے اور باقی ہاک یا مجروح ہو گئے ہیں۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ بارڈیا کی مشہور بندرگاہ کو فتح کرنے کے بعد برطانوی فوج نے لیبیا کی دوسری اہم بندرگاہ طبرق کا محاصرہ کیا ہوا ہے جو روز بروز سخت سے سخت تر ہو رہا ہے کہا جاتا ہے کہ اس محاصرے میں فوجیں جرار اطالوی محصور ہو گئے ہیں جن کو کسی قسم کی کمک نہیں پہنچ سکتی اگر یہی حالت رہی تو غالباً چند روز میں یہاں بھی اطالوی فوج ہتھیار ڈال دیگی۔

بغاوت حبشہ ہاشد دایبہ سینیا میں بغاوت بدستور

سابق بادشاہ دہیل سلاسی سے برابر بیادیات حاصل کر رہے ہیں جو آج کل سوڈان میں ہیں۔ تھوڑے دن ہوئے برطانوی طیاروں نے حبشہ پر اشتہارات بھیجے

یہ جرنلی میں شام حبشہ نے اپنی آواز بلند کرنا شروع کی ہے۔ یہ جرنلی میں شام حبشہ نے اپنی آواز بلند کرنا شروع کی ہے۔ یہ جرنلی میں شام حبشہ نے اپنی آواز بلند کرنا شروع کی ہے۔



تازہ
تصدیق

میری عام صحت میں تندرستی کی کمی ہو رہی ہے۔
میں دیر سے دیکھ رہا ہوں کہ شہادت نامہ شہادت نامہ
دورہ استعمال سے مجھے جیت آگئے فائدہ محسوس ہوا۔
جیت بڑھانے کے لئے شہادت نامہ استعمال کروں۔
آگئی جیت بڑھانے کے لئے شہادت نامہ استعمال کروں۔
دیکھ کر مجھے شہادت نامہ استعمال کروں۔

ایک دوبارہ شہادت نامہ استعمال کروں۔
کے بعد آپ سے دوسرے شہادت نامہ استعمال کروں۔
شہادت نامہ استعمال کروں۔
شہادت نامہ استعمال کروں۔
شہادت نامہ استعمال کروں۔
شہادت نامہ استعمال کروں۔
شہادت نامہ استعمال کروں۔

SHABABEE

A WONDERFUL TONIC FOR

BODY & BRAIN

شبابی معدے اور جگر کی کمزوریوں کو دور کر کے انہیں طاقت بخشی ہے۔

شبابی حلیہ غریبی کو نئے سرے سے قائم کر کے انسان کے بڑھاپے کو جوانی میں تبدیل کر دیتی ہے۔

شبابی دماغ کی تمام بیماریوں مثلاً غنودگی، بے جسی، سوپا دھشت، جھون اور حافظے کی کمی کو دور کر کے شہادت نامہ

پالاک اور ذہانت پیدا کرتی ہے۔

شبابی شباب کی کھوئی ہوئی مردانہ اور زنانہ قوتوں کو بحیرت انگیز سرعت کے ساتھ دوبارہ پیدا کر کے اعفاسے

مناسل کو زندگی عطا کرتی ہے۔

شبابی خلق سے اترتے ہی نیا خون نئی طاقت اور نئی انگلیں پیدا کر کے مرد و عورت دونوں کو نہال کر دیتی ہے۔

شبابی تقویت قلب کے لیے اکیر کا حکم رکھتی ہے۔

شبابی استعمال بیماری اور صحت ہر حالت میں برابر مفید ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنے

مینجر انڈین میڈیکل کمپنی

شہاد اور اس کا بہت سے معلومات قیمت ۳

سوانح بلقیس حضرت سلیمان کی زوجہ محترمہ ملکہ بلقیس کی سوانح عمری قیمت صرف ۳

بابل شہر بابل کے حالات عجائبات گذشتہ اور باقیات کا بیان قیمت چھ آنے

ویدار تھ پر کاش فریدت ہریب

معنفہ ہندو آتما نند صاحب اس کتاب میں ویدوں کو انسان تصانیف ثابت کیا ہے اور خود وید غنوں کی عبادتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے جاسوز غنوں کی موجودگی میں

وید برتر لہائی نہیں ہو سکتے یہ سانح کی طرف سے تنہا اس کا جواب شہادت نامہ نہیں ہوا قیمت بھانے پھر کے

۱۰ روپے مینجر دفتر الحدیث امرتسر

قیمت فی شیشی ۲ روپے ۱۰ آنے

معدہ قلعہ اہل حدیث و ہزار ہا خریداران الحدیث

علاوہ انہیں مزانہ تازہ شہادت نامہ شہادت نامہ شہادت نامہ

خون صلیب پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔

سن ووق۔ دمہ کھانسی۔ ریش۔ کمزوری سینہ کو بڑھ

کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی

اور وجہ سے جن کی کمزوری درہم جو ان کے لئے اکیر ہے۔

دو چار دن میں درہم ووقوف ہو جاتا ہے۔

استعمال کرنے سے طاقت بھال رہتی ہے۔

بھشتا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔

سی کھانے سے درہم ووقوف ہو جاتا ہے۔

بوز سے اور حمان کو کیساں مفید ہے۔

عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔

ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔

چھٹانک درجہ ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔

پاؤ بھر شہادت نامہ معصوم ذاک۔

تازہ ترین شہادتیں

اگر و اشوز و کس موتیہاری قبل اس کے ایک چھٹانک

مومیانی آپ کے یہاں سے منگوائی تھی۔

فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور بیچ دیں۔

جناب جہد الکریم عمر الدین صاحبان مجھ قبل اس آپ سے

ایک پاؤ مومیانی منگوائی تھی۔

منگوائی ہے۔ بہت فائدہ مند ہے۔

دی پی اور بیچ دیں۔

منگوائے کا پتہ۔

پر وپر انٹرنی میڈیکل ایجنسی امرتسر

تاریخ بیت الحدیث امرتسر۔ مینیجر دفتر الحدیث امرتسر۔

تمام دنیا میں بے مثل
غزنوی سفری حماں شریف

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں
کا بدھ سات روپے - فی جلد چھ
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار
"المحدث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :- مولانا عبد القصور صاحب غزنوی
محمد ایوب حسان غسٹہ نوی
مادگان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

۱۔ ازبکستان کتاب "اہل بیت کی موجودہ و گذشتہ حالتیں" کے لئے موجودہ دور میں اہل حدیث زمین میں توسط سے اور تعلیم ہوتی ہے) کے تفصیل حالات۔ جیسا کہ مدرسہ دارالسلام عمر آباد مداس کے حالات رسالہ "صحف" جو لاٹھی دگت سلسلہ میں چھپے ہیں۔ ان میں نصاب پر لکھا ہوا ہے۔

یعنی ۲ روپے علاوہ معمول ڈاک

ملک ابوبکیلی امام خان نوشہروی
سودرہ (گوجرانولہ) پنجاب

ارشاد رسالت

ارشاد رسالت ایک مسلمان کی دینی اور دنیوی زندگی کا دستورِ اصل ہے جس میں قرآنی آیات اور احادیثِ صحیحہ کا ترجمہ سلیس اور فہم میں پیش کیا گیا ہے۔ ترجمہ تک اور نظم میں ایسی دلکش اور اخلاقی آموز کتاب شائع نہیں ہوئی۔ مسلمان بچوں اور بچیوں کو یہ نظمیں زبانی یاد کر کے قرآن اور حدیث کا عامل بنانے کی ضرورت ہے۔ کاغذ سفید اور دبزدہ لکھائی جھپٹائی نہایت اعلیٰ۔

مینیور اسلامی دارالاشاعت
اقبال کونج - کجرات - پنجاب

۶۰ خمیس یادام طبعی حشر

کرد و جسم حیرت انگیز تنہا یہاں ہے ایک دریشی طاقت ور
 گئی ہے سست ہے ہر کھٹا اٹکا ہے اساک کیلئے ہر طاقت
 مردی کے تلاشی اس سے ناکہ ٹھانیں نہ لڑ کام اس کے ہر مگر
 چلتے دم چھٹا اٹھنے انکس کے آگے گزیرا جانا ہی عزت
 سے جی چرا اڑو ب خوفزدہ رہا مال آجیٹ سے کیلئے کھانک
 کرد و سناں مردی کا لڑتے ہی قہقہے سے لڑتے ہیں لڑی
 آدھری بلخ روئے آٹھ آنے ایک سیر و خلی اچھوٹا کج غریب
 (دواخانہ قصود عالم امرتہ عجیب)

القرآن العظيم اس کتب میں تمام ضروریات

اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وہ لغزوں سے پیش کر کے اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کٹانی پیش کیا ہے۔

جہاد وید کے لئے بوند کر دی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳

مقدس رسولؐ جبکہ ادیش، راجپان آریہ کے نامتو اندھ بڑے رسالے رنگیہ رسولؐ کا علامہ چھاپا

جو بہت مقبول و پند کیا گیا ہے۔ قیمت ۸، لکھنے کا پتہ ۱۔ منیجر الجریٹ امرت سر

معلم خوشنویسی اگر آپ خوشنویسی نیر استاد کے
 یہ سنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب
 ضرور منگوائیں۔ بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ۴۰
 منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر الجہدیت امرت سر

کھاج آریہ۔ اودیہ لہو اسلامی نفع کا محتاج کیا گیا ہے اور سدھ کا کراچ کی برسی بتانی ہے۔ قیمت ۳۰ روپے۔ غیر الجڑ

مفت طلب فرمائیے

دنیا سے طلب کا مشہور ماہنامہ رسالہ حقائق جو مدینہ منورہ میں شائع ہوتا ہے اور جس میں مشہور امراض و ادویہ سے متعلق سیر حاصل بحث کی جاتی ہے۔ جس میں مزید و آزمودہ نسخوں کے علاوہ مریضوں کے سوالات اور ان کے جوابات بھی درج کئے جاتے ہیں۔ اس رسالہ کے مطالعہ سے آپ اپنی زندگی کو خوشگوار اور کامیاب بنا سکتے ہیں۔ حسب ذیل قیمت نمونہ مفت طلب فرمائیے مینجر رسالہ حقائق، مدینہ منورہ، بمبئی ریلوے

تفسیر بالرائے

حسد اول۔ اس تفسیر کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اردو میں آج کل قرآن مجید کے کئی تراجم و تفاسیر ایسی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً تفسیر بیان الناس امر قسری، بیان الفرقان لا ہو ری، تفسیر الفرقان، قادیانی، قرآن مترجم مولوی عبدالحق شیعہ اور قرآن مترجم مولوی احمد رضا خان بریلوی وغیرہ۔ ان تمام تراجم و تفاسیر کی اہم اصلاح کی اصلاح کی گئی ہے۔ کتاب قابلہ دید ہے۔ حسد اول یہ دو سو تیس سورہ فاتحہ و بقرہ، درج ہیں۔ قیمت ۱۰ روپے (۱۰ روپے) (۱۰ روپے)

مفت طلب فرمائیے
ابطال الہام وید ہدائی جس میں وید لغزوں سے ثابت کیا ہے کہ وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنیاد پر بھی برسرِ برسر الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ قابل مطالعہ کتاب۔ قیمت صرف ۶ روپے

عجا ئبات آریہ فلاسفی کی عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ کما حقہ تردید کی ہے۔ نیز ان کے مسلمہ دلائل میں اختلاف اور تضاد دکھایا ہے۔ قیمت ۱۰ روپے

مینجر دفتر الہدیت مرتبہ

تفسیر القرآن بکلام الرحمن

دربیان عربی یہ شہرت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن الفہم بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی جو قویہ تفسیر دیکھنے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استہداد کیا گیا ہے۔ کاغذ مسیری۔ رنگ بہت عمدہ۔ سائز ۸×۱۲ صفحات ۳۰ صفحات۔ لکھائی، چھپائی عمدہ۔ قیمت تین روپے

تفسیر شنائی

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں۔ جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ، جلد ثانی سورہ آل عمران، جلد ثالث سورہ انفصاف (عرف) جلد رابع سورہ انفصاف تا سورہ نحل، جلد خامس سورہ انفصاف تا سورہ فرقان، جلد ششم سورہ انفصاف تا سورہ یونس، جلد ہفتم سورہ انفصاف تا سورہ النجم، جلد ہشتم سورہ انفصاف تا سورہ النجم، لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ غیر اور پورا سٹ

خریدنے والے سے دس روپے

تفسیر بیان الفرقان عن علم البیان

فاتحہ و بقرہ کی تفسیر ہے جو عربی زبان میں علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی بیان کی اصطلاحات بھی درج کی گئی ہیں۔ دو مان تفسیر آیات میں انہی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ عربی دالوں کے لئے عربی اور طلباء مدارس عربیہ کے لئے خصوصاً مفید ہے۔ کاغذ، کتابت اور طباعت عمدہ۔ قیمت دس آنے

نکاح آریہ

اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکامات متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آریہ قوانین قائم کر کے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض (۲) نکاح کس عمر میں ہو (۳) نکاح کس عورت سے ہو (۴) بیاہ کی نہیں (۵) نکاح کرنے کا طریق (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق (۷) نکاح دائم۔ لازم غیر ششک عقد ہے یا قابل فسخ (۸) نکاح یوگان۔ قیمت ۳ روپے

نماز اربعہ عیسائیوں

اس رسالہ میں برپہار مذاہب و مسلمانوں کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیرہ اس کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا اور یہی اس کے منزل من الشہوتوں کی دلیل ہے۔ قیمت ۳ روپے

ہندوستان کے دورِ نیفاہ مرثیہ

غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذہب کے متعلق بد زبانوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھا کر نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑا گیا ہے۔ قیمت ۲ روپے

سوامی دیانند کا علم و عقل

اس رسالہ میں سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ایک آنہ

کتاب الرحمن

آریوں کی طرف سے ایک کتاب شائع ہوئی تھی جس کا نام تھا کلام الرحمن وید ہے یا قرآن؟ اس میں بتایا تھا کہ اللہ کا کلام وید ہے قرآن نہیں۔ اس کتاب کا مکمل اور اصل جواب مولانا ابوالوفاء صاحب نے اپنی خاص بڑی طواریں دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ قابلہ دید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت نو آنے (۹ روپے)

نوٹ: ۱۔ محمول ڈاک جلد کتاب کا بندہ خریدار ہوگا جہاں صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔

ویدوں کے خلاف کوشش۔ آپ نشہ دہن سے ثابت کیا ہے کہ ویدوں کے مصنف کون تھے؟ قیمت ۴ روپے

(مع حیات عالی) ہندوستان کے
 مسدس عالی مشہور و معروف قومی شاعر مولانا
 سلطان حسین حالی کی قومی اور مذہبی نظموں کا بے نظیر
 مجموعہ۔ قیمت ۴۰۔ اعلیٰ قسم آٹھ آنے (۸۰)
 لڑکیوں کو امور خانہ داری و سلیقہ
 مرآة العروس سکھانے والی کتاب۔ مؤلفہ مولوی
 نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ قیمت بارہ آنے ۱۲
 یہ گویا مرآة العروس کا دوسرا حصہ ہے
 بناء النعش قیمت صرف آٹھ آنے (۴۰)
 توجیہ النصوح نیکہ کرداری۔ اخلاق اور مذہبی
 تعلیم کا بیش بہا خزانہ۔ قیمت بارہ آنے ۱۲

شنائی برقی پریس امرت

دور، انگریزی، ہندی، تورکمانی، لندسے کہ پمپائی شہادت، عمدہ، خوش نما،
مک، دار، سادہ اور اس مرقوں پر حسب وعدہ کی جاتی تے۔ اگر آپ نے کوئی
تائید، اشتہارات، رسیدیں، وحتی خط، میر فام، اور لیس وغیرہ
بیاہنے میں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت ترغیب و تحفہ
کے لئے لیں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد آپ خود بخود متعلقہ کتاب
کی جانیں گئے۔ آرڈر یا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔
پتہ:- منیجر شانی رتی پریس۔ بال بازار امرتسر

پنچتر فیصدی رعایت

چھ روپیہ کی بجائے صرف ڈیڑھ روپیہ
مولوی فیروز الدین صاحب مرحوم ڈسکوی کی مشہور و معروف تصنیف
”پیارے نبی کے پیارے حالات“
برسہ جلد مکمل جس کی اصل قیمت چھ روپیہ ہے۔ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں
ی جا رہی ہے۔ شائقین جلد طلب کریں۔ محصول ڈاک ہدم خریداریہ ہوگا۔
منگوانے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرت سدر

کشف المحجوب (اردو ترجمہ) یہ کتاب علم تصوف میں
شیخ علی ہجویری صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی
عظیم الشان یادگار ہے۔ قیمت صرف چھ
نوٹ۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ فریادار ہوگا۔
بتلا۔ منیجر دفتر الجدید

اس
فلسفہ عبادت و سرمایہ سعادت کتاب
میں اسلامی نماز کا فلسفہ اور اس کے فوائد و کش
پیرایہ میں درج کئے ہیں۔ قیمت ۶/-
تقسیم میراث اس میں وراثت کی شرعی تقسیم
کے قواعد لکھے گئے ہیں۔ ۳/-
مجموعہ مصباح الحیات اس میں مختلف
مسائل کو اردو نظم میں پیش کیا گیا ہے۔ ضرور
منگوائیں۔ قلابچہ پیسے۔ قیمت ۱۰/-

تحفۃ الزوہدین۔ بوی کے خاوند پر بتائے گئے
 ہیں۔ ہر گھر میں ہونی چاہئے۔ قیمت ۴
 بہشتی زیور مع بہشتی گوہر ان مسائل پر مشتمل
 ہیں بولہ ایکوں اور عورتوں کے لئے مخصوص ہیں جن کو
 پڑھ کر طبقہ نسواں کو تمام ضروریات دین و دنیا نصیب
 ہو جاتی ہے۔ عیار صوبیں حصہ بہشتی گوہر میں مردوں کے
 متعلق ضروری مسائل بھی اختصاراً درج کئے گئے ہیں
 از مولانا عرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۲

رجسٹرڈ وکیل نمبر ۳۵۲

جامعہ ترقی ہائے دہلی
Delhi

تفاح مجرب (دوسرے ترجمہ) یہ کتاب علم تصوف میں پنجاب کے مشہور و معروف بزرگ شیخ علی ہجویری صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان تصانیف میں سے ہے۔

۱۰. **مفت** [ج: ای کارڈ بھیج کر نو فنانسیس افسر سے بلے، و عددی چیز جات مفت طلب فرمائیں۔
اعفہ لہجہ و امر مہم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل حدیث

۲۔ محرم الحرام ۱۳۵۰ھ

خواجہ حسن نظامی دہلوی کے سوالات

علمائے اہل حدیث سے

خواجہ صاحب دہلوی نے مختلف فرقوں سے چند سوال کئے ہیں۔ مثلاً شیعوں سے، اقلانیوں سے اور علماء اہل حدیث سے۔ خواجہ صاحب نے جو سوالات کئے ہیں اہل حدیث کی طرف سے ان کے جوابات خواجہ صاحب کو غالباً معلوم ہو چکے۔ کیونکہ مذہب اہل حدیث اور اسلام دو مترادف لفظ ہیں۔ اس لئے جواب سے پہلے ہماری گزارش تو یہی ہے۔ س نے لوگوں کی کیجئے آزمائش ضرورت کیا ہمارے امتحان کی بہر حال خواجہ صاحب کے سوالات مع جوابات درج ذیل ہیں:-

پہلا سوال کیا فرماتے ہیں جماعت اہل حدیث کے علماء اس مسئلہ میں کہ جو مسلمان آیات قرآنی اور احادیث نبوی پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کی تقلید ان کے ایمان میں کوئی تفرید یا کرتی ہے یا نہیں (منادی دہلی ۸۔ جنوری ۱۳۵۰ھ ص ۵)

جواب نمبر ۱ اس سوال کا جواب شمس العلماء مولانا سید تقی حسین صاحب دہلوی المعروف میاں صاحب

اپنی کتاب تمییز الحق میں دیا ہوا ہے۔ مرجع مسئلہ تقلید شخصی کو چند قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ ان میں سے ایک قسم مباح بتائی ہے۔ یعنی اس پر کوئی گناہ مرتب نہیں ہوتا۔ وہ یہ ہے کہ مقلد کسی ایک امام کو حقوق سمجھ کر ہمیشہ اسی کی بات ماننا ہے مگر اس قیمن کو شرعی حکم نہ سمجھے۔ بلکہ ایسے مقلد کو اگر اپنے امام کے قول کے خلاف کوئی حدیث معلوم ہو جائے تو فوراً اس کی طرف رجوع کرے اپنے امام کی بات پر اصرار نہ کرے۔ مرجع نے دوسری قسم کو حرام بتایا ہے۔ یہ وہ تقلید ہے جس میں مقلد اس قیمن کو حکم شرعی سمجھے۔

اس فتوے میں میاں صاحب مرجع متفرد نہیں ہیں بلکہ فقہائے خفیہ بھی اس کے قائل ہیں۔ رد المحتار شامی (شرح در مختار) میں بالخصوص مذکور ہے:-
لَيْسَ قَوْلِي إِلَّا تَشَانِ لِاتِّزَامِ مَذْهَبِ مُعَيَّنٍ (رشامی مطبوعہ مصر جلد ۱ ص ۵)
اس سوال کا جواب تقلید کرنے والے کی نیت پر موقوف ہے۔

دوسرا سوال جو مسلمان اہل حدیث کے

عقائد اور اعمال سے الگ ہیں اور کسی امام کی تقلید میں اس طرح ارکان اسلام کو ادا کرتے ہیں جن میں جماعت اہل حدیث کے عقائد اور اعمال کے مقابلہ میں کچھ فردی فرقہ اصطلاحات معلوم ہوتا ہے تو ایسے مقلد مسلمانوں پر مومن کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ ایسی حالت میں کہ وہ مقلد مسلمان غیر مقلد مسلمانوں کے عقائد اور اعمال کے خلاف کچھ نہ کہتا ہو:-
(منادی تاریخ مذکور)

جواب نمبر ۲ اس کا جواب بھی پہلے سوال کے جواب میں آگیا ہے۔ تقلید کرنے والا پہلی دو قسموں میں جس قسم میں داخل ہوگا ویسا ہی حکم اس پر لگے گا۔ فقہائے خفیہ نے تقلید شخصی کے متعلق صاف لکھا ہے کہ کوئی شخص کسی ایک امام کی تقلید اپنے اوپر لازم کرے تو بھی یہ لازم نہیں ہوتی۔ (رد المحتار مصری جلد ۳ ص ۱۹)

تیسرا سوال کیا علمائے اہل حدیث سیاسی معاملات میں اپنے عقائد کے امتلاقات کو محدود رکھنا اور دوسرے فرقوں کے مسلمانوں سے متحد ہو جانا جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟
(منادی دہلی تاریخ مذکور)

جواب نمبر ۳ بالمشک جائز سمجھتے ہیں کیونکہ علماء اہل حدیث اذروئے علم منطق جانتے ہیں کہ افواج متعارف اپنی جنس اور جنس الاجناس میں ضرور شریک ہوتی ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ الانسان والفرس والبقر ماہم کے جواب میں جو ان آتا ہے۔

اگر آپ چاہیں گے تو ہم ان علمائے اہل حدیث کے نام بتا دیں گے جو اس وقت بھی ہندوستان کی سیاسیات میں بلا تکلف شریک ہیں۔

خواجہ صاحب! ہم آپ کے سوالات سے فارغ ہو گئے ہیں۔ اب ہمارا بھی ایک سوال حل کر دیجئے۔ اگر آپ اسے حل کر دیجئے تو ہم آپ کے بہت مشکور ہونے پس توجہ سے سنئے!

آپ جو اپنی تحریرات میں جملہ ہذا نکل لکھا

خواجہ صاحب! ہم آپ کے سوالات سے فارغ ہو گئے ہیں۔ اب ہمارا بھی ایک سوال حل کر دیجئے۔ اگر آپ اسے حل کر دیجئے تو ہم آپ کے بہت مشکور ہونے پس توجہ سے سنئے!

کرتے ہیں۔ اس کے کیا معنی ہیں؟ اس میں تو شک نہیں کہ ہجو کی تفسیر اللہ کی طرف راجع ہے اور اہل کلمہ مراد کُل کائنات ہے پس ہمارا سوال یہ ہے کہ یہ کُل افرادی ہے یا مجموعی۔ افرادی ہونے کی حالت میں کائنات یوں سے ہر شئی اس ہجو کی جو جہد ہے خبر نہ لے گی۔ اس صورت میں اس کے معنی ہوں گے ہجو کُل شئی جو حکم حیوان نفس انفسیہ یوں بولا جائے کُل شئی ہو۔ مثلاً انسان چڑیا، کتا، طوطا، مینا وغیرہ میں سے ہر ایک اللہ کا مصداق ہوگا۔ یعنی اللہ انسان ہے، چڑیا ہے، طوطا ہے، مینا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس قول کے قائل کے نزدیک ہر ایک جانور طوطا، مینا وغیرہ اللہ (معبود) ٹھہرے گا۔ کیونکہ یہ ہو (ابتدا) کی نسبت ہے۔ کُل کو مجموعی

کہنے کی صورت میں یہ ترجمہ ہوگا کہ کُل کائنات کا مجموعہ مل کر معبود ہے۔ جس میں اس قول کا قائل بھی داخل ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ معبودیت میں وہ بھی حصہ دار ہے۔ آپ خود بھی فرمائیے کہ ان دونوں تشریحوں میں سے آپ کی مراد کو کسی تشریح ہے یا ان کے علاوہ کوئی اور تشریح مراد ہے۔ ہم سے پوچھیں تو ہم اپنا عقیدہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں پیش کئے دیتے ہیں جو فرماتے ہیں کہ اسے بروی اندوہ و قال وقیل من خاک بر سر سرقی من و تشبیل من اس ضمن کو آپ کے دلجو شاہ مرزا غالب مرحوم نے یہی لکھا ہے کہ ہے پر سے مرعبہ اور اک سے اپنا سبب قبلہ کو اہل نظر قبلہ نہ کہتے ہیں

قادیانی مشن

مرزا صاحب مریم اور ابن مریم دونوں؟

اخبار الجہیت کی روش بفضلہ تعالیٰ شروع ہی سے یہ رہی ہے کہ عام طور پر ہر ایک مذہب کے متعلق اور خاص طور پر قادیانی مشن کے حق میں کوئی غلطوالہ نہیں دیا۔ کیونکہ ایسا کرنا اہل انصاف کے نزدیک صداقت اور دیانت سے بعید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اہل حدیث کے مواخذات سے تنگ آکر اس کے ساتھ آخری فیصلے کا اعلان کیا تھا جس میں تہنیدی طور پر اہل حدیث کے سخت حملات اور اپنی بے بسی کا ذکر کیا ہوا ہے۔ چونکہ اہل حدیث کا مواخذہ ہمیشہ مرزا صاحب کی تصریحات پر ہوتا ہے اس لئے اس کا جواب دینا کاسے دارو۔ چنانچہ اس دفعہ ہماری طرف سے قادیان اور لاہور کے سالانہ جلسوں میں اور پھر اہل حدیث سہجوری میں ایک اشتہار شائع ہوا ہے۔ جس میں مرزا صاحب

یہ اعتراض نقل کیا گیا ہے کہ اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں: (رسالہ تحفۃ اللندہ ص ۵۵) ہم نے یہ حوالہ نقل کر کے نہایت شیریں الفاظ میں مرزا یوں سے پوچھا تھا کہ احمدی دوستو! اذنا ہر بانی اس سورہ اور رکوع کا حوالہ دیکر آیت کے الفاظ نقل کر دیجئے جہاں مرزا صاحب کا نام ابن مریم آیا ہو۔ ناظرین! اس حوالے اور مطالبے کے الفاظ کو فوراً پڑھیں کہ کیسے صاف اور سیدھے لفظوں میں اپنے معافی بتا رہے ہیں۔ اب قادیانی جواب بھی سن لیجئے۔ ان لوگوں سے جو کچھ ہو سکا وہ یہ ہے کہ اخبار الفضل ۱۵ جنوری میں اس کا جواب شائع ہوا ہے جو قابلہ دید و شنید ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود درمزا کا جو دعویٰ ہے وہ حضور درمزا کے اپنے الفاظ ہیں نقل کر دینا بھی مولوی صاحب کی اس دھوکہ دہی کے اظہار کے لئے کافی ہوگا۔ حضور فرماتے ہیں کہ ”کتاب براہین احمدیہ میں اول خدا نے میرا نام مریم رکھا۔ اور پھر فرمایا کہ میں نے اس مریم میں صدق کی روح پھونکنے کے بعد اس کا نام عیسیٰ رکھ دیا۔ گویا میری حالت سے عیسیٰ پیدا ہو گیا۔ اور اس طرح میں خدا کے کلام میں ابن مریم کہلایا۔ اس بارہ میں قرآن شریف میں بھی ایک اشارہ ہے۔ اور وہ میرے لئے بطور پیشگوئی کے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اس امت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے کہ وہ مریم عیسیٰ سے حاملہ ہو گئی۔ اور اب ظاہر ہے کہ اس امت میں بجز میرے کسی نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا۔ اور پھر اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں ضرور ہے کہ اس امت میں کوئی اس کا مصداق ہو۔ اور خوب خود کر کے دیکھ لو۔ اور دنیا میں تلاش کر لو کہ قرآن شریف کی اس آیت کا بجز میرے کوئی دنیا میں مصداق نہیں۔ پس یہ پیشگوئی سورہ تحریم میں خاص میں لائے ہے اور وہ آیت یہ ہے کہ مریم بنت عمران التي احصنت فرجها فنفخنا فیہ من روحنا وکھو سورہ تحریم الجود ۲۸ (ترجمہ) اور دوسری مثال اس امت کے افراد کی مریم عمران کی بیٹی ہے۔ جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ تب ہم نے اس کے پیٹ میں اپنی قدرت سے روح پھونک۔ یعنی عیسیٰ کی روح۔ اب ظاہر ہے کہ بوجہ اس آیت کے اس امت کی مریم کی پہلی مریم کے ساتھ تب مشابہت پیدا ہوتی ہے کہ اس میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جائے جیسا کہ خدا نے خود روح پھونکنے کا ذکر بھی اس آیت کے

برہان۔ سورہ نوری و غلغلاۃ و غیرہ۔ امت اسلامیہ کے لئے کُل غلط عمل۔ نسبت مریم پر نہ۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بریلوی مشن

ایک مذہبی و قومی اپیل

مندرجہ ذیل مضمون زمیندار لاہور میں ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا تھا۔ ناظرین الجمیعت کے ملاحظہ کے لئے درج کر کے دیئے گئے ہیں اسلام سے بغیر امتیاز مذہب و ملت عوام اور ایڈیٹرز انجمن امداد و نفع سے خصوصاً اور علی الخصوص ہمدان قوم جہاد و فلاح شہداء اللہ صاحب۔ مولوی محمد صاحب دہلوی۔ مولوی میر محمد ابراہیم صاحب سید کونٹی۔ مولوی حافظ عبد الجبار صاحب کنڈیو۔ مولوی ابوالقاسم صاحب سیف بنارس و جہان احناف و محدثین رحمہ اللہ علیہم اجمعین سے کامل توقع اور امید ہے کہ وہ مضمون مندرجہ ذیل پر موافق شائستگی و شافی روشنی ڈال کر اپنے نادانانہ بھولے بھالے تم کردہ اسلام بھائیوں کی رہبری فرما کر عدا اللہ ماجور و عنہ الناس مشکور و ممنون ہونگے۔ اپیل کنندہ: خاکسار غلطی محمد ایوب کان اللہ! اذکوہ نیلنگری

پیر جماعت علیشاہ صاحب کی شیریں بیانی

جناب مدیر صاحب زمیندار اسلام علیکم!
ذیل کا مضمون زمیندار میں درج فرما کر ہمدان و مسلمانان ميسور کو مشکور فرمائیں۔

علی پور سیدان پنجاب کے بڑے پیر جناب پیر جماعت علی شاہ صاحب قبلہ نے کل ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو بعد نماز جمعہ ميسور کی جامع مسجد کلاں میں وعظ فرمایا حضرت قبلہ کے مواعظ حسنہ سے استفادہ کرنے کیلئے مسلمانوں کا اتنا اجتماع ہوا کہ مسجد حاضرین سے بھر جائے۔ حضرت قبلہ نے دوران وعظ میں حاضرین پر حقائق و معارف کی بڑی سلا و دھار بادش کی تھی جس میں سے چند قطرے پیش کرتا ہوں اور جملہ شریکین کلمہ جوں کہ اس میں کوئی جملہ غلط یا خلاف واقعہ نہیں ہے

۱۔ جس شخص کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے ۲۔ جس کا پیر نہیں وہ دوزخی ہے ۳۔ جو پیر نہیں ہوا اس پر جنت حرام ہے۔ ۴۔ جسے پیر کی ضرورت نہیں اسے جہنم کی بھی ضرورت نہیں ۵۔ جو شخص پیر سے بیزار ہے اس سے خدا، رسول، فرشتے اور ساری کائنات بیزار ہے اور اس پر لعنت بھیجتی ہے۔ ۶۔ بے پیر انسانوں کا شمار کافروں اور مشرکوں میں کیا جاتا ہے ۷۔ بے پیر کی نجات ہرگز نہ ہوگی۔ ۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے پیر سے کہہ دو کہ مجھ سے اس کا کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے ۹۔ اگر کوئی شخص نماز پنجگانہ بلا اعتنا ہمیشہ باجماعت پڑھتا ہو، نماز تہجد کا بھی پابند ہو، رمضان کے روزے بھی قضا نہ کرتا ہو، کوہ ہماہمہ صحیح طریقہ پر ادا کرتا ہو ہر سال حج بھی کر لیتا ہو اور جہاد فی سبیل اللہ میں اپنی عمر گزار دے، لیکن کسی کامیر نہ ہو تو ان میں سے اس کی ایک عبادت بھی قبول نہ کی جائے گی۔ ۱۰۔ پیر کی محبت میں فنا ہو جانا ہی جہاد اکبر ہے۔ ۱۱۔ شریعت کا راستہ دشوار گزار اور طویل ہے طریقت کا راستہ مختصر اور سہل ہے۔ ۱۲۔ جس شخص کا پیر نہیں وہ حرام زادہ ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے

حرام زادوں سے پیام و سلام یک دم بند کر دیں۔ (۱۳) امان اللہ خان اس لئے تباہ و برباد ہوا کہ وہ کسی کامیر نہ تھا۔ اگر آج بھی وہ مرید ہو جائے تو یقیناً اسے جنت و تاج مل جائے۔ (۱۴) اگر کوئی شخص مرید ہو کر مرے قوسیدھا جنت میں جائے گا۔ فرشتے ادب و احترام کے ساتھ اس کا خیر مقدم کریں گے، مرید حیران ہو کر ان سے پوچھ گیا کہ یہ کونسا مقام ہے، فرشتے جواب دیں گے کہ یہ جنت ہے۔ مرید کہیگا کہ جنت تک پہنچنے کے لئے تو منزل سکرات، منزل عذاب قبر، پل صراط و میدان حشر کو طے کرنا پڑتا ہے۔ یہ تمام مقامات کیا ہوئے۔ فرشتے ادب سے عرض کریں گے کہ حضور کے مرید ہوتے ہی وہ تمام منزلیں طاعت کردی گئیں۔ (۱۵) خداوند کریم اپنے قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ بغیر وسیلہ ہرگز ہرگز میرا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ (۱۶) جس طرح جہانی بیماریوں کیلئے عکیموں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی بیماریوں کے ازالہ کے لئے پیر کی ضرورت ہے (۱۷) عورتوں کو چاہئے کہ سب سے پردہ کریں لیکن پیر سے پردہ نہ کریں۔

اگر پیر صاحب کے ارشادات صحیح ہیں تو علماء حق اور انبیاء اسلام کا فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد تمام مسلمانوں کو پیر صاحب کے حلقہ ارادت میں داخل کرنے کی سعی کریں۔ اور اگر یہ سب کچھ غلط ہے تو خدا کے لئے تمام کام چھوڑ کر سب سے پہلے اس قسم کے گمراہ پیروں سے مسلمانوں کو نجات دلانے کی کوشش کریں

۱۵۔ حدیث عربین میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹی بات مجھ پر لگائے اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ اس وحید شہید کو سامنے رکھ کر پیر صاحب یا ان کے اہل علم میں سے کوئی صاحب اس حدیث کا صحیح و مستند حوالہ بیان فرمائیں۔ اور بیان کرتے ہوئے موضوعات کی کسی کتاب کا حوالہ نہ دیں۔ (الجمیعت)

۱۶۔ مدام صاحب نادیاں بھی ایسے ہی ارشادات فرمایا کرتے تھے تشابھت قلوبہم و اقوالہم ایسے لوگوں کو زبان درازی کرنے وقت خیال نہیں آتا کہ کسی کو حرام زادہ کہنا اس کی ماں پر زنا کی تہمت لگانا ہے۔ اگر وہ قیامت کے دن اس (فلن) پر دعویٰ کرے تو خدا کے سامنے کیا جواب دیگے۔ ایسی صاحب ایک نہیں ہوگی بلکہ بے شمار ہونگی اگر کوئی دعویٰ انہی کو کرے بھی لگوں فرمودہ سنو گناہ ہوگا۔ اعاذنا اللہ! یہ میں آج کل کی حکیم اور پیران طریقت و مجدد مائتہ حاضرہ۔ (۱۸) انشا اللہ! (الجمیعت)

۱۷۔ مصلحہ کمال اور شاہ ایران تو آپ کے مرید ہونگے۔ اسی لئے ترقی یافتہ رہے۔ (الجمیعت)

۱۸۔ تاکہ پیر کی مرض چشم کا علاج ہوتا ہے (الجمیعت)

زمیندار لاہور میں ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا تھا۔ ناظرین الجمیعت کے ملاحظہ کے لئے درج کر کے دیئے گئے ہیں اسلام سے بغیر امتیاز مذہب و ملت عوام اور ایڈیٹرز انجمن امداد و نفع سے خصوصاً اور علی الخصوص ہمدان قوم جہاد و فلاح شہداء اللہ صاحب۔ مولوی محمد صاحب دہلوی۔ مولوی میر محمد ابراہیم صاحب سید کونٹی۔ مولوی حافظ عبد الجبار صاحب کنڈیو۔ مولوی ابوالقاسم صاحب سیف بنارس و جہان احناف و محدثین رحمہ اللہ علیہم اجمعین سے کامل توقع اور امید ہے کہ وہ مضمون مندرجہ ذیل پر موافق شائستگی و شافی روشنی ڈال کر اپنے نادانانہ بھولے بھالے تم کردہ اسلام بھائیوں کی رہبری فرما کر عدا اللہ ماجور و عنہ الناس مشکور و ممنون ہونگے۔ اپیل کنندہ: خاکسار غلطی محمد ایوب کان اللہ! اذکوہ نیلنگری

ایم ایم خان پلیس کنٹرولر بیورو ۱۸ شعبان ۱۳۷۸ھ زمیندار رتقل مطابق اصل
الحديث امیر دالوں کا فرض مقدم تھا جنہوں نے یہ الفاظ نامبارک سنے جن لوگوں کو ایسے ناجائز الفاظ سن کر
بھی کسی قسم کا ظلم نہیں ہوتا اور نہ وہ ان سے روگرداں ہوتے ہیں ان کے حق میں فرمان خداوندی ہے کہ
سلا من حتی یروا العذاب الالیم
ہماری تحقیق تو یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اور پیر جماعت علی شاہ علی ہدی مساوی الاقدام چھنے والی
دو ہستیاں ہیں۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ دے۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور انجمن اہل حدیث

(۱) مولوی عبد الوکیل صاحب خطیب دہلوی

جس کا نظام ایک ہو کر ان اشکی غنیہ اشکی کلہ
پر عمل پیرا نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ نے دہلی کو ہر قبیلہ
سے مرکز ہی حیثیت عطا کی اور اہل حدیث کی مرکزی
انجمن آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا صدر دفتر بھی
یہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ تمام برادران اہل حدیث
اس امر کے لئے دلی کوشاں ہوں کہ سب منظم طور پر
مرکز سے ملحق ہو جائیں۔

عملی قدم الحمد للہ اس سلسلہ میں خط و کتابت
شروع ہو چکی ہے گو ابھی ابتدائی منزل ہے مگر امید افزا
ہے۔ مولوی عبد الغفار حسن عمر پوری مولوی فاضل
بنارس سے بہت حوصلہ افزا اور کامیاب حالات
لکھ رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہر جگہ علی قدم اٹھایا
جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مقام پر اپنی دماغی طاقت
کے مطابق جماعتی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے ایک
دور محسوس کرتا ہے اور اس کے غلغلہ و موج تہ بیر کیلئے
ناقدہ پیر مارتا ہے۔ لیکن ایک آدمی یا ایک مقام یا
کوئی ایک ہو بہ اتنا کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بقنا کہ سب
اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیکر کر سکتے ہیں۔ لہذا اب
جماعتی طور پر عمل کا وقت آگیا ہے۔ اس وقت اگر تغافل
یا محض رائے و تجاویز سے کام لیا تو پھر بھٹپٹا ناڑ بٹھا
ضرورت تو یہ ہے کہ جو کچھ پاس ہو جائے۔ اس پر
بلا کم و کاست عمل شروع کر دیا جائے۔ اس کو اپنی
رائے یا خیال کے خلاف سمجھ کر معرض التوا میں ڈالکر

جو درگاہ بھائیو! آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس
کے سالانہ جلسہ پر بمقام آدھ منجملہ متفقہ پاس شدہ تجویز
کے ایک تجویز یہ تھی کہ تمام ہندوستانی اہل حدیثوں کو
باہم متحد و منسلک کیا جائے تاکہ ایک دوسرے کی
حالت سے واقفیت ایک جگہ سہل ہو جائے۔
اسلامی تعلیم و روایات عملی جامہ پہن لیں۔ گو یہ تجویز
پرانہ تھی مگر اس سرزمین کی عملی خاصیت نے اس کو
عملی رنگ میں لانے کے لئے مجھے متحجب کیا۔ جس کو
میں نے بوجھل خدا منظور کیا۔ لیکن اس کا مطلب یہ
نہیں کہ سب کچھ تیس ہی کر دنگا۔ ہندوستان بھر کی
جماعت کی ضروریات کا مداد اصراف میری ذات ہوگی۔
میں نہیں نہیں بلکہ باہم تعاون و اعلی البر والنفوذ
پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے کو فلفصانہ اور مفید
مشورہ سے مطلع کریں گے۔ اور جماعتی بیداری و قی قی
کا احساس پیدا کریں گے۔ دنیاوی نظام کے ماتحت
کسی شعبہ کا ایک ذمہ دار کوئی ایک ہوا کرتا ہے۔ اباب

انجمن یہ سب امور مقامی اتحاد و جمعیت اور انجمن
کی تفصیل سے پورے ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس خیال
سے کہ یہ نیک امر ذاتی اور مقامی بن کر نہ رہ جائے
ضرورت ہے کہ بتدریج ضلع بھر میں انجمن کے ساتھ
اتحاد عمل کیا جائے اور پھر مرکز سے ملحق ہو کر تمام
ہندوستان کے اہل حدیثوں کی ایک متحدہ جماعت ہو

نہ صرف اپنے لئے بلکہ جماعت کے لئے بھی ایک منظم
نہ پیش کریں۔ سادگی اور خلوص سے عمل شروع کر دیں
اخراجات اس میں تنگ نہیں ضرورت ہے کہ
چند بکے ہمدرد دورہ کر کے جماعت کو ابھاریں اور کسی
منظم کر کے مرکز سے ملحق کریں۔ لیکن فی الحال یا آئندہ
بھی ایسا کرنا جماعت پر مزید اخراجات کا باعث ہے
تقریباً ہر مقام پر جماعت کے بھی خواہ زیادہ نہیں تو
ایک آدھ صاحب تو ہونگے۔ ان کو ذمہ دار قرار دینے
پر اُن سے اس علاقہ کے تمام وہ کام لئے جاسکتے
ہیں جو دور دراز کا دورہ کر کے نیز خرچ کا موجودہ زمانہ
میں باہر گراں برداشت کر کے کئے جائیں۔ اس طرح
سے خرچ کم اور آمد مناسب ہوگی۔ پھر آل انڈیا
کانفرنس بھی ضروری تعمیری امور پر غور کر سکتی ہے۔
امداد دفتر سے خط و کتابت شروع ہو چکی ہے جس
مقام پر جن صاحب کے تہ وغیرہ سے واقفیت ہے
انہیں کو مخاطب کر لیا ہوتا ہے۔ اگر وہ معقول و جوتے
اس کو انجام دینے سے فائدہ ہوں اور اپنے سے زیادہ
کسی اور کو اہل اور سچا ہمد۔ دیکھتے ہوں تو وہ ہیں
آپس میں گفتگو کر کے ان کو آمادہ و راضی کر میں۔
جہاں اس کے کہ دفتر میں اپنی جمہوری لکھ کر معافی
چاہیں یا کسی دوسرے کا نام پیش کریں۔ ایسا کرنے
سے خوج میں اضافہ اور دقت کی زیادتی ظاہر ہے
ہماری دلی خواہش یہ ہے کہ کم از کم وقت میں اور
ضروری اخراجات سے کام جلدی ہو جائے۔ لہذا
اس معاملہ میں بھی ہر اہل حدیث کا فرض ہے کہ وہ رقم
سے تعاون کریں۔

نیز فی الحال منہای انجمن کی تشکیل ضروری ہے
اور اس کا بتدریج مرکز سے ملحق ہونا اشد ضروری
ہر اہل حدیث بھائی کا مذہبی و اخلاقی فرض ہے کہ
وہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا سالانہ چہ نمبر
محض چار آنہ دیکر مبر نہیں۔

اندراج ممبران عترت و دفتر سے انجمن کے لئے
ضروری کاغذات بھیج دیئے جائیں گے۔ لیکن فی الحال
ایک رجسٹر بنا کر ممبران کا اندراج شروع کر دیں۔

یہ سب امور مقامی اتحاد و جمعیت اور انجمن کی تفصیل سے پورے ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس خیال سے کہ یہ نیک امر ذاتی اور مقامی بن کر نہ رہ جائے ضرورت ہے کہ بتدریج ضلع بھر میں انجمن کے ساتھ اتحاد عمل کیا جائے اور پھر مرکز سے ملحق ہو کر تمام ہندوستان کے اہل حدیثوں کی ایک متحدہ جماعت ہو

زیادہ سے زیادہ مادی اپنی فطرت کا کردار و کوشش سے صدر دفتر کو مطلع کرتے رہیں۔ جس مقام پر افراد اہل حدیث کی تعداد خدا نخواستہ کم ہو وہاں کے جہان کی سطح مجموعی ایک درجہ پتہ تک ہو تو وہ براہ راست صدر دفتر کو روانہ کر دیں۔ اس سے زائد رقم مانی

انجن تبحر کر کے اپنی ذمہ داری سے صدر دفتر کو روانہ کرے اور اس کے ممبران کی فہرست بھی بھیجے جائے۔ وقتی طور پر مناسب اور ضروری گزارشات پیش کی گئی ہیں۔ سبب عالی مزید آئندہ انشاء اللہ! فادوم... مجد کوکیل خطیب۔ آئی ایم ایل حدیث کانفرنس دہلی

آریہ سماج کا خدائے خالق و انکار

ہر دوئی میں پنڈت کالی چرن اور پنڈت راجندر صاحب دہلوی سے مناظرہ

(بقلم پنڈت آتماند صاحب مقسیم لاہور)

یہ سلسلہ آکٹوبر میں ہر دوئی میں جاری کیا۔ یہاں آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر پنڈت کالی چرن صاحب سے مناظرہ ہوا۔ اداں دہلی میں پنڈت راجندر صاحب دہلوی کے ساتھ مسئلہ تنازع پر مباحثہ ہوا جو مناظرین اجماع کی واقفیت اور دلچسپی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ میں نے مسئلہ تنازع پر اسی طرح بات کیا کہ دنیا کے آغاز میں جو نباتات، حیوانات، انسان وغیرہ جاذب اول میں جنسی فرق تھا وہ کن سابقہ اعمال کا ثمر تھا کیونکہ آغاز سے ہمیشہ کوئی کائنات یا بزم تھا ہی نہیں جس طرح آغاز کائنات میں بلا اعمال سابقہ جنسی تفریق مانی جاتی ہے، ویسی اس وقت بھی ہے۔ اس لئے پچھلے جنم یعنی مسئلہ تنازع کو ماننے کی ضرورت نہیں۔ پنڈت کالی چرن جی۔ پنڈت آتماند جی کو آریہ سماج کے عقیدہ سے بھی جب واقفیت نہیں تو ان کا آریہ سماج کے ساتھ بحث کرنا بھی فضول ہے۔ ہر واقعہ کار جانتا ہے کہ آریہ سماج دنیا کا اولین آغاز نہیں مانتی بلکہ دنیا کا سلسلہ پیدائش و فنا ازلی و ہدی مانتی ہے۔ اس لئے جب دنیا کا اولین آغاز کبھی ہوا ہی نہیں تو یہ اعتراض بھی خود بخود رد ہو گیا۔ میں پنڈت آتماند جی کو برادرانہ مشورہ دیتا ہوں کہ پہلے آریہ سماج کے عقائد سمجھ لیں پھر مناظرہ کو آئیں۔ میں۔ اس کا ثبوت کہ آیا میں آریہ سماجی عقائد

سمجھتا ہوں یا نہیں ابھی تھوڑی دیر میں مل جائیگا۔ اور پتہ چل جائیگا کہ آریہ سماجی عقائد کو جیسا کچھ میں سمجھتا ہوں بہت سے آریہ سماجی پنڈت بھی نہیں سمجھتے۔ پھر سے میرا اعتراض جس بھیجے گا اگر دہلیا کہ فی الواقع ہے) دنیا کا آغاز اولین مانا جاوے تو مسئلہ تنازع ہوا ہو جائے کیونکہ جس طرح پہلی دنیا کے شروع میں خدائے خالق نے انسان، حیوان، چرند، پرند، درخت، نباتات وغیرہ کی تفریق بلا اعمال سابقہ بنائی تھی اسی طرح اب بھی ہے اور مسئلہ تنازع غلط ہے۔ اور اگر بقیدہ آریہ سماج دنیاؤں کے سارے سلسلہ کو ازلی وابدی فرض کر لیا جائے تو خدائے خالق کا انکار لازم آتا ہے کیونکہ ازلی سے ہمیشہ ہمیشہ یعنی غیر مخلوق بلا خالق ہوا کرتی ہے اور آریہ سماج اور اس کا بانی جہشی دیانند جی صرف خدائے خالق کے منکرات ثابت ہوئے ہیں۔ جیسا کہ سوامی دیانند جی ہمارا اپنی تصنیف سونو تو یہ اختویہ پرکاش (ملحقہ تھیما رتھ پرکاش دفعہ ۷ میں لکھتے ہیں کہ:-

پرداہ سے انادھی (از روئے سلسلہ کے بے آغاز ہونا) جو جو ہر معنات و حرکات ترکیب پاکر پیدا ہوتے ہیں وہ تفریق کے بعد نہیں رہتے لیکن جس طاقت سے ترکیب ہوتی ہے وہ ان میں انادھی ہے اور اس (طاقت) سے پھر بھی

ترکیب ہوگی اور تفریق بھی۔ ان تینوں کو پرداہ سے انادھی مانتا ہوں“ (بلفظ) اب حاضرین خود غور فرمائیں کہ جب سوامی جی ہمارے مادی جوہروں یعنی عناصر میں ترکیب و تفریق کی طاقت کو ازلی اور ابدی ہونے کی وجہ سے طبعی و ذاتی مانتے تھے کیونکہ ازلی صفت یا طاقت صرف وہی ہو سکتی ہے جو موصوف کی طبعی اور ذاتی صفت ہو ورنہ کسی دوسرے کی دی ہوئی طاقت یا صفت دی جاتے وقت آغاز رکھنے سے ازلی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے مادہ میں بننے اور بگڑنے یعنی ترکیب و تفریق کی طاقت مادہ کا طبعی خاصہ مان لینے سے خدا کا نام، نشان تک مٹا ڈالنے کی بے سود کوشش کی گئی ہے اور سوامی جی کے اس عقیدہ سے بھی نیز سلسلہ دنیا کو ازلی وابدی قرار دینے سے بھی خدائے خالق کی جہشی کا صریح انکار لازم آتا ہے۔ اور آریہ سماج اور سوامی دیانند جی دونوں خدائے خالق کے منکرات ثابت ہوئے ہیں۔

پنڈت کالی چرن صاحب۔ بعض بچے اپنے پچھلے جنموں کا حال بتلاتے ہیں میرا اپنا بچہ بتلاتا ہے کہ وہ اپنے پچھلے جنم میں انگریز تھا۔ دنیا کا سلسلہ اسی طرح ازلی وابدی ہے جس طرح درخت اور بیج یا مرغی اور انڈہ کا سلسلہ ازلی وابدی ہے۔ اور جس طرح دائرہ کا شروع و اخیر نہیں ہوا کرتا اسی طرح دنیا بھی بلا آغاز و بلا انتہا ہے۔ جس جوہر میں ترکیب و تفریق کی طاقت ازلی لکھی ہے اُس سے سوامی جی ہمارے کی مراد خدا ہے کہ خدا میں مادہ کو ترکیب و تفریق دینے کی طاقت ازلی وابدی ہے نہ کہ مادہ کی۔

میں۔ جو بچے اپنے پچھلے جنموں کا حال بتلاتے ہیں وہ ماں باپ کے سکھلائے ہوئے ہوتے ہیں۔ خود بشری دیا گیا ہی بھی ستیا رتھ پرکاش سہاس ۹ دفعہ (۳۲) از دو صفحہ ۳۲۹ پر لکھتے ہیں کہ:-

نیز کوئی شخص پچھلے اور اگلے جنم کے حالات کو جاننا چاہے تو جان بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ جیو کالم اور وجود محدود ہے۔ یہ بات اشور کے جانے کی ہے نہ کہ جیو کی۔ (باقی ملاحظہ کالم پر پڑھیں)

اندر اسلام اور تفریق میں ساری باتوں کے خلاف اور جو بیانیہ کی ہے

تنقید بر مسئلہ سماع موتی

(از مولوی ابو اسراہیل محمد اسماعیل صلی اللہ علیہ وسلم)

الحدیث ۲۸۔ جون سنہ ۱۳۸۵ء

کے جواب میں ہم سماع موتی پر قرآن مجید کی دو آیتوں رانک لا تسمع الموتی اور

ما انت بمسمع من فی القبور سے استدلال کیا گیا تھا۔ اس پر ایک صاحب نے

تھاقب کیا ہے جو درج ذیل ہے۔ (مدیر)

آپ نے اخبار الحدیث ۸ جون سنہ ۱۳۸۵ء سوال ۱۳۸

کے جواب میں عدم سماع موتی پر قرآن مجید کی

دو آیتوں سے دلیل پکڑی ہے۔ لیکن فی الاصل ان

ہر دو آیتوں میں حقیقی مردے مراد نہیں ہیں۔ بلکہ آیت

انک لا تسمع الموتی اور آیت وما انت بمسمع من

فی القبور میں الموتی اور من فی القبور سے کفار

مقید حیات مراد ہیں۔ جن کو ان کے کفر کی وجہ سے

ہمارا امر دے فرمایا گیا ہے۔ پہلی پوری آیت کے

الفاظ یہ ہیں۔

انک لا تسمع الموتی ولا تسمع القمم الذنء

اذا کانت حاضرا قد تسمع وما انت بمسمع من

من فی القبور ان تسمع الا من یؤمن بالیتنا فکھم

قتیلون (سورہ نعل ۷۰ و سورہ دوم ۵)

یعنی اسے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کفار کو

درج بمنزلہ مردوں کے ہیں، نہیں سنا سکتے اور

نہیں سنا سکتے پکار ان لوگوں کو جو بہرے ہیں

جبکہ وہ پیچھے پھیر چل دیتے ہیں اور آپ نہیں

ہدایت کر سکتے اندھوں کو ان کی گمراہی سے

رہاں نہیں سننے مگر وہ لوگ (سننے ہیں) جو

ہماری آیتوں (قرآن) پر ایمان رکھتے ہیں

ہیں یہی لوگ (دیکھ) مسلمان ہیں۔

قرآن کے سیاق و سباق سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ

ان آیات میں الموتی القم الذنء النعی اور من

فی القبور سے کفار مراد ہیں جو اپنے کفر پر سخت

مصر ہیں۔ جن کو عدم سماع انہام وعدم قبول انتفاع و

عدم نفعی الموتی کی بنا پر الموتی وغیرہ الفاظ سے بیان

فرمایا۔ چنانچہ تفسیر جامع البیان کے الفاظ یہ ہیں۔

انک لا تسمع الموتی الذنء النعی الذنء النعی

فی عدم الانتفاع بمناء یتیمون ولا تسمع القم

الذنء اذا کانت حاضرا قد تسمع والذنء الذنء فی تلك

الحال النعی النعی انک من الا تسمع کانت الا تسمع

اذا کانت حاضرا قد تسمع وما انت بمسمع من النعی

من منک لیتیمون وکھم عنی ان تسمع بسماع انتفاع

الا من یؤمن بالیتنا منکھم فی علم اللہ مصدق

بالیتنا فکھم مسلمون۔ مخیطون منقادون

ببلخ انت رسالتک ولا تعنی صدک الخ

تفسیر ابن عباس ۲۳ میں اس آیت کی تفسیر

یوں تحریر ہے :-

وانک یا محمد لا تسمع الموتی بالقلوب

و یقال کانه میت ولا تسمع الصم بالقلوب و

یقال المتصام الدعاء دعوتک الی الحق

والهدی اذا ولو اعرضو مدبرین عن الحق

والهدی وما انت یا محمد بھادی النعی عن

منک لیتیمون الی الھدی ان تسمع ما تسمع دعوتک

الا من یؤمن بالیتنا بکتابتنا ورسولنا فکھم

مسلمون مخلصون بالعبادة والتوحید الخ

نیز تفسیر جلالین ۳۲۲ مطبع حیدرآباد دہلی میں ہے

ثم ضرب نھام مثالا بالموتی والصم والنعی

یعنی پھر خدا نے ان کفار مذکورین کو مردے اور

بہرے و اندھوں کے ساتھ تمثیل دی۔

فقال انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم

الدعاء اذا ولو مدبرین۔

دوسری مسئلہ آیت وما انت بمسمع من فی القبور

سے بھی مراد کفار اہل ضلالت ہیں۔ جیسا کہ اس کے کئی

سیاق و سباق سے اسی طرح پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

نے اہل ایمان اور اہل ضلالت کا بیان فرماتے ہوئے

ان کا موازنہ یوں فرمایا ہے۔

ما یتنبی الذلعی والبصیر ولا الظلمات

ولا النور۔ ولا یظلم ولا الخ ذر۔ وما یتنبی

الا خیاء الاموات۔ ان اللہ یتسمع من یشاء

وما انت بمسمع من فی القبور۔ ان انت الا

تدیر (رس فاطمہ ۳۔ ۲)

یعنی نہیں برابر ہے اندھا اور بینا۔ اور نہیں

برابر ہے اندھیری اور روشنی۔ اور نہیں برابر

ہے سایہ اور وضو پ۔ اور نہیں برابر ہیں

زندہ اور مردے۔ البتہ اللہ تعالیٰ سنا ہے

جس کو چاہے وہ اور نہیں ہیں آپ اسے نبی

سنانے والے ان کو جو قبروں میں ہیں۔ نہیں ہیں

آپ مگر ڈرانے والے۔

اس آیت میں بھی من فی القبور سے کفار مقید حیات

مراد ہیں۔ چنانچہ تفسیر جلالین ۳۲۳ میں ہے۔

وما انت بمسمع من فی القبور برای الذنء

شبهہم بالموتی فلا یجیبون ان انت الا تدیر

لھم انا ارسلناک باحق بالھدی بشیرا من

اجاب اللہ و نذیرا لمن لم یحبیب اللہ الخ

تفسیر جامع البیان میں اس آیت کی تفسیر

یوں بیان کی ہے۔

وما انت بمسمع من فی القبور برای الکفار

المصرین فانھم کالاموات فی عدم الانتفاع

بالموعظة ان انت الا نذیر فما علیک الا الانذار

تفسیر ابن عباس ۲۳ میں اس آیت کی تفسیر

ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

ان اللہ یتسمع بمن یشاء من کان

اھذا لذک وما انت بمسمع بمنھم من فی القبور

من کانه میت فی القبور ان انت ما انت یا محمد

الا نذیر رسول مخوف بالقرآن الخ

ان تفاسیر منقولہ سے یہ بات بالکل عیاں

ہو جاتی ہے کہ ان آیات میں الموتی اور

والی قصہ راہ دور و جہ از نام ابن تیمیہ - ولی قصہ کی شہادت بتائیں گے۔ بہت - ۵ -

من فی القبر وغیرہ سے حقیقی مردے مراد نہیں اور نہ قرآن کا یہ مہموم ہے۔ بلکہ قرآن کے فصاحت و طاغوت کی ایک اجماعی دلیل ہے کہ وہ اپنے مہموم کو ایسے بدیع اور نوکے الفاظ میں ادا کرتا ہے۔ اس طرح کی مثالیں کلام عرب میں بہت ملتی ہیں۔ نیز علماء اصول نے قرآن و حدیث کے سمجھنے کے لئے بہت سی تقییدیں کی ہیں یعنی بتایا ہے کبھی الفاظ کے معانی حقیقی ہوتے ہیں جیسے شہر کے معنی جنگل درندہ اور کبھی مجازی ہوتے ہیں۔ جیسے شہر کے معنی بہادر وغیرہ کبھی کسی لفظ کے معنی بدلے ہوتے ہیں بھی ان میں عتوڑا سا خفا ہوتا ہے۔ از سانہ فہم اور فقہ مشرمانہ باقی مسئلہ سماع موتی کو خلاف قیاس نہ فرمانا سوگند ارش ہے جب متعدد احادیث بنفس تکرار اس مسئلہ کی ثبوت ہیں تو کسے خلاف قیاس کہا جاسکتا ہے۔ نتیجہ بخاری میں قلیب بدر کا واقعہ ان الفاظ میں منقول ہے :-

عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قلیب بدر فقال هل وجدتم ما وعد ربکم حقاً۔ قال انہم الان یسمعون ما اقول مذکر نو نشئہ فقالت انہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہم الان یعلمون ان الذی کنت اقول لہم ہوا الحق تم قرأت ان لا اسمع الحق الا یہ

اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے وہی خاص وقت لیکر دیگر اوقات کی نفی فرمائی ہے مگر یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنا اجتہاد ہے اور یہ اسی طرح جس طرح کہ وہ دعا علی المیت کو خیال کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ مسلم میں تو یہاں تک الفاظ آئے ہیں :-

عن انس بن مالک ان رسول اللہ ترک قتلی بدر شتاً ثلاً۔ اما ہم نقام علیہم مفاہم یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین بدر کو تین روز پرکھ رہے دیا۔ پھر ان کے پاس لے کر ہر ایک کا نام لے لیکر پکارا جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا

یا رسول اللہ کیف یسمعون وانی یحییون وقد جفوت قال والذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لہما قول منہم ولكنہم لا یقدرون ان یحییوا ثم امرہم فیحییوا فالقوا فی قلیب بدر (مسلم جلد ثانی صفحہ ۳۸)

اب خیال فرمانا چاہئے جب ان کو تین روز تک چھوڑے رہنا اور ان کا سڑ جانا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو منشا مسئلہ سماع موتی کے مطلع کو صاف کر دینا ہے۔ نیز مسلم جلد اول صفحہ ۱۰۳ میں ہے :-

حضرت عمر بن العاص نے مرتے وقت اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی فاذا دفعتونی فسنو علی القراب مثلاً ثم اقموا حول قبری قدر ما تنزع جزوا وبقسم لجمہا حتی استانس بکمدانظر ما ذا اراجح رسل ربی

اس روایت میں لفظ استانس بکمدان بتلا۔ ہے کہ مردہ زندوں کے کلام وغیرہ سے مانوس ہوتا ہے۔ نیز مردہ کی ظاہری حالت کو دیکھ کر یہ فرمانا کہ اس میں جو اس جسم میں سے کوئی حص نہیں ہوتا یہ اس کے ظاہری حالات کی بنا پر آپ کا فرمانا ہے ورنہ حدیث اس پر بھی صاف طور پر دلالت کرتی ہے کہ اس میں جس ہوتی ہے ہاں اس کی جس ہم کو نہیں محسوس ہوتی۔ ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری کی روایت عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا وضعت الجنائزۃ فاحملہا الرجال علی افئاقہم فان کانت صالحۃ قالت قد موتی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاهلہا یا ویلہا این تنہبون بہا یسمعون صوتہا کل شیء الا الانسان ولو سمع الا انسان لصعق (مشکوٰۃ صفحہ ۱۳۴)

اس حدیث میں قانت قد موتی اور قالت لاهلہا وغیرہ الفاظ صاف بتلا ہے ہیں کہ اس میں جس ہوتی ہے۔ اگر جس نہ ہوتی تو اس کو کیا محسوس کون مجھ کو کہاں لے جا رہے ہیں پھر اس کی آواز کو سوائے انسان کے سب جانور سنتے ہیں۔

سند احمد میں روایت ہے :-

عن عمر بن حزم قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکلیاً علی قبر فقال لا قود صاحب هذا القبر (مشکوٰۃ)

معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنے یا اس پر چلنے پھرنے سے مردے کو ایذا پہنچتی ہے اگر جس نہ ہوتی تو کیسے کسی کے بیٹھنے چلنے پھرنے وغیرہ کو محسوس کرتا۔

جامع ترمذی میں روایت ہے :-

جب مردے کو دفنا چکے ہیں تو اس کے پاس منکر و نکیر دو فرشتے آتے ہیں اور اس سے سوال جواب کرتے ہیں اگر وہ مردہ نیک اور صالح تھا اور سوال جواب بھی اچھی طرح دیدے تو اس سے کہا جائے تم فیقول ارجع الی اہلی فاخبروہم یعنی تو اب سو جا تو مردہ کہتا ہے کہ میں اپنے گھروالوں کو جا کر اپنی اچھی حالت کی خبر دیتا ہوں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ :-

اذا دخل المیت القبر مثلث لہ الشمس عند غروبہا فیجلس یسبح غیبہ ویقول دعونی صلی۔ جب میت قبر میں داخل کر دی جاتی ہے تو غروب آفتاب کی مثل اس کے لئے بنا دی جاتی ہے پس وہ اپنی آنکھوں کو ملتا ہوا اٹھ جاتا ہے اور ملا کہ کو کہتا ہے مجھ کو چھوڑو میں اپنی نماز ادا کروں۔

احادیث منقولہ بالا صاف بتلا ہے ہیں کہ مردے میں جس ہوتی ہے مگر ہم اس کی جس کو نہیں محسوس کر سکتے۔ باقی حدیث انہ یمسح قرع لعالہم اذ حدیث تسلیم علی المیت کے متعلق یہ فرمانا کہ ان سے دوام حاصل نہیں ہوتا۔

عرض یہ ہے کہ فرض کیجئے کسی قبرستان میں زائرین کا مجمع سے لیکر شام تک تانتا لگا رہتا ہے اور وہ تسلیم علی المیت والی دعا بھی پڑھتے ہیں۔ تو کیا ایسی صورت میں دوام کی نفی کی جائے گی۔

مزید براں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس پر خوب فیصلہ فرمادیا ہے۔ ملاحظہ ہو :- و تظاہر

تواریخ قبرستان۔ از جامع ابن تیمیہ۔ مردہ گائے اور توفیق وغیرہ کی تردید۔ بیت۔

آریہ سماج کا خدائے خالق سوانکار

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

گویا سوامی جی قطعی فیصلہ دیتے ہیں کہ پچھلے جنم کے حالات کو جاننا ایشور کا کام ہے نہ کہ روح کا یعنی کوئی بھی روح کسی ممکن طریقہ سے اپنے پچھلے جنم کے حالات کو جان ہی نہیں سکتی۔ اب ماننا پڑے گا کہ یا تو سوامی جی جوہر نے تھے یا پچے جو پچھلے جنم کے حالات سناتے ہیں یقیناً وہ بچے ہی جوہر تھے اور ماں باپ کے سکھلائے ہوئے ہوتے ہیں۔

درخت اور بیج یا مرغی اور انڈہ کا سلسلہ انڈی اور بی مرگز نہیں ہے اور اگر اس سلسلہ کو انڈی مانا جاوے تو نہ درخت کا اور نہ بیج کا خالق خدا ہو سکتا ہے بلکہ بیج سے درخت اور درخت سے بیج۔ انڈہ سے مرغی اور مرغی سے انڈہ پیدا ہوتا رہا ہے اور رہیگا۔ خدا کی ضرورت باقی نہیں رہتی جو مرتج کفر ائمہ دہریہ میں ہے۔ اول تو یہ مغرورندہ دائرہ ابھی مکمل نہیں ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ دوم ایسا ماننے سے بھی خدائے خالق کا انکار لازم آئے گا اور وہ در تسلسل آجائے گا جو محال عقلی ہونے کی وجہ سے قلمط ہے۔ سوامی دیا منجی کی مراد خدا سے نہیں بلکہ ترکیب و تفریق پاکر پیدا ہونے اور بڑانے والے مادی عناصر سے ہے جیسا کہ لکھتے ہیں کہ:-

”جو جوہر و صفات و حرکات ترکیب پاکر پیدا ہوتے ہیں وہ تفریق کے بعد نہیں رہتے۔ لیکن جن حالت سے ترکیب ہوتی ہے وہ دطقت، ان میں انادی ہے چونکہ ترکیب و تفریق سے مادی اشیاء ہی بنتی و بگڑتی ہیں نہ کہ خدا۔ اس لئے سوامی جی نے مادی عناصر میں ہی بننے اور بگڑنے کی طاقت کو انڈی یعنی طبعی خاصہ قرار دیا ہے۔ اور یہی میرے آریہ سماجوں سے بہتر سمجھنے کا ثبوت بھی ہے۔

پندت راچند رچی دہلوی۔ جس طرح روح مادہ اور مادہ میں یکدیگر ہوتی چابی بیک وقت حرکت کرتی ہیں اسی طرح جب سے خدا ہے تب سے دنیا چلی آ رہی

علم بیان سے ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشتبہ کی نسبت مشتبہ بہ میں وصف (وجہ تشبہ) علی وجہ الکمال ہوتا ہے۔ عربی اشعار کی مثال سے اردو شعری مثال زیادہ مفید ہوگی۔ شاعر کہتا ہے:-

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو عجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید و خشاں دیکھا

محبوب کو سورج سے حسن جمال کی روشنی میں تشبیہ دیتا ہے۔ کیونکہ سورج میں روشنی محبوب کے چہرے بہت ہی زیادہ ہے۔ عرب کا شاعر کہتا ہے:-

لا تجمہوا من بلا غلا لنتہ
قد نزلت انوار علی القہر

اس شعر میں محبوب کو چاند اس کے حسن و جمال کے قمر سے تشبیہ دی ہوئی ہے۔ مگر کون نہیں جانتا کہ قمر میں حسن و جمال علی وجہ الکمال ہے۔ غلابا قابل مضمون نگار کو بھی یہاں تک اتفاق ہوگا کہ

مشتبہ بہ میں وصف اکمل ہوتا ہے۔ اب لفظ ذبیح کے معنی پر غور کرنا ہے جو قاعدہ علیہ سے بالکل صاف

ہے۔ الموقی الصم اور من فی القبور کو لا سمیع کا مفعول یہ بنایا ہے جس کا مطلب صاف ہے کہ تمہارے فعل اسماع کے وہ عمل نہیں ہیں۔ کیوں نہیں ہیں کیونکہ وہ مردہ ہیں۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ حقیقی مردہ میں فعل اسماع کا اثر بطریق ادلی نہیں پہنچتا کیونکہ اس میں وصف مردگی کفار مشرکین سے حقیقی معنی میں بہت زیادہ ہے۔ یہ تقریر ہمارے علم بلاغت کے قاعدے پر مبنی ہے۔ پس امتناع یا غیر امتناع کو محل کلام بنانا صحیح نہیں۔

اسی لئے علمائے حدیث کے ساتھ علمائے سلف خفیہ بھی متفق ہیں کہ مردوں میں سماع کی طاقت نہیں (دہایہ کتاب الایمان ملاحظہ ہو)

پس جتنی احادیث بظاہر نصوص قرآنیہ کے خلاف ہیں ان کو تضایحینیہ مطلقہ سمجھنا چاہئے نہ دائرہ مطلقہ۔ وللتفصیل مقام آخر۔

بہ الاحادیث الصحیحۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رایۃ جماعۃ من الصحابۃ فی مواطن کثیرۃ ولا یمتنع فی العقل ان یعبد اللہ تعالیٰ الخیرۃ فی جزء من الجسد ویعذبہ و اذا لم یمنعہ العقل وورد الشرع بہ وجب قبولہ واعتقادہ وقد ذکر مسلم ہذا حدیث کثیرۃ فی اثبات عذاب القبر و سماع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوت من یعذب فیہا و سماع الموقی قد روع نعال دافنیہم و کلامہ صلی اللہ علیہ وسلم و اهل القلیب و قوله ما انتم باسمع منهم و سوال الملکین المیت و اتعا و ہما ایہ و بخاہ لہما و القسم لہ فی قبرہ و عرض مقعدہ علیہ بالغداۃ والعشیۃ فوی شوح مسلم حدیث دوسری جگہ امام نووی رحمہ نے امام ہارمی رحمہ کا قول نقل فرمایا:-

قال بعض الناس المیت یسمع عذابہ بظاہر
هذا الحدیث الخ

پھر امام ہارمی رحمہ نے اس کی تردید کی ہے۔ اس پر اس تردید کی تردید امام قاضی عیاض رحمہ نے کی ہے اور فرمایا:- یحمل سماعہم علی یحمل علیہ سماع الموقی فی احادیث عذاب القبر نفیۃ۔ النبی لا مدفع لہا و ذالک باحیاء ہر او احیاء جز منهم یعقلون و یسمعون فی الوقت الذی یرید اللہ۔ انھی۔

هذا ما عندی و علی ما اقول۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔

مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ قرآن شریف کی نصوص متہم ہیں جہاں تک جوہر کے احادیث منقولہ بالاسناد الصحیحہ و قرآن سے موافق کرنا چاہئے نہ کہ قرآن کے خلاف قرآن مجید میں لا سمیع الموقی نص صریح ہے۔ علم بلاغت کے قاعدے دیکھنا ہے اس میں استعارہ کس یا تشبیہ کس جانب ہے۔ قابل مضمون نگار نے تسلیم کیا ہے کہ کفار کو مجازاً مردہ قرار دیا گیا ہے۔ بالکل صحیح

اور جب تک خدا ہر گناہ تک دنیا کا سلسلہ موجود رہے گا۔ لیکن خالق خدا ہی ہے۔ ہر ایک دنیا مخلوق و فانی ہے لیکن سارا سلسلہ بلا آغاز و لا انتہا ہے۔ یا یہ کہ میل کے ذریعہ اور مسافروں کی حرکت انجن کے برابر جاتی ہے۔

میں۔ ہاتھ اور چابی یا انجن اور ڈبوں کی مثال کسی طرح سے ناموزوں ہے کیونکہ نہ تو انجن ہی ڈبوں کا خالق ہے اور نہ ہاتھ ہی۔ میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ خالق و مخلوق بیک وقت نہیں جوئے۔ بلکہ خالق پہلے اور مخلوق پیچھے ہوتا ہے۔ اور اگر وہ خدا اور دنیا کو ازلی بلا آغاز مانو گے تو دو دو واجب الوجود ہوں گے نہ کوئی خالق اور نہ کوئی مخلوق۔ اور یہی بات قابل اعتراض ہے کہ جب دنیا ازلی اور غیر مخلوق مافی ثقیل تو خدا نے خالق کی ہستی سے صریح انکار لازم آیا۔

دوئم۔ روح، ہاتھ اور چابی یا انجن۔ ڈبوں اور مسافروں کی حرکت میں کو بظاہر فرق معلوم نہیں دیتا مگر درحقیقت فرق زمانی پایا جاتا ہے۔ جہر طرح روشنی، حرارت اور گھڑی کی سوئیاں کو بظاہر چلتی ہوئی دکھائی نہیں دیتیں۔ لیکن درحقیقت وہ چلتی ہیں۔ روح حرکت دیتی ہے بعد میں ہاتھ اور چابی حرکت میں آتے ہیں۔ جس کا تجربہ کسی مفلون شخص کو ہاتھ اٹھانے کی درخواست کرنے سے ہو سکتا ہے کہ بسا اوقات وہ چاہے کہ ہاتھ اٹھانے لیکن بہت دیر اور تکلیف کے بعد ہاتھ اٹھانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ انجن پہلے حرکت کرتا ہے بعد ازاں ڈبوں اور مسافروں کو حرکت دیا کرتا ہے۔ جس کل سلسلہ کے سارے اجزاء حادث ہوں گے کل بھی لازمی طور پر حادث ہوتا ہے۔ اس لئے حادث اور فانی دنیاؤں کا مجموعہ سلسلہ بھی حادث اور فانی ہے نہ کہ ازلی اور ابدی۔

پندت کالی چرن صاحب۔ پہلا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ مرزا غلام احمد قادیانی نے کرنے سے قبل دنیا کو پرواہ نہ کر کے انادی یعنی دنیا کی تداومت فوجی اور قدامت مادہ و ارواح کی تداومت شخصی تناسخ اور الہام و یہ مقدس کا قائل بن چکا تھا۔ سبط

میں امید کرتا ہوں کہ یہ دوسرا المسیح بھی مرنے سے قبل آریہ سماج کے سدھانوں کا لوہا مان جائیگا۔

تیس۔ چند سببی کی یہ تقریر جتنی جذباتی اور شخصی ہے اتنی مدلل نہیں۔ یہاں مرزا صاحب کی طرح بھونٹا و عید نہیں ہے۔ وہ چاہتا ہوا لیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں آریہ سماج کو ختم بھی کر کے رہوں گا۔ پنجاب کا کوئی آریہ سماجی تو میرے سامنے آنے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے آریہ سماج نامی درخت کی جڑ کو جو پنجاب میں قائم کی گئی تھی کاٹ ڈالا ہے۔ باقی صوبوں کی آریہ سماجیں بطور شاخوں کے ہیں وہ بھی جڑ کاٹ جانے سے غریب ٹوکھ جائیں گی۔

میں آخر میں بسانگ دہل دعویٰ کرتا ہوں کہ دنیاؤں کے سلسلہ کو قدیم ماننے والے آریہ سماجی، غلام احمدی، بنائی، رادھا سوامی وغیرہ سب کے سب خدا کے منکر ہیں۔ اور ان مذاہب باطلہ کے پیشوا حقیقت سے نا آشنا تھے۔ اور اس دعویٰ کو میں نے ثابت کر دیا ہے۔ (آتماند)

نحمدت لہنمایان قوم و ملت و مہمبان جماعت حقہ

از محمد نیر الدین صاحب دلاپوری مرشد آبادی (بنگلہ)،
موتوں سے میری تشاد ہی ہے کہ آل انڈیا اجماع
کانفرنس کو ترقی پر دیکھوں۔ درد مند حضرات اپنی درد
آرزوؤں کو کسی نہ کسی صورت میں قوم و مہمبان قوم
کے سامنے پیش کرتے رہے۔ لیکن ان بے چاروں کی
معدود آوازیں صدابھو اثبات ہوئیں۔ نہ معلوم کس وجہ
سے مجھ جیسے ناتجربہ کار کے دل میں جماعتی تنظیم کا
سیلاب اٹھ آیا ہے جس کے قبضہ میں یہ چند سطریں
صفو قرطاس میں آپ کے ہدیہ میں پیش کی ہیں۔

۱۔ یہ آپ کا الہامی فقرہ ہے یا خیال۔ الہامی ہے تو
مرزا صاحب جیسا ہے یا اس سے سوا۔ اور خیال ہے تو
اس کی کیا وقعت۔ (الجمیث)
۲۔ آغا تلوار میان کن (الجمیث)

میں جماعتی تنزلی کے ازالہ اور بجائے تنزلی ترقی کی
صورتیں کیا کیا ہیں اگر سوچتا رہتا ہوں، بے شمار
صورتیں ذہن میں آتی ہیں۔ مثلاً اولاً بھی خواہوں میں
مخلصین اور زور و نقد کی سخت ضرورت ہے۔ دوسری
چیز یہ ہے کہ جمادی انفرادی تنزلی کا کیا اعلان ہے۔
اور یہ چیز اپنی جگہ مسلم ہے کہ انفرادی ترقی تا آنکہ ہم
میں نہ ہو جماعتی ترقی نہیں ہو سکتی ہے۔ انفرادی قوت
سے اجتماعی قوت ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جماعتی
ترقی کی صورتیں کیا ہیں؟ اس کی صورتیں بھی مختلف
ہیں۔ ایک ایسی جماعت کی مٹاؤالی جلسے جو نا فائدہ
انفرادی شخص کو اجتماعی تشکیل میں لے آوے۔

ایسی صورت میں میری ذاتی رائے ہے کہ بجائے جڑ
مٹاؤالے کے موجودہ کل مذہبی جماعتوں کو جو کہ کہیں
کانفرنس کہیں انجن کہیں اور کچھ نام سے موسوم ہیں
توڑ کر ایک کر دی جائیں۔ یا یوں کہنے کہ چھوٹی چھوٹی
جماعتوں کو بڑی جماعت میں مدغم کر دیا جائے۔ میں
ان جماعتوں سے جو کہ آئے دن انجن وغیرہ کے نام سے
پیدا ہوتی رہتی ہیں خوش نہیں ہوں۔ خوشی کی چیز ہے
لیکن اس وجہ سے خوش نہیں ہوتی ہے کہ ایسی جماعت
کے بھی خواہ یا تو کسی دوسری جماعت کے ماتحتی میں رہنا
پسند نہیں کرتے ہیں۔ کل کرنٹ انجن یا جدید جماعت کی
دوسرے نام سے موسوم کر کے گھس لیتے ہیں یا تاجر کی طرح
سے چندہ بٹورنے کے لئے ماتحتی سے نکل کر انفرادی جہت
کے ناخدا بن جاتے ہیں۔ الگ الگ جماعتیں اور ٹولیاں
بننے بنانے کی بے شمار وجوہات اور بھی ہو سکتی ہیں۔ ان
جماعتوں سے ہلکے کو سوائے نقصان کے کوئی فائدہ
ذرا برا نہیں۔ کیونکہ ایسی جماعتیں اپنے مصنوعی
اور فرضی کارنامے دکھا کر چندہ طلب کرتی ہیں۔ اب
بتائے کہ بے چارہ ہلکے اس صورت میں کیا کرے۔
کس کس کو چندہ دے؟ ایک تو اقتصادیات کے مندرجہ

۱۔ حالت زمانہ بتا رہے ہیں کہ یہ بھی نہیں رہیں گی
ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ اس کا
ذمت سے اسے دور زمانہ مٹ رہا ہے
۲۔ یہی کرے کہ ہر شای انجنی چاہو جو آپ اٹھائے اور

میں جماعتی تنزلی کے ازالہ اور بجائے تنزلی ترقی کی صورتیں کیا کیا ہیں اگر سوچتا رہتا ہوں، بے شمار صورتیں ذہن میں آتی ہیں۔ مثلاً اولاً بھی خواہوں میں مخلصین اور زور و نقد کی سخت ضرورت ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ جمادی انفرادی تنزلی کا کیا اعلان ہے۔ اور یہ چیز اپنی جگہ مسلم ہے کہ انفرادی ترقی تا آنکہ ہم میں نہ ہو جماعتی ترقی نہیں ہو سکتی ہے۔ انفرادی قوت سے اجتماعی قوت ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جماعتی ترقی کی صورتیں کیا ہیں؟ اس کی صورتیں بھی مختلف ہیں۔ ایک ایسی جماعت کی مٹاؤالی جلسے جو نا فائدہ انفرادی شخص کو اجتماعی تشکیل میں لے آوے۔ ایسی صورت میں میری ذاتی رائے ہے کہ بجائے جڑ مٹاؤالے کے موجودہ کل مذہبی جماعتوں کو جو کہ کہیں کانفرنس کہیں انجن کہیں اور کچھ نام سے موسوم ہیں توڑ کر ایک کر دی جائیں۔ یا یوں کہنے کہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو بڑی جماعت میں مدغم کر دیا جائے۔ میں ان جماعتوں سے جو کہ آئے دن انجن وغیرہ کے نام سے پیدا ہوتی رہتی ہیں خوش نہیں ہوں۔ خوشی کی چیز ہے لیکن اس وجہ سے خوش نہیں ہوتی ہے کہ ایسی جماعت کے بھی خواہ یا تو کسی دوسری جماعت کے ماتحتی میں رہنا پسند نہیں کرتے ہیں۔ کل کرنٹ انجن یا جدید جماعت کی دوسرے نام سے موسوم کر کے گھس لیتے ہیں یا تاجر کی طرح سے چندہ بٹورنے کے لئے ماتحتی سے نکل کر انفرادی جہت کے ناخدا بن جاتے ہیں۔ الگ الگ جماعتیں اور ٹولیاں بننے بنانے کی بے شمار وجوہات اور بھی ہو سکتی ہیں۔ ان جماعتوں سے ہلکے کو سوائے نقصان کے کوئی فائدہ ذرا برا نہیں۔ کیونکہ ایسی جماعتیں اپنے مصنوعی اور فرضی کارنامے دکھا کر چندہ طلب کرتی ہیں۔ اب بتائے کہ بے چارہ ہلکے اس صورت میں کیا کرے۔ کس کس کو چندہ دے؟ ایک تو اقتصادیات کے مندرجہ

مسلمان اور تجارت

(از مولوی نور محمد صاحب میانوی)

مسلمانوں کے موجودہ منزل و انحطاط کے اسباب میں دیرین ملت مختلف الائنس ہیں۔ کوئی اسکے وجہ کچھ بیان کرنا ہے اور کوئی کچھ بتلاتا ہے۔ لیکن اکثریت اس طرف ہے کہ اس کا اصلی باعث اقتصادی اور مالی مشکلات ہیں۔ اقتصادی اور مالی مشکلات کا صحیح حل یہ ہے کہ مسلمان اپنی عنان توجہ تجارت کی طرف متعلق کریں۔ تجارت ہی ایک ایسا معزز پیشہ ہے جو اقوام و ملل کو ترقی و ترقی سے نکال کر بام ترقی پر پہنچا دیتا ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اسلاف تجارت میں غیر معمولی ترقی کر گئے تھے۔ خود جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کو ہی اپنا پیشہ قرار دیا اور اس کو ایک معزز اور شریف پیشہ سمجھتے تھے۔ اس کی تعریف میں اس طرح رطب اللسان میں کہ جو شخص دنیا کا طالب ہو اس کو تجارت اختیار کرنا چاہئے اور جو طالب آخرت ہو وہ بہ اختیار کرے اور جو دونوں کا خواہشمند ہو وہ عالم دینی ہے۔

اس حدیث سے صاف عیاں ہے کہ دنیاوی عروج و ترقی کی کلید صرف تجارت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر انبیاء و اولیاء نے تجارت ہی کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت عثمانؓ و الخویرینؓ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ و دیگر بے شمار جلیل القدر صحابہ بہت بڑے تاجر ہو گئے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ بھی کپڑے کے ایک بہت بڑے کارخانہ کے مالک تھے۔

تجارت پیشہ اقوام دنیا میں آرام و راحت کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ جو آزادی ان کو حاصل ہے وہ کسی کو میسر نہیں۔ تجارت کو جو شخص دیا اندازے اور کفایت شعاری اور استقلال کے ساتھ اختیار کرے

وہ بہت جلد بام ترقی پر پہنچ جاتا ہے۔ لیکن افسوس اور عدا افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ کے مسلمان خصوصاً ہندوستانی تجارت میں دیگر اقوام کے بالمقابل بہت ہی پیچھے ہیں۔ انقلاب روزگار کے بار بار دھچک کھانے کے باوجود خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور اپنی توجہ کو تجارت کی طرف بند نہیں کرنے۔ اکثر مسلمان تو تجارت اور دوکان داری کو باعث غریب خیال کرتے ہیں اور بد قسمتی سے ذکری اور غلامی کو تجارت سے ترجیح دیتے ہیں۔ اور جو قبیل اصحاب اس طرف متوجہ ہونا چاہتے ہیں وہ بوجہ ناواقفیت کے یہ تصور کئے بیٹھے ہیں کہ ہمارے پاس سرمایہ نہیں ہے۔ وہ اپنے ہندو برادران کی طرف خیال کر کے دیکھیں کہ ان کے خور و سال پیچھے بھی کوئی نہ کوئی چیز چھوٹی پونجی والی خرید کر کے شریک پر خزانچہ لگا کر یا محلوں میں پھر کر اپنی روٹی کھا لیتے ہیں۔ بلکہ اسی طریقہ کو کئی دن کرتے کرتے بڑی دوکان نکال لیتے ہیں۔ کیا یہ روزمرہ کی نشانیاں آپ پر غنی ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم کو شیطانی وسوسہ دیکر باہوں نے اس بلا میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی دے۔ آمین تم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ واللہ العہادی !

اکل حلال

۱۔ تلم مولوی عبدالرحیم صاحب دہلوی

اللہ تبارک و تعالیٰ جل و اعلیٰ شانہ و اعز و جلالہ قرآن کریم و فرقان حکیم میں اپنے بندوں کو خطاب فرماتا ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خَلَوْا مِن
فِتْنَاتِ مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ
فَتَنَاتِ مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ
فَتَنَاتِ مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ
(س البقرہ)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ کھاؤ پاکیزہ اوس چیز سے کہ دیا ہے ہم اللہ

تم کو (مسلمان) اور شکر کرو واسطے اللہ (تعالیٰ) کے اگر جو تم (مسلمان) اوس (اللہ) کی عبادت کرتے۔

ث ۱۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں اپنے مومن بندوں کو حکم دیا کہ وہ پاک رزق کھائیں، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ حلال کھانا سبب ہوتا ہے دعا و عبادت کے قبول ہونے کا۔ جیسے کہ حرام کھانا قبول مذکور سے روک دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے اے لوگو اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ قبول نہیں کرنا اگر پاک کو۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا مومنوں کو اسی بات کا جو حکم دیا ہے رسول کو فرمایا اے رسول کھاؤ کھانا اور عمل کرو صالحات۔ میں تمہارے کاموں کو انشاء ہوں۔ اسی طرح یہ کہنا کہ اے ایمان والو کھاؤ طہیات جو ہم نے تم کو دیے ہیں۔ پھر ذکر کیا ایک آدمی کا کہ وہ ہمسافر کرتا ہے پریشان بال، گرد آؤں ہے۔ دونوں طرف آسمان کے اٹھا کر یا رب یا رب کہتا ہے۔ حالانکہ اوس کا کھانا حرام ہے، پینا حرام ہے، لباس حرام ہے، حرام سے پلا ہے اوس کی دعا کہاں سے قبول ہو۔ روایت کیا اس کو اللہ اور مسلم اور ترمذی نے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح اخلاط پرچہ المحدث ۴۴ جنوری ۱۹۸۱ء

صفحہ	کام	سطر	غلط عبارت	صحیح الفاظ
۱۳۴	۳	۳	باب میں غلط	باب الزجر میں
۱۳۵	۱	۱۰	احکام قرآنی	احکام قرآنی
۱۳۶	۲	۹	دو درجہ میں کہ	دو درجہ میں کہ
			یہ کہ اس پر	یہ کہ اس پر

تصحیح شعر
اول پرچہ شعر کا معرکہ دہرہ ہو
شعرا کی کم علمی کے غلط بیانی سے صحیح یوں تھا۔
کیونکہ ہے یہ آئینہ سردار کے افکار کا
کتب خانہ شائیر اترس اسے اسلامی، علمی، تاریخی
درسی، طبی اور علمی کتب کفایت مل سکتی ہیں۔ رخصت

متفرقات

میری کیفیت مزاج | گذشتہ پرچوں میں میری تکلیف کا نام چھپ بتا کر طارح دی تھی مگر بعد میں ڈاکروں کی تحقیق میں وہ چھپ نہ تھی بلکہ عصبی ہونش تھی جس کا نام انگریزی میں برنس ہے۔ چھلکے اتر چکے ہیں۔ سڈش قدر سے باقی ہے۔ درد شانہ منہ کر پھر شروع ہو گیا۔ دعا کی ضرورت ہے۔ اللہم اشف امر اعدنا۔ (ابوالوفا)

حساب و دوستان | منہ بعد ذیل نویدوں کی قیمت اخبار ماہ فروری طے شدہ میں ختم ہو جائیگی۔ جن حضرات کو آئندہ بھی التجدیث کی خریداری نہ ہو تو وہ جہربانی فرا کر قیمت اخبار بدرجہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ بصورت جہلت یا انکار بھی دفتر میں بہت جلد اطلاع بھیج دیں۔ غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری ہوتا ہے وہ بعد ختم ایجاد بند کر دیا جاتا ہے۔ ایسے حضرات جہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔ بلکہ داخلہ غریب فنڈ ارسال کر دیا کریں۔ غمہ آنے پر خود بخود ان کے نام اخبار جاری ہو جائیگا۔

- ۲۴ - ۲۳۵ - ۱۵۹۷ - ۲۲۰۶
- ۲۷۸ - ۲۵۷۸ - ۲۴۸۳ - ۲۱۹۷
- ۴۷۷۳ - ۵۵۹۱ - ۵۲۰۵ - ۴۳۷۸
- ۶۹۴۱ - ۷۰۳۴ - ۷۱۳۱ - ۷۲۲۲
- ۷۷۹۲ - ۸۳۷۲ - ۸۵۳۱ - ۸۵۶۳
- ۸۷۵۹ - ۸۸۶۹ - ۸۹۰۰ - ۹۳۵۶
- ۹۳۹۱ - ۹۶۹۳ - ۹۷۷۳ - ۹۸۱۰
- ۹۸۲۲ - ۹۹۵۳ - ۱۰۱۲۸ - ۱۰۰۷۸
- ۱۰۲۵۰ - ۱۰۴۲۲ - ۱۰۵۵۲ - ۱۰۸۷۲
- ۱۰۹۱۳ - ۱۱۱۲۲ - ۱۱۲۶۲ - ۱۱۳۷۳
- ۱۱۳۱۴ - ۱۱۳۲۶ - ۱۱۴۳۸ - ۱۱۷۰۲
- ۱۱۷۳۶ - ۱۱۷۶۹ - ۱۱۷۹۱ - ۱۱۸۱۸
- ۱۱۸۳۱ - ۱۱۸۳۷ - ۱۱۸۸۹ - ۱۱۹۷۴

- ۱۲۰۰۹ - ۱۲۰۷۳ - ۱۲۱۶۳ - ۱۲۲۳۲
- ۱۲۳۲۹ - ۱۲۳۳۹ - ۱۲۳۴۴ - ۱۲۳۹۰
- ۱۲۴۹۷ - ۱۲۴۹۸ - ۱۲۴۹۹ - ۱۲۵۷۱
- ۱۲۶۳۳ - ۱۲۶۳۶ - ۱۲۶۳۹ - ۱۲۶۳۸
- ۱۲۶۳۹ - ۱۲۶۴۱ - ۱۲۶۴۲ - ۱۲۶۴۲
- ۱۲۶۴۳ - ۱۲۶۴۴ - ۱۲۶۴۴ - ۱۲۶۴۷
- ۱۲۶۴۸ - ۱۲۶۴۹ - ۱۲۶۴۹ - ۱۲۶۵۲
- ۱۲۶۵۹ - ۱۲۶۶۲ - ۱۲۶۶۵ - ۱۲۶۶۸

تبلیغی جہت | مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی بہت متبون ہو رہی ہے۔ اس کی طلب کیلئے ہر روز فرمائشات آ رہی ہیں جن اصحاب نے ابھی تک نہیں منگائی جلد منگائیں۔ قیمت فی عدد ار۔ آٹھ آنہ میں دس۔ محصول ڈاک فی عدد تین پیسے۔ اگر پانچ اکٹھے طلب کی جائیں تو بھی تین پیسہ۔ ملے کا پیسہ۔ دفتر اخبار التجدیث امرت سر۔

اسلام اور مسیحیت | عیسائیوں کی نئی تین زبر لکھا کتابوں کا جواب لکھا گیا ہے۔ کتابت ہو رہی ہے۔ فرمائشیں آ رہی ہیں۔ دیگر شائقین بھی اپنا نام درج رجسٹر کرالیں۔ کتاب تیار ہونے پر ان سے صرف قیمت لی جائے گی۔ محصول ڈاک معاف۔ ضرورت ہے کہ تبلیغی انجمنیں بھی بکثرت منگوا کر تقسیم کریں۔ کتاب با جواب ہے۔ (منیجر التجدیث امرت سر)

سیفروں کی ضرورت | انجمن عثمانیہ امرت سر کو ایسے سیفروں اور تجربہ کار سیفروں کی ضرورت ہے۔ جو فراہمی چندہ میں کافی دسترس رکھتے ہوں۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ جس کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا بانڈ ذمہ منگی سے ہو سکتا ہے۔ ضرورت مند اصحاب پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

رحمانی، محمد اسحق خٹیب، تریری مناشل سکرٹری انجمن عثمانیہ امرت سر

ایک خاندان کے میاں بوی میں سخت اختلاف اور نفرت و عداوت ہے۔ اس کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے سخت ضرورت ہے کہ دوزن

کے درمیان میں میل و محبت برپا کیے۔ اس کے لئے دعا تو عید و بعض مہینے تمام لکھا گیا مگر بے کار و بے نتیجہ رہا اور ہندو دوز اول ہے جس تمام ناظرین اخبار التجدیث و دیگر مہمدان مسلمان سے درخواست ہے کہ دوزنوں میں میل و محبت کے لئے کوئی معجزہ و با اثر عمل یا ہا اثر و محرب تو عید کسی صاحب کے پاس ہو۔ یا کسی صاحب کے علم میں کوئی مہینہ و پر سیر گار کچے حامل محرب تو عید دینے والے ہوں تو اس عاجز کو فوراً مطلع فرما کر ایک خاندان اسلامی کے بچانے میں معاون ہو کر عید اشد ماجور و عید الناس مشکور ہوں۔ نیز جملہ ناظرین سے اس میں دعوت کے لئے دعا کی بھی درخواست ہے۔ جن صاحب کے دعا، تو عید یا عمل سے کامیابی ہو ان کی معقول خدمت کی جائے گی یا ان کی منشا کے موافق کسی حد سے یا انجمن کی خدمت کی جائے گی۔ امید ہے کہ اس کی طرف فوری توجہ کی جائے گی۔ پتہ ذیل ہے۔ (عاجز، پروفیسر ابو سعید و خان قمر بنارسی پروفیسر چندوسی کلچر۔ چندوسی، قلعہ مراد آباد دیو پٹی) مسجد منڈی بہاؤ الدین | منڈی بہاؤ الدین میں گورنمنٹ نے چوک بازار کے احاطہ میں ایک موزوں قطعہ اراضی صرف ایک ہزار روپیہ پر اسے نام قیمت پر اہل اسلام کو جامع مسجد کی تعمیر کے لئے عطا کیا ہے۔ رجسٹری کے لئے یہ شرط تھی کہ اہل اسلام مسجد کی مکمل دو سال کے اندر کریں گے تو مسجد کا احاطہ بھی گورنمنٹ ضبط ہو جائے گا۔ اس علاقہ کے مسلمانوں کی جہت کی وجہ سے مسجد وقت معینہ کے اندر مالی کمزوریوں کی وجہ سے تیار نہیں ہو سکی۔ اس لئے جامع مسجد مکمل کو گورنمنٹ کی طرف سے فوس موصول ہو گیا ہے۔ کمیٹی نے تعمیر و مکمل کے لئے چھ ماہ کی توسیع میعاد کے لئے درخواست دی ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کی حالت بہت کمزور ہے۔ لہذا اہل اسلام سے التماس ہے کہ وہ اس نازک موقع پر مالی اہل و قرا کر مسجد کو پانچ مکمل چمک پیچھا دیں۔ اور عید اشد ماجور ہوں۔ العارض، سید فوان شاہ منیجر سکرٹری انجمن عثمانیہ منڈی بہاؤ الدین

مذکورہ خبریں و اطلاعیں شانی سرحدی کی تصنیف کا مجموعہ ہیں۔ ان کے لئے قرض اور عطیات کی ضرورت ہے۔ منیجر انجمن التجدیث، منیجر انجمن التجدیث، منیجر انجمن التجدیث

ملکی مطلع

جنگ! جنگ! جنگ!!!

اس ہفتہ اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان نے برما و دیگر مبادری کے کئی ملقبہ کر دیئے ہیں تاکہ سڑک ناکارہ ہو جائے اور چین کو اس راستہ کوئی چیز نہ پہنچ سکے۔ اس کا ایسا کرنا بتا رہا ہے کہ ہا و جو دو چار سال تک جنگ جاری رکھنے کے ابھی اس کی نگاہیں چین پر توجہ ہی پڑ رہی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اور اٹلی کو شش کر رہے ہیں کہ روس اور جاپان میں سمجھوتہ ہو جائے۔ دوسری طرف جاپان کو امریکہ کی طرف سے جنگ کا خطرہ نظر آ رہا ہے اس لئے حکومت جاپان تجویز کر رہی ہے کہ جاپان میں عام لام بندی و بھرتی کے احکام نافذ کر دیئے جائیں حال ہی میں جاپان کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں یہاں تک کہہ دیا ہے کہ جاپان جرمنی، اٹلی وغیرہ کی مدد کرے گا۔ اگر امریکہ جنگ یورپ میں کود پڑا تو جاپان بھی شریک ہو جائیگا۔

اسی طرح امریکہ کے ایک لیڈر نے اپنا خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر ہم (امریکہ والوں) نے احتیاط سے کام نہ لیا تو ہم تیس یا فوس (۹۰) دن کے اندر جنگ میں پھنس جائیں گے اور فوجوں سے بے نتیجہ ہو چکا ہے کہ غریب امریکہ بھی جنگ میں شامل ہو جائے گا۔

ایشیا میں دوسرا محاذ جنگ سیام و فرانسیسی ہندو چینی کا ہے۔ اس کے متعلق متنازعہ خبریں آرہی ہیں سیام لائی کابائٹ نے اعلان کیا ہے کہ جنگ جاری ہے اور سیامی فوجوں نے ہندو چینی کے کئی مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے اس جنگ سے میں ثالث بننے کی خواہش ظاہر کی تھی جسے سیام نے منکسر کر لیا ہے۔

یورپ میں جرمنی و برطانوی فضائی جنگ

بدستور جاری ہے۔ جرمنی ہوا باز برطانوی شہروں پر خطرناک طور پر بمباری کرتے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ انہوں نے لندن کے ایک قدیمی کتب خانہ پر بمباری کر کے چالیس لاکھ ناپاک کتابوں کا مستعیا کر دیا۔ اس علی نقصان پر جتنا بھی افسوس کیا جائے تھوڑا ہے۔ اس کے علاوہ لندن پر ابھی خطرناک حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔

جرمنی اخراجات جنگ سے پریشان ہو رہا ہے۔ چنانچہ یہ بھی خبر آئی ہے کہ اس نے وشی ٹورنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ جرمن فوجوں کے اخراجات کے لئے بین الاقوامی مالک روزانہ ادا کرے۔ اس کے علاوہ فرانس کی نوآبادی ٹیونس شمالی افریقہ کا مطالبہ کیا ہے تاکہ جرمنی لیبیا میں برطانیہ کے خلاف اٹلی کو فوجی امداد دے سکے۔

ہٹلر اور موسولینی کی ملاقات عوام کی دلچسپی کا باعث بن رہی ہے۔ اس کے متعلق لندن سے جو تازہ اطلاعات آئی ہے وہ معاصر مٹلاپ لاہور کے حوالے سے درج ذیل ہیں۔ لندن ۱۵ جنوری۔ ہٹلر اور موسولینی کی ملاقات سے دونوں ملکوں میں جو تعاون و اشتراک طے پایا ہے۔ اس کے متعلق موسولینی کے دست راست سائمنڈ گائیڈر کے انجاء نے جے روم کے سرکاری حلقوں کا ترجمان کہا ہوتا ہے نے لکھا ہے۔ یہ نیا تعاون اور اشتراک ہمہ گیر نوعیت کا ہے۔ اس اتحاد سے دونوں ملک ایک ہو گئے ہیں، دونوں کی فوجیں ایک ہو گئی ہیں، دونوں کی فوجوں کی کمان ایک ہے، دونوں کے مقاصد ایک ہیں۔ سائمنڈ گائیڈر نے اپنے دستخطوں سے جو مضمون لکھا ہے اس میں اس ملاقات کی تعریف کے کئی باندھے لگے ہیں۔ اور اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے۔ جرمن فوجیں، جرمن ہوائی جہاز، جرمن بحری بیڑہ۔ اطالوی فوجوں، اطالوی ہوائی جہازوں اور اطالوی بحری بیڑے کے اشتراک و تعاون میں غریب ایک نئی جہ کا آغاز کر دیئے۔ یہ ہم کیا ہوگی۔ اس کا ذکر اس مضمون

میں کیا گیا۔ اس نئی جہ کا خاکہ ہٹلر اور موسولینی کی ملاقات میں وضع کر لیا گیا ہے۔

مٹلاپ لاہور ۲۷ جنوری ۱۹۳۱ء

ناظرین کو یاد ہو گا کہ جب فرانس جرمنی کے مقابلہ سے عاجز آکر ہتھیار ڈالنے لگا تھا تو برطانیہ نے اس کو اسی قسم کی پیش کش کی تھی۔ جس پر حکومت فرانس نے کسی مصدحت سے توجہ نہیں کی۔

ہٹلر نے جن مالک پر بذریعہ جنگ یاد دہانی قبضہ کیا تھا۔ ان پر جرمنی کا بظاہر قبضہ تو ہے مگر پورے طور پر غلبہ نہیں ہے۔ کیونکہ جرمنی حکومت کے غایت سے ان مالک میں دہلی کی رعایا کو تنگ کر رہے ہیں جبکہ وجہ سے کئی جگہ نازیوں کے خلاف غلہ بغاوت بلند ہو رہی ہے۔ چنانچہ تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ رومانیہ میں بھی نازیوں کے خلاف اندہی اندھ جواگ سلگ رہی تھی وہ گزشتہ ہفتہ بھڑک اٹھی اور باقاعدہ بغاوت بپا ہو گئی۔ کئی جرمن ملک و محروم ہوئے اس قسم کی اطلاعات نامور سے وغیرہ مالک سے پہلے بھی آچکی ہیں۔ اگر ایسا ہی ہوتا رہا تو کچھ تعجب نہیں کہ جو مالک اس جنگ میں اس کے قبضہ میں آئے ہیں، کسی وقت ان میں بغاوت شروع ہو جائے جس کا دبا نا جرمنی کے لئے مشکل ہو جائے۔

اٹلی و یونان کا جو محاذ البانیہ میں جاری ہے اس میں یونانیوں کو فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی کی طرف سے غریب البانیہ کے اس علاقہ پر جو یونانیوں نے اٹلی سے اس جنگ میں فتح کیا ہے ایک زبردست حملہ ہونے والا ہے۔

اطالوی فوج کی بھاری تعداد البانیہ کی سرحد پر جمع کی جا رہی ہے۔ شاید جرمن فوج کی امداد کافی حاصل ہو گئی ہوگی۔ بلقان میں جنگ کے خلاف جرمنی و اٹلی کی متفقہ طور پر کوشش جاری ہے مگر ابھی تک اسکو کامیابی نہیں ہو سکی۔ اگر اٹلی کی موجودہ تجویز البانیہ پر حملہ کی تھی تو اس میں ہی غرض ملحوظ ہو تو پھر بلقان میں بھی جنگ کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو ترکی کے اس جنگ میں شریک ہونے کا خطرہ ہے۔ چنانچہ

سینئر بیڑہ۔ حضرت حسین بنی امیہ نے حضرت عثمان بن عفان سے کہا کہ میں نے اپنے بیڑے میں ایک کتا رکھا ہے جس کا نام ہے "سینئر"۔

کاروانی اجلاس مجلس عالمہ جمعیتہ اہل حدیث محبوبہ بمبئی

زیر صدارت جناب مولانا عبد القادر صاحب قصوری

۱۔ اعلان جمعیتہ اہل حدیث کا عام اجلاس

۲۔ جمہوری سلسلہ کو زیر صدارت مولانا عبد القادر قصوری

مفت محمد جمال نے ایک مختصر مگر جامع تقریر میں جمعیتہ

اہل حدیث کی تنظیم اور اس کے کام پر روشنی ڈالی۔ نیز

حاضرین سے اس نام کو جلد از جلد شروع کرنے اور ملکوں

کے اجماعی اغراض میں اشتراک عمل کرنے کی ترغیب دی

بعد ازاں مولوی محمد انیس احمد صاحب قصوری (دیوبند)

مدرسہ جمعیتہ بمبئی نے اہل حدیث کی تاریخ اور اس کے مقاصد

اغراض پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو بجا کے

از سر نو منظم کرنے کی ترغیب دی اور اس کے بنیادی کام

یعنی تعلیم القرآن والدیث کے اجراء پر زور دیا۔ اس کے

بعد سیکرٹری نے سابقہ کارگزاری کی رپورٹ پیش کی

اور بتلایا کہ تقریباً ۲۸۸ بھائیوں نے جمعیتہ

کی رکنیت منظور کی ہے۔ اس کے بعد جب ذیل عہدیداروں

کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

قدیم جمعیتہ ۱۔ مولانا محمد الدین احمد صاحب قصوری بی۔

نائب صدر ۲۔ سیٹھ عبد الحاق قیث والے وڈاٹر حافظ

عبد السلام صاحب بہاری سوٹ کیس مرچنٹ

سیکرٹری ۳۔ عبد الصمد صاحب۔ نائب سکرٹری ۴۔

حافظ عبد الکریم صاحب۔ خزانہ ۵۔ سیٹھ محمد علی صاحب

ممبران مجلس عالمہ ۶۔ (۵ علاوہ عہدہ داران۔ جلد ۱۱)

تجاویز ۷۔ جمعیتہ اہل حدیث کے مجوزہ پروگرام کے پیش نظر

یہ جلسہ منظور کرتا ہے کہ جلد از جلد ہر علاقہ میں درس

قرآن مجید کے سلسلے کا قیام عمل میں لایا جائے جس میں

ہر ملاح مسلمان کو کم از کم ترجمہ القرآن پڑھانے کی کوشش

کی جائے۔ بمبئی کے تمام مساجد کے متولیوں اور انصار

سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں

ترجمہ القرآن پڑھانے کا کام جاری کریں۔ خود جمعیتہ

اہل حدیث نے اس مقصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے

ترکوں کی طرف سے برمنی اور ڈنلی کو یا جو حکومت ان

جنگ کرنا چاہے بذریعہ ریڈیو اطلاع دی گئی ہے کہ

ترکی جنگ سے ہمیں نمبر آتا۔ اس کی بیس لاکھ سیکس

دشمنوں کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ عسکرہ انیس

برطانیہ۔ روس اور یونان بھی ترکی کی امداد کو بروقت

تیار ہیں۔ دشمن ترک اور دیگر مالک اسلامیہ کو بٹانے جنگ

سے محفوظ رکھے۔

طبروق کے محاصرہ کے متعلق گذشتہ صفحہ لکھا

ہوا چکا ہے۔ اس صفحہ پر خانوی انور کے طبروق پر

قبضہ کر لینے کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ کہا جاتا

ہے کہ طبروق کا فتح کر لینا افریقہ میں اطالوی حکومت

کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ افریقہ میں اٹلی کے بس قدر اہم

مقبوضات ہیں وہ ایک ایک کر کے برطانیہ کے قبضہ میں

آ رہے ہیں۔ اگر کچھ باقی ہیں تو وہ بھی آہستہ آہستہ

خبروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ طبروق پر فتح کے بعد

برطانوی افواج مغرب کی طرف ایک سوئس گنہگار

دیرنا پہنچ گئی ہیں۔

جرمنی اٹلی کی لیبیا اور ابابا میں منہ نہ پرتکت

دیکھ کر امداد کو آیا ہے چنانچہ جرمن فوجوں میں حرکت

ہو رہی ہے اور اب وہ شمالی افریقہ میں پہنچ کر برطانیہ

سے مقابلہ کرنے والی ہیں۔

جسٹ کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں

ان میں سب سے اہم خبر یہ ہے کہ شاہ ہیل سلاسی

شہنشاہ حبشہ جو اٹلی کے حبشہ پر قابض ہونے سے باہر

یورپ میں کہیں پلے گئے تھے۔ برطانوی جنگی ہوائی جہاز

کے ذریعہ پھر حبشہ میں داخل ہو گئے ہیں جس پر اہل حبشہ

بہت مسرور ہوئے۔ شاہ کی آمد پر حبشیوں نے آزادی

کا جھنڈا لہرایا۔

فناوت حبشہ بنی مفید ثابت ہو رہی ہے۔ برطانوی فوجیں

اٹلی کی فوجوں سے مقابلہ کر رہی ہیں۔ بلکہ قبول اخبارات

حبشہ میں بھی داخل ہو چکی ہیں۔ شاید چند یوم تک یہ خبر

سننے میں آجائے کہ حبشہ بھی اٹلی کے قبضہ سے آزاد ہو کر

اپنے بادشاہ ہیل سلاسی کے ماتحت میں آگیا ہے۔

نمبر ۱۹۶۰ عرم ۱۳۶۰ھ

شہر کی اہل حدیث آبادی کو چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے

(۲) یہ جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی جگہ

اہل حدیث کی تنظیم کے متعلق مجوزہ پروگرام کی پرزور

تائید کرتا ہے اور محبوبہ بمبئی کے اہل حدیث بھائیوں کی

تنظیم کو نا ضروری خیال کرتا ہے اور اس غرض کو پورا

کرنے کے لئے سیکرٹری جمعیتہ کو اجازت دیتا ہے کہ وہ

کے اہل حدیث بھائیوں سے اس سلسلے میں خط و کتابت

کرسے۔ اور صدر دفتر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کو

یہ اطلاع دے کہ وہ اس محبوبہ کی جمعیتہ کا باقاعدہ

الحاق منظور کرے۔

(۳) جمعیتہ اہل حدیث کا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ جماعت

اہل حدیث کے افراد آئندہ مردم شماری میں مذہب کے

خانہ میں مسلم کے ساتھ بریکٹ میں لفظ (اہل حدیث)

بھی شامل کریں اور اپنی زبان اردو لکھوائیں۔

د سیکرٹری جمعیتہ اہل حدیث محبوبہ بمبئی)

ایم اینڈ بی کی نقلی ٹکیوں کی فروخت

دھوکہ بازوں کے خلاف عوام کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب کے مختلف اضلاع میں ایم اینڈ بی کی نقلی ٹکیاں

دھوکہ دہی یا ایسے ٹیٹوں میں جن میں پلنگ سوٹیکیاں

آجاتی ہیں، مارکیٹ میں فروخت کی جا رہی ہیں۔

لاہور میں تقریرات ہمد کی دفعہ ۲۰ کے ماتحت ایک

واردات رجسٹر کئے جانے پر حکم تفتیش جرائم نے اس

دھوکے بازی کا انکشاف کیا جس کی غلط فہمی نوعیت

صاف ظاہر ہے۔ پتہ چلا ہے کہ متعدد ہسپتال۔ شوکیسر

پرائیویٹ پریکٹیشنرز کے ڈسپنسر اور بہت سے گہٹ

یہ نقلی ٹکیاں فروخت کر رہے ہیں جو چاک اور اداوت

کی بنی ہوئی ہیں۔ نقلی اور اصل ٹکیوں میں تمیز کرنا تقریباً

ناممکن ہے۔ جن ٹیٹوں میں یہ پیک کی جاتی ہیں۔ وہ

ہر لحاظ سے اصل ٹیٹوں کے مشابہ ہیں۔

عوام کو خود ان کے مفاد کی خاطر دھوکے بازوں

کے خلاف انتباہ کیا جاتا ہے۔

(لاہور ۲۰۔ جنوری ۱۳۶۰ھ)

عنا

SHABABEE

BODY & BRAIN

شبابی جسے اور جگر کی کمزوریوں کو دور کر کے انہیں طاقت بخشی ہے۔

شبابی حلاوت غرضی کو نئے سرے سے قائم کر کے انسان کے بڑھاپے کو جوانی میں تبدیل کر دیتی ہے۔

شبابی دماغ کی تمام بیماریوں مثلاً فنوڈگی، بے جسی، ہوسا، وحشت، جنون اور حافظے کی کمی کو دور کر کے صحتی

چالاک اور ذہانت پیدا کرتی ہے۔

شبابی شباب کی کمی ہوئی مواد اور نفاذ قوتوں کو بحیرت انگیز سرعت کے ساتھ دوبارہ پیدا کر کے اصلے

میاں کو زندگی عطا کرتی ہے۔

شبابی علق سے اُتے ہی نیا خون، نئی طاقت اور نئی انگلیں پیدا کر کے مرد و عورت دونوں کو نیا بنا کر دیتی ہے۔

شبابی تقویت قلب کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

شبابی کا استعمال بیماری اور موت ہر حالت میں برابر مفید ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنے

نمبر نمونہ میڈیکل کیمپنی - لاہور



یہ دوا عام صحت اس قدر نفعی کہ اکثر سرور کے ہیں ورنہ بھی اس کے سکتا ہے۔ مگر شبابی کے فائدہ اس سے کہیں بڑھتا ہے۔ عورتوں کے لیے یہ دوا طبیعت کو نرم و لطیف بناتی ہے۔ جسم میں جوش پیدا کرتی ہے۔ اور چھاتی کو کھلی۔ شکل کو کھینچتی ہے اور دماغ کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔

ایک دوبارہ اشتہاری دواؤں کا کچھ تجربہ اٹھانے کے بعد یہ دوا فائدہ مند ہے۔ شبابی کی ایک شیشی بھی، اگر ہوشدار سے بھی زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ صرف قوت باہ کے لیے، بلکہ عام جسمانی صحت کے لیے بہت مفید ہے۔ یہ ایک دوست دوا ہے جو صحت کے ایک دشمن کو مٹا دیتی ہے۔ ایک شیشی کے ہوتے پتہ پر پہنچا دیں۔

اکرام احمد اور میر ۲۴ چکڑ، بنگال

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزار ہا خیرداران اہل حدیث، علامہ انیس روزانہ تازہ شہادت آتی رہتی ہیں۔ خون صلیح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سہل و دق۔ دمہ، کھانسی، ریش، کمزوری سینہ کو مدفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے سٹے اکسیر کے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کر شہر ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد و عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العسر کو عصلے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چٹانک دو ایک ماہ کے سٹے کافی ہے۔ عک، آدھ پاؤ لیٹر پاؤ بھر شے مع محصول ڈاک، ٹانگ فیس مع محصول ڈاک، ٹیکس ہونگا۔ انائی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک، ٹیکس ہونگا۔ بندہ مینی آرڈر۔ فہمی ایک پاؤ سے کم دے گا کی جائے گی اور نہ ہی بندہ دے گا۔

تازہ ترین شہادتیں

اگر اشوز و رس موہیاری، قبل اس کے ایک چٹانک مومیائی آپ کے میاں سے منگوائی تھی۔ بفضلہ اس مریض کو فائدہ ہے۔ ایک چٹانک اور بھیج دیں (۲۳ نومبر ۱۹۹۱ء) جناب حاجی لدرا صاحب میٹر لہ جن کو مومیائی استعمال کیا ہے بعد فائدہ ہوا ہے واقعی لا جواب ہے ایک پاؤ میٹر لہ اور ایک چٹانک دے ملوانی کے نام ارسال فرمائیں (۲۵ نومبر ۱۹۹۱ء) جناب عبدالکریم محمد الدین صاحبان چھ قبل انیس آپ ایک پاؤ مومیائی منگوائی تھی۔ اس سے پیشتر بھی کئی دفعہ منگوائی ہے۔ بہت فائدہ مند ہے۔ اب ایک پاؤ بذریعہ دی پی اور بھیج دیں (۲۰ دسمبر ۱۹۹۱ء) منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان پروپر انٹر وی میڈیسن ایجنسی امرتسر

حوالہ اربع - جن میں درج اساتذہ کے حقوق نہایت محفوظ اور تحفظ یافتہ ہے۔ قیمت ہر پتہ - نمونہ نمونہ

تصانیف مولانا ابوالکلام صنا آزاد

خطبہ عید الفصحی، عید قربان کے روز پڑھنے کے لئے، بیش بہا معلومات سے چر ہے۔ قیمت چار آنے۔ رعایتی ایک آنہ دعوت عمل، غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن اور حدیث سے۔ قیمت ہر رعایتی ار الحریج فی الاسلام، اسلامی حیات و جہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ رعایتی ار توصیف شہادت، شہادت امامین سے ایک بصیرت افزا درس توجہ دیا گیا ہے۔ قیمت ہر رعایتی ار فہم، معقول ڈاک جلد کتب کا بزم خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمت درج کی ہے۔ منگوانے کا پتہ۔ منیجر دفتر اہل حدیث امرتسر

پچھتر فیصدی رعایت

نام کتاب	اصل قیمت	مطابق
مفسر خادم	- - - - -	۳۰
قال اللہ	- - - - -	۳۰
قال الرسول	- - - - -	۳۰
مقائد اسلام	- - - - -	۳۰
فتح اسلام	- - - - -	۳۰
ام القرنی	- - - - -	۳۰
نور شہادت کے قطرے	- - - - -	۳۰
قال الفقہاء	- - - - -	۲۰
اسلام کی صداقت	- - - - -	۲۰
تعلیم الحج	- - - - -	۲۰
تعلیم الصیام	- - - - -	۲۰
تعلیم الزکوٰۃ	- - - - -	۲۰
اسلام کی خوبیاں	- - - - -	۲۰
برزخ کا بیان	- - - - -	۲۰
عشر کا بیان	- - - - -	۲۰
تحريم الخمر والوانا	- - - - -	۲۰
کلمہ شہادت	- - - - -	۲۰
عالم کباب مرزا	- - - - -	۲۰
لئے کا پتہ - منیجر دفتر الحدیث امرت سر		

فرار و جرم و حیات و غیر ذیل پر ایک کتاب ہے۔ (وہ) ریشمیں لکھتے ہوئے
 اتنی ہے سست سے چھوٹا تھا کہ اس کا ایک کیلے بڑھ طاقت
 دہی کے تھلائی اس سے فائدہ نہیں لے لیا کہ اس کے بڑھ کر
 پختے ہو چرنا۔ اٹھنے اکھوں کے آگے ڈھیر اچھا جانا جو قیمت
 سے بھی چرا کر خوب فروزہ رہنا ہوئی آپٹ سے خوب چمک چمک
 مرد و نسوان جوان کاوندتے ہی حکیمت پاؤں تہہ تر ہو پے
 دیر پانی رو پے آٹھ آنے ایک سیرش رو پے غریب کہ غریب
 دو آخلاق قصو عالم امر سرسبز پختہ

تمام دنیا میں بے مثل
غزوہی سفری جمائل شریف
مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار و پیم
جوت جلد بندی اعلیٰ پری عرب - پارہ مطالعہ
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے - فی جلد عیار
ہن دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار
"الہدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔
پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

انتخاب صحیحین بنی ملاح بخاری و مسلم

یہ پانچویں صدی ہجری کے ایک مشفق فاضل کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں فاضل معنیف نے مہادی و مسلم کے ہر باب سے دو دو چار چار حدیثیں مع سند اس خوبی سے انتخاب کی ہیں کہ گویا سارے باب کی روح ہمیں ملتی ہے۔ اور اس مختصر سی کتاب میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو جمع کر دیا ہے۔ اس کتاب سے ہر معمولی معمولی اور دو خان بھی پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی دینی اور مذہبی معلومات میں بیش بہا اضافہ کر سکتا ہے۔ قیمت صرف ۷۰/-، حصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منہج دفتر اہلحدیث امرتسر

وہابی حکیم (جلد ۱) مصنف حکیم سید محمد صالح

سیناسی ڈوٹکم اور چند کمپنیوں سے تیار ہونے والے نئے
ہر مرض کے لئے لکھے گئے ہیں جس سے غریب لوگ یا
دیہات کے رہنے والے وہی فوائد حاصل کر سکتے ہیں
جو امیر لوگ سینکڑوں روپے خرچ کر کے حاصل کر سکتے
ہیں۔ پٹواریوں، مدرسین، دوکانداروں، نمبرداروں
اور گاون کے چوکیداروں کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۳
منگو انے کا پتہ - منیجر دفتر الہدیت امرتسر

تصانیف قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیاوی

جامعہ ملیہ دہلی کی کتابیں

اس کتاب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی متند رحمتہ العالمین سوانح عمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے انہوں نے لکھنے والوں میں کیساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور، جامعہ ملیہ دہلی، دارالعلوم دیوبند اور ملک کی دیگر ممتاز درسگاہوں کے نصاب میں داخل ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو جملہ اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ، قیمت جداول

جلد دوم سے پہلے۔ ہلد سوم سے پہلے۔ جس میں عربین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ اور سفرنامہ حجاز، مناسک حج کا دلچسپ بیان، غزوات کے عقلی و لاطنی و نقشہ جات و روح کئے ہیں۔ قابلِ مبالغہ ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ سورہ یوسف کی عالمانہ و محققانہ تفسیر کی ہے۔ سیکڑوں الجہال و الکمال علی نکات و معارف کو قاضی صاحب نے اپنی خدا داد

لمرستہ بیان کیا ہے۔ غرور منگوا کر پڑھیں۔ قیمت ۱۲

عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ قیمت صرف تین آنے ۳

اس میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ مع ترجمہ عربی خط امام احمد ہے۔ قیمت ۵

حضرت علیؓ کی مختصر سوانح عمری جو کہ چوتھے بچوں کو زیادہ مفید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ثبوت قرآن و حدیث سے دیا گیا ہے۔ اور منکرین (مرزاہوں وغیرہ) کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶

یہ فائدہ المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ قیمت ۶

تمام مذاہب پر تبصرہ کر کے صرف اسلام کو سچا ثابت کیا ہے۔ بلیغ الاسلام بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۴

واعظین و مبلغین کے لئے عالمانہ مضامین و روح کئے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ اسے ضرور اپنے پاس رکھیں۔ قیمت ۶

ایک عیسائی پادری کے سوالات کا جواب۔ قیمت دو آنے ۲

قاضی صاحب کے دس محرکہ الآراء مضامین کا مجموعہ جو خطبات مسلمان ابھی تھوڑے عرصے سے شائع ہوئے ہیں۔ قیمت ۱۲

مندرجہ بالا کتابیں ملنے کا پتہ:- مینجر دفتر الہدیۃ القاری امرتسر

یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوصیت مسیح، معجزات ابن مریم بیان اور اوقات عیسیٰ علیہ السلام پر لکھنا بحث کی گئی ہے۔ اجارہ و بیان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲

اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲

مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۰

اس میں بنی اسرائیل کے اُن واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۶

سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز تیلخ کا مرقع ہے۔ از خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی، استاد التفسیر جامعہ ملیہ۔ قیمت ۱۲

سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر امٹ اسلامیکہ کے مکمل لائحہ عمل ضرور پڑھے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲

یعنی پارہ عجم کی عالمانہ تفسیر جس میں جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آئے ہیں۔ قیمت ۱۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصہ حالات زندگی۔ بچوں ہمارے رسول کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۵

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی خلافت اربعہ اور عہد حکومت کے ملکی و اقوامی باطل اُسلان اور مختصہ پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت دس آنے ۱۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں، انکا عام فہم چالیس حدیثیں۔ از ابوہریرہ و تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۷

حضرت شیخ احمد صاحب مرہندی مجدد و انصاف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اُن خطوط کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے جن میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی از روئے قرآن و حدیث تردید کی ہے۔ ان دونوں ضرور منگوا کر پڑھیں۔ باوجود ضخیم ہونے کے قیمت صرف آٹھ آنے ۸

فوت ۱۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا ہندو خریدار ہوگا۔ یہاں اصل قیمتیں درج ہیں۔ منگوانے کا پتہ:- مینجر دفتر الہدیۃ القاری امرتسر

حضرت شیخ احمد صاحب مرہندی مجدد و انصاف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اُن خطوط کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے جن میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی از روئے قرآن و حدیث تردید کی ہے۔ ان دونوں ضرور منگوا کر پڑھیں۔ باوجود ضخیم ہونے کے قیمت صرف آٹھ آنے ۸

فوت ۱۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا ہندو خریدار ہوگا۔ یہاں اصل قیمتیں درج ہیں۔ منگوانے کا پتہ:- مینجر دفتر الہدیۃ القاری امرتسر

حضرت شیخ احمد صاحب مرہندی مجدد و انصاف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اُن خطوط کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے جن میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی از روئے قرآن و حدیث تردید کی ہے۔ ان دونوں ضرور منگوا کر پڑھیں۔ باوجود ضخیم ہونے کے قیمت صرف آٹھ آنے ۸

فوت ۱۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا ہندو خریدار ہوگا۔ یہاں اصل قیمتیں درج ہیں۔ منگوانے کا پتہ:- مینجر دفتر الہدیۃ القاری امرتسر

حضرت شیخ احمد صاحب مرہندی مجدد و انصاف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اُن خطوط کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے جن میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی از روئے قرآن و حدیث تردید کی ہے۔ ان دونوں ضرور منگوا کر پڑھیں۔ باوجود ضخیم ہونے کے قیمت صرف آٹھ آنے ۸

کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲

تذکرہ محدثین
ایک نئی اور اچھوتی تصنیف ہے جو آپ
مجامعۃ علماء ہند سے نہیں گزری اس میں امام
نخاویؒ، امام مسلمؒ، امام ابو داؤدؒ، امام ترمذیؒ، امام
نسائیؒ، امام ابن ماجہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام
احمدؒ، امام دارمیؒ، امام دارقطنیؒ، امام بیہقیؒ، امام
امام مستدر و غیرہ چودہ محدثین کرام رضوان اللہ علیہم
اجمیع کی سوانح عمریاں ہیں جن میں ان کی طلب و
کی کیفیت، علمی پایہ، تصنیف کردہ کتبوں کی
حقیقت و دیگر مکمل حالات مندرج ہیں جو کہ پڑھنے
کے قابل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ، قیمت
صرف ایک روپیہ، معمول ڈاک ۴

الحمد لله
بخدمت شریفین ایڈیٹر صاحب رسالہ
"جامعہ" قول بان، دہلی
Dellie

رجسٹرڈ اول نمبر ۳۵۲

اغراض و مقاصد

- (۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
- (۲) مسلمانوں کی مومن اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
- (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلق کی نگہداشت کرنا۔
- (۴) قواعد و ضوابط
- (۵) قبت بہر حال بیگنی آتی چاہئے۔
- (۶) جلاب کے لئے جو ابی کاڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
- (۷) مضامین مرسلہ بطور پند و نصیحت درج ہونگے۔
- (۸) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- (۹) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

نمبر ۴



شرح قیمت اخبار

والیمان ریاست سے سالانہ علم
رؤسا و جائیدادان سے
عام خسریداران سے
ششماہی
مالک غیر سے سالانہ ۱۰ ششماہی
فی پرچہ - - - - -
اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا
ابو الوفاء ثناء اللہ دہلوی فاضل
مالک اخبار الجلیث امرتسر
ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۰ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۴۱ء یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

- نظم درسم تعزیه اور ائمہ کرام - مٹ
- انتخاب الانبیا - مٹ
- انوار الصوفیہ میں ظلمات کفریہ - مٹ
- تادیاتی مثلث - مٹ
- سال نو اور ماہ محرم - مٹ
- اوراد و وظائف - مٹ
- فتاویٰ - مٹ
- متفرقات - مٹ

رسم تعزیه اور ائمہ کرام

(از بہار احمد صاحب فہم)
چھاؤنی نصیر آباد، جہیر)
ہے خلاف مرضی آل ہمسیر تعزیه
تیری قسمت کی طرہ کھاتا ہے چکر تعزیه
تجھ کو رہتا ہے ترے کانڈوں پہ چڑھ کر تعزیه
لیا انہوں نے بھی میرا ہاتھ بنا کر تعزیه
ہانس کی ہم تیلیوں کا اک بنسا کر تعزیه
بچ رہا ہے دیوتا کی طرح بن کر تعزیه
اپنے پیوں سے چلے آئے دبا کر تعزیه
بن کیا بلیغ میں مسلم کی چکر تعزیه
اور ہم شوسے بہائیں سر پہ رکھ کر تعزیه
فلک میں رسوا نہ ہو مسلم بنا کر تعزیه
تو بھٹتا ہے اسی سے روئی اسلام ہے
حق تو یہ ہے سب کو تیرے حال پر افسوس ہے
کر بلا کے غم سے کیا واقف نہ تھا کوئی امام؟
اُن منائیں یوں حسین ابن علی کی یادگار
صبح کو اس ہانس کا غم میں کرامت آگئی
شام عاشورہ کو رخصت ہو گئی روحانیت
غیر مسلم دیکھ کر ان کا اڑاتے ہیں مذاق
حضرت بشیر نے تو ہنس کے اپنی جان دی
زنجیر کو پہناتے ہیں صدمہ عقلی کی کر کے بین
اپنا سینہ کوٹنے کو سمجھے ہیں ذکر حسین

تحفہ محمد دیدہ - حضرت مجدد الف ثانی مرشد بنی کے
بعض کتبوبات کا اردو ترجمہ جن میں اپنے عقائد شیعہ کی
ترویج کی ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے دیگر الجلیث امرتسر

مذکرہ محدثین - اس نئی کتاب میں چودہ محدثین کرام (امام بخاری وغیرہ) کی سوانح حیات ہیں جن میں ان کی طلب حدیث کی کیفیت، علمی پایہ، تصنیف کردہ

کتابوں کی حقیقت و دیگر اہم حالات مندرجہ ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ محصول ڈاک ہر کتابت طباعت، کافذ محمد و قیمت امرتسر

انتخاب الاخبار

(۲۱ - زوروی سنہ ۱۳۶۰)

امرت سر لاہور وغیرہ میں رویت جان کر ۲۸ جنوری بروز منگل جو تب ان کی شہادتیں ملنے پر یکم محرم بالاتفاق ۲۹ جنوری بروز بدھ معقد ہوئی ہے سابقہ پرچہ میں خبر کے حساب سے جمعہ کو ۲ محرم تک کی ہے۔ ناظرین تسبیح کر لیں۔

لاہور کے مختلف مساجد سے ۸۲ اگر فائر شدہ خاکساروں کے خلاف مقدمہ دائر تھا۔ عدالت نے ۳۰ جنوری کو فیصلہ سنا دیا۔ ۸۳ خاکساروں کو چھ ماہ سے لیکر ساڑھے پانچ سال تک قید کی سزائیں دی گئیں دو کو جوبہ کم عمری کے ضمانتوں پر رہا کر دیا گیا۔

لاہور میں ۲ فروری کو ہیرنید خاکساروں نے باوردی بلیو کے ساتھ مظاہرہ کیا۔ پولیس ان کو گرفتار کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مظاہرہ مشرقی کی رہائی کے لئے کر رہے ہیں۔ مسز سو بھاش چند بوس ۲۷ جنوری سے اپنا تک گم ہیں۔ حکومت کی طرف سے ان کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔ مگر آج ۲۷ فروری تک ان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

کانگرس وازار کی طرف سے جنگ کے خلاف سٹیگرہ جاری ہے۔

منڈی بہاؤ الدین (گجرات) کے قریب ایک قصبہ میں مسلح ڈاکوؤں نے ایک ساہوکار کے گھر ڈاکہ ڈالا۔ دس ہزار روپیہ کا مال لوٹ کر لئے گئے۔ ساتھ ہی بھی کھاتے بھی لے گئے۔

برطانوی افواج ڈیرہ پر مکمل قبضہ کر کے آجکل بن غازی پر اطالوی فوجوں سے برسر جنگ ہیں۔

برطانوی افواج نے ایرٹریا کے مشہور شہر آگور ڈاٹ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

جوئیس برگ جنوبی افریقہ میں شہریوں اور پولیس والوں میں فساد ہو گیا۔ ایک سو چالیس اشخاص زخمی ہوئے۔

لندن ۳۱ جنوری۔ دن کے وقت جرمن بمبار ہوائی جہازوں نے لندن کے تین ہسپتالوں پر زبردست بمباری کی۔ کئی بمبار زخمی ہو گئے۔

جزائر کے ایک اسلحہ ساز کارخانہ میں دھماکہ ہونے سے ۱۰ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

پاکستان کے قوم پرست مسلم جوکر اطالویوں سے مزاحمت کر رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے مارشل پٹیان پر دباؤ ڈالنا شروع کیا ہے کہ وزارت میں ایسے وزراء لئے جائیں جو برصغیر کے حامی ہوں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ٹیونس کی مشہور بندرگاہوں کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ امریکن مدبرین کا خیال ہے کہ دو ماہ کے اندر اندر برطانیہ پر جرمنی حملہ کر دیگا۔

اگر آپ کی قیمت اخبار

مادہ زوروی میں ختم ہے تو آج ہی بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر جہلت درکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ جلد اطلاع دیں۔
(دیفہر الحمدیہ اترسہ)

خیال کیا جاتا ہے کہ اطالوی دستہ چند ہفتوں کے اندر اندر جزائر ڈوئی کینز خالی کر جائیں گے۔ کیونکہ خوراک کی قلت کی وجہ سے لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔

دو ہزار مزید اطالوی قیدی بھی لائے گئے۔ بخارست (رومانیہ) میں ایک عورت نے تین رومانی فوجی افسروں کو مار کر ہلاک کر دیا۔

رومانیہ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ رومانیہ کے باغی ملک بدر کر دیئے جائیں گے۔

جسٹ میں بھی اطالوی فوجیں بلا مقابلہ پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ جرمنی میں دس لاکھ جنگی قیدیوں سے بیکار کام لیا جاتا ہے۔

رومانی تباہ ہونے والے دس ہزار اشخاص اطالوی جہازوں

سرکاری اطلاع

(از حکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور میں پھلوں کی کاشت کے متعلق ایک نصاب کا انتظام کیا گیا ہے اس نصاب کی میعاد دو ہفتے ہوگی۔ یہ ۲۱ فروری سے شروع ہوگا۔ اور ان امور سے تعلق رکھنے والے جن سے ایک کاشتکار کو جو پھلوں کی کاشت شروع کرنا ہو۔ اپنی روزمرہ کی زندگی میں دوچار ہونا پڑتا ہے مثلاً ذخیرہ سے درختوں کا انتخاب۔ باغوں کی داغ بیل ڈالنا۔ کیڑوں اور بیماریوں وغیرہ کا انسداد۔ اور ایک فصل کے ساتھ ساتھ دوسری فصل تیار کرنا۔ اس نصاب میں طلباء کی ایک محدود تعداد داخل کی جائے گی۔ اور ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی جو فی الحقیقت پھلوں کی کاشت میں مصروف ہوں۔ داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۰ فروری تک پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔ (لاہور ۲۷ جنوری سنہ ۱۳۶۰)

غریب فنڈ کے لئے اس ہفتہ کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔ برخلاف اس کے

سائین کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس وقت چودہ سائین کے نام درج رجسٹر ہیں۔ اگر یہی حال رہا تو آئندہ داخلے وصول نہیں کئے جائیں گے۔ اصحاب خیر و دیگر حضرات اس فنڈ کی امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وصولی داخلہ ۱۵ عزیز الرحمن۔ عطاء عبد الکریم۔

۱۵۱ واجد اللہ۔ ۱۵۲ معراج الدین۔ ۱۵۳ محمد عبداللہ

۱۵۴ محمد الغفور۔ ۱۵۵ سابق علی ۱۵۶

سائین غریب فنڈ ابھی نوٹ کر لیں کہ غریب فنڈ

کی کمی آمد کے باعث اخبار نمبر وادہ جاری ہوا کرگیا

اب کسی صاحب کو ترجیح نہیں دی جائیگی۔ (دیفہر)

بزم توحید کی ترغیب کے اشتہار مفت منگو کر اپنے ہاں تقسیم کریں۔ دیفہر الحمدیہ اترسہ

ایس ایم ایس مولانا محمود الحسن صاحب مرحوم دیوبندی کے سفر مالانہ کے اسباب اور وہاں کے حالات قیمت ۲۰ روپے۔ دیفہر الحمدیہ اترسہ

القرآن بن ادنیاء الرحمن واولیاء الشیطان۔ اور ترجمہ۔ از امام ابن تیمیہ۔ علی نقل اولیاء الشیطان نیز نہیں ہے۔ فی الجہت

اپنا فعل فرمایا ہے۔ ۱۰۔ وما ریتہ الا ذریت۔ لیکن اللہ رحمنی (۱۲)
ان الذین یبایعونہ انما یبایعون اللہ ۱۱۔ اللہ فوق ایدہم
ساری دنیا کے لوگوں کی نسب اولاد بنیاب کی طرف سے ہوتی ہے۔ مگر آپ کی
بیاد ہی جی حضرت ام المؤمنین حیدۃ النساء فاطمہ الزہراء علیہا السلام نے
دو فرزند امام بن و امام حسین علیہما السلام کو آپ کی اولاد ہر لمحہ کا شریف
حاصل ہوا۔ اور انہی کی اولاد تائید امت سید عالم کی اولاد کہلاتی ہے۔
کہ آپ نے فرمایا: ہر عورت کے بچے کی نسب باپ سے قائم ہوتی ہے مگر
فاطمہ کے دو فرزند جو حقیقتاً میرے دو بیٹے ہیں کھانا میرے بیٹے ہیں اور انکی
نسب میری طرف سے اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔
اس لئے ان امایین کی اولاد عرب و عجم میں سادات و آل رسول کہلاتی ہے
دنیاۓ اسلام میں۔ جب سے محترم ابوہریرہ معظم مانی جاتی ہے۔
فانما جلیلہ۔ اکابر علمائے دین شہرہ حضرت امام علامہ سید عبد الوہاب ثانی
و شیخ اکبر محمد بن عبد بن عربی و امام جلال الدین حافظ اندیش سیوطی اور
علامہ امام خیر الدین علی رکن اللہ علیہم۔ ستاد صاحب درختار وغیرہ نے اپنی
کتب معتبرہ میں تصریح فرمائی ہے ان اللہ علی اللہ علیہ وسلم لا ینکحہم
فی النکاح احد من الخلق کہ یہ عالم کی آل یا کہ اپنی موجودہ سادات کرام
کا کو نکاح کے لئے سوائے ان کے سارے جہان میں کوئی نہیں۔ کیونکہ یہ

مردار و دوجہان کی اولاد ہیں۔ خیران کے ہمسر کب جو سکے۔ اور اسی پر آج تک
امت متعلق چلی آئی ہے۔ اور اس ادب کو واقعی محفوظ رکھا ہے۔ x x
امت محمدیہ علیہا السلام جہاں اھل اللہ و النبیہ میں آج تک ان ہر دو یادگاروں کا
احترام و ادب متواتر اور متواتر چلا آیا ہے۔ بعض عوام ظاہر پرست لوگوں کو
کتب نقد کی اس جہالت سے وہم بڑ جاتا ہے کہ قریشی بعضہم اکفاء بعض
کہہ گزرتے ہیں کہ قریشی لوگ تو سادات کرام کے کھوپ ہیں۔ اس وہم کے دفعیہ کا
ایک جواب تو یہ ہے کہ علم کامل حاصل کرو اور اللہ ظلم و غیرت فہم کی دعا
کرو۔ x x x اسی طرح بعض علماء کو ابہام ہو جاتا ہے کہ بعض جہالت
مستارضہ کتب نقد میں آتا ہے کہ آپ (آنحضرت ص) کو علم ظاہر و باطن اولی و
آخر دیا گیا کہ آپ مخلوق میں مصداق و فوق کلی ذی علم عظیم ہو گئے اور
اللہ عظیم و خیر نے آپ کو جو ذات و مغیبات پر آخر اتنا مطلع فرمادیا کہ
باعتبار مخلوق دلی کمی نہ چھوٹی۔ آج کل بعض لوگوں کو آپ کے علم غیب
پر ہیچ و تاب ہے۔ فیر کے نزدیک ان کے باطن کی حالت خراب ہے۔ اللہ وای
ان کو ہدایت فرمادیں۔ ورنہ ہم کو ان کے مکہ سے بچاؤں۔
فائدہ:۔ درحقیقت جملہ آیات و احادیث پر نظر کرنے کے بعد فیر کے
نزدیک وجہ تطبیق و توفیق یہ ہے کہ بشر مثلاً کہہ کر اکثر منافی و کافر حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ذاتیہ حق سے منکر ہوئے۔ لہذا یہ علماء منافقین

۱۔ جیسے ماریٹ کے فعل و بردار نے اپنا فعل قرار
دیا ایسے ہی عام مسلمانوں کے فعل قرار کیا کہ وہ بھی اپنا
فعل فرمایا غور سے پڑھو الفاظہم ففشاہم
ولیکن اللہ ففکھہم جو ماریٹ سے پہلے متصل
ہیں۔ ماریٹ کے فعلی فعل ہونے سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میں الوہیت کی شان آگئی۔ تو اس
زمانے کے تمام مسلمانوں میں بھی الہی شان ہو گئی۔
انہوں نے اسی قرآن وانی پر راہدیش
۲۔ اہبات المؤمنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ازواج مطہرات کا لقب ہے جو خدا نے قرآن میں ان کو
دیا ہے وازواجہن امّاتھن حضرت فاطمہ
الزہراء رضی اللہ عنہا کو ام المؤمنین کہنا۔ اصطلاح
شرعیہ سے ناواقف کا ثبوت دیتا ہے۔ راہدیش
۳۔ علم میراث میں ورثاء کے تین درجے ہیں۔
دوی الفروع۔ عصبیات۔ و دوی الارحام۔ لڑکی
کی اولاد دوی الارحام میں داخل ہے اور اس کی
لڑکی دوی الفروع میں ہے۔ دوی الارحام کو اولاد

قرار دینا علم الانساب۔ اور علم المیراث سے ناواقف کو
ثبوت دیتا ہے۔ جس روایت میں مسنینہ کو ابنا نے
رسول کہا گیا ہے وہ استعمال مجازی نہ حقیقی ہیں۔
(راہدیش)
۴۔ اس روایت کا پتہ دیجئے کہ کس مستند کتاب میں
ہے۔ ایسے موضوعات بیان کرنے والا علم سے خالی
ہوتا ہے۔ راہدیش
۵۔ سید چاہے رافضی ہو یا قادیانی تو جس مؤثر
اور معظم ہے؟ کیا یہ پیر پرستی کرانے کی تمہید ہے؟
(راہدیش)
۶۔ کتب شیعہ سنہ اور کتب تاجیہ میں مصرع
لما ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑکی ام کلثوم زکاء
نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔ حضرت عمر
اصطلاحی سید نہ تھے قریشی تھے۔ شیعہ لوگ جو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت سوزن رکھتے ان کی شان میں بدگلی
کرتے ہیں ان کے خاموش کرانے کو ام کلثوم زکاء
یہ نکاح کافی مسکت تھا۔ اس لئے شیعہ ام کلثوم کے

ثبت علی ہونے سے منکر ہیں: تاکہ اس سے انکا مونہہ
بند نہ ہو۔ شاہ صاحب علی پوری کی جماعت نے
عام مسلمانوں کو سادات کا غیر کفو کہہ کر شیعہ مذہب
کی تائید کی ہے۔ اور سنی مذہب کی تردید اہل کہلاتے
کو تسبی ہیں۔ شاہ اشع
۱۔ اس کار از تو آمد و مرداں چیں کنند راہدیش
۲۔ اس لئے ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ خدا آپ کی
جماعت کو علم و فہم و حق پسندی نصیب کرے راہدیش
۳۔ کتب نقد و علم عقاید میں بالتصریح لکھا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علم غیب کا
اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ مسامرہ ابن ہامد اور شرح
فقہ اکبر قاضی خاں حتی کہ مالہ پانی پتی وغیرہ میں بھی
یہ مسئلہ بالتصریح مذکور ہے۔ بایں ہمہ علی پوری
جماعت فقہاء کے اکابر کو مکر سے تعبیر کرتی ہے
اور غور نہیں کرتی کہ یہ مکر خود انہی پر الٹا پڑ گیا
ولا یخفی السکر الشیء راہدیش
۴۔ زیادہ فقہاء کی توہین کیا ہوگی۔ (راہدیش)

شاہت ظاہر دکھتا ہے۔ پس اس سے اجتناب لازم ہے اور جہاں کہیں خود شارع علیہ السلام نے ان حوالوں کے الفاظ فرمائے ہوں وہاں کسی یہ حکمت ہوتی ہے کہ موجودہ یا آئندہ عقیدین میں سے کوئی غلو و افراط کے ماہر نہ ہو اور یا لہذا کا بیٹا وغیرہ ہی پھرا دے۔ اور بھی یہ کہ شارع علیہ السلام نے خود باوجود خطاب پہ خلق بوجہ غلبہ توجہ الی الخالق تو اخشا اپنی نسبت سے ایسے الفاظ فرمائے۔ غیر کی کیا مجال کہ زبان پر لائے۔ x x x

اسی طرح بعض مقام پر خود باری تعالیٰ نے اپنے محبوب کو فرمایا کہ میں فرماؤ انا بشر مثلكم یا یوں فرماؤ لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب وعلو۔ اس سے غرض اس وقت غافلین کے بعض نامناسب اور ناشایاں اعتراضات و عقائد کی پیش ہدیاں اور سدباب ہوتی ہے جو بعد میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ باوجود اس کے خدائن زمین کا آپ پر پیش ہونا اور منیبات بعیدہ پر اطلاع بھی ثابت ہے۔ اور کبھی نفی کمال اور صفات ذاتی کے لئے ہوتی ہے واسطے رفع التباس اشوک کے۔ جیسے لافعلہم نحن نعلمہم یعنی علم کا حق اور بالذات ہم کو ہے نہ آپ کو۔ اور بلاشبہ حضرت کے علم شریف کا کمال باعتبار مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کمال علم باعتبار خالق ہے۔ مگر ایسے کلام کا حق اور کمال بجز خالق اور کس کو ہے اور اکثر اقسام جس سے علم غیب کی نفی کا دہم سا ہوتا ہے وہ منسوخ اور

مسترد ہیں۔ اور متاخرہ آیات و روایات ہیں جن سے حضور عالم الغیب باعلوم علام الغیوب ثابت ہوئے ہیں۔ فلا تعارض ولا تضاد۔

ایسا ہی ہے تفسیر جہاں میں اور روض النیر شرح جامع صغیر و شرح حجابی۔ تفسیر عرائس البیان بیضاوی۔ مرقاة شرح مشکوٰۃ اور اشعۃ اللمعات میں۔ ہمارے نزدیک اس قبیل کی آیات و احادیث لا تعلمہم نحن نعلمہم وغیرہ بندوں کو توحید میں مضبوط رکھنے والی ہیں کہ کوئی افراط میں معبود حقیقی نہ ٹھیرالے۔ اور علمک ما لکم تک تعلم۔ ایک مثلی۔ لست کا حد منکم وغیرہ تصدیق میں حکم کرنے والی ہیں کہ کوئی بے تصدیق توحید کو کافی جان کر شیطان کو اپنا پیشوا نہ بنالے۔ اور یہ امر مسلم ہے کہ توحید بغیر تصدیق معتبر نہیں ہوتی۔ ہمارے مخدوم و مرشد روشن تعمیر امیرت (معزول) قبلہ عالم علی پوری مدظلہ نے کہ مکرمہ میں نجدیوں کو دعائیں فرمایا۔ سو سال کوئی لا الہ الا اللہ کہتا ہے وہ صرف موعہ ہی بٹ گا۔ اور موعہ تو شیطان بھی ہے۔ مگر مومن نہیں جوتا جب تک محمد رسول اللہ نہ کہے۔ x x x x x

کاش! کہیں انہیں یہ بھی سوجھی کہ ہم خدا کے نبیوں کے شکر و اور گستاخوں کی حمايت کر رہے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نور اور اکرم بندے اور اس کے پیچھے آخری رسول ہیں آپ کی صیقت حق کا

۱۰ اگر اس دعوے میں ہے ہو کہ لفظ انا بشر مثلكم زبان پر نہیں آنا چاہئے تو رمضان کی تریح میں سورہ کہف کی آیت کریمہ انما انا بشر مثلكم نہ پڑھا کر دیکھ اگر ہو سکے تو یہ آیت قرآن سے بھی نکھو دو۔ اور آئندہ کو بدستخط پر جماعت علی صاحب کے ایک اعلان شائع کرادو کہ کوئی مسلمان نازیں یا تراویح میں یہ لفظ نہ پڑھے ورنہ ایمان ضائع ہو جائیگا۔ (الحديث)

۱۱ نفی علم غیب کی آیت تو آپ نے ابھی لکھی ہے لا اعلم الغیب ورا ثبوت علم غیب کی آیت لکھ دیتے تو ہم سمجھتے کہ آپ کو قرآن کا علم ہے۔ ورنہ ایسے غالی خولی دعوے سے کیا حاصل ہو سکتا ہے (الحديث)

۱۲ لفظ بالذات پڑھانا بے ثبوت ہے بلکہ اس کے مشابہ ہے جو بنی اسرائیل کے متعلق مدثور میں آیا ہے کہ انہوں نے کوہ طور پر خدائی حکم سن کر اپنی باقی جماعت میں آکر کہا تھا ان حکموں کے بعد اللہ تعالیٰ

نے فرمایا تھا اگر تم چاہو تو ان حکموں کی تعمیل کرو ورنہ خیر۔ جیسی تحریف وہ بھی ویسی ہی تحریف بالذات کا لفظ پڑھانا ہے۔ (الحديث)

۱۳ جملہ خبریہ کو مشورہ کہنا کمال بے علمی کا ثبوت ہے۔ (الحديث)

۱۴ وہ متاخرہ آیات بھی لکھ دیتے تو ہم بھی فائدہ اٹھاتے۔ سرورست تو ہم یہی کہیں گے کسبت کلمۃ تخرج من افواہہم۔ (الحديث)

۱۵ بے شک یہ آیات توحید پر مضبوط رکھنے والی ہیں اگر اہل شرک کے دست تحریف سے بچی رہیں۔ (الحديث)

۱۶ آیہ علمک ما لکم تکن تعلم سے علم غیب متنازع ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ الفاظ عام مسلمانوں کے حق میں بھی آئے ہیں۔ ارشاد ہے: وَیَعْلَمُکُمْ مَا لَکُمْ تَکُونُ اَتَخْلَعُونَ دہمارا غیر تم مسلمانوں کو وہ احکام نہ دیتا ہے جن کو تم نہیں جانتے تھے،

بلکہ عام انسانوں کے حق میں بھی ایسے الفاظ آئے ہیں عَلَّمَهُ الْوَشْقَانِ مَا لَکُمْ تَعْلَمُ د خدا نے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا) قرآن مجید سے استدلال کرنا تو صحیح ہے مگر تحریف کرنا حرام ہے۔ (الحديث)

۱۷ یہ ہے اصل مطلب کی بات کہ ہر جماعت علی شاہ روشن تعمیر یعنی عالم الغیب ثابت ہو جائیں۔ چنانچہ علی پور کے ایک جلسے میں ایک نظم پڑھی گئی تھی جس میں پیر صاحب کو خطاب کر کے یہ شعر پڑھا گیا تھا سہ دل کے بھیدوں سے تو واقف راز سیز چھپاوا عرض مطلب یاں میرا محتسب گویا ہی نہیں (الحديث)

۱۸ شیطان اگر موعہ ہے تو مشرک سے قراچا ہے مگر قرآن مجید کی صریح آیات بتا رہی ہیں کہ شیطان انسان کو شرک سکھاتا ہے۔ پھر عظیم شرک کو موعہ کہنا

تفسیر سورۃ الکہف۔ (اردو ترجمہ) از امام ابن تیمیہ۔ ج ۱، ص ۱۰۵ (الحديث)

یہ ہے کہ۔
شیخ غلام محمد لاہوری مصلح جماعت مرزا نے اپنے ایک الہام کی بنا پر کہا تھا کہ غلیفہ قادیان باون سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ یہ الہام سننے ہی اس کے اثر سے یا اتفاقیہ طور پر قادیانی جماعت کے بعض افراد کو کچھ ڈر اڈنے خواب آئے جن میں ان کو غلیفہ قادیان کی موت قریب و کمافی گئی انہوں نے غلیفہ صاحب کو اس کی اطلاع کر دی۔ جس کا اثر غلیفہ صاحب پر یہ ہوا کہ انہوں نے خوفزدہ ہو کر اپنی آخری وصیت شائع کر دی جیسے مرزا صاحب کلاں نے کی تھی اور اپنے اتباع کو حکم دیا کہ میری وصیت و سلامتی کے لئے دعائیں مانگو اور صدقہ خیرات کرو تاکہ میری موت کی ہلاٹل بجائے۔ چنانچہ آپ کے مریدوں نے اس حکم پر خوب عمل کیا۔ یعنی بہت تن متوجہ ہو کر دعاؤں اور صدقہ خیرات میں مشغول ہو گئے۔ اس پر لاہوری جماعت کے اخبار پیغام نے مذاق اڑایا کہ غلیفہ قادیان موت سے اٹنا کیوں ڈرتا ہے۔ آئندہ شمار کرتے کرتے غلیفہ صاحب کی عمر اجڑی سلسلہ کو باون سال پوری ہو گئی جس پر قادیانی جماعت نے شادیائے بجائے شروع کر دیئے کہ غلیفہ قادیان زندہ باد! دین مردہ باد! پہلے تو لاہوری جماعت پر نزلہ گرا۔ اس کے بعد اصل ملہم شیخ غلام محمد پر بھی گری۔ شیخ غلام محمد کچی گو لیاں تو کھیلنے نہ تھے کہ خاموش ہو جاتے چونکہ وہ مرزا صاحب متوفی کے راسخ الاعتقاد مرید و حافی پسر اور مصلح موعود ہیں۔ اس لئے انہوں نے وہی روش اختیار کی جو خود مرزا صاحب نے ڈپٹی آتم کی موت کے متعلق اپنی پیشگوئی کی معاد ختم ہونے پر کی تھی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا صاحب سنہ ۱۲۸۵ھ میں متوفی نے عبد اللہ آتم عیسیٰ مناظر کی بابت پیشگوئی کی تھی کہ وہ آج سے پندرہ ماہ تک بسرائے موت بادیدہم میں مگرایا جائیگا۔ اس پیشگوئی کی معادہ ستمبر ۱۲۸۵ھ کو پوری ہو گئی مگر آتم نہیں مرا۔ اس پر چاروں طرف سے

شور اٹھا کہ یہ پیشگوئی غلط ہو گئی۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے کہا کہ آتم اس پیشگوئی کی ہیبت سے خوفزدہ ہو گیا اور دل میں ڈر گیا۔ اس کے ڈرنے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ امرتسر سے نکل کر اپنی لڑکی کے پاس فیروز پور چلا گیا جہاں اس کا داماد وجہ تھا۔ پس اس وراثت زدگی سے اس کی موت میں تاخیر ہو گئی۔ کیونکہ اندازہ پیشگوئیوں میں ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ اسی طرح شیخ غلام محمد مصلح امت مرزا نے اپنی پیشگوئی کے متعلق اعتراض کو دفع کرنے کے لئے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام فتح نہیں ہے۔ اس کی تاریخ اشاعت جنوری ۱۳۸۵ھ لکھی ہے جس میں شیخ صاحب نے اپنے استدلال کی بنا مرزا صاحب کے قول پر رکھی ہے۔ چنانچہ آپ نے کہا ہے کہ جس طرح مرزا صاحب نے آتم کی موت ٹل جانے کی وجہ پیشگوئی سے اس کا خوفزدہ ہونا لکھا ہے وہی میری وجہ ہے۔ غلیفہ قادیان چونکہ میری پیشگوئی سے ایسا خائف ہوا کہ صدقہ خیرات کرنے، دعائیں مانگنے اور رونے رکھنے کا حکم دیتا رہا حتیٰ کہ وصیت بھی کر دی۔ پس جس طرح آتم کے ڈرنے سے اس کی موت میں تاخیر ہو گئی اسی طرح غلیفہ کے ڈرنے سے اس کی موت میں تاخیر ہو گئی اور بقول مرزا صاحب اندازہ پیشگوئیوں میں ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ اس بیان کو بڑی تفصیل اور بسط سے لکھا ہے پھر اسی رسالہ کے صفحہ انیس پر مجھے غلط کر کے فیصلہ چاہا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو خطاب سب سے آخر میں اس پیشگوئی کے سلسلہ میں جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو خطاب کرتا ہوں۔ کیونکہ سلسلہ احمدیہ کے مقابل وہ ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور اپنی انتہائی مخالفت کی وجہ سے ان کو سلسلہ کے معاملات پر کافی عبور ہے۔ وہ ہربانی کر کے اپنی ذاتی مخالفت کو بالائے طاق رکھ کر میرے اس رسالہ کو بتا کر پڑھنے کے بعد اپنے اخبار میں اپنی اس بات

راے سے مطلع کریں کہ کیا جو پوزیشن جہان سے حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا صاحب) کی ڈپٹی عبد اللہ آتم اور سلطان محمد بی والے کے معاملہ میں اپنی معادی پیشگوئیوں کے سلسلہ میں واقع ہوئی تھی۔ بعینہ وہی پوزیشن آج مجھے اپنی پیشگوئی کے سلسلہ میں قادیانی و لاہوری احمدی جماعتوں کے اندر دوبارہ حاصل ہو گئی ہے یا نہیں؟ (رسالہ فتح میں ص ۱۸)

الحمدیہ انصاف یہ ہے کہ اس بارے میں میرا بیان فیصلہ نہیں ہوگا کیونکہ فریقین نے مجھ کو حکم نہیں مانا بلکہ شہادت کا۔ جب ہوگا۔ اس لئے میں حکم خداوندی کو تو قوا متوا مین باللہ شہداء بالقبضہ چائی سے کہتا ہوں کہ شیخ غلام محمد کا بیان مرزا صاحب کے استدلال پر پورا منطبق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب کلاں نے علم کلام ایسا ہی ایجاد کیا ہے کہ ہر مدعی کے کام آسکتا ہے کوئی کیسا ہی غلط دعویٰ کرے، کیسی ہی پیشین گوئی کرے ناممکن ہے کہ مرزا صاحب کے علم کلام کی رو سے جھوٹی ثابت ہو سکے۔ عرب کا مشہور شاعر عتبی اپنی محبوبہ کو وعدہ خلافتی کے الزام سے بچانے کو کہتا ہے اذ غدوت حسناء وقت بعدہا ومن عہدہا ان لا یدوم لہا عہد یعنی میری محبوبہ جب وعدہ خلافتی کرے قومت سمجھو کہ اس نے خلافت کیا بلکہ سمجھو کہ وعدہ پورا کیا۔ کیونکہ پورا نہ ہونا اس کے وعدے کا ایک جزو ہے۔ ٹھیک اسی طرح مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کا انجام ہوتا ہے۔ میری حالت انگریزوں۔ مرزا صاحب کی اس زد سے بچار ہا۔ مرزا صاحب نے اپنے اعلان مورخہ ۱۵ اپریل ۱۳۸۵ھ میں جس کا نام مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ ہے میری بابت دعا بلکہ پیشگوئی کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ میرے سامنے مر گیا، اگر میرے سامنے نہ مرے تو نہیں جھوٹا۔ یقیناً مرزا صاحب کے اتباع بلکہ خود مرزا صاحب

الحمدیہ انصاف یہ ہے کہ اس بارے میں میرا بیان فیصلہ نہیں ہوگا کیونکہ فریقین نے مجھ کو حکم نہیں مانا بلکہ شہادت کا۔ جب ہوگا۔ اس لئے میں حکم خداوندی کو تو قوا متوا مین باللہ شہداء بالقبضہ چائی سے کہتا ہوں کہ شیخ غلام محمد کا بیان مرزا صاحب کے استدلال پر پورا منطبق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب کلاں نے علم کلام ایسا ہی ایجاد کیا ہے کہ ہر مدعی کے کام آسکتا ہے کوئی کیسا ہی غلط دعویٰ کرے، کیسی ہی پیشین گوئی کرے ناممکن ہے کہ مرزا صاحب کے علم کلام کی رو سے جھوٹی ثابت ہو سکے۔ عرب کا مشہور شاعر عتبی اپنی محبوبہ کو وعدہ خلافتی کے الزام سے بچانے کو کہتا ہے اذ غدوت حسناء وقت بعدہا ومن عہدہا ان لا یدوم لہا عہد یعنی میری محبوبہ جب وعدہ خلافتی کرے قومت سمجھو کہ اس نے خلافت کیا بلکہ سمجھو کہ وعدہ پورا کیا۔ کیونکہ پورا نہ ہونا اس کے وعدے کا ایک جزو ہے۔ ٹھیک اسی طرح مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کا انجام ہوتا ہے۔ میری حالت انگریزوں۔ مرزا صاحب کی اس زد سے بچار ہا۔ مرزا صاحب نے اپنے اعلان مورخہ ۱۵ اپریل ۱۳۸۵ھ میں جس کا نام مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ ہے میری بابت دعا بلکہ پیشگوئی کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ میرے سامنے مر گیا، اگر میرے سامنے نہ مرے تو نہیں جھوٹا۔ یقیناً مرزا صاحب کے اتباع بلکہ خود مرزا صاحب

اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے دعا مانگتے رہے
جو تمہیں شکر بخا کی بھی ناکہ

مرزا صاحب کو انتقال کے آج تین سال
نواہ ہو گئے اور مولوی ثناء اللہ آپ کے
ساتھ یہ سطور لکھ رہا ہے۔

مجھ پر نہ تو مرزا صاحب کی پیشگوئی کا اثر ہوا اور نہ ان کے
اتباع کی دعاؤں کا کچھ اثر ہوا چلا کیوں ؟

نہ کچھ پیری چلی باد صبا کی
بجڑنے پر بھی زلف اس کی بنا کی
نہ اس میں کچھ میرا کمال نہیں بلکہ نما کا فضل ہے کہ اس نے
دنیا کے جملہ انسانوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً
بتا دیا کہ میں جوں بچ ہے
ہو گا کیا دشمن ہجر سارا جہاں ہو جائیگا
جبکہ وہ باہر ہم پر مہرباں ہو جائیگا

سال نو اور محرم

۱۰ ذی قعدہ ۱۳۵۹ھ بمطابق ۱۰ محرم ۱۳۶۰ھ

محرم کا چاند ایک سال کے انتہام اور نئے سال
کے شروع کی بشارت اور برکات و رموز لئے جوئے
طلوع ہو چکا ہے۔ ہم حضرت حق جل جلالہ سے دعا
کرتے ہیں کہ وہ اپنی رحمت سے اس کو ہمارے لئے
سید اور ایمان دہان کا باعث بنائے۔

زمانہ کی گردش۔ ہمارے اہل علم و ادب کے
بہرہ پرور کے۔ جو نہ صرف نے ہلال محرم کو ودیعت کئے
ہیں یہ ہونے رہیں گے۔ انہوں نے ہم نے ہونے والی دفعہ
ان کے متاعہ اعلیٰ و عظیم الشان ان کا و انفع خود
خداوند قدوس فرماتا ہے۔ تحقیق میںوں کا شمار جو
کتاب الہی میں اللہ کے نزدیک بہترین بارہ مہینے ہیں
جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پر اپنے ایک
روز سے۔ یہ خوبی وہ ہے جس میں اس کا کوئی ہیرہ نظر نہیں
اسلام کی ابتدا حبیب کبریا احمد جنہی محمد مصطفیٰ علیہ
علیہ وسلم سے ہوئی۔ پیرام المؤمنین خدیجہ اکبر سے
یعنی اللہ تعالیٰ اس کی خلق بخشش ہوئی۔ بعد ان کے حضرت
علی بن ابی طالب۔ ابو بکر صدیق۔ عثمان غنی رضوان اللہ
علیہم اجمعین پھر دوسرے خلفائے نبویہ ان اسلام
کے بعد دیگرے اسلام میں داخل ہوتے رہے۔ گویا
جس طرح ہلال تدریج پر بغیر بنتا ہے اسی طرح
اسلام نے تدریج ترقی کی۔ ہلال تیرہ دنوں کے بعد
کامل ہوا ہے اسلام تیرہ سال بعد بنا۔ اس اجماع کی

تفصیل یہ ہے کہ سید المرسلین محمد مصطفیٰ علیہ وسلم
مکہ میں تیرہ سال تک قوم کو توحید و اسلام کی طرف
بلانے رہے مگر غنمی کے آدمیوں کے سوا کسی نے آپ کی
مانہ نہ مانی بلکہ آپ کی تکذیب کی، آپ کے دشمن بنے
آپ کو اور آپ کے تابعین کو طرح طرح کی ایذا میں
پہنچا کر دین میں تن کی تبلیغ میں روڑے لگائے۔ تیرہ
سال تک یہی حال رہا۔ توحید رب العالمین اور
دین میں کی تبلیغ و اشاعت میں ہادی برحق محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تابعین صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین کو مصائب سے دوچار ہونے میں یہ کثرت الہی
مضر حق کی چھپے آنے والی امت کے لئے مصائب پر
صبر اور ایمان و اسلام پر ثابت قدم رہنے کا نمونہ حاصل
ہو جائے۔ یہ معلوم کر لیں کہ سنت اللہ یہی ہے کہ بغیر
قربانی کسی قوم کو ترقی حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن آج
مسلمانوں کی ذلت و کبت کا یہ عالم ہے کہ اپنے ہادی
کے اسوہ کو بھول بیٹھے۔

مسلمانوں کو تہذیب نفس، تعظیم اخلاق اور خود داری
کا بہترین سبق اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ ہادی
برحق اور آپ کے تابعین نے بے سرو سامانی کی حالت میں
باطل کی کثرت کو توہے کے چنے چوا دیئے۔ آئی اکثریت
جذہ نفوس کی اقلیت کا کچھ بگاڑ نہ سکی۔ کیا آنحضرت
اور صحابہ کرام کی زندگی کے احوال ہمارے لئے

آیت شریفہ کہ من ذلۃ قلیلۃ قلبت علی ذلۃ
کثیرۃ باذن اللہ کی عمل تفسیر نہیں ہے ہے اور غور
ہے۔ ولکن اکثر الناس لا یعلمون بل اکثر ہمہ
عن الحق غافلون۔

مسلمانو! غلامی نے ہمارے صحیح جذبات اور احساسات
فنا کر دیئے۔ نیک و بد کی تمیز جاتی رہی۔ جن امور کو
ذہب سے تعلق نہیں انہیں ہم عین مذہب سمجھنے لگے
اسی سال نو کی آمد کو ملاحظہ کیجئے زندہ اور آزاد قوم
اپنے نئے سال کا خیر مقدم مسرت اور شادمانی اور اعلیٰ
جذبات کے ساتھ کرتی ہے۔ لیکن مسلمانوں کی بدبختی کا
یہ عالم ہے کہ وہ اپنے نئے سال جو بہترین سبق کی یاد دہانی
اور اعلیٰ مقام کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا خیر مقدم

غم و حزن، بدعات و خرافات سے کرتے ہیں۔ جس کا
کوئی ثبوت نہیں جس سے اس کو دور کی بھی نسبت نہیں
ستم ظریفی یہ ہے کہ ہر خاص و عام کی زبان پر ہے
”مسلمان غریب ہیں، فاقہ مست ہیں“ لیکن اسی محرم
میں ان کی غربت و محتاجی کا نظارہ کیجئے کہ ہانسی کی
کیمپوں پر رنگارنگ کے کاغذ چپا کر بزم خود سید الشہداء
امام حسین رضی اللہ عنہ کا جسمہ اور تابوت بناتے ہیں
جس میں ہزاروں۔ دوپیر پر پانی پھر جاتا ہے۔ پھر
اس سے امداد اور حاجات طلب کرتے ہیں۔ لیکن مسلمان
پر آج نہیں آتی۔ اگر کوئی بے بند و پھر کی مدد کی بنا کر ان کے
سلسلے خدا کا تصور کرے ڈنڈوت کرے اور حاجت بطلانی
چاہے تو یہی اس کو کافر و مشرک کہتے اور سمجھتے ہیں۔ اگر
انصاف کی نظر سے دیکھا جائے دلوں میں پوری
مشابہت ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جس
نسی مردہ ہستی یا چیز سے حاجت روائی طلب کی جائے
کفر ہے چاہے اس کا کچھ نام رکھ دیا جائے۔

مسلمانو! میں پوچھتا ہوں کہ ہجرت کے واقعہ سے
بڑھ کر کونسا واقعہ ہو سکتا ہے جس سے بدن کے رونگٹے
کھڑے ہوں۔ ہجرت کے زمانہ سے بڑھ کر دوسرا کونسا
زمانہ مہرک و مقدس ہو سکتا ہے، کونسا دن مسلمانوں کے
نزدیک ہجرت کے دن سے افضل ہو سکتا ہے۔ کونسا چاند
محرم کے چاند سے بہتر ہو گا جو اسلامی ترقی کی یاد دہانہ کرنا ہے

اللہ شادانی بسمل الزما۔ یہ کتاب ان حدیث اور تصدیق میں فیصلہ کن ہے۔ قیمت پندرہ روپے۔ بیروت: دار الفکر

بریلوی مشن

اوراد و وظائف

(از زبدۃ الحکماء، مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل نظام آبادی)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَنفَعُوْنَكَ لَکُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ اِلٰهَ الْغَیْبِ ۚ فَاَنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ

میں نے مقرر اخبار الحدیث کی کسی گذشتہ اشاعت میں وعدہ کیا تھا کہ کسی قریبی اشاعت میں مسنونہ وظائف اور دعائیں لکھوں گا جن کا پڑھنا اور ورد کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔ میری اس سے غرض یہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ عوام الناس درود و وظائف کے بہت خواہشمند ہوتے ہیں۔ لیکن محض نادانی اور جهالت کی وجہ سے ایسے ایسے وظیفے کرنے لگ جاتے ہیں جن کا زبان پر لانا سرِ مشرک اور گناہِ عظیم ہے۔

گناہ کی بجائے ایک بھولا بھالا انسان اپنے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ جاہل پیروں، مشرک اور بدعتی رکنے سیاروں کے بنائے ہوئے غیر شرع کلمات کا وظیفہ کرنے سے سرِ نقصان ہے۔ ایک بے سمجھ اور جاہل آدمی تو یہ سمجھ لیتا ہے کہ فلاں پر صاحب کا بتایا ہوا یہ وظیفہ ہے اس میں بڑا فائدہ ہوگا۔ لیکن حقیقت

میں وہ شیطان کا فریب ہوتا ہے وہم و گم بہوں اور محسوسات منغنا۔ بعض لوگوں کو یا شیخ کا وظیفہ کرتے سنا، اکثر بدعتی پر صاحب کی مدحیں پڑھتے اور روتے چلاتے ہیں۔ بعض لوگ جمع کو اکثر اپنے کسی پیروں کے خانہ دانی شجرے پڑھتے اور استوا میں اٹھ کر دُعا کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے اپنے روزمرہ کے اوراد میں ایسے کلمات لازمی قرار دے رکھے ہیں جن کے معانی سے وہ خود واقف نہیں اور جن کے زبان پر لانے سے روحانیت کو سوس بھاتی ہے۔ غرضیکہ

عوام الناس پر شیطان نے اپنا خوب حال پھیلا رکھا ہے اور اپنے قول "لَا تَعْلَمُوهُمْ" اور بعض تہک "لَا تُغْوِیْهُمْ" پر بڑی سرگرمی سے عامل ہے۔ لیکن اللہ کے بندے بلقین اسلام، علمائے کرام اسوۃ

خالف ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام الناس کو صحیح طور پر وہ اوراد و وظائف بتائے جائیں جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن رات میں خود کئے اور ان کا سکھ دیا اسی میں ثواب اسی میں فائدہ اور اسی میں دین و دنیا کی بہتری ہے۔ خدا کی خوشنودی اور قربت اسی میں حاصل ہوتا ہے اور انسان حقیقتہً اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔

مَنْ كَانَ يَرْجُو بِقَاءِ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا
حدیث شریف میں آتا ہے حضرت ابوہریرہؓ مروفا روایت کرتے ہیں حدیث قدسی ہے۔ فرمایا انا عند

ظن عہدی یعنی یہ کہ خدا فرماتا ہے میرے بندے جسے سب کچھ مانگیں خلیلہ تجیلوٹی۔ اور مجھ پر اچھا گمان رکھیں کیونکہ میں اُن سے اُن کے دلی گمان اور عقیدہ کے مطابق جو انہیں مجھ سے ہے اُن سے سلوک کرتا ہوں اور میں اپنے بندہ کے ہمراہ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ جی میں ذکر کرتا ہے تو میں اس کو اپنے

جی میں ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے لوگوں میں بٹھ کر یا ذکر کرتا ہے تو میں اس کا ذکر ایسے گردہ میں کرتا ہوں جو اس کے گردہ سے بہتر ہے (یعنی فرشتے) وہ اگر میری طرف ایک بالشت نو دیکھ جاتا ہے تو میں گز بھر اس کی طرف آتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں الخ

پس اتنے مہربان خدا کی یاد کو چھوڑ کر ادھر ادھر کی پکاریں کرنا کتنی ناشکرگذازی ہے۔ حدیث میں ابوہریرہؓ سے مروی روایت ہے۔

مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وفی روایت من لَمْ يَدْعُ اللَّهَ غَضِبَ عَلَيْهِ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا خدا تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔ یہ صحیح ترمذی کی حدیث ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا خدا تعالیٰ اس پر غضب اور غصہ ہوتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے اس حدیث سے یہ دیس لی ہے کہ بندے کا اپنے رب کو پکارنا اہم واجبات اور اعظم

مفروضات میں سے ہے۔ کیونکہ اس کا فرمان ہے اُدْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ اَمَنْ يَحْيٰى الْمُصْطَفٰى اِذَا دَعَاكَ وَتَحَيَّيْتُ السَّوْءَ پریشان حال اور بے قرار انسان کی دُعا اس اور امید گاہ وہی رب العالمین ہے۔ وہی تمام تکلیفیں اور مصیبتیں دور کر سکتا ہے۔ اسی نے انسان کو زمین کا مالک بنایا۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ نے فرمایا:-
يُسْأَلُ اَعْدَاكُمْ رَبُّكُمْ خَلْقًا حَتَّى يَسْأَلَ لَكُمْ شَيْعَ نَفْلِهِ اِذَا انْقَطَعَ حَتَّى يَسْأَلَ اِلَيْكُمْ
یعنی یہ کہ بندے کو پچائے کہ اپنی تمام حاجات خدا ہی سے مانگے یہاں تک کہ اگر اس کا جو تا لوٹ جا اور تک ختم ہو جائے تو وہی خدا ہی سے مانگے۔

رسول اللہ نے حضرت انسؓ کو فرمایا:-
اِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَاِذَا اسْتَعْنَيْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى اَنْ يَنْفَعُوْكَ شَيْءٌ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا شَيْءًا قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى اَنْ يَضُرُّوكَ شَيْءٌ لَمْ يَضُرُّوكَ اِلَّا شَيْءًا قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْوَلَا
مطلب یہ کہ جب کچھ مانگنا ہو تو خدا سے مانگو اور ہر قسم کی مدد و استعانت بھی اُسی سے طلب کرو۔

خدا کی مخلوق تو اس کے سامنے عاجز و بن ہیں کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کی قطعاً طاقت نہیں۔ اگر تمام مخلوق کسی کو نفع پہنچانے کے لئے متفقہ کوشش کریں اور اپنی طاققت خرچ کریں تو سوا خدا کے حکم کے کسی کو کچھ نفع اور فائدہ ہرگز پہنچا نہیں سکتے اور اگر تمام دنیا کے لوگ مل کر کسی کو نقصان پہنچانے

ترجمہ: اگر تمام مخلوق کسی کو نفع پہنچانے کے لئے متفقہ کوشش کریں اور اپنی طاققت خرچ کریں تو سوا خدا کے حکم کے کسی کو کچھ نفع اور فائدہ ہرگز پہنچا نہیں سکتے اور اگر تمام دنیا کے لوگ مل کر کسی کو نقصان پہنچانے

سال نو اور ماہ محرم

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱)

ہجرت کے مہینہ سے اعلیٰ و اشرف کو نامہینہ ہو سکتا ہے کیا ہمیں سے ترقی اسلام کی ابتدا نہیں ہوئی؟ کیا یہی دنیا میں امن و امان قائم ہونے کا باعث اور وسیلہ نہیں ہوا؟ کیا دنیا کی ہدایت کا پتہ اسی سے نہیں چھوٹا؟ کیا اسی سے نجات کی روشنی نہیں بھلی؟ مگر افسوس مسلمانوں نے محرم کے مقصد کو بدل دیا، اس کی غایت کو مٹ کر دیا۔ یہ ہجرت کی یادگار تھا اس کی آمد پر مسلمانوں کے دلوں میں ترقی کا دلولہ اور آزادی کا جذبہ پیدا ہونا چاہئے۔ ان کی ہمت و شجاعت اور دلیری میں برقی لہر دوڑنی چاہئے۔ برخلاف کے محرم کو غم و حزن، گریہ و ماتم، نالہ و شیون کا مہینہ بنا دیا۔ ایسی ایسی بدعات و خرافات اس میں ایجاد کیں جو بالکل بعید از عقل ہیں۔ اس کا بھارک اور اہم مقصد فوت کر رہی ہیں، مسلمانوں میں بزدلی پیدا کرتی ہیں۔ عوام کا ذکر جبکہ اکابر مذہب، رہبر ملت، لیڈر مان قوم، قائد اعظم، مولویت کے دعویدار، نئی روشنی کے دلدادہ سب کے سب اسی رو میں رہ رہے ہیں۔ یعنی محرم کو غم و حزن کا مہینہ تسلیم کرتے ہیں۔ اس گریہ و ماتم جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کا رٹو اب جانتے ہیں۔ شادی بیاہ کرنا منجوس اور گناہ سمجھتے ہیں۔ ایسے حضرات کیا قوم کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔

ادویشن غم است کرا رہبری کشد
اور وہ قوم کیا پنپ سکتی ہے جس کے رہبر ایسے ہوں
جنہیں نیک و بد کی قیونہ ہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت
اور نیک و بد میں تمیز کرنا نصیب کرے۔ آمین!

الحمدیہ | قابل مضمون نگار نے محرم کو ماہ ہجرت قرار دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ ہجرت ماہ مفسر میں ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غالباً مشابہت موسیٰ سے محرم کو ہجری سال کی ابتدا قرار دیا ہے۔

فتاویٰ

قوانین متعلقہ استفتاء

(۱) فی سوال مطبوعہ ہوا قلمی ہر حال میں ۴ پائی غریب فتنہ کے لئے آنا چاہئے۔

(۲) فرائض و تقسیم وراثت میں فی بطن و درجہ آٹھ آنے (۸) غریب فتنہ میں آنے چاہئیں۔

(۳) اپنا پتہ خود لکھ کر لغافہ میں لغافہ کر کے بھیجیں (۴) جو صاحب دایسی لغافہ مع حق غریب فتنہ بھیجیں ان کا جواب اخبار میں درج ہوگا۔ اگر قلمی جائیگا تو بے دستخط جائے گا۔

غریب فتنہ کی آمد سے غریبوں کی مدد کی جاتی ہے۔ جس کا حساب اخبار الجہت میں چھپتا رہتا ہے یہ بڑا مفید سلسلہ ہے۔ اس میں امداد بھیجائیں (مفتی) مذکورہ علیہ متعلقہ ڈاڑھی

ہمارے ہاں ایک واعظ نے ایک کتاب عمدۃ الاسلام قلمی نسخہ سے ڈاڑھی کے متعلق احکام بیان کرتے ہوئے حسب ذیل احادیث اور عبارات پیش کیں۔

(۱) قال علیہ السلام من قطع اللحیۃ و حلقہ سود اللہ وجہہ یوم القیامۃ لمدیک لہ شفاعۃ ولا یقبل شہادۃ عند اللہ

(۲) قال علیہ السلام من قصر اللحیۃ قبل البضۃ فانما قتل نبیا مرسلًا

(۳) قال علیہ السلام من حلق اللحیۃ فکانما زنی مع امہ سبعین مرۃ۔

علمائے کرام ان احادیث پر تحقیق نظر فرمائیں کیا صحیح ہیں۔ اگر صحیح ہیں تو حدیث کی کس کس کتاب میں ہیں۔ اگر یہ احادیث صحیح نہیں ہیں تو جو شخص ان کو صحیح کہے اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ نیز فقہاء نے جو لکھا ہے السنۃ فی اللحیۃ عند الصحابنا قدر البضۃ شرع ابوالکلام۔ یہ کہاں تک درست ہے اور اس کا مافذ کیا ہے۔ یہ بھی تحریر فرمادیں کہ شرعاً ڈاڑھی کس حد تک ہو تو خلاف سنت

الزام سے ہری ہو سکتے ہیں۔ رسائل محمدیہ دست
بیڈ ماسٹر بھاگو دال)

س ۱ { ایک ہی قبرستان میں بعض قبریں بیٹھ جاتی ہیں ہندوہ ہیں روم میں کوئی برس دو برس بعد اور بعض قبریں ہمیشہ سالم رہتی ہیں۔ کیا عذاب ثواب کا اس میں کچھ دخل ہے؟ رفیم آئی ازلہ آباد ج ۱ { قبر کا بیٹھ جانا یا نہ بیٹھنا اہل قبر کی سعادت، شقاوت پر دال نہیں۔ اللہ اعلم! س ۲ { سورہ فاتحہ بغیر پڑھے نماز نہیں ہوتی مگر بعض علماء اہل حدیث اس کے قائل ہیں کہ رکوع میں شامل ہونے سے رکعت مل جاتی ہے اور استلال میں ایک حدیث پیش کرتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے رکوع کو پالیا اس نے رکعت پائی راو کما قال علیہ السلام) اگر بعض قارئین کا کہا غلط اور یقیناً غلط ہے تو اس حدیث مذکور کا جواب کیا ہوگا۔ مفصل اس مسئلہ کو صاف کیجئے اور امام شافعی کا اس بارے میں کیا مسلک ہے؟ رسائل مذکورہ ج ۱ { سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں مقفانہ مذہب یہی ہے۔ حدیث سے مراد مسائل کی حدیث من ادرك رکعة من الصلوة فقد ادرك الصلوة ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص باجماعت ایک رکعت بھی پالے اس کو پوری جماعت کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی صحیح حدیث ہو تو اطلاع دیں۔ اللہ اعلم!

س ۳ { قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علی خلف مبتدع فقد هدم الاسلام۔ یہ حدیث کیسی ہے اور کس کتاب میں ہے؟ (ایک سائل) ج ۱ { ہم نے یہ حدیث کسی حدیث کی کتاب میں بندھی ہے نہیں دیکھی۔ بلکہ امام بخاری نے جواباً باندھا ہے امامتہ المفتون والمبتدع غالباً اسی روایت کی تکذیب کی طرف اشارہ ہوگا۔ اللہ اعلم! س ۴ { ہم رات دن جھگڑ میں اپنے کعبتوں کے پاس رہے ہیں۔ شہر کی اذان سنائی دیتی ہے۔ کعبت چھوڑ کر شہر میں نانا پڑھیں یا وہیں پڑھ سکتے ہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱ { نماز کی کعبتوں میں پڑھ سکتے ہیں۔ اذان سن کر شہر میں حاضر ہونا خدا وادوں اور مجاہد کے قرب میں رہنے والوں کے لئے ہے۔ اللہ اعلم!

متفرقات

ہمارے مہربانوں | اس سے مندرجہ ذیل حضرات نے اخبار الجہت کے لئے ایک ایک نیا خرید بنا کر اپنی ہی خواہی کا ثبوت دیا ہے

مولوی عبد الکریم صاحب صدیقی، منشی فیض محمد صاحب، بابو محمد زکریا صاحب۔

امید ہے دیگر ناظرین اخبار عونا اور یہی خواہاں بھی الجہت کی توسیع اشاعت کے لئے نئے نئے خریدار بنا کر ہماری جوشہ فزائی فرماتے رہیں گے۔

وی پی پی گئے | آڈیو شدہ برید مندرجہ ذیل خریداروں کے نام وی پی پی بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ ان کی قیمت اخبار ماہ جنوری ۱۹۹۱ء میں ختم تھی۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہو جائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار جلد ہی ارسال کر دیں یا کم از کم اصلاح ضرور بھیج دیں۔ ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

- ۳۵ - ۱۰۴۳ - ۱۰۹۱ - ۲۵۰۴
- ۲۵۱ - ۴۳۵۱ - ۵۴۳۸ - ۵۸۲۹
- ۶۸۱۶ - ۶۲۸۱ - ۴۴۴۵ - ۴۴۸۶
- ۱۰۱۱۶ - ۱۰۵۲۳ - ۱۰۵۴۵ - ۱۱۳۳۴
- ۱۱۳۳۸ - ۱۱۹۹۱ - ۱۲۰۰۴ - ۱۲۱۶۵
- ۱۲۲۶۸ - ۱۲۲۶۴ - ۱۲۲۶۴ - ۱۲۳۱۰
- ۱۲۳۱۱ - ۱۲۳۱۲ - ۱۲۳۰۴ - ۱۲۴۹۱
- ۱۲۴۹۳ - ۱۲۴۲۴ - ۱۲۴۲۵ - ۱۲۴۲۵
- ۱۲۴۲۶ - ۱۲۴۳۰ - ۱۲۴۳۴ - ۱۲۴۳۴
- ۱۲۴۹۸ - ۱۲۴۰۰ - ۱۲۴۰۰ - ۱۲۴۰۰

دستبر الجہت (مترس)

قابل توجہ مولوی ابو یحییٰ ناظرین! الجہت امام خاں صاحب نوشہروی مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے متفرقات میں مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی نے اپنی کتاب تراجم علماء جہت کی بابت میرے اوپر

امانت میں خیانت کا الزام دیا ہے۔ اس کا واقعہ صرف اتنا ہے کہ مٹو کے ایک جلسہ کے موقع پر مولانا عبید الرحمن صاحب نے مولوی ابو یحییٰ صاحب کی تعزیت تراجم اہل حدیث کے دس نسخے مجھ کو بغرض فروخت دیتے تھے۔ ۱۰ نومبر ۱۹۹۱ء کو مولوی ابو یحییٰ صاحب نے یہ لکھا کہ جو کتابیں فروخت ہوئی ہیں اس کی قیمت روانہ کر دیں اور جو فروخت نہ ہوئی ہوں ان کو بنارس مولانا ابو القاسم صاحب کے پاس بھیج دیں۔ میں نے پانچ نسخے مولانا ابو القاسم صاحب کے پاس کیے گئے تھے۔ اور یکم اپریل ۱۹۹۱ء کو پانچ نسخوں کی قیمت دس روپیہ کا منی آرڈر مولوی ابو یحییٰ صاحب کے نام سے جامعلیہ دہلی روانہ کر دیا۔

جس کے وصول ہونے کی رسید میرے پاس ۵ اپریل ۱۹۹۱ء کو پہنچی۔ منی آرڈر کی چٹ پر میں نے یہ تفصیل بھی لکھ دی کہ پانچ نسخوں کی قیمت روانہ خدمت ہے اور پانچ نسخے کے لئے لکھنے کے بموجب میں نے بنارس مولانا ابو القاسم صاحب کے پاس بھیج دیئے تھے۔

بادجو اس تحریر کے میرے متعلق دیانت کا کوئی شک ہو نہیں سکتا۔ مولانا شہداء اللہ صاحب نے پاس ۱۰ اپریل ۱۹۹۱ء کو یحییٰ صاحب کے ہاتھ کی دستخطی رسید دیکر خط کتابت میں دو لکھا۔ تاکہ وہ صحیح فیصلہ کر دیں (راقعہ ۱) محمد سلیمان مٹو،

الجہت | اخبار دن میں ایسے نالوں کا ذکر نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس سے جماعت کی بدنامی ہے۔ ہرمزم توحید دیوریا ۲۰ جنوری ۱۹۹۱ء کو جماعت اہل حدیث دیوریا نے ہرمزم توحید قائم کر کے اشاعت توحید و ترید شرک و بدعات کا کام شروع کر دیا ہے مولوی محمد شفیع صاحب انصاری ابراہیمی دشاگرد رشید حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی قلم فیض (مٹو) صدر مدرس مدرسہ محمدیہ دیوریا

اس کے مبلغ ہیں۔ یہاں کے ایک قریہ میں مولوی صاحب مومون کے وصال سے متاثر ہو کر ایک بوڑھا جو عرصہ سے قریہ داری کرتا چلا آتا تھا مولوی صاحب کے دست مبارک پر نائب پڑا خدا تعالیٰ اس کو استقامت

بخشے۔ دوسرے ایک گاؤں میں ہندو قریہ بنانا تھا اس میں وہاں کے اکثر مسلمان چننے سے شریک ہوتے تھے۔ مولوی صاحب مدد کی تقریر سے اثر پذیر ہو کر انہوں نے وعدہ کیا کہ اب ہم لوگ ہرگز چننے وغیرہ شریک نہیں ہونگے اللہ تعالیٰ ان کو ایسے وعدہ کی توفیق عطا کرے۔

دشمن الدین انصاری سکرٹری ہرم توحید دیوریا سید محمد شریف صاحب گھریالوی اکی مہارپری کے لئے میں ۲۵ جنوری کو گھریالہ گیا۔ موصوف اب رو بصورت ہیں۔ سب بھائیوں کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ اجاب دعائے صحت بدستور جاری رکھیں۔

(شیخ دین محمد یلوے ٹیلیگرافسٹ) یاد رفتگاں | اس منہ میرے اجاب میں ست دو انتقال کی خبر موصول ہو کر باعث حزن و ملال ہوئی تھی یعنی حاجی عبدالغنی صاحب کراچی والے جو جان کے لئے ہر قسم کی ہولیتیں ہم پہنچانے میں ہمیشہ کوشاں رہا کرتے تھے دوسرے مولوی عبدالحکیم صاحب نصیر آبادی مافی الذکر ضلع گورداسپور پنجاب کے باشندے تھے

حافظ عبدالمنان، حافظ عبداللہ صاحب غازی پور مولوی محمد اسحاق صاحب منطقی دہلی سے تحصیل علوم کے بعد نصیر آباد میں تبلیغ دین و درس تدریس میں مشغول تھے۔ ان کے علاوہ مولوی عبدالحق بن مولوی محمد اسماعیل صاحب چھپرادی۔ مولوی فیض الرحمن ساکن ڈھولن ضلع سیالکوٹ۔ میر محمد عبداللہ صاحب عزیز الرحمن صاحب ضلع راجشاہی کے انتقال کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ناظرین ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللہم اغفر لہم وارحمہم۔ فتحگڑھ چوڑیاں | ضلع گورداسپور میں ۱۵-۱۶ مارچ کو انجمن اتحاد المسلمین کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوگا۔ دپریڈنٹ انجمن مذکور

دعائے صحت | میری طبیعت دو تین ماہ سے غلط ہے۔ بخار کے علاوہ ایک ہفتہ میں زخم بھی ہے۔ سخت تکلیف ہے۔ ناظرین میرے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔ دعا ہی

الجمعیۃ (الاسلامیہ) آف برطانیہ (الجمعیۃ) (الاسلامیہ) آف برطانیہ (الجمعیۃ) آف برطانیہ

ملکی مطلع

واقعات عالم

جاپان چین کے ساتھ آگرچہ چار سال سے برسرِ جنگ ہے اور اس میں وہ ایک ارب پونڈ (قریباً پندرہ سو کروڑ روپیہ) خرچ کرنے کے علاوہ جانی و مالی نقصان بھی کائی کر چکا ہے۔ یعنی اس جنگ میں اس کے سولہ لاکھ افراد ہلاک یا مجروح ہو گئے ہیں اور چھین بھی بڑے استقلال کے ساتھ مقابلے میں ڈٹا ہوا ہے۔ مگر حالات بتا رہے ہیں کہ باوجود نصف کے قریب چین پر قبضہ کر لینے کے بھی جاپان کی ہوس ملک گیری جس من مہرین کانفرہ لگا رہی ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ جاپان کے دو ذمہ دار وزیروں وزیرِ بحار اور وزیرِ خارجہ کی تقریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان سارے ایشیا میں اپنا نیا نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ وزیرِ خارجہ کی تقریر اس کی تمام دلی آرزوؤں کو ظاہر کر رہی ہے جو حسبِ ذیل ہے:-

۱۔ توکیو ۲۰ جنوری۔ جاپان کے وزیرِ خارجہ مشرِ متسو کا نے کہا کہ جاپان کو اس بات سے نفرت نہیں کہ وہ یورپ یا امریکہ کی ان طاقتوں کا تعاون کرے جو اس کے مقاصد سے آگاہ ہیں اور اس ہمدردی رکھتی ہیں۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ جاپان ایک فاتح کی شکل میں مشرقی ایشیا کی یلندی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ غالباً وہ لوگ جو ہمیشہ بربریت اور تشدد کے نقطہ نگاہ سے سوچنے کے عادی ہیں نہیں جان سکتے کہ ہماری قوم کا طریقہ خیال کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ بنی نوع انسان جاپان کی ان کوششوں سے ہمدردی ظاہر کرے۔ جو وہ مشرقی ایشیا کا نیا نظام قائم کرنے کے لئے کر رہا ہے۔ ایسا نظام جس میں ہر ایک ملک دوام کو اس کی جائز و زبیر حاصل

ہوگی۔ یہ ایک جہاں آدرش (بڑا اصول) ہے جس پر ہماری سلطنت کی بنیاد رکھی گئی ہے اور یہ جہاں آدرش نہ صرف مشرقی ایشیا پر بلکہ ساری دنیا پر رائج ہونا چاہئے۔ جرمنی اور آٹلی سے ہم نے جو معاہدہ کیا ہے وہ اس جہاں آدرش کو اچھی طرح ظاہر کرتا ہے۔ اگر ریاستہائے متحدہ امریکہ بھی اس جہاں آدرش کو اچھی طرح جان لے تو تین چوبیس کوونٹا کہ اسے بھی مغربی کردار میں اس قسم کا کام نبھال لینا چاہئے۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مشرِ متسو کا نے کہا کہ برطانیہ امریکہ اور روس چین کو مدد دینا بند کر دیں۔ وزیرِ خارجہ جپنے سے پہلے میرا خیال تھا کہ یہ کام سفارتی ذرائع سے ہونا چاہئے۔ لیکن میں نے حالات کو بہت زیادہ مشکل پایا۔ بہر کیف برطانیہ اور امریکہ کو اپنی پالیسی تبدیل کرنے کی ترغیب کی امید ابھی باقی ہے لیکن جاپان غیر متزلزل ارادہ سے مارشل چیاگو کاٹی شیک سے آخری دم تک لڑے گا۔ مشرِ متسو کا سے سوال کیا گیا کہ اس بات کے پیش نظر بھی کہ جاپان نے اگر جنوب کی طرف پیش قدمی کی تو امریکہ اس کے راستہ میں مسلح مداخلت کرے گا کیا ڈیج ایٹ انڈینز جزائر مشرقی ہند میں جاپان کی موجودہ گفت و شنید کی کامیابی کا امکان ہے۔ جواب میں انہوں نے کہا کہ اگرچہ گفت و شنید کا راستہ مشکلات سے پُر ہے لیکن نیدرلینڈز (ہالینڈ) کی یہ خواہش ہے کہ تصفیہ ہو جائے۔ اگر پھر بھی امریکہ نے کوئی مداخلت کی تو جاپان اپنے ارادہ پر ثابت قدم رہے گا امید ہے کہ روس چین کو امداد دینا بند کر دینا لیکن ابھی اس قسم کا اعلان نہیں کیا جاسکتا امریکہ کے متعلق پہلے خیالات یاس انگریزوں لیکن سیاسیات کی ڈکٹری میں مایوسی کوئی لفظ نہیں۔ امریکن عوام کو خیال کر لینا چاہئے کہ جنگ میں امریکہ کے شامل ہونے پر

دنیا میں ایک نازک ترین دور آجائے گا۔
دریاد لاہور یکم فروری ۱۹۴۱ء
الجمہوریت | اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی نظریں ابھی دور تک لگی ہوئی ہیں۔ چنانچہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے جزائر مشرقی ہند کی حکومت کو اپنے نئے مطالبات بھیج دیئے ہیں۔ شاید آئندہ ہفتے تک ان کا جواب آجائے۔

سیام نے فرانسیسی ہندوچینی کے جس علاقہ کو فتح کیا ہے جاپان نے اس پر اس کا قبضہ تسلیم کر لیا ہے۔ چند روز ہوئے جرمانی بھی کہ ہندوچینی اور سیام دونوں حکومتوں نے اپنے جھگڑے میں جاپان کو ثالث مان لیا ہے۔ اب دیکھیں ہندوچینی جاپان کے فیصلہ کو تسلیم کرتا ہے یا اسے ٹھکرا دیتا ہے۔ غالباً تسلیم کر لے گا۔ کیونکہ ہندوچینی مشرق بعید میں فرانس کی ایک نوآبادی ہے جس حال میں اصل مرکز بھی کمزور ہے اس کی نوآبادی بغیر کافی مدد کے کبے سراسر ٹھکانے ہے۔ خصوصاً جبکہ سیام کو جاپان کی حمایت بھی حاصل ہے۔

حکومت امریکہ اگرچہ ابھی تک برقیہ کی جنگ سے اٹک ہے۔ مگر جاپان اور جرمنی کی طرف سے اس کو جو دھمکیاں دی جا رہی ہیں ان سے اندازہ لگا کر وہ کاحلہ واپس بھی محسوس کیا جا رہا ہے۔ امریکہ کا ایک اخبار مسوری ٹائمز اہل امریکہ کو خطرات جنگ سے آگاہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

یورپ کے میدان جنگ اور ہمارے درمیان اگرچہ ہزاروں میل لمبا چوڑا سمندر حاصل ہے مگر جنگ قریب بھی آسکتی ہے۔

امریکہ کی طرف سے بھی جاپانی دھمکیوں کا جواب دیا جا رہا ہے۔ مگر عام طور پر کہا جاتا ہے کہ تھوڑے عرصہ تک کوئی نہ کوئی نیا شگوفہ ضرور کھلیگا۔

جرمنی و برطانیہ | کے درمیان جنگی سرگرمیاں اگرچہ کچھ دیر سے پڑ گئی ہیں۔

یعنی زمین کی ایک دوسرے پر بمباری پہلے کی نسبت کچھ کم ہو گئی ہے۔ مگر عام بیانات کے موجب جرمنی

کتاب الروح | خطابِ نبوی ص ۱۱۵ | انعامِ انجیل | لاہور و قادیان | جمہوریت

برطانیہ پر جوے حملہ کی ذبردست تیار کیا کر رہا ہے چنانچہ خبریں آ رہی ہیں کہ جرمن فوجیں یورپ کے مغربی ساحل کی بندرگاہوں پر جمع ہو رہی ہیں صرف موسم بہار کی آمد کا انتظار کیا جا رہا ہے اور پھر برطانیہ کی اپنی دفاعی تیاریوں میں زیادہ سے زیادہ مصروف ہے۔

معلوم ہوتا ہے اس دفعہ جنگ نہایت شدت کی ہوگی کیونکہ فریقین کو غالباً دو خازنوں پر لڑنا پڑے گا۔ ایک محاذ تو برطانیہ کا اپنا ملک انگلستان ہوگا۔ دوسرا بحیرہ روم ہوگا۔ کیونکہ بحیرہ روم کا جزیرہ نما اطالوی افواج کی شکست کے باعث آج کل جرمنی کے زیر اثر ہے۔ اٹلی یونان و مصر کی جنگ میں بہت بری طرح

شکست پر شکست کھا چکا ہے۔ اندرون ملک بغاوت ہو رہی ہے، کئی ایک فوجی افسر مستعفی ہو چکے ہیں، بعض وزراء کو مسولینی (اطالوی ڈکٹیٹر) نے محاذ جنگ پر بھیج دیا ہے۔ جرمن افواج نے اٹلی کے اندرونی اہم فوجی مقامات اور صنعتی کارخانوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ جرمن فوجیں بھاری تعداد میں اٹلی میں جمع ہو رہی ہیں۔ اب گویا اس محاذ پر جرمنی و برطانیہ کے مابین جنگ بڑی اور اٹلی کی فوج جرمن فوجی افسروں کے ماتحت لڑے گی۔ اس نئے نہر میں جرمن ہوائی حملوں کی خبریں بھی آتی ہیں۔ خدا خیرکے

گذشتہ ہفتے لکھا جا چکا ہے کہ برطانوی افواج ورنہ کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ اس ہفتے کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ورنہ بھی برطانیہ کے قبضہ میں آ گیا ہے۔ اب برطانوی افواج اس سے اگلے بندرگاہ بن غازی پر لڑ رہی ہیں۔

اس محاذ پر اٹلی کو بہت بری طرح شکست ہو رہی ہے۔ اس محاذ پر جرمنی اٹلی کی امداد نہیں کر سکتا کیونکہ بحیرہ روم درمیان میں حائل ہے۔ ہاں اتنا کر سکتا ہے کہ بحیرہ روم میں برطانوی جہازوں پر بمباری کر کے نقصان پہنچائے۔ چنانچہ ایسے واقعات ہو چکے ہیں۔ جہتہ اور سالی لینڈ میں بھی اٹلی اور برطانیہ کی فوجیں ایک دوسرے کے ساتھ برسر پیکار ہیں۔

فوجوں سے پایا جاتا ہے کہ برطانوی افواج فتح

حاصل کر رہی ہیں۔ چنانچہ برطانوی سسٹے اطالوی سالی لینڈ اور جہتہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ شاہ جہتہ اپنے ملک میں داخل ہو چکا ہے۔ جہاں جہتہ سرداروں کے اس کے ساتھ ان کے ساتھ اپنی وفادار کی حلف اٹھایا۔ شاہ مذکور نے اعلان کیا ہے کہ میں سفید گھوڑے پر سوار ہو کر عدلیس با با و صدر مقام جہتہ میں داخل ہوگا۔ جرمنوں کی حرکتیں ہر جگہ ناکام ہیں۔ ایک نیا قلعہ کھلا رہی ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ افغانستان میں بھی شورش پیدا ہو رہی ہے جیسا کہ ایک خبر منظر ہے۔

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ تقریبی اور افغانستان میں مقیم جرمنوں کے درمیان ساز باز کے سلسلہ میں افواج کے متعلق شیشیں کا پیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ مرحلہ سے اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ تقریبی قبائلی رقبہ میں شورش برپا کرنا چاہتا ہے۔

ان افواجوں سے قدرتی طور پر ان بہت سے جرمنوں اطالویوں اور جاپانیوں کی طرف توجہ مبذول ہوتی ہے جو بظاہر ہر دہان کا رو بار کرتے ہیں۔ قبائلی رقبہ میں پمفلٹ اور اشتہار تقسیم کئے جا رہے ہیں اور یہ خیال پایا جاتا ہے کہ وہ افغانستان میں مقیم دشمن کے ایمینٹ تقسیم کر رہے ہیں۔ خیال پایا جاتا ہے کہ جنگ چھڑنے سے پیشتر ہی جرمن اطالوی اور جاپانی ایمینٹوں نے افغانستان میں سرگرمیاں شروع کر دی تھیں لیکن

میں نے جن افغان افسروں سے اس بارے میں تبادلہ خیالات کیا ہے وہ اس الزام پر سخت ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں کہ ان کے ملک کو قبائلی رقبہ میں براپیڈا کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ افغانستان میں تمام فیر کلکیوں پر کڑی نگرانی رکھی جاتی ہے۔ وہ سب کے سب سرکاری ملازمت میں ہیں اور ان کی ملازمت کے لئے شرط قرار دی گئی ہے کہ وہ کسی سیاسی تحریک میں حصہ نہ لیں۔ ورنہ انہیں ملک کے قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

ابھی جنگ چھڑے صرف تین ہفتے ہوئے تھے کہ یہ انکشاف ہوا تھا کہ غیر ملکی ایجنٹوں نے افغانستان

اور ہندوستان کی سرحد پر شورش برپا کرنے کی کوشش کی تھی۔ قبائلی رقبہ میں وہ اور تین ہزار کے مددیلان لشکر تیار کیا گیا تھا تاکہ افغانستان پر حملہ کیا جائے لیکن کابل گورنمنٹ نے صورت حالات پر فوراً قابو پا لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی برطانوی افسروں نے علاقہ میں موثر تدابیر اختیار کیں اور یہ دھمکی دی کہ اگر کوئی گزربڑکی گئی تو تیرہ ہزار چوہائی کروڑ پائیگی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لشکر افغان فوجوں کے ساتھ کچھ دیر گولیوں کا مقابلہ کرنے کے بعد منتشر ہو گیا۔

دہشت اپ لاہور فردی سلطانہ ملکہ الحمدیٹ افغانستان ہوا کوئی اور اسلامی ملک جنگ بھر حال جنگ ہے جو کسی طرح جانی و مالی نقصان سے خالی نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام اسلامی ممالک کو جنگ سے محفوظ رکھے اور باقی دنیا کو بھی جنگ کے تباہ کن اثرات سے بچائے۔

الہانیہ میں اٹلی اور یونانی فوجیں محاذ الہانیہ کے درمیان جنگ بدستور جاری ہے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس محاذ پر بھی اٹلی کی فوج باوجود سخت مزاحمت پیش کرنے کے پسپا ہو رہی ہے۔ چنانچہ یونانی فوج نے جس کی پشت پناہی برطانیہ کر رہا ہے مزید چند اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے اور کچھ سامان جنگ بھی ان کے ہاتھ لگا ہے۔

اس ہفتے کی اہم خبر یونان کے متعلق یہ آئی ہے کہ وہاں کا وزیر اعظم اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے فوت ہو گیا ہے مگر اس کے قبضہ میں جنگ کی صورت حالات پر کوئی برا اثر نہیں پڑا۔ شاید کوئی اور شخص اس عہدہ پر مقرر کر دیا گیا ہے۔

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اعلیٰ فوٹو مشرق قریب میں مغربی سیاست۔ ہندوستان کی سیاسی اقتصاد اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت بقیہ صفحہ کا ہے۔ ۱۔ منبر و فخر الحمدیٹ امرتسر

حالات خالہ حضرت خالہ بن ولید پر سالار اسلام رضی اللہ عنہ کی سوانحی تفصیل حالات و زندگی کے ہیں بقیہ صفحہ کا ہے

ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں فاضل معتمد نے بنگالی و مسلم کے ہر باب سے دو دو چار چار حدیثیں مع سند اس کوئی سے انتخاب کی ہیں کہ گویا سارے باب کی روح کیجھ لی ہے۔ اور اس مختصر کی کتاب میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو جمع کر دیا ہے۔ اس کتاب سے ہر معمولی سے معمولی آئندہ خوان بھی پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے اور پھر ایسی اہم مذہبی معلومات میں بیش بہا اضافہ کر سکتا ہے۔ ہر مسلمان آئندہ خوان کو ضرور منگوگا کہ فائدہ ماٹھانا چاہئے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ دھم معمول ڈاک علیحدہ۔ منگوانے کا پسہ۔ میٹھر دفتر اخبار المجدیٹ اہرٹ مہر

جامع النور میں نئی مسائل کی روشنی

فیوض قواعده لن کی مثالیں کی تطبیق و ارفع لا اسناد بیان نہ ہونے سے اچھی طور پر مشکف نہیں ہوتیں لہذا غامی باقی رہ جاتی ہے۔ ان مسائل کو اس کتاب میں اس طور پر تحقیق کر کے ایسے واضح اور سچے ہوئے بیان سے عام فہم زبان میں جو روزمرہ کام آتی رہتی ہیں طالبین کو کے سامنے پیش کر دیا ہے کہ وہ ہمیشہ اسکی داد دیں گے۔ قیمت ۸ روپے کا پتہ: منیجر الحدیث اترس

ارشاد رسالت

ارشاد رسالت ایک مسلمان کی دینی اور دنیوی زندگی کا دستور العمل ہے جس میں قرآنی آیات اور احادیث میسر کا ترجمہ سلیس اور نظم میں پیش کیا گیا ہے۔ آج کل آمد و نظم میں ایسی دلکش اور اخلاق آموز کتاب شائع نہیں ہوتی مسلمان بچوں اور بچوں کو یہ نظمیں زبانی یاد کر کے قرآن اور حدیث کا عامل بنانے کی ضرورت ہے۔ کاغذ سنید اور دبیز۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔
لئے کا پتہ: منیجر اسلامی دارالاشاعت
اقبال گنج۔ گجرات۔ پنجاب

ویدارتھ پر کاش غ ویدک تہذیب

(مصنفہ پڈت آتما نند صاحب)
اس کتاب میں ویدوں سے حوالے درج کر کے ویدوں کو افسانہ تصانیف بدلائل ثابت کیا ہے اور ایسے حوالے بھی درج کئے ہیں جن کا پڑھنا اخلاق کے خلاف ہے۔ گویا یہ کتاب آریہ سماج کی تردید میں بے نظیر ہے۔ آریوں نے آج تک اس کا جواب نہیں دیا۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت بجائے
پیش کے دس آنے دارالمصنوع ڈاک علیحدہ۔
لئے کا پتہ: منیجر دفتر الحدیث اترس

اہل حدیث کی ضرورتیں

(۱) زیر تالیف کتاب اہل حدیث کی موجودہ درگاہیں کے لئے موجودہ مدارس اہل حدیث (جن میں متوسط سے اعلیٰ تعلیم ہوتی ہے) کے مفصل حالات بھیجئے جیسا کہ مذکور دارالسلام عمر آباد دارالاس کے حالات رسالہ مصحف ہواٹھ د اگست ۱۳۷۹ء میں بھیجے ہیں۔ ان میں نصاب بھی لکھا جائے۔
(۲) علمائے اہل حدیث کے حالات زندگی ارسال فرمائیے۔

(۳) رعایت) کتاب تراجم علمائے حدیث ہند فرمائیے۔ جس پر ان تمام تصانیف کا مادیکیں ہے۔ اصل قیمت ۸ روپے ۸ روپے رعایت کے بعد ۲ روپے صرف صفحات ۴۲۵ (موصول ہند فرماید)
پتہ: ملک ابو بختی امام خان نوشہروی
سوبرہ قلعہ گوجرانوالہ پنجاب

غزنوی سفری جہاں شریف

تمام دنیا میں بے مثل
غزنوی سفری جہاں شریف
مترجم و محشی اردو کا جدید چار روپیہ
اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی غری۔ پارچہ مطلقاً ۸
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو
چار جلدوں میں
کا جدید غزلہ روپے۔ فی جلد سے
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت انبار
الحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ: مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام اترس

کف کلر (کھانسی دوا)

جو ہر قسم کی کھانسی خشک، تر، نئی، پرانی، بھائی دودھ، بخار، دوسرے نزلہ، زکام کے لئے نہایت مفید ہے۔ بخار یا دوسرے بغیر شغلیاب ہو چکے ہیں۔ بچے، بڑے، جوان۔ سب کو یکساں فائدہ دیتی ہے۔ خدا اک ایک گولی صبح، ایک گولی شام۔ باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف فی شیشی یکھ گولی غیر۔ فی شیشی ۵ گولی کاغذہ مصحف تاجروں کیلئے شیشی کلاں فی دجن ۵ روپے شیشی خورد فی دجن سے

حب و مقوی

اسکی پہلی خوراک ہی خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے۔ دیرینہ بخار، بڑا گھر سرد کر آئندہ ہمیشہ کے لئے میاں پوری طرفین میں حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے۔ چند منہوں کا استعمال سرعت انزال کی جڑ کاٹ کر طبعی قوت پیدا کر دیتا ہے۔ دل و دماغ، اعصاب اور دیگر کمزوریاں جلد معدوم ہوتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۲۵ گولی صاف تاجروں کیلئے
چھ شیشیوں کی قیمت ۱۵۰ روپے کاغذہ مصحف ڈاک۔
نوٹ: ۱۔ بخار صاحبان نصف یا پوری قیمت پیشگی روانہ کریں۔ علاوہ انیس روپے نانی بہترین منبر مرکبات و مفردات و کتبہ بات وغیرہ کے لئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں۔
منیجر و و خانہ رحمانیہ ریاست مالیر کوٹہ پنجاب

عربی کا علم

برود عمدہ۔ پہلے ہر سبق کے شروع میں کچھ مفردات اور بعض قواعد لکھے ہیں پھر انہی مفردات کو بٹلاتے ہوئے قواعد کے ماتحت فقرات میں استعمال کیا گیا ہے۔ عمدہ ہر سبق کے اخیر اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کی مشق دی گئی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ہر وہ حصوں کی کلیدیں بھی ہیں۔ جن کے مطالعہ سے طالب علم اصل کتاب کو بغیر کسی استاد کی مدد کے بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ ملک کے ممتاز اصحاب نے بہت پسند کیا ہے۔ انصافی، چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت مکمل سٹ دو روپے۔ غر
لئے کا پتہ: منیجر الحدیث اترس

اشاعت اسلام۔ آنحضرت سرگودھا، گجرات، صحابہ کرام ہند کے حالات اور دیگر اہم مضامین ہیں۔ قیمت ۱۰ روپے دینور الحدیث

کتاب عملیات

قرآن کے عملیات اس کتاب میں قرآن مجید کے آیات کے متعلق مندرجہ ذیل

حب حلال عملیات، بغض یعنی عداوت و جدائی، تفسیر غلطی، بلاکت اعدا۔

زبان ہندی اعداء، کشائش مذق اور دولت مند بننا، تسخیر سلاطین و امراء، تسخیر حکام

کا میانی مقدمہ، شناخت چور، مال مسروقہ کا دوبارہ حاصل کرنا، آسیبہ کے مدد کرنا۔

عل مشکلات اور قضاے حاجات، حصول اولاد، بچہ کا جلدی پیدا ہونا، نظریہ

کو مدد کرنا، تجارت میں برکت ہونا، سفر میں امن و سلامتی سے رہنا، بین کی

مکمل میاریں کا علاج، حصول ملازمت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت،

اشجارہ جات، دل کی فدا نیت حاصل کرنا، زیادتی علم، ادائیگی قرضہ، غم شدہ

اور بھانگے ہوئے کا واپس آنا، حصول مرادات، تسخیر جنات، زہریلے جانوروں

کے کاٹنے کا علاج، کمیت کی حفاظت، زراعت کی زیادتی، بڑی اور پریشان کن

لوگوں کے اثر کو دور کرنا، تلامذہ بھڑکوانا، ہر قید و بند سے نجات پانا، آئندہ

کے حالات معلوم کرنا وغیرہ وغیرہ۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸

اس کتاب میں حدیث شریف کی معتبر کتابوں سے

رسول اللہ کے عملیات حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے فرمودہ اعمال و اورداد کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب عاشقان رسول پاک کو

زبردستی کر اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ یہ وہ نایاب اور بے بہا اعمال ہیں جن کے

کئے دو جا ہر ایچ ہیں۔ ان کی قدر و منزلت صرف اہل دل اور حقیقت شناس

کا ہیں کہ سکتی ہیں۔ ہر مقصد میں کامیاب ہونے، ہر وہمہ دور کے مٹانے اور

مصیبت سے نجات حاصل کرنے کیلئے عملیات درج ہیں۔ قیمت پانچ آنے

اس کتاب میں حسب ذیل اولیاء اللہ کے مستند تیرہ بیہ

لیات مشائخ اور زود اثر ایسے عملیات جمع کئے گئے ہیں جو ان کے

پرعزلہ ہو چکے ہیں۔ عملیات درج کرنے سے قبل ان کے مانفد کا حوالہ دیا ہے

کہ ان کے مستند اور صحیح ہونے میں کسی کو شبہ نہ رہے۔

محبوب سبحانی حضرت غوث اعظم، حضرت خواجہ حسن بھری، حجۃ الاسلام

م فرالی، خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری، حضرت مجدد الف ثانی سرمنہدی

ہرمین الدین چشتی اجیری، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت بابا

یہ الدین گنج شکر، حضرت خواجہ علاؤ الدین علی احمد صاحب کلیری، حضرت

ہولی اللہ صاحب دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، قیمت صرف ۶

ذیل الا عظم (مطالعہ قاری صاحب مرقاة شرح مشکوٰۃ) نہایت

ترجمہ اردو، حاشیہ پر اوصاف کی ہر کات کی کامل تفسیر

بزبان اردو، آخر میں مکمل نماز وغیرہ۔ یہ کتاب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ جن کو سات ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے جو ہفتہ کے ساتوں

دنوں میں پڑھی جائیں۔ متن عربی، حاشیہ، ترجمہ ہا جلدورہ، حاشیہ پر ضروری

فوائد۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت دس آنے (۱۰)

یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دعاؤں کا

حزب المقبول مجموعہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل مبارک

مثلاً پلنے پھرنے، بیٹھنے، بازار بنانے، سونے، جاگنے وغیرہ کے متعلق تمام

دعاؤں مع ترجمہ اردو درج ہیں۔ متن عربی حاشیہ، حاشیہ پر ضروری فوائد

اس کتاب کا تو ہر مسلمان کے گھر رہنا نہایت ضروری ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت

عمدہ۔ قیمت صرف بارہ آنے (۱۲)

از مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی مرحوم

اس میں نواب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تجربہ شدہ

تعمیرات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت چھ آنے (۶)

از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، مولانا صاحب نے

اعمال قرآنی قرآن مجید کی وہ آیات درج کی ہیں جن کے اورداد و وظائف

سے انسان کی حاجتیں اور مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۵

اس کتاب میں انسانی امراض کا تعویذات اور ادویات

حکمت افلاطون سے علاح بتایا ہے۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ لکھائی

چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت چھ آنے (۶)

از جناب شاہ ولی اللہ صاحب

القول الجلیل اردو ترجمہ شفاء العلیل محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اس کتاب کی تعریف میں صرف حضرت شاہ صاحب کا نام نامی ہی کافی ضمانت

ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸

یہ کتاب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹنالی کی

شرح اسماء الحسنی یادگار ہے۔ اس لئے الہی کی تشریح و تفصیل عام فہم

انداز بیان ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت غیر

شہادت حسین

اس کتاب میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی

شہادت، واقعات کربلا، کوفیوں کا حضرت امام

کی خدمت میں کونہ تشریف لانے کی دعوت دینا، پھر یزید کے حکم سے ان پر

تلوار اٹھانا، غرضیکہ تمام واقعات مفصل درج ہیں۔ یہ کتاب تھوڑے عرصہ

سے ہم جوئی تھی۔ مگر اب چھپ کر آگئی ہے۔ قیمت صرف چار آنے (۴)

(مندرجہ بالا کتب منگوانے کا پتہ)

منیجر دفتر اخبار الہدیۃ امرتسر پنجاب

یہ کتابیں بھوپالی مرحوم سے بیکر پرندش کی مرضی کی ادویات و وظائف بتائے ہیں۔ قیمت غیر (بیکر الہدیۃ)

یہ کتابیں بھوپالی مرحوم سے بیکر پرندش کی مرضی کی ادویات و وظائف بتائے ہیں۔ قیمت غیر (بیکر الہدیۃ)

شرح قیمت اخبار

[illegible]

والیان ریاست سے سالانہ عظم
رؤس اور جائیداد ان سے
عام خریداران سے
ششماہی
مالک غیر سے سالانہ
فی ہجرت - - - -
اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جلد خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا
ابراہیم خواجہ ثناء اللہ (مولوی فاضل)،
مالک اخبار ”الہدیش“ امرتسر
ہونی چاہئے۔

امرتہ ۱۷۔ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۴۔ فروری ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (اخبار الجریث) - - - - - ۱۰
 نقاب الاخبار - - - - - ۱۱
 بی بی بیت شید، ترمذیہ اور محرم - - - - - ۱۲
 شیخ مصری کی قیریں کلاسی (قادیانی مشن) - - - - - ۱۳
 لڑائی اہل حدیث کانفرنس اور انجمنائے - - - - - ۱۴
 اہل حدیث - - - - - ۱۵
 بی بی الجریث - - - - - ۱۶
 تاکید توحید و سنت (بریلوی مشن) نظم - - - - - ۱۷
 دو اثبات اہل صاب کے حکم کی قیریں - - - - - ۱۸
 اہل حدیث حضرات سے درخواست - - - - - ۱۹
 تار و - - - - - ۲۰
 اشتیاق - - - - - ۲۱

اخبار المحبت

۱۔ از مولوی ابوالفنا مصطفیٰ خان صاحب نادیم اجیری حال مقیم راولپنڈی)

فی الحقیقت مومنوں کی جانی ہے اہل حدیث“
حق کافروں اس میں پہنچے کافروں اس میں ہے
اس میں ہیں توحید و سنت کے مضامین صاف
آج دنیا میں کہاں ہے حق و باطل کی تمیز
اس کے گلوادوں میں رہتی ہے ہمیشہ ہی بہار
سرکشانی وین حق کو کر دیا زیر و زبر
جس نے توڑا پھر طلسم مغربی تہذیب کو
شرک و بدعت فسق سے رہتا ہے کوسوں دور

اور انجداروں کا نادم ہے کہاں اتنا دقار
ہمارے انجداروں میں اک ذی شان ہے اہل صفا

تصنیف کردہ کتابوں کی حیثیت دیکر ہر عمل حالات مندرجہ ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔
محمول ڈاک پر۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ طے کا پتہ۔۔۔ منچوہ دفتر، الجریٹ امرت سر

انتخاب الانجار

(۱۰ تا ۱۱ فروری سن ۱۳۹۰ھ)

امرت سر میں گو قزیه پر مشوں نے بہت بڑی نمائش اور مظاہرے کئے۔ مگر پولیس کا انتظام کافی تھا اور حسدوں نے وکائیں بند رکھیں۔ اس لئے فساد کی کوئی واردات نہیں ہوئی۔ شیعوں نے گھوڑا بھی نکالا۔ البتہ مدراس اجل پور میں فساد ہو گیا۔ ۷ فروری کو امرت سر کے انتقامی خاکساروں نے بعد نماز جمعہ ہلیچہ اور وردی کے ساتھ پریڈ کی۔ حکومت سندھ نے منزل گاہ کی مسجد کو مسجد قرار دیدیا ہے۔

حکومت ہند ابھکے نوجوان جہاراجہ کو اختیارات دینے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

مولوی داؤد صاحب فروری امام مسجد چینیوں لاہور نے بھی وجہ کانگریس ہونے کے کا دعویٰ کیا کہ سستی گرہ (سول نافرمانی) کرنے میں اپنا نام بھجا انہوں نے اس بنا پر اجازت نہیں دی کہ وہ چرخہ نہیں کاٹتے۔ (پر تاپ)

فقہور ضلع گوجرانوالہ میں مسلح ڈاکوؤں نے ڈاکہ ڈالا۔ ایک چوکیدار، ایک عورت اور اس کا بچہ ہلاک ہو گیا۔ ڈاکو تیس ہزار مدیر کے قریب نقدی زبورات لے کر فرار ہو گئے۔

یوپی کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جو اشخاص سیاسی طور پر گرفتار یا سزا یافتہ ہوں گے ان کو ہتھکڑی یا بیڑی نہیں لگائی جائیگی۔

میرپور (سندھ) میں ایک پٹھان کے قتل کی تلاشی لینے پر چار سالہ پنجابی لڑکی برآمد ہوئی۔ پولیس نے اس کو گرفتار کر لیا۔

سیام و ہند چینی صلح کانفرنس جاپان کے دار الخلافہ ٹوکیو میں شروع ہو گئی ہے۔

سیام کی حکومت نے ہوائی جہازوں کے دو اڈوں کو جو سیام کی حدود میں ہمارے دو پر واقع تھے، جاپان کے حوالے کر دیا ہے۔

فرانسیسی ہند چینی نے جاپان کا یہ مطالبہ منظور کر لیا ہے کہ خارجہ معاملات میں مشورہ کے لئے جاپانی انسپکٹر مقرر کیا جائے۔

آسٹریلیا کے اسٹو سائز کارخانوں میں آگ لگی۔ ڈیڑھ لاکھ مزدور کام کر رہے ہیں۔

انڈیا کی ہندو گاہ جوا پر جرمن قبضہ ہو گیا ہے۔ حکومت برطانیہ جنگی ضروریات پر ۱۶ کروڑ پونڈ روزانہ خرچ کر رہی ہے۔

برطانوی ہوائی جہازوں نے ۷ فروری کی رات کو، روڈیا، انگلستان کی ان بندرگاہوں پر جن پر جرمنی کا قبضہ ہے، زبردست بمباری کی۔

وزیر اعظم عراق نے دوران تقریر میں کہا کہ عراق جنگ سے باہر رہے گا۔

۲۸۔ فروری تک

جن خریداروں کی قیمت اخبار بذریعہ مینی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع موصول نہ ہوگی۔ ان کے نام وی پی بھیجا جائیگا۔ مطلع رہیں۔
ر منیجر الجمیعت امرت سر

سرکاری اعلان منظر ہے کہ بن غازی پر برطانوی افواج قابض ہو گئی ہیں۔ بہت سے اطالوی سپاہی وافر گرفتار کئے گئے ہیں۔ امرتسر میں اس فتح پر سکولوں اور دفاتر میں تعطیل کی گئی۔

جسٹس کے اطالوی گورنر کو جیشوں نے گرفتار کر کے شاہ جسٹس کے سامنے پیش کیا۔

امریکن پارلیمنٹ نے مشرور ذریعہ کے بل دبرطانیہ کو امداد دی جائے پاس کر دیا ہے۔

امریکہ برطانیہ کو ایک ارب تیس کروڑ ڈالر کا سامان جنگ دینگے۔ ڈالر سواد دور و پے کا ہوتا ہے۔

جاپانی ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے کہ مرکزی چین میں جنگ سے سولہ ہزار چینی ہلاک ایک ہزار ایک سو پچاس گرفتار ہوئے ہیں۔

جمیعت تبلیغ اہل حدیث پنجاب

مولوی عبد اللہ صاحب ثانی ناظم جمیعت تبلیغ مسلمانان مونیع مہربان پورہ متصل جٹوالہ گوردھن امرت سر کی استغفار پر ۳۱ جنوری کو دلی تشریف لے گئے۔ توجید و سنت کی تبلیغ نہایت عمدہ پیرایہ میں کی جبکہ بریلوی حضرات نے بھی بعد شوق منا بلکہ اپنے سابقہ خیالات سے تائب ہو کر مسلک اہل حدیث پر عمل پیرا ہونے کا وعدہ کیا۔ ایک شخص شیخی خیالات کا تائب ہوا کوٹہ سلطان سنگھ فلع گورہا سپور میں بھی ناظم صاحب تشریف لے گئے۔ وہاں شیعوں کی دیکھ بھال کی متنی اصحاب بھی تعزیر بنایا کرتے ہیں۔ مولوی صاحب نے تعزیر کی تردید اس انداز سے بیان کی کہ بہت اصحاب تعزیر سے متنفر ہو گئے۔ انشاء اللہ آئندہ سال تعزیر نہیں بنیگا۔ اللہ تعالیٰ ارکان جمیعتہ معاونین کرام کو مزید توفیق دے کہ توجید و سنت کی تبلیغ بیش از بیش کرتے رہیں۔

راہمان بد محمد رمضان، عبد الغنی از امرت سر اعیان اہل حدیث توجہ فرمائیں | ناظرین جمیعت ہند کی کارگزار اسی بذریعہ الحمدیث ملاحظہ فرمائے رہتے ہیں مگر ادارہ کی مالی اعانت میں بہت کم حصہ ملتے ہیں اس لئے توجید و سنت کے تبلیغی ادارہ کی حتی الامکان امداد کریں۔ راقم بد محمد ثانی ناظم جمیعت مذکورہ مصنامین آمدہ | مولوی شجاع الدین خان صاحب مولوی عبد القیوم صاحب۔ مولوی محمد اسید صاحب مولوی خلیل احمد صاحب۔ جواب سچ موعود کا وقت۔ غیر مقبولہ |

فرانس کی وزارت میں تبدیلیاں ہونیوالی ہیں۔ پہلے وزیر خارجہ مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ ایم دارلان مقرر ہوئے ہیں۔

لیبیا کے محاذ پر برطانوی فوج نے اطالوی کے سات ڈویژن تباہ کئے ہیں۔

یونانی افواج نے البانیہ کے مرکزی رقبہ میں اطالویوں پر شدت حملہ کیا۔ بہت اطالوی ہلاک ہوئے۔

گفزیات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی تحریروں سے ان کے متعلق عجیب غریب مبالغہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ روپے ۱۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اہل بیت

۱۰- محرم الحرام ۱۳۶۰ھ

اہل بیت شیعہ تفریہ

اور

محرم

نظارہ رکھا جاتا ہے کہ شیعہ سنی میں اختلاف بہت
مست اور پرانا ہے مگر ہماری تحقیق دو فرقین کی کتابی
روایات پر مبنی ہے (۱) یہ ہے کہ دونوں فرق (سنی اور
شیعہ) برادرانہ ہمدردی کے ساتھ موجود رکھتے
بیٹھ جائیں اور اپنے اپنے مذہب کی مسکن کتب اور
قرآن مجید درمیان میں رکھ لیں تو فیصدی ۹۰ بلکہ ۹۵
اختلافات بڑی آسانی سے حل ہو سکتے ہیں۔ لیکن
شکل یہ ہے کہ فرقین بعض دفعہ مقابلے پر ایسے
ڈٹ جاتے ہیں کہ اپنی مسکن کتب کی بھی پرکاش نہیں کرتے
نہ کرے کوئی ایسا دن آئے کہ کوئی صاحب اختیار
اور والی امران دونوں فرقین کے علماء کو اکٹھا بٹھا کر
اس مسئلہ کے ماتحت گفتگو کرائے کہ فرقین صرف
اپنی مسلمہ اور مستندہ کتب کے حوالے پیش کریں اور
ان پر مبنی درمیان کے حاشیہ نہ لگائیں۔

جلالہ الملک (ایڈیٹر) اسلامی نواں رواں میں
ادھر تو کسی پر ہماری نظر نہیں پڑتی جو یہ کام کر سکے
ہاں جلالہ الملک سلطان عبد العزیز ابن سعود (ایڈیٹر)
بنصرہ ایک مذہبی خیال کے بادشاہ ہیں۔ آپ اگر
ایک مجلس منعقد کر کے بنیت اصلاح

فریقین کی گفتگو کرائیں تو یہ مجلس بہت مفید ثابت ہو سکتی
ہے۔ کاش ہم بھی اس مجلس میں شریک ہوں۔ سلطان
موصوف سے ہم نے اس لئے توقع ظاہر کی ہے کیونکہ
آپ وحدت اسلامی کے دل سے متغی ہیں۔ خدا نے
ان کو مرکز اسلام کی خدمت بھی سپرد کی ہے اس لئے
وہ اس کام کے پورے اہل ہیں کہ مدت مدید کے اس
اسلامی شقاق کو مدد کرنے کی کوشش کریں۔
شیعہ لوگ منیوں سے اپنے اختلاف کی بڑی جم
حجت اہل بیت جاتے ہیں۔ حقیقت میں اختلاف کی
یہ جم بھی ہمیں ہو سکتی کیونکہ اس میں بھی کسی فرقہ کا
اختلاف نہیں ہے کہ حجت اہل بیت ایک مزدوری امر
ہے۔ مگر شیعہ حضرات کی طرف سے اس حجت میں جو
افراط قریط پائی جاتی ہے وہ اس کے مشابہ ہے جو
عیسائی اور یہودی لوگ مسیح کے حق میں کرتے ہیں جبکی
بابت ارشاد ہے:-

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ
غَيْرَ الْحَقِّ (دپ - ج ۳)

داسے اہل کتاب! اپنے دین میں بے جا
غلو نہ کرو)

شیعہ کی طرف سے اس حجت میں قریط یہ پائی جاتی
ہے کہ نصف اہل بیت کو مانتے ہیں اور نصف کو نہیں مانتے
بلکہ یہ جتنا بھی بے جا نہیں کہ افضل کو نہیں مانتے
محض حق کو مانتے ہیں۔ اصل اہل بیت سے ہماری مراد
وہی اہل بیت ہیں جن کو قرآن مجید نے اس لقب سے
فراز کیا ہے۔ اصل اہل بیت کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید
میں يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ کے الفاظ سے مخاطب کر کے چند
احکام دیئے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا ہے:-

رَأْتُمُوهُنَّ لَبِئْسَ مَا كُنَّ يَفْعَلْنَ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرُنَّ كَمَاءً طَهِيرًا

(دپ - ج ۱)

داسے اہل بیت! خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے
ہر قسم کی ناپاکی دور کر کے تم کو بالکل پاک صاف کر دے
اس آیت کو اگر غور و تدبر کے ساتھ بغیر غائر دیکھا جائے
اور اپنی طرف سے مبنی درمیان کا حاشیہ نہ لگایا جائے
تو معنوں بالکل صاف ہے کہ اس آیت میں اہل بیت
سے مراد آنحضرت معلوم کی (ازراج مطہرات ہیں، اور
معاہد گساہ اس آیت کے ساتھ ملتی ہیں جن کا الحاق
حدیث سے ثابت ہے۔

اس وقت ہم اس بحث کی طوالت میں پڑنا نہیں
چاہتے۔ کیونکہ ہمارا مقصد اس موقع پر کچھ اور ہے۔
افراط یا غلو جو شیعوں کی طرف سے ہوتا ہے وہ
سن گھڑت اور موضوع روایات اور حکایات ہیں جن کو
محرم کے شروع ہوتے ہی شیعہ ذاکرین تقریر یا تحریر
بیان کرتے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک حکایت یہ ہے:-

طرماح ابن عدی کی ایک عجیب حکایت
منقل ابو مخنف میں طرماح ابن عدی سے منقول ہے
کہ روز عاشورہ میں بھی شریک جہاد تھا اس دن
میں نے ایسی جانفشانی کی کہ لاتے لاتے مرا پا
زخموں سے چور ہو گیا اور غش کھا کر زمین پر گر
شکر خائف نے مجھے بے جان سمجھ کر چھوڑ دیا
اور میں اسی طرح پڑ رہا۔ یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ
کب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے، کب اہل بیت
اظہار لوٹے گئے، کب غیمہ عصمت جلایا گیا
تایا بلکہ جب اشقیایا ایمان کی دولت کھو کے جاتا

حجت اہل بیت شیعہ تفریہ اور محرم الحرام ۱۳۶۰ھ

خاقون قیامت کی کمائی کوٹ کے کوہِ معلہ ہو گئے۔ اس وقت ہم کو غسل سے افلاہ ہوا سو کھائیں کہ میدان میں کوئی شخص نہیں ہے سب چلے گئے ہیں۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ میں سوار نمودار ہوئے جن کی پوشاکیں سفید رنگ کی تھی اس میں سے مشک وغیر کی خوشبو آتی تھی اور ان کے چہرے نورانی تھے ان میں سے ایک بزرگوار آگے بڑھے اور حضرت امام حسینؑ کی لاش کے قریب آکر بیٹھ گئے پھر اس جسم بے سر کو خاک سے اٹھا کے اپنے سینہ کا تکیہ کر کے بٹھایا اور زار زار دے لگے بعد اس کے ہاتھ سے کوہ کی طرف اشارہ کیا تو اُس سر پر یہ موجود ہو گیا۔ آپ نے وہ لٹا ہوا سر گردن سے ملادیا تب حضرت امام پہلے جس طرح زندہ تھے ویسے ہی ہو گئے۔ یہ ایجاد دیکھ کر میں حیرت میں آگیا اور غور سے دیکھا تو وہ بزرگوار رسولِ نامدار تھے۔ بعد اس کے آپ نو اسے کو گود میں لیکر گریہ فرمانے لگے اور فرمایا کہ یٰعن علی ان اراک مرصضا۔ عقیراً غیری ابالد ما معللا۔ یعنی بیٹا بہت دشوار ہے تیرے ناتان پر کہ تجھے اس حال سے دیکھے کہ خاک و خون میں آلودہ سر گمائے گھوڑے کی ٹاپوں سے پامال زمین پر پڑا ہے۔

فدیتک لا تغشوا ولا کفنا اری

ولا فاسدا یاق الیک لغتلا

یعنی تیری اس بیکسی پر قہاروں کہ شہادت کے بعد نہ گود میر آئی نہ کسی نے کفن دیا نہ کوئی غسل کی طرف متوجہ ہوا۔ کیوں بیٹا تو نے اپنا نام بھی بتایا تھا ان ظالموں سے اپنا نسب بھی بیان کیا تھا یا نہیں۔ امام حسینؑ نے رو رو کر عرض کی کہ نانا میں بار بار ان ظالموں سے کہتا ہوں کہ تمہارے نبی کا زائر، فاطمہؑ کی گود کا پالا تھا حسین ابن علیؑ تھوں۔ ابو شعیبہ لاہور ۳۰ جزوی سلطہ صفحہ ۲۰۔ محرم فہر

(الحمد للہ) ناظرین! کس قدر غلط بیانی اور

افرا پر دازی ہے۔ اس حکایت کے بنائے والے اور سنائے والے کو اتنا خیال بھی نہ آیا جب امام حسینؑ کا سر و سر کے ساتھ جو گیا تو آپ زندہ ہو گئے۔ پھر اگر آپ ملک میں ظاہر ہو جاتے تو کوئی ناواقف نہ ہو سکتا اس کرامت کو دیکھ کر انکار کرنا بڑا جبروتِ اول آپ کو زندہ شہید کہتے اور سب آپ کے جہنم سے تھے یہ جانتے اگر کہا جائے کہ امام موصیؑ نے ولسطہ ہونے کا ظاہر نہیں کیا تو یہ کہنا صحیح ہوگا کہ خود انہوں نے یہ یہ کہہ کر قائم رکھا اور اس کی ذمہ داری میں امام موصیؑ بھی شریک ہو گئے۔ (معاذ اللہ)

شعیبہ کے محرم فہر میں اسی قسم کی کئی ایک حکایات لکھی ہیں جو اہل بعیرت کے نزدیک رمان کی کتھا کے مشابہ ہیں بلکہ زیادہ وقیع ہیں۔ اسی لئے ہم نے کہا ہے کہ شعیبہ سنی علماء سر جوڑ کر ہمیں ہادیاں بھی مستند اور مستند کتابوں کے حوالوں پر کفایت کریں تو بہت جلد فیصلہ ہو سکتا ہے۔

علی مثال اسی محرم فہر میں شعیبہ کی طرف سے آئے مودت پیش کی گئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

کل لڑا آ شئکلمہ علیہ آ جزا لڑا المؤمنات
فی القربی (دپ - ع ۱۴)

اس آیت سے راقم مضمون نے استدلال کیا ہے کہ خاقون جنت حسین اور علی مرتضیٰ در رضوان اللہ علیہما اجمعین کی محبت رکھنی فرض ہے۔

۱۔ امر ہم تو پہلے ہی بیان کر آئے ہیں کہ محبت اہل بیت ضروری امر ہے۔ لیکن اس آیت کا مطلب وہ نہیں ہے جو شعیبہ سمجھتے ہیں کیونکہ ایسا سمجھنا سیاق کلام اور الفاظ کے خلاف ہے۔ اس آیت میں لفظ القربی قابل غور ہے۔ یہ لفظ عربی زبان میں مصدر یعنی قرابت ہے۔ جو دو طرح متعل ہوتا ہے ایک تو یہی طریق استعمال ہے یعنی اصناف کے بغیر دوسرے اصناف کی صورت میں جیسے ذی القربی جس طرح اس کا استعمال دو طرح سے ہے اسی طرح اس کا ترجمہ بھی دو طرح سے ہوتا ہے۔ ذی القربی کے معنی قرابت دار کے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے:-

و بالقرابین احسانا فی ذی القربی
رپ - ع ۱۳

یہ باطنی امر ہے کہ ہر کسب اضافی اور مفرد کا ترجمہ کیا کرنا جائز نہیں ہے بلکہ دو کسب کا ترجمہ ایک جیسا کیا جائے تو ہر کسب کے لیے اللہ (مرکب اضافی) اور اللہ (مفرد) کا ترجمہ ایک ہی ہو۔ حالانکہ ایسا کہنا اگرچہ عالم انصیب ہمارے یہاں فی القربی فساد یا ہے فی ذی القربی نہیں فرمایا۔ پس الفاظ کی پابندی میں آیت ترجمہ کر کے صحیح یہ ہوئے کہ میں تم سے تبلیغ پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا مگر ترجمہ کر کے (جو جملہ سے درمیان ہے) کی وجہ سے محبت اور سلوک کا تقاضا کرتا ہوں۔

آپ کے ایسا فرمانے کی وجہ یہ تھی کہ کفار مکہ عداوت میں اس قدر ترقی کر گئے تھے کہ ان کے حق میں یہ ارشاد نازل ہوا:-

و یز تبئونی فی مؤمنین لڑا ولا
یذمہ (دپ - ع ۱۴)

یہ کفار مؤمنوں کے حق میں رشتہ داری اور وعدہ کی بھی پروا نہیں کرتے)

ایسے مخالفوں اور اللہ الخصام لوگوں کو کہا گیا کہ تم لوگ کم از کم حد سے تمہیں تجاؤ ذکر کرتے ہو اگر میرا تمہارے ساتھ برادری کا تعلق ہے اسکی تو خیال رکھو یہ مطلب دوسری آیات سے ثبوت ہے۔ جن میں

قرآنہ اری کا لفظ رکھنے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے
و اتقوا اللہ الذی تشاء لونی پس
والا حاتم و لانی اللہ کان علیکم قریبلا
دپ - ع ۱۳

اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم مانگتے ہو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے) اگر شعیبہ کی تفسیر مان لی جائے تو آیت کریمہ میں ایک قسم کی رکاکت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوگا کہ

اے ظالمو! میں تم سے صرف یہی چاہتا ہوں کہ میری اولاد و فامہ اور حسینؑ سے محبت نہ کرنا کہ

قادیانی مشن شیخ مصری کی شیریں کلامی

یہ معنی ایسے رنگ ہیں کہ قابل ذکر ہی نہیں ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ کنارہ کو امام حسن حسین سے کوئی عداوت ہی نہ تھی اسی لئے وہ ان کو کوئی تکلیف نہ دیتے تھے۔ بلکہ یہ کہنا بھی بے جا نہیں کہ حسینؑ اس وقت پیدا بھی نہ ہوئے ہوتے۔

(نوٹ) ہم اس سے بھی بے خبر نہیں ہیں کہ اس آیت کی تفسیریں طرح شیعہ کرتے ہیں اسی طرح اہل لوگوں نے بھی کی ہے۔ جو بھی کرے ہمارے من اس کی طرف ہو گا۔ قرآن کی صحیح تفسیر کرنے کے لئے سیاق و سباق دیکھنا بھی ضروری ہے۔

لطیف! اس جگہ ہم شیعہ کی لطیف تفسیر کا ایک اندازہ پیش کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت شعیبؑ کا قول

یا قَوْمُ أَتَوْا الْيَتَامَانَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ
وَلَا تَحْسَبُوا النَّاسَ شَيْئًا أَنْهُمْ مُدْرِكُوا
فِي الْأَرْضِ مَفْسِدِينَ ۚ بَقِيتُ اللَّهُ
خَيْرٌ لَّكُمْ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ط
(پ ۱۳-۸)

اے میری قوم! چیزوں کا ماپ قیل پورا کیا کرو۔ لوگوں کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں فساد کرتے نہ پھرو، تجارت کا نفع دو خدا

تم کو دے) تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو بعض محقق شیعہ مفسروں نے اس آیت میں بقیت اللہ سے مراد امام مہدی لیا ہے۔ کافی کلینی میں بھی ان کا قول ملتا ہے۔ اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ حضرت شعیبؑ اپنی قوم کو فرماتے ہیں:-

لوگو! خریداروں کو ماپ تول کم نہ دیا کرو کیونکہ امام مہدیؑ تمہارے لئے بہتر ہیں۔

کیا اچھی تفسیر ہے۔ انہی معنی میں کہا گیا ہے کہ پھر خوشی گفت است سعدی در لیلنا
الایا ایہا الساقی ادرکنا ونا ونا ونا

خلافت محمدیہ۔ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کیا ہے تو شیعہ باغ ملک پر ہونی ڈالی ہے قیامت ۳، درخبر المحدث

شیخ مصری سے ہماری مراد شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی ہیں۔ جو زمانہ طالب علمی میں ایک دفعہ مصر گئے تھے۔ اس لئے آپ کو مصری کہا جاتا ہے۔ خیر یہ توہم کبیم ہوئی۔ موصوف نے ایک طویل مضمون مرزا صاحب متوفیؒ کی تائید میں لکھا تھا۔ جس کا ذکر المحدث ۲۷ دسمبر سنہ ۱۳۵۵ میں ہو چکا ہے۔ مصری صاحب چونکہ مرزا صاحب کے مرید ہیں اس لئے آپ نے اس مضمون میں مرزا صاحب کی طرح بہت سے حوائی قلعہ بنائے تھے۔ جن پر المحدث نے کافی مباحثی کی تھی۔

شیخ صاحب پھر جواب دینے کو اٹھے اور خوب پانی بلویا جس کے جواب کی ہمیں ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم اس کا جواب دینا پسے کو پسینا سمجھتے ہیں۔ ہاں آپ نے مضمون کے اخیر میں خاکسار کو ایک نا صافانہ نصیحت فرمائی ہے جس کی قبولیت ظاہر کرنے کو میں یہ نوٹ لکھتا ہوں۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں:-

ایک نا صافانہ گزارش میں اس مضمون کو ختم کرنے سے قبل جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں ایک نا صافانہ گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ امید ہے جناب مولوی صاحب دل نگلی ہوئی اور مجددی سے بھری ہوئی گزارش کو توجہ سے پڑھیں گے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

مکرم مولوی صاحب! کسی مامور من اللہ کے دعویٰ پر غور کرنے کے لئے اصل چیز دیکھنے کے قابل یہ نہیں ہوتی کہ اس پر کیا کیا اعتراضات کئے جاسکتے ہیں۔ اعتراض کا سلسلہ تو نہ پہنچے کبھی ختم ہوا اور نہ قیامت تک ختم ہو سکتا ہے۔ آپ کو دیکھنا یہ چاہئے کہ زمانہ کسی مصلح کی ضرورت کا تقاضا کر رہا ہے یا نہیں۔ پھر یہ کہ اس

مدعی کو تائید الہی حاصل ہے یا نہیں۔ سو اس سوال کو حل کرنے کے لئے کہ زمانہ کوئی الحقیقت کسی مصلح کی ضرورت ہے یا نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی عقلوں کا مریون منت بنانا نہیں چاہا۔ بلکہ یہ فرما کر کہ ہر مدعی کے سر پر خدا تعالیٰ کسی مجدد کو بیوث کرتا رہے گا۔ ہمیشہ کے لئے اس سوال کو حل کر دیا ہے۔ اب ایک طالب حق کے لئے حضرت مسیح موعودؑ (مرزا صاحب) کے دعویٰ کو مان لینا کس قدر آسان ہو جاتا ہے جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ صدی کا نصف سے بھی ذائد حصہ گزر گیا ہے۔ لیکن بجز حضرت مرزا صاحب کے اور کسی نے بھی اس مدعی کیلئے مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

(پیغام صلح لاہور مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۳۵۵ء) المحدث ۱۱ یہ غلط خیال بہت پرانا ہے جو مرزا صاحب نے اپنے آبلع کے دل میں ڈالا ہوا ہے کہ چونکہ اس زمانہ میں میرے سوا کسی اور نے مجددیت کا دعویٰ نہیں کیا اس لئے میں ہی مجدد ہوں۔

میں باور نہیں کرتا تھا کہ شیخ صاحب صلی ذی علم آدمی بھی ایسی فاش غلطی میں مبتلا ہو جائیگے حدیث محمد میں مَنْ یُجِبْ ذَکَکَ لَکَ مَا یَنْتَظَرُ کے الفاظ ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ مجددین اسلام کی خدمت کریں گے۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ اگر محض دعویٰ کرنے سے کسی مدعی کی صداقت ثابت ہو سکتی ہے تو شیخ صاحبؑ گذشتہ زمانے کے مجددین کے حالات غور سے پڑھیں۔ پہلا مجدد خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ کو کہا جاتا ہے۔ انہوں نے کب دعویٰ کیا؟ پھر ان کے بعد جس نے دعویٰ کیا۔ لیجئے! میں آپ کی قسلی لئے دیتا

محدث ۱۱۔ یہ غلط خیال بہت پرانا ہے جو مرزا صاحب نے اپنے آبلع کے دل میں ڈالا ہوا ہے کہ چونکہ اس زمانہ میں میرے سوا کسی اور نے مجددیت کا دعویٰ نہیں کیا اس لئے میں ہی مجدد ہوں۔

ہوں۔ اگر آپ محض دعویٰ کی بنا پر مرزا صاحب کو مانتے ہیں تو غور سے سنئے!

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے مجددانہ حاضرہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان کے بعد پنجاب میں پیر محمد علیشاہ علی پوری مجددانہ حاضرہ بنتے ہیں۔ دکن میں صدیق و نبی دجن بدویشرا بھی مجددیت کے مدعی ہیں۔ مردہ سے آپ ان تین اصحاب کو تو مان لیجئے مگر ہمارا جواب ان سب کو ایک ہی ہے کہ

ہمز بنما اگر داری نہ جو سر
کل از خار است ابراہیم از آذر
خیر یہ تو ایک تمبیدی بات تھی اصل مطلب یہ آپ یوں رقمطراز ہیں:-

۱۔ دوسری بات جو دیکھنے کے قابل ہے وہ تاہدانی ہے۔ سو آپ کے لئے اس کو محسوس کر لیا بھی کوئی مشکل نہیں۔ اگر آپ مقوڑی سی توجہ اس طرف مبذول فرماویں۔ دیکھیں ایک شخص کھڑا ہوتا ہے xx باوجود اس کے کہ وہ مرد خدا ان کے نزدیک علوم دین سے جاہل ہے یس: یہ وہ علمی میدان میں اس کے مقابلہ میں آتے ہیں تو اس کی تلمسے تو حقائق و معارف قرآنی کے دریا بہنے لگتے ہیں۔ لیکن علوم عامیہ کے حصول میں عمریں صرف کر دینے والے غفالت وہی حقائق اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح ایک نفیس و نازک مزاج کا آدمی ایک نہایت ہی بدبودار چیز سے بھاگتا ہے۔ مباہلہ کے میدان میں آتے ہیں تو بلاکت و مصائب کا نشانہ بنتے ہیں، بدو غائیں کرتے ہیں تو الٹ کر انہی پر پڑتی ہیں، مقدمات میں پھنسانا چاہتے ہیں تو ناکامی کا مونہہ دیکھتے ہیں۔ غرضیکہ ہر میدان میں شکست پر شکست کھاتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں وہ جری اللہ اپنی پیشگوئیوں کے مطابق خدا فی تائیدوں و نصرتوں کے سایہ میں چھٹا چھوٹتا اپنے دشمنوں کو دک پر دک دیتا تو تو پر تو تو کرتا چلا جاتا ہے ۲۔ دوسرا

تاریخ مذکور

الحدیث ۱۔ ہم خوش ہیں کہ آپ نے اپنے بیان میں منقح خوب قائم کر دی ہے۔ آپ کے بیان کے تین حصے ہیں:

۱۔ علمی میدان میں مرزا صاحب کا غالب آنا۔ دکن غالب آئے ہیں: آپ کو مرزا صاحب کا سفر دہلی معلوم ہوتا تو ایسا نہ کہتے۔ سنئے! آپ کے مرزا صاحب جب غلامی دہلی کے ساتھ مباہلہ کرنے دہلی گئے تو باوجود مباہلہ کا انتظام معقول تھا۔ تاہم آپ مباہلہ: جھوٹا چکر واپس چلے آئے اور اپنے جواہر علیہ نہ دکھائے حالانکہ اس کام کے لئے یہ موقع بہت اچھا تھا۔

دوسرا میدان مقابلہ دہلی تھا۔ جب مولانا محمد حسین لودی نوئی سے مرزا صاحب کا مباہلہ ٹھیک کیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب مباہلہ مبادی ہی میں وقت ضائع کر کے خاموش ہو گئے۔

تیسرا میدان تفسیر نویسی میں مقابلہ کے لئے لاہور متحر ہوا۔ جس میں آپ کا دوسٹہ سخن پیر محمد علی شاہ گولادی کی طرف تھا۔ پیر صاحب تو مع خدام کے لاہور پہنچ گئے تھے مگر مرزا صاحب نے قادیان نہ چھوڑا اور یہ غلط کیا کہ پیر صاحب کے ساتھ بہت سے سرحدی بھیمان آئے ہوئے ہیں تبلیغ رسالت علیہ السلام اس مضمون میں آپ نے مباہلہ کا ذکر بھی کیا ہے اس میں تو آپ نے بہت بڑی ناواقفیت کا ثبوت دیا،

مرزا صاحب کے واقعات زندگی جاننے والوں پر مخفی نہیں کہ صحیح معنی میں مرزا صاحب کا مباہلہ صرف ایک دفعہ ہوا دیگر هیچ۔ یہ مباہلہ کب ہوا، کس جگہ ہوا اور کس سے ہوا۔ صوفی عبدالحق غزنوی شاگرد مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے ساتھ امرتسر میں ۱۸۹۲ء میں جب مرزا صاحب ڈپٹی آتم علیا کے ساتھ مباہلہ کرنے آئے تھے، بتنام عید گاہ بیرون دروازہ رام باغ ہوا تھا۔ جس کی بابت فریقین نے بالمقابل دعا کی تھی۔ بس اس کے سوا اصل معنی میں کوئی مباہلہ نہیں ہوا۔ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوا؟ اور کیا ہونا چاہئے تھا؟ اس کے متعلق مرزا صاحب

اعلان کرتے رہے کہ

مباہلہ کا اثر فریق مخالف پر ایک سال تک ہونا ضروری ہے (راز حقیقت)

مگر ایک سال کیا کئی ایک سال گزر گئے۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب فوت بھی ہو گئے مگر صوفی صاحب زندہ رہے۔ کیا مرزا صاحب کو مباہلہ میں یہی کامیابی ہوئی تھی جس پر شیخ صاحب فرخ کا اظہار کرتے ہیں۔

اس کے سوا جتنے واقعات میں مرزا صاحب اور ان کے اتباع مباہلہ کا دعویٰ کرتے ہیں محض غلط افواہ ہے۔ شیخ مصری صاحب اگر کچھ ثبوت رکھتے ہیں تو پیش کریں

ادھر آپا سے ہمز آڑ مائیں
تو تیر آزما ہم جگر آڑ مائیں

۳۔ شیخ صاحب نے اس اقتباس میں مرزا صاحب کی نشان نمائی کا بھی ذکر کیا ہے اسے دیکھ کر ہم حیران شہد رہ گئے کہ شیخ صاحب جو لاکھن سے قادیانی جماعت میں شریک ہو کر سفید ریش ہو چکے ہیں انہوں نے مرزا صاحب کی نشان نمائی کا دعویٰ کیوں کیا جبکہ واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے متحدہ ان نشانات میں سے کوئی ایک بھی صحیح ثابت نہیں ہوا۔

مصری صاحب! ذرا کان لگا کر سنئے اور گوش دل سنئے! مرزا صاحب نے شہادۃ القرآن میں اپنی تین اہم پیشگوئیوں کا ذکر کر کے ان کو تین بڑی قوموں سے متعلق قرار دیا ہے۔

ہندوؤں کے لئے آپ نے ہندوت لیکھ رام والی پیشگوئی بتائی ہے۔ عیسائیوں کے حصے میں ڈپٹی آتم والی پیشگوئی آئی۔ مسلمانوں کے حصے میں آپ نے منکوحہ آسمانی کی پیشگوئی کا نشان دیا۔

ہمارے خیال میں یہ تینوں پیشگوئیاں مراۃ غلط نکلی ہیں۔ جن کے غلط ہونے کی تفصیل ہمارے رسالہ البہائم مرزا میں کی گئی ہے۔ یہاں ہم اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں جو خاص مسلمانوں کے حصے میں آئی یعنی نکاح آسمانی والی پیشگوئی۔ اس کا صلہ قیمت ۹ روپے خیر الحدیث امرت سر

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور انجمن اہل حدیث

یادِ قسطنطنیہ مولوی محمد امجد علی صاحب خطیب، مقرر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس (دہلی)

دنیا کا تمدن اس کا مقاضی ہے کہ ہر چیز کا تعارف کرایا جائے۔ جس کو نشر و اشاعت اور تبلیغ کے ساتھ ہی موسوم کیا جاسکتا ہے اور یہ پاکستان بھی یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بلغوا عنی ولو آتہ"

اس لئے ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی اشاعت میں ہر ممکن کوشش کرے۔ لہذا تمدن دنیا کے لئے ضروری ہے کہ مسلم اشاعت کے لئے کوئی انجمن بنائے تاکہ منظم عملی قدم اٹھے۔ نیز ہر مسلم دوسرے مسلم کی اسلامی اشاعت میں ہر طرہ امداد کیلئے تیار رہے۔

"آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس" انہیں اغراض کے ماتحت علمائے دین و علمبردارانِ قرآن و حدیث

نے یہ انجمن قائم کی اور تمام ہندوستان کے اہل حدیث کو اس کے ساتھ شلک ہو جانے کی تلقین کی لیکن انقلابات کے باعث اس میں تساہل و کس تاہل ہو گیا۔ اور بڑھتی ہوئی ترقی رک گئی۔ تاہم اس کے سالانہ تبلیغی اجلاس مختلف مقامات پر ہوتے۔

اس سال آدھ میں سالانہ اجلاس کے موقع پر اس پرانی عمل روش کو بیدار کرنے اور باہمی ربط و اتحاد پیدا کرنے کی غرض سے ایک شعبہ قائم کیا جو تمام ہندوستان کے اہل حدیثوں کو خواہ وہ پہلے ہی سے اپنے مقام پر عمدہ فرائض انجام دے رہے ہوں۔

سب کو مل جل کر ایک آواز اور اتحاد سے کام کرنے پر آمادہ کرے۔ ذاتی اختلافات اور انفرادی رائے کے غلط و وقار کو جماعتی مفاد پر قربانی کر دینے کی تلقین کرے۔

اس شعبہ کی ذمہ داری بالاتفاق مجھ پر رکھی گئی جس کے جوکل ضامین مخطور کر کے کام شروع ہو چکا ہو جس کا اعلان اپنے مذہبی جماعت میں بھیج چکا ہوں۔ اس ذیل میں تمام جماعتی انتخابات و رسائی سے

درخواست کرونگا کہ جب کوئی مضمون دفتر سے پہنچے تو جماعتی مفاد کی خاطر اس کی اشاعت میں تاہل نہ کریں۔ تبلیغ | اتنا اہم اور ضروری کام ہے کہ صحیح طور پر اس کی انجام دہی شکل ہے تاہم انسان کا فہم جن حسن تدبیر اور کوشش ہے۔ اس ذیل میں میری خواہش

ہے کہ ہر مقام پر افراد اہل حدیث اپنے اتحاد کا ثبوت انجمن کی شکل میں پیش کریں اور پھر ان کا تعلق تبلیغ کی انجمن سے کریں اور تمام تبلیغ کی انجمنیں ایک موبائی انجمن قائم کر کے اس سے متعلق رہیں۔ اس طرح وقتی ضروریات اور وقتیہ مشورہ باہم کر کے ترقی کی راہ

پر گامزن ہوں اور ہر مقامی انجمن اپنے حلقہ و علاقہ میں مذہبی نشر و اشاعت اور تبلیغ کے فسران فاضل خوش اسلوبی سے انجام دے۔ اور اپنے پروگرام و کارروائی سے تبلیغ کو اور ہر تبلیغ موبائی انجمن کو اور موبائی انجمن مرکزی آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی کو مطلع کرتے رہا کریں۔

اس باہمی ربط و اتحاد اور عملی اقدام سے جو فائدہ مقصود ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال ہی میں ظاہر ہو جائیگا۔ امید تو یہی ہے کہ ہر انجمن اپنے حلقہ میں تبلیغی فرائض انجام دے رہی ہوگی۔ لیکن نظام ادب باہم اتحاد سے جو نتائج برآمد ہونگے وہ زیادہ خوشگوار اور حوصلہ افزا ہونگے۔ اس لئے تمام انجمنہائے اہل حدیث کو بلا تاہل اور غلغلہ طور پر مرکزی کانفرنس سے ملحق ہو جانا چاہئے۔

انجمنہائے اہل حدیث | اس عرصہ میں باہمی مرا جو دفتر سے ہوئی اس کے جوابات آپس میں۔ بعض بہت مفصل اور خوش کن ہیں جیسا کہ مرکزی انجمن اہل حدیث آدھ سے مولانا عبد الوہاب صاحب صدر انجمن کا خطبہ انجمن اہل حدیث میوات وغیرہ۔

میں نے اس کام کو تیزی سے کرنے کی غرض سے

علاقہ میوات کا دورہ کیا۔ چونکہ یہ وہی کے قریب ہے اس کا سفر میرے لئے ایک مدت تک سہل تھا۔ میں نے انجمن کے کاغذات اور رجسٹر دیکھے جس سے انکی تبلیغی کارروائی اور علاقہ میوات میں مذہبی تحریک و تبلیغ کا سرگرم پروگرام معلوم ہوتا تھا۔ دیکھنے سے بہت خوش ہوئی۔ یہ کارروائی صرف کاغذی یا ریا سے متعلق نہ تھی بلکہ جب میں نے علمائے دارالعلوم شکاروہ کے ہمراہ علاقہ کا حسب استطاعت دورہ کیا تو مجھے خود شاید یہ یوں یا نہ یہاں کی جماعت میں عمل و اخلاص کی روح پیدا ہو گئی ہے۔ ساتھ ہی ہر جگہ کی جماعت خود تبلیغی کام انجام دے رہی ہے اور یہی میرا مقصد ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا۔ اگر دوسرے علاقہ میں اہل حدیث حسن تدبیر اور فرائض سے کام شروع کر دیں تو کامیابی نزدیک تر اور مل قرین ہے۔ اب وقت ہے کہ جماعت بیدار ہو اور عملی قدم متحدہ طور پر اٹھایا جائے۔ کم از کم تمام ہندوستان میں قرآن و حدیث کی کما حقہ اہم تبلیغ کی جائے جو ہر مسلم کا فرض اولین ہے۔

مکرر گزارش ہے کہ تمام انجمنہائے اہل حدیث اپنی کارروائی سے فی الحال ماہ ماہ مطلع کرتے رہیں تاکہ مزید ترقی کے لئے مفید تنقید پروگرام بنایا جاسکے۔ اس جماعتی مفاد کو اپنی ذاتی یا صرف مقامی مفاد پر ترجیح دیں۔ یہی مسلم کی شان شایاں ہے۔ اب تک حسب ذیل کام ہوا ہے۔

انجمنہائے اہل حدیث | جنہوں نے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی سے اپنا الحاق کیا ہے۔ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ امید ہے دوسرے مقامات کے حضرات بھی جلد ہی الحاق کر کے نظام عمل کا موقع دیں گے۔

(۱) انجمن اہل حدیث دارانگر بنارس

(۲) مرکزی انجمن اہل حدیث آدھ

(۳) انجمن اہل حدیث غازی پور

(۴) انجمن اہل حدیث محمدیہ باڈی دیاست صولپور۔

(۵) انجمن اہل حدیث محمدیہ لشکر گوالیار۔

(باقی مضمون صفحہ ۱۳۹ کا کالم اول پر دیجیے)

حیات طیبہ - جدید ڈیزائن (مولانا شبیدہ دہلوی) کی مکتوبہ سوانح حیات مع مختصر سوانح حضرت سید محمد باقر عظیمی دہلیوی

آمین بالجبر

(از نظم حافظ محمد شریف صاحب سیالکوٹی)

ناظرین کرام! مذکورہ القصد مسئلہ جن پر آج کچھ عرض کرنا ہے اتنا واضح ہے کہ حدیث دان غلطی علم اکرام بھی اس کے دلائل قوی مان کر قائل ہو گئے ہیں جیسکہ آئندہ سطور میں آپ پر روشن ہو جائیگا۔ لیکن آپ لوگ سمجھ دیکھتے ہیں کہ عوام الناس اسی مسئلہ کی وجہ سے شور مچاتے بلکہ فساد برپا کرتے ہیں۔ اس لئے آج کی صحبت میں قارئین کرام کے سامنے اصولی طور پر اس کی حقیقت عرض کرتا ہوں۔ دما تو فیق الا بالہ مسئلہ آمین بالجبر یا کوئی بھی اہل حدیث کا مسئلہ سمجھنے اور سننے سے پہلے دو امروں کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ اول محدثین (رجہم اللہ) کے دلائل کا ماخذ۔ دوم علمائے حنفیہ کا اصول۔

امراول | کا بیان اس طرح ہے کہ محدثین کی جماعت بغیر کسی ایسی بیعت اور ذاتی خیال کے صرف قرآن اہل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث کی تابعداری کرتی ہے۔ جب انہیں حدیث صحیح یا قرآن عزیز سے دیس مل جائے تو یہ جماعت قطعاً کسی کا انتظار نہیں کرتی۔

نہی مضمون میں ان کی صدا ہے کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم جو کچھ ہوئے مصطفیٰ کی گفتار امت و مجھ کسی کا قول و کردار

امردوم | کا بیان اس طرح ہے کہ علمائے حنفیہ اور پھر اہل اصولی قائم کرتے ہیں۔ پھر اسی اصول کو نچھوڑنے اور اپنی بات کو صرف امتیاز کے قیوں اور قیاس قیاس آرائیوں سے موہیں کنا چاہتے ہیں۔ اسی غرض کی کتابوں میں جتنے بزرگ اسے اقول۔ مشہور امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے کہ ہم قطعاً آمین نہ کہے وہ قطعاً مانہ نہ دلیں (لیکن اپنی کتاب دیر خلا

امام محمدؒ میں ان کے شاگرد امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ امام اور معتدی دونوں آمین پکارتیں۔ لیکن بلند آواز سے نہ کہیں۔ اور طعن یہ کہ نہ تو امام صاحب نے کوئی حدیث پیش کی ہے اور نہ ہی امام محمدؒ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان ذکر کیا ہے جس میں آمین بلند آواز سے پکارنا منع ہو۔ بلکہ کسی مرفوع حدیث میں قطعاً کوئی حکم نہیں ہے کہ معتدی آمین دل میں کہے دجیا کہ رسمی خفیوں کا طریقہ ہے) ان یہ دیگر امر ہے کہ آمین بلند آواز سے ہو یا نہ ہو کہ آواز سے کہی جائے۔ اب محدثین کے اصول کے مطابق آمین بالجبر کے دلائل بغور پڑھیں :-

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ رَافِعًا بِهَا صَوْتَهُ دَاوُدَ دَاوُدَ جلد ۷ صفحہ ۱۲۷)

آنحضرت کے صحابی و اہل بن جبر کہتے ہیں کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پڑھتے تھے وَلَا الضَّالِّينَ پکارتے تھے آمین اور بلند کرتے تھے اس کے اپنی آواز۔

(۲) آپ کی آواز بھی اتنی ہوتی کہ پہلی صف کے تمام لوگ آپ کی آمین سن لیتے۔ چنانچہ ابو داؤد کے اسی صفحہ میں ہے :-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ فَلْيُرِ الْمُسْلِمُ عَلَيْهِ وَلَا الضَّالِّينَ وَتَقَالَ آمِينَ حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ يَتَّبِعُ مِنَ الْقَوْمِ الْأَوَّلِ۔

(۳) تلمیذ الجیر علیہ السلام میں حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت جب سورت فاتحہ کی قرات سے فارغ ہوئے تو اپنی آواز بلند کر کے کہتے آمین!

(۴) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ دکنز العمال جلد ۴ صفحہ ۲۱۰) ماخوذ واضح البیان حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب وقت کہتے وَلَا الضَّالِّينَ تو کہتے آمین بلند کرتے ساتھ اسی (آمین) کے آواز اپنی الا

(۵) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ قَالَ أَذْكَرْتُ بِمَا يَتَّبِعُ بَنِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ فِي هَذِهِ الْمَسْجِدِ يَتَّبِعُونِ الْمُسْجِدَ إِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا الضَّالِّينَ وَفَعَّلُوا أَصَوَاتَهُمْ بِآمِينَ

امام مالکؒ کے دادا استاد اور حدیث کے سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کے استاد میں عطاء بن ابی ریحاح کہتے ہیں کہ میں نے دوسو اصحاب رسولؐ کو بیت الخرام مسجد میں دیکھا ہے کہ جس وقت امام کتا وَلَا الضَّالِّينَ تو وہ دوسو صحابہ کرام اپنی آوازیں اونچی کرتے ساتھ آمین کے (تعلیق المجد)

بر خلاف اس کے ایک ہی مرفوع متصل حدیث نہیں ہے جس میں یہ ذکر ہو کہ بلند آواز سے آمین نہ پکارے یا آمین دل میں کہے۔

صاحبان! صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے عمل نہ کرنا اور اپنے امام کی بات پر بے رہنا اہل سنت میں سے کسی ایک کا بھی مذہب نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب عقیدۃ الجلیہ میں فرماتے ہیں کہ جو شخص حدیث رسول اللہؐ پہنچ جانے پر نہیں مانا وہ دو حال سے غالی نہیں ہے۔ اول نفاق خفی۔ دوم حق جلی۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب اپنے فتاویٰ کے شروع میں فرماتے ہیں۔ رقیاس اہل اجماع سے جو مسائل (مسائل) کے مخالف ثابت ہوتے ہیں وہ محض باطل و ناکارہ اور فضول ہوا کرتے ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس دماغ کے بعد کسی شرعی حکم کا غور ہونا بالکل ناجائز بات ہے۔ جتنے بھی بات کی تہہ اندر حق کو پہنچ جاتا ہے تو کبھی خطا بھی کر نہیں

آمین بالجبر (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

شاہد ہے۔ لہذا جو صاحب سنت بڑا یا کسی دیگر سنت سے اعراض کرتے ہیں۔ وہ قرآن مجید کی اس وعید پر خود کریں۔ **فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم دثا** وما علينا الا البلاغ

فاسد نہیں ہوتی دقتوں پر رشید بیحد دوم شخص مثلاً پس اسے برادران اسلام! آپ کو چاہئے کہ جب کوئی مسلمان بلند آواز سے آمین پکارتے تو آپ کو ہرگز نہ چڑھنا چاہئے۔ کیونکہ پیغمبر عربی (مسلم) کی صحیح سنت یہی ہے نیز مسلمہ بزرگان کا عمل اس پر

مگر جب کسی مسئلہ کو معلوم ہو جائے تو ہر خطا میں اس امام مجتہد کی تقلید کرنا ناوہبی نہیں بلکہ حرام ہے۔ اب ہم تارین کرام کے سامنے وہ مسائل پیش کرتے ہیں کہ جن میں حدیث دان علما نے خفیہ لے حدیث پہنچ جانے پر اپنے امام کا قول ترک کیا ہے۔

شال اول ۱۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حقیقہ کرنا مکروہ ہے والفقہ المشرقیہ۔ ختم ۱۴۰۰ ہجری شمس ۱۲۸۰ھ کا نام لیکن چونکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ آپ نے اپنے فواسط کا حقیقہ کیا لہذا متاخرین خفیہ اپنے امام کا قول ترک کر کے سنت کے قائل ہو گئے۔

دوئم ۱۔ امام صاحب کے نزدیک شوال کے چھ روز سے مکروہ ہیں دعا لکھیری (وصفی) لیکن چونکہ صحیح مسلم شریف میں ان روزوں کے متعلق حضورؐ کا فرمان موجود ہے۔ لہذا حدیث دان علما نے خفیہ ان کے قائل ہیں۔

سوم ۱۔ امام صاحب آمین کہنے سے امام کو بندہ کرتے ہیں۔ لیکن آپ کے شاگردوں کو حدیث لکھی لہذا وہ ہر دو (امام و مقتدی) کے کہنے کے قائل ہو گئے چہاٹم ۱۔ پس اسی طرح امام صاحب آمین بالجبر کے قائل نہیں لیکن شیخ عبدالحق حنفی حدیث دہلوی کو حدیث پنج مثنیٰ اس لئے وہ آمین بالجبر کے قائل ہو گئے پنجشتم ۱۔ مولانا عبدالحق حنفی کا فرمان سنئے والانصاف ان الجہم قوی من نیث الدلیل (تعلیق المجد)

ششم ۱۔ علامہ ابن ہمام حنفی رفع القدر میں فرماتے ہیں کہ اگر یہ معاملہ (آمین کا) میرے سپرد ہو تو میں اس اختلاف کو یوں رفع کروں گا کہ (ضعف) کی روایت کے مطابق زیادہ زور کی صحیح والی (آواز سے نہ کہنا ہے اور جہر والی روایت کے معنی ہیں درمیانی آواز سے پکارنا الم)

مفتم ۱۔ مولانا رشید احمد گلوہی حنفی فرماتے ہیں کہ ائمہ خفیہ (حدیث دان) کو جواز جہر میں اختلاف نہیں ہے۔ اگر خود حنفی بھی آمین بالجبر کہے تو اس کی ناز سے ملاحظہ ہر مدارج النبوت جلد ۱ ص ۴۰۰۔

بریلوی مشن

تاکید توحید و سنت

از مولوی عبد الرحیم صاحب بخیرہ — پنڈی مرزا ضلع گورداسپور

مذہب کے لئے تم نہ قبروں پہ جساؤ
پہ غیروں کے در پر نہ گردن جھکاؤ
یہ لعنت ہے لعنت اہی! مان جساؤ
نہ تم میں یہ طاقت جو چاہو سو پاؤ
نہ دکھ درد کا کچھ علاج ان سے پاؤ
تو کیوں ان کے در پر یہ ماتھا جھکاؤ
کہ جن کو تمہیں اپنے ہاتھوں بساؤ
یو نہی کہہ کے مشرک ہیں نہ ستاؤ
تمہیں کیا خبر خیر اپنی منساؤ

اگر تم وسیلے کے طالب ہوو آؤ
نبی کو بس اپنا وسیلہ بساؤ
مطلع اپنا دنیا میں ان کو بناؤ
ادارب کے حق تم کرو اور کراؤ
تو شیوہ نہیں تم آسے بھول جاؤ
تو کافر بنو اور جہنم میں جساؤ
بھی قبروں پہ جا کر نہ غدیں چڑھاؤ
جو ہو گئے تو کوئی سند تم دکھاؤ
نہ بھولے سے بدعت کے نزدیک جساؤ
لو بدعت کی تعریف بھی سنئے جساؤ
مگر آس کا اصلا شرع میں نہ پاؤ
اور ہر اک مسلمان کو ممبر بساؤ

اگر مشرکوں سے کہیں اسے برادر!
اک اللہ کو سمجھو مشکل کشا بس
کرو نہ کبھی غیر سے استعانت
نہ غیروں میں قدرت جو مانگو سو دیدیں
نہ بیٹا نہ بیٹی نہ محبت نہ ایذا
تو پھر کس لئے ان سے مانگو مرادیں
غضب ہے اسی مٹی چونے سے مانگو
تو کہتے ہیں ہم ان کے غائب نہیں ہیں
مگر یہ وسیلہ ہمارا ہیں رب تک

ولے ان سے کہتا ہوں للکار کریں
تمہیں اک وسیلہ عجب تر بتاؤں
نبی کا وسیلہ ہے قرآن و سنت
خدا کا دیا کھانے والا ہمیشہ
خدا اپنے بندوں سے غافل نہیں جب
جو غافل نہیں تم سے تم آس کو چھوڑو
کرو نہ کبھی تعزیے کی پرستش
یہ مشرک بہشتوں میں داخل نہ ہونگے
کبھی مشرک کے کام کرنا نہ ہرگز
مگر کیا ہے بدعت کہ بچنا ہے جس سے
شریعت سمجھ کر کوئی کام کرنا
کرو ہر جگہ بزم توحید قائم

یہ بخیرہ کا کہنا اگر سے گوارا
تو اٹھو چلو۔ کچھ عمل کر دکھاؤ

دار و درویش علم تصوف میں توحید و توحید کے بزرگ شیخ علی حیدر علی کی کتاب ہے۔ قیمت یہ ہے۔ ۱۰۰۔ غیر المجلد

مولانا اشرف علی صاحب کے حکم کی تعمیل

(ادظم محمد مسلسل صاحب سے پوری)

سزناں علماء و درجہ حضرت مولانا المحترم صاحب اشرف علی صاحب تھانوی کی تصانیف سے ایک رسالہ الاقتصاد فی بحث التقلید والاقتداء ہے۔ اس رسالہ میں مولانا موصوف نے فضائل امام صاحب ابوحنیفہ بیان کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں پیدائش پائی تھی۔ چنانچہ آپ کی اصل عبارت یہ ہے۔

برکات اہل بیت نبوت مفتاح السعادة میں ہے کہ آپ کے والد ثابت کی وفات کے بعد آپ کی والدہ صاحبہ سے حضرت جعفر صادق نے عقد فرمایا اور آپ نے حضرت جعفر کی گود میں پرورش فرمائی۔

(الاقتصاد مطبوعہ دہلی ص ۵۵)

احقر کی نظر جب اقتصاد کے اس مقام پر پڑی تو تعجب ہوا کہ اتنے بڑے عالم سے ایسی غلطی۔ جرد و بزرگ کا سال پیدائش سن انسی پھری ہے۔ دونوں بزرگ ایک ہی سال میں پیدا ہوئے ہیں۔ چھوٹی سی کتاب اکمال فی اسماء الرجال صاحب مشکوٰۃ کی ہے۔ اس میں دونوں اماموں کا سنی ولادت مشہور لکھا ہے احقر نے بذریعہ محروم حضرت ممدوح کو توجہ دلائی تو یہ جواب آیا۔

میں شبہ کی یہ تقریر سمجھا کہ جب امام ابوحنیفہ اور امام جعفر صادق ہم عمر ہیں اور والدہ کا دل سے بڑا پرنا لازم ہے تو امام صاحب کی والدہ حضرت جعفر صادق سے بھی اتنی ہی بڑی ہونگی پھر ممکن کیسے کیا گیا اگر یہی تقریر مراد ہے تو اس میں کوئی وجہ اشکال کی شبہ میں نہیں آتی۔ کیا اپنے سے بڑی عمر کی عورت سے نکاح عقدا نہیں اگر امام صاحب اپنی والدہ کی پندرہ یا بیس سال کی

عمر میں ہی پیدا ہوئے ہیں تو وہ حضرت جعفر صادق سے بھی پندرہ بیس سال بڑی ہونگی تو مشکوٰۃ کا ناکح سے آخرا بڑا ہونا بکثرت شایع واقع ہے۔ البتہ اس صورت میں لفظ گود پر شبہ ہو سکتا ہے۔ سو جہاں سے یہ روایت نقل کی گئی ہے اس کی عبارت عربی ہے۔ اس میں لفظ جعفر ہے جس کا مشہور ترجمہ گود ہے۔ نقل کے وقت دونوں حضرات کا ہم سن ہونا ذہن میں نہ تھا۔ اس لئے یہ ترجمہ کر دیا گیا۔ اب یہ کہا جاوے گا کہ عمر کے معنی مجازی ہیں یعنی رعایت و عنایت جیسے بزرگوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنی آغوش رحمت میں لے لیجئے۔ اس مضمون کی نقل کے وقت جو کتابیں سامنے تھیں ان میں بعض اس وقت نہیں ملیں درود شاید کچھ اس سے زیادہ لکھ سکتا (۸ شوال ۱۳۸۷ھ)

ماہ رجب سن رواں میں احقر نے پھر حضرت مولانا کو توجہ دلائی کہ آپ اس عبارت پر کتب تاریخ سے روشنی ڈال کر صاف کر دیں اور بذریعہ تحریر شائع کر دیں تاکہ ناظرین الاقتصاد کو مغالطہ نہ لگے۔ اس کا یہ جواب آیا۔

اب طبع کتب وغیرہ مشقت کا کام نہیں ہو سکتا غدر نامہ ملاحظہ ہو۔ آپ تحقیق کر کے شائع کر دیجئے۔ میں رو نہ کروں گا۔

حضرت ممدوح نے یہ کام مجھ ناچیز کے سپرد کیا۔ احقر علی بے بضاعتی سے معذرت ہے نہ کتب تاریخ کا ذخیرہ موجود ہے۔ ہر دو حضرات کا ہم سن ہونا تو مسلم ہے۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حالات اردو میں جہاں تک نظر سے گزرے ان میں کہیں یہ نہیں دیکھا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے امام جعفر نے نکاح کر لیا۔

طہ حکم تو ہو سکتا ہے (داہدیث)

واللہ اعلم! ایک حکایت علامہ زمیری نے حوالہ الجوان کبریٰ میں ابن شبرمہ سے نقل کی ہے۔ اُس سے ثابت ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تھے ہیں اور امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے ملے ہیں۔ ہر دو بزرگوں سے تعارف نہ تھا۔ اگر امام صاحب کی والدہ صاحبہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ہوتیں تو امام جعفر ضرور واقف ہوتے۔ وہ حکایت یہ ہے۔

قال ابن شبرمہ دخلت انا و ابوحنیفہ علی جعفر بن محمد الصادق رضی اللہ عنہ فقلت هذا الرجل فقیہ العراق فقال لعلہ یقیس الدین برائہ و هو لعمان بن ثابت و لعمان بن ثابت اسمہ الا ذلک ایوم فقال ابوحنیفہ نعم فقال جعفر الصادق ان الله ولا یقیس الدین برائہ فأت اول من قاس المیس اذ قال انا غیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین فاحطاً بقیاسہ و ضل الی ان قال فانما نعت نحن ومن انفتن فنقول قال الله و قال رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم و نقول انت و اصحابک سمعنا و بینا فی فعل الله بنا و بکم ما شاء۔

(ترجمہ) ابن شبرمہ نے کہا کہ ہم اور ابوحنیفہ امام جعفر صادق کے یہاں گئے میں نے عرض کیا کہ یہ شخص عروق کا فقیہ ہے امام جعفر صادق نے فرمایا کہ شاید یہ وہی شخص ہے جو دین کو رائے سے قیاس کرتا ہے یعنی نعمان بن ثابت۔ ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ میں نے اسی دن ابوحنیفہ کا نام سنا۔ امام ابوحنیفہ بولے کہ میں وہی شخص ہوں۔ امام جعفر صادق نے کہا کہ خدا سے ڈر اور دین میں اپنی رائے سے قیاس مت کر پہلا قیاس کرنے والا ابلیس ہے جو اس نے کہا تھا کہ میں آدم سے اچھا ہوں مجھ کو تو نے آگ سے بنایا اور آدم کو مٹی سے۔ ابلیس اپنے قیاس میں چکا اور مگر وہ بڑا بہانہ لگا کہ ہم لوگ اللہ کے مخالفین کھڑے ہوں گے۔ ہم کہیں گے قال الله و قال رسول الله اور تم اللہ کے مخالفین کہیں گے کہ ہم نے سنا اور جاری رائے یہ ہوئی

الاشرف علی صاحب تھانوی کی تصانیف میں سے ایک رسالہ الاقتصاد فی بحث التقلید والاقتداء ہے۔ اس میں مولانا موصوف نے فضائل امام صاحب ابوحنیفہ بیان کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں پیدائش پائی تھی۔ چنانچہ آپ کی اصل عبارت یہ ہے۔

پھر جو اہل مذہب ہمارے تبار سے ساتھ کریگا۔
امام جعفر صادق کا یہ فرمانا کہ شاید یہ وہی شخص ہے
اور امام ابو حنیفہ صاحب کا یہ کہنا کہ میں وہی شخص ہوں

اہل حدیث کا نفرنس اور انجمن اہل حدیث

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

اہل حدیث فلسفین (اجاب جنہوں نے اپنے اپنے
مقامات پر انجمن کی تشکیل کا وعدہ کیا ہے اور کوثر
کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ دوسرے حضرات بھی اپنے
مقامات پر انجمن نہ بنانے کی شکل میں انجمن بنائیں گے
وعدہ کرنے والے حضرات ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔
(۱) شیخ محمد یوسف صاحب اگر۔
(۲) حافظ عبدالمجید صاحب سوداگر پارہ کوٹہ
(۳) مولوی عبد الرزاق صاحب مدرسہ جعفریہ منگ
ضلع بستی۔ (۴) مولوی داؤد حسن صاحب انصاری
جامع مسجد جبل پور۔
نوٹ:۔ صدر دفتر تمام اہل حدیث حضرات سے
درخواست کرتا ہے کہ نظام قائم کرنے کے لئے اپنے
مقام پر انجمن بنائیں اس کا الحاق صدر دفتر سے کریں
میز الحاق کی منظوری کا انتظار نہ کریں بلکہ ہدایات اور
پر وگرمہل طلب کریں۔ پہلے پرمحل کریں۔
دستور العمل برائے انجمن ہائے محققہ

(۱) اپنے علاقہ و علاقہ میں تبلیغ کا مقولہ انتظام کرنا۔
(۲) جماعتی ضروریات و مذہبی حالات کی نگہداشت کرنا۔
(۳) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی ہدایات و ہدایات پر عمل
اشاعت کرنا۔
(۴) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے ممبران کی توسیع کرنا
(۵) ممبران کی فیس مبری وصول کر کے صدر دفتر کو روانہ کرنا
(۶) اپنی کارگزاری کا نامہ صدر دفتر کو مطلع کرنا۔
(۷) اپنی آمد و خروج کا گوشوارہ ماہ بیاہ صدر دفتر میں

فرائض ممبران

(۱) باہم اتحاد و اخوت قائم کرنا۔
(۲) قرآن و حدیث کی نشر و اشاعت میں معاون بننا۔

ان جہلوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ میں اگلے ہر وہ بزرگ
کا کھارٹ نہ تھا۔ اگر امام ابو حنیفہ کی والدہ امام جعفر کی
گھر میں ہوتیں تو یہ اس طرح کی گفتگو نہ ہوتی۔

(۳) رسومات غیر شرعیہ سے باز رہنا اور دوسروں کو روکنا
(۴) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تجاویز و ہدایات
پرمحل کرنا۔

راقدہ عبدالحکیم خطیب، مہتمم صدر دفتر
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس حلی

اہل حدیث حضرات سے درخواست

(راشد علیہ السلام رہا پیغمبر پر ہی)

ہر اور ان اہل حدیث اہل ہندوستان کی سیاست میں
ایسا انقلاب آنے والا ہے جو کسی کے روکے رک نہیں
سکتا۔ اس لئے آج جو قوم اپنی بیداری اور تنظیم کا ثبوت
دیگی کل اس کو اس پر مکمل سکے گی اور جو آج غفلت
میں پڑی رہے گی اس کی سیاسی موت یقیناً اور مذہبی
زندگی نزع میں ہوگی۔ اس نظریہ کے ماتحت تمام قومیں
اپنی اپنی بیداری کا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ ان کے
لینڈ اور اکابر، ذمہ دار ان کو مجبوراً توجہ دے کر بیدار
کر رہے ہیں۔ مگر ہمارے اہل حدیث خواب غفلت میں
پڑے خراٹے لے رہے ہیں۔ اس کے ڈکے کی آواز
سنائی بھی دیتی ہے تو غیبت و کمزور۔
اسی فردی سلطنت سے مردم شماری ہونے والی ہے
جو قوم بیداری اور قتل سے کام لے لیں آئندہ اس کو زندہ رہنے
کا حق ہوگا۔ ورنہ نہیں۔ اکثریت کو شان ہے کہ اقلیت کو
مغالطہ میں ڈال کر مردم شماری میں اپنے اندھ فم کر لیں
تو آئندہ اپنی من مانی مراد حاصل کرنے میں آسانی
ہوگی کسی کی خوشی ناخوشی کا خیال نہ کرنا ہوگا۔ چنانچہ
کانگریس اور ہندو جاسا کو شان ہے کہ سکھ اور اچوت
و غیرہ اپنا مذہب اور قومیت صرف ہندو لکھائیں۔
اسی طرح مسلم لیگ چاہتی ہے کہ حنفی، شافعی، شیعہ، سنی
اہل حدیث و غیرہ اپنا مذہب اور قومیت صرف مسلم

لکھائیں۔ لیکن سکھ اقلیت کے ذمہ دار افراد
اپنی قوم کو گمراہ رہے ہیں کہ ہم اپنا مذہب اور قومیت
ہندو اکثریت سے الگ سکھ لکھوائیں اسی میں آئندہ
ہماری مذہبی و سیاسی زندگی باقی رہے گی مسلمانوں
میں مشیخہ اقلیت اس پر جی ہوئی ہے کہ ہم سنی مسلم سے
علحدہ اپنا مذہب لکھوائیں جو چارہ عقیدہ ہم
جس کے ہم عامل ہیں۔

اہل حدیثوں کے بعض حساس اور باہر افراد نے
بھی اعلان کیا کہ اہل حدیث اپنا مذہب اہل حدیث
لکھوائیں۔ مگر ذمہ دار افراد کی اس کے تعلق جو کوٹھیں
ہوتی چابٹیں وہ نہ ہوئیں اور نہ ہو رہی ہیں۔ انہیں
عوام کو آگاہ کرنے کے لئے جیلے ہوئے نہ جوتے ہیں۔
نہ اخبارات میں پے درپے بیانات شائع ہوتے ہیں
اس غفلت کا ادنیٰ خیال آئندہ یہ ہو سکتا ہے کہ
بجس قانون ساز میں جب کوئی قانون بنے گا تو ان
مذہب والوں کا کوئی غلط، ان کے عقائد کا کوئی
خیال نہیں کیا جائیگا جنہوں نے اپنا مذہب علحدہ نہیں
لکھوایا۔ لاکھ بچ بچا کر گئے مگر کوئی شنوائی نہ ہوگی۔
مسلمانوں میں اکثریت خفیوں کی ہے ان کے ہم
اہل حدیثوں کی۔ شیعہ و طبرو کی تعداد مختصر ہے مگر ان کی
تنظیم بہتر ہے ان کے عوام بیدار ہیں، ان کو کوئی اکثریت
فہم نہیں کر سکتی۔

اگر اس مردم شماری میں اہل حدیثوں نے اپنا
مذہب علحدہ اہل حدیث نہیں لکھوایا تو جاسا کل
ویجے کے واقعات پر نظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ
۔۔۔ ان کو اہل حدیث کہنے کا بھی غالباً حق نہ ہوگا
صحیح حدیثوں پر عمل کرنا تو بڑی بات ہے۔
میرے دعویٰ پر یہ ثبوت کافی ہے کہ لیگ نے اعلان کیا
تمام مسلمان اپنی قومیت اور مذہب مسلم لکھوائیں۔
بادیں ہمہ کانگریسی مسلمانوں کو لیگ سے ملت افکند
ہے مگر کسی نے لیگ کے اس اعلان کی مخالفت نہیں کی
کیوں؟ وجہ یہ کہ تو ہمیں کی پردہ دہی ہے
اس غلط میری تمام اہل حدیثوں سے درخواست
ہے کہ وہ اپنا اور اپنی قوم اور مذہب اہل حدیث

کے اہل حدیثوں کو زیادہ توجہ دینی چاہئے جہاں اہل حدیث کی تعداد نسبت زیادہ ہے۔ جہاں آئیں، انہیں ان کی تعلیم، تنظیم و تبلیغ کے

مثال زندگی۔ ترجمہ۔ انجمن اہل حدیث کے اس دور رس مضمون میں بیان ہے۔ بین السطور پر توجہ دے۔ قیمت ۴۰ روپے

فتاویٰ

س عطا { حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے شام میں ہمارے یمن میں برکت دے تو لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے یمن میں بھی برکت کی دعا مانگئے۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں آپ نے فرمایا اے خدا ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ صحابہ نے عرض کیا اور ہمارے یمن میں بھی برکت کی دعا مانگئے۔ آپ نے فرمایا وہاں دو لوگ جو حجے اور نفعے ہوئے اور شیطان کا گروہ وہیں نکلیں گے ترجمہ بخاری پارہ چوتھا کتاب الصلوۃ صفحہ ۱۴۰۲

مصلحہ مرزا حیرت دہلوی (دروہ) اس حدیث میں مجھے شک ہے۔ لہذا جواب عنایت فرمائیں۔ دعلی جن خان آزاد داحظ اسلام از تصدیق برہنہ

س عطا { اس حدیث میں نجد سے مراد ملک نجد نہیں بلکہ یعنی لغوی بلند سی مراد ہے۔ چونکہ ارض تہامہ عراق مدینہ سے مرتفع ہے اس لئے اس کو نجد کہہ دیا علامہ علی حنفی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں۔

کل ما ارتفع من ارض تہامہ الی العراق فهو نجد ارض تہامہ سے عراق تک اونچی سطح والی زمین کو نجد کہتے ہیں۔ حضرت کعب بھیا یطلع قرن الشیطان کی تشریح میں فرماتے ہیں۔ ۱۔ یخرج الدجال من العراق۔ گویا ان کے نزدیک بھی نجد سے مراد عراق ہے میری رائے میں قرن شیطان کے خروج کا زمانہ وہ ہے جس وقت بغداد سے خلافت ختم کی گئی۔ چلیقہ خانیوں کے تسلط و تغلط کی طرف اشارہ ہے جو بغداد سے ہوا تھا جس سے خلافت عباسیہ کا خاتمہ ہو گیا۔ علامہ اور سادات کو قتل کیا گیا، اسلامی کتب کو جلا کر ان کی رائے دی جائے وہ جہ میں بہادی تھی۔ انا اللہ اللہ اللہ

س عطا { مسلمان کو کسی اور مسلمان سے دینی فائدہ ہوتا ہو اس کو کوئی مسلمان چلی وغیرہ کر کے جلا کر دے تو وہ قاتل سزا ہے یا نہیں۔ اور غیبت کرنا قرآن و

حدیث سے کیسا ہے۔ اور ایسے مسلمان سے سلام کلام میل چول رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

س عطا { مسلمان کی ضرورت رسانی مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔ جو شخص ایسا کرتا ہے بہت برا کرتا ہے نیز چلی کرنے کی قرآن و حدیث میں سخت مذمت آئی ہے قرآن پاک میں غیبت کو مردہ بھائی کے گوشت کھانے کی مانند فرمایا ہے۔ المسلم اخو المسلم۔ اللہ اعلم!

س عطا { ہماری طرف شرب، تادیبی، سنگٹ اور کاجا وغیرہ جو خلاف قرآن و حدیث ہے۔ اکثر مسلمان لوگ تجارت کرتے ہیں۔ اور اس ناجائز تجارت سے جو منافع ہوتا ہے اس سے زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ ہب میرا سوال یہ ہے کہ یہ تجارت کرنا کیسا ہے اور اس سے جو زکوٰۃ دی جاتی ہے وہ جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

س عطا { مسکرات کی تجارت حرام ہے۔ اور حرام کما فی کاصدقہ قبول نہیں۔ انہما یقبل اللہ من العتقین حدیث میں ہے ان اللہ طیب لایقبل الا الطیب

س عطا { عمر کی بی بی نے فیر مرد کے ساتھ زنا کیا اور عمر پر دیں تھا۔ عمر کو اپنی بی بی کا زنا کرنا بدیہ خط و آدمی کے معلوم ہوا۔ تب عمر نے پردیسی سے خط اپنی بی بی کو لکھا کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں، میں تم کو نہیں رکھوں گا، تم میرے بچوں وغیرہ کو فلاں جگہ بھجواد اور خود جہاں چاہو چلے جاؤ تمہاری جگہ کوئی ضرورت نہیں، چند ماہ کے بعد عرج پور دیں سے گھر واپس آیا اور بی بی مذکورہ کو پھر رکھنا چاہتا ہے۔ لہذا سوال ہے کہ ایسی عورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ (سائل مذکور)

س عطا { عورت مسلولہ میں طلاق ہوگئی۔ مگر طلاق رجسی ہے جو عدت گزار جانے کے بعد بائن ہوگئی ہے۔ اب نکاح جدید کر کے آباد ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ فریقین رضا مند ہوں۔ اللہ اعلم!

س عطا { جس شخص کا ایک ہاتھ کہنی تک زخمی ہو گیا ہو وہ ایک ہاتھ سے مس کر سکتا ہے۔ قصہ میں بیٹھے وقت وہاں گشت کش لڑکے جس پر بھی رکھ لے اور رکھ دے وہاں شاہد سے گھر لے کر لیا جائے

ہو جائے گی۔ (ایک خریدار اجماعی)

س عطا { نماز جس طرح ہو سکے پڑھ لے۔ قال اللہ تعالیٰ لا یصلح للہ نفسا الا وسعیہا۔ حدیث شریف میں ہے۔ فان لم یستطع فمعه جنب یومی ایامہ (او کما قال) اللہ اعلم!

س عطا { زید نے اپنی وفات کے بعد تین روکے ایک روکے اور ایک۔ جو یہ چھوڑی۔ اب اس کی جائداد اس کے وارثوں میں کیونکر تقسیم کی جائے؟ (معین الدین از حوالہ ضلع شاہ آباد)

س عطا { بیوی کو آٹھواں حصہ کل ترکہ سے ملے گا باقی ترکہ کو سات حصص میں تقسیم کر کے دو دو حصے ہر روکے کو ایک حصہ روکے کو دیا جائے گا۔ صورت مسئلہ

المیہ مفت زید بیوی - لڑکا - لڑکا - لڑکا - لڑکا

س عطا { زید نے اپنی وفات کے بعد تین روکے اور ایک بیوی چھوڑی۔ اب اس کی جائداد کس طرح اس کے وارثوں میں تقسیم کی جائے؟ (سائل مذکور)

س عطا { بیوی کو آٹھواں حصہ کل جائداد سے باقی حصہ برابر روکوں میں تقسیم ہوگی۔ اللہ اعلم!

نوٹ { مستحق معاجان غریب نند کا حق نہ مارا کریں۔ اس سے غریب کو نقصان ہوتا ہے۔ قواعد استفتاء گذشتہ پرچہ اجماعی مسئلہ پردن کے چاچے ہیں۔ (رئیس مفتی)

س عطا { قربانی کا جو ان کئی عمر کا ہونا چاہئے؟ اونٹ، بقر، بڑا، بھینس وغیرہ۔ (ایک سائل)

س عطا { اونٹ، بگا، بکرا، دو تبا ہونا چاہئے۔ اس سے پہلے درست نہیں۔ میندا، ضان کیرا بھی جائز ہے۔

س عطا { ایک قربانی میں سات مسلمان شریک تھے ایک کوئی نے اپنے حصہ کا گوشت قبضہ فروخت کر دیا۔ وہ کہتا ہے کہ جہاں کی عمر کم ہے۔ یہ منظور نہیں ہوتی۔ ہفتویٰ عروہ سوال ایک ماہ یقیناً تھی۔ (سائل مذکور)

س عطا { ایک قربانی میں سات آدمی شریک ہو کر

سائل مذکور (سائل مذکور) ہم عطا { ان دو سوالوں کا جواب میں عطا ہے۔

متفرقات

بھی خواہاں الحدیث اس کی توسیع اشاعت کے لئے دلی توجہ سے کوشش فرماتے رہیں۔

شکایات کنندگان نوٹ کر لیں کچھ حصہ سے

الحدیث کے بعض خریداروں خصوصاً اہل برما و کوہر،

گوآدور وغیرہ بیرون ہند علاقوں کے مسرہ اردوں کو

الحدیث نہ ملنے کی شکایات پیدا ہو رہی ہے۔ سو جلد فریاد

حضرات کو معلوم ہونا چاہئے کہ دفتر کے کبھی کسی خریدار

کا پرچہ بلاوجہ بلا اطلاع دینے بند نہیں کیا جاتا۔

قیمت ختم ہونے کی اطلاع ایک ماہ پہلے دی جاتی ہے

قیمت اخبار یا قیمت وغیرہ کی اطلاع معمول ہو جاتی ہے

تو بہتر ورنہ وہی بھیجا جاتا ہے۔ وہی اگر واپس

آجائے تو پھر ذریعہ پوسٹ کا وہ آخری بار یاد دہانی

کرا کر دو ہفتے بعد اخبار بند کیا جاتا ہے۔ اس لئے

اگر کسی صاحب کو اخبار وقت پر نہ ملے یا کوئی اور شکایت

ہو تو صرف ایک دفعہ دفتر سے دریافت کر لینے کے بعد

اپنی شکایات براہ راست متعلقہ نوکما شکایات سے

کی جائیں۔ اگر وہاں سے بھی ازالہ نہ ہو تو صوبہ کے

پوسٹ ماسٹر جنرل سے شکایت کی جائے۔ دفتر بنا

میں بھی جو شکایات موصول ہوتی ہیں وہ سب پوسٹ ماسٹر

جنرل پنجاب کی خدمت میں برائے تحقیقات بھیج دی

گئی ہیں۔ امید ہے محکمہ ان کی شکایات دور کرنے کی

ہر ممکن کوشش کریگا۔

اہل حدیث کا نفرین کے لئے از جناب اعظم شاہ

صاحب سکندر آباد دکن مفت۔

عید آنے فنڈ مولوی ابوالشار عبدالستار صاحب

آسنسول میں۔ مولوی ابراہیم صاحب بنیال چٹے۔

غریب کا خیال کریں اساتین غریب فنڈ کی تعداد

معاذ افزوں بڑھ رہی ہے۔ مگر عدم نمائش کے سبب

ان کے نام اخبار جاری نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے

اصحاب خیر توجہ فرما کر اس فنڈ کی امداد فرمائیں۔ اوقات

پندرہ سائین اخبار کے اجراء کے منتظر ہیں۔

وصولی داخلہ ۱۹۰۱ء محمد ابراہیم صاحب۔

یہ مئی آرڈر کیسا ہے ۱۲-جنوری سن رواں کو ایک

مئی آرڈر موجود سندھ سے موصول ہوا تھا۔ جس پر

نزیہندہ کا کل پتہ و نام و فوٹو اچھی طرح لکھا نہیں تھا

اس لئے پڑا نہیں جاسکا۔ لہذا دریافت ہے کہ

صاحب مذکور اپنا مکمل پتہ و تفصیل سے اطلاع دیں

تاکہ اس کی تمیل کی جائے۔ اطلاع دیتے وقت نئی آرڈر

کی رسید اصل جو دفتر ہذا سے وصولی کے دستخط ہو کر

ان کو پہنچی ہے۔ ساتھ ہی رسال کریں۔

مئی آرڈر کر کے وقت اپنا نام مع پتہ تفصیل

فرد تحریر کیا کریں۔ تاکہ تمیل میں تاخیر نہ ہو۔

جمعیت اہل حدیث صوبہ بمبئی توجہ کیسے بذریعہ

الحدیث یہ اطلاع مل کر بہت خوش ہوئی کہ صوبہ بمبئی

میں جمعیت اہل حدیث قائم ہو گئی ہے۔ ہر بانی فرما کر باہر

علاقہ میں اپنے مبلغین بھیجا کرے۔ تاکہ ادھر بھی

توجہ و سنت کی تبلیغ ہو۔ (ابو عبدالنواب محمد السلام

خلیب مسجد اہل حدیث مالنگاؤں ضلع ناسک)

ملاش کتب امیرے ایک دوست کو تحفہ الصالح

مترجم اردو مولانا سید ابوالحسن محمد علی الدین خان صاحب

جسٹس ٹائیگورٹ سرکار نظام دکن اور مرآۃ الانساب

کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو ان کی جائے فروخت

کا علم ہو تو مجھے مطلع فرمائیں۔

محمد یامین مالک فرم حاجی عبدالکیم اینڈ سنسر

بازار دھانوالہ۔ ڈیرہ دون۔ یوپی۔

تقریظات

تحریک بہانیت پر تبصرہ مولانا مولوی ابوالعطاء

اللہ داتا صاحب قادیانی تھلچ ۲۹۲۲ء خدمات

۲۹۰ صفحات۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ وغیرہ اچھا ہے

قیمت محترم (ایک روپیہ) علاوہ محصول ڈاک۔

مصنف نے بڑی محنت سے باہوں اور بہانیت کے حالات ابتداء

سے انتہا تک لکھے ہیں۔ کتاب اس موضوع پر مفید ہے

لیکن مناظرانہ طرز کی بجائے محض مؤرخانہ طریق پر یوپی

توفیق ترقی ہوئی۔ خط کا پتہ :- مولوی اللہ داتا صاحب

قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ارشاد رسالت حصہ اول مصنف ابوالعلاء محمد

رمضان صاحب ترقیاتی تبصرہ زمیندار کالج گجرات پنجاب

اس میں اسلام، ایمان، نماز، روزہ، حج، جہاد،

اخلاق، میل ملاپ، اطاعت والدین وغیرہ کے متعلق

ارشادات رسالت کو نظم میں لکھا ہے۔ کتابت، قلم

کاغذ اعلیٰ ہے۔ کتاب مجموعی حیثیت سے قابلہ دید ہے۔

قیمت ۱۱٫ علاوہ محصول ڈاک۔

پیام رسالت ترقیاتی صاحب موصوف نے ایک

نواب کو نظم میں لکھا ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو کر مسلمانوں کی موجودہ

ذہنوں عالی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضور نے

فرمایا کہ مسلمان اخوت و محبت سے رہیں اور علم دین

سیکھ کر جہالت کو دور کریں۔ قیمت ۲٫

اسلامی خاقون اور تہذیب نو مسلمان عورتوں کو

پردہ کی تاکید اور بے پردگی کے نقصانات نظم میں

بتائے ہیں۔ قیمت ۲٫

ان ہر رسالوں کے لئے کا پتہ :- منیجر اسلامی

دارالاشاعت۔ اقبال گنج گجرات (پنجاب)

حافظ بجنور مولوی محمد عتیق بن صاحب مالک اخبار

"مدینہ" بجنور کی زیر نگرانی ایک طبیبی رسالہ ماہوار شائع

ہونا شروع ہوا ہے۔ جس میں طب کے متعلق مفید

معلومات، مضامین و بعض امراض کے لئے مہرب

نصائح درج کئے جاتے ہیں۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ

پتہ :- منیجر رسالہ خاقون بجنور۔

مولانا داؤد صاحب غزنوی نے ۲۷ جلدی کی

شب کو، بحسن اسلامیہ ریاست گوالیار کے جلسے میں

اتحاد و اتفاق پر نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔ سامعین

حضرات آپ کی تقریر سے بے حد متاثر ہوئے۔

مولانا موصوف کا باوجود سخت سردی کے تکلیف گزار

فرما کر یہاں آنا صد آفرین و قابل شکر یہ ہے۔

الطعن :- حاجی محمد ابراہیم سکرٹری مدبر محمد

لشکر گوالیار۔

خطبات منہاج۔ تو فیہ بیان مناسب فیالوی مروجہ کے دس غیر مطبوعہ محرکات الازام منہاجین کا مجموعہ قیمت یہ (دیکھیں انجیل)

ناظرین ان کا جنازہ قاضی صاحب پڑھیں اور ان کے حق میں دعا مانگنے کی سعادت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر صاحب دعا کو

ملکی مطلع

حالات جنگ

سیام، ہندوستانی | کاتھیا جو مال ہی میں پیدا ہوا ہے۔ اس کو پٹانے کے لئے دونوں نے جاپان کو ثالث تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ ۸ فروری سے ٹوکیو (مدر مقام جاپان) میں صلح کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔ اس کا انجام تو جو کچھ ہو گا وہ آئندہ ہفتہ تک سامنے آ جائیگا۔ مگر یہ بات حیرت انگیز ہے کہ ثالث (جاپان) نے اپنا معاوضہ ثالثی دونوں سے پہلے ہی وصول کر لیا ہے۔ یعنی چین کو جاپانی ہمارے روڈ کا جو حصہ سیام کے قریب ہے اس کے دو ہوائی طاسوں کو مردست سیام سے فارضی طور پر لے لیا ہے۔ ہمارے روڈ پر ہم باری کر کے دو ٹپوں کو نباہ کر دیا ہے۔ جس سے چین میں اسلحہ پہنچانے والی لاریاں ٹنگ گئی ہیں۔ دوسری طرف ہندوستانی نے خارجی حالات میں مشورہ کے لئے جاپانی انکسٹریٹ کا فقرہ نکل کر دیا ہے۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ چین کے مزید چار ٹیپوں پر جاپان نے قبضہ کر لیا ہے۔ جن میں ایک شہر انگ کانگ سے اندرون چین جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ اس راستہ سے بھی چین کو کافی سامان جنگ پہنچ رہا تھا جس میں سردست رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ جاپان کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ چین کا ہر طرف سے لاصو کر کے اس کو مجبور کر دے کہ وہ اپنے ملک کو جاپان کے حوالے کر دے۔

انگلستان پر بڑا حملہ | ہٹلر جنگ یورپ کے چھڑنے ہی کئی دفعہ اپنی قریبوں میں کہہ چکا ہے کہ فلاں فلاں تاریخ کو لندن بھل قبضہ کر لوں گا۔ مگر قریح تک اس کی یہ آزمودہ پوری میں ہو سکی۔ علیٰ ہذا القیاس اب پھر چرچا ہوتا ہے کہ

ماہ مارچ میں ہٹلر انگلستان پر فیصلہ کن حملہ کرے گا۔ دویدہ باید) حکومت برطانیہ بھی اس حملہ کی مدافعت کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آج کل برطانیہ جنگی ضروریات پر سو لکھ روڈ روپیہ روزانہ خرچ کر رہا ہے۔ حکومت امریکہ نے بھی ایک ارب تیس کروڑ ڈالر کی قیمت کا سامان جنگ برطانیہ کو ادا کیا یا ٹھیکہ پر) دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس وقت حکومت برطانیہ و جرمنی بحیرہ روم میں بھی مصروف جنگ ہیں۔ شاید اسی محاذ پر ہی فیصلہ کن جنگ شروع ہو جائے اور انگلستان پر متوقع حملہ کی نوبت ہی نہ آئے۔ مگر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہٹلر انگلستان پر بڑا حملہ ضرور کرے گا۔ کیونکہ وہ کئی دفعہ اعلان کر چکا ہے کہ اس جنگ کا فیصلہ انگلستان کی سرزمین پر ہو گا۔ اگر یہ محض دھمکی نہیں تو یہ حملہ نہایت وسیع پیمانے پر ہو گا جس میں بقول اخبارات کئی ہزار ہوائی جہاز استعمال کئے جائیں گے جس میں کچھ بمبار ہونگے اور دوسرے فوج بردار جو بے شمار فوج کو اٹھائے جائیں گے جو ہوائی جہتڑیوں سے اتریں گے۔ ان کے علاوہ بہت سے سمندری جہاز بھی ہونگے۔ جن میں بحری فوج اور سامان جنگ پہنچایا جائیگا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ حملہ کامیاب ہونا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ برطانیہ کے اختیارات بہت مضبوط ہیں۔ اس جملے اور مدافعت میں ڈرنلٹ الڈنٹن زلزلہ الہذا کا نقشہ نظر آجائے گا۔

(خدا خیر کرے)

جرمنی اور فرانس | ہٹلر دس گورنٹ پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وزارت میں تغیر تبدیل کر کے میرے حسب منشاء وزراء مقرر کر دے۔ جنوبی فرانس و ڈیونس کا علاقہ میرے لئے لگے گا۔ ابھی تک تو کوئی فیصلہ کن اطلاع نہیں ملی ہے مگر اس کا سلسلہ جاری ہے۔ آثار و قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہٹلر کی خواہش یہ ہے کہ فرانس اور ارض کی مقبوضات پر مکمل قبضہ کرے۔ کیونکہ دس گورنٹ کے ذریعہ اعظم مارشل پٹیل نے اپنے دن مطالبات

کرنا اس کو مجبور کرنا نہیں تو کیا ہے۔ مارشل پٹیل ان اگر اس کے سب مطالبات تسلیم کر لے تو اپنی رہی ہوئی آزادی سے بھی ہاتھ دوسوٹے نہ کرے تو مزید تکلیف۔ حالات دن بدن خراب ہوتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس کا جھگڑا بھی چند روز کی بات ہے۔ غمگین اس کے لئے ہم سب کا آخری فیصلہ سامنے آ جائیگا۔

جرمنی بلغاریہ | ہٹلر نے بلغاریہ کو بھی اپنے ساتھ ملنے کے لئے الٹی میٹم دیدیا ہے۔ اگر وہ سیدھے طور پر مان جائے تو بہتر ورنہ حملہ کرنے کے لئے جرمنی افواج سرحد بلغاریہ پر پہنچ گئی ہیں۔ غالباً بہت جلد ہی اس کا انجام بھی معلوم ہو جائیگا۔

اطلی و یونان | البانیہ کے محاذ پر جنگ بدستور جاری ہے۔ یونانی فوج پیش قدمی کر کے کچھ مزید علاقے پر قابض ہو گئی ہے۔ چنانچہ یونانیوں نے البانیہ کے ایک اور شہر پر دو ماہ کے محاصرہ کے بعد قبضہ کر لیا ہے۔ اٹلی تو قریباً شکست کھا چکا ہے اب جنگ جرمنی و یونان کے مابین ہو گی۔ اس لئے تو ہٹلر نے اٹلی کی بندرگاہوں اور دیگر مقامات پر اپنا قبضہ کر لیا ہے۔ اخبارات میں خبر آئی ہے کہ یونان پر حملہ کرنے کے لئے جرمنی کے بہت سے پراشوت (جوانی دستے) سرحد یونان پر پہنچ گئے ہیں۔ شاید ہٹلر اپنی فوج یونان میں اتارنا چاہتا ہے۔ یونان کی امداد برطانوی حکومت کر رہی ہے اور جب تک سابق جرمن حملہ کے وقت بھی جرمنی کا کافی مقابلہ کر گیا۔

بن غازی پر قبضہ | گذشتہ جتنے ناظرین مطالعہ کر چکے ہیں کہ برطانوی افواج سے اطالوی مقبوضہ بن غازی کا کامیابہ کر کے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ کی اہم جبریہ ہے کہ بن غازی پر بھی برطانوی فوج کا قبضہ ہو گیا۔ اس قبضہ سے مشرقی لیبیا سے اطالیوں کا باطل اہل مٹایا ہو گیا ہے۔ اس وقت مشرق میں افریقہ کے چار جنگی محاذ برطانوی افواج چار جنگی محاذوں پر مصروف جنگ ہیں۔ ابھی مختصر کیفیت

اسلامی سوانح نامہ | سوانح و سیرت علامہ فقہاء اسلامیہ حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ)

چند ماه برادر دینی معرفت و نزاری اهل حدیث کانفرنس دہلی سے
بذریعہ مولوی عبد اللہ صاحب اعظم کانفرنس دہلی سے
بذریعہ مولوی محمد صدیق صاحب واعظم گورکانوی سے
چند سالانہ جلسہ کانفرنس بموقع جلسہ آہ
منزل شاہ آباد
معرفت مولانا عبد الوہاب صاحب مدنی فاضل دارالاحمدیہ آہ
علیہ والدہ جمیل الدین صاحبہ علی نقشبت نویس
شہر ریٹھ معرفت مولانا ابو فاضل شہداء اللہ صاحبہ اطہری
عاجی وارث محمد حبیب سوداگر مدین پورہ بنارس معرفت
گوشتی حاجی علی جان صاحب بنی سترک دہلی
میزان گل آمد
خراج تفصیل ذیل ۲۲ مدارس متعلقہ کانفرنس الحدیث
بنام مدرسہ دارالعلوم آباد و منسلک گورکانہ علامہ امیر
مدرسہ اہل حدیث و طلبہ صوبہ دہلی
مدرسہ نمبر ۱ گورکھ پور تبت خود و علامہ کثیر مدرس صاحب
فوت جوگشی
بنام مدرسہ اہل حدیث غمادی تبت خود و علامہ کثیر مدرس
مدرسہ ۲ بخاری تبت خود و علامہ کثیر مدرس
مدرسہ ۳ شمس تبت خود و علامہ کثیر مدرس

نام واعظین	قدو الخواجه	سفر خوج	میزان کلی
مولوی عبداللہ	۵۰	۳۰	۱۰
مولوی محمد صدیقی	۶۰	۴۰	۲۰
مولوی ہیرام	آٹھ سو	x	x

خروج دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی
 سفر خروج علماء کرام بموقع جلسہ سالانہ کانفرنس م
 اہل حدیث آ رہ
 کرد یہ دسترس
 بنام محرر
 نمٹ روانگی خطبہا جلسہ آ رہ
 فیس بیمہ در سہ دار العلوم شکار وہ
 نمٹ خروج دفتر - ۱۷۲ - خاکروب -
 میزان کلی خروج بمالحدیث
 راقمہ و حافظہ احمد اشرف صاحب شکر ٹری - دہلی

فیروز اللغات جس میں مستعمل الفاظ ہندی، سنسکرت، ترکی، -دی وغیرہ کے معانی و مطرب الامثال درج ہیں۔ قیمت ۲ روپے، جلد چمچہ

[illegible]

پورٹ ماسٹری و اعظمین بابت ماہ ذیقعد ۱۳۵۹ھ (۱۱) مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی نے مہسوں دہائی فیروز و نواں ضلع شیخوپورہ کے مضامینات کا رد کیا۔

SHABAE

A WEEKLY JOURNAL FOR

BODY & SPIRIT

شبانی
معدت اور جگر کی گردنوں کو دور کر کے انھیں طاقت بخشی ہے۔

شبانی
حالت غرضی کرنے سے قائم کر کے انسان کے روحانی کاجوانی میں تبدیل کرتی ہے۔

شبانی
دماغ کی تمام بیماریوں مثلاً غصہ کی ایسی دوا ہے۔ دھشت، جھون اور مفلطی کی کمی کو دور کر کے ہستی چالاک اور ذہانت پیدا کرتی ہے۔

شبانی
شب کی کمزوری کو مٹا دینا اور ننانو قوت کو بحال کر کے سرعت کے ساتھ دوبارہ پیدا کر کے اعصاب کو مضبوط کر دیتی ہے۔

شبانی
حق سے اترتے ہی نیا خون نئی طاقت اور نئی انگلیں پیدا کر کے مرد و عورت دونوں کو نہال کر دیتی ہے۔

شبانی
تقویت قلب کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

شبانی
کا استعمال باری اور صحت ہر حالت میں برابر مفید ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنے

نمبر انڈین میڈیکل کینی۔ امرتسر



مدقیات

یہ دوا با شہادتی دواؤں کا تاریخ تحریر اٹھانے سے پہلے لکھی گئی ہے۔ شبانی نامی ایک طبی شیشی ہے۔ جو کہ دواؤں سے بھی زیادہ مفید ثابت ہوئی ہے۔ صرف قوت باہ کے لیے، بلکہ دماغ جاتی صحت کی دوا ہے۔ ہر ایک دوست کو ایک دوا دینا چاہیے۔

مومیانی

معدت و عظام اہل صحت و ہزار با خریداران اعلیٰ عطاہ ازہ روزانہ تازہ بخاک شہادت آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو برحق ہے۔ ابتدائی سہل دفع۔ دماغ کھانسی۔ ریش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور شانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جویان یا کسی اور دوا سے جن کی کمر میں درد ہوں کھینچے کسیر ہے۔ دوا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ کے استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا دوا کر شمر ہے۔ چوت گھنٹہ کے بعد کھانے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد و عورت۔ بچے۔ دماغ اور جوں کو یکساں مفید ہے۔ ضیف العسر کو عصبانیت پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو کر ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ یہ فی چھٹانک (جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے)۔ آدھا پاؤں۔ پاؤں بھر شریع حصول ذاک۔ مالک غیر سے حصول ذاک علیحدہ ہو گا۔ اسی دوا سے ایک پاؤں قیمت مع حصول ذاک اور بیگی بدیدہ منی آرٹھ نہی ایک پاؤں سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بدیدہ دی

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی محمد حسین صاحب نے لکھا ہے کہ یہاں سے اس سے قبل کئی مرتبہ مومیانی شہادت لکھا جا چکا ہے۔ بلکہ شہادتیں ثابت ہوئی ہیں۔ عرض ہے کہ ہمارے مریضوں کے واسطے اور چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۸ جنوری ۱۹۲۵ء) جناب محمد اسرار علی صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے اپنی حوالی کی تعریف محمد صاحب اور دیگر کئی اشخاص کی ذہانی شہادتیں لکھی ہیں۔ چھٹانک لکھائی تھی۔ بھی چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۱۰ جنوری ۱۹۲۵ء) جناب مولوی ابوبکر صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے اپنی حوالی کی تعریف محمد صاحب اور دیگر کئی اشخاص کی ذہانی شہادتیں لکھی ہیں۔ چھٹانک لکھائی تھی۔ بھی چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۱۰ جنوری ۱۹۲۵ء) جناب مولوی ابوبکر صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے اپنی حوالی کی تعریف محمد صاحب اور دیگر کئی اشخاص کی ذہانی شہادتیں لکھی ہیں۔ چھٹانک لکھائی تھی۔ بھی چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۱۰ جنوری ۱۹۲۵ء)

ہدایت حسین
اس کتاب میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت۔ واقعات کربلا۔ کو فیوں کا حضرت امام کی خدمت میں کو ذ شہادت لانے کی دعوت دینا۔ پھر مزید کے حکم سے ان پر ہوا اٹھا۔ یہ کہ تمام واقعات مفصل صحت سے لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب کچھ دلوں سے ختم ہو گئی تھی مگر اب چھپ کر آگئی ہے۔ قیمت ۴۰
حضرت محمد و الف ثانی سرمنہی کے بعض کتبہات کا اردو ترجمہ جس میں آپ نے قرآن مجید و بیہ حدیث سے فرقہ شیعہ کے عقائد کی تردید کی ہے۔ فہم کتاب ہے۔ قیمت آٹھ آنے
اس کتاب میں مذکور ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ، سید عالم، چالیسواں، تعزیر پرستی
سلامی توحید و غیرہ بدعات مرہج کی تردید کی ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۴۰
برس کتب مکتوانے کا پتہ: مینجور دفتر الحدیث امرتسر

اسلامی صورت۔ شہادتیں مومیانی شہادتیں لکھی ہیں۔ چھٹانک لکھائی تھی۔ بھی چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۱۰ جنوری ۱۹۲۵ء)

یاقی - مراد سکوری - بانجھ پن - ذیابیطس کا دوا دہ علاق

آئند رساين

کھلا کر نشونی نگاروں نے ہڈی پھینک رکھی کو
 نبو بنامیا تھا۔ یہ ظلمات کبھی نہ اٹھ سکتے تھے اور وہ
 امہ آئند رساين مراد سکوری کے واسطے اکیرے
 کے کھانے سے زندگی کا لطف لے کر گناہ جاتا ہے۔
 یاقی - اعلام سکوری - بانجھ پن - ذیابیطس کو دوا
 دہ در کے انسان کو دوا دہ پنہا کر کے قابل
 دیتی ہے۔ سکوری سے سکوری انسان سیوں دودھ اور
 ڈیڑھ پاؤ بھی پی کر سکتا ہے اور چند ماہ کا استعمال
 چہرہ گند کی طرح دیکھ جاتا ہے۔ اور سکوری
 غریب بن جاتے ہیں۔ یہ دوائی دل، دماغ، مثانہ
 م اعضا نے نیک کو طاقت بخشی ہے۔ اس میں سونے
 نی وغیرہ کے قیمتی شے۔ ست شلابیت۔ کیر۔ بادام
 نون وغیرہ اکیس قیمتی اشیاء شامل ہیں مختلف بد
 ساتھ کھانے سے آئند رساين گتھیا، جڑوں
 ہروں، سنگرمی، پش، بوسیدہ، تہہ،
 فی کھانی، بانجھ پن، حیض کی جلد خرابی، ذیابیطس
 اپن وغیرہ بیسیوں بیماریوں کے لئے اکیر ہے۔
 مرتبہ آدمائے سے اس کی خوبیاں آپ کو خود بخود
 دیدہ جائیں گی۔ قیمت فی شیشی چار روپیہ
 قمہ ۱۔ سوامی آتما مندی - معرفت
 یصاحب مسٹر سرفیس رائے۔ بی۔ ایس۔ سی
 کٹوا منیجر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ کوٹھی جمشدر
 فیروز پور روڈ۔ لاہور

کف کلر کھانی دوا

جو برقم کی کھانی نیک، تر، نئی، ہوائی، اجڑائی دہ
 بخار، دہ دہ، نزلہ، زکام کے لئے نہایت مفید ہے۔
 بیشا پائوس مرصن شایاب ہر کے ہیں۔ خداک ایک گلی
 صبح، ایک شام۔ قیمت صرف فی شیشی یکصد گولی ہے۔
 ۵۰ گولی ۱۱ علاقہ حصول ڈاک۔ تاجروں کے لئے
 شیشی کلاں فی درجن عتہ شیشی خود فی درجن سے
 حب و مقوی
 اسکی پہلی خوراک ہی خاطر خواہ ثابت دیتی ہے۔ دیرینہ بخار
 ہما گھر سہم کر آئندہ پیشہ کیلئے میاں جوی طریقہ میں
 حقیقی الفت قائم ہوجاتی ہے۔ چند ہفتہ کا استعمال
 سرعت انزال دہ دیگر کمزوریوں کو مدد کر کے قوت پیدا کرتا
 ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ گولی صرف علاقہ تاجروں کے لئے
 چھ شیشیوں کی قیمت علاقہ حصول ڈاک
 نوٹ۔ ہما صاحبان نصف قیمت پیکی روانہ کریں۔
 پتہ۔ منیر دوا خانہ رحمانیہ ریاست مالیر کوٹلیہ پنجاب

قابل مطالعہ کتابیں

انعامہ شیل غسانی مرحوم۔ حضرت
 الفاروق عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانحی
 اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی
 کا سید، مسلمانوں کی عظمت و شہادت، غیر قوی
 سے حسن سلوک کا بیان، عدل و انصاف، مساوات،
 اور خدمت خلق کی مثالیں۔ قیمت غیر
 حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
 ذوالنورین خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی عہد
 واقعات کا مفصل حال۔ قیمت چار آنے ۴
 اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل
 سوانحی اور عہد حیدری کے
 واقعات۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت غیر
 سیف اللہ حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم
 سوانحی۔ جرات، بہادری، استقلال کی قدیم نظر
 مثالیں۔ نگہانی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت غیر

ازواج النبی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی سوانحیں ہیں۔ جن کا مطالعہ ہر مسلمان
 عمت کے لئے ضروری ہے۔ از حکیم موارغان صاحب نشاط اطہری۔ قیمت ۱۲
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ غلاموں کے حالات۔ پڑھنے ضرور پڑھئے جن کا مطالعہ
 اپنے مالک کا سچا شیدائی بنا دیتا ہے۔ از حکیم سردار خان صاحب موصوف۔ ۹
 بنات الرسول۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے حالات۔ از حکیم صاحب ۵ قیمت ۴
 سید الشہداء۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حالات میں عمدہ رسالہ۔ ۵ قیمت ۲
 ازواج النبی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے متعلق معتزین کے اعتراضات کا جواب۔ قیمت آٹھ آنے
 اردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب لحاظ
 واقعات، طرز تحریر، سیاق عبارت، نگہانی چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات رنگوں میں
 چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری ٹیکسٹ بک
 کمیشن رائے نے اس کو سرکاری مدارس کے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا ہے۔ مصنفہ
 مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی مرحوم۔ قیمت جلد اول چار روپے۔ جلد دوم چار روپے۔
 جلد سوم تین روپے۔ مکمل گیارہ روپے۔
 علامہ جلال الدین سیوطی کی تصنیف کا اردو ترجمہ جس میں خلفائے راشدین و دیگر خلفاء
 تاریخ الخلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے تمام حالات کا بیان ہے۔ قیمت دو روپے غار
 منیر دوا خانہ کتب منگوانے کا پتہ ۱۔ منیر دفتر اخبار اہل حدیث امرت سر

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حالات مبارک۔ قیمت غیر۔ پتہ۔ منیر دوا خانہ کتب منگوانے کا پتہ ۱۔

ساور روز گار
 وہ لوگ جو تعلیم حاصل کر کے بیکار
 کی وجہ سے مارے پھرتے
 اگر کتاب استاور روز گار منگوا کر کوشش کریں گے
 مریٹھے باعوت حصول آمدنی پیدا کر سکیں گے قیمت
 منیر دوا خانہ کتب منگوانے کا پتہ ۱۔

[illegible]

مولانا سید محمد سوانحوی
 مولانا سید محمد سوانحوی حالات آمد میں مجلس طرہ پر
 تھے تھے ہیں۔ آپ نائب ولایت۔ آپ کے والد
 مال۔ آپ کا ترک وطن تلامہری و باطنی تعلیم فنی
 پر توجہ و آپ کے تلمیذوں کے حالات۔ قریب ۵۰
 سید شہید و معروف علماء
 اسلامی سوانحریاں فضلاء اہل باطنی حشر
 سوانحریاں ورنہ ہیں جن کو مطالعہ کر کے ایک
 مسلمان کے دل میں جوہر و علم و عمل پیدا ہو جاتا ہے۔
 قابل مطالعہ ہے۔ قریب صرف ایک روپیہ
 حیات حافظہ شیرازی کی سوانحریاں

تایخ المشائیر
 بادشاہی، وزیروں، بر نہیں کے دربار میں
 ارتقا میں ان صاحب بیاد پرست
 حیات طیبہ دہلی کی مکمل سوانح
 سوانح حضرت سید احمد صاحب
 شہید کا حسب ہونہنگی
 منع ہیں۔ انکوں کے ساتھ
 کا مال منع ہے۔ اس کے مطالعے
 میں حرکت کرنا شروع ہو جاتا ہے۔ قیمت

شنائی برقی پریس امرتسر

میں
 اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گودیکی۔ لہندے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوش نما
 رنگ و وار و سادہ اور ان نروں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی
 کتاب، پمفلٹ، اشتہارات، رسیدیں، دعوتی خطوط، البیتر فارم، امد لیس
 وغیرہ چھپانے ہوں تو بہت خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ
 چھپوانے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد آپ خود بخود متعلق
 ہو کر چھپوانے لگیں۔ اگر دیر یا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔
 منیجر ثنائی برقی پریس۔ مال بازار امرت سر

پچھتر فیصدی رعایت

چھ روپیہ کی بجائے سو بیڑ روپیہ
 مولوی فیوز الدین صاحب مومند مسکن کی مشہور و معروف تصنیف
 "پیاسے نبی کے پیاسے حالات"
 ہر سہ جلد میں جس کی اصلی قیمت چھ روپیہ ہے۔ صرف ایک سو بیڑ آٹھ انچ میں دیا گیا
 ہے۔ طائفین جلد طلب کریں۔ حصول تک ہضم خریدار پر گوارا۔
 منگوانے کا پتہ: منیجر دفتر اخبار الجہان پٹنہ امرتسر

خلیفہ دوم ابن الرشید اور اس کے خلیفہ
المامون کے تمام حالات نہایت عمدہ پر راہ میں
 درج ہیں۔ مصنف مولانا شبلی مروم۔ قیمت ۷۰
 خلیفہ مامون الرشید کے حالات، اخلاق
المامون عادات کی تفصیل درج ہے اور اس کے
 عہد کے حالات۔ از مولانا شبلی مروم۔ قیمت ۷۰
 آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا
 نسخہ **مولانا روم** تذکرہ۔ قیمت ۱۲
 حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی موصوفی
الغزالی جو کہ پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت ۷۰

محمد رات
 اسلام سے پیشتر اور بعد کی دنیا کا
 اور متاخر خواتین کے مفصل حالات
 جن کا مطالعہ فتنہ نازک کو زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۴
 شیخ مصطفیٰ الدین سعدی شیرازی
حیات سعدی کے حالات و زندگی۔ قیمت ۴
حیات خسرو۔ حضرت ابراہیم امیر خسرو دہلوی کے
 حالات و زندگی۔ قیمت ۴

تذکرہ مسیحیہ
مقامات کا ذکر کیا ہے۔ جس کے مطابق
دنگ رہ جاتی ہے۔ قیمت صرف دو روپے



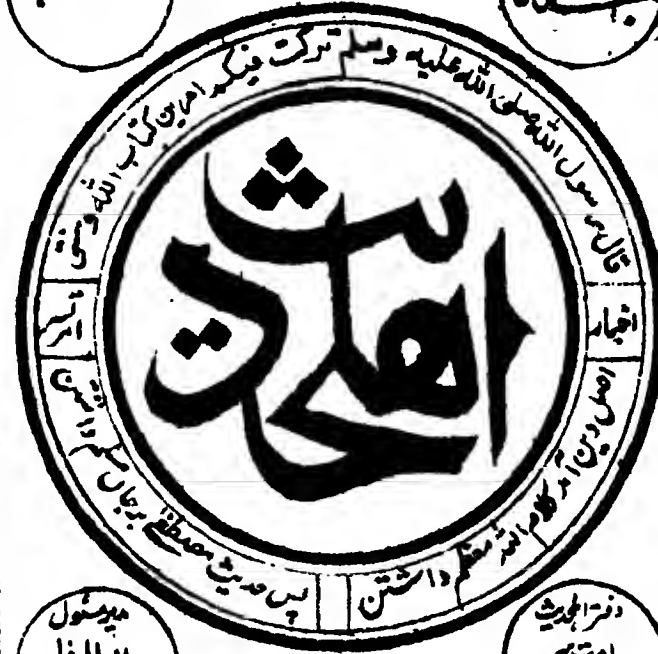
شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ
رؤسا و جائیداد ان سے
عام خبرداران سے
شاہی
مالک غیر سے سالانہ
فی پرچہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا
ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)
مالک اخبار الحمدیہ امرتسر
ہونی چاہئے۔

نمبر



میں
ابوالوفاء
ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱
۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء

اغراض و مقاصد

- ۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی شاعت کرنا۔
- ۲) مسلمانوں کی فہم اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
- ۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
- ۴) قواعد و ضوابط قیمت بہر حال پیشگی آتی چاہئے۔
- ۵) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا کٹ آنا چاہئے۔
- ۶) مضامین میں مسئلہ بشرط پند مفت و مفت نہ ہو۔
- ۷) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- ۸) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

دفتر اجریٹ
امرتسر
چوک کڑہ بھائی

امرتسر ۲۴ - محرم الحرام ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۱ - فروری ۱۹۴۱ء یوم جمعہ المبارک

مسلمان

(از نثر صاحب گورکھ پوری - بیانی معلم مدرسہ سعیدیہ دہلی)

مسلمان ہوش میں آتا ہے جب کروٹ بدلتا ہے
دل حساس رکھتا ہے نہاں پہلوئیں یہ اپنے
یہ وہ ہے موت جس کے واسطے آسان ہے لیکن
مثالی شیر خفتہ ہے یہ خاموشی کے عالم میں
یہ کانپ اٹھتا ہے مد اٹھتا ہے ذکر قبر مولا پر
یہ وہ ہے پیکر امن و امان کہتے ہیں سب جس کو
سیر فرور جھکتا ہے سلامی کے لئے فوراً
بلا دیتا ہے اک ٹھوکریں بنیادیں یہ باطل کی
نشان نشتر دنیا میں ہے یہ مرد مسلمان کی
امان مظلوم کو دیتا ہے ظالم کو کھلتا ہے

فہرست مضامین

- ۱۔ نظم (مسلمان) - - - - -
- ۲۔ انتخاب الاخبار - - - - -
- ۳۔ اسلام میں مدعیان دعوت - - - - -
- ۴۔ قادیان سے حوالوں کا مطالبہ { قادیانی شن } - - - - -
- ۵۔ اور ان کا جواب - - - - -
- ۶۔ پردہ و عورت کے لئے ایک اور تازیانہ ہجرت - - - - -
- ۷۔ قابل توجہ ارکان جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب - - - - -
- ۸۔ طفرک سے خطاب - سوال - - - - -
- ۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی - - - - -
- ۱۰۔ وید اور مسلم تاریخ - - - - -
- ۱۱۔ تہاد سے - - - - -
- ۱۲۔ مغزقات - - - - -
- ۱۳۔ مکی مطلع - - - - -
- ۱۴۔ اشتہارات - - - - -

سیر مالک - مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی مرحوم کے سفر مالک کے اسباب و حالات - یہ مالک ابھی جگہ ہے جس کا ذکر موجودہ لائی

یہ اخباروں میں آتا رہتا ہے - قیمت فی کتاب ۱۲ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ - خط لکھنے کا پتہ - سید احمدیہ امرتسر

انتخاب الاخبار

نمبر تا ۱۰۰ فروری

تصحیح اغلاط - اہمیت، خودی میں مندرجہ ذیل اغلاط شائع ہو گئی ہیں۔ ناظرین تصحیح کر لیں۔
 مسئلہ کالم اول سطر ۳۲ و ۳۳ میں خودی الفروع غلط ہے۔ صحیح ذوالفروع ہے۔

مسئلہ کالم ۲ سطر ۲ و ۳ ان ینفکوک شیء ولم ینفکوک الا شیء اور ان ینفکوک شیء ولم ینفکوک الا شیء میں شیء کی جگہ بشیء چاہئے۔ مسئلہ کالم ۳ سطر ۳ میں درک الشفاء کی جگہ درک الشفاء چاہئے۔

حکومت پنجاب نے لاہور سے تین خاکسار لینڈوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

پولیس شہر لاہور نے چھاپہ مار کر ایک ایسا گروہ معلوم کیا ہے جو عورتوں کو حرام کاری پر مجبور کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں ۹ فوجی عورتیں بھی گرفتار ہوئی ہیں۔ ایک ہندو اور ایک مسلمان کو گرفتار کیا ہے۔ میرے بندے علی وزیر اعظم سندھ نے مستغنی ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

حکومت برطانیہ نے سنگاپور کے قریب سمندر میں منرنگس بھجوا دی ہیں۔

رومانیہ میں اس وقت جرمنی فوج کئی لاکھ اور بھاری جہاز وغیرہ جمع ہو چکے ہیں۔

معلوم ہوا ہے ترک اور رومانیہ کے تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں۔

حکومت برطانیہ امریکہ کو مزید ۵ کروڑ پونڈ کا سامان جنگ جہاز کرنے کا آرڈر دی گئی۔

بن غازی کے محاذ پر برطانوی افواج نے ایک سو تین اطالوی فوجیوں اور دیگر سامان اسلحہ پر قبضہ کیا۔

برطانیہ کے چھ بحری جہاز جو امریکہ روم میں ستر کر رہے تھے کہ جرمن جنگی جہازوں نے حملہ کر کے ان کو غرق کر دیا۔

جرمن فوجیں بلغاریہ میں داخل ہو گئی ہیں۔

اور وہاں ہوائی اڈہ بھی قائم کر لیا ہے۔
 حکومت ترکی نے حکم جاری کیا ہے کہ تمام نالتو اناج وغیرہ حکومت کے لئے محفوظ رکھا جائے۔

حیدر آباد دکن کی رصد گاہ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں دو ماہر ستارہ نظر آ رہے ہیں۔ اسکی دو تیس انکھیں مل رہی ہیں۔

شمالی فرانس میں جرمنوں کے فوجی اڈوں پر برطانوی ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔

مولانا ابراہیم صاحب الکوٹی

تاکید فرماتے ہیں کہ افراد اہل حدیث بہت سی رز و بیوش جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقد آ رہے ہیں۔ مردم شماری کے وقت خانہ ذاب میں مسلمان اہل حدیث لکھوائیں۔

مردم شماری ۲۸، ۲۹، ۳۰ فروری اور یکم مارچ - ن روڈ کو ہوگی۔

۲۸ فروری تک

جن کی قیمت اخبار بندہ یعنی آرڈر - جہلت یا انکا کی اطلاع بندہ پوسٹ کارڈ دفتر ذاب میں وصول نہ ہوگی ان کے نام

آئندہ پرچہ دی بی بھیجا جائے گا۔
 جند خیرہ حضرت اجمہدیت "۳۱ جنوری مسئلہ کر ملاحظہ فرمائیں۔ اگر ان کا نمبر وہاں درج ہو تو قیمت اخبار روانہ کریں ورنہ دی پی کے قنطر ہو گیا۔

شرقی افریقہ میں اطالیہ کے دس ہزار بمب میں رقبہ پر انگریزی فوج کا قبضہ ہو گیا ہے۔

اطالوی سمالی لینڈ میں برطانوی فوجیں اسوارہ تک پہنچ گئی ہیں۔

امریکہ ایک سال میں ۳۶ ہزار ہوائی جہاز تیار کرے گا۔

مدرسہ محمدیہ کا تبلیغی جلسہ

یائیدرگ کا تبلیغی جلسہ مورخہ ۹ محرم الحرام کو مدرسہ کے روبرو شب کے نو بجے منعقد ہوا۔ مولوی فضل الرحمن صاحب اعظمی عمری مشی ناضل و افضل العلماء اور متعدد طلبہ نے محرم کے فضائل بیان کر کے بدعات شنیعہ کی تردید کی۔ (نوٹ: آج کل مدرسہ کے ناظم

مولانا سید سہیل صاحب دینی اور کلکتہ کے دودھ میں ہیں۔ ناظرین سے درخواست کی جاتی ہے کہ مولانا کو صفحہ کی طرف دست اعانت بڑھا کر ثواب و اجر کے مستحق ہوں۔ نیز مدرسہ کے سیر سید عبدالعزیز صاحب ریاست حیدر آباد اور صوبہ بہشت کا دورہ کر رہے ہیں ان کی بھی خاطر خواہ امداد فرمائیں۔ الملحق - مولوی محمد عارف ناظم مدرسہ محمدیہ عربیہ یائیدرگ۔

(۸ برائے اشاعت دفتر ذاب)

۱۹۳۹ء کی فصل

سرکاری اطلاع

پنجاب نے آیاتہ اور مالیہ میں جو معافیاں دی ہیں۔ ان کے متعلق اعداد و شمار دستیاب ہوئے ہیں۔ ان کی میزان ۱۳۲۰۲۳۲ روپیہ ہے۔ خواہی کی معمولی قواعد کے ماتحت ۹۳۸۰۰ روپیہ کی معافیاں دی گئیں۔ اور خاص معافیوں کی رقم ۳۸۲۰۰۰ روپیہ کے گنگ بنگ

مقی ۱۰ میں تقریباً ۲ لاکھ روپیہ کی وہ خاص معافیاں شامل ہیں جو گذشتہ فصلوں کے متعلق تھیں۔ لیکن جو اس فصل سے متعلق مطالبہ میں شامل کی گئیں

۱۹۳۹ء کی فصل رجب زہری آبپاشی تھیں

میں اچھی ہوئی۔ لیکن بعض مقامات پر مالہ مادی اور

کیرنڈ وغیرہ سے کچھ نقصان پہنچا۔ یہ معافیاں زیادہ

اسی نقصان کی وجہ سے دی گئیں۔

لاہور ۱۳ فروری ۱۳۹۰ھ

الہانہ کے محاذ پر یونانی آگے بڑھ رہے ہیں۔ کئی سو اطالوی مزید گرفتار کئے گئے ہیں۔ اس سال ۲۱ ستمبر کو دوسرے وقت بمبلی سورج گرہن ہوگا جو کئی گھنٹہ رہے گا۔

اکرام محمدی روحانی نظریہ سورہ والضمیر کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا بیان کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ روپے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

افلک

۲۴- محرم الحرام ۱۳۶۰ هـ

اسلام میں مدعیان دعوت

حدیث شریف میں آیا ہے: "ان حضرت علیؑ، شاذ علیہ السلام نے ایک لمبا خط لکھا اور اس کے دائیں بائیں کئی ایک طوطا کھینچے جس کی تصویر ہم نے نیچے حاشیہ پر دکھائی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ بڑا خط جو سیدھا ہے وہ میرا ستر ہے اور آیت کریمہ کے الفاظ تلاوت فرمائے۔
اِنَّ هَذَا عَصَايَ لِيُتَوَكَّلْ عَلَيَّ فَتَنْصِرُوْنِي (پ: ۶)
اں کے بعد آپ نے فرمایا کہ ان جو بے راستوں میں سے ایک گمراہ کنندہ بیٹھا ہے جو لوگوں کو اپنی طرف بلائے گا اں کی بات مانتے والے سیدھے راستے سے بہکتے جائیں گے
لَا تَتَّبِعُوا السَّبِيلَ فَتَنُوكُمْ فِي سَبِيلِهِ (۴)

اس آیت اور حدیث کا جلدی تاریخ اسلام میں
 ہاں طود بر نظر آتا ہے۔ خلافت راشدہ کے ختم ہوتے
 نئے نئے راستے پیدا ہو گئے۔ جن کی طرف گمراہ کن لوگ
 تھے سب اور جو اپنے مقصد میں کسی قدر کامیاب بھی
 تھے۔ اس قسم کے گمراہ کن داعیان کی مکمل فہرست

۱۔ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو۔ ۲۔ منہ
۱۔ تیرے راستوں پر نہ چلو ورنہ ماہ راست سے
بے لگ جاؤ گے۔ ۲۔ منہ

هَذَا هُوَ الْحَقُّ مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوا

آج شائع شدہ ملحق ہے۔ ہمارے زمانے اور ہم سے قریب زمانے میں جو داعیان پیدا ہوئے ہیں ان میں سے ایک شخص صدیقی خانی حیدر آباد دکن میں نمودار ہوا ہے جو حقیقت میں مرزا صاحب قادیانی کا معتقد ہے مگر دعوے میں اُن سے بڑھ کر ہے۔ آپ کی ایک کتاب (دعوتِ الحیاء) ہمارے پاس پہنچی ہے۔ اس میں آپ نے اپنے حق میں لکھا ہے کہ

اسے پیران پیر محمد - امام الغیب - صدیقی کلیم اللہ
 پہ سالار - محبوب - تو محمد طالع ہے - جہدی آخران
 دھن تھی - دیندار - محی الدین - صادق جنگ -

سری پتی - ۱ سے تلون اولیا۔ قاری ہندوستان۔
 نور محمد۔ محمود صدیق۔ جوی اللہ۔ اسے نبی کے فرزند
 مسکنہ اعظم۔ عبد القادر۔ عبد اللہ۔ موسیٰ سلطان

بابا عیدتیؒ اور گمنی دندوا سے عیدتی سے منہ منہ
 نے مجھے خطاب کیا۔ اور فرمایا تہدیتی ہو۔ اور یہ
 کہا کہ پہلے گا دور زمان یوسف کے سامنے سامنے
 اللہ نے مجھے خطاب کر کے کہا مولانا عیدتی دندوا
 چن ہو بشور۔ اور کہا تو ہی چن ہو بشور ہے۔
 یہ اصولی بات ہے کہ کسی فرد مسلم کو اللہ تعالیٰ کسی
 نبی کا مثل ٹھہرائے اور وہ منتظر موعود ہو۔ تو لازمی
 ہوگا کہ مثل الیہ کی زندگی کے واقعات بھی اس کی
 تصدیق میں پورے پورے اُس میں نمودار
 ہوں۔ تاکہ اللہ کے قول اور فعل میں مطابقت ہو
 اگر ایسا نہیں ہے تو وہ نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے
 کسی کو دیا گیا ہے تو وہ اعزازی ہوگا۔ اصل اصول
 کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جس طرح مجھ کو اپنے کلام
 یوسف ہیکار اعالمت میں اپنے فعل سے بھی اس کا
 ثبوت دیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے :-

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِسْحَاقَ آيَاتٍ
لِّلْعَالَمِينَ ۝ دَعَوَاتِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ مَعَ الْحَقِّ ۝

ابو محمد ریث | مرزا صاحب قادیانی نے اپنے نام اور القاب
ان اشعار میں لکھے ہیں یہ

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم عهد و احمد که معنی باشد

(۳) یس کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلین ہیں میری بشپار (دشمن)

مگر صدیق صاحب اپنے القاب میں مرزا صاحب سے
برادر گئے ہیں۔ موصوف نے ان القاب پر قناعت نہیں کی
بلکہ مرزا صاحب سے آگے قدم رکھا ہے۔ چنانچہ آپ
لکھتے ہیں کہ :-

”میں نے دیکھا کہ حشر برپا ہے۔ اللہ تعالیٰ قاضی کی حیثیت سے آیا ہے۔ ایک بلند تخت پر بیٹھا ہے جزا سزا کے فیصلے دے رہا ہے۔ میں نے دیکھا وہ میری صورت میں ہے۔ تھوڑی دیر بعد میلو وچ غیب ہو گیا وہ وچ دوبرس سر ہر تھا۔ وہ میرا ہی وچ تھا“ (دعوت الی اللہ، ص ۱۸)

حدیث خیرہ تو آپ کے دعاوی ہوئے۔ مگر مقصد

مطالعہ: ایک کتب جلد۔ جلد مذاہب پر تحقیق کی ہے۔ ۱۔ اجتماعت حقہ کا مسک قرآن، حدیث بتایا ہے۔ قیمت ۴۰ (نیچر البلیٹ)

ہویں عسدی کے مدعیان نبوت کے حالات ملاحظہ کریں۔ قیمت غیر۔ رعایتی ایک روپیہ دسم پتہ۔ فیچر الجھڑیٹ امرت سر

آپ کا کیا ہے؟ اس کا جواب آپ ہی کے الفاظ میں
درج ذیل ہے:-

”ہماری تحریک کو یوں تمام مسلمانان عالم لبیک
اور خوش آمدید کہنا چاہئے کیونکہ یہ تحریک اپنے
اند ایک ہزار سال کے جھگڑوں کا فیصلہ رکنی
ہے۔ مگر سب سے اول لبیک خوش آمدید مرحبا
کہنے والی وہ جماعت ہونی چاہئے جن کے بانی
تبلیغ اسلام کی آرزو میں دنیا سے رخصت ہوئے
ہوں۔ ان میں کام کی تازہ روح ہو۔ بے سنگام
بے موقع اختلاف کی دبا ہوا پٹری ہو۔ وہ جماعت
پچیس سال کے مسلسل ملاپ کی کوشش کے بعد
نامید ہو چکی ہو۔ جن کا جان و مال بانی کے وصیت
کے مطابق تبلیغ میں لگایا جانے کے لئے تھا۔
اس کا مصدق بے جا ہو رہا ہو۔ دریں حال وہ جماعت
تبلیغ اسلام کے کافی سامان کی منلاشی ہو۔
آئینہ شہادت کی مدد تک یہ ٹھیک بات ہے
اس جماعت آخرین کے وہی اصول ہیں جو اولین
کے تھے۔ اولین نے تبلیغ اسلام کے جذبہ میں ہی
مسلمانوں کو متحد کر لیا تھا۔ اور یہ ترین مسلمانان
عالم کو تبلیغ اسلام کے جذبہ میں ہی متحد کرنا چاہئے
ہیں۔“ (دعوت الی اللہ ص ۸)

الحديث ۱۱: یہ اقتباس آپ کے مقصد کا اظہار واضح
انظوں میں کر رہا ہے کہ آپ ان دو کاموں کے لئے
آئے ہیں:- (۱) اسلامی فرقوں میں اتحاد قائم کرنا
(۲) مرزائی جماعت سے تفرقہ ڈالنا۔

بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ دوسرے کام کی طرف
آپ کی توجہ زیادہ ہوگی۔ چنانچہ اسی کتاب میں آپ
کہتے ہیں:-

”اولیاء اللہ دکن نے آج سے تقریباً آٹھ سو سال
پیشتر فیصلہ کیا ہے کہ خلیفہ قادیان کے عقائد
غلط رہیں گے۔ وہ اس طرف کہ میاں محمود احمد
ماحب کو ذریعہ ہست“ کہا گیا ہے۔ اور دیرینت
کے متعلق لکھا ہے کہ وہ جن بسویشور کے ظہور کے
لے مرزا صاحب قادیانی کی طرف اشارہ ہے۔ (الحديث

دش سال پیشتر گادی نشین ہو گا۔ دنیا میں غلط
عقائد پھیلاتا رہے گا۔ اس کے عقائد کی اصلاح
کے لئے جن بسویشور دھرمی ویندار آئے گا؟
(دعوت الی اللہ ص ۸)

اس مضمون کی مزید تشریح اس خط میں ملتی ہے جو
آپ نے خلیفہ قادیان کے نام لکھا تھا اور جسے اپنے
رسالہ ”آواز“ میں بھی شائع کیا ہے۔ ناظرین کی آگاہی
کے لئے پورا خط درج ذیل ہے:-

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمدہ - انھیلے ہئے رسولہ اللہیم
آصف نگر جیر آباد دکن - ۲۸ - جمادی الاول ۱۳۹۰ھ

محبت القراءہ و رفیق الاقضاء زاد علمہ و فضلہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے ایک
کاپی ”دعوت الی اللہ“ کی بھیجی تھی غالباً پہنچی ہوگی
سیری کتاب میری حقیقت کا آئینہ ہے۔ خود سے
پڑھئے کہ اس کتاب میں کئی دعوائی ہیں۔ ہر دعویٰ
مطابق اللہ اور اسی وجہ سے ان میں خود ہے۔
کام سچ موعود یا زمانہ سچ موعود ختم ہو گیا ہے
اب سوائے جہاد کے کچھ نہ بے گا۔ کانگریس والوں
کا عدم تشدد کو چھوڑ دینا اس بات کی طرف اشارہ
ہے کہ اسلام پر بہت ظلم ہوگا۔ اذن للذین
یقاتلون بانہم ظالمون اللہ علی نصرہم
تفسیر میں مل ہوگا۔ اس کام کو خلیفۃ المسیح نہیں
کر سکیگا بلکہ دوسرے جلالی قبری مسیح کی ضرورت ہے
جس کو دوسرے الفاظ میں جلال محمد کہا گیا ہے
ان دنوں کے واقع ہونے کے آگے جہاد کے اسباب
نرا ہم ہونا ضروری ہے۔ جہاد پکارنے والے امام
کی مدت دعوت بھی سنت رسول کے مطابق کم از کم
سولہ سال ہو چکی ہے۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا
ہے کہ ۱۳۹۰ھ سے یہ کام شروع ہوگا۔ ہماری
ہجرت نے اللہ ہماری قید سے یہ یہ سامان کماحقہ
پیدا کر رکھا ہے۔ اللہ میرے دعوتے ماموریت کے
اجتہاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے میری زندگی میں
تین اہم زمانے بتائے ہیں۔ ایک انقلاب

دس برس بعد ہوگا۔ اور دوسرا انقلاب بیس برس
کے بعد اسیسراتیس برس کے بعد۔ زمین و آسمان
میں چاہیں گے یہ خدا کا کلام ہوگا نہیں ٹھیک۔ ان
تینوں میں ایک انقلاب جو دنیا کے لئے عجیب
واقعہ ہوگا ہے۔ وہ ہماری ہجرت کی تکالیف اور
بضع سین کو پورا کرنے کے لئے یہ میری قید ہے
میں آپ کو ہمدردانہ اور خالصانہ مشورہ دیتا ہوں
کہ وہ ظاہر کامیابی کا زمانہ آنے کے پیشتر آپ
اپنی پوری طاقت سے تبلیغ اقوام و کس کی طرف
قدم بڑھائیں۔ وکن میں آپ کا انتظار کرنا
اقوام ایک سوا ایک ہیں۔ تعدادیں کئی کروڑ ان
ہیں۔ اس تحریک سے دین پھیلے گا اور مٹنی طود پر
آپ کی غرض تبلیغ احمدیت کمال درجہ پر ہوگی۔
عقائد کی بات خدا کے ہاتھ ہے۔ آپ کے وجود سے
یہ برکات ظاہر ہونے والے ہیں اور اس غفلت
کرنا لکن کفر۔ ان عذاباں شدید کا سبب
ہو رہا ہے۔ اس کمزوری کی وجہ سے ۱۳۹۰ھ میں
گورنمنٹ کے مودعہ غدا بنے رہے۔ حالانکہ میں نے
اس وقت بھی دکن کے بشارت پیش کئے تھے
اور قادیان پہنچ کر غلام اللہ خلیفہ میں آپ کو بڑی
امیدوں سے سنا ہے تھے۔ اب یہ دوسرا موقع
ہے۔ ہندوستان کی دنیا منتشر اور متفرق طاقتوں
میں بٹ جائے گی وہ اپنی حیات کے لئے جہل سے
بڑھ کر جرات اور ہمت سے لڑیگی۔ دنیا وادوں
کی نگاہ نے اس قیامت کے برپا ہونے کو جانپ
لیا اور تیاریاں کر رہی ہے۔ اللہ بایقسانہ
سمت الوجود کی دنیائی طاقتیں بھی ہاتھ پاؤں
مار رہی ہیں۔ چونکہ اللہ سب سے ہیشیار ہے اس
نے بڑی زبردست طاقت پیدا کر لی ہے۔ وہ ذات
رب العالمین انسانوں کو کشت و خون سے بچانے
کے لئے دین کے لئے خون ریزی کی شدت کو کم کرنے
کے لئے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو ایک جہت
کے مقابل میں کھڑا کر کے تباہ و برباد کر رہا ہے
وہ وجود ظہور میں آکر دینا دہ جہدوں کو ایک جگہ

چودھویں صدی کے مسلمانان نبوت۔ کتاب بنائیں عقل و فاضل سے ان کی ترمیمی کی۔ قابلید ہے۔ قیمت ۱۰ روپے

رکتے ہیں، تو اس کا جواب ان کی طرف سے ہم ہمیشہ
فعلی میں ملتا رہا۔ مگر اب ان کی مطبوعہ کتاب سے جہاں
ہو گیا کہ دیندار تحریک، بھی قادیانی تحریک کی ایک شاخ
ہے۔ چنانچہ ان کے رسالہ موسومہ آواز کے ایڈیٹر صاحب
کے الفاظ یہ ہیں:-

حضرت مولانا صدیقی کی حیثیتیں اب دو طرح کی
ہو جاتی ہیں۔ ایک بمقابلہ ہندوؤں کے جن جویش
دوسری حیثیت جماعت قادیانی کے قی میں
بموجب الہامات مرزا صاحب رستم موعود کی ہے
آوازِ بابت دسمبر سنہ ۱۳۸۸ھ

المی ریٹ [یہ جماعت صاف بتا رہی ہے کہ صدیقی صاحب
کو جس منصب کا ادعا ہے وہ مرزا صاحب ہی کے ساتھ
میں ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں جماعت مرزا نیہ آن کل
پانچ شاخوں میں منقسم ہو گئی ہے۔ ان میں سے تین
شاخیں تو پنجاب میں ہیں اور دو دکن میں۔ پنجاب کی
تین شاخیں یہ ہیں:-

- (۱) جماعت قادیانیہ۔ (۲) جماعت لاہوریہ۔
- (۳) جماعت شیخیہ۔

ان تینوں کا ذکر الہدیث مورخہ فروری میں ہو چکا ہے
دکن میں ایک شاخ صدیقیہ ہے جس کا لیڈر
صدیقی دیندار ہے۔ دوسری شاخ تیارپوری ہے جو
مولوی عبداللہ تیارپوری کے ماتحت ہے۔

ان میں سے جماعت قادیانیہ اکثریت میں ہے
جس کے لیڈر مرزا محمود احمد صاحب ہیں۔ آپ بزبان
مرزا صاحب پسر موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ دوسری
جماعت شیخیہ ہے۔ اس کے لیڈر شیخ غلام محمد موعود
ہونے کے مدعی ہیں۔ دکن کی جماعت تیارپوری کے لیڈر
مولوی عبداللہ صاحب ہیں جو بزبان مرزا صاحب
قدرت ثانیہ کے مصداق ہونے کے مدعی ہیں۔ دکن
کی دوسری جماعت صدیقیہ کے پیشوا صدیقی دیندار
بزبان مرزا صاحب رستم موعود ہونے کے مدعی ہیں
جماعت لاہوریہ بزبان مرزا صاحب انجن موعودہ
ہونے کی مدعی ہے۔

بہر حال یہ پانچوں شاخیں حدیث میں مذکورہ

کے ٹکڑے خطوط پر مبنیہ کرملانوں کو اپنی طرف بددہی
ہیں۔ اور اس نقشے کے سید سے خط کے سرے پر ایک
داعی بیٹھا ہوا ان لوگوں کو کہہ رہا ہے
مجھ صاحب جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے جہاں میں دل مضطرب

اس لئے ہم ان سب شاخوں کو دوری سے سلام
کرتے ہوئے کہتے ہیں
جینوں سے نزل اسے دل ہار دیکھے جملے ہیں
نہیں ڈنٹنے سے رکنے کے شکر ناگ کا ہے

قادیانی مشن

قادیان سے حوالوں کا مطالبہ

اور

ان کا جواب

”الہدیث“ ۱۷ جنوری میں ملکہ پر ایک فقرہ یوں
لکھا گیا تھا کہ

خلیفہ قادیان کو غیروں کی بابت نہیں بلکہ خاص
اپنی جماعت کے حق میں اعتراض کرنا پڑا کہ
ہماری جماعت میں صداقت اور دیانت نہیں
(الفضل ۱۹، اکتوبر سنہ ۱۳۸۸ھ)

اس فقرہ پر اخبار الفضل کے ایڈیٹر صاحب نے ہم پر
بڑی سختی سے الاوم لگایا ہے کہ ہم نے یہ حوالہ بے بنیاد
دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

مولوی ثناء اللہ صاحب نے خود سائنٹ الفاظ
حضرت امیر خلیفہ قادیان کی طرف منسوب کئے
ہیں۔ ہم مولوی صاحب سے مطالبہ کرتے ہیں
کہ وہ یہ الفاظ الفضل ۱۹ جنوری سنہ ۱۳۸۸ھ میں
دکھائیں جن میں آپ نے یہ دکھانا چاہا ہے کہ
حضرت امیر نے اپنی جماعت سے صداقت اور
دیانت کی کلیئر لکھی ہے۔

والفضل قادیان ۲۲ جنوری سنہ ۱۳۸۸ھ

الہدیث [پہلے تو ہم قابل ایڈیٹر کا خط اٹھاؤ دکھاتے
ہیں کہ حوالہ تو ہم نے ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۳۸۸ھ کا دیا ہے جیسا کہ
خود اس نے شروع میں الفضل کی یہی تاریخ لکھی ہے
مگر مطالبہ کرتے ہوئے ہم سے الفضل ۱۹ جنوری سے

حوالہ طلب کیا ہے۔ کیا ہم اس سے یہ مطلب سمجھیں
کہ آپ نے ہمارا حوالہ الفضل ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۳۸۸ھ میں
پالیا ہے۔ اب آپ الفضل ۱۹ جنوری سنہ ۱۳۸۸ھ سے
پوچھتے ہیں۔ اگر یہی مطلب ہے تو ہم اعتراف کرتے
ہیں کہ الفضل ۱۹ جنوری سنہ ۱۳۸۸ھ میں یہ حوالہ نہیں ہے
بس ما بخیر شما بسلامت

اب سنئے! خلیفہ صاحب کے اہل الفاظ۔ آپ
فرماتے ہیں:-

”جب تک ہماری جماعت جھوٹ سے اتنی شدید
نفرت نہیں کرتی کہ وہ موت کو قبول کرنا آسان
سمجھے مگر جھوٹ بولنے کے لئے طیارہ نہ ہو۔ جب تک
ہماری جماعت دیانت پر ایسی مضبوطی سے
قائم نہیں ہو جاتی کہ وہ موت کو قبول کرنا آسان
سمجھے مگر خیانت کے لئے تیار نہ ہو۔ جب تک
ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی
اور عصیان سے اتنی شدید نفرت نہ کرے کہ وہ
موت کو آسانی سے قبول کرنے کے لئے تیار
ہو جائے۔ مگر نہ کرے۔ اس وقت تک نہیں
کہا جاسکتا کہ ہماری زندگیوں کو جانی زندگیاں
ہیں اللہ ہمارے لئے ابتلاؤں اور آزمائشوں کا
ضرورت نہیں۔“ (الفضل ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۳۸۸ھ)

قادیانی مشن، دینار کے پاس مشہور ریفرسروں، عالموں، علما، بادشاہوں، برہمنوں کے حالت۔ قیت پر دیگر ایڈیٹر

ادبیت مدرستہ کی ادیب اور زبان دان کو ہماری پیش کردہ عبارت اور افضل کا یہ اقتباس دکھا کر پوچھئے کہ دونوں کا مضمون ایک ہی ہے یا کچھ فرق ہے؟ ہمارے نزدیک تو کچھ فرق نہیں۔ کیونکہ غلیظ صاحب کی مذکورہ عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی جماعت کی صداقت اور دیانت کا یقین نہیں ہے۔

اب اگر ان مجید کا اسلوب بیان سنئے مگر پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ اُس میں لفظ جب تک اور عربی میں لفظ "مامام" دونوں ایک ہی معنی میں آتے ہیں۔ چنانچہ ابو اسریل کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔
 اَنَا لَوْ كُنْتُ خَلَقْتُهَا اَبْنًا اَمَّا اَمُوًا
 فَوَقَعَا (پ ۲۸)

(جب تک جبارہ اس بستی میں موجود ہیں ہم اس میں داخل نہیں ہوتے) معلوم ہوا کہ جس طرح ان لوگوں نے اپنے اس کلام سے اپنے ذہن کی قہقہ کی قیاسی طرح غلیظ قادیان اس عبارت میں اپنی جماعت سے صداقت، دیانت، اطاعت وغیرہ کی نفی کر رہے ہیں۔ پس ہماری اور غلیظ صاحب کی عبارتوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

خواجہ حسن نظامی دہلی کے ادیب ہیں اور اردو زبان کے ماہر ہیں، تاہم ان کی جماعت سے ان کو اس ہے، کبھی کبھار آپ دہلی میں غلیظ قادیان کی دعوت بھی کر دیا کرتے ہیں۔ ہم ان کو اس امر میں ثالث منظور کرتے ہیں کہ وہ بتلائیں کہ ان دونوں عبارتوں میں کچھ فرق ہے یا دونوں کا مطلب ایک ہی ہے؟

اے قادیانی اڈیٹر کی دیانت اور بیانت کا اظہار کرنا بھی ضروری ہے کہ اس نے لفظ کلیتہً اپنی طرف سے ہلکا کر کے مطلب کیلئے۔ حالانکہ یہ لفظ ہماری عبارت میں نہیں ہے۔ ہماری اور غلیظ صاحب کی (برہوت) عبارتیں منطقی اصطلاح میں تضاد یا جملہ ہیں جس طرح ہمنا ایسی عبارات بڑا کرتی ہیں کہ ان میں کلیتہً نفی نہیں ہوتی بلکہ بالاجمال ہوتی ہے اس کی شہادت میں مولانا علی مرحوم کا ایک ہند

دہلی میں پیش کیا جاتا ہے۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو دہلی کے اردو بازار میں چند روزہ طیر کر اردو سیکھ لیجئے۔ سنئے! مولانا حالی مرحوم فرماتے ہیں کہ
 کرے غیر گزیت کی پوجا تو کافر
 جو میرا نے بیٹا خدا کا تو کافر
 چلے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
 کو اکب میں مانے کر شاہ تو کافر

مگر نوموں پر کشادہ ہیں راہیں پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
 اڈیٹر صاحب: بتائیے کہ اس ہند میں کل نوموں کی شکایت ہے یا بالاجمال ہے۔ اگر کل کی شکایت ہے تو آپ کے مرکب اضافی راہیں المومنین میں لفظ المومنین سے مراد جو مڑائی لوگ ہیں کیا وہ بھی ایسے ہی مؤمن ہیں جن کی شکایت مذکورہ ہند میں کی گئی ہے۔ غالباً آپ ایسا ہرگز نہیں کہیں گے۔ پس یاد رکھئے کہ اردو زبان بلکہ سب زبانوں کا محاورہ یہی ہے کہ مضمون کو تضاد یا جملہ کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔

اگر اب بھی وہ نہ سمجھے تو اس بت خدا سمجھے ہمارا مطلب ہے! اڈیٹر صاحب! ہم نے تو آپ کا مطالبہ پورا کر دیا اب ہمارا مطالبہ بھی پورا کیجئے مگر آپ اکیلے نہ کر سکیں تو ہماری جماعت سے امداد لیکر پورا کیجئے۔ سنئے! مرزا صاحب متوفی لکھتے ہیں کہ:-
 مولوی شہادۃ اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں ہے دیکھی ہے۔ جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلے کے لئے بدل خواہمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ بچے کی زندگی میں ہی مرجائے! راہمازا احمدی کلہم پس آپ یہ نعرہ جس پر ہمارے دستخط ثبت ہیں ہم کو دکھا دیں ورنہ اعتراض کر لیں کہ مرزا صاحب کا ایسا کہنا بھی ایک معشوقانہ انداز ہے جس کی بابت استاد غالب مرحوم کو شک ہے

تم ان کے دھمکے کا ذکر ان کرکھوں کو غالب نے کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

قادیان کا دوسرا مطالبہ قادیانی جوہی سن رواں میں کسی شوخ نگار نے بڑی شوخی سے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم نے جو اپنے رسالہ عقائد مرزا میں مرزا صاحب کا ایک الہام راسخ و لکھائی لکھا ہے مرزا صاحب کی طرف اس الہام کی نسبت غلط بلکہ جھوٹ ہے مرزا صاحب نے ایسا کہیں نہیں لکھا۔ اس شوخ نگار کو چاہئے کہ وہ کتاب البشریٰ مرتبہ منظور الہی احمدی جلد اول ص ۹۹ دیکھے۔ جس میں مرزا صاحب کا ایک الہام یوں لکھا ہے:-
 رَافِعٌ مَعَكَ رَاسِخٌ وَ لَكُونِي سَهْلًا

اسی کتاب سے ہم نے یہ الہام نقل کیا تھا۔ باقی رہا یہ کہ یہ لفظ کاتب کی غلطی ہے۔ ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ معترض کو چاہئے تھا کہ وہ کتاب کے مصنف پر اعتراض کرتا۔ جب تک یہ عبارت صحیح نہ ہو جاتی کتاب کی اشاعت روک دیتا۔ اگر قیاس تک اصطلاح نہیں کی تو آئندہ کرے۔ مگر ایسی اصطلاح نہ کرے جو مرزا صاحب کے اصل مقصود کو ضائع کر دے جسکی ایک مثال بھی ہم پیش کرتے ہیں۔ خود سے سنئے! مرزا صاحب متوفی نے حضرت مسیح کی شان میں غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:-
 مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پو شراہی نہ زائد نہ عابد نہ حق کا پرستار، خودی، خدائی کا دعویٰ کرنے والا، رنگہات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۳-۲۴

جب اس شیریں کلامی پر اعتراضات کی بھرمار ہوئی تو طبع ثانی میں اس عبارت کے شروع میں جملہ بقول عیسائیوں بڑھا دیا گیا یعنی عیسائی ایسا کہتے ہیں! حالانکہ عیسائی لوگ بھی ایسا کہنے والے کو طعنے لگتے ہیں سمجھتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو مسیحی رسالہ المائدۃ لاہور کے دفتر سے اس کی بابت دریافت کر لیں۔ پھر آپ یقین ہو جائے گا کہ مرزا صاحب کیسے شیریں خیال تھے۔ اس وقت آپ ان کے حق میں یہ شعر پڑھیں گے

سے میرے پیشین انیں تیرے ساتھ ہوں ۷۷

کلاموں سے لکھتے ہیں

یہاں پر

پرمودہ دوسوں کے لئے

ایک اور تازیانہ عبرت

پرمودہ دوسوں جو شریعت اسلامیہ نے رکھا ہے
قدرتی اصول (انجیل) پر مبنی ہے۔ اس کی مخالفت
کرنے والے قانون قدرت کی مخالفت کر رہے ہیں۔
ان کی مثال یہ ہے کہ

یہ لوگ گویا غذائے انسانی کی بجائے پتھر چارے
ہیں۔ جس کا برا اثر اُن کو مختلف شکلوں میں ملتا ہے
اور آئندہ بھی ملیگا۔

ایسے ثمرات کا ذکر اہل حدیث میں کئی دفعہ آیا ہے
آج بھی ہم اس کی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ جو
سناٹن دھری ہندو اخبار "جاگرت" سے منقول ہے
ناظرین اس مثال کو خاص توجہ سے پڑھیں۔ اس سے
خود بھی عبرت حاصل کریں اور اسے پرمودہ دوسوں تک
بھی پہنچائیں۔

لاکھوں کا ناچ لاہور میں کچھ عرصہ سے لاکھوں
کا پیٹک طور پر ناچ کر دانے کی وبا شروع ہے
پہلے لڑکیوں کے زیر ہتھام یہ سلسلہ جاری
تھا۔ اب ہندوستان گرل سکاؤٹ ایسوسی ایشن
نے اس کی سرپرستی شروع کر دی ہے۔ لاہور میں
ایسے بزرگوں کی کمی نہیں جنہوں نے لاکھوں کے
ناچ کی حوصلہ افزائی ہی اپنا شغل بنایا ہوا ہے
وہ مکمل کھلا آرٹ کے نام پر اس کی حمایت کرتے
ہیں۔ لاہور میں لاکھوں لاکھوں کو سٹیج پر لاتے
ہیں۔ اپنا اپنا خیال ہے ہم کسی کی نیت پر شک
کرنا نہیں چاہتے۔ مگر اس رائے کا اظہار کئے
بغیر نہیں رک سکتے کہ وہ لاکھوں کو ناچ کے لئے
سٹیج پر لا کر ایک خطرناک فعلی کر رہے ہیں۔ ایک
ایسی بدعت کی سرپرستی کر رہے ہیں جو کہ جہادی قوم
کو زبردست نقصان پہنچانے کا باعث بنے گی۔
اپنے دل میں دودھ رکھنے والے شہریوں کو اسکی
حوصلہ شکنی کرنی چاہئے وگرنہ ہمیں تکنتی کا

سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ایسی
لاکھوں کے والدین کو اپنے بچوں کے مستقبل کو
تباہ ہونے سے بچانے کے لئے انہیں ایسی
سوسائٹیوں میں جانے سے روکنا چاہئے۔
وگرنہ وہ خود تو دوسوں کے ہی نگر ساتھ ہی قوم کو
بھی لے ڈوبیں گے۔
(جاگرت لائل پور، فروری ۱۹۸۷ء)

الحدیث

بتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھتے ہوتا ہے کیا

قابل توجہ ارکان
جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب

(بقلم محمد تاج الدین صاحب الندو مدراس)

اخبار اہل حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ
حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی جمعیت
کی طرف سے ایک بڑا جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے
متعلق موصوف افراد اہل حدیث سے رائے طلب
کرتے ہیں کہ کہاں جلسہ منعقد ہو، میری ناقص رائے
میں ایسے اداروں کے جلسے سے دو غرضیں ملحوظ ہوتی
ہیں یا ہونی چاہئیں۔ ادارہ کی سابق خدمات عوام
تک پہنچانا، آئندہ سکیم تیار کرنا اور ادارہ کو ہر حیثیت
سے مضبوط کرنا۔ مولانا موصوف جلسہ منعقد کریں اور
فدا کرے وہ نوس غرضیں حاصل ہوں۔ مگر سب سے
بڑا کام کرنے کا یہ ہے کہ

اس ادارہ کا الحاق آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس
سے کرنے کی تجویز پاس کرائیں۔ پھر منظم طور پر پنجاب
میں توجہ و دست کی اشاعت کریں۔ جمعیت کی کارگزاری
بے شک قابل تحسین و آفرین ہے۔ مگر انفرادی سطح پر
منظم کام بہر حال اعلیٰ ہے۔ ماں بے شک کمزور و ضعیف
ہو چکی ہے مگر لائق اولاد ماں باپ کی معاون و مددگار
ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارکان جمعیت کو توفیق

حنایت کرے کہ وہ میری ناقص رائے پر فائدہ فرما کر
میں حق پر پہنچیں۔

کانفرنس کا بجٹ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ جو شے چھینے
عزیز لگے ہیں مگر تا حال یہ معلوم نہیں جو سکا کہ کانفرنس
کی ترقی کے لئے آئندہ کیا سکیم بنائی گئی ہے۔ اور
اس پر عملدرآمد کب ہو گا یا شروع ہو گیا ہے۔ میں
کانفرنس کے ذمہ دار عہدہ داروں کا فرض ہے کہ کانفرنس
کی مالی حالت کا خاکہ پیش کر کے آئندہ بنائی گئی سکیم
قوم کے سامنے پیش کریں۔ اخبار اہل حدیث کے ادارات
ان خدمات کے لئے غالباً ہر وقت وقف ہونگے۔ مستند
سکرٹری صاحب و صدر صاحب کانفرنس متعدد
انجمنات کے ذریعہ ہم تک یہ خبر پہنچائیں کہ کانفرنس کی
آئندہ ترقی کے لئے کیا تجاویز ہوتی ہیں؟ اور ان پر
عملدرآمد شروع ہو گیا ہے؟ اور نہیں تو کب ہو گا؟
کیا رکاؤٹ ہے؟ (تاج الدین مذکور)

الحدیث گذشتہ پرچہ اہل حدیث میں مولوی
عبدالوکیل صاحب متمد کا مضمون
ایک تجویز کے متعلق ملاحظہ کیجئے۔ دوسری تجویز کے
متعلق دفتر دہلی سے اطلاع پہنچی ہے کہ مولوی عبداللہ
صاحب لکھنؤ جو کبھی کلکتہ کی جامع مسجد اہل حدیث
میں امام تھے۔ تنظیم جماعت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

حیات طیبہ (جدید ادیشن) مصنفہ مرزا حیات
شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانحی۔ مع مختصر
سوانح حضرت سید احمد رائے بریلوی۔ مولانا شہید کا
حسب نسب اور زندگی بھر کے کارنامے نمایاں درج
ہیں۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی جہاد اور لڑائیوں کا
حال درج ہے۔ ہر اہل حدیث کو اس کتاب کا مطالعہ
کرنا ضروری ہے۔ لکھائی، چھاپائی، کاغذ عمدہ۔
قیمت ۱۰ روپے۔ علاوہ معمولی ڈاک
ملنے کا پتہ: منیر و فخر اہل حدیث امرت سنگھ

مذہبات اسلام سے پیشتر اور بعد کی چند نامور اور ممتاز خواتین کے مفصل حالات زندگی۔ قیمت ۱۰ روپے۔ منیر اہل حدیث انڈیا

بریلوی مشن

مشک سے خطاب

(از مولوی عبدالرحیم صاحب بخیر و بدی محمد امین گورداسپور)

سوال

(از مولوی محمد ایوب صاحب خطیب نیلگری)

مدیر شریف میں ام سابقہ کے قصوں میں جو ایک

قصہ وارد ہوا ہے کہ جبریل امین کو ایک گلوں کی نسبت حکم فرمایا کہ اس کو الٹ دو عرض کیا کہ الٹی فیہاں فلاں لم یجس قط یعنی اس میں فلاں شخص ہے کہ اس کبھی گناہ نہیں کیا حکم ہوا کہ مع اس کے الٹ دو۔

فانہ لمریت مدحتہ وجہ فی قط یعنی وہ جاری نافذ دیکھتا تھا اور کبھی اس کے چہرے پر تغیر نہیں ہوا۔ حاصل کلام یہ کہ آن کل جو شرک و بدعات کفر والی کا دور دورہ ہے اور اکثر نام نہاد مسلمان غلامیہ شرک بدعات، عرس و منہال، گور پرستی، پیر پرستی، گیارہ سیر، بارہویں میں مبتلا ہیں اور عوام احساس ناواقف، ناہم لوگوں کے سوا بعض قابل صلاح صالح سنت اسکی برائی کو جانتے مانتے ہوئے بھی دیدہ و دانستہ ایسے لوگوں سے مانند شیرو شکر بیاہ شادی اور ہر مجلس و غیرہ میں ہم نوالہ ہم پیالہ نظر آتے ہیں اور بجائے تفرق و تفریح ہر بڑی الفت و محبت و خندہ پیشانی کے ساتھ دے دے خدمت بھی کرتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے شارع کا کیا حکم ہے؟

- - - مطلب صاف عام فہم ہونے کی غرض سے بطور تمثیل اشارہ میں جو شخص باغیوں سے ملتا ہے وہ بھی باغی شمار ہوتا ہے۔ اس پر بہت سے واقعات ماضی و حال اظہر من الشمس ہیں۔ عیاں را چہ بیان۔ واقعہ حادثہ دہلی میں جن لوگوں نے باغیوں کو چناہ دی تھی وہ بھی سرکار کے نزدیک مجرم باغی شمار ہوتے تھے اور اب بھی ہو رہے ہیں۔ کیونکہ جس کے ہم و فدا ہونے کو یہ وفاداری کی بات نہیں ہے کہ ہر اسکے دشمنوں سے ملیں جلس اور اسی ضمن میں الحب للہ والبنی للہ پر بھی نظر رہے۔ بس جبکہ صلوات لوگ بھی خدائی باغیوں سے شیرو شکر ہیں جیسا کہ اور پوچھا ہوا تو ایسے لوگوں کا عند الشرع کیا حکم ہے؟ جواب

محت ہے ناراض تیری کارست واحد اللہ میں نہیں کہتا۔ مگر حق کا یہی ہے فیصلہ شرک کا ادنیٰ سا جز اعمال میں گر مل گیا جیف! تو انسان ہو کہ شرک ہی کرتا رہا۔ ایک پڑھ کر کھڑے توجید تو مشرک رہا اور پھر کہتا ہے مجھ کو پاس ہے توجید کا سچ بتا قرآن کے کس پارے میں یہ ہے لکھا رہ گیا بس جسم وہ بے جان مٹی میں چسپا تو سمجھ سکتا ہے ان کی زندگی اور موت کیا؟ انکی بوڑوں سے شرفا کیوں نکاح جائز ہوا؟ زندہ ان کو کس طرح تو کہتا رہتا ہے سدا؟ وہ جو زندہ ہیں۔ تو زندہ ہیں بنزدیک خدا ایک وہ کیا کام آسکتا نہیں جز کبریا۔ غیر سے مت مانگ ادعویٰ ہے فرمان خدا استغانت غیر سے اور نستین پڑھنا سدا خوب مانی تم نے توجید خدا سے کبریا تو ہے حل مشکلات اور واقع رنج و بلا دل کے بھیدوں سے وہ واقف را زینہ اس پدا ان کو خود بھی شوق ہے کہلانے کا حاجت روا دائمی دوزخ کا تیرے واسطے دسبے گھلا فقط تیرا جسم ہے۔ مگر صبیح و مسا تیری قسمت میں کہاں ہوگا خدا کا دیکھنا ہونے سب کی مگر اقرار ہو اللہ کا چھوڑ کر تقلید غیری ہو مستند پرفدا ایک کے آگے جھکا سر کو یہی ہے مدعا ایک کا ہو کہ مطیع تو سب کا بن جا پشوا

اٹھ کھڑا ہو سنت و توجید کی تبلیغ کر قوم کو بیدار کر قرآن کا لے کر عصا

تو نہ اپنے نعل پر مشرک کبھی ٹاوم ہوا مشرک تو نے جب کیا جنت ہوئی تھی پر حرام کتنے ہوں اعمال احسن فبطاسب ہو جائینگے اس کی ہر مخلوق ہونے اللہ کی تسبیح پر دے مشرک سے نفرت ہے ہر انسان اللہ کی رحمت کو تو مزادوں اور قبروں پر جھکا کر تا ہے روز مردہ ولیوں اور شہیدوں سے مرادیں مانگنا روح ان کی عالم بالا میں ہے اب جساہلی ہیں شہیدان خدا زندہ مگر اسے بے سمجھ وہ اگر زندہ ہیں جسم کو کیوں نظر آتے نہیں نیز تو ان کی وراثت ہانت لیتا ہے مگر زندگی میں شکر نہیں ان کی مگر یہ یاد رکھ وہ معیبت میں ترے کچھ کام آسکتے نہیں تو خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا مقصود ہے بعد اقرار موئہ سے اور عمل اس کے خلاف لالہ کاہر دلب پر دل میں ہیں معبود لاکھ کوئی اپنے پیر کے حق میں ہے یوں گویا ہوا کوئی اس کو مانتا ہے واقع اسرار غیب پر بھی معبود کہلانے سے شرماتے نہیں مومنوں کے واسطے جنت بشارت حق نے دی مومنوں کے واسطے دن رات جنت منتظر مومنین حق کی زیارت سے مشرف ہونگے۔ پر اسے مسلمان اکڑ توجید کے معنی سمجھ چھوڑ کر بدعت ضلالت حامی سنت تو بن ایک کی کرے غلامی سب سے ہو جائے نیاز ایک کی کر تو اطاعت اس پر رہ ثابت قدم

بھائی! یہ سب باتیں صرف اس کی خدمت میں عرض کی جاتی ہیں۔ یہ سب باتیں صرف اس کی خدمت میں عرض کی جاتی ہیں۔ یہ سب باتیں صرف اس کی خدمت میں عرض کی جاتی ہیں۔

الحمد لله اہل بیت کتاب اللہ مدرس کے منتظین خوش الحان بچوں کو یہ نظم حفظ کر انہیں اور طلبوں میں پڑھوایا کریں۔

محل رہے مودر غایت بفضی فائدہ عام دن اخبار گہرا
تھا کہ عند اللہ ما چاہے وہ الناس ملوں و مشکور ہوں۔

و السلام

مہر دم جو بایہ خویش را

تو والی حساب کم دیش را

الحمدیث اس کی بے دین آدمی سے ملنا کئی نیتوں سے

ہوتا ہے۔ لا اس کی بے دینی میں شریک ہونے کے لئے۔

سو یہ رحمت منع ہے۔ ارشاد ہے لا تکرہوا الی اللہین

ظلموا فتمسک انہار۔ دوسری صورت ان کے

ملنے کی یہ ہے کہ ان کے کسی مستحق با جائز کام میں

شریک ہونا مثلاً نکاح وغیرہ یہ جائز ہے۔ بحکم

اذا احسن الناس احسن معہم و اذا اساءوا

فاجنبہم و اساءتہم۔ تیسری صورت اس

نیت سے ملنا کہ ان کو مدعا نصیحت کی جائے جس کی

مثال حضرت یوسف علیہ السلام اور قیدیوں کی ہے

سو یہ ایہ۔ معنی سے سخن بلکہ نامور ہے۔ ارشاد ہے

فما علی الذین یبتغون من حسابہم

من شئ و لکن ذکری لعلہم یتقون

پس ملنے والا اپنی نیت کا اعلان کر لیا کرے۔

کائنات آئنا۔

حضرت حمزہ کا قاتل فتح طائف کے بعد کہیں فرار

ہو جاتا ہے جب وہ مقام بھی قبضہ میں ہو جاتا ہے تو کئی

دوسری جائے پناہ نہیں ملتی۔ لوگ کہتے ہیں وحشی تم نے

ابھی محمد کو بچا ہوا نہیں، تمہارے لئے خود آستانہ حشر

بڑھ کر کوئی دوسری جائے امن نہیں۔ وحشی حاضر ہوتا

ہے۔ حضور دیکھتے ہی آنکھیں پست کر لیتے ہیں۔ جان مار

چاکی شہادت کا منظر سامنے آ جاتا ہے۔ آنکھیں اشکبار

ہو جاتی ہیں۔ قاتل سامنے موجود ہے مگر صوفیہ کلمہ

برآمد ہوتا ہے۔ وحشی جاؤ میرے سامنے نہ آیا کرو کہ

شہید چاکی یاد تازہ ہو کر اور بھی دلی صدمے زیادہ

کر دیتے ہیں۔

غزوہ نجد سے واپسی کے وقت آپ تنہا ایک سدخت

کے سایہ میں آرام فرما رہے ہیں۔ دوپہر کا وقت ہے

پسینہ میں غرق ہیں۔ تلوار مبارک درخت سے لٹک رہی

ہے۔ صحابہ ادھر ادھر درختوں کا سایہ لے رہے ہیں۔

ایک بدو شامہ نام کا اس وقت سیدھا آپ کے پاس

آتا ہے۔ درخت سے آپ کی تلوار اتار کر نیام سے باہر

نکالتا ہے کہ حضور خواب سے بیدار ہو جاتے ہیں۔ وہ

تلوار کو حرکت دیکر دریافت کرتا ہے من یحییٰک

معنی یا محمد پڑا طینان صدا آتی ہے اللہ۔ اس

غیر متوقع جواب کو سن کر وہ مرعوب ہو جاتا ہے اور تلوار

اس کے ہاتھ سے زمین پر گر جاتی ہے۔ آپ فوراً اٹھا کر

فرماتے ہیں۔ من یحییٰک معنی یا نعمامہ۔ وہ غصہ

اور حلم کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ خیر آخذ

کہ محمد بچے آدمیوں کی طرح تلوار پر کڑ مین مجھے معاف کر۔

پھر آپ اس سے کوئی توفیق نہیں فرماتے۔

لوگو طائف کو جانتے ہو وہ طائف جن نے مکہ کے

دور مظالم میں آپ کو پناہ نہیں دی جس نے آپ کی بات

بھی سننی نہیں چاہی۔ جہاں کے سردار محمد بن ابی ہریرہ

کے رشتہ داروں نے آپ کا خاق لا دیا۔ چھوٹے چھوٹے

لوگوں کو آپ کے پیچھے لایا۔ شہر کے لوہا بھروسے نے

سے یوں نہیں بلکہ اس طرح توڑا تھا کہ کیا کر سکتا ہے

کو میرے سامنے بٹے بٹے چلے۔

آنحضور کی عملی زندگی

(از مولوی محمد اسید صاحب انس کھڑیاں درہنگوی جامعہ رحمانیہ بنارس)

لوگ اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ چکنی

چڑی باتوں، مفیدہ اور کارآمد نصیحتوں اور بہتر سے بہتر

تعلیموں کی دنیا میں کمی نہیں۔ ہاں کمی جس چیز کی ہے

وہ عمل اور کام ہے۔ سوچو وہ ادیان کے بانیوں کی سرتوں

کی تمام کتب و قواعد و مطالبہ کر جاؤ اس میں دلچسپ

باتیں ملیں گی۔ دل مضطر کو مسرور کرنے والی حکایتیں

دیکھنے میں آئیں گی، خطیبان بلند آوازیں اور قہر کا

زور و شور، نصامت و بلافت کا منظر دیکھنے میں آئے گا

موش و تمیلین اور ظاہری گریہ و بکا بخوشی دیر کے لئے

قلب کو متحرک کر دیگی۔ مگر جو چیز نظر نہ آئے گی وہ

عمل کام اور اپنے بتائے ہوئے احکام و نصائح آپ

پر تکرار کھانا ہے۔

آپ کے اخلاق اور سوا کلام پاک کے علاوہ

اور کس مذہب کی کتاب نے اپنے شائعوں کے بارے

میں یہ کمالی شہادت دی ہے کہ وہ اپنے عمل کے اعتبار

سے بھی بدرجہ اتم و بلند انسان تھا لیکن کلام الہی

نے عیان کیا اور دوست و دشمن کے اذہان میں کہا

ما اذک بلک لاجرا غیر ممنون و اذک لعلی

خلیق عظیم۔ ترجمہ اسے محمد معلم یتیم آپ کا جو۔

غیر نفی ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ اخلاق

کے برتے پیمانہ پر ہیں۔

اس نیت کے دوجہ ہیں پہلے میں آپ کے اجر کے

نہ ختم ہونے کا دعویٰ ہے اور دوسرے میں آپ کے

اخلاق کو دلیل میں پیش کیا گیا ہے کہ آپ کے اخلاق و

اعمال خود اس بات پر شاہد ہیں کہ آپ کا اجر نہ ختم ہو

آپ نے حریفوں کو پیار کرنے کی نصیحت بار بار فرمائی

ہوئی۔ لیکن اس کا عملی منظر نہیں دیکھا ہو گا۔ پس سنئے

ابوسفیان کون ہے وہی ابوسفیان جو بدر احد

خندق وغیرہ لڑائیوں کا انصر تھا جس نے بہت سے

مسلمانوں کو تیغ کیا تھا۔ جس نے کئی مرتبہ ذات اقدس

کے قتل کا مصمم ارادہ کر لیا تھا جو ہر موقع پر اسلام کا

سخت ترین دشمن ثابت ہوا لیکن فتح مکہ سے قبل جب

حضرت عباسؓ کے ہمراہ دربار اقدس میں حاضر ہوا

تو گو اس کا ہر جرم اس کے قتل کا مشورہ دیتا ہے مگر

پیکر رحمت ابوسفیان سے یوں بہ کلام ہوتا ہے یہ

ڈر کا مقام نہیں محمد معلم انتقام کے جذبہ سے بلند تر

ہے۔ پھر حضور نہ صرف اس سے درگزر کرتے ہیں بلکہ

یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں من دخل دار ابی سفیان

عرب کا جائزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم درحالی کشمیر بی کے قریب قریب قریب قریب

آپ کے چلے تالیاں بجائی شروع کیں۔ وہ پھر تھمے شروع کئے یہاں تک کہ زخمی ہو گئے جو تین دنوں کے لئے بے ہوش ہو گئے۔ جب آپ پریشان ہو کر گلام فرمانے لگے تو یہ شریک آپ کا بازو پکڑ کر اٹھا دیتے۔ جب آپ چلنے لگتے تو پھر تھمے کر بوجھا کر دیتے۔ آنحضرت کو اس دن اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی کہ لوہے کے گورج کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے حبیب! اٹھائے تبلیغ میں سبکدوش ہو کر نہ رہیں کیا ہے آپ نے اسی طائف کا نام لیا۔ ششہ میں سلاطوں کی فوج اسی طائف کا محاصرہ کرتی ہے۔ زمانہ صاف تک محاصرہ جاری رہتا ہے۔ قلعہ فتح نہیں ہوتا۔ کئے مسلمان شہید ہوتے ہیں۔ آپ واپسی کا ارادہ کرتے ہیں مسلمانوں کی جرات فوج نہیں مانتی۔ طائف پر بددعا کی درخواست کرتے ہیں۔ آپ کا دست مبارک اٹھتا ہے۔ مگر کیا فرماتے ہیں۔ خدا خدا اہل طائف کو راہ راست پر لا، اس کو اسلام کے آستانہ پر بھگا۔ مسلمانو! یہ کس شہر کے بنی میں دھلے خیر ہے وہی جس نے آپ پر پتھر برسائے تھے۔ آپ کو خون سے شہر پور کیا تھا آپ کو پناہ دینے سے انکار کیا تھا۔

ہندہ اوسنیان کی بیوی وہ ہندہ جو مکرہ اعد میں اپنی سہیلیوں کے ہمراہ کاکر قریش کے لشکروں کی ہمت بڑھاتی ہے جو آپ کے عزیز ترین چاچا حضرت حمزہ کی لاش کے ساتھ بے ادبی کرتی ہے۔ ان کے سینہ مبارک کو شق کرتی ہے، ان کے ناک کاٹ کر اپنا طوق بناتی ہے، کلیجہ نکال چباننا چاہتی ہے۔ جنگ کے اختتام میں حضور اس دردناک ساتھ کو دیکھ کر راز جاتے ہیں وہ فرخ مکہ کے روز نقاب پوش سامنے آتی ہے اور یہاں گستاخانہ حرکت سے باز نہیں آتی۔ لیکن حضور پھر بھی کوئی عتاب نہیں فرماتے۔ اہ یہ بھی دریافت نہیں فرماتا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ رحمت عالم کی یہ عجز و شالی کو دیکھ کر انا ملتی ہے اے محمد! آج سے تمہارا یہ وہاں سے تیرا وہ بعض میرے نزدیک کوئی عداوت تھا لیکن آج تمہارے وہاں سے میرا کون سا عداوت ہو گیا ہے۔

ہمارے بن اسود وہ شخص ہے جو کئی شرارتوں کا ارتکاب کر چکا ہے۔ فرخ مکہ کے موقع پر اس کا خون صاف کیا جاتا ہے۔ وہ اساد کرتا ہے کہ بھاگ کر ایران چلا جائے لیکن کچھ فکر کے بعد دربار نبوی میں حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے میں بھاگ کر ایران چلا جانا چاہتا تھا۔ لیکن میرے حضور کا رحم و کرم، علم و غفو خیال آیا۔ میں حاضر ہوں۔ میری شرارتوں کی جو اطلاعیں آپ تک موصول ہوئی ہیں وہ سب درست ہیں، اتنا سنتے ہی آپ کی رحمت جو دل میں آتی ہے اور دست و دشمن کا فرق سامنے سے محسوس ہوتا ہے۔

قریشی اعلان شائع ہوتا ہے کہ جو عہد کا سرکاش لائے گا اس کو سوانٹ انعام دیے جائینگے۔ مرقہ اس انعام کے حصول کیلئے مسلح ہو کر آپ کے پیچھے گھوڑا ڈالتا ہے جب وہ قریب پہنچتا ہے۔ حضرت صدیق اکبر جاتے ہیں اور حضور دست بدعا ہوتے ہیں۔ جس کے اثر سے تین دفعہ گھوڑے کے پاؤں دھنس جاتے ہیں سراقہ تیر لکھا جاتا ہے۔ ہر مرتبہ مسدا آتی ہے کہ تمہاری سی بے کار ہے۔ سراقہ واپسی کا ارادہ کر لیتا ہے۔ حضور کو آواز دیکر امن کی درخواست کرتا ہے کہ جب آپ کو خدا قریش پر غلبہ دے تو مجھ پر کچھ عتاب نازل نہ ہو۔ آپ اس کی درخواست قبول کر لیتے ہیں۔ فرخ مکہ کے بعد یہ بھی نہیں پوچھتے کہ سراقہ تمہارے اس دن کے خطا کی کیا سزا ہو۔

ایک یہودی عالم نے جب حضور کو قافضہ فرض میں اس قدر مانگ کیا کہ ظہر کی نماز سے لیکر فجر تک آپ کا ساتھ نہ چھوڑا تو صحابہ کرام نے اس کو سخت دھکیا دیں۔ لیکن آپ نے فرمایا خدا نے مجھے کسی فی پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ دن چڑھا تو زبور اسلام سے مزین ہو گیا اور کہا شطر مالی فی سبیل اللہ۔ میرا نصف مال خدا کی راہ میں صدقہ ہے۔ اس سختی سے میرا صرف یہ مقصد تھا کہ صفت مقدس میں آپ کے جو اوصاف مذکور ہیں ان کا تجربہ کروں۔ آپ خیر جاتے ہیں وہاں لڑائیاں ہوتی ہیں۔ شہر قبضہ میں آتا ہے۔ ایک یہودیہ دھت دی ہے۔

آپ بلا پس و پیش قبول کر لیتے ہیں۔ یہودیہ جو گوشت پیش کرتی ہے اس میں نہ ہرلا ہوتا ہے۔ آپ گوشت کا ٹکڑا مونہہ میں رکھتے ہیں کہ آپ کو اطلاع ہو جاتی ہے۔ یہودیہ بلائی جاتی ہے وہ اپنے قصور کا اعتراف کرتی ہے۔ غوغام کے دربار سے اس کو کوئی سزا نہیں ملتی۔ حالانکہ اس زہر کا اثر آپ کو اس کے بعد محسوس ہوتا رہا۔

ثماد بن اثال قید ہو کر آئے تھے لیکن جب آپ نے ان کو بلا شرط و بلا معوضہ رہا کر دیا تو انہوں نے فوراً کلمہ توحید پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ اور ان کا دل اسلام، والی اسلام اور دینہ الاسلام کی محبت سے معمور ہو گیا۔

مکہ جب فتح ہوا تو روم کے صحن میں آپ نے خطبہ دیا۔ پھر خطبہ ختم ہونے کے بعد آپ نے جمع پر نظر ڈالی تو جباران قریش مفتوحانہ کھڑے تھے ان میں وہ بھی تھے جن کی زبانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گلیوں کے بادل برسایا کرتی تھیں۔ وہ بھی تھے جن کی تیغ و شان نے میکہ قدسی کے ساتھ گستاخیاں کی تھیں۔ وہ بھی تھے جو اسلام کے مٹانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے تھے۔ وہ بھی تھے جنہوں نے آنحضرت معلوم کے راستہ میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ بھی تھے جنہوں نے آپ پر پتھر پھینکے تھے۔ وہ بھی تھے جو دھماکے وقت حضور کا ایڑیوں کو ہولناکیاں کر دیا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جو آپ کو جٹلایا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جو آپ کو جبریں کہا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جنہوں نے آپ کے عزیزوں کا خون ناحق کیا تھا، ان کے سینے چاک کئے تھے، ان کے دل دھج کر کے ٹکڑے کئے تھے۔ وہ بھی تھے جو غریب مسلمانوں کو شاتے تھے، ان کے سینوں پر اپنی جنا کاری کی آفتیں دہریں لگاتے تھے، ان کو ملتی ریتوں اور پتھروں پر لٹاتے تھے، دیکھتے ہوئے انکار دلائے ان کے بدن داغ تھے۔ آج یہ سب مجرم سرنگوں سامنے تھے۔ پیچھے دس ہزار خون آشام تلواریں مسطور کے ایک اشارہ کی نظر میں۔ وہ قافضہ فہمیں ہمارے ساتھ تھے۔

روح الامانی - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ - جلد اول - دوم - سوم - چوتھ - پنجم - ششم - ہفتم - اٹھواں - نویں - دسواں -

وید اور علم تاریخ

(از قلم نبیست آمانند صاحب مقیم لاہور)

جواب پر توجہ نہیں کی۔ میں نے سوامی ویدانند جی کی خدمت میں خود حاضر ہو کر اخبار اچھٹ کا پرچہ نقد کیا اور جواب کے لئے درخواست بھی کی لیکن جیسا کہ میں نے پہلے ہی لکھا تھا کہ نہ خیر امید نہ تلوار ان سے یہ بانو میرے آگے نہ ہونے ہیں

سوامی ویدانند جی نے مجھے بے ایمان کا لقب عطا فرمایا اور کہا کہ تم ویسے ہی بے ایمان ہو جیسا بے ایمان پروفیسر میکس ملر تھا۔ میں نے شکریہ کے ساتھ عرض کیا کہ پروفیسر میکس ملر اور میں بہت سے آریہ ایمانداروں سے اچھے ہیں جو دیدہ دانستہ ویدوں کی تواریخ اور تعلیم پر پردہ پوشی کرنے پر کمر بستہ ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنا میری زندگی میں ناممکن ہے۔ میں کھوٹے بکے کی طرح سوامی ویدانند جی کا طعنہ لیا ہوا لقب انہی کی خدمت میں لونا کر پوچھتا ہوں کہ جب میں نے سوامی جی کو سورج کی طرح ویدوں میں انسانی تاریخ کا ثبوت دیدیا ہے۔ تو ایمان داری یہ ہے کہ سوامی جی ویدوں میں تاریخ کا اقرار فرمیں یا میرے مضمون کی تردید کر کے دکھلاویں

ورنہ خود ان افسانہ فرما دیں کہ بے ایمان میں ہوں یا کوئی اور ؟

ویدوں کی تواریخ اور تہذیب کی معلومات کے لئے میری ناممکن الزمہ تصنیف "وید ارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب" قیمت رعایتی بجائے چم کے (۱۰) ملاحظہ فرمائیے۔ منگوئے کاچہ - دفتر اخبار اچھٹ امرتسر

ابطال الہام وید۔ اس کتاب میں وید متروک سے ثابت کیا ہے کہ وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی بزرگ ابھائی ثابت نہیں ہو سکتے۔ قیمت ۱۰ روپے اچھٹ

میں نے اخبار اچھٹ نمبر ۶۹ نومبر ۱۹۰۹ء میں مندرجہ بالا عنوان سے سوامی ویدانند جی پر سماجی کی تردید میں ایک مضمون لکھا تھا۔ جن میں ثابت کیا تھا کہ مغربی دھرم قریب ۲۰۰۰ سال پہلے کی ہے۔ کلاسیکی یونان و روم کی تاریخ ۵۰۰ سال پہلے کی ہے۔ اس سے جیسے برائے نام آریہ سماجی ریسرچ سکالر بھی ویدوں میں تحریر اور ملاوٹ کے قائل ہیں۔ اور یہ کہ اچھٹ وید میں ہمارا جہا رجن کے یوتے ہمارا جہا پریشک کا اور سب سے پرانے رگوید میں ہمارا جہا رجن کے دوسرے ہیرد اعظم بھیشم پتاسہ کے باپ راجہ شانتو تاڈ راجہ دیوانی اور دادہ سے ہمارا جہا رجن سین کا ذکر پایا جاتا ہے۔ نیز ویدانند اسٹریٹس کے ساتھ ندنامی برہمچاری رشی کے۔۔۔ بلوچر کے ارتھاب کا ذکر اور راجہ پرکاش کے بیٹے ہمارا جہا رجن ترسہ سیو کے سو بھری گونامی براہمن رشی کو اپنی یا بقول آریہ سماجی پروفیسر چندر منی اپنے بیٹوں وغیرہ کی پچاس بیویاں سواستونامی دیا نے کے تیرتھ پر دان کرنے کا واقعہ درج ہے۔ جس سے بلاشبہ شبہ ویدوں کا ہندوستانی راجوں اور رشیوں کے حالات کی تواریخ کتب ہونا ثابت ہے۔

میں نے نرکت کے حوالے سے یہ بھی ثابت کیا تھا کہ خود ہرشی یا سک آچاریہ معنف نرکت بھی ویدوں میں انسانی تواریخ کا قائل ہے اور تواریخ پانے جانے سے بقول سوامی ویدانند جی ویدان انسانوں کے باوجود زمانہ کی تصانیف ہیں اور خدا کا کلام یا الہام نہیں ہو سکتے۔ میں نے یہ بھی بیگونی کی تھی کہ سوامی ویدانند جی میرے مضمون کا جواب دینے کی تکلیف کبھی نہیں کریں گے۔ وہ حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی ہے۔ اور سوامی جی ہمارا جہا رجن نے کئی شخصوں کے توجہ دلانے پر بھی

کیا ہوتا کہوں۔ یہ لوگ اگرچہ ظالم تھے۔ شقی تھے۔ بے رحم تھے لیکن مزاج شنا رہتے۔ جمع آئے۔

انت : رخ کر بد و ابن کریدہ
تو ہمارا شریف بھائی اور شریف کا بیٹا ہے
ارشاد کرتا ہے ان میں دی گئی ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔

"تاریخ عیسکہ یا نبیوم
ان کے دن تم پر کوئی الزام نہیں
اذھبوا فانتم الطلقاء
جاؤ تم سب آزاد ہو

کنارہ نہ نے تمام ہمارے جہا رجن کے مکانات پر قبضہ کر لیا تھا اب وہ مرنے لگا کہ ان کو ان کے حقوق دلائے جائے لیکن آپ نے ہمارے جہا رجن کو حکم دیا کہ وہ بھی اپنی اہلک سے دستبردار ہو جائیں۔

۱۔ دوسرے عرب میں دس شخص تھے جو قریش کے سربراہ تھے ان میں صفوان بن امیہ جہا رجن کے تھے۔ غیر بن وہب نے آنحضرت وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں عرب مکہ سے جلا وطن ہوا جاتا ہے۔ آپ نے علامت امان کے طور پر اپنا عمامہ عنایت فرمایا غیر جہا رجن کو ان کو دے دیں گے۔ ان کے معرکہ تک یہ مشرف باسلام نہیں ہوئے۔

۲۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق جس کو میں نے مختصر تحریر کیا ہے۔ اگر تفصیل سے بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے اپنی تمام واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن نے کہا۔

فہما ر شمة من الله لنت لہم ولو کنت
فطاع لیلط انقاب لن فضا من حولک
اے محمد خدا کے فضل و کرم سے آپ نرم دل واقع ہوئے ہیں۔ اگر کج اخلاق ہوتے تو یہ عرب کے وحشی مذرتجھ سے دور ہو جاتے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنے پیغمبر اسلام علیہ السلام کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

پیادے نبی کے پیارے اخلاق۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و صفات کو بیان کیا ہے۔ منگو اک
منہرہ میں اور دوسروں کو سنائیں۔ لکھائی چھائی کا قند عمدہ۔ قیمت صرف ۱۰ روپے۔ غیر اچھٹ امرتسر

سید الکرم علیہ السلام کی پشت کی تائید میں یا میں کی پیروی کرنا چاہیے۔ یہ سید الکرم علیہ السلام کی پیروی کرنا چاہیے۔

فتاویٰ

مس ۲۱ { دوسرے علم کے مسلمان اپنا امام مولوی پیشوا کر کے جمعہ سنتی سے پڑھتے ہیں جس ملک کی مسجد ہے وہ مولوی کے ہیچے نہیں پڑھتے۔ چونکہ ان کا امام اور ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا امام پیشوا ہوگا۔ دوسرے علم والے جھڑپہ مارتے ہیں جس علم کی مسجد ہے وہ کوئی تو پڑھ لیتا ہے کوئی اور کسی جگہ جا کر پڑھ آتا ہے۔ مگر ہر ایک آدمی مولوی کی امامت پر ناراضگی ضرور ہے۔ مگر کیا کریں۔ چالیس گھر میں۔ غریب آدمی چپ چاپ پھر رہے ہیں۔ مولوی آپ کے علم کی بجائے مسجد چھوڑ کر اپنی طاقت اور سختی سے بڑھتا ہے۔ (ایک سال) جم ۲۱ { فرق ثانی کا بیان سننے بغیر فتویٰ صحیح نہیں ہو سکتا۔ نیز سوال کی عبارت صاف اور واضح ہونی چاہئے۔

مس ۲۱ { حسب مذکورہ میں کھنٹی پانچ چھ یوم بھرا کرتی رہی ہے اور مسلمان سنتے رہے ہیں۔ سننے والوں کے فکاح فاسد ہو گئے ہیں یا نہیں۔ اگر فاسد ہو گئے ہیں تو کیا کیا جائے۔ ولی ہوا نہیں؟ ہر ہوا بغیر ہر۔ عورت حاضر ہو یا کہ غیر حاضر؟ (سائل مذکور) جم ۲۱ { بھرا سننے والے عزت گنہگار ہیں۔ مگر ان کے فکاح فاسد نہیں ہوتے۔

مس ۲۱ { ماہ رمضان، عید و جمعہ وغیرہ میں نغارہ بجانا کیا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور) جم ۲۱ { سوال تفصیل طلب ہے۔ نغارہ بجانا مذہبی کام نہیں۔

مس ۲۱ { گاؤں میں اہل اسلام کے گھروں میں احوال ہو جائیں۔ جو مسلمان جنازہ کے ساتھ گورستان میں حاضر یا موجود ہیں وہ تو کلام دعا دیا ہی بخش آتے ہیں اور جو غیر حاضر ہیں مینی کوئی اور کسی گاؤں گیا ہوا ہے کوئی کاشت و چھوڑ کے کام میں مصروف ہے۔ مگر غیر حاضری کی وجوہات زیادہ ہیں۔ یہ غیر حاضر شخص

موتی کے گھر جا کر کلام دعا وغیرہ بخش سکتے ہیں؟ وسائل مذکورہ { جس شخص نے جنازہ نہیں پڑھا وہ اہل میت کے گھر جا کر دعائے مغفرت کرے تو کوئی حرج نہیں۔

مس ۲۱ { زید نے ہم الفار ایک ٹونٹ کو اس بنا پر دی کہ تم اپنے مالک کو دیکر ہلاک کر دو۔ پھر میں تمہارے ساتھ نکاح کروں گا۔ ٹونٹ مذکورہ نے ایسا ہی کیا۔ ایک تولد سم الفار ترش چھا چھ میں ڈالکر اپنے مالک یعنی خاوند کے پاس کھیتوں میں خود لگائی وہاں دو آدمی اور حقہ پینے آ گئے۔ وہ سموم چھا چھان تینوں آدمیوں نے فوش کر لی۔ بعد ازاں انہیں تے و اسبہاں شروع ہو گئے۔ تین چار یوم کے علاج معالجہ سے ان کی جان تو بچ گئی مگر ایک آدمی جو ٹونٹ مذکورہ کا مالک ہے وہ ابھی تک کمزور ضرور ہے۔ لہذا زید کے پیچھے نماز جائز ہے یا کہ نہیں۔ امامت کا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

جم ۲۱ { دوسرے فرق کا بیان ہونا چاہئے کہ اُس نے ایسا بڑا فعل کیوں کیا۔ بہر حال یہ فعل بہت بُرا ہے۔

مس ۲۱ { محبوب بخش نے پانچ اولاد چھوڑی عبد الحفیظ۔ ایک ہندہ۔ عبد الغنی۔ عبد الرحمن۔ محمد بن یہ چاروں بھائی ہمیشہ شامل شرکت میں رہے اور وہ اپنے والد مرحوم کی رقم سے کاروبار کرتے رہے اور ابھی تک کر رہے ہیں وہ مال اب تک تقسیم نہیں ہوا ہے اب ان میں سے عبد الحفیظ اور ان کی بیوی کا انتقال ہوا اس نے ایک لڑکا چھوڑا وہ اب تک لا پیہ ہے پچیس تیس سال سے اس کے بعد ہندہ کا انتقال ہوا اس نے ایک لڑکا اور شوہر چھوڑا وہ اب تک حیات میں۔ اس کے بعد عبد الغنی کا انتقال ہوا۔ بیوی اور ایک لڑکی چھوڑی۔ اس کے بعد بیوی کا انتقال ہوا لڑکی حیات میں موجود ہے۔ اس کے بعد عبد الرحمن کا انتقال ہوا۔ انہوں نے دو شاویاں کیں۔ پہلی بیوی نے ایک لڑکی چھوڑی۔ بیوی کا عبد الرحمن کی حیات میں

انتقال ہوا۔ دوسری بیوی سے دو لڑکیاں چھوڑیں اور بیوی حیات میں اور عبد بن حیات موجود ہیں۔ اب مال کی تقسیم وراثہ میں کس طرح ہوگی۔ خط کشیدہ مینی دختر عبد الغنی کی موجودہ وراثہ کی مستحق ہے یا نہیں اگر ہے تو کتنا ہے؟ (ایک سائل)

جم ۲۱ { عبد الغنی کی وفات کے بعد اس کی بیوی کو مرحوم کے ترکہ کا آٹھواں حصہ لگا اور زوجہ عبد الغنی کی وفات کے بعد اس کی وارث اس کی لڑکی یا دیگر وراثہ اگر ہوں تو عبد الغنی کی لڑکی عبد الغنی کے ترکہ سے نصف کی وارث ہوگی۔ اللہ اعلم!

نوٹ:۔ مفصل فتویٰ تمام بطن کا حاصل کرنا ہو تو قواعد و فرائض کی پابندی کیجئے۔ آپ نے صرف عبد الغنی کی لڑکی کے متعلق دریافت کیا وہ لکھ دیا۔

مس ۲۱ { آج کل رواج ہو گیا ہے کہ بغرض زینت سونے کے دانت بندھوا لیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ (ایک خریدار الحمد للہ)

جم ۲۱ { سونے سے دانت ٹھکانا منضرت کے لئے جائز نہیں۔ کیونکہ سونے کا استعمال بصورت زینت مرد کے لئے ناجائز ہے۔ اگر سونے ہوئے دانت سونے کے ٹانگے سے جڑوانے جائز ہیں۔

مس ۲۱ { غیر مسلم عورت شوہر والی مسلمان ہو جائے تو اس کی عدت کتنی ہے؟

جم ۲۱ { ایک حیض سے استبراء۔ تم کرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے جیسی اسیرہ جنگ۔

مس ۲۱ { آج کل وہیہات میں مروج ہے کہ نکاح کے وقت نکاح خوان لڑکے اور لڑکی کو گلے پڑھاتے ہیں۔ کیا یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا کرتا تھا؟

جم ۲۱ { نکاح کے وقت گلے پڑھنا عہد نبوی سے ثابت نہیں۔ اللہ اعلم!

مرددی نوٹ { جملہ مستفتی اصحاب کی خدمت میں اطلاع کی جاتی ہے کہ وہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم دو پیسے کا ٹکٹ ہمراہ سوال روانہ کیا کریں ورنہ ہم انداز کی شکایت قبول ہوگی۔ کیونکہ

اس آئینہ غریبہ اشخاص کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ یہ بڑا ایک مفید سلسلہ ہے۔ ضروری تاکید ہے۔ انجمن اہل بیت اہل بیت

متفرقات

میری جہانی حالت اب نسبت سابقہ بہتر ہے۔ اجا

دعا سے صحت بادی رکھیں۔ (ابوالوفاء)

اخبار الجہدیت کی نویسی اشاعت کیلئے بھی خواہ

حضرات و معاونین کرم دی توجہ سے کوشش کریں۔

سیرت المصطفیٰ (۱) مولانا محمد ابراہیم صاحب سیرت

سہاکوٹی آن لائن کی کتاب بنام سیرۃ المصطفیٰ تصنیف

مبارک پر ایک نئی کتاب بنام سیرۃ المصطفیٰ تصنیف

فرام ہے ہیں جو پہلے تصورات منہم اخبار الجہدیت

میں پھر کتابی صورت میں شائع ہوگی۔ انشاء اللہ!

سلسلہ مضمون غفر رب الجہدیت میں شروع ہو جائیگا

ناظرین الجہدیت منتظر رہیں۔

رسالہ اسلام اور مسیحیت کی کتابت ہو رہی ہے

کتابت شدہ کتابیں پریس جا چکی ہیں۔ شائع ہونے

جلد از جلد خریداری کی درخواستیں ارسال کریں۔

قریت کی بابت ابی یحییٰ نہیں کیا جا سکتا۔

مسجد وزیری آباد کے لئے اہام کی ضرورت ہے جو

محاج سہ اور ترجمہ قرآن اور کتب صرف و نحو پڑھانے

و علم اور گفتگو میں خوش کلام ہو۔

راقدہ ماسٹر محمد حسین جالی ناظم انجمن اہل حدیث

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ و پنجاب

بزم توحید بمبئی کے ناظم شیخ فدا بخش صاحب

چچہ قلعوی نے عمرہ اور واقعات شہادت کے متعلق

اشتبہا جہاد کرکے کیا۔ جواہر اللہ! دیگر شاخجائے

بزم توحید کے ناظم صاحبان بھی اپنی تبلیغی کاروائیوں سے

مرکزیں اطلاع دیتے رہا کریں۔

ابو اسحاق شیعہ فدا بخش صاحب موصوف عمر

اشاعت فنڈ از شیخ فدا بخش صاحب موصوف

ہم۔ مقدمہ مدرسہ بیت العلوم ٹھیکہ ۸۔ ناظم صاحب

مدرسہ عالیہ مشو عمر۔ ناظم مدرسہ محمدیہ ریشہ گ ۸۔

ناٹک پتھی کے مبین کوئی کتاب جو تو ناظرین

مطلع کریں۔ رنگ احمد الدین چک ۳۵۸۔ ب

تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لاٹک پور

مدرسہ عالیہ مشو آج ستر برس سے ٹھوس دینی

درس پڑھانے کی خدمات میں سرگرمی چلا آ رہا ہے۔ جبکہ

کل اثباتات سے کفیل اپ تک مقامی لوگ تھے۔ مگر

کئی برس سے تصادمی حالت کی خرابی کے باعث

مدرسہ مقروض ہو گیا تھا۔ مزید برآں اس سال

بوجہ جنگ عالمگیر مستقل سرکاری امداد بھی موقوف ہو گئی۔

اس لئے اب مولوی عافظ محمد صاحب عقیل ٹوبہ

کو سفارت کے لئے قذیب کر کے روانہ کیا گیا ہے۔

فی الحال مارچ ۱۹۸۸ تک ہمارے سفر صحابہ بنی و

اطراف بمبئی میں ہیں۔ بعدہ سویت، اندیشہ، و قذلی

آگرہ علی گڑھ، تونج، کان پور، لکھنؤ، الہ آباد،

بنارس، گنیا، پٹنہ، اور آسمندول وغیرہ حاضر ہوئے

لہذا گزارش ہے کہ جہاں بھی سفر صحابہ موصوف

چھپیں۔ آپ لوگ ان کے ذریعہ سے کما حقہ مدرسہ

کی امداد فرما کر عند اللہ مایہور و عند الناس مشکوہ ہوں

احقر عبداللہ علی عہ ناظم مدرسہ عالیہ منواناٹہ

بھجن ضلع اعظم گڑھ۔ (دعا اشاعت فنڈ وصول)

ایک حل طلب معجم جو کہ اخبار الجہدیت مودتہ

۱۰ میں شائع کیا گیا تھا۔ اب جو صاحب مندرجہ ذیل

معجم کا درست حل اخبار الجہدیت میں شائع کرائیں گے

ان کی خدمت میں مبلغ غلہ بطور انعام پیش کئے

جائیں گے اور اگر وہ نہ لینا چاہیں تو مستحق اشخاص

کے نام اخبار الجہدیت جاری کر دیا جائیگا۔ حل

ایک ماہ کے اندر اندر آنا چاہئے۔ حل مندرجہ ذیل

پتہ پر ارسال کیا جائے۔

غریب نمبر ۵۲۰۹ معرفت دفتر اخبار الجہدیت امرتسر

۱ سے کہ اسمائے خدا سے خواتی

بہر حاجت بدعا سے خوانی

بکشا گوش دل دویمہ جہاں

بشنو اسرار عدد ۱۰ بیان

اسم او با سورہ قسدرانی

مساوی اگر سے دانی

بشت حرف است بر تیب نظام

بط روشنی چہ چہ گشتہ گام

لفظی فوئدہ از دوست جمل

ہست چون بدخل باسط جمل

اولش میم و چہ ادم لام است

ستیش دریں ایام است

طاوود اخروشد حرف درو

نکتہ فہمی کہ فہمید نکو

از سہ جامصدہ اش دال است

در سر آیت اذان قال است

اولش ہفتہ آخر سین است

متعل و وسط الیسین است

خرج بینہ ہفتاد است

ایں ہمہ قاعدہ استاد است

عید آئے فنڈ معرفت فنی محمد خان گندل ساکن

جیناں والا ۴۲۔

غریب فنڈ میں از فنڈی فنڈ ۱۰۰ سابقہ ہر

از سالی ۱۰۰ ہیک لائبریری الملو سے جملہ بلوچ

سائل مذکور کے نام ایک سال کے لئے اخبار الجہدیت

جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۲۲۔

وصولی داخلہ ۱۰۰ محمد حسن چک ۲۳۵۔

عبدالواحد کھیل۔ ۱۰۰ محمد الرحیم چودہ۔

سترہ ساٹھین ابھی اور میں اصحاب غیر

دست کرم کشادہ کریں۔ تاکہ ان غریب کے نام بھی

اخبار جاری ہو سکے۔

یاد رفنگان اسیر والد مولوی احمد علی صاحب

چکری ریاست جوں جو ریاست جوں میں تبلیغ توحید

سنت کے غلغلے مبلغ تھے ۹۰ سال کی عمر میں انتقال

کر گئے۔ انشاء اللہ انا لیلہ راجون! مروج کی وفات سے

علاقہ ہذا کے غلام میں بڑی کی قانع چوٹی ہے شہدائے

ان کو جو ارجحیت میں جگہ دے (حکیم محمد صادق ریاست)

(۲۰) حاجی گلہار صاحب کی نو کی انتقال کر گئی۔ انشاء

رامسٹر قطب الدین محمد دیسرا (۲۰) محمد ابراہیم

محمد اللہ جو عربی پڑھ رہا تھا، غلامیں دو دہہ بیتہ

محمد اللہ جو عربی پڑھ رہا تھا، غلامیں دو دہہ بیتہ

محمد اللہ جو عربی پڑھ رہا تھا، غلامیں دو دہہ بیتہ

محمد اللہ جو عربی پڑھ رہا تھا، غلامیں دو دہہ بیتہ

محمد اللہ جو عربی پڑھ رہا تھا، غلامیں دو دہہ بیتہ

محمد اللہ جو عربی پڑھ رہا تھا، غلامیں دو دہہ بیتہ

محمد اللہ جو عربی پڑھ رہا تھا، غلامیں دو دہہ بیتہ

محمد اللہ جو عربی پڑھ رہا تھا، غلامیں دو دہہ بیتہ

محمد اللہ جو عربی پڑھ رہا تھا، غلامیں دو دہہ بیتہ

محمد اللہ جو عربی پڑھ رہا تھا، غلامیں دو دہہ بیتہ

جہند و ستانیوں کے مشغل | جنگ کے بادل منہد
کے سر پر منہد رہتے ہیں

در بر بیت العلوم گلشن
دکن میں عرفان

آن حکما کا زمانہ دربارہ دکن کے علاقے دستاں
در از نہیں کیا۔ لیکن آج وہاں کے اخراجات اس
وسیع ہو گئے ہیں کہ طلباء کے اضافہ کے ساتھ

”میں وضو نہیں کر سکتا تھا“

ناظرین اہلحدیث ذیل کی سطور کا بغور مطالعہ فرمائیں

جناب ملک محمد عبداللہ صاحب فیخراخبار زمزم لاہور اپنے ایک کرائی نامے میں تحریر فرماتے ہیں :-

میری عام صحت اس قدر کمزور تھی کہ میں سردی کے موسم میں وضو بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر شہبازیؒ کے چند فوہ استعمال سے مجھے حیرت انگیز فائدہ محسوس ہوا۔ طبیعت ہشاش بشاش ہو گئی۔ جسم میں جستی اور چالاکی آگئی۔ ٹھوک کھل کر نکلنے لگی اور دماغ کو بھی فائدہ پہنچا۔

اور پکے اخلاق کے بعد ہم یہ ضرور سی سمجھتے ہیں کہ قارئین
الہدیث "کو شبانی" کے متعلق ٹھیک ٹھیک معلومات
ہم پہنچائیں۔ آج کل دواؤں کے متعلق عداۃ شہداء
انجارات میں شائع ہورہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ
ان دواؤں میں سے شاید ہی کوئی دوا اپنے بلند بانگ
دعووں کے مطابق مفید ثابت ہوتی ہوگی۔ بعض اشتہارات
میں صرف جھگنٹوں کے اندر اندر بڑھوں کو جان کر پیے
کی تحلیلیاں ہوتی ہیں۔ آپ یقین کیجئے یہ سب لوگوں کو لوٹنے
کے ڈھنگ ہیں اور ان بلند بانگ دعووں میں کوئی
عدالت نہیں ہوتی۔ ان علالت میں شبانی کے متعلق
بھی بہت سے اصحاب کو ہنگامی ہوگی۔ ہم ایسے تمام
دوستوں کی خدمت میں آجاکر کہتے ہیں کہ وہ شبانی
کو صرف ایک مرتبہ اپنے استعمال کا موقع دیں۔ آپ یقین
کیجئے شبانی کوئی معمولی اشتہاری دوا نہیں بلکہ ایک

بہت قیمتی اور سالہا سال کی محرب اور بے خطا اکیر ہے۔
اس کے چیدہ چیدہ فوائد حسب ذیل ہیں۔ ۱۔

”شعبانی“ کے چدر و نہ استعمال سے جسم کا فاسد خون خود بخود ختم ہو جاتا ہے اور اس کی بجائے صاف اور تازہ خون کثرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ جسم میں چستی اور طاقت بڑھتی ہے۔ چہرہ انار کی طرح سرخ ہو جاتا ہے۔ معدے کی کمزوریوں کو دور کر کے متھوک بڑھاتی ہے۔ قوت باہ کو حیرت انگیز طور پر پیدا کرتی ہے۔ دل کی دھڑکن غشی جو اور دھڑکنے کو دور کرتی ہے۔ دماغی کمزوریوں مثلاً غنودگی، سبے حسی، دسواس، وحشت اور جنون کا یا قاتمہ کر کے حافظے کو مضبوط کرتی ہے۔ جب اللسان کی طائیں ضعیف ہو جائیں، جو اس کند ہو جائیں، انا تھ پائل سرد رہتے ہوں، دل گھٹکا ہو، مونہہ سے کھٹے ذکار اور بو آتی ہو، قے، ہجکی، نزلے اور زکام کی شکایت رہتی ہو تو ایسی حالت میں شعبانی کا استعمال ہر قسم کی پڑ مرگی دواؤں کے جسم و جان میں نئی طاقت، نئے ولولے اور نئی انگیزش بڑھاتا ہے۔ دوائیوں میں شعبانی ہی ایک ایسی بے نظیر دوا ہے جو جسم اور دماغ کو ایک ہی وقت میں یکساں طور پر حیرت انگیز فائدہ پہنچاتی ہے۔

آج ہی ایک شیشی بذر دیوی بی طلب کیجئے قیمت فی شیشی
تین روپے آٹھ آنے۔ معمولی ڈاک الگ۔ لئے کا پتہ۔
مینو ائڈن میڈیکل کمپنی امرتسر

قیمت فی جھانگ ۴۰ روپے
جو ایک ماہ کے لئے

موسمی

نئی جھانگ
موسمی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہنر راغزیدار ماں المحدث
علاء انیس روزانہ تازہ بتاؤ شہادت آتی۔ جتنی ہیں
خون صلیب پھیلانے کی اور قوت باہ کو بڑھا دیتی ہے۔ ابتدائی
سل دوق۔ دوم۔ کھانسی۔ رینش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گروہ اور مٹانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جرمان یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمریں درد ہوں کے لئے اکسیر ہے۔
وچار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشب ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھالیخ سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد و عورت، بچے،
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العسر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی
چھٹانک (جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے) - - - - - آدھ پاؤ
للبرق۔ پاؤ بھر شربت مع حصول ڈاک۔ مالک غیر سے
مصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ایمانی برہمائے ایک پاؤ کی
قیمت مع حصول ڈاک لکھ پیسگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی
ایک پاؤ سے کم رقم روانہ کی جائے گی اور نہ ہی بذریعہ دیپٹی

تازہ ترین شہادات

جناب مولانا حکیم محمد عین صاحب بونڈ سیارہ آپ کے یہاں سے
اس قبل کسی مرتبہ موسیائی منگا چکا ہوں ماشاء اللہ تیرے یہی
تجربہ ہوئی لہذا عرض ہے کہ اسے مرضیوں کے واسطے اور
جو چھٹانک اس سال فرمائیں " (۱۹۲۱ء)

جناب محمد اسرائیل مختار رئیس شوالہ از بمبئی: آپ کی مومیاں لی
تقریب محمد شریف صاحب اور دیگر کئی اشخاص کی زبانی سن: جنوب
نے چہ چٹان تنگٹائی تھی مجھے بھی چہ ہمارا ناک سانس فراموش ۱۰ جنور
جناب مولوی ابونعین علی تین صاحب احمد پور شریف: آپ کی
مومیاں پہلے کئی دفعہ بندہ نے استعمال کی۔ بفضلہ فائدہ ہوا
اب آدہ پاؤں دیکھ دیں اور سال فرمائیں: ۴ جنوری

میرزا فیض الملک نے کاچہرہ حکیم محمد سرور خان
پروردگار شریف میٹھلین ایک جیسی امرت سر

حیاتِ سعدی۔ شیخ سعدیؒ کے حالات زندگی۔ قیمت ۲۱ پتہ۔ بچہ فروزا پبلشرز امرتسر

سم مفت | چاندیلز: قوت مرغانہ کے لئے نہایت مجرب گولیاں جو کہ جریان، اختلام، کمزوری، معدہ، دل، صاخ، جگر، کودر کر کے کمزور کو جو اندر بناتی ہیں، سرعت انزال، ذیابیطس، عصبی کمزوری، قبل از وقت جڑھا پے کو دور کرتی ہیں۔ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ اس کے جملہ مندرجہ اشیاء مفت بھیجی جائیگی۔ (۱) کتاب قوانین صحت، (۲) سرور کی الجوا ہر پتہ، (۳) فاضل طب سائنس پروفیسر یازار شمس مرستہ

کتاب خانہ ثنائیہ مدرسہ کی فہرست کتب ہر شخص بالکل مفت منگوا سکتا ہے

تفاسیر اربعہ ثنائیہ

از حضرت مولانا ابوالوفائے صاحب مدظلہ العالی

تفسیر القرآن بکلام الرحمن عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکورین اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استنباط کیا گیا ہے۔ اکثر مدارس عربیہ میں بطور جلالین پڑھائی جاتی ہے۔ کاغذ چھری۔ رنگ بہت عمدہ۔ سائز ۱۸ x ۲۲۔ صفحات ۴۴۔ قیمت تین روپے۔

تفسیر ثنائی اردو مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حاشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حاشی فالغین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں۔ جلد اول (سورہ فاتحہ و بقرہ) جلد ثنائی (سورہ آل عمران) جلد ثالث (سورہ انفاس) اعراف) جلد رابع (سورہ انفال تا سورہ نحل) جلد خامس (از بنی اسرائیل تا سورہ فسدقان) جلد ششم (از شعرا تا سورہ یسین) جلد ہفتم۔ (از سورہ صافات تا سورہ النجم) جلد ہشتم۔ (از سورہ قمر تا سورہ الناس) گھمائی، گھمپائی، کاغذ عمدہ۔

نوٹ: قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ ہے۔ اور پورا سٹ خریدنے والے سے دس روپے علیحدہ۔

تفسیر بیان الفرقان مع علم البیان علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ عربی زبان میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات بھی درج کی گئی ہیں۔ دوران تفسیر آیات میں انہی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ کاغذ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت دس آنے (۱۰)۔

تفسیر بالرائے آج کل قرآن مجید کے کئی تراجم و تفاسیر ایسی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً تفسیر بیان الناس، اترسری، بیان الفرقان، لاہوری، تفسیر الفرقان، قادیانی، قرآن مترجم مولوی عبد اللہ چکرا لوی، قرآن مترجم مولوی مقبول احمد شمس، قرآن مترجم مولوی احمد رضا خان بریلوی وغیرہ۔ ان تراجم و تفاسیر کی اہم غلطیاں اصلاح کی گئی ہیں۔ کتاب قابل دید ہے۔ حصہ اول میں دو سو تیس سورہ فاتحہ و بقرہ درج ہیں۔ قیمت ۱۰۔

نوٹ: ۱۔ جلد تفاسیر کا حصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ جو کہ خریدار کے ذمہ ہوگا۔
۲۔ منیجر دفتر الحمد میٹ امرت سر ر پنجاب

کف کلر کھانسی دور

جو ہر قسم کی کھانسی خشک، تر، نفی، پرانی، ابتدائی دوسرا، بخار، اور دوسرا نزلہ، ناکام کے لئے نہایت مفید ہے۔ ہیشمار مایوس مریض شفا یاب ہو چکے ہیں۔ خوراک، ایک گولی صبح ایک شام۔ قیمت ہر پیسے کی شیشی بکس گولیم ۵۰ گولی ار علاوہ محصول ڈاک ۱۰۔ دس کے لئے شیشی کھل فی درجن ۵۰ شیشی خرد فی درجن ۲۰۔

تب د مقوی

اسکی پہلی خوراک ہی خاص خواہ فائدہ دیتی ہے۔ دیرینہ بخار، ناک، سرد سر، کراہیدہ ہمیشہ کیلئے میلن ہری طرفین میں دقیق الفت قائم ہو جاتی ہے۔ پندہفتوں کا استعمال سرعت انزال و دیگر کمزوریوں کو دور کرکے قوت پیدا کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۵۰ گولی صرف غرض۔ تاجروں کے لئے پچہ شیشیوں کی قیمت ۱۰۰ علاوہ محصول ڈاک نوٹ: ۱۔ تجارت صاحبان نصف قیمت پیشگی روانہ کریں۔ ۲۔ منیجر دواخانہ رحمانیہ یا سرت مالیر کو ملے پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل غزنوی سفری حائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی غبر۔ پارچہ مطلقاً

تمام دنیا میں بے نظیر مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ۵۰ روپے۔ فی جلد ۱۰۔ ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار الحمدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

۱۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی محمد ایوب خان غزنوی، مالکان کا ریخاٹہ انوار الاسلام امرت سر

بیلہ ایک ایک - مصنف مولوی عبد الکیم صاحب بیلہ سابق مرزا بنی بلخ - قیمت ۱۰ - منیجر الحمدیث

کفریات مرزا (مولفہ جناب امرا احمد صاحب آزاد) اس رسالہ میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے متعلق عجیب و غریب و غلط کلمے لکھے گئے ہیں۔ ان کے لئے مسلمان اس کے مطالعہ سے مرزا کی شکار نہیں ہو سکیں گے۔ قیمت ۱۰۔ منیجر الحمدیث امرت سر

تصانیف مولانا محمد ابراہیم صاحب میرسیالکوٹی

شہادت القرآن قرآن وحدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کے علمائے رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ جملہ اہل

یہ عقائد قرآنی کی تحقیق انبی کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو

آج تک اس کتاب کا جواب نہیں دیا۔ قابلہ یہ ہے۔ قیمت حصہ اول عمر۔ حصہ دوم عمر۔ مکمل دورہ پلے

الخبر الصبح اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی

کی گئی ہے۔ منگوا کر ضرور پڑھیں۔ قیمت صرف دو آنے (۲)۔

تفسیر واضح البیان (دارالحدیث) کچھ کہ تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی

کی گئی ہے۔ ساڑھے ۲۰ صفحات ۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ہے۔ جلد ہے۔

تفسیر سورہ کہف مولانا صاحب موصوف نے حال ہی میں اپنے مخصوص اور دلکش پیرا میں تصنیف

منفصل ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہی اہم مسائل تصوف کو حل کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ دوم

علاوۃ الایمان بتلاوة القرآن مولانا موصوف نے یہ رسالہ حال ہی میں قرآن مجید کی تفصیل،

دور۔ آیات عدت و عذاب۔ سورہ تلاوت کے اذکار کے متعلق اپنی مخصوص طرز نگارش میں تحریر فرمایا ہے

کتاب جامع اور قابلہ یہ ہے۔ منگوا کر پڑھیں اور لطف انٹھائیں۔ قیمت ۲

انارۃ المصابیح لاداء صلوۃ التراویح نماز تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں۔ علماء احناف کی طرف

میں رکعت والی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہوئے چند علمائے احناف و دیگر ائمہ عظام کے اقوال کو اپنی

تائید میں پیش کر کے آٹھ رکعت کا منون ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۳

فرقہ ناجیہ اس رسالہ میں دلائل و براہین اور واقعات کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ اسلام کے

اہل حدیث انجمنوں کو اس کی وسیع اشاعت کی کوشش کرنی چاہئے۔ قیمت ایک آنہ

سیرۃ محمدیہ نہایت دلچسپ طرز پر تحریر فرمائی ہے جس سے بچے، بزرگے سب قسم کے لوگ

لطف حاصل کر سکتے ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت صرف ۲

صدائے حق اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے مختصر حالات، ان کے دعاوی و عقائد

بیان کر کے ان کی معقول تردید کی ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ (۱)

رسائل ثلاثہ یعنی امام زمان و ہدی منظرہ مجدد و دوران کے متعلق اردو زبان میں آج تک اس

کے مسائل کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا ہے۔ مرزائے قادیانی کے اعتراضات کا بھی دندان شکن

جواب دیا گیا ہے۔ قیمت چار آنے (۴)

قرۃ العینین بمسرة العیدین عیدین کے

حدیثیہ اور ان کے اصرار و حکم میں بنے نظیر۔ سالہ ہے

یہ بھی ایک نئی تصنیف ہے جو آج تک ناظرین کے

مطالعہ سے نہیں گزری ہوگی قیمت ۲

غارہ رغائب برائے جنازہ برغائب مجسم

غارہ رغائب جنازہ غائبانہ کا ثبوت اور

غافلین کے اعتراضات کا بھی معقول جواب

دیا گیا ہے۔ قیمت دو آنے (۲)

نماز تہجد جس میں نماز تہجد کی تفصیل اور

نماز تہجد کا طریقہ۔ تعداد رکعات و قر۔ دعا

قوت وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت ۱

فضائل شعبان ماہ شعبان کے فضائل و شب

فضائل شعبان کے احکام کا بیان۔ قیمت ۱

کھلی چٹھی مولانا محترم نے مولوی محمد

مرزائی کے ٹریکٹ کا جواب

دیا ہے۔ قیمت ایک آنہ (۱)

چار روپے کی کتب صرف ایک روپیہ میں

مندرجہ ذیل کتب کی اصل قیمت مبلغ چار روپے ہوتی

ہے مگر مغایاتی طور پر صرف ایک روپیہ میں دی جاتی

ہیں۔ محصول ڈاک نا علیحدہ ہوگا۔

عقائد غادوم عمر۔ قال اللہ ہر۔ قال الرسول ہر۔

عقائد اسلام ہر۔ فتح اسلام ہر۔ ام القری ہر۔

خون شہادت کے دو قطرے ہر۔ قال الفقہاء ہر۔

اسلام کی صداقت ہر۔ تعلیم الحج ہر۔ تعلیم العیام ہر۔

تعلیم الزکوٰۃ ہر۔ اسلام کی خوبیاں ہر۔

ہزخ کا بیان ہر۔ عشر کا بیان ہر۔ تحریم الخواصر

ہر۔ کلمہ شہادت ہر۔ عالم کباب مرزا ہر۔

یکصد طبقی مجربات ہر۔

پتہ۔ منیجر الحدیث امرت سر

احسن العرصہ: یہ کتابیں نظم میں خود یوسف کی تفسیر خاص پیرائے ہیں۔ انہوں نے تمام مسائل صاحب بیت پر (میں) لکھ دیے ہیں۔

مندرجہ بالا کتب نگارنے کا پتہ: منیجر دفتر الحدیث امرت سر

ایک تازہ طبی تصنیف کنز الاطباء

ذہبیکم مولوی حاجی محمد عبداللہ صاحب۔ روڈوی مصنف
کنز المعربات وغیرہ
کتاب مذکورہ حال ہی میں مستند مدد سے تصنیف فرمائی
ہے جس میں صد ہاتھوں کے خاص انعامات مجرباً صدی
بہت تلاش و کوشش سے ہیا کر کے یکجا جمع کر دیئے ہیں
کے ساتھ ایک موجود کا نام بھی درج ہے۔ ۲۷۱۸ کے
۲۲ صفحات۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنے (پیر)
موصول ڈاک ۶

الارشاد الی سبیل الرشاد
شاہجہان پوری مرحوم۔ یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی اب
طبع ثانی میں باب بندی بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب ثابت
اہل حدیث اور مقلدین میں فیصلہ کن ہے۔ جس میں ثابت
کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے فقہاء امت حدیث نبوی میں
بغض پائیہ نہ تھے۔ ثبوت میں تاریخی واقعات اور
مورخان دین کے اقوال اور آئمہ دین کی عظمیٰ ہیں۔
مقلدین کے اہل حدیث پر ہرقہ کے اعتراضات کا
واقفیکہ کیا گیا ہے۔ عقیدہ شخصی کا قلع قمع کیا گیا ہے
قابل دید کتاب ہے۔ قیمت پیر

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں
مولد حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڈوی۔
کتاب میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے معنی
افعال و خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی
ہزار ہا کتب کی ورق گردانی۔ لا تعداد حکماء کرام سے
تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار شہرہات کو حکایات
مفردات، عجائبات، صد ریات، غفیات، منہیات
اور کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ اجواب میں شائع کیا
گیا ہے۔ یہ کتاب مورتوں اور جہازات سے ملتی ہے
نہایت سوا پانچ سو صفحات، قیمت تین روپے

شنائی برقی پریس امرت

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ انڈس کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوش نما۔
رنگ دار و مسادہ اوزان نروں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی
کتاب، پمفلٹ، اشتہارات، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم اور ایسے وغیرہ
چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ
طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک
بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔:-
منجبر شنائی برقی پریس۔ مال بازار امرت

۳۳ فیصدی رعایت

چودھویں صدی کے مدعیان نبوت کے حالات

از مولانا محمد عالم صاحب اسی امرتسری

جس میں موجودہ صدی کے تیس جھوٹے مدعیان نبوت کے مکمل حالات مندرج
ہیں۔ نیز یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، شیخ بہاء اللہ بریلوی
کے پورے قبیح تھے۔ اصل قیمت ڈیڑھ روپیہ رعایتی صرف ایک روپیہ
موصول ڈاک ۹۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ
نگوانے کا پتہ:- منجبر دفتر الحمدیث امرت

مرقاۃ القرآن

یعنی عربی کی پہلی کتاب۔ جس میں
قرآن مجید سے مختلف جملات
آیات کو پانچ اسباق میں مرتب کیا ہے۔ اس
کتاب کے پڑھنے سے دماغ سے ہیں۔ ایک تو عربی
لکھنی پڑھنی جلد آ جاتی ہے۔ دوسرے اس کو پڑھا
جوا طالب علم قرآن مجید خود بخود پڑھ سکتا ہے۔
بسم الخط جدید طرز پر ہے تاکہ ادائیگی لفظ میں
آسانی ہو۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت
کلید مرقاۃ القرآن (مرقاۃ القرآن کو جو
خود پڑھنا چاہیں ان کے لئے بے حد مفید ہے)

کنز الہرکات

از حاجی حکیم محمد عبداللہ صاحب
روڈوی۔ اس کتاب میں
ہر قسم کے مقوی نئے درج کے گئے ہیں جو عربی، فارسی
کی محکم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ یہ کتاب
طبیوں اور دیگر شوقین معززات کے لئے ایک
نعت غیر مترقبہ ہے۔ قیمت غار روپے

پھلوں سے علاج

ہر انسانی بیماری کا مختلف پھلوں
سے علاج بتایا گیا ہے۔ پھلوں
کے استعمال کے طریقے بتائے ہیں۔ اپنی مرضی کے
لئے ایک بے مثل کتاب ہے۔ منجبر منگوا لیں
حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڈوی۔ قیمت پیر
پتہ:- منجبر دفتر الحمدیث امرت

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ انڈس کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوش نما۔ رنگ دار و مسادہ اوزان نروں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہارات، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم اور ایسے وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔:- منجبر شنائی برقی پریس۔ مال بازار امرت

SECRET

دفتر ایلدیت
امت سر
چوکی کتبه بجائی

امرت بیکم صفر المنظر ۱۳۶۰ مطابق ۲۸ فروردی ۱۹۴۱ ع یوم جمعة المبارک

(از مولوی ابوالشکور محمد داؤد مصباحی شکرانی)

نہ غیر اللہ کے آگے میں اپنا سر جھکاؤں گا
 کسی دن خانہ باطل کی بنیاد میں جھوٹوں کا
 مجاہد وار ظلم و جور کی دنیا سٹاؤں گا
 شریعت اور رسالت کو میں اک دنگ میں کھاؤں گا
 اڈاؤں لگاؤں کے سر کو تیغِ لہلہ سے
 نشانِ جاہلی سب کفر اور الحاد کی باتیں
 مجھے ساحل پہ پھر توبی ہوئی کشتی لگانی ہے
 رو تو حید میں گر دار پر چڑھنا پڑے مجھ کو
 میں ہوں ادنیٰ سپاہی لشکرِ فادقِ اعظم کا

نہیں آتا ہے مجھ کو چین درد سوزِ ملت سے
وہ دن کب آئیے اے رازِ جب میں چین پاؤں کا

نظم دایست بجا بدی زبان سے) - - - مث
آفتاب الاخبار - - - مث
خاک پیدایش اور موت - - - مث
نگار کا لڑ و نگار - - - مث
سیال کا سیلابی کا دیا لی مشن - - - مث
اکادہ صاحب اور مرزا - - - مث
وقت کی نگار - - - مث
کتاب پر مکتوبی کے مسئل - - - مث
مشائخ الاسلام و جہانگیر - - - مث
وقت کی نگار (مضمون نظم) - - - مث
مختصرات - - - مث
کی مکتوب - - - ۱۵
فنائن قر - - - ۱۶
اشتیات - - - ۱۷

فیہ الطالبین مع فتوح الغیب - حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے - ہاشمید پر فتوح الغیب کے مقالات

انتخاب الاخبار

(شعبہ تاہم خودی)

سر جلال سنگھ کے پرمسند منتخب ہوئے ہیں۔ نیز مسلم لیگ کی کونسل نے کانگریس سٹیوگرہ کی مزاحمت کرنے کا رزولوشن پاس کر دیا ہے۔ گزشتہ نومبر کے موعید میں لاری کے حادثات سے ایک سو پچیس اشہی ہلاک ہوئے، ۴۶ زخمی ہوئے۔ ذراپ صاحب، جو مال نے ۱۵ سال کا روں کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ دیا ہے۔ یو پی ہندوؤں کے ہمارے صدر نے اعلان کیا ہے کہ یو پی کے ہندوؤں کو ایک لاکھ روپیہ کے لئے ۶ ماہ کے اندر اندر دس لاکھ روپیہ برطانیہ کو دے سکتے ہیں۔ کراچی کے قریب کوئٹہ کی کان دریافت ہوئی ہے۔ سندھ گورنمنٹ نے مسجد منزل گاہ مسلمانوں کو دیدی ہے۔

ہندوستان میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت تقریباً ۶ ہزار اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ سنگاپور کے قریب سمندر میں سرنگیں بچا دی گئی ہیں۔ جاپان کا دعویٰ ہے کہ ہمارا ڈوہر آمدورفت قطعاً بند ہے۔

جاپانی اخبارات کی رائے ہے کہ موجودہ حالات کے ماتحت جرمنی، جاپان اور آسٹریلیا میں ایک معاہدہ ہونا چاہیے۔ سیام اور روس میں تجارتی معاہدہ کرنے کی فرض سے سیاسیوں کا ایک مشن دوس گیا ہے۔ روس کا بحری بیڑہ دریائے ڈنیپروپ میں گرفت کر لیا گیا۔

برطانیہ کے حکمہ بکر کا اعلان ہے کہ مالٹا کے ساحل میں دور دور تک اور بحیرہ روم کے ایک حصہ میں سرنگیں بچا دی گئی ہیں۔

روم کی تازہ اطلاع ہے کہ حال ہی میں سرنگی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے صاف طور پر اعتراف کر لیا کہ حالت موجودہ میں افریقہ میں اطالوی فوجوں کو مزید کمک کسی صورت میں نہیں پہنچ سکتی۔

یونانی فوجیں البانیہ کے کاڈ پر اطالوی فوجوں پر گولہباری کر کے متعدد چوکیوں پر قابض ہو گئی ہیں۔ برطانوی افواج مشرقی افریقہ میں اطالیہ کے ۲۵ ہزار مربع میل قبضہ پر قابض ہو چکی ہیں۔

ایک اطلاع منظر ہے کہ افریقہ میں کساد کے نزدیک فوجی اہمیت کے درجہ ہندو پر قبضہ کر لیا ہے۔ بحیرہ روم میں حال ہی میں برطانوی آبدوزوں نے دشمن کے آٹھ مال برداری والے جہاز لقمہ کر دیے ہیں۔

ناظرین الحدیث

اخبار ہذا کا صفحہ ۱۱-۱۲-۱۴ ضرور ملاحظہ فرماویں

فرانسیسی ہندوستانی کے گورنر جنرل نے صوبہ بنگلہ کے تمام آدمیوں کو جو جنگ میں بھرتی کے قابل ہوں بھرتی ہونے کا حکم دیا ہے۔

برطانوی ہیڈ کوارٹر لندن کا اعلان منظر ہے کہ طوائف فوجی اطالوی سالی لینڈ کے دو اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

پاورنگال اجتماع اہل حدیث چاند پور ضلع بھنور کے عمر بودگ محمد اسماعیل صاحب انتقال کر گئے۔ اناللہ! (ابو نعیم سین بریلوی) میرے والد مولوی محمد رضا اللہ صاحب چار ماہ کی غلات کے بعد انتقال کر گئے۔ اناللہ! مرحوم کی تبلیغی کوششوں سے علاقہ حرائی، نیپال اور ضلع در بھنگہ میں بہت سے حضرات توحید و سنت کے پابند ہوئے تھے۔ مولوی محمد عین الحق مدرس مدرسہ احمدیہ سلفیہ لہر پور سرائے در بھنگہ (۳۴) اہلیہ ملک محمد الدین صاحب مدیر سالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین کا ۱۹ فروری کو انتقال ہو گیا۔ اناللہ! (ذیجہ صوفی) ۴۴، مولوی عبدالحیہ صاحب ایم۔ اے بنارس کی اہلیہ عمرہ و لغ مفارقت دے گئی۔ اناللہ! (ابو القاسم سیف۔ قاری احمد حمید زہاراس)

ابو نعیم شیشا انجمن مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں تہلیل کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم ما کان

یہاں یوٹ ملازمین کا قانون پاس کیا تھا اس کا انحصار ملازمین کے متعلق جو قانون پاس کیا تھا اس کا انحصار

یکم مارچ سے اس موبہ میں ہو گیا ہے۔ قی الامل ہنس کا اطلاق لاہور، امرتسر، سیالکوٹ، فیروزپور، راولپنڈی، مظفر کی میپل حدود اور چھاؤنیوں، لہرانہ، قائل پور، جالپو گوجرہ، شملہ، اوکاڑہ کی میونسپل کمیشنوں پر ہوگا۔ اس

قانون کی مدد سے ۱۲ سال کو عمر کے لڑکے کو کسی مکان پر ملازم نہیں رکھا جاسکتا گا۔ کسی ملازم سے ایک ہفتہ میں ۴۰ گھنٹے سے زیادہ کام لینے کی اجازت نہ ہوگی اور کسی

بک دن میں کسی ملازم سے دس گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لیا جاسکتا گا۔ ان دس گھنٹوں میں بھی روٹی کھانے آرام کرنے کا وقت دیا جانا لازمی ہے۔ البتہ گورنمنٹ کو یہ اختیار ہے کہ کمرس، دیوالی، عید اور دوسرے ایسے

تہواروں پر خاص حالات میں زیادہ کام کرنے کی اجازت دیدے۔ ایسے دن زیادہ سے زیادہ پندرہ ہو سکتے ہیں۔ ملازمان سے جو زیادہ کام لیا جائیگا اس کیلئے انہیں اور ٹائم دیا جائیگا۔ گرمیوں میں دکانیں، بجے سے پہلے نہیں کھل سکیں گی۔ اور دس بجے سے پہلے بند کرنا لازمی ہوگا۔ سردیوں میں پچاس بجے سے پہلے نہ کھل سکیں گی اور زیادہ سے زیادہ ۵ بجے تک کھل رہ سکیں گی۔ دکاندار کو دکان کے کھلنے کے وقت میں تبدیلی کرنے کا اختیار ہوگا۔ ہوکاندار کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ ہفتے میں ایک مرتبہ چھٹی کرے۔ البتہ چھٹی کا دن متروک کرنے کی اسے آزادی ہوگی۔

ہر ایک ملازم جس کا عرصہ ملازمت ایک سال ہو چکا ہو، پوری تنخواہ کے ساتھ چودہ دن کی رخصت لینے کا حقدار ہوگا۔ اور چھ ماہ کی ملازمت میں ایک ہفتہ کی رخصت کا کسی ملازم کو بغیر معقول وجہ کے عہدہ نہیں کیا جاسکتا گا۔ عہدہ کی حالت میں ایک ماہ کا نوٹس فریقین کو دینا لازمی ہوگا۔ خلاف ورسی کی حالت میں پہلی بار ۲۵ روپے

بعد میں سو روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ اس قانون کا اطلاق رفاہ عام میں کام کرنے والے اداروں پر نہیں ہوگا اور نہ ہی ان آدمیوں پر جو مالک دکان کے مالک

فنا ہیں جس کے جس۔ وقت کی پانچویں کا اطلاق ملتا ہے

فنا ہیں جس کے جس۔ وقت کی پانچویں کا اطلاق ملتا ہے

فنا ہیں جس کے جس۔ وقت کی پانچویں کا اطلاق ملتا ہے

فنا ہیں جس کے جس۔ وقت کی پانچویں کا اطلاق ملتا ہے

الحدیث اور اہل بیت کے دلچسپ حالات امدان کی تردید۔ قیمت ۱۰ روپیہ

افلک

یکم صفر المظفر ۱۳۴۰ هـ

خدا کی پیدائش اور موت

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

”مسیحی مذہب نے نہایت ہی وضاحت اور بے باکی کے ساتھ یہ تعلیم دی ہے کہ خدا نے انسانی شکل اختیار کی“ (صفحہ ۲۳)

یعنی مسیح کے حق میں عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ :- وہ جسم خدا تھا۔ آج ہم اس خدائے مجسم کی پیدائش اور موت کا حال ناظرین کو سناتے ہیں اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ خود عیسویوں کے الفاظ میں ۔ ادا دمبر کا آخری ہفتہ جس میں عیسائیوں کی تعطیلات ہوتی ہیں ۔ دراصل مسیح کی پیدائش کا ہفتہ ہے ۔ اسی لئے دمبر اور جنوری کے عیسائی اخباروں اور رسالوں میں مسیح کی پیدائش کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ رسالہ اخوت کی اشاعت جنوری میں عید میلاد مسیح کے متعلق مندرجہ ذیل مضمون نکلا ہے ۔ ناظرین اسے فور سے پڑھیں ۔ اور نیچے تراشی میں جرائی نوٹ بھی دیکھتے جائیں ۔ معاصر اخوت "مکتبہ ہے کہ :-

شامانہ طلاق اور جاو وحتم آپ کے ہرکاپ رہے۔ تیسرے ہی آپ کو اپنی بادشاہی کا احساس ضرور تھا۔ نیا عہد نامہ دنیا بھر کی کتب و قدس میں سب سے زیادہ حیرت انگیز کتاب ہے۔ کسی اور کتاب میں کسی شخص نے ایسے دعوے نہیں کیے۔ جیسے مسیح خداوند نے اس میں کئے ہیں۔ یہود کے نزدیک اس کے دعاوی کفر کے مترادف تھے۔ اور انہوں نے ان دعاوی کی پاداش میں حضور کو صلیب بھی دی۔ آپ کے دعوے انہیں عجیب و غریب ہیں۔ وہ دیگر ادیان و ایمان عالم کی مثل دوسری سے صداقت کا رستہ نہیں بتاتے

مسیحی دنیا حال ہی میں عید میلاد مناجی ہے اور اب بھی ہمارے دماغ اپنے
 مبنی کی پیدائش کے خیالات سے معمور ہیں۔ ایک اور برس گزر گیا اور ہم نے
 پھر بیت لحم میں آپ کے پیدا ہونے کی یاد نگار منائی۔ لیکن دو ہزار برس
 قبل شاید معدودے چند لوگ ہی اس بات کو مانتے ہوئے کہ بیت لحم کی
 چرنی سے خدا کے کامل مکاشفہ کا ظہور ہونے کو ہے اور آج بھی ہم اُس کے
 ہنگوڑے کے گرد جمع ہو کر کہہ کر متعجب اور حیرت نہیں۔ لیکن گو خداوندیسا
 ہی پیدائش نہایت عجیب اور حالت میں ہوئی۔ گو نہ تب اور نہ بعد از ولادت

کرمانے :- وَمَنْ يَفْعَلْ مِثْلَهُ ابْنِي الْعَالَمِينَ تَدْرِيهِ
فَدَاكَ مَجْنُونِيهِ جَعَلَهُمُ أَكْذَابُكَ خَيْرِي أَطْلُعُ الْعَيْنِ
دُكَا - (خ ۲) مخلوق میں سے جو بھی ہے کہیں نہ ہوں
تو ہم (حقیق خدا) اسکو جہنم کی سزا دیجئے۔ اسی طرح

حالات میں جوئی۔ کیا کوئی قوی ہوش انسان ایسے عاجز خدا کو ماننے کے لئے تیار ہے؟ (الجمہوریت)

۳۷ یہودی کے نزدیک نہیں بلکہ کل انبیاء علیہم السلام کی شرائع میں دعویٰ الوہیت کفر ہے۔ قرآن مجید اسکی توثیق

۱۰ تاخرین! اس خطا کو غور رکھئے کہ مسیح کی پیدائش
 ہوئی کسی شکل میں ہوئی اور اس کیفیت سے ہوئی؟ اُسے
 حلقہ سے دیکھئے۔ (انجیل)

۱۱ خداوند یسوع مسیح! اکی پیدائش ہوئی اور باوجود

عزیزہ و شہلیہ: شہادت کا معنی واقعی و اولیٰ ہے اور توہم اسلامی کا ثبوت۔ قیمت ۳۰۔ بیچرا المجلد ۱۲

سہم خطاطوں کو۔ خزا دیا کرتے ہیں؟ (راجہ ریٹ)

بلکہ فرماتے ہیں: میں نے حق اور زندگی چھوڑ دی۔ جب لوگوں نے کہا کہ ہم خدا کو دیکھنا چاہتے ہیں تو ارشاد ہوتا ہے: میں نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا۔ اس سے بھی بڑھ کر آپ نے فرمایا: میں اور باپ ایک شے ہیں۔ بلایب اس قسم کے بیانات نہایت وحشت انگیز اور زرد نیز ہیں اور آج بھی انہیں شکر ہل دنیا کے دلوں میں کچھ کر اہست اور ثابت پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن وہ باتوں میں سے ایک ہی بات ممکن بنے مریا تو یہ کسی فرسی ہمارے کفر آمیز کلمات ہیں اور یا انہیں اپنی قدر و قیمت ثابت کرنا ہے۔

مسیح خداوند کو معلوم تھا کہ اس قسم کے دغاوی آپ کو صلیب کی راہ سے جانچنے (اخوت) مابور بات جزوی مستلزم صوفی اول)

الجمیٹ | ہم پیدا ہونے اور مرنے والے کو خدا نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ خدا کے متعلق ہمارا ایمان ہے کہ: **هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ دپ: ۱۲ ع ۱۲** جس کی تشریح دہلی کے آخری بادشاہ ظفر مرحوم نے یوں کی ہے: نہ تجھے درست کی حاجت ہے نہ اندیشہ دشمن نہ تجھے کام ہے عشرت سے نہ شیوہ تیرا شیون نہ تجھے چاہئے مادی نہ تجھے چاہئے مسکن بری از خود۔ دن و فتن بری از ہمت مردون

یہ بات نسائی۔ مسیحوں کے اسلام پر اعتراضات کا جواب علامہ دہلی دیاب۔ قیمت ۸ روپے۔ (مجموعہ الجہت)

مسیح نامری اور مسیح قادیا نی | حضرت مسیح نامری علیہ السلام کی تعلیم (جو قرآن میں مذکور ہے) کے ماتحت ہم صاف لفظوں میں کہتے ہیں کہ ممدوح خدا دعویٰ الوہیت نہیں کیا۔ مگر قادیا نی مسیح کے دغاوی ہمارے سامنے ہیں جن کی جہان بین ہم خوب کر سکتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلادوں۔

راما خود از اخبار ہد ۱۹۔ جنوری ۱۹۰۲ء

مرزا صاحب کے مریدو! | ایسی تصنیفات اور سیکی رسالہ (اخوت اور المائدہ وغیرہ) کو دیکھ کر کم لوگ بتا سکتے ہو کہ عیسیٰ پرستی کا ستون ٹوٹ گیا ہے؟ واللہ مرزا صاحب کے اس قسم کے دغاوی کو سن کر بے ساختہ ہمارے مونہ سے وہی نکلا ہے جو کسی شاعر نے اپنے عشق کے حق میں اس کے فرضی اور موهوبی قتل عام کرنے کے متعلق کہا ہے: **ناوک نے تیرے عید نہ چھوڑا زمانے میں تراپے بے مرغ قبلہ نسا آشیانے میں**

ان کو اختیار ہے کہ جو عقیدہ چاہیں رکھیں، البتہ ہم اس کی تنقید کریں گے۔ (الجمیٹ) **۱** پادری برکت اللہ صاحب ایم نے نے مال ہی میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے مسیحیت کی عالمگیری۔ موصوف نے اس کتاب میں بڑے ذور سے دعویٰ کیا ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف یہی مذہب ہی عالمگیر ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے مگر اخوت کی یہ جہارت بتا رہی ہے کہ مسیحی مذہب کے اس قسم کے بیانات سے اہل دنیا کو نفرت اور وحشت ہوتی ہے۔

ان دونوں بیافوں میں سے صحیح بیان کونسا ہے اور غلط کونسا؟ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہتے۔ **۲** محاسب رادربن خادہ چکار (الجمیٹ) آپ نے جو دو صورتیں بتائی ہیں۔ ان کے علاوہ تیسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس قسم کے فقرے جن سے مسیح کی الوہیت ثابت کی جاتی ہے مسیح کے نہیں ہیں۔ بلکہ اخلاقی (مطلوبہ) ہیں۔ قرآن مجید نے بھی حق اختیار کی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: **۱۔** **دعویٰ پرست**

جنی نہیں ہوتے بلکہ محض آدغائی رنگ میں مبالغات ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک فارسی شاعر اپنے محبوب کو مخاطب کر کے کہتا ہے: **بندہ عشق بحدیث میان من و تو کہ رقیب آمد و نشانت نشان من و تو** دیکھئے اس شعر میں محب و محبوب کے درمیان وحدت دکھانے کو کس قدر مبالغہ سے کام لیا گیا ہے حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہے، چونکہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے لوگ اس قسم کی عبارتوں سے غلطیاں کھا چکے تھے اس لئے بجائے ایسی عبارتوں کے قرآن مجید نے یوں فرمایا:۔

مَنْ يَطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا دپ: ۱۶ ع ۱۶ (جو لوگ خدا اور رسول کی تابعداری کریں گے وہ قیامت کو صالحین کے ساتھ ہونگے جو بہت اچھے ساتھی ہیں)

انجیل کی ایسی عبارات بعد تسلیم مجاہد پر مبنی ہیں حقیقت پر نہیں۔ مگر ہم مسیحوں کو مجاز تسلیم کرنے پر مجبور نہیں کرتے

۱ ایک معنی سے صحیح ہے کہ: وہ حق میں ہوں۔ یعنی راہ حق دکھانے والا میں ہوں۔ جیسے قرآن مجید کہتا ہے: **أَتَاكَ التَّكْوِيْنُ إِلَىٰ صَالِحٍ أَمْ مَسْتَقِيمٌ دپ: ۱۶ ع ۱۶** (اسے پیغمبر: آپ لوگوں کو سیدھی راہ بتاتے ہیں) ایسا ہی یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ زندگی میں ہوں: یعنی میں حیات آخری (جو حقیقی زندگی ہے) حاصل کرنے کا طریقہ بتاتا ہوں۔ یہی مضمون قرآن مجید بھی بتاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

مَنْ يُبْلِغْ صَالِحًا مِنَ خَيْرِ أَوْلَادِهِ نَفْسًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً دپ: ۱۶ ع ۱۶

جو کوئی مرد ہو یا عورت اعمال صالحہ کرے گا ہم (خدا) اسکو حیات طیبہ (پاک زندگی) عطا کریں گے۔

۲ بیشک حضرات انبیاء کرام ہی تعلیم دیتے آئے ہیں۔ (الجمیٹ) اس فقرے کے ساتھ مسیح کا یہ ارشاد بھی ملائیے گا کہ مطلب صاف ہو جائے کہ

میں باپ میں اور تم مجھ میں اور میں تم میں ہوں (انجیل یوحنا ۱۴: ۲۰) اس قسم کے مجازات ہر زبان میں ملتے ہیں۔ یہ حقیقت پر

چودھری صاحب اس سوال کو یوں حل کرتے ہیں۔
 "مولوی دینار اللہ صاحب! صاحب! جب حضرت مسیح
 موعود (مرزا صاحب) نے دعویٰ کیا تھا، اس وقت
 ہمارا کوئی علم عیسائی مالک میں نہ تھا۔ لیکن
 اب تھا تعلق کے فضل سے عیسائی مالک میں
 ہمارے کئی مشن لاکر رہے ہیں۔ اور سیکرٹوں
 نہیں ہزاروں لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام کو
 قبول کر رہے ہیں۔ پھر قابل غور بات یہ ہے کہ
 حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا دعویٰ دنیا
 کو طوار سے نزع کرنے کا نہ تھا۔ بلکہ دلائل اور
 روحانیت کے ذریعہ مذاہب عالم پر غالب حاصل
 کرنے کا تھا۔ جو آج ہر شخص کو نظر آ رہا ہے۔ چنانچہ
 اس وقت دوس اور برہمنی دونوں عیسائیت سے
 بیزار ہیں۔ روسی عیسائیوں میں سے ہیں کرور
 لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر دہریت اختیار کر چکے
 ہیں۔ اور چمنوں نے عیسائیت کی بجائے ایک
 نیا مذہب نکالا ہے۔ لا اظہر قادیان میں
 موجود ہے۔ (چودھری صاحب)

الحمدیٹ! کیا خوب!

سوال: از آسمان جواب دہ رہاں
 ہندوستان میں مسیحیت کی ترقی کا جواب دینا یقیناً
 ہمارے اعتراض کو تسلیم کرنا ہے۔ باقی۔ لہذا کہ یہ پ
 کے لوگ عیسائی مذہب چھوڑ کر دہریت ہو گئے ہیں۔
 ایسا کہنا بھی گویا اس بات کا اعتراف کرنا ہے کہ وہ
 تو ہیں جو خدا کو اور سلسلہ انبیاء کو ماننے والے نہیں مرزا صاحب
 کے دم قہم کی برکت سے دونوں سے منکر ہو گئیں۔
 چودھری صاحب! غالباً آپ نے مرزا صاحب کے دعوے
 کو جو پر خود نہیں کیا۔ سنئے! مرزا صاحب کے دعوے
 کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

میرا یہ ہے کہ میں عیسائی پرستی کے بتوں کو
 قورڈوں اور چارے تثلیث کے توجہ کو
 پھیلاؤں۔ (مرزا صاحب) وہ بد قادیان
 ۱۹ جولائی ۱۳۸۵ھ
 بتائیے! کیا یوں کہ دہریت پر جاتے سے توجہ پھیل گئی

ابھی رسالت محمدیہ کا سبق اس سے آگے ہے۔

چودھری صاحب! آپ کی بھول بھلیوں میں
 چھپے ہوئے ہیں، آئنا تو سوچئے کہ مرزا صاحب اصلاح
 کے لئے آئے تھے اور ان کا دعویٰ تھا کہ میں دنیا بھر
 کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ پھر کیسی اصلاح ہے
 کہ وہی لوگ جن کی اصلاح مقصود تھی سلسلہ انبیاء کو
 ترک کرنے کے علاوہ خدا کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ انکی
 مثال تو یہ ہوئی کہ

کوئی نامی ڈاکٹر کسی عیالہ کے علاج کے لئے آئے
 اور دعویٰ کرے کہ میں اس کی بیماری۔ نفع کر دوں گا
 لیکن اسی کے علاج سے جب بیمار مر جائے تو ڈاکٹر
 کہے کہ اس کی موت سے سب بیماریاں رفع ہو گئیں۔
 بس یہی میری کامیابی ہے۔

چنانچہ چودھری صاحب نے اسی مثال کی تائید
 لی ہے۔ آپ دہرپائی دہریت کا ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ
 "حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی دعاؤں
 اور انقاس طیب کی تاثیرات سے عیسائیت
 آہستہ آہستہ کمزور ہو رہی ہے۔ چنانچہ دوس میں
 عیسائیت کا تختہ الٹ دیا گیا اور جرمنی میں بھی
 اس کی دھج با لکل منقود ہو چکی ہے! (دعا یعنی)
 چودھری صاحب! اس عبارت کے ساتھ اگر آپ
 یہ الفاظ بھی بڑھا دیتے کہ

یورپ کے دوسرے مالک سے عورتا اور جرمنی اور
 روس سے خصوصاً مرزا صاحب کی دعاؤں سے
 خدا کی حکومت بھی اٹھ گئی ہے۔
 تو ہم بھی قائل ہو جائے۔ اور مرزا صاحب کے حق میں
 یہ شعر پڑھتے ہیں

مردوں کو جو جلاتے تھے وہ تو پلے گئے
 نندوں کے مارنے کی بیج الزام ہونے

چودھری صاحب نے ایک اور پکر کہا ہے اور اپنے
 انگریز کو بھی اسی پکر میں ڈالا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں
 "جنگ عظیم نے عیسائی اقوام کی مالی اور سیاسی طاقت
 کو کمزور کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ جو نادرین مشن
 عیسائیوں کے تھے وہ کثرت سے ٹوٹ گئے ہیں

اور اب عیسائیت کا وہ زور ہندوستان میں
 نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب
 پر صلیب کی سلطوت کا بھوت ایسا سوار ہے
 کہ اترنے میں نہیں آتا۔ اور وہ یہی کہتے چلے جاتے
 ہیں کہ صلیب اور صلیب پرستوں کی طاقت
 میں کوئی نقصان نہیں آیا! (دعا یعنی)

اس کے جواب میں ہم کیوں بولیں جبکہ
 قدس بجاہد بن اخیلہا
 آپ کے گھر کی شہادت موجود ہے۔ چنانچہ آپ کا
 احسنی جانی پیغام صلح لاہور شہادت دیتا ہے کہ
 "پینٹ مشنری سوسائٹی اس وقت
 لاہور میں دو بیہ خروج کر رہی ہے جس میں سے
 آٹھ لاکھ روپیہ ہر دو خروج ہو رہا ہے
 جنگ کے دنوں میں لندن سے روپیہ کی
 کمی کو امریکہ کے گھدا پرست لوگ پورا کرنے
 کی کوشش کر رہے ہیں یہ ہے ایک
 عیسائی مشنری سوسائٹی کا حال اس کے
 علاوہ عیسائی سوسائٹیاں جو کہ تبلیغی
 مقاصد پر خروج کر رہی ہیں اس کی میزان
 مسالوں کو شرمندہ اور منفلت کرنے کو
 کافی ہے۔" پیغام صلح لاہور ۸ فروری ۱۳۸۵ھ
 چودھری صاحب! بتائیے کہ آپ بھی اپنے
 بھائی کے اس فہم میں شریک ہیں یا نہیں جو اس کو
 عیسائی مشن کی کوشش کی وجہ سے ہو رہا ہے۔
 مرزائی دوستو! مرزا صاحب کی مورتی پوجا تک
 کرتے رہو گے اور کب تک کہتے جاؤ گے کہ
 میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا
 پھروں میں تجھ سے توجہ سے میرا خدا پھر جا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کے آخری
فیصلہ مرزا فیصلے والے اشتہار کی بہت عمدہ
 تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں
 کر سکتے اور آخری فیصلہ کے شائق ان تمام اعتراضات
 کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی

نیز اللہ شہادت کرتا ہے۔ انبیاء انگریزی دہریت۔ انبیاء انگریزی دہریت۔ انبیاء انگریزی دہریت۔

اتحاد مذہب اور مرزائی

(از قلم پندت آسمانہ بنی حال متبر لاہور)

عزیز! یہاں دو سال سے جماعت احمدیہ کے زیر انتظام دیوان مذہب کی صورت پر ہر سال یکم دینے جاتے ہیں۔ جن میں مختلف مذاہب کے نمایندگان اپنے اپنے مذہب کے پیشوا کی سیرت پیش کر کے اتحاد مذہب پر تقریریں کرتے ہیں۔ سال ہی سال گذشتہ کی مانند گول باغ امرت مرزائی جماعت احمدیہ کی طرف سے یکم دسمبر منسلک ہندو اقوام پر وقت تین بجے سے پانچ بجے شام تک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تین سو کے قریب حاضر تھے۔ سب سے پہلے ایک۔ یورپین یہودی جواب دہ تھے تقریر کی۔ بعد ازاں گیلانی شیر شاہ علی نے۔ سیرت۔ رائے میں گیلانی کی تقریر پر سب سے اعلیٰ اتنی جلسہ کی غرض و غایت اگرچہ مرزا غلام احمد اتحادی کی موت کا استشوارہ پہنچنے اور مرزا اسناد پر کورپورایان مذہب کی صف میں کھڑا کر کے ان کے خلاف چیلنج نظریں کو دور کرنے کے ماسوا اور کچھ نہیں معلوم ہوتی۔ تاہم ظاہری طور پر جماعت احمدیہ کا یہ اقدام قابل تعریف ہے جو بانیان مذہب کی پاک زندگیوں کا مطالعہ کرنے کی عوام کو توفیق دی جاتی ہے مگر شبہ گہرا رہتا ہے کہ جماعت احمدیہ اور اتحاد مذہب یہ دو متضاد باتیں کیونکہ ایک جاتے ہو سکتی ہیں؟ وہ احمدی جن کا پیشوا بلکہ نبی اپنے تئیں نبی نہ ماننے والے مسلمانوں کو کافر اور قابل مواخذہ قرار دے اور مسلمانوں کے ساتھ مشتہ مناکحت و نماز و نماز جنازہ حرام قرار دے۔ کیونکہ دیگر مذاہب کے ساتھ اتحاد کر سکتے ہیں؟ یہ ایک حیرانگی کی بات ہے جس سے چہ چلتا ہے کہ ان جلسوں کی غایت و غرض کچھ دوسری ہے؟ کیا اتحاد ممکن بھی ہے؟ جو لوگ عجم کو یہ کہہ کر اتحاد کی دعوت دیتے رہتے ہیں کہ تمام مذاہب کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں کچھ فرق نہیں۔ اور یہ

مصرع لاپاک کرتے ہیں کہ

مذہب نہیں سمجھتا آپس میں سیر نکلتا
وہ یا تو مذاہب سے خود نادان وقت جوئے میں یا پبلک کو
دھوکہ دیتے ہیں۔ کیونکہ جن قدر مخالفت مختلف مذاہب
میں پائی جاتی ہے، وہ مذہبی اختلافات کی وجہ سے ہی
ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مذہبی کتب مقدس میں صاف
ہدایت کی گئی ہے کہ دیگر مذاہب والوں سے حتیٰ کہ
غلامہ ایمان لوگوں سے بھی دوستی، نفاقت اور
ردا داری کا برتاؤ نہ کرو۔ مثلاً ویدوں میں آریوں
سے مختلف عقائد و مذہب رکھنے والے اناریل کو قتل
کرنے، ان کے بچوں کو مار ڈالنے اور ان کے گھروں کو
جلا ڈالنے اور شوہر و بیویوں سے بھی قتل و قتل
ان سے بھڑا چھوٹ کی تعلیم دی گئی ہے۔
۲۴ قرآن شریف سورہ آل عمران مکر ۳ میں لکھا ہے
”مسلمانوں کو چاہئے کہ مسلمانوں کے سوا کافروں
کو رفیق نہ بنائیں اور جو ایسا کر لیا اُس سے اور
اللہ سے کچھ سروکار نہیں ہے لیکن کسی طرح
ان سے بچنا ہو تو فرار

نیز سورہ النساء دیکھ ۲۱ پارہ ۵ میں لکھا ہے کہ
ایمان والو! مسلمانوں کے سوائے کافروں کو
دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر
اللہ کا الزام صریح عائد کر لو؟

نیز سورہ باندہ دیکھ ۸ آیت پہلی میں لکھا ہے کہ:-
مومنو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔
وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور
تم میں سے جو کوئی انہیں دوست بنائے گا وہ
انہی میں سے ہو گا۔ بے شک بے انصاف
لوگوں کو اللہ راہ راست نہیں دکھاتا۔
دترجمہ احسان اللہ صاحب جاسی

اسی طرح اور بھی کئی جگہ مسلمانوں کو کافروں، غیر غلام
والوں، یہودیوں، عیسائیوں، پارسیوں وغیرہ سے
دور اور علیحدہ رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

نوٹ:- جلسہ اتحاد مذہب میں جماعت احمدیہ
امرتسری طرف سے ایک جگہ قرآن شریف کی پہلی انگریزی
یہودی یورپین اور اُس کی یہودی یورپی صاحبہ کیونکہ
میں پیش کی گئی اور انہیں جلسہ کے پنڈال میں چائے
کی دعوت دی گئی۔ کیا یہ احمدی اخلاق سورہ مائدہ
مکر ۵ کی مندرجہ بالا آیت کے خلاف نہیں ہے؟
اور اگر وہ یہودی جہان پیش کردہ قرآن میں یہ آیت
پڑھیں تو کیا کہیں؟

صاح سہ میں ایک مشہور حدیث یہ ہے کہ جس
تمام مسلمانوں کا عمل ہے اور احمدیوں کا بھی کہ:-
مستغفرن امتی علی ثلاث و سبعین ملئ
کلمہ فی النار الا واحدہ قالوا من
یا رسول اللہ؟ قال ما انا علیہ واما مجاہد
دشمنہ باب الاعتصام بالسنہ بحوالہ ترمذی

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:-
میری امت میں بہتر فرقہ ہو جائیں گے جو باہم
ایک کے سب کے سب آگ و دوزخ میں جائیں
لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کونسا
فرقہ ہے؟ فرمایا کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے
طریق پر ہو گا۔

اس حدیث صحیحہ پر عمل پیر ہو کر ہر ایک مسلمان ہر دوسرے
فرقہ کے مسلمان کو کافر اور دشمنی ماننا ہے۔ اسی وجہ سے
ہر دوسرے فرقہ والے مسلمان کے ساتھ نکاح، جنازہ
جنازہ کی نماز وغیرہ تعلقات حرام سمجھتا ہے۔ جو سخیل
بائیکاٹ کا مکمل نمونہ ہے۔ اس حدیث کے رہنے چوتھے
مسلمانوں کے تمام فرقوں میں بھی اتحاد جو ناصر قتل
ہی نہیں بلکہ قطعی ناجائز ہے۔

مرزائی لوگ جو اپنی لڑکیاں مسلمانوں کو نکاح میں
نہیں دیتے کسی مسلمان کے لیے نماز یک نہیں پڑھتے
اور کسی مسلمان کے جنازہ میں شامی نہیں پڑھتے
غیر احمدی مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے

الانسان والیہا
یہودی یورپین اور اُس کی یہودی یورپی صاحبہ کیونکہ
میں پیش کی گئی اور انہیں جلسہ کے پنڈال میں چائے
کی دعوت دی گئی۔ کیا یہ احمدی اخلاق سورہ مائدہ
مکر ۵ کی مندرجہ بالا آیت کے خلاف نہیں ہے؟
اور اگر وہ یہودی جہان پیش کردہ قرآن میں یہ آیت
پڑھیں تو کیا کہیں؟

اتحاد مذہب میں پیش پیش ہوں تو وہیں سے ایک بات لازمی ہے۔ پانویہ کہ وہ غلام احمدیت سے باز آگئے ہیں اور پانویہ کہ ایسے جلسوں سے ان کی غایت و غرض کچھ اور ہے۔ یعنی یہ کہ مرزا صاحب کو نبیوں کی صف میں کھڑا کرنا۔

(۳) گزشتہ صاحب راگ دھنا سری ص ۱۷۳ میں لکھا ہے کہ:-

”کھڑیاؤں دھرم چوڑیا یلچہ بھاکیا گئی سرشلی سب اک ورن ہوئی دھرم کی گت رہی“ (۸-۷-۱-۳)

ترجمہ:- اے کھتری! تو نے جو یلچہ دنا پاک مراد مسلمانوں کی زبان سیکھی یہ اپنا مذہب دھرم چوڑنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ تیرے ایسا کرنے سے سب دنیا مسلمان ہو جائے گی اور دھرم جانا رہیگا۔

یہی سلوک جنم ساگھی ص ۳۰ پر رام تیرتھ کی ساگھی میں درج ہے اور اس کی تشریح گورو نانک دیوبی ہمارے نے یہ کہ ہے کہ:-

”راگ بیٹیاں دا درب (دول) لینا سوڑا ہی پاپاں دا پاپ ہے۔ دوسرا کھتری براہمن ہونیکے تھکاں نال مل کے آپ نے منج بیو پاد کر دے۔ پئی تھکاں دی بھاشا بولدے پئی ایہہ بھی اتینت پاپ ہے۔“

یعنی اول رد کیوں کی قیمت لینا یہ بڑا ہی گناہوں کا گناہ ہے۔ دوسرا کھتری براہمن ہونے پر جو مسلمانوں کے ساتھ مل کر اپنے کاروبار کرتے ہیں (اور مسلمانوں کی بولی بولتے ہیں یہ بھی مذہب کا گناہ عظیم ہے۔

نیز گزشتہ صاحب ص ۱۷۳ ص ۱۷۳ میں لکھا ہے کہ:-

”مئی مسلمان دی پیرے پئی کہہ سار گمز بھاڈے اٹاں کیاں جلدی کرے پکا جمل جل دھوے بڑی جھڑ بڑی انگار نانک جن کرتے کارن کیا سو جائے بڑا د (۲)“

گزشتہ صاحب کا یہی شبہ جنم ساگھی میں مندرج کے دی ساگھی ص ۱۷۳ پر بھی درج ہے۔

اور جب اورنگ زیب کے دربار میں آٹھویں گورو رام داس نے صاحب نے شہنشاہ کے اعتراف پر بجا ”مئی مسلمان دی“۔ ”مئی بے ایمان دی“ کہہ کر یہ شبہ بڑھا تھا تو باپ نے گوریانی سے عہد کر دیا تھا۔ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ یہ وہی گورو رام داس تھا جس نے جن کا ڈیرہ ڈیرہ دون میں ہے۔ اور ڈیرہ دون اپنی کاسایا بڑا ہے۔

گزشتہ صاحب اور جنم ساگھی میں جا بجا مسلمانوں کے لئے حقارت آمیز لفظ ”لیچہ“ کا استعمال کیا گیا ہے ان ٹھوس واقعات کی موجودگی میں یہ کہنا کہ ”مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا“

نیز یہ کہ تمام بائبلینا مذہب برسرے محبت اور اتحاد چاہتے تھے۔ پبلک کو یا اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے اسی طرح مادھو آچار دیو جی ہمارا راج اپنی تصنیف شکر و گو بے مغل پر لکھتے ہیں کہ

महा मेहरावसादि बौद्धानां ब्रह्मबालकानां श्रित या सहन्तमो भूमि इत्यवस नृपः

یعنی جب براہمنوں کا زور بڑا تب دیدوں کو الہامی نہ ماننے والے بودھوں کے بچوں سے بیکر بودھوں تک ہمالیہ سے لیکر سیو بندہ راہینو تک قتل کر دے دیئے گئے۔ اور ایسا کرنے والے راجا لوگ بڑے دھرم و تانے مانے اور قرار دیئے گئے

نیز شکر و گو بے میں مادھو آچار دیو جی لکھتے ہیں کہ:-

न बहेव्यावनी भाषा प्रारौ कठ गतैरपि इति नना नाश्रमानो ऽपि न गतैरज्ञै न मरिदरे॥

ترجمہ:- خواہ جان ملتی سے کل جائے تو کل جانے دو لیکن اس سے مسلمان جی کسی نہ بولو۔ خواہ ماتمی کے نیچے کل جاؤ۔ لیکن پتاہ لینے کے لئے جین منہ میں مت جاؤ۔

یہی حال رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ وغیرہ عیسائی فرقوں کا ہے۔ اس لئے جب تک ایسے اقوال کو خدا کا

اہام یا ریشیوں نہیں، پیغمبروں، نبیوں، گمبوں وغیرہ کے اقوال ماننا نہیں چھوڑا جائے انکی کوئی اچھی تشریح نہیں کی جاتی۔ تب تک اتحاد مذہب محض ایک خواب ہے قہیر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا صاف گوئی کے لئے معاف فرمادیں۔ (گاتمانند)

الحديث

قرآن مجید میں صاف تعلیم ہے کہ نبی لدع انسان میں جو کلمہ مشرک ہو اس میں مل جانا چاہئے۔ تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم۔ یہ بھی تعلیم ہے کہ کل دنیا کی چیزوں کو خدا کی مخلوق سمجھو۔ بلکہ خدا کا عیال سمجھو۔ الخلق عیال اللہ (الحديث) اسی حدیث کی بنا پر مولانا خالی مرحوم نے کہا ہے کہ

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدی کا کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا وہی دوست ہے خالق دوسرا کا خلاق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا

یہی ہے مروت یہی دین و ایمان کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انسان جن غیر مسلموں سے دوستی لگانے سے منع آیا ہے انکی بابت یہ الفاظ بھی مذکور ہیں:-

لا یألفکم خیالاً و قدوا ما عنتم روہ تمہیں تکلیف پہنچانے میں کمی نہیں کرتے تمہاری تکلیف پر خوش ہوتے ہیں)

قد بدت البغضا من افواہم (ان کی کینہ توزی ان کے مونہوں ظاہر ہو چکی ہے) وما تخفی صدورہم اکبر

دو ان کے دلوں میں تمہارے حق میں برائی غنی ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے)

جو مخالف اسلام ایسے ہوں ان سے دوستی اور محبت تو قصائد کرنے سے بیکر منع ہے۔ لیکن سلوک اور مروت سے منع نہیں کیا۔

یہی معنوں اس حدیث کا ہے جس میں ارشاد ہے:-

ان یؤلفکم فی مالکم و فی دینکم و فی انفسکم جن کا مطلب مولانا خالی مرحوم نے بیان کیا ہے

زیادہ تر کاش عرف و دیکر تہذیب۔ حضرت نبوت آئندہ صاحب۔ دینوں کو انسانی تصانیف ثابت کیا ہے۔ (نیز الحديث)

کہو تیسرا بانی قم اہل زمین پر
 خدا جہراں ہو گا عرش بریں پر
 نیز قرآن مجید میں ایک جامع ارشاد ہے :-
 وَتَوَلَّوْا لِمَقَاسِئِنَّا
 رجب لوگوں سے سادۂ اچھی بات کیا کرو
 بس یہ ہے اسلام کا عقد۔

ہندو دھرم میں جو بنی آدم کے متعلق حکم ہیں وہ اس کے ظاہر
 ہیں کہ منجوسی نے انسانوں کی چار قسمیں کی ہیں۔ برہمن۔
 چھتری۔ ویش۔ شودر۔ ان سب کے احکام الگ الگ ہیں
 جس میں زمین انسان کا فرق ہے۔ جس کو ہمارے پنڈت جی
 بایں لوگوں کی بڑادی ۹
 نقیب را دیون خانہ چہ کار

وقت کی پکار

زعانہ کا خلیل ائمہ صاحب سامان نفع پیرہ)

مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک ہر قوم و ملت اتفاق و موافق رہ رہتی ہے۔ خواہ باعتبار قومیت یا باعتبار ملت و مذہب کے مگر آج مسلمانوں نے بچائے اتفاق و موافقت سے اتفاق اور خونریزی کا شیوہ اختیار کیا ہے۔ عرب کی پوری جہالت اور دشمنی آج مسلمانوں میں آگئی۔ ایک انی ادنی بات پر لڑنا جھگڑنا ناصیب العین بنالیا ہے۔ غیر تو غیر جن سے ہمارا خاص تعلق اور وابستگی ہے خواہ بھائی یا باپ ما اور کوئی قریبی کنبوں نہ ہو۔ ہم انکی خونخواری کے واسطے تیار ہیں۔ نہ بھائی کو بھائی سے محبت نہ لڑکے کو باپ سے۔ اگر ایک بات پر لڑ جائیں گے تو اڑیں گھوڑے کی طرح اڑے رہ جائیں گے۔ پھر اکل و شرب، نشہ و دہر خاست، لغت و شنید ترک مولانا حالی مرحوم نے عربوں کے قبل از بعثت مہمہ حالات کا مختصر سا خاکہ حسب ذیل کھینچا ہے

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہراک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں گستاخان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قساوون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے
کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں بیٹے گھوڑا اڑ جانے پہ جھگڑا

یونہی روز ہوتی تھی تاکہ رات میں
یونہی روز چلتی تھی تلواراٹن میں
غروب کے کہنے قابل راسی میں نیست و نابود ہو گئے
ان کی شجاعت رہی اور نہ دلیری۔ بلکہ ایک
ہر بات زبردست گناہ کے مرتکب ہوئے۔ جیسا کہ ارشاد
رسمی تعالیٰ ہے: - وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ الْأَرْضِ
نَارُ - اے مسلمانوں! اپنے کانوں کو غفلت
کی روٹی کو نکالو اور اپنے مذہب کو مضبوط ہاتھوں
سے پکڑو۔ ارشاد باری ہے۔ اور مضبوط پکڑو دین
سلام کو جو یہ رستی ہے خدائے تعالیٰ کے نزدیک
ہونے کی، رسی پکڑو تم سب مل کر اور جدا جدا تم
ہیں میں، اور یاد کرو خدا تعالیٰ کی نعمت کو جو تم پر
ہے اور یاد کرو اس وقت جو تم تھے آپس میں دشمن
پھر الفت دی خدا تعالیٰ نے پیغمبر کی سبب تمہارے
دلوں میں پھر جو کہ تم خدا تعالیٰ کی ہر بانی سے اللہ
تعالیٰ سے بھائی تم آپس میں۔ اور تم تھے تم غیض و غضب
لینے و حسد کی آگ میں غوطہ کھا رہے، ان تمام
جنموں سے تمہیں قرآن نے نکالا۔ اس طرے کھول
کھول کر اتنا واضح طریقہ سے اللہ تعالیٰ اپنی باتوں کو
صرف اس غرض سے بیان فرما دیتا ہے تاکہ تم راہ راست
پر آ جاؤ۔

غیرت کا مقام ہے کہ جن کو ہم عداوت و شقاق کا
مسدوق و مخزن جانتے تھے اور کسی زمانہ میں ہم

ان پر لعن دیتے تھے آج وہی لعن اُردمانہ ہیں
 اور لوگوں کی زبانوں پر معروف ہیں۔ اسلام نے ہم کو وہ
 چیمہ باتیں بتائی ہیں کہ جس کے کرنے سے ہم ایک
 نہایت اچھے طریقہ اور راستے پر پہنچ سکتے ہیں۔ ارشاد
 باری تعالیٰ ہے کہ :- **وَلَا تَمْلِكُوا لُحُوتِكُمْ بَيْنَ يَدَيْكُمْ**
فَاتَمْلِكُوا بَيْنَ يَدَيْكُمْ۔ یعنی سب مسلمان
 آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اگر تم قاتلے بشریت
 ایک دوسرے سے اختلاف و نزاع واقع ہو تو صلح کرادو
 اللہ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اتفاق بین العقب
 ایسی نعمت ہے کہ تم ساری دنیا کا فوائد جمع کر ڈالو
 تب بھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکتے۔

۱۔ اتفاق مگس شہدے شہد پیدا
خدا پر لذت شیریں در اتفاق نہاد
ارشاد نبوی ہے :- لَا تَحْمِلُوا سُدُورَ وَلَا تَتَّبِعُوا هَضْمًا
وَلَا تَدْرِبُوا زَكَاةَ نَوَافِلِ اللَّهِ إِخْوَانَا
یعنی آپس میں حملہ و فتنہ وغیرہ نہ رکھو اور سب مگر
آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ، اتفاق عجیب نعمت
ہے دیکھیں جب آب و آتش اور خاک و باد ایک
دوسرے کے دشمن ہیں۔ جب ان دشمنوں میں اتفاق
ہو گیا تو انسان وجود میں آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسلمانوں کی تعریف اتفاق و اتحاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے یوں فرمائی ہے :- اَلْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ
وَاجِدٍ اِنْ شَتَكَلِي غِيْمَتُهُ اَشْتَكَلِي كَلْمُهُ وَ اِنْ
اَشْتَكَلِي مَرَاةَهُ اَشْتَكَلِي نَحْلَهُ۔ یعنی سب مسلمان
مانند ایک جسم کے ہیں اگر انکھیں درد کرتی ہیں تو سارے
جسم اس کی وجہ سے بے چین و مضطرب رہتا ہے اور
اگر سر میں تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم اس کا اثر سے
عموس کرتا ہے۔ بعینہ اسی طرح سے مسلمانوں کو چاہیے
کہ اگر ایک مسلمان پر مصائب و تکالیف آئیں تو
دوسرے مسلمان کو اس کا اثر عموس کر کے اس کے غم و غیہ
کی صورت اختیار کرنی چاہئے۔ بقول شیخ سعدی
شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

بنی آدم اعضائے یک دیگرند
که در آفرینش ز یک جوهرند

کتاب سیرۃ المصطفیٰ

مسلسل مضامین کا مژدہ جانفزا

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میرسیالکوٹی)

الحمد لله على نعمائه والصلوة والسلام
على سيد انبيائه وعلى آله واصحابه
يوم القيامة

اما بعد! بندہ حقیر، سراپا قصیر، محمد ابراہیم میرسیالکوٹی، اس قابل تو ہرگز نہیں تھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر کوئی کتاب لکھتا۔ عارف نامی مولانا عبدالرحمن جامی نعت آنسور میں فرماتے ہیں:

تا پ وصلت کار پا کاں من ازیشان سیم
چوں سنگام جائے وہ در سایہ دیوار خویش
لیکن خدا تعالیٰ نے ذرہ فوازی کر کے حقیر چونکی کو نعمت سلیمان کے پایہ سے پشادیا کہ پینتیس سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ میں اپنی شروع جوانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک کتاب ہستام تاریخ نبوی (۲۵۶) صفحات کی لکھ سکا۔ اردو زبان میں سیرت کی جس قدر کتابیں ملک میں شائع ہوئیں یہ کتاب ان میں سے اکثر سے پہلے لکھی گئی۔ جب اس کا مطبعہ ذخیرہ ختم ہو گیا تو حضرت مولانا شاد اللہ صاحب مدظلہ نے اسے دوبارہ طبع کرانا چاہا۔ میں نے اس کی نظر مانی شروع کر دی۔ اتنے میں مولانا شبلی مرحوم کے متعلق عام اسلامی اخباروں میں یہ صدائے گشت کرنے لگی کہ حضرت مولانا مرحوم سیرت آنحضرت پر ایک کتاب لکھنے لگے ہیں۔ میں اپنی بے مقداری اور مولانا مرحوم کی بلند قدری پر نظر کر کے متوقف ہو گیا۔ بہت عرصہ تک نہایت بے قراری سے زحمت انتظار برداشت کی۔ اور دنوں اور راتوں کی گنتی کرتا رہا

اسی عرصہ میں حضرت مولانا مرحوم داعی اجل کو لبیک پکارے ہوئے دیر بقاء کو روانہ ہو گئے۔ اور ان کی انگلیں دل ہی میں رہ گئیں۔ طبع کتاب تک جو مدت گزری اس میں طبع فصیح پر جو کچھ گزرتا رہا اس کی کیفیت خداوند عالم ہی جانتا ہے۔ آخر اس کی طباعت کے سب انتظام درست ہو گئے اور اس کی اشاعت کا اشتہار نکلا۔ میں نے بھی نہایت شوق سے تسعیت بڑھیا کی طرح اس دست کے خریداروں میں نام لکھوا دیا۔ کافی عرصہ کے بعد کتاب کی پہلی جلد شائع ہوئی۔ نہایت شوق سے اس کو ہر بے بہا کو دامن میں لے لیا۔ واللہ! لیکن مطالعہ سے دل کی تڑپ کو سکون نہ ہوا۔ تو میں نے اپنے پرانے ارادے کو پھر پورا کرنا چاہا۔ اتفاق سے مضمون کی افتاد ایسے بیچ پر پڑ گئی کہ تاریخ نبوی سے بالکل الگ صورت میں بن گئی۔ ابتدا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء اجداد میں سے بعض بڑے بڑے نامی بزرگوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھا۔ آپ کہ جدا جدا مجد المطلب کے حالات لکھ رہے تھے کہ بعض عوائق پیش آ گئے۔ جن سے تصنیف و تالیف ایک زمانہ تک ٹکی رہی۔ جب پھر تصنیف و تالیف شروع ہوئی تو دیگر کتابوں کی تصنیف میں اوقات صرف ہوتے رہے۔ اگلے روز میرے ہاں میرے محب گرامی حاجی محمد اسحق صاحب امرت سری غلوب شوکینی والے بطور مہمان رونق افروز ہوئے تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق کوئی مختصر و جامع کتاب لکھی جانے کی خواہش

ظاہر کی۔ میں نے اپنی تصنیف تاریخ نبوی دکھائی تو انہوں نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور اس کے دوبارہ طبع کرانے پر کافی مالی امداد دینے کی سعادت حاصل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ میں نے کہا میں اس پر نظر ثانی کر کے اسے ایک نئے طریق پر لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ چنانچہ شروع بھی کر دیا ہوا ہے۔ تیسری باتیں کر کے حاجی صاحب نورخصت ہو گئے اور میں اس مسودہ کو تکمیل کے لئے تلاش کرنے لگا۔ بہت دنوں تک ڈھونڈتا بھاٹتا رہا۔ لیکن افسوس نہ ملا۔ بہت مدد نہ ہوا کہ میرا بے بہا خزانہ تم ہو گیا۔ آخر اس غم و اندوہ کی حالت میں حسب معمول دو کاغذ توبہ و استعانت کی۔ اور نئے سرے سے لکھنا شروع کر دیا۔ کئی روز کی مضمون نویسی کے بعد خیال گزرا کہ پہلے اس کتاب کو اخبار "الحدیث" میں مسلسل شائع کیا جائے۔ پھر کتابی صورت میں چھپوایا جائے اس سے چند فوائد حاصل ہونے کی توقع ہے۔

اول:- یہ کہ سلسلہ مضامین بعض حضرات علماء کی نظر سے بھی گزرے گا تو وہ مجھے میری بعض کوتاہیوں اور فرد گزشتوں پر مطلع کر دیں گے تو میں اصلاح کا موقع پاس کروں گا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کوئی کتاب لکھنی آسان کام نہیں۔ اس مشکل کو جس طرح مولانا شبلی مرحوم نے سمجھا، شاید کسی دوسرے نے نہ سمجھا ہوگا۔

دوم:- یہ کہ ناظرین میں سے بعض با مذاق اور عاشقان سیرت نبوی کوئی مفید مشورہ دینگے تو میں ان کے شوق کو پورا کر سکتا ہوں۔

سوم:- یہ کہ اولاً مسودہ شائع ہو چکنے کے بعد نظر ثانی کر کے کتاب کی ترتیب باحسن و جہ ہو سکے گی۔ چارم:- یہ کہ مسلسل مطالعہ سے ناظرین کا شوق ساتھ ساتھ پورا ہوتا رہے گا۔ اور ان کو نعت اللہ نہ اٹھانی پڑے گی۔

پنجم:- یہ کہ ان کے دل میں کتابی صورت میں چھپنے کی رغبت زیادہ پیدا ہوگی۔

سو میں چار قسم کے اجاب کی خدمت میں چار گزارشیں

میرسیالکوٹی میں مولانا محمد ابراہیم صاحب میرسیالکوٹی کی خدمت میں

کرنا چاہتا ہوں۔

اول۔ حضرات علماء کی خدمت میں کہ وہ ان مضامین کو بشرط احوال مطالعہ فرمائیں اور میری کوتاہیوں پر مجھے مطلع کریں۔ تاکہ کتابی صورت میں چھپنے پر کتاب برطرف سے قابل وثوق ثابت ہو سکے۔

دوم۔ باندھاق اور غاٹھان سیرت بویں خدمت میں کہ وہ اپنے قلب الحسن و محبت کی بنا پر مجھے مسند مشورہ دیں تاکہ میں ان کے شوق کو پورا کر سکوں۔

سوم۔ ان حضرات کی خدمت میں جو اب تک اخبار "الجمہوریت" کے خریدار نہیں ہیں کہ وہ اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیں۔ تاکہ وہ دیگر مضامین کے ساتھ اس کو ہر بے بہا سے بھی بہرہ اندوز ہوتے رہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے ان کے اس شوق قلبی کو قبول کر لیا تو خدا کے فضل سے یہ شفاعت کے لئے سب سے بہتر وسیلہ ہوگا۔ اتفاق سے اب اخبار کا نیا سال بھی شروع ہوا ہے۔ اب تک صرف چند نمبر شائع ہوئے ہیں۔

چہارم۔ مالی ہمت انصاف کرم کی خدمت میں کہ وہ غریب فائدہ میں امدادی چندہ ارسال کر کے غیر مستطیع دانشقان رسول اکرم کے شوق کو پورا کرنے کا ثواب حاصل کریں۔ کیونکہ وہ بھی امت محمدیہ میں داخل ہیں۔ اور حضرت رسول اکرم علیہ السلام کی محبت ان کے سینوں میں بھی موجزن ہے۔ لیکن قیمت فروغ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

غزوہ تبوک کے غیر مستطیع فدا ہوں کی قلبی حالت کا نقشہ خدا تعالیٰ یوں کھینچتا ہے:-

لَقَدْ تَوَّأْنَا وَآخَيْنَاكُمْ فِي تَفْيِئَتِ مِيقَاتِ الدَّارِ
كَذَرْنَا أَنْ لَا يَجِدُوا مَا يَنْفَعُونَ (توبہ پ ۱)
یعنی اسے نبی! وہ (غیرت ابع شائقین جہاد) اسی انوس میں دوتے: دوتے واپس چلے جاتے ہیں کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں۔

کتاب کا نام اور انداز بیان اس نے اس نئی کتاب کا نام بہت سوج بچار کے بعد سیرۃ المصطفیٰ رکھا ہے

اور انشاء اللہ اسی عنوان سے اخبار میں اس کے متعلق مضامین نکلنے رہیں گے۔

اس کے انداز بیان میں میں نے نہ تو کثرت روایات سے کتاب کا حجم بڑھایا ہے اور نہ بے سند اجراء ہمناموں کے ذکر کو عوام کا شغل بنایا ہے۔

بے شک "نعمتہ روایات" سے ذیرو کم ہو جاتا ہے۔ اور اگرچہ منائے سرو پار وایات کے بغیر کتاب عوام کے لئے کوئی دلچسپی پیدا نہیں کرتی لیکن میں نے اس امر کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ عوام میں کتاب کی قبولیت کے لئے میں لوگوں کے بدذوقی کی اماندہ نہیں کرتی چاہتا۔ کیونکہ کتاب لوگوں کی اصلاح کے لئے ہوتی ہے نہ کہ ان کی بدذوقی کے تابع۔

اس کتاب کے ماخذ سب سے اول یہ کہ خود قرآن میں آنحضرت کی سیرت کا کافی ذخیرہ ہے۔ بعض جگہ اجراء اور بعض جگہ تفصیلاً آپ کی زوہ مطبوسہ حضرت فاضلہ صدیقہ فراتی میں سار خلتہ القرآن (بخاری)۔ گویا سمجھو کہ آنحضرت قرآن کی عملی زندہ تصویر ہیں۔ یا یوں کہ آنحضرت کی سیرت قرآن کی عملی تفسیر ہے۔

دوم۔ تفاسیر قرآن مجید میں سے ابن کثیر تفسیر کبیر، فتح البیان، جامع البیان، تفسیر ابن السعد، تفسیر خازن، تفسیر خطیب شربنی، تفسیر بیضاوی، تفسیر مدارک، تفسیر فضی، تفسیر جلالین، ترجمہ شاہ ولی اللہ، تفسیر موضوع القرآن وغیرہ وغیرہ۔

سوم۔ صحاح ستہ اور دیگر متبرکت کتب حدیث مثلاً مسند امام احمد، اور سنن دارمی اور موطا امام مالک وغیرہ وغیرہ۔

چہارم۔ کتب سیرت میں سے سیرت ابن ہشام (۲ جلد)۔ زاد المعاد (۲ جلد)۔ تاریخ ابن جریر طبری (۱۲ جلد)۔ تاریخ کامل ابن اثیر (۱۲ جلد)۔ تاریخ علامہ ابن خلدون مغربی (۲۰ جلد)۔ فرائض (۱ جلد)۔ مصنفہ شیخ محمد حفصی مصری۔ بلوغ الادب فی احوال العرب۔

پنجم۔ بعض انگریزی کتب جو آنحضرت کی

سیرت پر بالاستقلال لکھی گئیں یا ان میں جدیدہ جدیدہ مضامین مندرج ہیں۔ مثلاً سرو لیم میو کی لائف آف محمد مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء۔ اور طاس کارلائل کی ہیرو اینڈ ہیرو ورثہ۔ جارج میل صاحب کا ترجمہ قرآن برپلن انگریزی۔ مرس ڈاؤس ڈی ڈی کے لیکچر تعلق محمد، بدھ اور مسیح۔ مطبوعہ لندن بارہم شتم۔

دیگر مذاہب کی کتب آنحضرت کی بشارات کے متعلق دیگر مذاہب کی کتب میں سے بغیر کھینچ جانے کے نہایت واضح طور پر پیشگویاں بھی ذکر کی گئی ہیں۔ مثلاً بائبل کا عہد عتیق اور عہد جدید۔ وید وغیرہ وغیرہ

پس اہل شوق اور اہل صلاحیت اصحاب دعا بھی کریں کہ خدا نے تعالیٰ مجھ عاجز کو اس کے تمام کی توفیق عنایت کرے۔ اور اخبار الہدیت کی خریداری کے لئے خط بھی لکھ دیں تاکہ ان کا شوق بڑھے اور صمیم قلب سے دعا نکلے۔ والسلام! امیدوار شفاعت

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

تفسیر واضح البیان محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ سائز ۳۰×۳۰۔ ضخامت ۸۸ صفحات قیمت بے جلد سے۔ جلد سے

تفسیر سورہ کہف مولانا صاحب موصوف نے حال ہی میں اپنے مخصوص اور دلکش پیرایہ میں تصنیف فرمائی ہے جس میں مسئلہ شریعت، طریقت اور حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا مفصل ذکر ہے۔ قابل مطالعہ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ ہر دو کتب منگوانے کا پتہ۔ نیچر دفتر الہدیت امرت سر

تعمدہ القرآن۔ از مولانا سیالکوٹی۔ حیات مسیح کا ثبوت اور وفات مسیح کے عقیدہ کی تردید۔ قیمت ۵۰۔ دوم جلد۔ مکمل عاجز میر سیالکوٹی

وقت کی پکار

ریختہ مضمون (نظم)

پھر حضورؐ میں آئے روزگار
دیگر حضورؐ را نہ اند قسار
تو کو منت دیگران ہے غمی
نشاہد کہ نامت نہند آدمی

جتنے بنی آدم میں خصوصاً مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔
 بھائی کیا بلکہ ایک عضو میں کہ جس طرح ہمارے ہر ہر
 عضو سے ایک وابستگی ہے اسی طرح ایک مسلمان کا
 دوسرے مسلمان سے تعلق ہے۔ جب ایک انسان کو کوئی
 سوخ و مصیبت پڑے تو دوسرے کو اس میں شریک
 ہونا چاہئے۔ شریک ہونا انسانیت سے بعید ہے
 اپنے دلوں کو غضن و کینے سے پاک کر کے صاف و شمر
 جو بانیں اور محبت و دوستی ایک دوسرے سے لازم
 جائیں۔ آپس کا نفاق باعث رسوائی دارین ہے۔
 دنیا کے آلام و مصائب تو درکنار اس سے ایمان
 میں غفل واقع ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى
تُؤْمِنُوا وَلَا تَزِنُوا حَتَّى تَعْلَمُوا

یعنی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خدا کی قسم ہے تم جنت میں
نہ جاؤ گے جب تک ایماندار نہ بنو گے اور ایماندار نہ
بنو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے۔

اس حدیث نے ایمان و نجات کو باہمی محبت پر موقوف رکھا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

وَيُؤْمِنُ أَهْلُكُمْ بِحَبْلِ نُجُوتٍ وَلَا يُخِيبُهُ
مَا يُوعَدُ الْفَاسِقِينَ . تم سے کسی کا ایمان کامل نہ ہوگا
جب تک اپنے مصلان بھائی کے لئے اس پیر کو پسند
نہ کر دو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

اور عرض ایک ہی عقل یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہی چیز تھی جسکو منوانے کے لئے ہر قوم کی قربانی دینے پر سادہ ایمان ہمیشہ تیار رہا ہے۔ خود بارہائی

ارشاد فرماتا ہے کہ سارے گناہ بخشے جاسکتے ہیں مگر ناقابل بخشش ہے کہ اللہ کے سوا دوسرے کی پرستش کی جائے ۱۰ اس کو ذہن میں رکھئے اور اب واقعہ سنئے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بہت سے واقعات اس کتاب میں ہیں جس کتاب کو مضبوط پکڑنے کا حکم آپ کو دیا گیا ہے اور ہر واقعہ تجھ پر ہے۔

حضرت موسیٰ کو وہ طوطہ پر تشریف لے گئے تو اپنے
 بھائی حضرت ہارون کو اپنا ہانٹین بناتے گئے دیکھیں
 قوم نے حضرت موسیٰ کی عدم موجودگی میں ایک بھڑا
 بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی۔ حضرت موسیٰ نے
 واپس آ کر یہ حالت دیکھی تو بہت ناراض ہوئے۔ بھائی
 کو تھکلی کے لہجہ میں کہا۔ **يَا هَارُونَ مَا مَكَكَتَ**
لَا ذَرَأَ اَيْتَهُمْ هَكَذَا اَلَا تَتَّبِعُنِي۔ یعنی اے
 ہارون جب تم نے دیکھا کہ یہ گمراہ ہو رہے ہیں تو پھر
 کون سی بات تم کو میری پیروی کرنے سے مانع ہوئی۔
 حضرت موسیٰ کا مطلب یہ تھا کہ میرے پاس چلے آئے
 یا سختی سے ان کو درست کرتے۔ پھر حضرت موسیٰ نے
 فرمایا **اَفَحَسِبْتُمْ اَمْثَرِي**۔ کیا تم نے میری حکم و عدل
 کی۔ حضرت ہارون جواب دیتے ہیں **دُورًا تَوَجَّسَ**
جواب سنئے اے میرے ماں جاسے بھائی! میری
 فاداسی اور سر کے بال مت پکڑو۔ **رَاقِي حَشِيئَتِ**
اَنْ تَقُولَ لِقَوْمِي بَيْنَ رَاْسِكَ وَبَيْنَ
 میں اس لئے ڈرا کہ ایسا نہ ہو کہ تم آکر یہ کہو کہ تو نے
 قوم میں تفرقہ پیدا کر دیا۔

حضرت بارون کا مطلب یہ ہوا کہ اگر تمہارا سے پا
پلے گئے یا زیادہ سختی سے کام لیتے تو دونوں حالتوں
میں کچھ لوگ میرے ساتھ اد-کچھ سامری کے ساتھ جوتے
قوم میں تفرق پیدا ہو جاتا۔ کیا نتیجہ نکلا اس واقعہ سے
آپ نے خیال کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ایک پیغمبر میں کاشن
صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پرستش کرائے اس کو کلام
کرتا ہے کہ قوم خارجی طوع پر آمراہ رہت قوم ہے۔ مگر
ان میں تغلیق نہ ہو۔

مشاکیر :- یہ دعوت قوی اتفاق کی بات ہے
میں نے کبھی تک قومِ مشرق و مغرب سے اس وقت

تمام دشمنان اسلام سرنگوں رہتے ہیں اور اس سے
عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور شاد ہوا رہی ہے:-
وَلَا تَمْنَا زَعْوَدًا تَنْفَعُ غُلُوْدًا وَتَذْهَبَ رِيْقُكُمْ
یعنی اے لوگو! آپس میں تنازعہ نہ کرو تم کمر درجہ ہو جاؤ گے
اور تمہاری ہوا اکثر بھائے گی۔

سچ ہے جس دنیا پر ہم خود کبھی غالب تھے آج ہم
 اُسی دنیا میں مغلوب ہو رہے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں
 کہ طرابلس و نصف فرائس اہل پرنگال میں مسلمانوں نے
 آٹھ سو برس تک سلطنت کی۔ عیسائیوں پر حاکم رہے
 لیکن جب ان میں نفاق اور جہالت کا زور ہوا تو آپس
 میں دھڑ دھڑ سی باتوں پر لڑنے لگے۔ جنگوں
 مسلسل عیش پرست اور غافل ہو گئے۔ بے اتھالی
 گھر کر گئی۔ عیسائیوں نے تینوں ملکوں پر قبضہ کر لیا
 تمام مسلمانوں کو کاٹ ڈالا، عورتوں بچوں بوڑھوں
 کو سہریں ڈبو دیا۔ سب چیزوں کو لپیٹ کر دیا
 کوئی چیز ایسی نہ رہی جس سے معلوم ہو کہ یہاں کبھی
 مسلمانوں نے حکومت کا قدم بھی رکھا تھا۔ اس دن
 ان کی دعائیں اہل ایمان میں نہ آئیں۔ آخر کیوں؟
 آپ نے فرمان خداوندی پر غور کیا۔

مسلمانوں کو ایذا رسانی سے اجتناب فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ لِمَنْ تَكَلَّمَ الْمُسْلِمُ
مِنْ لِسَانِهِ وَیَدِهِ ۶۔ یعنی مسلمان وہ ہے جس کے
ساتھ پاؤں زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اکثر صحابہ کرام
اس حدیث پر اس شدت کے ساتھ عمل کرتے تھے کہ
ایک صحابی نے اپنے گھر کا پانی باہر نہیں نکال دیتے
تھے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو بولے کہ مسلمانوں
کے رشتے میں پانی گرانے سے مجھے زیادہ پسندیدہ ہے
کہ اپنے ہی حجرہ میں اپنے فشت کو ڈھال دوں۔

ارشاد نبوی ہے کہ **ثُمَّ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَمُوتَ**
خَمْسَةً وَعِشْرِينَ مَلَكًا، دسمل یعنی مسلمانوں کی
 ہر ایک چیز مسلمان - یا م ہے اس کا خون اور اس کی عورت
 آئندہ اور مال - و غیرہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے
 کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص
 مسلمان ہو کر مسلمان پر تلوار اٹھائے وہ مسلمان نہیں ہے

مانے ہی سے ایک بھائی کی توہین و تہلیل کی وجہ سے دائرہ اسلم سے فطعن ہو جاتا ہے۔ خود شاعری بہت سب مسافروں کو اطلاق سے زندگی بسر کرنے کی سچیز دے

۴ یعنی ایک مسلمان پر یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی بھائی پر وار کرے یا حملہ آور ہو۔ نقلی نفس اور خون جہاں سے کامیاب ہو تو ایک طرف رہے۔ صرف ہتھیار

متفرقات

دو خریدار | گذشتہ ہفتہ کے دوران میں مولوی صاحب اور مولوی ابوالوفا مصطفیٰ خان صاحب ناظم نے انجمن اہلحدیث کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنایا جو اہل اشد احسن الجزائر۔ دیگر بھی نمایاں اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش جاری رکھیں

حساب و وصال | ماہ مارچ میں مندر جدول خریداروں کی قیمت اخبار و صحافت ختم ہو جائیگی ان میں جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ نقد ملے گی۔

مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ دست کارڈ ۳۷ مارچ تک وصول نہ ہوگی ان کے نام ۳۸ مارچ کا پرچہ دی بی کیا جائے گا۔

۱۹۰	۲۸۵	۵۵۶	۲۲۴۱
۲۶۹۹	۴۶۳۹	۵۴۴۴	۵۴۴۴
۶۳۸۱	۶۴۲۰	۶۴۶۲	۶۳۲۳
۶۳۲۹	۸۳۵۲	۸۳۹۹	۸۶۳۵
۸۶۵۹	۹۲۴۲	۹۳۹۸	۹۴۲۹
۹۸۳۰	۹۸۵۲	۹۸۹۳	۹۹۹۱
۱۰۱۹۱	۱۰۴۵۳	۱۰۵۵۲	۱۰۵۸۹
۱۰۶۸۴	۱۰۸۴۲	۱۰۸۸۹	۱۱۰۱۶
۱۱۰۳۸	۱۱۱۳۲	۱۱۱۳۴	۱۱۲۳۳
۱۱۲۶۳	۱۱۳۴۴	۱۱۳۶۵	۱۲۴۹۹
۱۱۵۶۵	۱۱۶۴۴	۱۱۶۴۵	۱۱۸۰۴
۱۱۸۵۵	۱۱۸۶۴	۱۱۹۰۴	۱۲۰۱۴
۱۲۰۱۹	۱۲۰۲۸	۱۲۰۶۱	۱۲۰۶۴
۱۲۱۴۴	۱۲۱۶۰	۱۲۲۴۹	۱۲۲۶۹
۱۲۲۶۲	۱۲۳۱۰	۱۲۳۴۲	۱۱۳۸۵
۱۲۴۵۵	۱۲۵۱۲	۱۲۵۱۲	۱۲۵۱۲

۱۲۵۲۳	۱۲۵۸۲	۱۲۵۸۶	۱۲۵۸۶
۱۲۶۱۵	۱۲۶۲۱	۱۲۶۲۲	۱۲۶۲۲
۱۲۶۴۱	۱۲۶۴۳	۱۲۶۴۵	۱۲۶۴۵
۱۲۶۵۶	۱۲۶۵۸	۱۲۶۶۱	۱۲۶۶۱
۱۲۶۶۲	۱۲۶۶۴	۱۲۶۶۵	۱۲۶۶۵
۱۲۶۹۲	۱۲۶۹۴	۱۲۶۹۶	۱۲۶۹۶
۱۲۶۹۶	۱۲۶۹۶	۱۲۶۹۶	۱۲۶۹۶

غریب فنڈ | بین الاقوامی فنڈ پیہ۔ مولوی غلام محمد صاحب کوئی غلام الدین صاحب سابقہ ازبکستان سٹور

طباعت شروع ہوگئی

عیسائیوں کی تازہ کتابوں کا جواب موسسہ

اسلام اور مسیحیت

کی کتابت کے بعد طباعت بھی شروع ہوگئی ہے۔ اگرچہ آج کل کا قدر و سائن طباعت کی پیچیدگیاں ہیں مگر اس تصنیف کی اشاعت میں اتنا تاخیر باعث نقصان نہیں ہے۔ حضرت مولانا مظہر باوجود ولادت کے اس کی تکمیل کر دیا ہے۔ اس لئے کتابت شدہ کاپیوں کی طباعت بھی شروع ہوگئی ہے۔ شائقین حضرات و تبلیغی بھائیوں اس سے اسکی خریداری کے لئے صرف فرمائش کیجیں۔ قیمت کا ابھی صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ غالباً ایک روپیہ زیادہ نہ ہوگی۔ پہلے فرمائش بھیجئے مائے حضرات کو محصول ڈاک معاف۔ نیاز مندہ غیر اہلحدیث اثر ہے

نوٹ | ازبک علاقہ حلیہ الرحمن ساکن اولسی سے مولانا مظہر ساکن بپ سے مولانا مظہر ساکن بپ سے مولانا مظہر ساکن بپ سے مولانا مظہر ساکن بپ سے

۳۱ سالین اور میں | اصحاب غیر صدمہ جاریہ فکر ان کے نام بھی اخبار جاری کرادیں۔ انجمن حمایت اسلام لاہور | ۲۵ سالانہ اجلاس ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل ۱۳۵۵ کو مشق ہوگا۔

دائری سیکرٹری

ضرورت مدرس | مدرسہ فیہ العلوم مؤلفہ کیلئے ایک ایسے عربی دان مدرس کی ضرورت ہے جو بچوں کو بخوبی تعلیم دے سکے اور خانہ بھگناہ اور جہاد پر سنا سکے اور تقریر بھی کر سکے۔ خوش اخلاق اور مفتی ہو۔ بڈل پاس کر ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ و فیرہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔ درخواست پتہ ذیل پر آتی چاہئے۔

الحسن | حاجی عبدالرؤف سرپرست مدرسہ فیہ العلوم محلہ کوٹ قصبہ شوالہ ضلع الہ آباد۔ یو پی۔

دہرائے اشاعت فنڈ و وصال

قابل تقلید شادی | جناب مولانا مولوی سید داؤد علی کے مواعظ حسنہ سے متاثر ہو کر اور مسلم بیگ میں ایسے کی پیش کی مساعی جیل سے جو کچھ اصلاحات ملے وہ و حیا نصیر آباد اجیر میں ہوئی ہیں قابل قدر ہیں۔ چنانچہ پسران جناب ماسٹر محمد اسماعیل صاحب کی شادی و خواہر جناب ماسٹر عبدالجہد صاحب کے ساتھ مطابق شریعت انجام پذیر ہوئی۔ انھوں نے مجد نکاح ہوا۔ بعد نکاح جناب محترم مولوی سید داؤد علی صاحب نے اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمایا۔ ہر دو ماسٹر صاحبان نے اس موقع پر جاوہر اسم قیوم کے چھوڑنے میں جس جرات و جسارت کا ثبوت دیا ہے مسلم بیگ میں ایسی پیش نصیر آباد کی جانب سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ دوسرے مسلمانوں کو بھی شریعت کے مطابق چلنے کی توفیق دے۔ آمین! (بشارت ملی)

جلسہ تفریحیت | مولوی عبدالعظیم صاحب مرحوم نصیر آباد کی وفات صحت آیات پر مسلم بیگ میں ایسی پیش کا قوتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مرحوم کی دینی خدمات سے عوام کو مدد شناس کر کر دئے منفرت کی گئی۔ (سیکرٹری)

مدرسہ اسلام آباد | ضلع شتال چوٹہ میں قریب و ملت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آج کل خائفین کی وجہ سے بہت ناؤں حالت میں ہے۔ ایک سال سے سرکاری امداد بھی بند ہے۔ ناظرین کرام اس کے بقا کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایک اہلحدیث)

نور محمدی | زبانی بیکہ احادیث نبوی، اقلیہ صحابہ، تابعین، محدثین، ائمہ فہمہ سے لگاتار لکھنے کی توفیق دی ہے۔ قیمت ۳ روپہ اہلحدیث

میں صرف دو غلطی کر اخبار کے اجراء کے منتظر رہیں۔ مزید غلطی کتابت میں ہے کار ہوگی۔ نبرائے اخبار خود بخود جاری کر دیا جائے۔

ملکی مطلع

جنگ نئے مرحلہ میں

جنگ یورپ اور جنگ ایشیا اب نئے مرحلوں میں داخل ہو رہی ہیں۔ اس ہفتہ کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ جاپان اب چین سے بہت کر امریکہ سے تصادم برپا چاہتا ہے۔ جس کے متعلق ہم قبل ازیں ناظرین کو اطلاع دے چکے ہیں۔ اب موجودہ صورت حال یہ ہے جاپان کی طرف سے سنگاپور و جزائر شرق الہند پر حملہ کا خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اس کی طاقت کے لئے امریکہ اور برطانیہ آسٹریلیا تیار ہیں۔ چنانچہ حکومت برطانیہ کی طرف سے سنگاپور کی گھاٹی میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں اور اس راستہ سے گزرنے والے جہازوں کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ گزرنے سے پہلے جہاز تھپتی تھپی در نہ خطرو کی ذمہ داری ان پر ہی ہوگی۔ سنگاپور کے بحالی و بحری اڈہ کو پہلے سے ہی زیادہ مضبوط بنایا گیا ہے۔ چنانچہ آسٹریلیا کی بہت سی فوج سنگاپور پہنچ چکی ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ کے دو سو ہزار جہاز امریکہ سے راستہ بحر الکاہل سنگاپور پہنچ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ جو بہت جلد پہنچ جائیں گے۔

سیام میں۔ ہنسنے والے برطانوی باشندوں کو جہازات کی کمی ہے کہ وہ بحیرہ ایل دیال سیام چھوڑنے کے لئے تیار رہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر جاپان نے سنگاپور پر حملہ کر دیا تو امریکہ جاپان کے آدے رفت کے تمام راستے مسدود کر دیتا اور جاپان کے تمام بڑے بڑے شہروں پر تباہی نازل کی جائے گی۔ امریکہ کے بحری و ہوائی جہاز بحال کی دسمند مابین ایشیا و امریکہ پار کر کے سنگاپور وغیرہ مقامات پر پہنچ رہے ہیں۔ فرنیچہ اب جاپان و امریکہ میں تصادم کا خطرہ بہت قوی ہوتا جا رہا ہے۔ وہیں اپنے جہاز کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ شاید چند روز میں اس محاذ پر بھی

ذہرہ سے جنگ شروع ہو جائے۔ اگر یہ جنگ شروع ہو گئی تو سیاسی لوگوں کا خیال ہے کہ جاپان برطانیہ اور امریکہ کی متحدہ طاقت کے مقابل میں کامیاب نہ ہو سکیگا۔ اگرچہ اس کا بحری بیڑہ بھی کافی مضبوط ہے۔ یورپ کی جنگ کا نیا مرحلہ یہ ہے کہ ہنگری فوج جو رومانیہ میں جمع ہو رہی تھی وہ ہینس قسری کے بلغاریہ میں داخل ہو چکی ہے، شلیہ وہ چند دنوں میں یونان پر حملہ کرے جو آج کل البانیہ میں اٹلی کے ساتھ ہوسریکا ہے۔

جرمنی۔ برطانیہ اور فرانس کے حالات جنگ

جرمنی نے افریقہ میں یونیس کی بندرگاہیں ہنگر کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چونکہ آج کل ہنگر کی فوج زیادہ تر بلقان کی طرف ہے۔ اس لئے انگلستان یا وسطی یورپ میں کوئی اہم واقعہ اخبارات میں نہیں آیا۔ ان سب معمول طریقہ کی طرف سے بہاری کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

ترکی کو خطرہ

جس وقت یورپ میں جنگ شروع ہوئی اس وقت سے ترکی اور بلاد اسلامہ کے متعلق خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اگر اب قویہ خطو بالکل سر پر آ پہنچا ہے۔ ترکی نے بظاہر اٹلی کی امداد کا جو طریقہ اختیار کیا ہے اور اس سے جو خطرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق معاصر پریس اپنی رائے ظاہر کرتا ہوا رقمطراز ہے کہ۔

جرمنی کا طریقہ جنگ اٹلی سے مختلف ہے۔ وہ اپنا کام زیادہ تر وہی سے نکالنا چاہتا ہے۔ اٹلی نے حماقت کی جو یونان کو کروڑوں سمجھ کر اس پر حملہ کر دیا۔ اور اپنا پھل ظاہر کر دیا۔ بخلاف اس کے جرمنی زیادہ تر ڈپلومیٹک دباؤ سے کام لیتا ہے۔ اس نے کوشش کی کہ سپین اس سے مل جائے۔ یا کم از کم اسے راستہ دیدے تاکہ وہ جبراً پر حملہ کر سکے۔ آسے کا یہاں نہیں ہوئی۔ لیکن اس نے آس نہیں چھوڑی۔ بلقان میں اسکی ریڈ وائیٹ جاری ہیں۔ اور اس کی کوشش یہ ہے کہ جنگ کے

بغیر ہی سارا بلقان اس کے زیر اثر آجائے۔ رومانیہ پر تو اس کا قبضہ ہو ہی چکا ہے۔ لیکن بلغاریہ بھی اس کے ساتھ مل چکا ہے۔ اور اب وہ دو گونہ مسئلہ پر ڈورے ڈال رہا ہے۔ تعجب نہیں جو وہ بھی جھگ جائے۔ اس کے بعد وہ یونان کو الٹی میٹم دینگا کہ اٹلی سے صلح کر لو۔ اور خود پنج بن جائے گا۔ یونان نہ مانا تو تین اطراف سے اس پر حملہ کیا جائیگا۔ وہ گیا لڑی۔ اس کے خلاف فوری کارروائی نہ کی جائیگی۔ اگرچہ دباؤ کے تمام سلاسل مکمل ہو چکے ہیں۔ رومانیہ میں جرمنی کی کئی لاکھ فوج جمع ہے اور ہزاروں ہوائی جہاز بھی۔ یہ ہوائی جہاز حملہ اور مدافعت دونوں کے لئے ہیں۔ ان کے علاوہ ایسے بھی جو سپاہیوں کو ایک سے دوسری جگہ لے جائیں۔ رومانیہ کی مشہور بندرگاہ کانستینزا پر جو بحیرہ اسود میں واقع ہے۔ ہزاروں جرمن سپاہی جمع ہیں۔ بہت سے جہاز بھی وہاں موجود ہیں۔ بندرگاہ کے چاروں طرف ۱۵-۱۵ میل تک سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ دو گونہ اسلحہ کو ساتھ ملانے کے لئے جرمنی نے اسے رشوت پیش کی ہے۔ شمالی البانیہ میں سے سقوٹری کا علاقہ اور مشرقی البانیہ میں سے جمیل آرڈا کے اس پاس کا علاقہ۔ اس کے علاوہ وہ اسے سیلونیکا کے پاس بحیرہ ایجیئک میں میں چوڑا راستہ دینے کو تیار ہے۔ ان تیاریوں کا ترکی پر کیا اثر ہو سکتا ہے؟ یہ اپنے نہیں بلکہ ایک مسلم معاصر انقلاب کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔

جرمنی فی الحال یونان پر بٹھنا چاہتا ہے لیکن یونان اس کے قبضہ میں آگیا تو ترکی سخت مصیبت میں مبتلا ہو جائیگا۔ اس نے کوئی حرکت کی تو کانستینزا کی بندرگاہ سے جس فوجیں جہازوں پر بیٹھ کر اسفوس اور ایشیائے کوچک کوڑھیں گی۔ نیز بلغاریہ سے ہونے والی فوجیں پر حملہ کر دیں گی۔ خاموش بیٹھا ہے۔ تو جرمنی آس پاس کے تمام اہم جنگی مقامات پر قابض ہو کر مطالبہ کرے گا کہ اسے شام و فلسطین میں بڑھنے کے لئے راستہ دیا جائے۔ وہاں سے وہ شام و فلسطین سوڈان، مصر، عرب، عراق اور ایران پر بڑھ سکیگا۔

جرمنی نے یورپ میں جنگ شروع کر دی۔ یہ فوجیں ہنگری، رومانیہ اور بلغاریہ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

جلد ۳۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خمیس



شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عظمیٰ
 رٹوں کا جائیداد مان سے ،
 خام خرید واران سے ،
 ششماہی ،
 مالک غیر سے سالانہ ،
 فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلہ خط و کتابت و ارسال و در بنام مولانا
ابوالوفاء ثناء اللہ دوسوی فاضل
مالک اخبار الحمدیث“ امر قمر
ہونی چاہئے۔

مدیر مسئول
ابوالوفاء
ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث
پورہ کٹرہ بھگتی
تاریخ اجڑا
۲۲ شہان ۱۳۶۱
۱۳ نومبر ۱۹۴۲

دفتر المحدث
کتاب گستر

امرتہ ۸۔ صفر المظفر ۱۳۶۰ ھ مطابق ۶۔ مارچ ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

خطابِ مُسلمان

از نشر صاحب گور که پوری معلم مدرسه سعیدیه عربی و دینی

ہوش میں آ۔ ہادہ توحید و عرفاں نوش کر
ہے عمل کا وقت کیوں یہ غفلتیں ہیں۔ ہوش کر
اے مسلاں دل میں اپنے نووہ پیدا ہوش کر
عقل تیری کیا ہوئی کچھ ہوش کر کچھ ہوش کر
رنگ عالم دیکھ۔ آنکھیں کھول۔ فکر و دوش کر
دل میں پیدا اپنے اب آزاد یوں کا ہوش کر
پہنی قربانی کی طاقت سے انہیں خاموش کر

خواب غفلت چھوڑ دے پیدا ہو کچھ ہوش کر
قوت بازو سے اپنی توڑ دے نہ نجیب پر غم
عزم و استقلال میں ہونے نہ پائیں لغزشیں
تیری دولت اور قبضہ غیر کا التوس ہے
نیکو فردا میں پڑی ہے ساری دنیا آج کل
ہام آزادی پلایا ہے تجھے اسلام نے
وہ کچھ دیتے ہیں تم کو دھکیلوں پر دھکیلیاں

ملک کے آداد ہونے کی اگر سے آرزو !
نوجوانوں کے دلیں میں نشر پیدا جوش کر

فہرست مضامین

خطاب پر مسلمان (تعلیم) - - - - - ۱۰
انتخاب الافکار - - - - - ۱۱
نامحرم میں شرک و بدعت کی اشاعت - - - ۱۲
مولانا صاحب قادیانی (دو تقریریں) - - - ۱۳
جوابات محمدی پر نظر - - - - - ۱۴
اخبار الحجہ - - - - - ۱۵
آل امیر اہل حدیث کانفرنس { - - - - ۱۶
اودانچہائے اہل حدیث - - - - - ۱۷
مصلحین اسلام - - - - - ۱۸
تمادی - - - - - ۱۹
مترقات مثلا - کلی مطلع - - - - - ۲۰
اشتیارات - - - - - ۲۱

مُتَلَّاتُ مَقَىٰ بِرَبِّسٍ ۖ قَالَ بَايَازِ اَرَا تَرْسَرِ مِی ۖ بِاَتَهَامِ اَوْرَقَتَا عَمَلَهُ ۚ اَللّٰهُ خِزِرٌ وَّسَیْطَرٌ حَیْثُ کَرِهَ ۚ وَ- اَلْجَدِیثُ کَلَامٌ ۚ مِمَّا یُفْکَرُ ۚ اَتَرْسَرُ شَانِغٌ ۚ مَی ۚ

انتخاب الاخبار

(مختصر ۲۰ مارچ ۱۳۹۰ھ)

بدیہ امرت سرکے دفاتر و جہ قطعیت امر و شہائی
۲۰۶۰-۲۰۶۱-۲۰۶۲ فروری و یکم مارچ تک مدت رہے۔ ۱۵
ایام میں جو ہر مہر و شہادی تمام ملازمین اسی کام میں
مصرف رہے۔

لاہور رہا جلاوطن میں ایک شمار کنندہ صاحب
اشخاص جعلی طور پر لکھتا تھا پکڑا گیا۔ (الغذب)
لاہور یکم ۲۰ مارچ کو لاہور میں سلسلہ سٹوڈنٹس

کی طرف سے پاکستان کانفرنس منعقد ہوئی۔ مشرعیہ
جناح اور دیگر لیڈران مسلم لیگ نے شرکت کی۔

صوبہ پنجاب۔ سندھ اور سرحد کے ہندوؤں
کی ایک کانفرنس ۲۰ مارچ کو لاہور میں ہوئی۔

یکم مارچ سے صوبہ پنجاب کے بعض شہروں
میں ٹریڈ ایسوسی ایشن نافذ کر دیا گیا ہے۔ اترس

میں ۱۰-۱۲ بج کو ہزار ہند رہے۔ عمرت سہاؤں کی
دکانیں لٹکی رہیں۔ سلطان دکاندار جوہ کو دوکانیں بند
کرینگے۔ (مگر ناراض سارے ہیں)

مرکز یہ حزب الانصار بحیرہ ضلع شاہ پور کا
گیارہواں سالانہ جلسہ ۱۴-۱۵-۱۶ مارچ کو بحیرہ
میں منعقد ہوگا۔

کراچی کی بندرگاہ میں آٹھ سو اٹاوی فوجی
قیدی بندیہ بھری جہاز اترے۔ جن کو ہندوستان
کے مختلف مقامات پر بھیجا گیا۔

کرونا فال کے متصل ایک ہندو سا جو کار کے
تھریل ڈاکوؤں نے ڈاکہ ڈال کر ہزار ہار و پیر کا زیور
نقدی لوٹا اور فرار ہو گئے۔

مولانا ابوالکلام آزاد لکھنؤ جیل تبدیل کئے
گئے ہیں۔

الہ آباد میں کلانہرو لڑانہ ہسپتال کا افتتاح
ہوا۔ گاندھی جی کی شہری اس تقریب میں شرکت کی۔ یہ
ہسپتال پنڈت جواہر لال نہرو کی بیوی کے نام پر کھلا
سنگ پور کو آنے والے مشرقی ہندوستانی

جہاز مانی کے راجستے بند کر دیئے گئے ہیں ۲۰ مارچ
ان راستوں پر سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔

لاہور۔ پنجاب ہائی کورٹ کے جج نے قذو
راکڈ اسی اراقیات مہر و جائز قرار دیا ہے۔ نیز
بینامی ایکٹ کے اس حد تک جائز قرار دیا۔ یہاں تک کہ
امانی کی اس فروخت اور بہن پر اثر انداز ہوا ہے
بوزراعت پیشہ اشخاص نے غیر زراعت پیشہ شخص کے
بے نامی دار زراعت پیشہ کے حق میں کی جو۔

کراچی۔ میونسپل حدود میں ۱۲-۱۳-۱۴ مارچ کو
ہوجہ ایام ہوئی، اسلئے لکھنے کی حاجت کی گئی ہے۔

رائٹر کا نامہ نگار مقرر ہے کہ البانیہ کے
محاذ پر ہجرت لڑائی شروع ہے۔ طریقہ و سہاری
ہا۔ ی۔ یونانیوں نے کئی مقامات پر مہاری کر کے
اس پر قبضہ کیا۔

قاسم کی اطلاع منظر ہے کہ برطانوی فوجوں
نے اتریا کے ایک اہم دسے پر قبضہ کر لیا ہے۔

رائل ایر فورس کا اعلان ہے کہ برطانوی
جنگی ہوائی جہازوں نے اٹلی کے پچاس ہوائی جہازوں
پر حملہ کر کے ان میں سے ۲۴ جہاز تباہ اور باقی گرفتار

تصحیح اخلاط پر چہ الحدیث ۲۰ فروری ۱۳۹۰ھ

صفحہ	کالم	سطر	غلط عبارت	صحیح الفاظ
۱۳	۳	۴	ضد	فعلی
			۲۸-۲۹ فروری ۱۳۹۰ھ	
۵	۲	۲۸	لَنْ يَشْكُرَكَ	يَشْكُرُكَ
۶	۳	۱۶	لَيْسَ هَذَا	لَيْسَ هَذَا

مضامین آمدہ | مولوی ابونعیم عبد الرحیم صاحب
مولوی محمد ابوالحسن صاحب سہل۔

سید عبدالغفار حسن صاحب رفعتی مولوی محمد سید۔
مک امام خان صاحب۔ حافظ عبداللہ صاحب۔

مولوی ابوسلیم عبد الرحیم صاحب۔ آفتاب احمد صاحب
حافظ فضل الرحمن صاحب۔

غیر مقبولہ | تنقید حدیث عرب کا نتیجہ بالکل متحسن ہے
لے واپس آنے والے حاجی کا بیان ہے کہ ہندوستان
سے چار ہزار حاجی شامل ہوئے۔ (الحدیث)

مرکز اسلام کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت (ادام)
ماخذ عبداللہ صاحب رچھا پوری تعلیم جامعہ صاحبزادہ
بنارس) جنگ کی وجہ سے اس دفعہ عام طور پر لوگوں کا
یہ خیال تھا کہ کوئی حج کرنے نہیں جائیگا۔ لیکن خلافت
اسان چہ ہزار ہندوستانی حج کرنے گئے۔

جناح حاجی محمد اکرام صاحب بنارس کے بجائی محمد شمس
مہر کی طرف سے نہیں بھیجے گا ارادہ کر چکا تھا۔ اسلامی
جہازیں روانہ ہوگیا۔ حکومت نے حاجیوں کے جہاز کی
نگرانی اور حفاظت کے لئے بہترین اور معتول انتظام کیا
تھا۔ باہر کے بعد منزل پر پہنچے۔ وہاں عربوں کی
منغلی اور عسائی کا جو عالم معلوم ہوا کہ رمضان کے
مہینہ میں بہت سے گھروں میں فاقہ کی نوبت آچکی تھی
جس وقت سلطان ابن سعود کو معلوم ہوا انہوں نے
پہلے چوبیس سو سو روپیہ چاول کا انتظام کیا۔ مگر لوگوں نے
کہا کہ اس قدر معمولی فاقہ نا کافی ہوگا۔ اس کے بعد سلطان

خلد اللہ ملکہ نے سب ملاکرتین لاکھ روپیہ کاغذ کھلا
مدینہ میں تقسیم کیا۔ وہاں پر ہر طریقہ کا اقدام تھا۔ پانی
دھیرہ نہایت ہی کفایت کے ساتھ مل رہا تھا۔ میں
مرا مہج ادا کرنے کے بعد بدیہ رحمانی بنیرو عافیت
۲۰ محرم ۱۳۹۰ھ کو واپس کراچی آیا۔ حکومت کے اس

متحسن اقدام کو عالم اسلام نہایت ہی وقعت و احترام
کے ساتھ دیکھتا ہے اور میں بطابق حدیث نبوی حکومت

کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جانے وقت حکومت کی جانب سے
یہ آؤر تھا کہ کوئی شخص ہندو سو روپیہ سے زیادہ نہ
لے جائے۔ واپسی پر دہلی میں معلوم ہوا کہ بعد میں ہندو
کی اجازت ہوگئی۔ دنیا جانتی ہے کہ عرب ہالے کس قدر
تنگدست اور مفلوک الحال ہیں۔ ہون کی آمدنی کا ذریعہ
تقلع ہیں۔ لیکن دو سال سے تعلق کی بالکل کمی ہے۔

اور اس سال تو بہت ہی کم لوگ حج کرنے گئے ہیں۔ یہی
کیا کم مصیبت تھی لیکن حکومت کے اس قانون نے
عربوں کو مزید مصیبت میں مبتلا کر دیا۔ کیونکہ اگر یہ قانون
آئندہ سال جاری رہا تو کوئی شخص عربوں کی آمد اور
کرنا چاہیگا تو نہیں کر سکیگا۔ پس ضرورت ہے کہ کیا
مسلمان ہند متفقہ طور پر احتجاج کر کے اس قانون کو

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں کے حق فرمائے۔

خاص تعلق ہے۔ ایسے کو قوم بہت جلد سے ہر ایک کی جانب سے توجہ کی گئی۔ (حافظ عبداللہ احمد بنیرو آبادی) (مرد و غریب غریب فخر) (مولانا ابوالکلام آزاد) (مولانا ابوالکلام آزاد) (مولانا ابوالکلام آزاد)

بسم الله الرحمن الرحيم

احديث

۸۔ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ

ماہ محرم میں شرک و بدعت کی اشاعت

قابل توجہ اہل توحید

اسلامی تاریخ پر بلا تعصب نظر ڈالی جائے تو چند واقعات ایسے ملتے ہیں جن کو دلغہ کار کہنا چاہئے۔ وہ محض اس لئے دلغہ کار نہیں ہیں کہ ان میں ملاقہ ہستیوں پر مصائب کا نزول نظر آتا ہے۔ بلکہ زیادہ تر اس لئے دلغہ کار ہیں کہ ان کی وجہ سے ملت اسلامیہ کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ حضرت عمر خلیفۃ المسلمین، حضرت عثمان ذوالنورین خلیفہ سوم، حضرت ابن زبیر امیر المؤمنین حضرت علی خلیفہ چہارم رضی اللہ عنہم کی شہادتوں کے واقعات لاریب ایسے ہیں کہ کوئی کلمہ گو مسلمان ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ حضرات خلافت اسلامیہ کے با اختیار تاجدار تھے۔ مگر ان کی یادگار قائم کرنے کے لئے نہ کوئی قہر بنایا جاتا ہے نہ کوئی نائش کی جاتی ہے، نہ کوئی ڈھول یا باجر بجایا جاتا ہے، نہ ان کے حملہ آوروں پر طعن و تشنیع سنی جاتی ہے۔ بلکہ اگر کہا جائے کہ مسلم قوم نے ان واقعات کو نیشا منیا کر دیا ہے تو بے جا نہیں۔ ہمارے خیال میں مسلمانوں نے ایسا کر کے کسی برائی کا ارتکاب نہیں کیا۔ کیونکہ ان حضرات کے حق میں یہ شعر کافی ہے۔

بنا کر دند خوش رسے بجاگ و خون غلطیدن ۹ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ان واقعات کے بعد امام حسینؑ کا واقعہ شہادت قابل ذکر ہے۔ جس کو چاہے کتنا ہی بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہو مگر صحیح روایات کے لحاظ سے یہ ایک مختصر واقعہ ہے۔ محقق علامہ ابو خلد مدہ جو فن تاریخ میں بہت بڑے مستند امام تھے جاتے ہیں۔ جب واقعہ کر بلا لکھنے لگے تو آپ نے چند صفحات سفید چھوڑ دیے۔ ایسا کیوں کیا؟ صرف اس لئے کہ آپ کو صحیح روایات کے ذریعہ سے واقعہ کر بلا نہیں چننا۔ اس کے متعلق جو روایات آپ کو پہنچیں ان کا آپ نے اعتبار نہیں کیا۔ مگر پچھلے لوگوں نے جو روایتیں وضع کرنے میں یہ کمال کیا کہ جو بی میں آیا بلاتامل کہہ دیا۔ شیعوں نے تو اس کو مبالغہ کی آخری حد تک پہنچا دیا۔ مگر شیعوں نے بھی اس میں کمی نہیں کی۔ آج ہم دو تقریریں ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں جن کو دیکھ کر اگر ایک دم خدا انسان آٹھ آٹھ آنسو روئے تو عجب نہیں۔ شیعوں کے اخبار الواعظ "کھنوز" ۱۶ فروری میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں ایک سرفی یہ ہے۔

ہمدان ہنود کے لئے ایک لمحہ فکر

حینی شخصیت کیا مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے؟

اس سرفی کے ماتحت اصل مضمون میں ہندوؤں کو امام حسینؑ کے نام میں شریک ہونے کی ترغیب و تحریص کی گئی ہے۔ ناظرین، اصل مضمون کے ساتھ ساتھ نیچے وحاشی میں جو بی نوٹ بھی پڑھتے جائیں۔ چنانچہ "الواعظ" لکھنؤ لکھتا ہے۔

حسین اور ہندوستان کی یاد | اے ہمدان ہنود کہا ہوتا ہے کہ | روز عاشور یعنی روز شہادت امام حسین علیہ السلام نے اس ہندوستان کو

تقریر الامکان۔ شرک و بدعت کی توحید میں ایک بے نظیر تصنیف۔ قیمت نمبر پندرہ۔ نچو الحديث امرت سر

شہادت حسد۔ امام حسینؑ رضی اللہ عنہ، شہادت کے صحیح اسباب۔ قائلہ یہ ہے۔ لکھا، اڑ، ہما، اڑ، کا فذ عمدہ۔ قیمت نمبر رنحو الحديث امرت سر

حق پرکاش - سوامی جیانی کی تیسری کتاب کے اختصار کا جواب جو قرآن مجید پر ہے۔ جیت ۱۱، دہلی (۱۹۷۱ء)

یاد کیا تھا۔ اور ظالموں سے مطالبہ ہو کر فرمایا تھا کہ دیکھو تم ہم کو قتل نہ کرو اور میرے خون ناحق سے اپنے ہاتھ نہ رنگو۔ مجھے چھوڑ دو۔ اگر میرے وجود کو تم اپنے اخلاق و انسانیت سوز حرکات و سکنات میں مزاحم سمجھتے ہو تو میں مرزین عرب کو چھوڑ کر ہندوستان چلا جاؤں۔ یہ جیسی تمنا مرزین ہند کی اس امر کی دیں ہے کہ حسین کی نگاہ میں اس ہند کی غیر معمولی وقعت و عظمت تھی و نیز اہل ہند سے کمال ہمدردی و انجودگی کی امید تھی۔ اس وقت اس ہندوستان میں کون لوگ تھے۔ یقیناً آپ ہی مضرت کے آباؤ اجداد ہوں تھے جن کے نسل سے آج آپ نظر آ رہے ہیں اور اس ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں آباد ہیں۔ اگر یہ واقعہ یہ ہے تو اہل ہند کیلئے اور خاص کر ہندو کے واسطے ایک قابل یادگار واقعہ ہے۔ ایسی صورت میں میں یہ کہنے کی ہمت کر سکتا ہوں کہ ابی غفر المہرتبت ہستی جس کی مثال تاریخی دنیا میں ناپید ہیں کے واقعہ کو بلائے اذان عالم میں ایک انقلاب پیدا کر دیا جس نے دنیا کی انسانیت کے جہم مردہ میں اپنی جان دیکر ایک روح تازہ بھونکی اور اسے پھر سے زندہ کیا اور اس کی یاد اور ہنود نہ مٹائیں۔ درنحالیکہ ادنیٰ طبیعت اور طینت کے اختلاص سے یہ امید نہ تھی کیونکہ وہ حضرات تو انہما کے نوشن عقیدہ اور نوشن خیال ہیں۔

ہنود کی ہمہ گیر پرستاری اور زمین سے غفلت

وفا دارسی بشرط استواری عین ایمان ہے
مرے بت خانہ میں تو کہہ میں گاؤں میں کو غالب
یاد ہند کے وہ عقیدت مند ہوت جو دنیا کی ہر چیز کے سامنے اپنی جبین نیاز
بہ کاشیں اور ہاتھ ہرچہ وہ رو کو اپنا مہر و سمجھ کر اون پر عقیدت کے پھول
چراغ ہیں۔ وہ ادھنی ہت بنا کر اس کی پوجا نہ کریں
اسی کا سبب ہم کو معلوم۔ ہنود صرف حسینی بت بنا کر گھر گھر دجا کرتے بلکہ
اون کے نانا کا محرابی بت اور علی کا علی بت بنا کر اون کے قدموں کو چرتے
مگر وائے بر حال مسلمانان کہ انہوں نے اپنی اخلاقی کمزوریوں اور فسادانی
برائیوں سے ہنود اور اپنے درمیان منافرت کی ایک ایسی عظیم الشان غلیج
قائم کر لی ہے جس کے باعث سے ہنود ایک لمحہ کے لئے بھی مسلمانوں کی کسی
پہچانی یا جی بات پر ہی غور کرنے کو تیار نہیں۔ مگر میں اپنے برادران ہنود کو
بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ اون کی سنت غلط ہے جو عقلا ایمان حق و صداقت
ہوتے ہیں وہ ہمیشہ خود ماضیاد اپنی باتوں کو لے لو پر عامل رہتے
ہیں۔ نیز خود مسلمانوں کے کیریکٹر پر اون کے پیشواؤں کے کیریکٹر معمول نہ
کرنا چاہئے۔ یہ خود اون کے ذاتی افعال ہیں نہ اون کے بانیان مذہب کی
تعلیم۔ (الواعظ لکھنؤ ۱۶۔ فروری ۱۹۷۱ء ص ۷)

خواجہ حسن نظامی بھلی صوفی اور سنی حنفی کی ترغیب متعلقہ تعزیر داری

۱۔ یہ روایت کہاں سے لی ہے؟ کس کی نہانی معلوم
ہوئی ہے؟ اور کس کتاب میں درج ہے؟ ان باتوں کا
چہ دینا مضمون نگار کا فرض تھا۔ جب تک وہ اس کا
پتہ نہ دے ہم اس کو روکی کی ٹوکی میں بھی جگہ نہیں دے
سکتے بلکہ چراغ شاہ کی نذر کرتے ہیں۔ غالباً اسی قسم کی
روایات کے پیش نظر علامہ ابن خلدون نے اپنی کتاب
میں بیاض دغالی (جگہ) چھوڑی ہوئی ہے۔ افسوس کا
مقام ہے کہ مذہبی واقعات کو عامان کی سمجھ کے مشابہ
کیا جاتا ہے اور اس قسم کی روایات کا ملاحظہ پوچھنے والوں
اور ان پر تنقید کرنے والوں کا نام دشمنان اہل بیت
رکھا جاتا ہے۔ جس پر یہ شر صادق آتا ہے۔
مگر ہمیں کتب است و ایں ملا
کار طعناں تمام خواہ شد دہلیٹ

۲۔ قابل مضمون نگار نے ہندوؤں کو حسین کا
بت بنا کر پوجا کرنے کی ترغیب دی ہے اس سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نگار صاحب اور اسکی

پارٹی کے مجرور بھی ایسا ہی کرتے ہوئے۔ غالباً اسی
مولوی خرم علی صاحب مرحوم فرماتے ہیں
ذہر والا ہے قوت حسانہ اجاڑ
مسجدیں مضبوط کر مش پہاڑ
چھت اور گنبد کو قبروں سے اکھاڑ
تعزیرے تنہیل کو اتموں سے بھاڑ
دیہی احمد میں بے شک خار ہے
افسوس ہے کہ اواعظ نے اپنے نام کی بھی حاج
نہیں رکھی۔ کیونکہ اواعظ کا کام تھا کہ وہ اسلام کے
عقائد صحیحہ کے متعلق وعظ کہتا کہ افعال کفریہ کی تلقین
کرتا۔ ایسے داعظوں کے حق میں یہ کہنا بالکل مجاہد
ہے مگر مسلمان بہین است کہ ایشاں دادند
وائے کہیں اڈ امروز بود فردائے
(دہلیٹ)

۳۔ ہم بھی غیر مسلموں کو یہی کہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں
کے افعال کو اسلام و تعجیب جیسا کہ چٹت دیکھ کر

آریہ نے سمجھا کہ مسلمانوں کی مختلف پرستیوں و بت پرستی
تعزیرہ پستی، بانس پرستی، علم پرستی کا ذکر کر کے
ان سب کو اسلام کے سرٹھپا دیا دیکھنا آریہ مسافر
مسلمان اگر نمونہ اسلام بننے لگے اپنی شرافت پسند
کا ثبوت دیتے تو مولانا حالی مرحوم کو ان کا گلہ کرنے
کی کیا ضرورت تھی جو فرماتے ہیں
دگر نہ ہماری رنگوں میں لہو میں
ہمارے ارادوں میں لہجہ جویں
دلوں میں نہافوں میں لہجہ گفتگو میں
طبیعت میں فطرت میں لہجہ نہیں
نہیں کوئی ذرہ نجابت کا باقی
اگر ہے کسی میں تو ہے افغانی
(دہلیٹ)

تحفہ ہمدانیہ دہلی دہلیٹ شیعہ حضرت محمد مصطفیٰ
مرتبہ کی بعض کمزوریات کا اردو ترجمہ جو حضرت محمد مصطفیٰ
کی تردید میں ہے۔ جیت ۱۱، دہلی (۱۹۷۱ء)

خواجہ صاحب کا تو غیبی بیان نقل کرنے سے پہلے ہم خواجہ صاحب کا مشرب بتانا ضروری سمجھتے ہیں۔ موصوف کا مشرب اور مذہب بتانے کے لئے یہ شعر کافی ہے۔
مشتوق ما بمذہب ہرکس برابر است
بما شراب خورد و با زاید نماز کرد

آپ کے ہفتہ وار اخبار منادی میں بعنوان گوالیار کا حرم ایک مضمون شائع ہوا ہے جو تا بدیدہ شنید ہی نہیں بلکہ لائق آہ و بکا ہے۔ مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں اور خواجہ صاحب شائع کرتے ہیں۔

۹ حرم کا جلوس | ۷۔ نووری۔ ۹ حرم کی شام کو ساڑھے چھ بجے حرم کا جلوس شہر میں نکلا جس کے دیکھنے کیلئے ناکوں ہندو مسلمان گوالیار کے شہروں اور دیہات سے آئے تھے اور گوالیار کے باہر سے بھی ہزاروں زائرین آئے تھے۔ جلوس میں بہت سے بینڈ باجے تھے جن کی ماتمی آوازوں سے ہر شخص کا دل موم کی طرح پگلا جاتا تھا۔ ماتیوں پر ریات کے بڑے بڑے ہندو مسلمان جاگیردار بیٹھے ہوئے تھے۔

سوار فوج اور پیدل فوج کے پرے نہایت غمگین چال سے آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ چربائی نس ہمارا صاحب اور ان کے سب ہندو مسلمان وزراء اور امراء گھوڑوں پر سوار سرکاری تعزیر کے جلوس میں چل رہے تھے۔ مکالوں کی جھتوں پر اور برآمدوں میں اور راستوں پر لاکھوں عورت مرد اور بچے جلوس دیکھنے کے لئے جمع تھے۔ ریاست کے اور باہر کے آئے ہوئے بہت سے انگریز عورت مرد بھی جلوس دیکھ رہے تھے۔ اور جب ہمارا صاحب کی سواری ہجوم کے برابر سے نکلتی تھی تو لوگ تعظیم کے لئے کھڑے ہوجاتے تھے اور زندہ باد ہمارا صاحب

سندھیا اور امام حسینؑ کی جے کے نعرے لگاتے تھے اور ہمارا صاحب دونوں طرف کے ہجوم کو سلام کرتے جاتے تھے۔ سرکاری تعزیر کے مصنوعی دلدلوں پر لاکھوں روپے کے جواؤ زیورات جگمگا رہے تھے اور ماتیوں پر سونے چاندی کے ہودے بھی جلوس کی شان بڑھا رہے تھے۔

جلوس سے پہلے کی مراسم | آج شام کو ہزائینس ہمارا صاحب عظیم سید حسن علی صاحب کے مکان پر تشریف لائے تھے اور وہاں ہمارا صاحب کو امام حسینؑ کا فقیر بنایا گیا تھا یہ رسم صدیوں سے ہوتی آئی ہے کہ آج کی تاریخ گوالیار

کے فرماں روا سید صاحب کے گھر جاتے ہیں اور وہاں ان کو سبز رنگ کی ایک سیلی پہنائی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہمارا صاحب سرری منہوڑ یا دشاڈ میاں صاحب کے ہاں جاتے ہیں اور وہاں سے رخصت ہو کر رات کے جلوس میں تشریف لاتے ہیں۔

دن کا جلوس | سات بجے رات کی طرح پہرے جلوس نکلا۔ آج بھی سات کی سی کرد فرقی کر بند شہر سے یاخ میں دور ہے۔ مگر چربائی نس اپنے سب امراء اور وزیروں اور جاگیرداروں کے ساتھ یہ پانچ یوں کا راستہ گھوڑے پر سٹے کر کے کر بلا میں تشریف لے گئے تھے۔ جہاں ایک بہت بڑا غار تیار تھا جس میں مشینوں کے ذریعے سرکاری تعزیر بڑے ادب اور احترام سے آمارا گیا۔ اس وقت ہمارا صاحب اور انگریز رزیدنٹ اور سب امراء وزیر جاگیردار غم کی موت بنے ہوئے غار کے چاروں طرف خاموش کھڑے تھے

جب تعزیر غار میں اتر گیا تو اس پر سبز رنگ کا ایک بہت بڑا کفن ڈالا گیا۔ محافظوں نے بلند آواز سے قرآن خوانی کی اور فاتحہ پڑھی۔ اس کے بعد ہمارا صاحب نے خاص اپنے ہاتھ سے تبرک کی ریوڑ یا رشتیاں بھجوا کر تقسیم فرمائیں۔ ہمارا صاحب لال رنگ کی شاہی ستار سر پر رکھے ہوئے تھے اور سینہ انگرکھا پہنے ہوئے تھے ان کے سب ہندو مسلمان فزیر اور امراء اور جاگیردار بھی اسی لباس میں تھے ۷۔ دمنادی ۱۶۔ نووری ۱۲۸۵ھ

الہدیت

اس کے علاوہ آپ نے چند مقامات کے تعزیروں کا ذکر بھی کیا ہے جس سے مسلمانوں کو ترغیب دینا مقصود ہے کہ وہ بھی ایسا کریں آہ اسلام! تیری حالت کس قدر زبوں ہو گئی ہے تیرے یار بنی اغیار بن گئے ہیں۔

امام حسینؑ سے بے وفائی تو کوئی غداروں نے کسی طرح یا لالچ میں آکر کی ہوگی مگر تیرے وفادار یاروں نے بلا وجہ تجھ سے موہ نہ پھیر لیا۔ اور اپنی من مانی کاروائیاں کرنے لگ گئے۔

آہ اسلام! آج تیری حالت کیسی نازک ہے کہ ایک طرف تیرے دشمن متفق ہو کر تجھ پر حملے کر رہے ہیں۔ دوسری طرف تیرے اہل قلع دشمنی خواہشوں کو پورا کرنے میں مشغول ہیں۔

فلیبٹ علی الاسلام من کان پاکیا
برادران اہل توحید! آپ لوگوں کو یہ مضمون پڑھ کر ہمدرد و ضرور ہوا ہوگا۔ مگر ہرے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کام کرنے سے فائدہ ہوگا اور کام کی شکل وہی ہے جو ہمیشہ آپ کو بزم توحید کی شکل میں بتائی جاتی ہے۔ پس اگر آپ ان خواہشوں کی اطلاع پا کر رنجیدہ ہوتے ہیں تو بزم توحید کی شکل میں کام شروع کر دیں ورنہ ہذا کے پاس آپ لوگ اس فرض سے غفلت کی جوابدہی کے ذمہ دار ہونگے

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی ذوالقرنین تھے؟

فرماتے ہیں ۷

میں کہی آدم کہی موسیٰ کہی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نلیس میں میری پیشمار
(در تہمین)

مگر ناظرین یہ سن کر حیران ہونگے کہ مرزا صاحب نے

کسی شاعر نے اپنے محبوب کو خطاب کر کے کہا تھا

۷ حسین ہو مہ جبین ہو دلفنیں ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ نہیں ہو

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی نے بھی اپنے لئے کئی ایک اسماء مبارکہ اختیار کئے ہیں۔ چنانچہ آپ

جہاں شہید دہلوی کی سوانح حیات - مع قصص و مناقب حضرت سید احمد رضا علیہ السلام - دیکھیں

ایک ایسا نام ہی اختیار کیا جو ایک با اختیار
 صاحب سیاست کے لئے مشہور ہے۔ یعنی
 ذوالقرنین۔ جس کا ذکر سورہ کہف میں ملتا ہے۔
 آپ نے براہین احمدیہ جلد نمبر کے صفحہ ۹۶ پر
 ذوالقرنین سے متعلق تبیں اپنے اوپر چسپاں
 کی ہیں۔ قادیان کے خلیفہ انول حکیم نور الدین نے
 اپنے رسالہ نور الدین بواب ترک اسلام
 کے منہٴ پر مرزا صاحب کے ذوالقرنین ہونے
 کی تشریح یوں کی ہے کہ۔

آپ نے ہر قومی سنہ کی دو صدیاں ہاں مثلاً
اسلامی سنہ ہجری کی تیرہویں اور چودھویں
دو صدیاں۔ اسی طرح انگریزی سنہ عیسوی
کی انیسویں اور بیسویں دو صدیاں۔

انبار الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۸۸ء میں یہ مضمون
مفصل شائع ہوا ہے۔ ہم ناظرین کی تفریح طبع کے
لئے دیلی میں اس کا ایک صفحہ نقل کرتے ہیں۔

• خدا تعالیٰ نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا۔ کیونکہ
قرنین کی میری نسبت یہ دجی • قدس کہ جری اللہ
للان الانبیاء جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کا رسول
انہیوں کے پیروں میں • یہ چاہتی ہے کہ مجھ میں
قرنین کے بھی صفات ہوں۔ کیونکہ سورہ کہف سے
بت ہے کہ ذوالقرنین بھی صاحب دجی تھا۔ خدا تعالیٰ
س کی نسبت فرمایا ہے تلتانیا القرنین۔

اس دوعی الخیر کی رو سے کہ جو علی اللہ فی حلل
عیام اس امت کے لئے ذوالقرنین میں ہوں اور
شریف میں مشائی طور پر میری نسبت بیگوئی موجود
کران کے لئے جو فرست رکھتے ہیں : براہین منجم
ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود

اصحاب اس امت کے لئے ذوالقرنین ہیں اور
القرنین کے تعلق قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے
کہ ان کے مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ
ہر قسم کے ساز و سامان عطا کئے تھے۔ ایسا ہی ہم
تھے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے وقت بھی
دین اور اشاعت حق کے لئے اللہ تعالیٰ نے

پرسیں۔ ڈاک اور ذرائع آمد و رفت وغیرہ کو عام کر کے آپ کے مقصد کے حصول کے لئے سہولت فرمادی ہے۔ ایسا ہی قرآن مجید کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود (مزاحم کو اپنے فرائض کو ادا کرنے کے لئے تین قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑے گا۔ اول مغربی ممالک کے لوگ جو آفتاب صداقت اور ہدایت سے موند ہو کر تاریکی اور کچھڑ کے حشر میں جھنسے ہوئے۔

دوم۔ مشرقی ممالک کے لوگ موعانی سمون کے
سائے محض برہنہ ہونے کی حالت میں کھڑے ہونگے
اور بجائے اس کے کہ وہ آفتاب ہدایت سے کوئی فائدہ
حاصل کریں۔ تمازت آفتاب سے ان کا چمڑا جل جائیگا۔
رنگ سیاہ ہو جائیگا اور انہیں چمڑا چھو جائیں گی
اور تیری قسم کے لوگوں کا ذکر حضور (مرزا صاحب) نے
ان الفاظ میں فرمایا ہے :-

۱۰ میر ذوالقرنین یعنی صبح سوخو ایک اور سامان کے پیچھے پڑے گا۔ اور جب وہ ایک ایسے موقع پر پہنچے گا یعنی جب وہ ایک ایسا نازک زمانہ پائیگا جس کو بن السدین کہنا چاہئے۔ یعنی دو پہاڑوں کے بیچ۔ مطلب یہ کہ ایسا وقت پائے گا جبکہ دو طرفہ فوجیں لوگ پڑیں گے۔ اور غلات کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر خوفناک نظارہ دکھائے گی تو ان دونوں طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائیگا جو اس کی بات کو مشکل سے سمجھیں گے.....

اور یہ تہری قوم ہے جو سچ موحد کی ہایت سے فیضیاء
ہوں گے۔ تب وہ اس کو کہیں گے کہ اے ذوالقرنین
یا جوج اور ماجوج نے زمین پر فساد پھاڑا ہے۔

پس اگر آپ کی مرضی جو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کر دیں۔ تا آپ ہمیں اور ان میں کوئی روک بنادیں وہ جواب میں کہیں گے کہ جس بات پر خدا نے مجھے قدرت بخشی ہے وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے۔ ہاں اگر تم نے کچھ مدد کی ہے تو اپنی طاقت کے موافق کرو۔

تا میں تم میں اوبان میں ایک دیوار کھینچ دوں.....
 لوہے کی سلیں مجھے لا دو۔ تا آمد رفت کی راہوں کو

Category	Item	Value
Category 1	Item 1	Value 1
Category 1	Item 2	Value 2
Category 1	Item 3	Value 3
Category 1	Item 4	Value 4
Category 1	Item 5	Value 5
Category 1	Item 6	Value 6
Category 1	Item 7	Value 7
Category 1	Item 8	Value 8
Category 1	Item 9	Value 9
Category 1	Item 10	Value 10
Category 1	Item 11	Value 11
Category 1	Item 12	Value 12
Category 1	Item 13	Value 13
Category 1	Item 14	Value 14
Category 1	Item 15	Value 15
Category 1	Item 16	Value 16
Category 1	Item 17	Value 17
Category 1	Item 18	Value 18
Category 1	Item 19	Value 19
Category 1	Item 20	Value 20
Category 1	Item 21	Value 21
Category 1	Item 22	Value 22
Category 1	Item 23	Value 23
Category 1	Item 24	Value 24
Category 1	Item 25	Value 25
Category 1	Item 26	Value 26
Category 1	Item 27	Value 27
Category 1	Item 28	Value 28
Category 1	Item 29	Value 29
Category 1	Item 30	Value 30
Category 1	Item 31	Value 31
Category 1	Item 32	Value 32
Category 1	Item 33	Value 33
Category 1	Item 34	Value 34
Category 1	Item 35	Value 35
Category 1	Item 36	Value 36
Category 1	Item 37	Value 37
Category 1	Item 38	Value 38
Category 1	Item 39	Value 39
Category 1	Item 40	Value 40
Category 1	Item 41	Value 41
Category 1	Item 42	Value 42
Category 1	Item 43	Value 43
Category 1	Item 44	Value 44
Category 1	Item 45	Value 45
Category 1	Item 46	Value 46
Category 1	Item 47	Value 47
Category 1	Item 48	Value 48
Category 1	Item 49	Value 49
Category 1	Item 50	Value 50
Category 1	Item 51	Value 51
Category 1	Item 52	Value 52
Category 1	Item 53	Value 53
Category 1	Item 54	Value 54
Category 1	Item 55	Value 55
Category 1	Item 56	Value 56
Category 1	Item 57	Value 57
Category 1	Item 58	Value 58
Category 1	Item 59	Value 59
Category 1	Item 60	Value 60
Category 1	Item 61	Value 61
Category 1	Item 62	Value 62
Category 1	Item 63	Value 63
Category 1	Item 64	Value 64
Category 1	Item 65	Value 65
Category 1	Item 66	Value 66
Category 1	Item 67	Value 67
Category 1	Item 68	Value 68
Category 1	Item 69	Value 69
Category 1	Item 70	Value 70
Category 1	Item 71	Value 71
Category 1	Item 72	Value 72
Category 1	Item 73	Value 73
Category 1	Item 74	Value 74
Category 1	Item 75	Value 75
Category 1	Item 76	Value 76
Category 1	Item 77	Value 77
Category 1	Item 78	Value 78
Category 1	Item 79	Value 79
Category 1	Item 80	Value 80
Category 1	Item 81	Value 81
Category 1	Item 82	Value 82
Category 1	Item 83	Value 83
Category 1	Item 84	Value 84
Category 1	Item 85	Value 85
Category 1	Item 86	Value 86
Category 1	Item 87	Value 87
Category 1	Item 88	Value 88
Category 1	Item 89	Value 89
Category 1	Item 90	Value 90
Category 1	Item 91	Value 91
Category 1	Item 92	Value 92
Category 1	Item 93	Value 93
Category 1	Item 94	Value 94
Category 1	Item 95	Value 95
Category 1	Item 96	Value 96
Category 1	Item 97	Value 97
Category 1	Item 98	Value 98
Category 1	Item 99	Value 99
Category 1	Item 100	Value 100

انہ تبلیس۔ جملہ مدعیان نبوت، مسیحیت، ہندویت اور الوہیت کے دلچسپ مقالات۔ قیمت ۶ پتہ:-۔ نیچر ایڈیٹ امرتسر

تجوید کیا۔ سواس کا جواب یہ ہے کہ سد سکندری وہ دلائل ہیں جنہیں حضور نے عیسائیت کے مقابلہ میں پیش کر کے عیسائیت کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا۔

سد سکندری وہ تازہ نشانات ہیں جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے زمانہ سے لے کر اب تک ہم ہر روز اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں اور منجملہ ان نشانات کے ایک نشان حضرت امیر المومنین (خلیفہ قادیان) کی ذات ہے جن کی زبان ہمارے سے نکلے ہوئے کلمات باطل کے ٹکڑوں کو خسر و فاشاک کی طرح ہمارے کرتے جاتے ہیں۔ اور مومنوں کو یقین اور ایمان کی ایک مضبوط چٹان پر کھڑا کر دیتے ہیں۔ پھر سد سکندری وہ پاکیزہ جماعت ہے جو نیکی، تقویٰ، طہارت، عزم اور استقلال میں اس قدر مضبوط بنیادوں پر قائم ہے کہ دشمن کی کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔ پھر سد سکندری وہ مبلغین ہیں جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے عطا کردہ دلائل کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہاں آج کل سد سکندری کی تعمیر میں بہت سادھ ان چند دن کا ہے جو تحریک جدید میں مخلصین دے رہے ہیں۔ یقیناً اب وہ وقت آگیا ہے کہ غریب مگر مخلص لوگوں کی اس قربانی سے سکندری کی بنیادوں کو ایسا مضبوط کر دیا جائے کہ چرخوں کی کوئی طاقت اس میں نقب نہ لگا سکے۔ مخالفت کی آندھیاں آتش نجر اسے ہلا نہ سکیں۔

پس اسے مسیح موعود (مرزا صاحب) کی پاکیزہ جماعت! یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ بادشاہوں کے احمدیت میں و خسر ہونے سے پہلے پہلے فریاد کے چندوں اور دعاؤں سے سد سکندری کی بنیادوں کو مستحکم کر دے۔ یقیناً اسے یہ پسند نہیں ہے کہ سلسلہ عالیہ کے عظیم الشان قاصر کے لئے ہادشاہوں سے امداد لے۔ اور سابقین الاولون غریب کی جماعت اس سے محروم رہ جائے۔

پس یہ وقت ہے اسے غنیمت سمجھو۔ اور اپنی طاقت کے مطابق اس چندہ کی ادائیگی کے لئے قربانیاں کرو۔

والفضل قادیان ۱۳ دسمبر ۱۹۴۱ء (۱۳ دسمبر ۱۹۴۱ء)

الحدیث ناظرین! آپ حضرات نے اس مضمون سے جو فائدہ حاصل کیا ہے اسے قیام ہی جانیں۔ مگر ہم نے اس سے یہ سہا ہے کہ شیخ علی کی جماعت ابھی ختم نہیں ہوئی۔ مضمون نگار نے اپنے اس مضمون میں قرآن مجید کی آیات میں مذکورہ اسماء پر بہت کچھ تصریح کیا ہے مگر یا چونہ مارجح کی تشریح نہیں کی کہ اس سے مراد کون لوگ ہیں اور ان کے لئے مرزا صاحب نے کونسی دیوار بنائی؟

ہم اپنے ناظرین کی واقفیت کے لئے منقولہ مضمون کی اس کمی کو پورا کئے دیتے ہیں۔ سنئے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ

یا چونہ مارجح انگریز اور روسی وغیرہ یورپین قومیں ہیں (حماۃ البشری)

راقم مضمون نے حسب قول مرزا صاحب جماعت احمدیہ کو سد سکندری قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

پوری استقامت اختیار کرو اور اس طرح خود لوہے کی سیل بن کر مخالفانہ حملے کو روکو اور ریلوں میں آگ پھونکو الخ

کیسا عجیب استعارہ ہے۔ سچ ہے! حج کشتی درون دریا و دریا درون کشتی

ملکت یہ ہے کہ آگے چل کر اسی سد سکندری کی بابت یوں گویا ہوئے ہیں۔

سد سکندری وہ دلائل ہیں جنہیں حضور (مرزا صاحب) نے عیسائیت کے مقابلہ میں پیش کیا ہے۔

پھر اس پر بھی کفایت نہیں کی بلکہ مزید تشریح کرتے ہوئے کہا ہے کہ۔

سد سکندری وہاں ہے وہ مبلغین ہیں جو اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں،

آخر جب سد سکندری کے گر جانے کا خطرہ محسوس کیا تو پیش بندی کرنے کو قہراً کہہ دیا کہ۔

چندوں اور دعاؤں سے سد سکندری کی

بنیادوں کو مضبوط کرو۔

پس یہ ہے مطلق کلام جس کی بابت کہا گیا ہے کہ اس سہ از پے آفت کو زمرے خواہ

احمدی ممبرو! خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر سچ بتاؤ کہ قرآن مجید پر ایمان رکھنے والے قرآن مجید سے ایسا برتاؤ کر سکتے ہیں جیسا کہ تم کر رہے ہو۔ تمہاری اس قسم کی تقریریں اور تفسیروں سے مخالفوں کے دلوں میں یہ خیال رائج ہو جاتا ہے کہ تم لوگ نہ صرف قرآن کو بلکہ خدا کو بھی نہیں مانتے۔ اسلام کی تائید میں تمہاری جتنی تحریکیں نظر آتی ہیں یہ سب ڈھونگ ہیں۔ تمہارے جیسے لوگوں کے حق میں حافظہ شیرازی مرحوم نے کیا خوب کہا ہے۔

حافظا! مے خورد و رندی کن و خوش باش دے دام تزدیر مکن چوں دگران توں را۔

امولوی شہداء قادیانی

احمدیت اور بنیائیت کی کتاب تحریک بنیائیت پر تبصرہ کا ریویو الحمدیث مورخہ ۱۴ فروری میں شائع ہو چکا ہے جو ناظرین کی نظر سے گزر رہا ہے اس کے جواب میں مولوی عبد اللہ دیکس، سابق اہل حدیث سابق مرزائی مال بنیائی نے بنیائیت اور احمدیت کے نام سے ایک مختصر سا رسالہ شائع کیا ہے۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ بنیاء اللہ کا دعویٰ مرزا صاحب کے دعوے سے مقدم ہونے کی وجہ سے نہ تے زیادہ قریب ہے۔ اس لئے ہم غار میں کرتے ہیں کہ جن عاجزوں نے مولوی شہداء قادیانی کی کتاب پڑھی ہو یا پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ بنیائیوں کے رسالہ مذکور کا مطالعہ بھی ضرور کریں۔ قیمت مرقوم نہیں۔ غالباً مفت ہے۔ طے کا پتہ یہ ہے۔ مولوی عبد اللہ صاحب وکیل سری نگر کشمیر

بنیاء اللہ اور مرزا! اس رسالہ میں شیخ بنیاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم اور دعاؤں میں مشابہت بتلائی ہے۔ قیمت ۵۰ فیما فیما الحمدیث امرتسر

روخ چل گئے۔ جہاں پانی بہتا تھا وہاں نکل ظاہر ہو گئی۔ اور جہاں خشکی تھی اُس جگہ پانی چہنہ لگا۔ کئے مقام
میں زمین شق ہو گئی اور پانی نکل آیا۔
الحمدیہ مسائل کی تحقیق پر روایات کی تنقید میں سخت الفاظ کا استعمال ٹھیک نہیں ہے۔

اخبار المحدث

هذا الكتاب ينطق بالحق

(از مولوی محمد عبدالرحمن صاحب فیضانِ نظام آبادی)

اخبار المحدث "جماعت اہل حدیث کا ایک پرانا
خادم اور جماعت کو ہر ایک مذہبی اور سیاسی معاملہ
سے آگاہ کرنے والا ہے۔ مجھے جب استہوش آیا میں نے
اس کا مطالعہ کرنا۔ والد مرحوم کو اہل حدیث رسائل
اور اخبارات سے بے حد شغف تھا اور "المحدث" کے
خصوصیت سے وہ شیدا تھے۔ جب اس کی میعاد ختم
ہوئے کہ ہرق تو ایک ماہ پہلے ہی مجھے کہنا شروع
کر دیتے۔ بیٹا مولوی ثناء اللہ صاحب کو اخبار کی
رقم بھیج دو، شاید اب اس کا سابقہ چند ختم ہو چکا
ہے، میں اگر غافل بھاتا تو آپ خود اطلاع آنے پر
چندہ بذریعہ مینی آرڈر بھیج دیتے۔ یا میں کبھی کبھی مولانا
کی خدمت میں رقم مرسل کر دیتا۔

والد مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانہ میں بے شمار
ہر قسم کی کتابوں کی الماریاں بھری پڑی ہیں۔ اکثر وقت
آپ کا مطالعہ کتب میں صرف ہوتا۔ جب تک کہ آپ تقریباً
دو سال سے چشمہ باطل میں لگاتے تھے۔ ۱۷۷۰ سال
کی عمر میں کتب کا مطالعہ بینک کے بغیر بلا تکلف کیا
کرتے رہے۔ باوجود ایک شاندار کتب خانہ کے
آپ کو اخبار المحدث کی بہت انتظار رہتی۔ میں اکثر
دوچھتا کہ اور بھی تو اخبار ہیں آپ کو اس اخبار سے
کیوں اتنی محبت ہے؟ آپ فرماتے:-

مجھے اس سے محبت کیوں نہ ہو جبکہ اس کا
ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ صاحب مدظلہ صلیا
قابل ایشیہ ہے۔ اور میں اسے جمع البحرین

سمجھتا ہوں۔ مولوی ثناء اللہ مسائل بہت
عمدہ طریق سے لکھتا ہے۔ اور ان کا طرز تحریر
نبات عالمانہ اور صلیح کل اور لہجہ نرم ہوتا
ہے۔ مخالف سے مخالف کے ساتھ بھی
خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے۔ اور جادہم
بالتی ہی احسن کے فرمان خداوندی پر
پورا عمل رکھتا ہے۔

آج کل خصوصیت سے بہت اخبارات اور رسائل
مذہبی اور سیاسی ماہانہ۔ ہفتہ وار اور روزانہ مختلف
مقامات سے شائع ہوتے ہیں اور میرے پاس بفضلہ تعالیٰ
کافی تعداد میں آتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجھے
جمعہ کے دن کی بہت انتظار رہتی ہے۔ کیونکہ اس دن
اخبار المحدث ہر صورت مل جاتا ہے۔ اکثر اخبارات
لیٹ ہو جاتے ہیں۔ ایک دو دن تاریخ اشاعت سے
بعد میں پہنچتے ہیں۔ لیکن آج تک مجھے یاد نہیں کہ اخبار
المحدث کبھی بھی تاریخ معینہ سے دیر کر کے پہنچا ہو۔
ڈاک جب آئے تو سب سے پہلے اخبار المحدث کا
مطالعہ کرتا ہوں۔ اس کے مطالعہ سے مجھے ایک قسم کی
روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ جس کی کیفیت میرا
دل جانتا ہے۔ اور میرے خیال میں ہر پختہ اہل حدیث
کے دل میں اس اخبار کی ایسی ہی کشش اور محبت ہوگی
کیونکہ یہ اخبار پابندی اوقات کی ایک قابل تقلید مثال
ہے۔ اس نے ہمیں بھی پابندی وقت کی تعلیم دیتا ہے
کہ کچھ ہو جائے۔ یہیں اپنے روزمرہ کاروبار و عبادات

میں لازمی طور پر پابندی کرنی چاہئے۔ میرا بی بیابنا
ہے کہ اس اخبار کی قرین میں صفحے کے صفحے تک پناؤں
لیکن ڈرتا ہوں کہ عبارت طویل ہو جائے گی۔ لیکن
اس کی روحانی اور جسمانی خوبیاں پھر بھی مکمل قلب بند
کرنے سے قاصر رہوں گا۔

یونان و مصر و روم اسب مٹ گئے جہاں سے

لیکن مثلاً اب تک نام و نشان ہمارا

میر سے دیکھنے میں ہر شمار اخبارات اور رسائل
راکھ جماعت اہل حدیث کے ہی پر شائع ہوئے اور
ہوتے رہے۔ لیکن بہت کم عمر پاک چیت کہ نہ کو عدم
ہو گئے۔ لیکن اخبار المحدث بفضلہ تعالیٰ

شائع ہوا ہے آج تک باقاعدہ و بدستور۔
حوادث زمانہ نے اس پر بہت سے حملے کئے۔ بنی
رب العالمین کی مدد سے یہ سب کے مقابلہ میں سینہ سپر
ہو کر ڈٹا رہا اور نہایت پامردی اور استقلال سے
ان حوادث و عوائق کا مقابلہ کرتے ہوئے چل نکلا
اس وقت میرے سامنے ۲۵ ذی الحجہ یعنی ۲۴ جنوری
کا پرچہ ہے جس پر جلد ۲۴ اور نمبر ۲۵ درج ہے۔ اگر
جلد ایک سال میں مکمل ہوتی ہے تو اس کا مطلب
یہ ہوا کہ اس اخبار کی عمر کا بھجہ اللہ اکتالیس سال
شروع ہے۔ جس اخبار نے اتنی مدت قوم کی خالص
مذہبی خدمت کی ہو اس کی طرف سے قوم کی مدد پوری
ایک عجیب خیر امر ہے کہ ہمیشہ مولانا مدظلہ کو اس کی
ترقی اشاعت کے لئے اپیل کرنا پڑتی ہے۔ دنیا میں
سینکڑوں کاموں پر انسان بہت بہت روپیہ خرچ
کرتا ہے اور ہر صورت اسے خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اس
وقت بفضلہ تعالیٰ ہندوستان میں لاکھوں کی تعداد
میں افراد جماعت موجود ہیں۔ انہیں صودہ اگر اس
اخبار کی ایک لاکھ یا کم از کم پچاس ہزار تک اشاعت
ہو جائے تو قوم کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں۔
وما ذلک علی اللہ بھن بزن۔

کاش میرے بھائی خاص توجہ سے کام لیں۔ اگر
آج سے ہر ایک شخص اس اخبار کی اشاعت بڑھانا
اپنا فرض سمجھ لے تو انشاء اللہ مجھے یقین ہے کہ چند

جماعت اہل حدیث

یہ خبریں اس وقت تک کہ اس اخبار کی اشاعت بڑھ جائے۔

چند دنیوی کاموں کی اشاعت ایک لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ ایک مستعد اور پابند اصول قوم کے سامنے یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ میرے پاس تقریباً تمام سالوں کی فائلیں (جلدیں) موجود ہیں جو دارالعلوم کے بنیادیت احتیاط سے رکھی ہوئی ہیں کبھی کبھی ان پر نظر و التماہوں و معلومات عامہ سے فائدہ اٹھانا ہوں۔ (باقی انشاء اللہ!)

آل انڈیا اہل تشیع کانفرنس انجمن اہل حدیث

(الذکر مولوی محمد اویس صاحب رحمۃ اللہ علیہ آل انڈیا اہل تشیع کانفرنس ہلی)

چنانچہ پہلی کاروائی شروع ہو چکی ہے۔ بعض مقامات سے بھی خواہ حضرات نے اپنی جماعت کے الحاق و اشاعت کی اطلاع دی جو ۱۴ فروری ۱۴۲۸ھ کے انجمن اہل حدیث میں شائع ہوئی۔ مگر ابھی جتنی امید ہے یہ اس کا عشر عشر ہی نہیں۔ تاہم غنیمت ضرور ہے۔ دراصل ان تمام تقاضوں و ضروریات کو ہر مقام کی جماعت محسوس کرتی ہے مگر عملی قدم کے لئے ایک دوسرے کا مونیہ ہوتی ہے۔ بس اب سبقت کیجئے۔ غفلت کو دور کیجئے۔ مدد جماعت پر رحم کر کے اسلامی زندگی کا اسلوب کو اختیار کیجئے۔

علماء سے خطاب | اس لئے گزرے وقت میں بھی اللہ تعالیٰ نے علماء کو وہ وقار و اثر دیا ہے جس سے دوسرے طبقے خالی ہیں۔ لہذا اس کا نتیجہ یہ نہ ہونا چاہئے کہ اس وقار و عظمت کو ذاتی کسب و ذاتی ذریعہ منفعت سمجھا جائے۔ یہ سبب باعث ہلکت ہے۔ بلکہ یہ وقار خدائی واد ہے۔ جو علم دین کے حصول کی کثرت سے حاصل ہوا۔ ارشاد باری ہے: ۱۔ قل ھل یتوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون لہذا اس لحاظ سے وادعت کا شکریہ یہ ہے کہ بلا تامل اشار و خلوص سے خدا کے دین کی سعی اور بے لوث حمایت کی جائے۔ اگر ایک عالم یہ علم دین حاصل نہ کرتا تو یہ عزت کبھی حاصل نہ ہوتی۔ یہ عزت محض اس علم اور خدائی تعلق سے حاصل ہوئی ہے۔ ارشاد ہے: انما یخشئ اللہ من عبادہ العلماء۔

نیز طالب علمی کے زمانہ میں افراد جماعت جو کچھ

اتحاد و اتفاق بہت مفید اور موثر چیز ہے۔ اس کا حصول بغیر اشار و خلوص ناممکن ہے۔ مذہب اسلام جو دنیا میں امن و سلامتی کا سبق دیتا ہے اور خودوں کی زندگی سے عمل نمونہ بھی ملتا ہے۔ اتحاد کی ضرورت۔ غفلتوں میں تعلق کرتا ہے۔ جس قوم و ملت کے افراد نے اتحاد و خلوص کو اپنا ہار بنایا وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے۔ اہل اس کے خلاف میں سراسر نقصان اور ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ یہی قرآن حکیم کی تعلیم ہے ولا یتنازعوا فی شئ منہ ولا یتنازعوا فی شئ منہ ولا یتنازعوا فی شئ منہ۔ مسلمان کا یہ ایمان ہے کہ قرآن حکیم کا ایک ایک حرف اپنے اندر موجود نہ ہو۔ اثر رکھتا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ جماعت اہل حدیث جو دوسرے غفلتوں میں نہیں اسلام کی فلم بردار ہے۔ اتحاد کا علمی نمونہ دکھا کر آیت مذکورہ کے بتائے ہوئے نقصان سے محفوظ رہنے کی کوشش نہ کرے۔ دراصل علمائے سلف نیز موجودہ جہد و اہمیت بھی خواہ علماء اسی کوشش میں رہے کہ باہم متحد و منسلک رہیں۔ آل انڈیا اہل تشیع کانفرنس ان کی اسی کوشش اور سعی خواہش کی یادگار ہے۔ مگر افراد اہل حدیث کی ذاتی جہد بھی اور نفسانی غلبہ نے باہم ایسی حالت پیدا کر دی کہ آپس میں بائیکاٹ دوسرے کی بھی خبر نہ رہی۔ ہمہ روادان جماعت و علماء بھی خواران ملت نے ہر صحیح صورت دیکھنے کی خواہش سے زندگی کی ہر ہڈی کے غرض سے یہ جو چیز پاس کی تھی۔ اور جہد و ستان کے اہل حدیث بھائی منظم طور پر متحد ہو کر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے وابستہ ہو جائیں

فرق اسلام۔ غازی محمود (سابق صدر خیبر) کے قرآن مجید پر مبنی خلافت کا جواب۔ قیمت ۱۲ روپے۔ غیر اہل حدیث اکثر

سلوک و عزت کرتے ہیں وہ اسی نیت سے کہتے ہیں کہ یہ خدائی کشتی کے مدد پر تھکے ہوئے جماعت ہیں۔ کچھ امید وابستہ کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگر کئی عالم ہو نہ پھر پیدا ہو جاتا ہے تو جماعت اس کی عزت و وقار میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں دیتی۔ اس مختصر ملاحظہ کے بعد علمائے ملت سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے علم دین سے بہرہ ور ہونے کی ذمہ داری ادا کریں۔ اشار و خلوص کی بد میں مذہب و ملت کی کشتی کو گھما کر ساحل پر لائیں تاکہ دوسرے ضرورت مند مسافر فائدہ اٹھائیں اور اس میں سوار ہوں۔ یہی منقولہ میں جماعت کی ترقی و تفرق کی ذمہ دار علماء کی جماعت ہے۔ اگر آج علماء اپنی مقامی جماعت تک نظر کو محدود نہ رکھیں بلکہ سب کی خدمت عالی پر ترس کھائیں اور سب کو پار کرنے کی کوشش کریں تو انشاء اللہ جلدی نتیجہ خیز کیفیت رونما ہو جائے۔ مجھے امید ہے کہ علمائے با اقتدار حسب مراتب جماعت کو متلیض ہونے کا موقع دینگے۔ شاید ہی کوئی مقام ہو جہاں کوئی عالم یا نسبت زیادہ تعلیم یافتہ امام نماز نہ ہو۔ لہذا ان علماء و امامان مساجد سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام کے احباب میں مذہبی جوش اور جماعتی درد پیدا کرائیں۔ اور آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اغراض و مقاصد سے تعاون کرائیں۔ **مبلغین** | اسلوب بالاسے واضح ہو گیا کہ ہر جگہ عالم یا امام ضابطہ ہے جو مقامی تمدن و ضروریات سے واقف ہے۔ اس لئے صحیح اصلاح اور تبلیغی فرائض کی انجام دہی انہیں حضرات پر عائد ہوتی ہے۔ تاہم تعاون اور جماعتی شکل زیادہ اثر رکھتی ہے۔ اگر ایک علاقہ کے چند عالم و احباب مل کر قرب و جوار میں تبلیغی دورہ کر کے جماعت کا مدد و اکریں تو بہت جلد اور سہل طور پر مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ تاہم آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے مبلغین کی حسب استطاعت ایک جماعت رکھی ہے جو مختلف مقامات پر دورہ کرے گی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کریں اور مقامی حالات سے واقف کر کے

مصفین اسلام

ترجمہ از محمد علی

انجمن اہل حق

ماہی اور کسی اہم کام کے لئے متعدد دفتر کو مطلع کریں
عبرانی اجماعی حقوق کی نگہداشت کے لئے کافی سوا
کی ضرورت ہے۔ مگر ہمدردان جماعت خلوص سے کام
لیں تو بہت جلد ہی رقم کم سے کم مدت میں فراہم ہو سکتی ہے
لیکن مجلس شوریٰ نے کسی خاص پر پوجہ رکھتے ہوئے
چار آدھ سالہ قیس مہری شریکی ہے۔ یہ رقم انشاء اللہ
کسی حال میں اندکسی پر بھاری نہیں ہو سکتی۔ ہرکس و
ناکس اس رقم کے ذریعہ ایک بڑے کارپوریس شریک
ہو سکتا ہے۔ جو عناصر غیر زائدا و فرامین گے وہ
بھی شکر یہ کہ ساتھ قبول کی جائیں گی۔

دستور العمل | اس لازمی مسئلہ کے اخبار اور
میں دستور العمل طبع ہوا ہے امید ہے کہ انجمنہائے
ملحقہ نے اسے بطیب خاطر منظور کر کے اس کے مطابق
کام شروع کر دیا ہوگا۔ نیز اپنے ممبران کو بھی مذکورہ
تاریخ کے بعد میں مطبوعہ فرائض ممبران سے
آگاہ کر دیا ہوگا۔ اب انجمنہائے ملحقہ کے نام رسید یک
مداد ہو رہی ہیں۔ امید ہے کہ خلوص و تندہی سے اپنے
فرائض کو انجام دیں گی۔

ہمدردان ملت | علمائے جماعت و زعمائے قوم
میری استدعا ہے کہ وہ اپنی ذاتی آزاد و خیالات سے
مجھے متنبہ کرتے رہیں۔ تاکہ میں اعلیٰ بصیرت
کے ساتھ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو تا ہوں
۔ امر خدا شوریٰ بینہ مدبرین ہو کر باعث برکت ہو
| ہمدردان اہل حدیث | اس امر کا خیال رکھیں کہ ممبر
سراں حدیث کو پناہ ہے۔ خواہ اس وقت وہ عمل کر رہی
میں نہیں کیا ہو۔ اسی طرح خط میں یہ دریافت کیا
گیا تھا کہ اپنے شہر کے معززین کے مقام و پتہ لکھیں۔

موزونین سے مراد اہل حدیث جماعت کے معزز افراد ہیں
الحدیث! جو بات کہ ہے۔ اس امر میں بھی آ رہے
میں مگر ان کا اظہار میں شائع کرنا مقصود نہیں۔ لہذا
اشاعت کا انتظار نہ کیا جائے۔ اسی طرح ہر خط کے
جواب کی امید نہ رکھیں۔ بلکہ جو خط جواب طلب معلوم ہوتا
ہے اس کا جواب دیا جاتا ہے۔ اور بس۔ فقط!
و قادم عبدالکلیل خطیب محمد آل انصاری اہل حدیث کانفرنس

تقریباً ایک سو سال سے مسلمانوں میں ایک قسم کا
ملی جہود پیدا ہو گیا ہے۔ ان کا قول ہے کہ جو کہ ہم نے
یکساں تھا وہ ہم نے یورپ والوں کو بتا دیا۔ اب وہ
جائیں امدان کا کام۔ مگر آج سے سو سال پیش ہمارا
یہ حال نہیں تھا۔ ہم میں ہر فن اور ہر علم کے بکے استاد
اور کامل ماہر موجود تھے۔

مسلمانوں کی فنی کا اس زمانہ تیسری صدی ہجری
سے شروع ہو کر چھٹی ہجری ہوتا ہے۔ اس چار سو سال
کے عرصے میں دنیا نے اسلام پر آفتاب علم و ادب
پوری تابانی سے چمکا رہا۔ ادب ایسی ایسی تصنیفات
مکمل ہوئیں کہ انہیں پڑھ کر آج بولن و پرسیس کے
عظیم النظیر فاضل ہی شکست پذیر ہونا چاہتے ہیں۔

امام جعفر محمد بن جریر طبری تیسری اور چوتھی صدی
کے ایک مشہور عالم ہیں۔ انہوں نے اپنی کتابیں تصنیف
کی ہیں کہ ان کی وفات کے بعد جب شاگردوں نے
کتابوں کے صفحات اور امام کی زندگی کے دن شمار کئے
تو یہ تصنیفات کا اوسط چودہ صفحات نکلا۔

امام ابن جریر وہ صاحب کمال ہستی ہے جس کی
تفسیر اور تاریخ تمام دنیا میں معتبر اور معجزاتی ہوتی
ہے۔ تمام مؤرخ مسرین اور مورخین ان کے درکے گدا ہیں
خدا معلوم قدرت کی طرف سے انہیں علم کا کس قدر ذخیرہ
بھانا ہوا تھا کہ باوجود زہد و عیس ہونے کے ان کی ہر بات
نقش! العجز معلوم ہوتی ہے۔

جب اس زندہ جاوید مورخ نے تاریخ لکھنے
کا ارادہ کیا تو اپنے شاگردوں سے نقص فرمایا کہ اگر
تم چاہو تو میں تیس ہزار ادبائی پر مشتمل تاریخ کی ایک
کتاب لکھوں! انہوں نے جواب دیا کہ حضرت!
اسے تو ہم اپنی تمام عمر میں قلم ہی نہ کر سکیں گے! امام
نے بہت افسوس کے ساتھ فرمایا۔ افسوس اس زمانے
کے طلبہ کی ہمتیں کس قدر نیست ہو چکی ہیں! اور پھر
تیس ہزار صفحات کی ایک کتاب لکھی۔ جو اب تک

گیارہ جلدوں میں طبع ہو چکی ہے اور بڑے بڑے کتابخانوں
میں موجود ہے۔

ابو محمد ابن حزم ظاہری نے فقہ اصول، حدیث،
عمل، تاریخ، نسب، ادب اور مناظرے کے بارے
میں تقریباً چار سو کتابیں لکھی ہیں۔ جن کے صفحات کا
مجموعہ اتنی ہزار ہے۔ طرز تحریر اتنا سخت اور تیز ہے
کہ لوگ کہتے ہیں: فاجح کی تلوار امد ابن حزم کا قلم
ایک ہیں!

حافظ ابن تیمیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ
جیل خانے اور لڑائیوں میں گزارا۔ لیکن اس کے
باوجود انہوں نے اصول، عقائد، فقہ، حدیث، تفسیر
اور فتاویٰ کے متعلق تقریباً تین سو کتابیں تصنیف
کیں۔ وہ جیل خانے میں کتب خانہ اپنے ساتھ رکھتے
تھے۔ اور ہر جیل خانے کی ایک نئی فہم اور مفید اصلاحی
کتاب معرض نظر میں آتی تھی۔ یہاں تک کہ مخالفین
کے ابا سے بادشاہ نے ان پر قلم، دعات بند کر دی
اس وقت انہوں نے ایک کوٹہ لیکر دیوار پر پر نفوذ
لکھ دیا کہ میں آج قید ہو گیا!

حافظ ابن تیمیہ کی بہت سی کتابیں چھپ چکی ہیں۔
جنہیں پڑھ کر قتل حیران ہوتی ہے کہ ہم لوگ تو ایسی
کتابوں سے ایک معجزہ نقل تک نہیں کر سکتے ادا انہوں
نے کافذات پر الفاظ کے سند بہا دیے ہیں۔ احادیث
کے بارے میں بعض مسائل کے متعلق انہوں نے چاروں
ائمہ سے اپنی رائے علحدہ ظاہر کی ہے۔ انکی دلیلیں
اتنی مضبوط ہیں کہ بڑے بڑے کامل و فاضل بزرگ
بھی انہیں پڑھ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔

علامہ ابو الفرج ابن جوزی شیخ سدی کے استاد
تھے۔ ان کی تصانیف شمار سے باہر ہیں۔ بعض لوگ
کہتے ہیں کہ جب ان کی کتابوں کے صفحات اور زندگی کے
ایام گنے گئے تو اوسط تصنیف بہتر صفحات پر میرہ نکلا
یہ بھی مشہور ہے کہ جن قلمروں سے وہ احادیث لکھتے

مجلس درس و تدریس - بیت ۸ - شیخ الحدیث محمد علی

انہیں محفوظ رکھتے تھے۔ ان کی وصیت تھی کہ میرے مرنے پر میرے غسل کا پانی ان قلموں سے گرم کیا جائے وہ قلم اتنے زیادہ تھے کہ پانی گرم ہونے کے بعد پانی بھی رہ گئے۔

ابوہمید بن شہبہ - بیاضی دان تھا۔ ایک دن بصرہ سے مصر کو جا رہا تھا کہ وہاں شرم میں اسکی تصانیف کی تقریباً ایک سو چالیس سندیں تھیں کہ غرق ہو گئیں۔ لیکن اس مرد کچھ سال کی محنت پر آفرین ہو کہ ہر کتاب پر لکھنے لگا۔ اور اتنی کتابیں لکھ ڈالیں کہ بہن کے در نام ہیں اب ابی اسید نے چار سو نسخوں میں درج کئے ہیں۔ ابن شہیم وہ پہلا شخص ہے جس نے نوٹ کا کیمرو ایجاد کیا۔ اگرچہ آٹھ اس ایجاد کا سراہی پورہ کے سر باندھا جاتا ہے۔ اس نے اپنے کسر میں ایٹھ شیئے لگا دیئے تھے کہ جب کوئی آدمی باہر دروازہ میں آتا تو ابن شہیم کو غصے کے اندر اس کا کان بکھ لیتا تھا۔ علامہ نصر فارابی کو منطق کا معلم ثانی کہتے ہیں وہ یونانی زبان سے فلسفے کی کتابوں کے ترجمے کرتا تھا۔ اس کی اکثر کتابیں ضائع ہو چکی ہیں۔ کیونکہ وہ صحرا میں یاد دیا کے کنارے بیٹھ کر کتابیں لکھا کرتا تھا۔ اسے کبھی اتنی فرصت نہ ملی کہ کتابوں کے صفحوں کو سولے وہ حوا میں اڑتے تھے اور دیکھا میں بہہ ہاتھ تھے۔ رگو یا فارابی حقیقت میں فلسفی تھا پھر ہی اس کی اتنی تصانیف تھیں کہ ابن سینا ان کی برکت سے ایک بے مثل فاضل بن گیا۔ آج کل فارابی کی اکثر کتابیں نہیں ملتیں۔ یہ کتابیں بغداد کے صرف ایک کتب خانے میں موجود تھیں۔ جو نوح بن منصور سامانی کے زمانے میں نذر آتش ہو گیا۔ لوگ اس واردات کا الزام ابن پر رکھتے ہیں۔

منطق - فلسفہ اور طب کا امام شیخ الرئیس ابو علی ابن سینا بھی بہت سی کتابوں کا مصنف ہے۔ اس کی کتابوں کی ایک فہرست میرے سامنے پڑی ہے جس میں مختلف علوم کی یک سو چودہ کتابیں درج ہیں۔ ان میں بعض کتابیں اٹھارہ سو بیس جلدوں پر مشتمل ہیں۔ شیخ کی زندگی میں یہ عالم تھا کہ ایک وفد شیراز کے

عالموں نے ان کی ایک کتاب را المختصر المعانی پر چند اعتراضات لکھ کر بھیجے۔ شام کو خط پہنچا۔ اور شیخ نے اس صفحے کا جواب لکھ کر جواب لکھ دیا۔ لیکن انھوں نے کہ فرارپ کے استعمال نے اس جلیل القدر انسان کی زندگی کو ختم کر ڈالا۔ اور وہ اپنی اکثر تالیفوں کو اپنے ساتھ قبر میں لے گیا۔

شہید علم ابوہمید بن شہبہ نے ادب، ریاضی اور نجوم میں اتنی کتابیں لکھی ہیں۔ جن کے ناموں کی فہرست ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک روایت ہے کہ بیرونی کی کتابیں ایک طاقتور درویش کے لئے ناقابل برداشت ہو گئیں تھیں۔ بیرونی کو علم کا اتنا شوق تھا کہ وہ ان کی کے وقت ایک دوست اس کی پیادہ پرسی کو آیا۔ تو بیرونی نے اس سے کہا کہ میرا پانی کر کے جدات فاسدہ کا حساب تو دوبارہ بتا دیجئے تاکہ میں اسے یاد کروں۔ دوست نے جواب دیا کہ صاحب اسوقت ہی بیرونی نے کہا: ہاں تاکہ اگر ہو سکے تو اس وقت بھی ایک چھوٹی سی کتاب لکھ کر دنیا کیلئے چھوڑ جاؤں۔ بیرونی وہ پہلا عالم ہے جو حساب اور نجوم سیکھنے کیلئے ہندوستان آیا۔ اور ہندوؤں سے علم حاصل کیا۔

ابن علاء کے علاوہ ابن رشد - ابن زہر - یعقوب کنہی - خنیز ابن اسحاق - ثابت بن مرہ - ابو بکر بن زکریا - انہی بھی دنیا کے اسلام کے روشن ستارے تھے جن کا مفصل تذکرہ تاریخ اور سوانح کی کتابوں میں ملے گا۔ ابو بکر بن زکریا رازی وہ ہستی ہے جن کی تصانیف سے یورپ نے بہت استفادہ کیا۔ اور یورپ کے مطبعوں میں سب سے پہلے اسی کی کتابیں طبع ہوئیں مگر انھوں نے ہم لوگ اس کے نام سے واقف نہیں۔ عمرو بن بحر حافظ عربی علوم کا ایک عظیم الشان عالم تھا۔ اس کے متعلق یہ فقرہ بہت مشہور ہے کہ دنیا کو تصنیف کا طریقہ اس نے بتایا۔ ایک یورپین کا مقلد ہے کہ میں اسلام سے حد کرتا ہوں کیونکہ اسے حافظ پیدا کیا ہے۔

حافظ کی اکثر کتابیں ناپید ہیں۔ لیکن دوسرے ذائقہ کتابیں اب بھی ملتی ہیں۔ اس عظیم الشان

ہستی کی موت بھی بڑے عجیب طریقے سے واقع ہوئی۔ کہتے ہیں کہ وہ کتب خانے میں بیٹھا مطالعہ میں مصروف تھا کہ کتابوں کا ایک ڈھیر اس پر آگرا۔ اس سے اسے اس قدر چوٹ آئی کہ وہ جانبر نہ ہو سکا۔

شیخ اکبر کبریت - عمر شیخ علی الدین ابوہمید بن عربی جو فتوحات یکہ کے مصنف تھے اور مشہور بزرگ تھے۔ بے شمار کتابوں کے مصنف تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اپنی تصنیفوں کی فہرست میں سے چار سو کتابوں کے نام لکھ کر ایک بادشاہ کو بھیجے تاکہ وہ انکا مطالعہ کر محمد بن جواد آٹھویں صدی کے ایک نامور مصنف ہیں۔ انہوں نے اپنی کتابوں کی بعض ترین بھی زندگی میں۔ ان کتابوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔ فقہ - تفسیر - حدیث - جمل - صرف - نحو - معانی - بیان - تاریخ - منطق - مہیبت - فلسفہ - تفسیر - تاریخ - طب - دین - کیمیا وغیرہ۔ علوم کے پختہ ماہر اور کامیاب مصنف تھے۔ ان کا یہ مقولہ بہت مشہور ہے کہ مجھے تیس علوم ایسے یاد ہیں کہ اس زمانے کے لوگ ان کے ناموں سے بھی واقف نہیں۔ ابو موسیٰ ہارون بن حیاں علم کیمیا کا امام ہے۔ اس کا بیان ہے کہ میں نے تین سو کتابیں لکھیں۔ ان کے متعلق اور تیرہ سو سارے آلات جنگ کے ہاں سے میں نہ پانچو فلسفیوں کے خلاف لکھے ہیں؟

ابن کے علاوہ امام غزالی - ماوردی - زعفرانی - ہشام کلبی - امام شافعی - ابن مزین - بیہقی - خطیب بغدادی - ابو حاتم بیہقی - ابو بکر فردک - ابن سعید اندلسی - ابو العلامری - قاضی فاضل - عبد اللطیف بغدادی - احمد ابن ابان بن سید باغوی - اس نے ایک سو جلدوں میں عالم نامی کتاب لکھی ہے۔ اگر وہ کتاب دستیاب ہو جائے تو نامعلوم انسان کیلکولیڈیا کے معنیوں کا کیا حال ہوگا۔ ابن سیدہ خیر - ابوہمید بن اعلم بظلیجی - جلال الدین سیوطی - تقی الدین بیگی اور حافظ ابن حجر وہ علماء ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ لکھنے میں بسر کیا ہے۔ یہ سب بزرگ آئندہ نسلوں کے لئے علم کا ایک قیمتی ذخیرہ چھوڑ گئے ہیں۔

کاش ہم بھی ان بزرگوں کی پیروی کرتے اور اپنی

تاریخ ابن شہبہ - دنیا کے پانچ بزرگ - مشہور بزرگ - قیامت کے روز - فیضانِ اسلامیہ - تاریخ ابن شہبہ

تاریخ ابن شہبہ - دنیا کے پانچ بزرگ - مشہور بزرگ - قیامت کے روز - فیضانِ اسلامیہ - تاریخ ابن شہبہ

فتاویٰ

س ۳۱۸ { تمباکو، بڑی، سگریٹ وغیرہ کی تجارت از روئے قرآن حدیث جائز ہے یا نہیں؟ نیز ان شیعہ کا استعمال کیسا ہے؟ شیخ شرف الدین دہلوی اجماع کان پور چھاؤنی }
ج ۳۱۸ { تمباکو، بڑی، سگریٹ کا استعمال اچھا نہیں۔ ان کی تجارت میں بھی کراہت ہے۔

ج ۳۱۹ { آج کل عموماً اعلیٰ وغیرہ کے تیل میں دیگر قسم کے رنگ اور خوشبو ڈال کر اکثر تیل بنا کر فروخت کیا جاتا ہے۔ گویا کہ خالص تیل نہیں ہوتا بلکہ بناوٹی ہوتا ہے اور جس قسم کا رنگ اور خوشبو ڈالا جاتا ہے اسی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور خریداران کو اس کا علم بالکل نہیں ہوتا۔ تو ایسا تیل بنا کر فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جبکہ خریدار کو اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ (سائل مذکور) }

ج ۳۲۰ { مشتری اور بائع کو جس چیز کی حقیقت کا علم ہے اس کی بیع درست طور پر ہو تو حرج نہیں۔ چنبیلی نہیں ہے تو چنبیلی کا نام نہ لیں۔ تاکہ کذب بیانی لازم نہ آئے۔ اللہ اعلم! }

س ۳۲۱ { جمعہ یا عیدین کا خطبہ عربی کے ساتھ اردو میں دیا جائے تو از روئے شریعت روا ہے کہ نہیں؟ محمد عہد الرحیم پیش امام نظام آباد وکن }
ج ۳۲۱ { خطبہ کی صحیح غرض عوام کے لئے تذکیر و نصیحت کرنا ہے۔ یہ غرض بجز اس کے حاصل نہیں ہوتی کہ سامعین کی زبان یا کسی عام فہم زبان میں جو اس لئے اردو میں خطبہ کہنا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں آیا ہے ینذکر الناس آپ لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ قرآن پا میں ارشاد ہے۔ ۱۔ خذکم بالقرآن من یخاف وعید۔ الا یہ۔ اللہ اعلم! }

س ۳۲۲ { غیر اللہ کے نام پر پکارا ہوا جانور

ذبح کیا جاوے تو اس کا استعمال جائز ہے؟ و درہت ذبح اللہ کا نام لیا جاتا ہے) اسی طرح شیرینی وغیرہ کا استعمال کیسا ہے؟ (سائل مذکور) }

ج ۳۲۳ { غیر اللہ کے نام پر چھوڑا ہوا جانور حرام ہے۔ قرآن پاک میں ہے وما اهل به لغیر اللہ اس جانور پر بسم اللہ پڑھنے سے حلال نہ ہوگا۔ جیسے دیگر حرام اشیاء بسم اللہ پڑھنے سے حلال نہیں ہوتیں اہل کے معنی ذبح کرنا۔ جیسے بعض لوگ کرتے ہیں صحیح نہیں ہیں۔ اللہ اعلم! }

س ۳۲۴ { جو شخص نذر نیاز غیر اللہ کی کرتا ہو اس کو پیش امام مقرر کیا جاسکتا ہے؟ }

ج ۳۲۴ { ایسا شخص صریح قرآن مجید کے خلاف کرتا ہے۔ اس لئے اس کو امام نہ بنانا چاہئے حدیث میں ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم۔ اللہ اعلم! }

س ۳۲۵ { جب کے کوڑے، گیارہویں وغیرہ ایصال ثواب کی نیت سے کرنا درست ہے کہ نہیں؟ (سائل مذکور) }

ج ۳۲۵ { ایصال ثواب کا یہ طریقہ شارع علیہ السلام سے ثابت نہیں۔ اس لئے ناجائز ہے۔ }

س ۳۲۶ { جو مسلمان مومنچہ ڈاڑھی کا منگایا کرتا بہتا ہو۔ اس کے نکاح میں لڑکی دینا دشادی کرنا از روئے شریعت کیسا ہے؟ (سائل مذکور) }

ج ۳۲۶ { ڈاڑھی منڈانے والا اسلام سے خارج نہیں۔ بشرطیکہ عقیدۂ مسلمان اور نماز، روزہ کا پابند ہو۔ صرف ڈاڑھی کے عیب کی وجہ سے اس سے رشتہ داری قطع کرنا درست نہیں۔ سمجھاتے رہنا چاہئے۔ وکن ذکری لعلہم یتقون الا یہ صنا }

س ۳۲۷ { کیا نماز وتر میں دعاء قنوت پڑھنا ضروری ہے۔ اگر ہے تو ہاتھ اٹھا کر یا بغیر ہاتھ اٹھا کر وتر کی کتنی۔ کتنی پڑھنے میں فضیلت ہے۔ کیا اور نمازوں میں بھی قنوت پڑھ سکتے ہیں؟ (سائل مذکور) }

ج ۳۲۷ { و تروں میں قنوت ضروری نہیں۔ اگر بغیر بھی وتر ہو جاتے ہیں۔ دیگر نمازوں میں قنوت پڑھ سکتا ہے۔ اللہ اعلم! }

س ۳۲۸ { کیا کسی حدیث میں ڈاڑھی منڈانے کی دعا قبول نہ ہونے کے متعلق خبر یا وعید آئی ہے؟ ج ۳۲۸ { ہمارے علم میں اس مضمون کی کوئی حدیث نہیں۔ }

س ۳۲۹ { غصہ، نشہ یا گادو بار خانہ داری کے ضمن میں اگر کوئی اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں اسی وقت تین مرتبہ طلاق دے یا ایک ہی وقت تین طلاق کہہ دے تو کونسی طلاق پڑیگی۔ کیا مذکورہ صورتوں میں شوہر مطلقہ کو رجوع کر سکتا ہے۔ قرآن و حدیث سے دیل مطلوب ہے۔ (سائل مذکور) }

ج ۳۲۹ { محدثین کے نزدیک مجلس واحدہ تین مرتبہ طلاق ایک طلاق ہی کے حکم میں ہے۔ جس سے رجوع جائز ہے۔ حدیث شریفہ میں ہے کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر رضی اللہ عنہ و سنتین من خلافت عمر رضی اللہ عنہ طلاق الثلاث واحدۃ و مسلم فقہاء حنفیہ اس طلاق کو مطلق کہتے ہیں۔ اللہ اعلم! }

جمعیت تبلیغ کے بارے میں

آنے والے موسم میں عام جماعتیں اپنے اپنے مقاصد کیلئے جلیے کرتی ہیں۔ ادارہ جمعیت تبلیغ اہل حدیث میں مختلف مقامات سے دعوتیں آتی ہیں۔ اکثر تارخیں متصادم ہونے کے باعث تمام احباب کی آرزو پوری نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے جن انجمنوں کو ہمارا دعوت منظور ہو اور وہ کارکنان جمعیت کو اپنے جلسہ میں دعوت دینا چاہیں وہ ہماری اطلاع پڑھتے ہی دفتر میں اپنے لئے مناسب تاریخوں کی اطلاع کر دیں۔ پھر منتظر رہیں۔ دفتر میں تمام درخواستیں پہنچ جانے پر صحیح فیصلہ کر کے بلانے والوں کو دفتر کی طرف سے صحیح تاریخیں بتائی جائیں گی۔ اس طریق سے دعوت دینے والوں کو بھی وقت نہ ہوگی۔ ان کے پاس وقت پر کام کرنا پڑے گا۔ انشاء اللہ۔ اور ہمیں احباب کی خواہش پوری کرنے میں مہنات آسانی

جمعہ کی دعوت دینے والے علماء کا نام ہماری تحریر کریں۔ جن کو بلانا چاہتے ہوں۔ دیکھ کر جمعہ کی تاریخ بتائی جائے گی۔

جناب سید احمد صاحب میسوری و محمد حسن صاحب اردکانی نے اس ہفتہ اخبار الجہت کے لئے ایک ایک خریدار الجہت بنا کر قیمت ہدیہ منی آرڈر بھجوا دی۔ اداۃ الجہت ایسے فاضل حضرات کا بے حد مشکور ہے جو اس کی توسیع اشاعت میں کوشش فرماتے رہتے ہیں۔

دوسری پی بھیجے گئے | اگر ششہ پوچھ مندر چہ ذیل فرید اور
کے نام حسب اطلاع سابق وی پی بھیجا گیا ہے۔ ان میں
سے اگر کسی صاحب کا وی پی واپس آیا اور ایک ہفتہ
تک قیمت بذریعہ مئی آڈر یا اور کوئی اطلاع موصول
نہ ہوئی تو مجبوراً اخبار بند کر دیا جائے گا۔ - نمبر
حسب ذیل میں ا-

طلب شرفا ئیچ کے طلبہ شرفا کے

بڑے نفوس و دست کے ساتھ یہ خبر شائع کی جاتی ہے کہ والد محترم حضرت مولانا محمد صاحب جو نالکھسی قہم الہ بلوی کے اچانک انتقال کی خبر آئی ہے۔ مولانا ۷۴ ویں لمحہ اپنے وطن جو نالکھہ بغرض تبدیل آب و ہوا شریفین لے گئے تھے۔ ۷۴ محرم کو آپ کا آخری خط آیا تھا

جس میں لکھا تھا کہ خیریت ہوں، افسوس دو روزیں
دہلی آؤنگا۔ آہ! یکم صفر جمعہ کی شب کو اچانک
تڑکتے قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔ آپ کے
انتقال کی خبر بجلی کی طرح دہلی میں پھیل گئی۔ ساری
جماعت موجدین بے چین ہو گئی۔ اس اچانک حادثہ
سے ہمارے دل پر گہرا ٹھکانہ بن گیا۔

آج لیا۔ اس واقعہ کا نتیجہ پورے پچاس سالوں سے ہوتا ہے۔

بارہ اطلاع دی جا چلی ہے کہ جسے راتے والی

۱۱۰ حضرت یحییٰ اریس۔ یہ اس پر جو تہ نہیں کی جاتی۔ لہذا اب مگر اطلاق دیکھائی ہے کہ جہاں مجلس کے اخراجات میں سینکڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔ وہاں حق و اداقت فقط ہر روپہ بھی اخراجات مجلس میں شاملاً کر کے نہ درج نہیں کر سکتے۔ ورنہ کوئی اطلاق شائع نہیں ہو سکتا۔ (صفحہ ۱۱۰)

ملکی مطلع

سنگاپور۔ بلقان اور لیبیا

ناظرین کو معلوم ہے کہ آج کل مذکورہ بالا ہر خطہ پر جنگ کا خطرہ ہے۔ سنگاپور پہلے کا خطرہ جاپان کی طرف سے ہے۔ جس کی مدافعت امریکہ اور برطانیہ ملکر کر چکے۔ برطانیہ کی طرف سے علاوہ سابقہ انتظامات کے ۳۔ مارچ سے سنگاپور سے آنے والے مشرقی ہندوستان کے ساحل کو بند کر دیا گیا ہے۔ فضائی، بحری اور بری فوج کافی تعداد میں وہاں موجود ہے۔ کسی گزشتہ پرچہ میں ہم لکھ چکے ہیں کہ جاپان کا ارادہ ہے کہ جب جسمہینی برطانیہ یا بلقان یا مغربی دونوں پر حملہ کرے تو اسی وقت جاپان سنگاپور پر حملہ کر دے۔ اس کی تصدیق امریکہ کے ایک اخبار نے بھی کر دی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جرمنی کی طرف سے برطانیہ، یونان اور سنگاپور پر حملہ بیک وقت کیا جائیگا۔ برطانیہ اور یونان پر تو خود جرمنی حملہ کرے گا اور سنگاپور پر جاپان کے ذریعہ حملہ کرایا جائے گا۔

اس ہفتے یہ خبر بھی ملی ہے کہ جرمنی و اطالوی شہر استی (۸۵) کے قریب جو یہ آئینا دفرانسیسی ہند چینی کے قریب واقع ہے) پہنچ چکے ہیں۔ جو جاپانی فوجوں کو جنگی قربیت دینگے۔ اور جنگ کے متعلق نقشے تیار کرینگے ایک خبر یہ بھی ہے کہ فرانسیسی ہند چینی نے جاپان کے مطالبات مان لئے ہیں راہمی تک احتجاجات میں ان کی تفصیل نہیں آئی۔ اسی لئے تو جاپان پیام و ہند چینی کے مابین تنازع کے فیصلہ کرنے میں تاخیر کر رہا ہے۔ ان حالات سے معلوم ہوا کہ سنگاپور پر حملے کا خطرہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اگر یہاں بھی جنگ چھڑ گئی تو سنگاپور تک محدود نہیں رہے گی۔ خدا جانے کہاں تک اس کا اثر پہنچے۔

بھاریہ پر جرمن فوجوں کا جمع ہونا یونان پر حملہ

پیش خیر تھا۔ تازہ اطلاع منظر ہے کہ جرمنی نے یونان کو لوٹ دیا ہے کہ اگر اس نے آٹمی سے صلح نہ کی تو اس کے خلاف پیچھے سے حملہ کیا جائیگا۔ ظاہر میں تو یہ دھمکی بہت دیر سے ملی ہے مگر حقیقت یونان پر حملہ کے متعلق جرمنی کا ارادہ بہت عرصہ سے ہے۔ اس بار سے میں گزشتہ پرچوں میں بار بار لکھا جا چکا ہے یونان اکیلا نہیں لڑ رہا۔ اس کے ساتھ برطانیہ بھی ہے۔ اور جرمنی کا اصل مقصد برطانوی طاقت کو یونان اور بحیرہ روم میں چیلنج کرنا ہے۔ البانیہ کے محاذ پر آج تک جو فتوحات یونانیوں کو حاصل ہوئی ہیں۔ ان میں برطانیہ کی امداد کا حصہ نمایاں ہے۔

اخبارات کا بیان ہے کہ یونان اس دھمکی سے متاثر ہو کر اپنی فوج البانیہ سے واپس نہیں ہلائے گا اور نہ ہی آٹمی یا جرمنی کو اپنے ہندوستان اور بوائی آڈو دیگا۔ کیونکہ اگر اس نے ایسا کرنا ہوتا تو شروع ہی سے آٹمی کے خلاف مدافعت جنگ نہ چھیڑتا۔ بلکہ جب آٹمی نے اس سے ان آڈوں کا مطالبہ کیا تھا خاموشی سے اس کے حوالے کر دیتا۔ اس محاذ پر بہت سی پیچیدگیاں ہیں۔ یعنی یونان کے گرد و نواح میں ترکی کا یہ رہا ہے۔ اس لئے جرمنی حملے کا اثر اس ملک پر بھی پڑیگا۔ اس کے متعلق بھی گزشتہ پرچہ میں مفصل لکھا گیا ہے۔ ترکی اگرچہ اپنی حکمت عملی سے جنگ کو ٹال رہا ہے۔ مگر اتنا کمزور بھی نہیں کہ جرمنی کی دھمکیوں سے مرعوب ہو جائے۔ خصوصاً اس حال میں کہ برطانیہ، یونان اور ترکی تینوں طاقتیں مل کر جرمن فوج کی پیش قدمی روکنے میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔

لیبیا کے محاذ پر جہاں گزشتہ دو تین ماہ سے اطالوی و برطانوی افواج مصروف جنگ رہی ہیں اس میں برطانیہ کو فتح اور آٹمی کو شکست ہوئی ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ مگر اس ہفتہ کی خبر ہے کہ لیبیا میں بن غازی سے ڈیرہ سویل کے ناعلمہ پر مغرب کی طرف برطانوی و جرمنی افواج کے درمیان تصادم ہو رہا ہے۔ ان تمام واقعات

نتیجہ میں نکلتا ہے کہ جنگ چاہے کہیں ہو۔ اصل میں مقابلہ جرمنی و برطانیہ کا ہے۔ دیکھئے اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔

جنگی ضروریات اور ہندوستان

ہندوستان کو بھی اپنی جنگی قوت مضبوط بنانے کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ مختلف صورتوں میں چندہ جمع کیا گیا اور ابھی تک کیا جا رہا ہے۔ علاوہ دیگر ملکی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے مرکزی حکومت نئے ٹیکس لگانے کی فکر میں ہے۔ چنانچہ مرکزی اسمبلی میں ۲۸ فروری کو ہندوستان کی آمد و زرع بابت سلیکٹ کے متعلق بجٹ تجویز پیش کیا گیا ہے۔ جس پر معاصر پرتاپ "نقطہ از ہے"۔

مرکزی اسمبلی میں ہندوستان کا بجٹ پیش ہو گیا۔ اگلے سال کے خزانہ کا اندازہ ۲۰ کروڑ ۴۴ لاکھ روپیہ ہے۔ آمدنی ۱۴ کروڑ ۳۹ لاکھ اور خرچ ۱۲ کروڑ ۸۵ لاکھ ہوگا۔ صرف نوٹوں کا خرچ ۸ کروڑ ۱۳ لاکھ روپیہ ہوگا۔ خزانہ پورا کرنے کے لئے زائد منافع پر ٹیکس ۵۰ سے بڑھا کر ۶۶٪ کر دیا جائیگا اور انکم ٹیکس سرچارج ۲۵ سے ۳۳٪ دیا سلاٹوں پر محصول دوگنا کر دیا جائے گا۔ یہ تو ہر کوئی جانتا تھا کہ ٹیکس بڑھیں گے۔ اس لئے نئے ٹیکسوں پر کسی کو حیرانی نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک لحاظ سے وہ شکر مند ہے کہ ٹیکس روزانہ زندگی کی کسی ضرورت پر نہیں بڑھایا گیا۔ اعتراض جو ہے تو دیاسلاٹ کے محصول میں اضافہ ہو کر ٹیکس یہ غریبوں کے کام بھی آتی ہے۔

دہر تاپ لاہور ۳ مارچ ۱۹۴۷ء

مردم شماری اور اسمیں غلط کاری

دنیا میں جو بھی واقعہ رونما ہوتا ہے تو ان میں اس کی باہت کوئی نہ کوئی اشارہ یا کنایہ ضرور مل جاتا ہے۔ ہم مسلمان سورد نکال کر شروع سے

علاج الخراباء - ہر بیماری کے علاج کے متعلق تجربات جو کہ خیر نہ ہیں تاہم تجربات ۱۲ - زنجیر ہدایت الہی

پڑھتے آئے ہیں۔ ہم یہی سمجھتے رہے کہ اس میں عرب کے مختلف قبائل کا ذکر ہے۔ جن میں سے کثیر تعداد قبیلے قبیلے اتحاد قبیلوں پر فز کیا کرتے تھے۔ اور قلیل اتحادوں کو جواب دہ کرتے تھے۔ ان کا ذکر عرب کے اشعار میں ملتا ہے۔ ان میں سے ایک شعر یہ ہے۔

تغیرنا انا قلیل عددینا

فقلت لیما ان الکرام قلیس

وغافل قبیلہ کی ایک عورت ہیں طعنہ دیتی ہے کہ ہمارا شمار کم ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ مذہب اور شریف آدمی کم ہی ہوا کرتے ہیں۔

یہ شعر اس زمانے کی مردم شماری کے اثرات کی اطلاع دیتا ہے۔ عرب قبائل ان دھن میں رہتے تھے کہ کثیر تعداد گروہ قلیل اتحاد گروہ پر مرکب تھے۔ حقیقت کا ذکر اس سورہ میں ملتا ہے۔ ہر ایک الفاظ مبارکہ یہ ہیں۔

اَلْیَوْمَ نَبْذِکُم فِی الْوُجُوہِ حَتّٰی تَرَوْهُ الْمَقَابِرَ (نہ - ع - ۳۰)

تم لوگوں کو تھکانے اور غافل کر دیا یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے۔ تھکانے کے معنی میں مردم شماری یا مالدار کی کھانا سے ہر ایک فرق کا دوسرے کے مقابلہ میں اپنی کثرت دکھانا۔ قرآن شریف کی یہ عجیب بلاغت اور لطافت ہے کہ ایک چھوٹے سے لفظ میں اتنا مضمون بھر دیا ہے۔ تھکانے کا فعل الہی بتایا ہے۔ جس کے معنی ہیں غافل کر دینا۔ اس کی غایت بتائی قبروں میں بنانا پس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ اس قسم کا تھکانا اختیار کرنا اے اصل حقانیت سے غافل ہو جاتے ہیں۔

آج ہم مردم شماری کے واقعات میں اس کا اثر پاتے ہیں ہندو اخبار مسلمان عہدوں کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ اندماج میں خیانت کرتے ہیں۔ ادھر مسلم اخبار ہندوؤں کی شکایت کرتے ہیں۔ چنانچہ معاصر انقلاب نے ایک سنسنی خیز خبر شائع کی ہے جو درج ذیل ہے۔

”لاہور ۲ فروری۔ راجگڑھ سے لاہور کی ایک

نوائی آبادی ہے۔ مردم شماری کے سلسلے میں ایک ایمان خیز اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس سے لاہور کے مسلمانوں میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر اوم پرکاش جو راجگڑھ روڈ پر رہتا ہے۔ اسی کا انچارج تھا۔ اپنی دوکان میں بیٹھ کر مردم شماری کے کاغذات کا جعل طور پر ڈھنگ کر رہا تھا کہ کام مردم شماری کو اطلاع مل گئی۔

چنانچہ انسپٹر مشتاق احمد سپروائزر مردم شماری نے اچانک چھاپہ مار کر ڈاکٹر موصوف کو گرفتار کر لیا۔ خان بہادر شیخ فضل الہی صاحب بھی موقع پر شہریت لے آئے۔ ڈاکٹر موصوف کا بیان تھا کہ کرنا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر موصوف نے اپنے زیر کا اقبال کر لیا ہے۔ جعلی کاغذات مردم شماری فروخت کیا۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ ان کاغذات میں ۶ ہزار ۸ سو جعلی ناموں کا اندماج ہو چکا تھا۔ اور جس کے متعلق ملزم نے ہی تسلیم کر لیا ہے۔ اور اس نے مزید کہا ہے کہ میرا اور میرے ساتھیوں کا ساٹھ ہزار جعلی نام لکھنے کا ارادہ تھا۔ ڈاکٹر موصوف کے دیگر ساتھی بھاگ گئے ہیں۔ ان کی گرفتاری ابھی تک عمل میں نہیں آئی۔ ملزم نے ان کے متعلق بتایا ہے کہ وہ نہ ان کے نام جانتا ہے اور نہ ان کا پتہ معلوم ہے۔ ملزم مذکور کی ان سے حوالہ شدہ روایتی واقفیت ہوئی تھی۔ ملزم کو مردست معطل کر دیا گیا ہے۔ مسموم ہوا ہے کہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ملزموں کا ارادہ تھا کہ ساٹھ ہزار جعلی ناموں کا اندماج کیا جائے۔“

(انقلاب لاہور ۲۔ مارچ ۱۳۶۰ء صفحہ اول)

ایمپریٹس ہم نہیں کہہ سکتے کہ اصل واقعہ کیا ہے البتہ اتنا کہہ سکتے ہیں کہ فریقین ایک دوسرے کے شاکی ہیں اور مل و جد البصیرت یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ محبت بولنا اور بلوانا ہر ایک مذہب میں منع ہے۔ پھر مردم شماری میں کمی بیشی دکھانے والوں کے حق میں یہ ارشاد الہی کیوں نہ صادق آئے۔ اَلْیَوْمَ نَبْذِکُم فِی الْوُجُوہِ حَتّٰی تَرَوْهُ الْمَقَابِرَ

رُؤِیْتُمُ الْمَقَابِرَ

ہمارے خیال میں مردم شماری کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ چند روز پہلے حکم دیا جائے کہ ہر ایک گھر کا بڑا آدمی اپنے گھر کا شمار لکھ کر مختلف خانے میں پہنچا دے۔ اسکے بعد تاریخ مقررہ پر سرکاری محکمہ ہر ایک محلہ کے معزز معتبر اشخاص کے ہمراہ شمار کر لیا کریں۔ پھر جس کی غلطی ثابت ہو اس کو سزا دی جائے۔

جدید تجارتی قانون

آج کل اس قانون کا ذکر چاہے بلکہ بادل خواہ اس پر عمل بھی شروع ہو گیا ہے۔ اس کا کچھ حصہ ملازمت افراد سے تعلق رکھتا ہے جو دوکانوں اور تجارتی اداروں میں کام کرتے ہیں اور کچھ حصہ دوکان داروں اور کارخانہ داروں کے متعلق ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس قانون کی اپنے علم کے مطابق مفصل تنقید کریں۔ آج ہم اس کے صرف ایک حصے پر نظر ڈالتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ

کسی دوکان یا کارخانے میں چودہ سال سے کم عمر کا لڑکا تنخواہ دار ملازم نہ رکھا جائے۔ ہمارا مقصد ہے کہ قانون کے اس حصے کو پیش کرنے والے حضرات نے اس کا ضرر گہری نظر سے نہیں دیکھا۔ بلکہ میں ہزاروں بلکہ لاکھوں بے بس بیوہ عورتیں ہیں جن کوئی پرسان حال نہیں۔ دو دو چار چار یم بچے ان کے ساتھ ہیں۔ یہ بیوہ عورتیں کچھ تو خود محنت مزدوری کر کے کماتی ہیں اور کچھ وجہ معاش اس طرح حاصل کرتی ہیں کہ یم بچوں کو کسی دوکان یا کارخانے میں انکی حسب عمر روپیہ دو روپے تین روپے ماہوار تنخواہ دیکھنے چاہا کر گزراہ کرتی ہیں۔ گورنمنٹ کا کوئی مستند ہمارے پاس آئے تو ہم اس کو کارخانوں اور دوکانوں کی سرکرہ اپنے دعوے کی تصدیق کرائیں۔ ایسی عورتوں کے بچوں کو جب علیحدہ کیا جائیگا تو وہ آہ و بکا کرتی ہوئی کس کے دروازہ پر جاؤں گی؟

اس موقع پر اگر قانون ساز حضرات شیخ سندی کے فلسفہ اخلاق کو ملحوظ رکھتے تو ایسا ہرگز نہ کرتے

ہندو اخبار مسلمان عہدوں کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ اندماج میں خیانت کرتے ہیں۔ ادھر مسلم اخبار ہندوؤں کی شکایت کرتے ہیں۔ چنانچہ معاصر انقلاب نے ایک سنسنی خیز خبر شائع کی ہے جو درج ذیل ہے۔

مردم شماری کے متعلق یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہندو اخبار مسلمان عہدوں کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ اندماج میں خیانت کرتے ہیں۔ ادھر مسلم اخبار ہندوؤں کی شکایت کرتے ہیں۔ چنانچہ معاصر انقلاب نے ایک سنسنی خیز خبر شائع کی ہے جو درج ذیل ہے۔

سنتِ جهانی

جسمانی اور دماغی طاقت کا سرچشمہ

دل کو تقویت بخشتی ہے
بھوک بھاتی ہے
تازہ اور زندہ خون پیدا کرتی ہے
جگر کے فعل کو بیدار کرتی ہے
ضیعت باہ کو دور کرتی ہے
عشی جوڑ اور بچھے کو جوڑنے لگاتی ہے
خون اور چھٹی کا ازالہ کرتی ہے
کان اور افسردگی کا خاتمہ کرتی ہے

قبل از وقت بڑھانے سے بچاتی ہے
مابین کو تیز کرتی ہے
اعضائے رئیسہ کو فرحت بخشتی ہے
دماغ کو بے حد تھین بھاتی ہے
فعل ہضم کو درست کرتی ہے
بدن کو خولاد کی طرح مضبوط بناتی ہے
لوزہ کلام اور منہ کی بدبو کو دور کرتی ہے
تمام جسم میں چربی کی لہر دوڑا دیتی ہے

مرکز طاقت جوانی اور صحت کیلئے پیشکش کی جا رہی ہے

قیمت فی شیشی (3/8) روپے معہ محصول ڈاک

ڈاکٹر ایڈم مینڈیکل کمپنی امرتسر

المحرمات فی احکام الصلوٰۃ اور کان نادر - فرائض اور نماز کے متعلق عام مسائل درج کئے گئے ہیں جن کا مطالعہ از حد مفید ہے۔ کتاب چھپائی و کاغذ عمدہ - قیمت ۴ روپے
میں میں مذہب اہل حدیث کے تمام فقہی مسائل کا مفصل بیان ہے یہ سات جلدیں
تقریر محمد علی گلابی ہیں۔ قیمت فی جلد اعلیٰ کاغذ عمدہ ہے دو روپے۔ مولیٰ کاغذ فی جلد ۴ روپے۔ مکمل ۲۸
۱۰ اعلام المرفوعہ - اسی کتاب میں ہر لالہ نے کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں
الامام المصنوعہ جمعیت تین طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی ہوئی ہوگی۔ بخلاف انہیں کے اعتراضات کا مفصل
اور ملل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۱ روپے ۱۰ روپے۔ منظر فقہی اخبار المصنوعہ امرتسر

وینیات کے رسالے
حضرت ابو بکر محمد بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کے
ناظر و بیانات مسطورہ جو کہ اس کے
بہت سی صافحات کی نظر فرماتے ہیں یہ کتاب ہے ان کے
فارہ اٹھائے کہ ہر سال کی مدد کے لئے ایصالِ ثواب
کا عمدہ طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر سال کی دوسری علی
تسائیت میں جلد زمینی کجا پیش کی جائے گی جو پرتع ہیں۔
دینی تعلیم حقہ عقائد مع احادیث اخلاق و زمانہ ۱۴
عقائد اسلام مع نضاح حضرت مولانا محمد علی بن عبد الحلیم
اسلامی تہذیب ۱۲ مفید لاطفال
منازل کی کتاب ۱۳ روزہ کی کتاب ۱۲
سخنہ احکامات ۱۶ سیرۃ الرسول صلی علیہ وسلم ۳
خطبہ کا مجموعہ اور بیانات جن کا مجموعہ جواز ۸
منہ لغز - منہ لغز و نثارہ م کا عارفہ انتخاب علم
شیخ نصیرہ بات سعادہ از علی اعلیٰ فاروقی ندوی ۴
آزادی اور انقلاب اسلامی شہداء کلام کا انتخاب علم
ڈاکٹر و مطبوعہ شامیہ قصبہ لاہور، جون لاہور

بلوغ المرام
علم حدیث میں یہ بے مثل کتاب ہے
احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث
قابل عمل و اجتہاد ہیں سب کو نہایت بہترین طریق
سے انتخاب کر کے اس کے قابل مصنفہ و حافظہ ابن حجر
عسقلانی علیہ الرحمۃ نے اس میں درج کر دی ہیں
اسی کتاب کو سمجھ کر پڑھنے والے سے طالب حدیث کو
تکلیف صحاح ستہ کا کافی فائدہ حاصل ہو جاتا ہے۔ علم فقہ
آر و ترجمہ کر کے تمام عربی عبارات پر اعراب لگا دیتے
کئے ہیں۔ ترجمہ میں بطور اور واضح پروفانہ چڑھا دیا
کئے ہیں۔ تقطیع ۲۹۲۲ء جم ۳۱۷ صفحات۔ کاغذ
نہایت اعلیٰ۔ لکھائی۔ چھپائی عمدہ۔ انیس سو
اصطلاحات حدیث اور فقہیہ مضامین دی گئی ہیں
عربی عبارت واضح ہے۔ ہر جہہ میں تمام عربی
کے قیمت فی نسخہ ڈیڑھ روپے (دو روپے) مع
محصول ڈاک اس کے علاوہ جوگا۔
ڈاکٹر ایڈم مینڈیکل کمپنی امرتسر

مناظرہ ابن تیمیہ - مسند ترمذی - احکام ابن تیمیہ - کتب مسطورہ - قیمت ۵ روپے - شجرہ المذہب - امرتسر

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران: الحمد للہ
 علامہ انیس روزانہ تازہ شہادت آتی رہتی ہیں۔ خون
 صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو برحقاتی ہے۔ ابتدائی سل و
 دق۔ دمکھانسی۔ ویش۔ کمزوری سینہ کو۔ نع کرتی
 ہے۔ مگرہ اور مشائہ کو طاق دیتی ہے۔ ہریان یا کسی اور
 وجہ سے جن کی کمریں درد ہوں گے لئے اکیر ہے۔ دو چار
 دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ کے بعد شہل
 کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ مبالغہ کو طاق بخشنا
 اس کا ادنیٰ اثر ہے۔ چوٹ لگ جائے تو قہوری سی
 کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے
 بڑے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف۔ اعسر کو
 عصاب سے ہری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
 ہے۔ ایک چٹا ٹک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی
 چٹا ٹک دھ ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ ایک۔ دو۔ پاؤ بلیو
 پاؤ بھر سے مع حصول ٹی۔ مالک طبع سے حصول ایک
 بلوہ ہوگا۔ انا لہ ہوتا ہے ایک پاؤ کی قیمت مع حصول ایک
 طبع پینٹی مندی منی کاٹہ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ
 کی جائے گی اور نہ ہی بدمیجہ دی پل۔

تازہ ترین شہادات

جناب لوی حکیم عظیم صاحب بونڈھیہ۔ آپ کے بیان سے
 اس قبل کئی مرتبہ مومیائی سنگ چکا ہوں۔ ماشاء اللہ تیر بہت
 ثابت ہوئی۔ لہذا عرض ہے کہ چار سے عرضوں کے واسطے اور
 چھ چٹا ٹک ارسال فرمائیں۔ (دہ جنوری ۱۹۹۵ء)
 جناب اسٹریٹن صاحب ٹیس مٹو انڈیا بھٹی۔ آپ کی مٹی کی
 قرین قرین صاحبہ دیکھ کر انھما کی دہانی سنا انھوں نے
 چھ چٹا ٹک کلواتی تھی مجھے چھ چٹا ٹک سال فرمائیں۔ (۱۰ جنوری)
 جناب موٹوی اور زین ہر لیتیں صاحبہ اندریہ شرقیہ۔ آپ کی
 مومیائی چٹے لکھی دھو بندہ لکھنا لکھنا کی۔ بفضلہ لاہ ہوا۔ (۱۱
 آگست ۱۹۹۵ء) یہودی ارسال فرمائیں۔ (۱۱ جنوری ۱۹۹۵ء)
 مومیائی ٹکٹو کے کا پتہ۔ حکیم محمد سرواہ خان
 پرمود پرا مشردی میڈیسن ایجنسی امرت سر

کف کلر (کھانسی دور)

جو ہر قسم کی کھانسی خشک۔ تر۔ نئی۔ پرانی۔ ابتدائی۔ دیر
 بخار۔ درد سر۔ نزلہ۔ زکام کے لئے نہایت مفید ہے بیشمار
 ایوس مریش شخایاب ہو چکے ہیں۔ خوراک ایک گولی صبح
 ایک شام۔ قیمت صرف فی شیشی یکصد گولی ۵۰۔ گولی ۱۰۰
 علاوہ ۵۰۔ ۱۰۰۔ ۲۰۰۔ ۳۰۰۔ ۴۰۰۔ ۵۰۰۔ ۶۰۰۔ ۷۰۰۔ ۸۰۰۔ ۹۰۰۔ ۱۰۰۰۔
 فی درجن عطفہ۔ شیشی خریدنی درجن سے۔

حب و مقوی
 اس پہلی ہی خوراک غار خواہ فائدہ دیتی ہے۔ دیرینہ بگڑا
 بڑا گھر سے بھر کر آئینہ ہمیشہ کے لئے عیاں پوری طرفین میں
 حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے چند منٹوں کا استعمال
 سرعت انزال و دیگر کمزوریوں کو دور کر کے قوت پیدا
 کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۵ گولی صرف غار تا جود
 کیلئے چھ شیشیوں کی قیمت طبع علاوہ حصول ڈاک
 نوٹ۔ تجارت صاحبان نصف قیمت بھی روانہ کریں۔
 پتہ۔ طبر دوا خانہ رحمانیہ ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل غزنوی سفری حائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
 اہل بیت جلد بندی اعلیٰ چری عمر۔ پارچہ مطالعہ
 تمام دنیا میں بے نظیر
 مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو
 چار جلدوں میں
 کا ہدیہ ملے روپے۔ فی جلد ۱۰۰
 ان دونوں بے نظیر کتاب کی کیفیت انجاء
 الجہت میں شائع ہوتی رہی ہے۔
 پتہ۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
 محمد ایوب حسان غزنوی
 مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرت سر

۳ مفت

چاند پلر قوت مردانہ کے لئے نہایت جرب گویاں۔
 جو کہ جہان۔ احلام۔ کمزوری معدہ۔ دل و دماغ جگر کو درد
 کر کے کمزور کو چوانو بناتی ہیں۔ سرعت انزال۔ ذیابیطس
 عصبی کمزوری۔ قبل از وقت بڑھاپے کو دور کرتی ہیں۔
 ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ اس کے ہزار ہند جاشیہ
 مفت بھیجی جائیگی۔ (۱) سیکڑہ کا کیلنڈر (۲) کتاب
 قوانین موت (۳) سرمہ کل الجواہر
 پتہ۔ فاضل طب سابق پروفیسر با دارالشم امرت سر

چار روپے کی کتب صرف ایک روپیہ میں

مندرجہ ذیل کتب کی اصل قیمت مبلغ چار روپے ہوتی ہے
 مگر رعایتی طور پر صرف ایک روپیہ میں دی جاتی ہیں۔
 حصول ڈاک ۶ روپیہ ہوگا۔
 گفتار خادم عمر۔ قال اللہ ۴۔ قال الرسول ۴۔
 فتاویٰ اسلام ۴۔ فتح اسلام ۴۔ ام القری ۴۔
 خون شہادت کے دو قطرے ۴۔ قال الفقہاء ۴۔
 تعلیم الی ۴۔ اسلام کی صداقت ۴۔ تعلیم العیام ۴۔
 تعلیم الزکوٰۃ ۴۔ اسلام کی نویان ۴۔ بدو خ کابیان ۴۔
 عشر کابیان ۴۔ تحریک المرد والزنار ۴۔ کل شہادت ۴۔
 عالم کباب مرزا ۴۔ یکصد بی جرات ۴۔
 ملے کا پتہ ۱۔ فیہر دفتر الحمد للہ امرت سر
 ویدار کھ پرکاش ٹیویک ہند
 مصنفہ نیت آقا صاحب۔ اس کتاب میں دو
 فتروں سے ویدوں کو انسانی تصانیف ثابت کیا ہے
 نیز مصنف نے ویدوں کا بڑا خلاف اخلاق ثابت
 کیا ہے۔ قابل مطالعہ ہے دیکھتے بچائے وید کے
 کھائی، چپائی، کافہ عمدہ۔
 ملے کا پتہ ۱۔ فیہر دفتر الحمد للہ امرت سر

غزوات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی کتابوں سے عجیب و غریب تقریریں۔ قیمت بچائے ۵ روپے۔ فیہر دفتر الحمد للہ امرت سر

امرت صہار کے نہایت مفید ۲۳ مرکبات اب تیار ہو گئے ہیں

امرت ہزار کی ہویں لکھ پڑا ہاچ میں ان کو سچ قیمت پر حاصل کر کے گھڑیں رکھیں اور بہت سی

میں نے اس وقت پرنگوٹیں
 امراض خرم تشویش التضعیقات سے کہیں!
 اتنی بڑی عرایت پھر نہیں کی جاوے گی
 (میں قہقہے پوری مسج میں)

[illegible][illegible]

اثر دوارا امیر زلزلہ اس میں بازاری سیر انکوں
 اثر دوارا امیر زلزلہ اس میں بازاری سیر انکوں
 خاندان سے بڑھ کر میں مائل تو داغ کو مفید
 اور گری مٹکی سرور کو دودھ کر ہے۔ دم ہاوں کو
 بڑا ہے اور ہاوں کو لیکر کتبے اور گری سے
 پتا ہے بل چھڑ کو دودھ کر ہے بل چھڑ کو
 کو کچھ دودھ کر ہے۔ ناش پیکری مانی ہستی ہے
 اس کو چھڑ بھی مل سکے میں کھل بھی مائل دودھ کر
 ہیں اور بھوتی بڑھتی ہے قیمت ایک انس چھڑ
 اثر دوارا لکھنؤ اس قبل کر دھلے سے
 کا ہونا نیک سے ہے آنا بھڑ زلزلہ کرنا رتب
 دودھ ہوتے ہیں نیک میں بڑھتی کے کو کتبے کے بڑا
 کو بھی دیکھا رتب کی طرف مٹھتی ہے، نفع ہے
 بالکل ناک کو بھڑ دلیا ہوتا کو گرنے کا صاف ہوتا
 ہے قیمت ماورام دس آنہ (۱۰)
 اثر دوارا فیسق اور اس کو بھی چھڑ ہے اور
 چھڑ کی مٹکی داغ کھل کھڑ دین دودھ کر دودھ کر
 ہے دلیے جو مابین عام بود کی طرح بھی مٹھال
 کرنے میں قیمت فی مٹھی صرف آٹھ آنہ ہ
 اثر دوارا ناکم لوپورا (چم کش) ہے اور
 امراض کو بھی نفع ہے معمولی ناکم بود کی مٹھال
 ساتھ حال زیادہ مفید ہے قیمت فی دوسرے آٹھ آنہ ہ
 اثر دوارا پورک بود اس پر چھڑ کرنا ہے تو
 دین بچتے ہوئے زخموں پر چھڑ کا دین جلدی مٹھال
 پر لگا دین بھوت مٹھال پر لکھنے کو بھی با مٹھال
 ہے اور جلدی امراض کو نفع ہے قیمت خیلہ عام
 اس کی دودھ ہاوں
 اثر دوارا کان تیل اسپیکان ہاوں میں

[illegible]

بہارِ حنین جنابِ ہر مہر پر ہوا دل بخوشی و مسرت دیں لہذا یہ صبح ہو گیا ہے۔ بچوں کے ڈر کو بھی مٹا دینا ہے۔ قیمت ۵۰ روپے لکھی ہے۔

خط کتابت: خط نستعلیق، کاتب: میرزا محمد باقر، تاریخ: ۱۲۴۲ هجری قمری، مکان: تبریز، ایران.

تراجم علمائے حدیث ہندو شاہ ولی، شہ صاحب دہلوی سے لیکر آج تک کے علمائے اہل حدیث دہلی اور دہلی کی سوانحریاں درج ہیں۔ اور موجودین کی بھی درج ہیں۔ انداز بیان درج ہے۔ اور مسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہیں۔ محکمہ لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس ابتدائی اور سخت ادنیٰ معزوں پر قدم فرمائی کر کے جماعت اس حدیث پر احسان کیا ہے۔ اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ لہذا اہل حدیث ہمایوں کو یہ کتاب خرید کر مصنف کی عزت کی داد دینی چاہئے۔ قیمت ۱۰ روپے

راہبر کامل مشہور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات اس ترتیب سے جمع کئے گئے ہیں کہ ہر فن اور ہر لائق کے آدمی ان سے سیکھ سکتے ہیں۔ ثابت کیا ہے کہ دنیا میں جس قدر نیکی، ریشی، منی، گورو، رہنما وغیرہ آئے ہیں ان سب میں راہبر کامل صرف ایک ہی ہوا ہے۔ نیز اگر آپ انسانی زندگی کے کسی شعبہ اور پہلو میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کی زندگی ایک ایسی جامع زندگی واقع ہوئی ہے کہ ہم نہ صرف اس سے ہر قسم کے سبق لے سکتے ہیں بلکہ اصول معلوم کر سکتے ہیں۔ قیمت ۱۲ روپے

ماہنامہ الاسلام مفت
ماہنامہ الاسلام جس میں تبلیغی، تاریخی، ادبی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کا چند ایک روپیہ سالانہ تھا۔ اب صرف چار آنہ دہرہ کے ٹکٹ آنے پر ایک سال کے لئے جاری کیا جائیگا۔
پتہ
میجر الاسلام کشمیری بازار لاہور

علامات قیامت آیات قرآن و احادیث میں قیامت کی علامتیں درج ہیں۔ قیمت ۱۰ روپے

شنائی برقی پریں امرت

ہندی، گورکھی، لٹھے کی چھائی نہایت عمدہ۔ خوش نما۔ رنگ دار و سادہ۔ لڑکوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب پختہ، اشعارات، رسمیں، دعویٰ خطوط، پیر فام اور لیس وغیرہ چھوانے ہوں تو بذات خود قرین لائیں یا بذریعہ خط و کتابت ترخ و خیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستحق ٹاپک بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔
میجر شنائی برقی پریں۔ بال بازار امرتسر

حیات طیبہ

اس کتاب میں حضرت مولانا مرحوم کی مفصل سوانحری مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب ماسٹر بریلوی در مشہ مولانا شہید دہلی کی ہے۔ مولانا شہید کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کامائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی چھاؤ اور لڑائیوں کے طریق و کیفیت درج ہے۔ قیود و سنت کی اشاعت میں جس طرح آپ نے جان بھری ہو کر کد کد جہد کی۔ اور آپ لوگ سبق لے سکتے ہیں۔ یہ کتاب ہر اہل حدیث بھائی کو ایک دفعہ ضرور مطالعہ کرنی چاہئے۔ قیمت ۲ روپے۔ حصہ لاک علیحدہ۔ پتہ۔ میجر اہلحدیث امرتسر

نعمانی کا لٹ (جلد) مصنفہ حکیم پر محمد الرحیم صاحب ہندو نظام آبادی دگر دہلاست، حکیم صاحب مدد و رہ جاپنے فن میں کامیاب ہو گئے کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور ہیں۔ آپ نے نہایت محنت اور حق پرستی سے نعمانی کا لٹ تیار کیا ہے۔ اس میں ہر جز کے اور احباب، علماء اور صاحب ادویات طبی شیکے۔ مدد دگر کئے ہیں اور آسان ترین درج میں۔ پاک سائنسہ تک سہ روز میں ہی کام دے گئے ہر گھر میں اس کتاب کو ایسی جو نفاذیت ضروری ہے۔ قیمت ۱۰ روپے۔ حصول ٹاپک

حدیث کی پہلی کتاب اس میں وہ چھوٹی حدیثیں جو حصہ نے اصلاح اخلاق و اعمال کے مطلق ارشاد فرمائی ہیں۔ ان کا ترجمہ اور تشریح کی گئی ہے کہ خود بخود پڑھنے کو ہی چاہتا ہے۔ طرز بیان دلکش اور آسان ہے۔ ضرور سیکھائیں۔ قیمت صرف چار آنے (دہرہ)

پیروی صحابیات مصنفہ مولوی عبدالحکیم صاحب فرزند پوری۔ پنجابی نظم میں صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات درج کئے گئے ہیں۔ جو مسلمان متواتر کے لئے خصوصاً قابل مطالعہ ہیں۔ قیمت صرف آٹھ آنے دہرہ حصول ٹاپک علیحدہ کتابیں ملنے کا پتہ۔ میجر اہلحدیث امرتسر

خدمت مسیحین ایشیہ مینا
پتہ۔ قلعہ



شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ غلہ
رؤساء جاگیرداران سے ،
عام خدیو داران سے ،
ششماہی ،
مالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۰

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زندہ نام مولانا
ابوالوفاء ثناء اللہ دہلوی فاضل
مالک اخبار اہلحدیث " امرتسر
ہونی چاہئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمبر ۱۱۱

جلد ۳۸

امرتسر

دفعہ اولیٰ

امرتسر

جو کٹر و بھائی

۲۲ شہبان ۱۳۲۱ھ
۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء

پس حدیث مصطفیٰ بوجان

اغراض مقاصد

۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام
کی اشاعت کرنا۔
۲) مسلمانوں کی عونا اور جماعت اہل حدیث
کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمات کرنا
۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات
کی گہماشت کرنا۔
تو اعدہ و خصوصیات
۴) قیمت بہر حال پیشی آنی چاہئے۔
۵) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا تلک آنا چاہئے
۶) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت دست
ہوں گے۔
۷) جس مراسلتے نوٹ لیا جائے گا وہ
ہرگز واپس نہ ہوگا۔
۸) برنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونے

امرتسر ۱۵ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء یوم جمعہ المبارک

دین بادیہ

(از جناب مرزا عزیز فیضانی)

اصول اہل عالم دین سے تقاضا دین یا دنیا
اگر بوجائیں ہم تیرے تو دنیا ہی ہے عقیقی بھی
نہ تیری راہ پر چل کر اگر قرب خدا چاہیں
الی اللہ جو سفر کرتا ہے تیری رہنمائی میں
جو دنیا کیلئے گردیں تو دنیا ہے وہ دین کیا ہے
تھے جب افلاک اور عرش علیٰ زیر پا تیرے
خدا کی ذات سے واقف ہوئی دنیا ترے دم سے

عزیز الفت میں سرور کی سدا معصوم رکھ دل کو
کہ پھسلانے نہ تجھ کو کوئی دکھلا کر ادا دنیا

(داغی)

سکھایا تونے اے خیزدو عالم "دین بادیہ"
اگر تجھ پر نہ ایماں ہو تو کیا عقیقی ہے کیا دنیا
تو بے مقصد ہے اپنی زندگی بے مد عادیہ
ہے اس کی انتہا مولا اور اس کی ابتدا دنیا
اگر تابع تری ہو تو ہے نام اک دین کا دنیا
نہ پھر کیونکر ترے پاؤں کے جو زیر پا دنیا
دگر نہ ہو رہی تھی اہل دنیا کی خدا دنیا

فہرست مضامین

نظم (دین بادیہ) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مثنائی، بیانی، شیعہ اور اہل پوری توحید ۔ ۔ ۔

مثنائی اور بیانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سیرت المصطفیٰ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سولہویں بدعت کا تنقید (دہلیوی مشن) ۔ ۔ ۔

تغایب ہر مشن ذکر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

فتنہ جگر و نظم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

قیامت کی حقیقت اور بیانی عقیدہ ۔ ۔ ۔

فتنہ سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تغزوات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

عکس علیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

شجرہ منورہ کے ساتھ ہر جمعہ کے دن شجرہ منورہ کے ساتھ ہر جمعہ کے دن شجرہ منورہ کے ساتھ ہر جمعہ کے دن

دین بادیہ سبب بادیہ کی ذات علی و اہل بیت ہے۔ مزید پڑھئے۔ قیمت ۳۰ پتہ۔ شجرہ منورہ اہلحدیث امرتسر

ماہر کمال۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات۔ جن سے ہر نرن اور ہر لائن کے آدمی سینکڑوں سبق سیکھ سکتے ہیں۔ ثابت کیا ہے کہ

یہ حضرات سب سے براہ کمال تھے، اس فقر میں ایک ایسے
بزرگ کو علی علی شہی قدیر کہا گیا ہے، جو بخاری

سجادہ نشین نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام "مکبریت احمد" ہے۔ اس میں آپ عقائد نادریہ اس طرح

مالی مروجہ ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں فرمایا ہے۔

شیخ محمدی - قرآن مجید - حدیث شریف اور فقہ کا موازنہ - مصنف مولانا محمد ولی مرحوم - قیمت ۷۰ پیسہ - دیکھو الجلیدیں اتریں

کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

الآخرۃ صفت ہے جس کا موصوف اس جگہ مذکور نہیں۔ اس لئے قرآن مجید کی دوسری آیات کو جن میں الدار الآخرۃ آیا ہے۔ مدنظر رکھ کر یہاں علم طور پر الآخرۃ سے الدار الآخرۃ مراد لی جاتی ہے۔ لیکن اگر ماقبل کو دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ ما انزل الیک میں اس وقع کا ذکر کیا گیا ہے جو آنحضرت صلیہ پر نازل ہوئی

اور ما انزل من قبلک میں اس وحی کا ذکر کیا گیا ہے جو دیگر گذشتہ انبیاء پر نازل ہوئی اور الاخراۃ میں اس وحی کا ذکر ہے جو پیچھے نازل ہونے والی ہے۔ گویا یہاں تین دعووں کا ذکر ہے جن پرستی ایمان لاتا ہے۔ ایک وہ وحی جو رسول صلعم پر نازل ہوئی۔ اور ایک وہ وحی جو آپ سے پہلے نازل ہوئی اور ایک وہ وحی جو

پچھے اترنے والی ہے۔ اور یہ وہی ہے جو سورہ
جمعہ ۶۲ آیت ۳ و ۴ هُوَ الَّذِي بَعَثَ
فِي الْاُمَمَيْنِ رَسُوْلًا مِّنْهُمَا يُقَالُ عَلَيْهِمَا

اٰیٰتِهِۦ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَیْسَ
فِيْهِمْ شٰكِكِيْنَ وَ الْآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَنُؤْتِيْ
هُمْ حَقَّهَا بِرَبِّهِمْ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

میں موعود ہے۔ اس آیت میں رسول کریم صلیم
کے دو بحث بیان فرمائے گئے ہیں۔ ایک تو

دو بحث جس میں قرآن کریم نازل ہوا اور ایک
دوسرا بحث جو آخری زمانہ میں ہونا مقدر تھا۔

ہم نے اپنے رسالہ بنیاد اللہ اور مردانہ میں یہ
دعویٰ کیا تھا کہ تحریک تادیبانی وراصل تحریک بہائی
ایرانی سے ماخوذ ہے۔ اس کی وجوہات اسی رسالے
میں مذکور ہیں۔ ان کے علاوہ آج ہم اپنے اس دعوے
پر ایک نئی دیس پیش کرتے ہیں۔ بہائی رسالہ پیامبر
وہی نے شیخ بنیاد اللہ کی رسالت کا ثبوت دینے کو
قرآنی جملہ بالا آخر قَوْلُہُمْ یُؤْتِنُہُمْ میں پیش کیا ہے
تہمید کے طور پر آپ نے لکھا ہے کہ الاخرۃ صفت
کامیغہ ہے اور موصوف اس کا نزلہ ہے۔ یعنی
النزولۃ الاخرۃ۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔

مؤمنان آپ (آنحضرت) پر اور آپ سے پہلے
انبیاء پر جو نزول وحی و شریعت ہوا اس پر ایمان
رہتے ہیں اور آئندہ نزول وحی و شریعت پر بھی
یقین رکھتے ہیں۔ النزلۃ والنزول دونوں
مسند سیسی - سورہ نجم میں ہے ولقد ماک نزولہ
اخروی۔ اُسے دوسرے نزول میں دیکھا۔

خلاصہ یہ کہ آیت مذکورہ میں تینوں زمانوں کے
نزدول وحی و شریعت کا ذکر ہے (۱) حضرت رسول
کے وقت نزدول وحی و شریعت - (۲) حضرت رسول
سے پہلے نزدول وحی و شریعت (۳) حضرت رسول
کے مابعد زمانے میں نزدول وحی و شریعت -

آیت بالآخرۃ ھم یدقنونین کا مفہوم
 جو اس وقت ہم نے بیان کیا ہے۔ اہل بیتا سے
 نصف صدی قبل بیان کر چکے ہیں۔ مشہور بیانی
 کتاب بحر ارفوان میں اس آیت کے متعلق لکھا تھا
 موجود ہے ۴۔ دیا بروہی ص ۱۱۱ مانتع ۱۱۱
 ناظرین! کچھ عرصہ تھا قادیان سے قرآن مجید کا پہلا پارہ
 مع ترجمہ شائع ہوا تھا۔ اس میں اس آیت کی تفسیر

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
 اما میں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
 مزاروں پہ دن رات نذر میں چڑھائیں
 ہشیدوں سے جا جا کے مانگیں چھائیں
 حق سید میں کچھ غلط اس سے آئے
 نہ اسلام مجھ پر نہ ایمان جائے
 اجاب کو مشعرہ اہل توحید ناظرین سابقہ اشعار
 کے ساتھ ملا کر ان موحدا نہ اشعار کو خود بھی یاد کریں
 اور اپنے بچوں کو بھی یاد کرائیں تاکہ غلط عقائد کٹنے
 والوں کو توحید کا مضمون سمجھا سکیں۔

اطلاع یہ مضمون بصورت اشتہار ہی کافی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ اہل توحید حسب ضرورت دفتر ہذا سے طلب کر کے اس کو خوب یاد کریں۔ قیمت کچھ نہیں صرف معمول ڈاک کے لئے عوامی چار آنے فی سیکڑہ بھیج دیں۔ بس شائقین توحید چند پیسے خرچ کر کے خادمان اسلام میں داخل ہو کر شفاعت رسالت سے بہرہ ور ہوں۔ خدا توفیق بخشے۔

(نوٹ: جن علاقوں میں اردو زبان کا عام رواج
 نہیں ہے وہاں کے احباب اپنے علاقہ کی زبان میں
 اس کا ترجمہ شائع کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔
 اللہ کے جندو اٹھو! ہمارے رسول علیہ السلام
 کا باغ توحید اہل شرک کے ہاتھوں برباد ہو رہا ہے
 تم اٹھ کر اس کی حفاظت کرو۔ اس کام میں مولانا
 اسماعیل شہید قدس اللہ سرہ کو نونہ بناؤ
 بنا کر دند خوش رسمہ بجاک و خوش غلطیدن
 خدا رب کبہ میں عاشقان پاک طینت را
 شائقین توحید! اشتہار ہذا کی فرمائش جلد بھیجی
 تاکہ اشتہار ختم ہو جانے کے بعد آپ محروم نہ رہ
 جائیں۔ ع کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!

حیاتِ طیبہ۔ (جہدِ ایلین) مولانا اسماعیل شہید
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری۔ مع مختصر سوانح
حضرت سید احمد رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ قیمت ۲۵ روپے
چلنے کا پتہ:- غیر دفتر اخبارِ اہل حدیث، بریلو

محمدیہ پاک فہم - (دوبندیاڈیٹن) مرزا اہیت کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب۔ قیمت ۵ روپے - شیخ الحدیث امیر

کیا بڑے، کیا خویش، کیا بیگانے، کیا امیر کیا فریب
کیا شاہ کیا گدا، کیا علماء و عظامہ اور کیا مصلحاء
کیا لکھے پڑھے اور کیا بے پڑھے، سب کے سب
زندگی کے ہر شعبہ میں ان کی تعلیم و ہدایت اور ان کے
نمونہ عمل کے محتاج ہوتے ہیں۔ اور چونکہ ان کی ہدایت
سے مقصود ہندو دینی ہی ہے کہ دیگر سب لوگ ان کی
پیروی کریں۔ اس لئے خدا تعالیٰ ان کی اخلاقی اور
روحانی تربیت اپنی خصوصی عنایت و حفاظت سے
کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت خیر صاحب معلم نے فرمایا
مجھے میرے پروردگار نے آداب سکھائے اور خوب
اچھی طرح سکھائے۔ (کنوز الحقائق)

(۳۴) انبیائے سابقین کی سیرت کو بجا۔ ان کی
آوردہ کتاب بھی ان کے امتیاز سے محفوظ نہ رہی
بلکہ وہ خود ان کی تعلیم کے خلاف اُسی گمراہی میں
جا پڑے جس سے نکالنے کے لئے وہ ہی مجتہد ہوئے
تھے۔ مگر ہمارے پیغمبر محمد صلیم کی سیرت اور تعلیم اور ان کی
آوردہ کتاب میں دین و دنیا کے تمام امور پر ہر فرد و شخص
کی طرح عیاں ہے۔ اور گمشدگی اور اختلاط و تحریف
کے غبار سے بالکل محفوظ ہے۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین
ہیں۔ اور آخری نبی کی سیرت اور تعلیم اور کتاب پر تائیدی
اور تم شمس کی حالت نہ آتی جیسے۔ اس لئے آج دنیا
بہاں میں صرف اور صرف آپ ہی کی سیرت پر وثوق و
یقین کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر جزی طور پر دیگر انبیاء
کے حالات کی بھی تصدیق کر سکتے ہیں۔ تو اس کا صحیح
ذریعہ بھی آپ ہی کی ذات اقدس ہے۔ لہذا نمونہ عمل
میں آپ ہی کی سیرت کو پیش کیا جاسکتا ہے۔

(۳۵) دنیا میں جتنی تعداد میں اور جتنی مختلف زبانوں
میں اور جتنے مختلف مذاہب کے مصنفین کے قلم سے
پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات لکھے گئے
ہیں۔ اولاً آدم میں سے کسی دیگر کے نہیں لکھے گئے۔
دوسری پیغمبر کے، نہ کسی بادشاہ کے، نہ کسی صاحب
ملک کنوز الحقائق میں حدیث ہے آدہ بی بی زینبی
فاخریؓ بتا دیتی ۱۲ منہ مجھے میرے رب نے
ادب سکھایا اور خوب سکھایا ۱۳ وسماعی ۱۴ منہ

علم و دانش کے، نہ کسی دیگر صاحب کمال کے خصوصاً
جس تحقیق و تنقید اور جس تفصیل و تشریح سے آپ کی
زندگی کے واقعات اور آپ کے اقوال و افعال مضبوط
کئے گئے ہیں۔ اس کی نظیر ہندو آفریش دنیا سے
اس وقت ۱۳۲۲ تک نہیں پائی گئی۔ بلکہ اس کا
عشر عشر بھی نہیں کیا گیا۔

(۳۵) آپ کی زندگی کا ہر پہلو اور اس کی ہر شاخ
ایسی مکمل اور ایسی روشن ہے کہ اس پر کسی قسم کی تاریکی
نہیں آسکی۔ اور آپ کے حالات کے متعلق خدا تعالیٰ نے
یہ صمدی عنایت اس لئے کی کہ آپ کا فیض ہدایت
دنیا میں دائم قائم رہے۔ چنانچہ آپ نے اس دنیا کے
ریخت ہوئے کے دلوں میں اپنے صحابہ کو یوں خطاب
کیا تھا۔ میں تم کو نہایت روشن و ناب پر ہونے چلا
ہوں۔ جس کی رات اس کے دن کی طرح روشن ہے۔
پس ہم علاوہ دیگر چند در چند وجوہ فضیلت کے اس
ملاحظہ سے بھی آپ کو دنیا کا سب سے بڑا آدمی کہہ سکتے ہیں
لہذا آپ کی زندگی ہر طبقہ کے آدمی کے لئے بہتر
رہنما ہے۔

اس کی تشریح بطور خلاصہ یوں ہے کہ انسان پر
یقینی و یقینی اور معتادی کے دن بھی آتے ہیں۔ اور
اس پر غنا اور آسائش کی بہار بھی آتی ہے۔ وہ کبھی
مظلوم و مقہور اور زبردست ہوتا ہے۔ اور کبھی حاکم
آقا بن جاتا ہے۔ کبھی وہ خیال واد ہے۔ اور کبھی تنہا
فائدہ مست۔ اگر ایک وقت اس کا تعلق سازگار دوستوں
ہمسایوں، رشتہ داروں سے ہے تو دوسرے وقت
اس سے خونخوار دشمنوں اور موذی بد اندیشوں سے بھی
سامنے پڑتا ہے۔ غرض انسان پر مختلف اوقات میں
مختلف اور متضاد حالات وارد ہوتے رہتے ہیں۔ اگر
ان سب حالات میں اس کی زندگی خدا کی رضا جوئی و
خوف اور طہارت نفس پر گزرتی ہے۔ اور ایک حالت
دوسرے وقت کی حالت کو نہیں بدلتی۔ اور وہ خدا کی
مترکہ و حدود سے تجاوز نہیں کرتا تو کہا جائیگا کہ وہ
شخص بڑا باخدا ہے۔ اس کی زندگی با اصول ہے
اور اسے زندگی کے ہر طور میں اپنا نصب العین خوب

لمحوظ ہے۔ پس ایسی زندگی بیشک پاکیزہ زندگی ہے
اور وہ اس قابل ہے کہ دیگر انسان اس کی پیروی کر کے
انسانی کمال اور دینی اور دنیوی برکتیں اور اخلاقی و
روحانی سعادتیں حاصل کریں۔ سب جانتے ہیں کہ
آپ یتیم پیدا ہوئے۔ چھ برس کی عمر میں مادر مہربان
بھی فوت ہو گئی۔ آٹھ سال کی عمر کو پہنچے تو دادا کا بھی
استغاث ہو گیا۔ غرض آپ نے یتیمی و یتیمی میں پرورش
پائی۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ سے نکاح کر کے پراوہ
اسلامی فتوحات کے زمانہ میں آپ پر غنا اور آسائش کا
زمانہ بھی آیا۔ لیکن اس میں بھی آپ کی طرز زندگی مادہ
و زائد نہ رہی۔ اسی سادہ لباس، اسی چوکی رولی
کھجور اور ستو اور پانی پر گزارہ کرنے سے آگے نہ بڑھی
اگر آپ نے کسی وقت اچھا لباس پہنایا یا اچھا کھانا کھایا
تو اول تو وہ بطور ثمت تھا۔ دیکھو کہ وہ تکلف سے
نہیں تھا بلکہ ویسا ہی آنے پر خدا کی نعمت کو قبول
کرنے کے لئے تھا۔ اور یہی سادگی کے معنی ہیں کہ جیسا
ملا اسی پر تمنا نہ کی نہ تکلف کر کے اچھے کی رغبت
اور نہ کبر و نخوت کی وجہ سے ادنیٰ خوراک یا پوشاک کو نفرت

اسی طرح کبھی آپ پر وہ زمانہ تھا کہ مکہ شریف
میں تبلیغ توحید پر دشمنوں کے هجوم اور ان کے برے
منصوبوں اور بد اندیشوں اور طرح طرح کی ایذاؤں اور
تکلیفوں میں دن رات گزارنے پڑتے تھے۔ آپ کو
اور آپ کے اصحاب کو اتنا بھی امن نہیں تھا کہ کسی
کلمی جگہ پر خدا کے واحد کی عبادت بھی کر سکیں۔ حتیٰ کہ
مخالفتین توحید نے ایک عرصہ تک آپ سے تعلقات
مراسم توڑے رکھے۔ لیکن وہ اسے حوصلہ اکہ آپ نے
اس مدت مدید میں برقم کے مظالم نہایت استقامت
عبد سے برداشت کئے۔ لیکن ایک دن بھی نہ تو اپنے
انعام میں زبان کھولی، نہ کسی پر پادہ دراز کیا۔ اور نہ
اپنے فرض تبلیغی رسالت میں مدہست کی۔ لوگ ایذا
پہنچاتے رہے اور آپ کا پیغام پہنچاتے رہے۔ پھر
بھی مخالفتین کی عداوت دن بدن بڑھتی گئی اور آخر
آپ کو اپنے مظلوم پیروں کے لئے کوئی مرکز بنانے
کے لئے تیرہ سال کی طویل مدت کے بعد اپنا آبائی شہر

مکہ شریف میں اپنے پیغمبر کی سیرت اور تعلیم کے حالات طبعیہ و انسانیہ و دینیہ و دنیاویہ

کہ فریق چھوڑنا چاہا۔ اور مدینہ طیبہ جا کر پناہ لینی چاہی لیکن اسی ہجرت کے آٹھویں سال جب آپ بوجہ قول حضرت سلیمان علیہ السلام کے دس ہزار قد دیسوں کے ساتھ فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے اور بہت سے موذی دشمن قیدیوں کی صورت میں قطار باندھے آپ کے حضور میں پیش کئے گئے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ آج تم کو کیا امید ہے کہ میں تم سے کیسا سلوک کروں گا؟ تو وہ دشمن آپ کی ابرازِ نصرت پر غصہ کرتے ہوئے اور اپنی ایندڑوں اور نظام کو فراموش کرتے ہوئے ہنکار اٹھے۔ آپ ہمارے صاحبِ کرم بھائی ہیں اور صاحبِ کرم بھائی (عبداللہ) کے بیٹے ہیں۔ ہم کو آپ سے خیر و نیکوئی و کرم و مدد ہی کی امید ہے آپ نے بھی سب مظالم کو فراموش کر دیا اور ان کی امید کو ان کی خواہش کے مطابق پورا کرتے ہوئے فرمایا: آج تم پر کسی قسم کی عداوت نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ آپ پر ہر قسم کے ظلم جو چھتے تھے آپ نے اس وقت اپنے دشمنوں پر پورا قابو اور اقتدار پالیا تھا ہر چاہتے اور جیسا چاہتے (اس سے کہتے تھے) لیکن باوجود اس کے کس چیز نے ایسے دوزخی دشمنوں کو معافی دلوائی؟ آپ کی اسی بے کریم نفسی اور طبعی رحمہ لئی نے جو صرف متواضع و منکسر المزاج شخصوں کو نصیب ہوتی ہے۔ اور مغرور و متکبر اس سے کچھ بھی بہرہ نہیں پاسکتے۔

فرض آپ اپنی زندگی کی ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی رضا جوئی اور تقویٰ و طہارت اور اخلاقِ فاضلہ اور عاداتِ حسنہ کو ملحوظ رکھے رہے۔

نظرِ فاقہ میں آپ کا شیوہ قناعت رہا۔ منظوری میں صابر رہے، حکومت کے وقت آپ کا دستور، آئین عدل و انصاف رہا۔ اور باوجود کثیر العیال اور کثیر الشغل اور مجاہد فی سبیل اللہ ہونے کے خدا کی فرض کردہ پجرتہ نماز اور رمضان کے روزوں اور نمازِ تہجد یعنی شب بیداری میں کبھی غفلت و تصور نہیں کیا۔ کیونکہ آپ کی جملہ

۱۔ غزلِ اخلاقیات باب۔ درس۔ ۹۔ ۱۰ منہ

۲۔ کمال ابن اثیر وغیرہ جلد ۱ ص ۱۷ منہ

عاداتِ حسنہ دائمی تھیں۔ اور اخلاق کا لفظ لغتِ عرب میں انہی عادات پر بولا جاتا ہے۔ جو دائمی ہوں، عارضی اور وقتی کو غلط نہیں بلکہ حیاتِ کتبہ میں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے آپ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:-
وَ اِنَّكَ لَتَعْلَىٰ خَلْقِ عَظِيمٍ دُنْ بِہِ
کہ آپ نہایت اعلیٰ اخلاق پر ہیں۔

اسی وجہ سے کہ پیغمبرِ اسلام کی زندگی نہایت پاک گزاری ہے۔ اور وہ ہم تک نہایت معتبر ذرائع سے انصاف پہنچی ہوئی ہے۔ مسلمان لوگ خصوصاً آپ کے خلفائے راستہ دین باوجود سب سے بڑے کفر فاجر ہونے سب سے بڑی سلطنت کے مالک ہونے، اور سب سے اعلیٰ تمدن رکھنے کے اپنی زندگی کے کسی شعبہ اور کسی حالت

بریلوی مشن

سولہویں بدعت کا ضمیمہ

(از مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۲۔ جزوی ۱۱۱۱)

مذہبِ کچھ معنی رکھتا ہے۔ بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ چونکہ یہ قریمی روایت متروکِ اہل حق اور حضرت ابن مسعودؓ کے تمام شاگرد اس پر متفق نہ تھے۔ اس لئے اس کو غیر معتبر سمجھ کر بابِ تشہید میں ذکر نہیں کیا۔ (الفتیۃ، جون ۱۳۳۰ھ)

ہم علامہ جی کے اس جدید اصول حدیث کو کہاں جگہ دیں۔ کتبِ اصول حدیث میں تو اس کو جگہ حقیقتاً نہ ملے گی۔ بہتر ہے کہ بریلوی کمپ کے ممبر ایسے اصولی امام کو بریلوی میں بھیج دیں اور ہم بھی تائید کر چکے کہ واقعی علامہ جی بریلوی پہنچانے کے حقدار ہیں۔

علامہ جی اصحیح بخاری کی استناد سے چڑھے اور پھر سمجھئے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث کو غفلت مقامات میں کیوں لاتے ہیں۔ استاد حدیث خود ہی آپ کو مشہور مقرر نہ تھے۔ ۱۔ فقہ البخاری

مصنف بدعات نے اپنی پسند میں دورِ اصل سولہویں بدعت میں اہل حدیث پر الزام لگایا ہے کہ یہ لوگ اقیات میں السلام علیہ کی جگہ السلام علی النبیؐ پڑھنے لگ گئے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی صحیح بخاری سے ایک روایت کا ماہصل نقل کیا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد السلام علی النبیؐ پڑھنے لگ گئے۔ اس روایت کو آپ ناقابلِ اعتبار قرار دیتے ہوئے عدم اعتماد کی وجہ تحریر کرتے ہیں:-

اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو اسے بے موقعہ کیوں لاتے۔ مگر جس روایت پر راویوں کا اتفاق ہوئے تو امام بخاری اپنے مخصوص مقام مسئلہ میں ذکر کیا کرتے ہیں اب اسی قریم کو بابِ تشہید میں ذکر کرنے کی بجائے بابِ الاستبذان میں ذکر کرنا

مگر ابن ابی شیبہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مسند سولہویں بدعت۔ ۱۱۱۱

فی تراجمہ بخاری کی فقہ اس کے ابواب کی سرخوئی میں جوتی ہے۔ اہل حدیث کے درس میں تو آپ جانے سے شاید گھبراہٹیں۔ درس احادیث و روایہ میں ہی تشریفات لے جائیے اور وہاں حاکم شیخ الحدیث مولانا محمود الحسن مرحوم کی کتاب تراجم بخاری پڑھئے۔ پھر آپ کی یہ حیرت رفع ہو جائے گی۔

باب تشدید میں ذکر کرنے کی بجائے باب الاستیذان میں ذکر کرنا کچھ معنی رکھتا ہے۔

وہ معنی آپ کو سمجھ آ جائیگا اور آپ کا خانہ ساز اصول خود بخود ہبہا منشور ہو جائے گا۔

علاوہ اس کے کسی حدیث کو کسی جگہ رکھنا کسی نہ کا فعل ہوتا ہے جو بجائے خود حجت نہیں۔ حجت تو حدیث کے الفاظ مبارکہ ہوتے ہیں۔ خواہ وہ کسی بات میں ہوں۔ پھر یہ کیا قدر ہے کہ امام بخاری اس کو کہاں لاتے اور کہاں نہیں لاتے۔

غائبانہ تحا طیب

مصنف بغات نے اس عنوان کے ماتحت نہایت کچھ کے بواز کے لئے تقریر کی ہے۔ جو نہایت ہی عجیب ہے اور علامہ مہربانی کی حیرانگی اور سرسبکی پر پوری دلالت کرتی ہے۔ ہم اس کو پوری کی پوری نقل کر کے حواشی پر نوٹ دیتے ہیں۔ ناظرین علامہ مہربانی کی تحریر اور ہمارے نوٹوں کو غور سے پڑھیں۔

جس طرح ایک نمازی اپنی نماز میں خدا سے ہکلام ہوتا ہے۔ اور یوں جانتا ہے کہ میری التجا بارگاہ الہی میں ضرور پیش ہو کر پہنچے گی۔ اور فرشتے اسے ضرور وہاں پہنچا دیں گے۔ کیونکہ اسکو اتنا تقرب حاصل نہیں ہے کہ بارگاہ الہی میں اسے جگہ مل سکے اور

(۱۲) جس طرح ایک نمازی کو معلوم ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ ان کو خطاب ہے

فرشتے نہیں بلکہ نمازی کو یقین ہے کہ خدا خود سنتا ہے اور حاضر و ناظر اور اللہ شہید علیٰ ما تعملون ہے۔ (دثانی)

جو بعض دفعہ حاضر نہیں ہوتے۔ مگر اسے یقین ہے کہ خدا کے فرشتے یہ سلام بھی وہاں تک پہنچا کر ان کی رفعت درجات کا باعث بنتے ہیں۔

(۱۳) جس طرح ایک مسافر کو حکم ہے کہ جب اس کی سواری صحرا میں گم ہو جائے تو یوں کہے یا عینک اللہ اعینک فی۔ اسے اللہ کے بند میری امداد کرے تو یہ اللہ کے بند سے جو دعاں الغیب ہوتے ہیں اس وقت حاضر و ناظر نہیں ہوتے مگر مقدس رسول کے ذریعہ سے یہ پیغام ان کی خدمت میں فوراً پہنچ جاتا ہے۔ اور مسافر کی امداد کرتے ہیں۔ بعض دہائی یہاں پر یوں فذکریا کرتے ہیں کہ عباد اللہ سے مراد اس پاس کے آدمی مراد ہیں جو اسے نظر آ رہے ہوں۔ مگر ایمانی عقل اس فذکر کو قبول نہیں کرتی کیونکہ یہ تو فطرتی بات ہے کہ انسان کو جب تکلیف ہوتی ہے تو حاضرین سے امداد طلب کیا کرتا ہے۔ اس فطرتی جذبہ کے حلیم کی کیا ضرورت

یہ قطعاً غلط ہے کہ نمازی ان کو سلام کہہ رہا ہے۔ جو حاضر نہیں بلکہ اپنے دائیں بائیں کے فرشتوں اور نمازیوں کو سلام کہہ رہا ہے۔ (دثانی)

یہ حکم آپ نے جس حدیث سے سمجھا ہے وہ روایت پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی۔ اس کی سند منقطع ہے۔ دوسری روایت میں ابن حسان ضعیف اور عقبہ بن خردان مجہول الحال ہے۔ نیز یہ جو واحد نص قرآنی کے خلاف اور حدیث صحیح کے معارض ہے۔ حصص حصین میں ہے۔

اذا صاع لہ شئ اوابق فلیقل اللہ رادۃ القمالۃ وھادی الضلّۃ لک انت تھدی بہ الضلّۃ لک اذ ذرۃ علیّ ما لک فی یعدّ ربک و سلطانیک فاقمنا منک سلطانک و قسطک رواہ الطبرانی وابن ابی شیبہ

جب کسی کی چیز گم ہو جائے یا بھاگ جائے تو یہ دعا پڑھے۔ اس کے علاوہ الفاظ مرویہ کا

یعنی کہ حضور علیہ السلام نے خاص طور پر حکم دیا کہ تم صحرا میں یا ناقہ دوق میداں میں عباد اللہ سے مدد یا کرد (۱۴) جس طرح ایک خط لکھنے والا یا تار کے ذریعہ باتیں کرنے والا ڈاک یا بجلی کے ذریعہ وٹوق رکھتا ہے کہ میں جو بات خطاب کے طور پر کہوں گا وہ ضرور میرے مکتوب الیہ کو پہنچ جائے گی۔ کو وہ اس وقت حاضر و ناظر نہیں ہے۔ مگر اسباب ایسے ہیں اور سامان ایسے مہیا ہو چکے ہیں کہ اپنے دوست کو خطاب کرنا غلط نہیں ہے۔

اسی طرح خفی سازی کو بھی یقین ہے کہ گو وہ اس وقت بارگاہ محمدی میں حاضر ہونے کا شرف نہیں پاتا۔ تاہم میرا سلام حضور علیہ السلام بطور نذرانہ آپ کی خدمت میں ضرور پہنچ جائے گا۔

دانشیہ ۷۔ جون ۱۹۳۸ء

مطلب بھی صاف ہو سکتا ہے کہ جب کسی کی سواری سرکش ہو جائے تو وہ دوسرے سے اعانت طلب کر سکتا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ آپ جیسے تیرہویں صدی کے علامہ جب اس قسم کی ظاہری اعانت کو بھی الزام ایات نستعین کے خلاف کہیں تو ان کے سامنے جوتہ یہ الفاظ پیش ہو سکیں۔

ہم معاملہ صاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر نہیں ہیں السلام علیک بطور خط کے کہا جا رہا ہے جو فرشتے پہنچاتے ہیں۔

علامہ مہربانی اگر یہی بات ہے تو آپ نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر کیا ثابت کیا۔ یہی کہ رسول اللہ کو حاضر ناظر جان کر نماز نہ کرے۔ (دثانی)

(باقی باقی)

اہل حدیث کا مذہب { اہل حدیث کے مسئلہ کا مدلل بیان ہے اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقید منظر ہے۔ مصنف مولانا ابو الوفا امرت مری۔ قیمت ۶ روپے۔ غیر دفتر الجمہوریت امرت مری

حقائق حقیقیہ۔ حق کے ساتھ شہرہ ساری کو قرآن حدیث کے خلاف بتایا ہے۔ غیر الجمہوریت امرت مری

تعاقب برمس ذکر

از مولوی محمد اجداد صاحب میرنگر ضلع مالوہ
انجیل الحمد للہ جلد ۳۰ ص ۳۰۰ - جزوی ۱۳۹۰
سوال ۵۵ کے جواب میں فرمایا :-

ایک شخص کے سوال کرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تیری شرمگاہ تیرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ اسی طرح شرمگاہ دیکھنے سے بدن و منہ نہیں ٹوٹتا۔

یہ حدیث منسوخ ہے۔ کیونکہ اس حدیث کا راوی طلق بن علی ہے اور اس کے متعلق شیخ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں :۔ هذا منسوخ لان اباه روثہ سلمہ بعد قدوم طلق و قد روی ابہ ہرقہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اغتسل احدکم ببیدہ ان ذکرہ لیس بیدہ و یدہ اشئ فلیتوضا رواہ الشافعی والذہبی قطعی مشکوٰۃ باب ما یوجب الوضوء۔

دوسری دلیل طلق کی حدیث کے منسوخ ہونے پر یہ ہے کہ خود طلق بن علی سے مروی ہے کہ جو اپنی شرمگاہ کو چھو دے وہ وضو کرے۔ لہذا ان کے اسکو دانت کیا اور صحیح کہا۔ پھر معلوم ہوتا ہے کہ طلق نے اس حدیث کو جس میں وضو نہ لٹنے کا ذکر ہے پہلے سنا اور اس حدیث کو اس کے بعد سنا۔ اب اس صورت میں طلق کی حدیث ہرگز کی حدیث دانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضا رواہ مالک و احمد و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الدارمی۔ مشکوٰۃ باب ما یوجب الوضوء کے موافق ہوگی۔ دوسری بات یہ کہ طلق بن علی کی حدیث اس کے بیٹے

سے حدیث جملہ خبریہ ہے اور جملہ خبریہ منسوخ نہیں ہوتا۔ انشا ئہ منسوخ ہو سکتا ہے۔ دوزخ میں تطہیق دینا حدیث کا فرض ہے۔ اور تطہیق یہ ہے کہ یہ حدیث جس کو آپ ناسخ کہتے ہیں پرہیز کے متعلق ہے اور جبکہ آپ منسوخ کہتے ہیں وہ متفقہ کے متعلق ہے۔ (الحديث)

ظہر امین
حدیث بن کے اعتراضات کا رد و جواب

لخت جگر

(از محمد ابوالحسن صاحب نسل بی۔ لے جمال آروی)

ایہ نظم آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اجلاس منعقدہ شہر آرا میں پڑھی گئی

تجہ کو اسے آرا مبارک ہو یہ جتن بے مثال	تیرے ہی آغوش کا پالا ہوا وہ نو نبال
جو سوا دہندہ میں کرتا رہا کسب کمال	تجہ سے اب انعام لینے آیا ہے وہ اب کے سال
کس قدر جو شش نموی اسکی آب و گل میں ہے	چشم بد دور آج یہ بائیسویں منزل میں ہے
موتوں کے بعد اب آیا ہے یہ فرخندہ فصال	ہاں سفر میں بھی اسے اپنے وطن کا تھا خیال
بڑھ کے ہاتھوں ہاتھ لیں اب اسکو اب کمال	لخت دل یہ ہے کہیں اس پر نچاورد جان و مال
سر پرستوں کی اسے بس میر پانی چاہئے	یہ کمال اپنا دکھائیگا جوانی چاہئے
بے سفر کی خشت چہرے سے اس کے آشکار	جھاڑیے بھی پہلے آپ آٹھ کر ڈاگر و غبار
پھر لگا کر کیجئے چھاتی سے اپنی اس کو پیار	دیکھئے آنکھیں پوئی جاتی ہیں اس کی اشکبار
اور آخر کون سی ہے اس فرخندہ گاہ کی	جستجو ہے اس کو اور کون کونسا عجب اللہ کی
شمس حق عبدالسلام اور عین حق عبدالعزیز	جب سے یہ جاتے رہے بھاتی نہیں ہے کوئی چیز
تو مگر کس نہیں تیرا بڑا سن سن قیسر	تجہ پہ لاکھوں میں خدا اسے پسند ہر دل عرب
دیکھ سکتے ہیں تیری چشم تری حدیث	واسطے تیرے لٹاؤ الیں گے گمراہی حشر
جو ترے شہید ہیں دل ہو دیکھ میں لٹے ہوئے	اور تجہ کو دیکھ کر ہرے ہیں اترائے ہوئے
دیکھ جائیں تو سبھی جو تہ میں لائے ہوئے	غیر تجہ کو نہ رہے کھائے بے کھائے ہوئے
بادشاہی تو سمجھ حاصل ہے ہفت اقلیم کی	ذات جب تک ہے ثناء اللہ و ابراہیم کی
میں محمد دہلوی، سیف بخارنس ہیں ابھی	جن کا لوہا مانتے ہیں اپنے بیگانے سبھی
اور بی عالم ہیں جن کی دھاک ہے بیٹی پوئی	اور پھر کیا چاہئے کیوں دل نہ ہو تیرا قوی
فخرت کو ہے جس پر رونق محفل ہے آج	جلوہ گراں ہاں ستاروں میں یہ کامل ہے کچھ
قوم کا لخت چکر، یہ قوم کا نور نظر	خیزد دل کھل گیا ہے جس کی صورت و نیم کر
رکھتا ہے ذہن رسا، ہے نیک و بد سے باخبر	خیر و شر ہم کو نہ سوچے یہ بھائے گا مگر

لے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس۔ دہلی، ۱۵ مولانا محمد ابراہیم صاحب آروی۔ دہلی، ۱۵ مولانا عبدالحق صاحب مرحوم ڈیالوی صاحب عن العبود۔ دہلی، ۱۵ مولانا عبد السلام صاحب جاد کوہی مرحوم۔ دہلی، ۱۵ مولانا محمد علی صاحب چکراوی دہلی، ۱۵ مولانا محمد الرحیم صاحب رحیم آبادی۔ دہلی، ۱۵ مولانا ابوالوفاء شامہ صاحب ہر سرتی۔ دہلی، ۱۵ مولانا محمد ابراہیم صاحب قیر محل سیالکوٹی۔ دہلی، ۱۵ مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بخارنس۔ دہلی، ۱۵ حضرت علامہ امرت مری۔ دہلی،

قیامت کی حقیقت

بہائی عقیدہ

داؤد نجم دہلوی صاحب صابری (زیریں) :
مذہبہائے اہل حق میں جناب محترم مدیر اہل بیت مظلوم نے
رسالہ بہائی اور پیا مبر کے جواب میں مکتبہ قیامت کے
متعلق لکھنا شروع کیا تھا۔ میں جو مذہبی مسلمان ہوں
کا شائق ہوں۔ طرفین کے دلائل کو بظور دیکھ رہا تھا۔
لیکن مدیر محترم نے کچھ دنوں سے باطل غلو شے ہی
اختیار کر لی اور مکتبہ زیر بحث ادھر ادھر سا رہ گیا۔

کئی سال ہوئے ایک بہائی نے رسالہ بہائی میگزین
میں اسی مکتبہ قیامت کے متعلق ایک سوال کیا تھا
جس میں علماء دیوبند، بیانی اور دیگر مولوی محمد علی
امیر جماعت اہل حق، مرزا محمود احمد خلیفہ قادیاں
اور محترم مدیر صاحب اہل بیت کو مخاطب کیا گیا تھا
میرے نزدیک دیوبندی علماء ہوں یا بریلوی اور دیگر
اس مسئلہ قیامت کے متعلق کچھ بت نہیں لکھ سکتے۔
کیونکہ ان کو ان مناظرات سے دلچسپی نہیں ہے۔ البتہ
امیر جماعت احمدیہ لاہور اور خلیفہ صاحب قدیان کو
مذہبہ دعووی ہے کہ وہ دنیا کے تمام مذاہب پر دیوبندیوں
کر سکتے ہیں۔ نیز قرآن وانی میں بھی اپنے آپ کو بانی
فرقہائے اسلام سے اعلیٰ پائے پر نمایاں کرتے ہیں۔
لیکن قیمتی سے ان کے راستے میں ایک بہت بڑا
پتھر خاں ہے۔ جسے ہٹا دینا ان کی طاقت سے باہر
ہے اور وہ یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب مدعی مسیحیت
نے خود اپنی کتاب میں قیامت کی آیات کو اپنے اور
اپنے زمانے پر چپاں کیا ہے۔ اور پھر لطف یہ کہ کسی

مدیر محترم حضرت علامہ اسماعیل شہید دہلوی (بہائی)
مکتبہ عمدة المؤمنین جہاں علی العین حضرت علامہ
شمس العلماء سید نجمین معروف بہ میاں صاحب مدعی مسیحیت
دہلوی کی بے بدل تصنیف معیار الحق کی طرف اشارہ کرتے
ہیں مکتبہ مدرسہ احمدیہ آرا مرحوم دہلوی

قوم اسی سے قوم ہے اور قوم کی یہ شان ہے	قوم اور اس سے الگ ہو قوم کی یہ جان ہے
قوم کے افراد میں افسوس اب ایسا نہیں	یہ نفاق باہمی اچھا نہیں اچھا نہیں
مردان قطروں کا کیا جمل کے ایک دیا نہیں	مول ان ذروں کا کیا جو مایہ معبر نہیں
ارتباط باہمی میں ہے صفت اسیر کی	راز یہ کویاں بتا دینگی تجھے زنجیر کی
قوم کے لذت جگر کا دل نہ ہو کیوں پاش پاش	قوم میں کچھ جس نہیں ہے قوم اک بے جان لاش
قوم کے افراد میں آہائے احساس کا شش	پھوٹ سے آپس کی پردہ قوم کا ہوتا ہے ناش
مستحق ہوتا نہیں ہوں میں کسی کلم پر	چاہئے کہی نظر ہر کام میں انجام پر
اب وہ پہلے سے نہیں آئے نظر اہل حدیث	بدعتوں سے کرتے رہتے تھے خدا اہل حدیث
سنوں پر بان سے رہتے تھے کمر اہل حدیث	دین کی خاطر کٹا دیتے تھے مراہل حدیث
وہ مجسم صدق تھے اور عشق تھا ان کا شعار	مثل پروانہ وہ شمع دیں یہ ہوئے تھے نثار
یا دایا میگہ تھا حال زبوں اسلام کا	ہو گیا تھا جرم لینا اس مقدس نام کا
پردہ حلا تھا جو رہندوستان میں اہنام کا	دار کس نے کھایا مونہ پر تیغ خوش آشام کا
اللہ اللہ وہ شہید دہلوی کا تھا جگر	مربع دیں کو کیا مازدلو سے بیچ کر
نکسیم زدگی ہوتی ہے نہ عز و جاہ کی	کالوں کے دل میں ہوتی ہے تڑپ اللہ کی
منزلیں دشوار ہوتی ہیں بہت اس راہ کی	اس میں حاجت ہوتی ہے اک مرد حق آگاہ کی
پھر یہ ذکر کرنی پڑی آگے جسراٹھل کو	شرط لیکن یہ ہے تجھ میں کوئی اسمعیل جو
مکتشف تو نے کئے اسرار بہان حدیث	تو ہی ہے روشن گر شمع شہستان حدیث
تھے ترے اسلاف جان و دل سو قربان حدیث	ہاتھ سے چھوٹے نہ تیرے دیکھ دایان حدیث
دیکھ بھی تاریخ کا اپنی آلت کر تو درق	تو ہی نے قائم کیا آفاق میں معیار حق
طالبان علم کو تھا اُس تجھ سے بالعموم	تھری طرز درس کی تھی شرق سے تا غرب دعووم
آستان پر پھر ترے خلق خدا کا ہوجوم	آج کھل جائے اگر اک مرکزی دار العلیم
نام آرا درج ہے تاریخ کے لوراق میں	مدیر محترم اس شہر کا مشہور تھا آفاق میں
وہ بکلی غافل بہت کچھ قوم تو اب بھی سنبھل	قومیں کچھ تھیں تجھ سے وہ گیش آگے نکل
عوم کی سستی غضب ہے اچھوڑ یہ نیت و حل	منزلیں آسان ہو گئی کہہ کے بس اللہ چل
تو بھی اوروں کی طرح بھٹکی ہے باللہ العظیم	دیکھ تیرے سامنے ہی ہے مراط المستقیم
قوم کو افراد میں پیدا تو رہا و اتصال	یہ نہیں ہوتا تو پھر تیری ترقی ہے محال
یہ تو ہیں کیونکہ کہیں تجھ کو نہیں اس کا خیال	ہوتا جاتا ہے ترے تحت جگر کا جی نہ مال
ضعف کے آثار میں چہرے کا ہے کچھ رنگ فن	جودا عظم نسخے میں لکھا ہے نعرے کا درق
قوم تو کچھ بھی ہو لیکن ماشاء اللہ ہے غیور	ہے زمانے میں مسلم آج تک تیرا شور
منزل مقصود تک پہنچگی اک دن تو ضرور	ہوگا پھر تجھ پر نزول رحمت رب غفور
پھر جہاں میں غلبہ ہوگا خدا کے نام کا	دور پھر آکر رہیگا غلبہ اسلام کا
قوم اب تجھ کو دے دینا بہت دشوار ہے	تو کبھی سوئی ہوئی تھی اب نگر بیدار ہے
ظہر نہ تو دریا حادث کا اگر ذخار ہے	مونہ سے نکلا نعرہ تکبیر بیڑا پار ہے
آمد و مبتل ہے فضل ایزدی دائم ہے	قوم ہوا اور قوم کا تحت جگر قائم ہے

خوف سے یہ بھی تحریر فرما گئے ہیں کہ قیامت کی آیات
دونوں طرف کام میں لائی جائیں گی۔ چنانچہ آپ کے
الفاظ یہ ہیں :-

ولنفتح في الصور نضعي من في السموات وال
في الارض الا ما شاء الله ثم لنفتح نعيمه اخبرني
فاذا هم تمام يخبرون - يا ايتي ذو الوجوه من
قيامت سے بھی ظلمت رکعتی ہیں اور اس عالم سے بھی
رشد و آفاق القرآن و شریعت جامع ہمارے

نظارہ ہے کہ جب اون کے پیرو مرتد نے اس امام
مٹلے میں دو کہتوں میں پاؤں گنبا ہوا ہے تو مرتد
بچار سے کیا کر سکتے ہیں اور اون کا ذاتی علم یہاں
کس کام آ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تادیبانی اور لاجوری
اصحاب اہل بیت اے اصولی بحث نہیں کر سکتے۔ میں
یہ الفاظ علی وجہ البصیرت کہہ رہا ہوں۔ کیونکہ مجھے
معلوم ہے کہ ڈاکٹر بشا۔ شہد مولوی عمر الدین، مولوی
محمد ونہ، مولوی فضل الدین وغیرہم نے وقتاً فوقتاً
کیا لکھا ہے اور کیا لکھتے رہتے ہیں۔ گویا وہ بیباکیت
پر استراحتی تو کرتے ہیں لیکن اصولاً اپنے عقائد کو
اون کے مقابل میں پیش نہیں کر سکتے۔ انصاف سے
دیکھئے تو یہ بات کس قدر افسوسناک ہے۔

الذین فی دیکر حضرت مولانا میرا الجدریث مدظلہ
کی ذات گرامی پر مرید۔۔۔ تھا بقول شخصہ سے
ہم مریدوں کی بہ تمہیں پہ نکاح
تم مسیحا بنو خدا کے لئے
چنانچہ آپ نے جواب دیا اور بحث میں رہتا وقتاً حصر
لینے لگے۔ لیکن آخر کار ماکمل ہو چکا ہو گیا۔ یہاں تک کہ
پیامبرؐ بابت فروری ۱۹۰۹ء بایں الفاظ ایک مضمون

۱۷۰

فتاویٰ

س عسک { زید کہتا ہے کہ تعزیہ کی رسم ہندوستان میں اس لئے بہتر ہے کہ اس کے نکلنے سے کفار ہند پر ایک قسم کا رعب طاری ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں سے خائف رہنے لگتے ہیں۔ عمرو کہتا ہے کہ بھائی ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس کے نکلنے سے ہمارے ہندو بھائیوں کو دین اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ چنانچہ بعض اہل ہند کو کہتے سنگا گیا ہے کہ یہ مسلمان جو ہم کو بت پرست، عورت پرست آتش پرست وغیرہ ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ کیا اکثر مسلمان جو اپنے آپ کو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تعزیہ پرست، قبر پرست، پیر پرست نہیں ہیں تو ہم اور ان مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ لہذا ان بدو (زید و عمرو) میں کون حق بجانب ہے؟

دفعیل احمد خیردار (الہدیث)

ج عسک { تعزیہ کی رسم نہایت قبیح رسم ہے۔ اس سے کفار ہند پر رعب کی بجائے بزدلی کا شبہ ہوتا ہے۔ کیونکہ رونا، دادیلا کرنا، فوہ کرنا جہاد و قوم کا کام نہیں۔ یہ کام عرب میں عورتیں کیا کرتی تھیں اہل ملک ہند میں بھی عورتوں کا فعل ہے۔ مردوں کا کام نہیں۔ اس کے علاوہ یہ رسم احکام اسلام کے خلاف ہے۔ اس رسم سے غیر مسلموں کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی ہی ہے۔ اور یہ لوگ بزدلوں کے بے ادب سبے ہیں۔ بہر حال یہ رسم بہت بری ہے۔ اگر اس میں کچھ بھی حسن ہوتا تو اہل بیت اس کو جاری کرتے۔ جب انہوں نے اس کو جاری نہیں کیا بلکہ صدیوں بعد جاری ہوئی ہے۔ تو اس کے قبیح ہونے میں کیا شبہ ہے۔ اللہ اعلم!

س عسک { ماہ محرم الحرام کے اول عشر میں اگر کوئی شخص شربت یا چادل مثلاً زردہ یا پلاڑیادنی اللہ کے نام کی کہے ادا اپنی زبان سے بھی اللہ کے نام کی بتا لیکن اس کھانے پر فاحشہ مردہ یعنی فاحشہ کو دیکھتا

دیکھی کے اوپر دعا کے طریقہ پر اٹھا کر سورہ فاتحہ سورہ اخلاص۔ معوذتین۔ درود شریف وغیرہ پڑھ کر اس کھانے اور پڑھنے کا ثواب پڑگان دین کی ادواح کو پہنچائے یا اسی ماہ محرم الحرام یا سال تمام کے ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو لوگوں کو کھانا کھلائے تو ایسے شخص کے اس قسم کے کھانے میں شریک ہونا چاہئے یا نہیں؟ اور کیا ایسا شخص ثواب کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کھانا کھلانے کا منون طریقہ تحریر فرمائیے؟ (سائل مذکور)

ج عسک { ماہ محرم میں شربت، چادل وغیرہ جو پکائے جاتے ہیں۔ یہ اہل بدعت کی رسم ہے۔ اہل سنت کو اس میں شمولیت نہیں چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے من تشبه بقوم فهو منهم۔

کھانا کھلانے کا منون طریقہ یہ ہے کہ غرباء مساکین کو کھلائے بعد ان سے دعا گرائے۔ مگر ایام تعزین کے بعد تاکہ ان سے مشابہت نہ ہو۔ اللہ اعلم!

س عسک { اگر کوئی شخص بچہ پیدا ہونے یا بیماری کی حالت میں اس قسم کی منت مانے کہ اگر میرے لڑکا پیدا ہوگا یا خیر لڑکا بیماری سے اچھا ہوگا تو میں نکال پیر کی قبر پر چادر اور پھیلی چڑھاؤنگا یا نشان تعزیہ پر چڑھاؤں گا۔ کیا اس قسم کی منت مذکورہ بالا کاموں کے پورا ہو جانے پر ادا کی جائے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس منت کو کس طرح پورا کیا جائے؟ کیا ایسی منت مانتی از دوسرے شرع جائز ہے؟

ج عسک { یہ نذرینہ اللہ ہے۔ اس کو پورا کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ لا نذر فی معصیۃ اللہ۔ ایسے سائلوں کو تعویذ الایمان پڑھنی چاہئے۔

س عسک { حدیث شریف میں آیا ہے بے غدا دی کو مسلمانوں کے قبرستان میں نہ دفنانا اور نہ جناز کی نماز پڑھنا۔ اس صورت میں شاہی کرنا کیسا ہے؟ (ایک سائل)

ج عسک { حدیث شریف میں یہ مضمون نہیں ہے ہر صاحب جلدانی قدس سرہ کی کتاب میں ہے۔

لا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین واللہ اعلم! س عسک { امام رکوع میں گیا۔ اس وقت کوئی رکوع میں شامل ہو جائے۔ تو وہ رکعت رکوع میں شامل ہونے والے کو ملی یا نہیں؟ اگر رکعت مل گئی تو یہ ظاہر فرمادیا جائے کہ بلا سورہ فاتحہ کے کیونکر رکعت ہو گئی۔ اور اس رکعت کے ایک رکن یعنی قیام میں امام کی اقتدا نصیب نہیں ہوئی کسی ایک رکن کے اقتدا فوت ہو جانے سے وہ رکعت کیونکر پوری ہو جاوے گی؟ (عبدالمجید شیرماستر ضلع بلند شہر یوپی)

ج عسک { جس رکعت میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ رکعت نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا صلوة لمن لم یقرأ بقاۃ الکتاب (کتب حدیث) یہی کی روایت میں خلف الامام کا لفظ بھی صحیح سند سے مروی ہے۔ تحقیق یہی ہے کہ کسی نمازی کی کوئی نماز یا نماز کی کوئی رکعت بدون فاتحہ کے نہیں ہوتی۔ بعض علماء کا مذہب ہے کہ رکوع میں شمولیت سے رکعت ہو جاتی ہے۔ اللہ اعلم عند اللہ!

س عسک { زید صرف فرض روزے رکھتا ہے اور اس عید نماز بھی پڑھتا ہے۔ رمضان کے بعد صرف جمعہ پڑھنے لگ جاتا ہے۔ نیز وہ شریک نہیں کرتا۔ تو وہ جنت میں جائیگا یا نہیں؟

ج عسک { قرآن پاک میں عام ارشاد ہے۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ جمعہ کا ثواب ملے گا باقی نمازوں کے ترک سے مجسم حدیث اس پر کفر عائد ہوگا۔ جنت میں داخل کرنا یہ رب العزت کا اختیار ہے۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

یفعل اللہ ما یشاء۔ اللہ اعلم!

س عسک { ڈاڑھی کا منڈانے والا دھتکہ دانیالا برابر ہے یا کچھ فرق ہے۔ مثلاً ایک بڑی ڈاڑھی ہے اس میں لمبے لمبے بال ہوتے ہیں ان کو کٹوا لیتا ہے اہل ایک بالکل چھوٹی خفیف کر لیتا ہے۔ ان کے

ج عسک { ڈاڑھی منڈانے والے اور کٹوانے والے میں بہت فرق ہے۔ ایک تو بڑے ہی کا شارب اور دوسرا نشان رکھتا ہے۔ مقدار شری سے کم کرنے والا ہی

۲ مخالف سنت ہے۔ مگر مذکورہ بالا جنت پر لاجبت ہوتا ہے۔

ملکی مطلع

حالات جنگ

جاپان اپنی تیکریوں میں بدستور مصروف ہے۔ اس نے ہندوستانی وسیع میں صلح کرادی ہے۔ جنوبی چین کے ساحل پر بھی کئی مقامات پر قبضہ کر چکا ہے سنگاپور پر ابھی تک اس کی طرف سے کوئی اقدام نہیں ہوا مگر اس کا خطرہ بدستور موجود ہے۔ چنانچہ جاپان کی فوجیں سنگاپور کے قریب بحر الکاہل کے جزائر میں جمع ہو رہی ہیں۔ جاپان کا وزیر خارجہ کسی ضروری مشورہ کے لئے ماسکو چلا گیا ہے۔ جہاں سے وہ برلن اور روم بھی جائیگا۔ یہ توہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ جاپان کی یہی فوجی حرکت کسی خاص غرض سے ہے۔ چنانچہ اس کی تصدیق روزانہ واقعات سے ہو رہی ہے۔ سنگاپور کی حفاظت کے لئے برطانیہ، امریکہ اور آسٹریلیا کی فوجیں بحر الکاہل میں موجود ہیں۔ جرمنی اپنے بڑے حملے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ اس کی بیخک

انگلستان کے کئی شہروں پر جرمنی کی طرف سے بمباری کی گئی۔ متعدد اشخاص زخمی و ہلاک ہوئے۔ جب سے جنگ یورپ شروع ہوئی ہے۔ سینکڑوں مرتبہ یقیناً ایک دو سرے پر بمباری کر چکے ہیں۔ ہم دور بیٹھے ان ہولناک حادثات کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ انگلستان میں مقیم ایک ہندوستانی طالب علم نے اس بمباری کے چشم دید حالات اخبارات میں شائع کرائے ہیں۔ ہم اس مضمون کا ضروری حصہ اخبار "ہندوستان" سے نقل کر کے ناظرین "الہدیت" تک پہنچاتے ہیں۔ تاکہ وہ اندازہ لگا سکیں کہ جنگ ایک انسانی فساد ہے۔ اس سے کس طرح بنی آدم کی تباہی و بربادی ہو رہی ہے۔ بہر حال نامہ نگار لکھتا ہے کہ "جس طرح اچانک ہم لوگوں نے اپنے آپ کو

اس خطرناک ماحول میں گھل بٹھایا یا اس کا
 سامنا نہ کرنا مشکل ہے۔ جو من طیارے نہ صرف
 لندن کے فوجی متعزوں ہی پر حملہ کر رہے تھے
 بلکہ گرجا گھر، ہسپتال، اسکول اور شہریوں کے
 مکانات بھی ان کی بیماری کی نذر بن رہے تھے۔
 ہم ایک ایسی دنیا میں زندگی بسر کر رہے
 تھے۔ جہاں کی ہر سکون فضا ہر آن آتشیں
 ہوجاتی تھی اور عالی شان عمارتیں راکہ اور
 ایٹموں کا ڈھیر بن جاتی تھیں۔

شام کا اندھیرا اچھاتے ہی ہوائی حملے کے
خطرے کے محلِ مجنّے شروع ہو جاتے تھے۔ لندن
کی پہلی خوفناک اور نہ بھولنے والی بیماری کا
تجربہ کرنے کے بعد ہم لوگوں نے طے کر لیا تھا
کہ یہ رات ہم خانے میں بسر کر لیتے۔ چنانچہ خطر
کا الام جو ہے یہی اس چوڑے سے کمرے میں
جٹائیوں، کمبلوں، تکیوں اور چادروں کا انبار
لگ گیا۔ اور ہم نے فرش پر بستر لگا کر ایک دوسرے
کی ٹانگوں پر سر رکھ کر سونے کی کوشش کی لیکن
نیند نہ آ سکی۔ بہت تاریکی میں آنکھیں کھولے تو
سوچتے رہے۔ کیا تم کو کچھ سنا ہے؟
وہ سحر انگیز سکوت ٹوٹ گیا۔ ہر آواز کا آؤف
دماغ اور ہر سے کاؤں کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوا۔
ایک لمحے کے وقفے کے بعد کسی نے کہا: "نہیں"
شاید سڑک پر سے کوئی کار گزر رہی ہے۔ پھر
ہم یہ سوچ کر اپنے خیالات کی دنیا میں کھو گئے
کہ کون جانتا ہے۔ آئے والی صبح ہمارے لئے
کیا پیغام لائے گی۔ بیمار طبیبوں اور طیارہ شکن
قوتوں کے دھماکوں اور گرجوں نے ہمارے
خیالات کا سلسلہ منتشر کر دیا۔ لیکن آخر کار
ہم لوگوں کو نیند آ ہی گئی۔

ایرا بھائی دوسری منزل پر تھا۔ اس نے
اشٹمان کی تیار دی کی وجہ سے تہہ خانے میں سونے
سے انکار کر دیا تھا۔ یکا یک اوپر سے اٹکی آواز
آئی۔ آگ لگانے والے بہرے یہ سنتے ہی ہم سب

اٹھ گھڑے ہوئے۔ اور باہر اگر ایک تپلی سی
گیلری میں چھپ گئے۔ جیسے ہی ہم گیلری میں
پہنچے۔ اوپر ایک نازنی طیارے کی ٹوکر اڑا ہٹ
کی آواز آئی۔ ہم بالکل ساکت ہو کر دیوار سے
لگ گئے۔ ایک لمحے بعد کوئی گرجتی ہوئی چیز
پہنچے گری۔ لحظہ لحظہ اس کی گرج تیز ہوتی جا رہی

تھی۔ ایک - گنڈ کے بعد جو ہیں ایک برس معلوم ہو۔ یا تھا۔ ایک خوفناک دھماکا ہوا۔ اور ہیں ایسا معلوم ہوا کہ ہمارے اوپر اینٹوں پتھروں کا ایک ڈھیر آگرا ہے۔ ساری عمارت لرز گئی۔ اور ہمارے کچھ ساتھی زمین پر گر پڑے۔ اس کے بعد ایک مسلسل گرج سنائی دی۔ اور گیلری گرد و غبار سے بھر گئی۔ ہم جس کمرے میں ہو بھاگ کر آئے تھے۔ اس کے در و دیوار ٹوٹنے اور جلنے لگے۔ گرد و غبار کے بادل لمحہ بلمہ کشیف ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ ہمارا دم ٹھٹھنے سے لگا۔ گرد و غبار آنکھوں، ناک اور منہ میں گھس گئی۔ کچھ دیر بعد دیواروں اور چیتوں کے گرنے کی آواز کم ہو گئی اور ایک سکوت چھا گیا۔ جس میں ہم دلوں کو مضطرب کرنے لگے کہ ہم ابھی زندہ ہیں۔ پھر ہم ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ سب محفوظ ہیں یا نہیں۔“

دہلیب نسران لاہور ۲۲ فروری ۱۹۴۵ء

یہ واقعات سن کر ناظرین اندازہ نکال سکتے
تھے کہ بمباری کے وقت وہاں کے - بننے والوں پر کیا
جوڑتی ہوگی۔ مگر ابھی یہ سلسلہ ختم ہوتا نظر نہیں آتا
جو سن اپنا بڑا حملہ جو کسی وقت انگلستان پر کرنا
چاہتا ہے وہ ان حملوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہو گا۔
نئے دن جو تے رہتے ہیں۔ ادھر حکومت برطانیہ
بلکہ اپنے ملک کے دفاعی انتظامات
کر چکی ہے۔

اس ہفتے برطانیہ کے ہوائی جہازوں نے نائیرو
 مائل کے قریب ایک جوہرہ ٹھوس پیرائیٹک مایاب
 پایا۔ جرمنی کے ہتھیاری جہازوں کو غرق کر دیا۔
 نینتیدی بنائے۔ کہا جاتا ہے کہ برطانوی جہاز

سفر ہمدردم حضرت شام : از مولانا شبلی نعمانی مرحوم . قابل ملاحظہ کتاب ہے ۔ قیمت نمہ ۔ پتہ : - شیخ ابوالہدیث انور

نے یہ حملہ مندرجہ ذیل تین بڑے مفاد کو ملحوظ رکھ کر کیا
(۱) پھل کاتیل تیار کرنے والے کارخانے کو تباہ
کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ پھل ٹیکسیرین بنانے میں کام
آتا ہے۔ جس سے گولہ بارود بنتا ہے۔

(۲) ان جزائر میں جرمن استعمارات کو تباہ کر دیا جائے
(۳) ناروے میں ماہی گیری کے جرمن انتظامات کو
دہم برہم کر دیا جائے۔

اخبارات کا بیان ہے کہ اس حملے میں مذکور
تینوں مفاد بڑی حد تک حاصل ہو گئے۔

بڑی مکی کی ساری فوج اس وقت
محاذ بلقان پر لگ رہی ہے۔

کے جرمنی سے مل جانے کی وجہ سے برطانیہ نے اس
اپنے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ برمنی یونان پر حملہ
کرنا چاہتا ہے۔ نازی فوجیں یونان کی سرحدوں پر
جمع ہو گئی ہیں۔ جرمنی نے یونان کے ساتھ چار مطالبات
پیش کئے ہیں۔

(۱) یونان برطانیہ کے ساتھ معاہدہ توڑ دے۔ (۲)
یونان جرمنی کو اپنے ہوائی اور سمندری اڈے دیدے
(۳) یونان جرمنی، اٹلی اور جاپان کے معاہدے میں
شامل ہو جائے۔ (۴) یونان سلاوینیکا کو آزاد بندرگاہ
قرار دے۔

آج ۹ مارچ تک یونان کی طرف سے جرمنی کے
مطالبات کا جواب نہیں دیا گیا۔ مگر بلجاریہ اور
یوگوسلاویہ کے جرمنی کے ساتھ مل جلنے کی وجہ سے
یونان پر قبضے کا خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ یونان کی فوجات میں
برطانوی افواج کا بہت زیادہ حصہ ہے۔ اگر یونان نے
برطانیہ سے تعلقات توڑ لئے اور جرمنی سے مل گیا تو
بحیرہ روم میں جرمنی اور برطانیہ کے درمیان سخت جنگ
ہوگی۔ اگر یونان نے ان مطالبات کو ٹھکرا دیا، جیسا کہ

بعض سیاسی لوگوں کا خیال ہے تو سب سے پہلے
میدان جنگ یونان کی سرزمین بنے گی۔ بلقان کے گاؤں
جرمنی، برطانیہ کے مابین جنگ شروع ہوگی تو تصادم
جہالت نہ بدست ہوگا۔ کیونکہ فریقین جنگ اس محاذ پر

اپنی پوری طاقت خرچ کریں گے۔ یونان سے گزر کر
جرمنی نے سویرین پر قبضہ کرنے کی کوشش کر چکا جس کے
متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ہندوستان کا مغربی دروازہ ہے
اور ہندوستان کو ہندوستان کے لئے مشرقی دروازہ

قرار دیا جاتا ہے۔ فوجی ماہرین کا بیان ہے کہ ان
دونوں دروازوں کی حفاظت خود ہندوستان کی
حفاظت ہے۔ اسی لئے حکومت برطانیہ نے ان دونوں
دروازوں کا حفاظتی انتظام نہایت اعلیٰ پیمانے پر
کر رکھا ہے۔

محاذ بلقان کے متعلق اس صفحے کوئی اہم اطلاع
نہیں آئی۔

جیشہ دہلی لینڈ کے محاذوں پر جنگ جاری ہے
تاہم یہ کسی ایک اطلاع منظر ہے کہ اٹلی کے ہزار سپاہی
سکوسیتہ بھاگ کر شاہ جیشہ کی ذلت میں آٹے میں
اطالوی شاہی لینڈ میں برطانوی فوجوں کو شان دار
فوجات حاصل ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اب تک ایک لاکھ
مربع میل علاقہ پر قبضہ کر چکی ہیں۔

جنگ اور ہندوستان کے محاذوں میں بھی
دفعہ جنگ کیلئے کوشش

جاری ہے۔ حال ہی میں صوبہ یوپی کے تمام تعلیمی اداروں
کے افسران اعلیٰ کو اطلاع دی گئی ہے۔ ہوائی حملوں سے
بچاؤ کے لئے پناہ گاہیں بنانے کی سکیم پر عمل کیا جائے
حکومت پنجاب کی طرف سے تو یہ ہدایات آج سے
بہت عرصہ پہلے جاری ہو چکی ہیں۔ چنانچہ امرت سر میں
آج کل سکولوں کے استادوں کو ہوائی حملوں سے بچاؤ

کے لئے روزانہ ایک گھنٹہ تعلیم دی جاتی ہے۔ شہر میں
آگ بجھانے کے لئے نئی ساخت کے انجن خریدے
گئے ہیں۔ علیٰ ہذا اقیاس ہر جگہ مناسب انتظامات کئے
جائے ہیں۔

قانون تجارتی ملازمان

پنجاب میں یکم مارچ
سے جو نیا قانون
جاری ہوا ہے۔ اس کا مطلب واضح نہ ہو سکتا ہے
عوام میں مذہب پیدا ہو رہا ہے۔ اخبارات میں اسکی
تشریحات جو شائع ہو رہی ہیں وہ ایک دوسرے سے

مختلف بلکہ بالکل متضاد ہیں۔ حکومت پنجاب نے استدعا
ہے کہ اس کی مزید تشریح بذریعہ سرکاری اعلان شائع
کر دے۔ تاکہ عوام خواہ مخواہ اضطراب میں نہ رہیں۔
اس بارے میں ان دو امور پر روشنی ڈالنا نہایت
ضروری ہے۔

(۱) مالک دوکان یا اس کی دوکان میں شریک
رشتہ داروں کو بھی ہفتے میں ایک دن نالغہ کرنا
ضروری ہے یا نہیں؟

(۲) دوکان کھولنے اور بند کرنے کے متعلق خاص
اوقات کی پابندی کا اطلاق ان دوکانوں پر بھی
ہوتا ہے جہاں خود مالک یا اس کا کوئی رشتہ دار
بھیشتا ہو۔

اگر بالفرض ہفتے میں ایک دن ناغہ بہر حال منوہر
ہو تو حکومت کو چاہئے کہ قسماں، پان فروشوں
اور ہٹو انڈین دانتا، وال، چاول، نمک مروج بیچنے
والوں کو اس نالغے سے مستثنیٰ قرار دے۔ جیسے
دو دفعہ فروشوں اور دو فروشوں وغیرہ کو مستثنیٰ قرار
دیا ہے۔ کیونکہ ان دوکانوں کے ہفتے میں ایک دن
بند ہونے کی صورت میں پبلک کو سخت تکلیف برداشت
کرنی پڑے گی۔ حالانکہ پبلک مفاد کو ملحوظ رکھ کر
اسی قانون میں بجلی گھر اور واٹر ورکس کے ملازمین
کو مستثنیٰ ٹیڑا یا گیا ہے۔ یعنی ان کو چون گھنٹے کی ہفتہ
دما سوایوم تعطیل یا نو گھنٹے روزانہ کی رعایت
نہیں دی گئی۔

معتمد میاں سلطان احمد

انسداد اگر کسی دہودی۔ اس کتاب میں
گناہوں کی قیس۔ ان کے مکمل حالات بیان کر کے
ظاہر کیا ہے کہ تندرست اور بڑے کئے گناہوں کو بیک
دیکر ان کو بیکار بنا کر ملک اور قوم پر بوجہ ڈالنا ہے
پھر اس مرض کے دور کرنے کے طریقے بھی بتا کر
قوم کو ان پر عمل کرنے کی تائید کی ہے۔ ضرور مطالعہ کر
اس کی اشاعت کیجئے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت
ایک روپیہ پتہ۔ خیبر دفتر الحمدیٹ امیر

شبابی

جسمانی اور دماغی طاقت کا سرچشمہ

دل کو تقویت پہنچاتی ہے	قبل از وقت بڑھاپے سے بچاتی ہے
بھوک لگاتی ہے	حافظے کو تیز کرتی ہے
تازہ اور زندہ خون پیدا کرتی ہے	اعضائے رئیسہ کو فرحت بخشی ہے
جگر کے فعل کو بیدار کرتی ہے	دماغ کو بے حد ذہین بناتی ہے
ضعف باہ کو دور کرتی ہے	فعل مضمر کو درست کرتی ہے
فشی، جوڑاؤ، بخنے کو جڑ سے اکھاڑتی ہے	بدن کو نو لاد کی طرح مضبوط بناتی ہے
بھون، وحشت اور بے حسی کا ازالہ کرتی ہے	نزلہ، زکام اور منہ کی بہہ کو رفع کرتی ہے
سکات اور افسردگی کا خاتمہ کرتی ہے	تپا، جہیز، جہیز کی لہر دوڑا دیتی ہے

مروانہ طاقت جو ان کی صحت کیلئے بیش بہا ہے

قیمت فی شیشی (3/8) ہے مع محصول ڈاک

ملنے کا پتہ :- انڈین میڈیکل کمپنی امرتسر

مومیائی

محترم علامہ اہل حدیث و ہزارہ خریداران اہل حدیث
علامہ ابن دناہ تازہ تازہ شہادت آتی ہے۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دوق۔ درمکھانی، ریزش، کمزوری، میز کو رفع کرتی
ہے۔ گردہ اور شاہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور
وجہ سے جن کی کمزوری دہ ہوان کے لئے اکیر ہے۔ دو چار
دن میں مدد موقوف ہو جاتا ہے۔ کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ اثر ہے۔ چوٹ لگ جانے کو تھوڑی سی کھانسی
سے دردموقوف ہو جاتا ہے۔ مرد و عورت۔ بچے۔ بوڑھے
اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف لہر کو عصارہ پیری کا
کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چٹانک
سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چٹانک (جو ایک ماہ
کے لئے کافی ہے) ایک۔ آدھ پاؤ لیکھ۔ پاؤ بھر سے مع
محصول ڈاک۔ مالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
ایک چٹانک سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک لیکھ
پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ یہ بھی ایک پاؤ سے کم مدد نہ کیا جائیگا
اور نہ ہی بندہ یہ دی۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی حکیم محمد حسین صاحب بونڈھیوار۔ آپ کے یہاں سے
اس سے قبل کئی مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں۔ ماشاء اللہ تیرہ مرتبہ
شابت ہوئی۔ لہذا عرض ہے کہ یہ ہے مریموں کے واسطے اور
چھ چٹانک ارسال فرمائیں، (۸۰ جنوری ۱۹۴۱ء)
جناب محمد اسرار علی صاحب ٹیٹا انڈسٹریز۔ آپ کی مومیائی
کی قرین و شریف حکایت دیگر کئی شخص کی کہانی سامعین نے
چھ چٹانک منگوائی تھی۔ چھ چٹانک سال فرمائیں۔ (۱۰ جنوری ۱۹۴۱ء)
جناب مولوی ابو مدین عبدالعزیز صاحب محمد پور شریف۔ آپ کی
مومیائی چھ کئی دفعہ بندہ نے استعمال کی۔ بقصد فائدہ خواہ۔
آپ سے پاؤ چھ مومیائی ارسال فرمائیں، (۱۰ جنوری ۱۹۴۱ء)
مولوی منگو رائے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان
پروہر اشرف دی پٹنہ، (۱۰ جنوری ۱۹۴۱ء)

مفت

ماہنامہ الاسلام مفت

ماہنامہ الاسلام جس میں تعلیمی، تاریخی، ادبی
اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کا چند
ایک روپیہ سالانہ تھا۔ اب صرف چار آنہ دہر کے
مکت آئے ہر ایک سال کے لئے جاری کیا جائیگا۔
پتہ :- منیر الاسلام، کشمیری بازار لاہور

چاند پل قوت موانہ کے لئے نہایت مجرب گولیاں جو کہ
جریان، اخلام، کمزوری، منہ، دل دماغ، جگر کو دور کر کے
کمزور کو جوانمرد بناتی ہیں۔ سرعت انزال، ذیابیطس، عیسی
کمزوری، قبل از وقت بڑھاپے کو دور کرتی ہیں۔ ۳۷ گولیاں
صرف ایک روپیہ۔ اس کے ہمراہ منہ، جو اشیاء مفت بھیجی
جائیں گی۔ (۱۰ جنوری ۱۹۴۱ء) کتاب قوانین صحت
(۲۰) مرمر کل الجاہز
پتہ :- فاضل طب سابق پروفیسر بازار اشرف امرتسر

منیر الاسلام، کشمیری بازار لاہور

کف کلر (کھانسی دور)

جو ہر قسم کی کھانسی خشک، تر، نئی، پرانی، ابتدائی و متدہ
نظر۔ دوسرے۔ نزلہ۔ زکام کے لئے نہایت مفید ہے۔
بیشمار مایوس مریض شغایاب ہو چکے ہیں۔ خوراک ایک گولی
صبح، ایک شام، قیمت صرف فی شیشی یکھ گولی غیر۔
۵ گولی ار علاوہ معمول ڈاک۔ باہر کیلئے شیشی گلدن
نی درجن بمثلہ شیشی خرید درجن سے
ترب و مقوی

دشمنی پہلی ہی خوراک خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے۔ دیرینہ گدا
بھرا گھر سرد سر کر آئندہ ہمیشہ کے لئے میاں بھری طرفین میں
جتنی الفت قائم ہو جاتی ہے۔ چند منٹوں کا استعمال
صورت انزال دیکر کمزور ہیں کہ دھڑکے قوت پیدا
کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ گولی صرف ۵۰ تا جوں
کیلئے پیشیشوں کی قیمت لہر علاوہ معمول ڈاک
نوٹ۔ تجارتی صابان نصف قیمت پیشی روانہ کریں۔
پتہ۔ ۱۔ نیجر دو اخانہ رحمانیہ ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب

دنیا کے رسالے

ابو محمد محمد رفیع فاروقی جوہری رحمت اللہ علیہ
ناظم و نیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے
باقیات صحائف کی مختصر فہرست پیش کی جاتی ہے۔ ان سے
فائدہ اٹھائیے کہ یہ مولانا کی روح کیلئے ایصالِ ثواب کا
مستطاب طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری تصانیف
بھی جلد قریب کی جائیں گی جو زیر طبع ہیں۔
دینی تعلیم عقائد مع احادیث اطلاق و مذاق
عقائد اسلام مع تصانیف حضرت مولانا مفتی اعظم دہلی
اسلامی تہذیب ۲ مفید الاطلاع ۱
نماز کی کتاب ۳ روزہ کی کتاب ۲
تحفہ اعکاف ۱۶ سیرۃ الرسول معلوم ۳
خطبوں کا مجموعہ اور دیہات میں جو کا جواز ۸
منزلت نفز۔ مشنری مولانا دوم کا عقائد انتخاب ۵
شرح قصیدہ بانس سواد، اذ علی اعلیٰ فاروقی ندوی ۲
آزادی اور انقلاب انقلابی شعور کے کام کا انتخاب ۵
دارہ مطبوعات طبعہ قضاہ، جون پور

کتب خانہ شریفہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیں

سوانح حسین شہید

اس کتاب میں سب سے پاؤں تک کی تمام سوانح
کے لئے نہایت آسان مختصر اور آسان لاشعور ہر ایک
مہربان نوجوان، خصوصاً مردوں اور عورتوں کی پیشکش
میاں یوں، مقوی باہ، مخلص منی، ملذذ طریقی، نشاط
مک، مضیق، مانع حمل، اولاد دینہ پیدا کرنا وغیرہ
کے غنی راز کبے نقاب کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی
موجودگی میں کوہِ راجوں اور ڈاکٹروں کی حاجت نہیں
ہوتی۔ اور اس کی مدد سے ہر شخص ایک مشہور و معروف
بن سکتا ہے۔ نیز تجارتی پیشکش ادویات کے فائدہ
گھر بیٹھے ہزاروں روپیہ پیدا کر سکتا ہے۔ قیمت
پیشی مع معمول ڈاک ایک روپیہ (دعہ)
پتہ۔ ۱۔ حکیم محمد سعید موسیٰ
نیمہ سرائے (E-B-R) بنگال

نشاط زندگی فوراً ان کے لئے مزید ہدایات اور
نیاب نوجوانانہ قیمت ۵ روپیہ

غزوی سفری حائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی عمر۔ پارہ ۸
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو
چار جلدوں میں

کا ہدیہ عنایت روپیہ۔ فی جلد ۲
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار
"الجہت" میں شائع ہو رہی ہے۔
مولانا عبد الغفور صاحب غزوی
محمد ایوب صاحب غزوی
مالکان کاہلیہ آوارا اسلام امرتسر

ہمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک مہینہ کی وصول
کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے ہمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی
خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھا جاتا ہے۔
ہمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

اور نیٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں ڈورائٹس اشخاص اپنی زندگی کا بہرہ کر کے بڑھاپے میں اپنی اپنی متعلقین کی
اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں۔ ویرہ کریں۔ بلکہ آج ہی اور نیٹیل کی پالیسی خریدیں۔
مزید معلومات کے لئے

اور نیٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشرنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی آفس بمبئی
کوٹھیں

نیمہ سرائے (E-B-R) بنگال

۳۱۔ مارچ تک امرت دھارا اور اس کے مرکبات امرت کا یا کلب چم قیت پر اور باقی سب ادویات و کتب نصف قیت پر ملیں گی :

اس کو کل پڑھئے امرت کا یا کلب

۳۱۔ مارچ تک مندرجہ قیمتوں سے چم قیت پر منگواویں

کایا کلب کے بہت سے نوجواب پڑائی کتب و یک میں لکھے ہیں۔ مگر ان کا ٹیک طریقے سے استعمال کرنا بہت مشکل ہے۔ تاہم قلیم پنڈت مالویہ جی نے جب کایا کلب کرایا تو ان کو ۴۰ دن تک بند کوٹھڑی میں رہنا پڑا۔ دوائی کوئی بہت نہ تھی۔ صرف آملہ کو ڈھاک میں پکا کر کھلایا جاتا تھا۔ مگر پر مزید بہت تھا۔ دیا ہر کوئی نہیں کر سکتا۔ اس طریقہ کے متعلق بھی ابھی بہت تحقیقات کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جیسا کہ کتب میں لکھا تھا ویسا فائدہ ہوا نہ تھا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ایسے کایا کلب کروانے کے واسطے کوئی انتظام کریں۔ دیکھئے کب مالک کی دیا جوتی ہے۔ اس چیز کی عوام میں بہت خواہش ہے اور اس کو پورا کرنا چاہئے۔ اس اشتہار کے ذریعے ہم ایسی ادویات شہر کر رہے ہیں جو کہ بلا کسی پرہیز کے کایا کلب ہو سکتی ہیں۔ فری صوفیہ ہے کہ ان کو دیر تک استعمال میں رکھنا چاہئے۔ ان کو جو استعمال کر لیا وہ خوش ہوگا اور دن بدن اپنے اندر پھرتی جوانی، خوشی محسوس کر لیا اور امراض سے دور ہو کر اس کا جسم پاک و صاف ہوتا جائیگا۔ ہم نے ان کی قیمتیں بہت تھوڑی رکھی ہیں۔ تاکہ ہر کوئی شخص خدا کی پیما کی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھا سکے۔ اور زیادہ لوگوں کے استعمال کرنے سے تھوڑا تھوڑا فائدہ ہونے پر کافی فائدہ ہم کو بھی مل جاوے۔ یہ کایا کلب صرف بوٹیوں یا نباتاتی اشیاء سے تیار جوتی ہیں۔

اس کو بھی ۶ ماہ سے روزانہ کھانا ہے۔ اس سے شدہ گاڑھا قابل اولاد دیر یہ خوب پیدا ہوتا ہے۔ جسم مضبوط اور تیز منہ، طاقت ور، سڈول ہوتا جاتا ہے۔ دماغ تیز ہوتا ہے۔ پہلی بھر کا گنایا ہوا ویرج دوبارہ جسم میں نمود کر آتا ہے۔ اور آدمی اپنے کو جوان محسوس کرتا ہے۔ یہ ان خورقوں کو بھی کھلائی جا سکتی ہے جو کہ کثرت..... کے باعث کمزور ہو گئی ہیں۔ سفید پانی جانے یا پر مہم سے دلی جوتی جاتی ہوں۔ یا کمزوری سے خون بہت جاتا ہو۔ بچوں کو یہ دوائی نہیں دے سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو قبض، بواسیر، زلہ، زکام وغیرہ کی شکایت تھی ہو وہ صبح امرت کایا کلب اور رات کو امرت کایا کلب استعمال کریں اور اپنے جسم کو کندن بنالیں۔ اگر ایسی کوئی شکایت ہو تو صبح کو امرت کایا کلب استعمال کریں اور شام کو کون جوتی استعمال کر لیں تو سونے پر سہاگہ بنے۔ عام اعضاء اور قومی دن بدن مضبوط ہوتے جاویں گے۔ قیت، اسکی بھی ایک پاؤڈر کی صرف ایک روپیہ دھم

۳۱۔ امرت کایا کلب
اور وہ ملنی ہادی کی امراض کا شکار ہیں۔ کبھی جوڑوں میں درد بھی کر میں درد کبھی ہاتھ پاؤں کا ہلنا۔ کبھی چلنے ہوئے لڑکھڑانا۔ بڑھاپا ایسے لوگوں پر پڑ جوتی سے آتا ہے اور کئی جوانی میں بوڑھے نظر آتے ہیں۔ اسکی خدا کا صرف ۱۔ ۱ ماہ سے ۳ ماہ سے اسکے فائدہ امرت کایا کلب کی طرح ہیں۔ جسم پر پھیراں کا آنا۔ ہالوں کا قبل از وقت سفید ہونا۔ داخل قبل از وقت ہلنا اور گرنا۔ بالوں کا جھڑنا۔ ضعف بصارت۔ پر مہم۔ دلاؤ کشینا۔ جویان۔ اختلام۔ مرعت۔ نامردی۔ بچوں کی کمزوری۔ قبض۔ ہضمی۔ زکام۔ زلہ۔ امراض جلد۔ دمہ۔ کھانسی گھٹیا۔ نفرس رگاؤٹ، رگھٹن۔ امراض جلد۔ سفید دل اور ناروا کھلنا۔ سفیدی کمزوری جسم۔ بواسیر۔ بلبی زلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ کو مفید ہے۔ قیت آدھ پاؤڈر ایک روپیہ

۳۱۔ امرت کایا کلب
یہ دوائی ۳ سے ۶ ماہ ہر روز صبح یا شام کو دودھ سے یا پانی سے یا شہد سے کھالیجے۔ اس سے مندرجہ ذیل باتیں ہوں گی۔ قبض دور ہو جائے گی۔ قبض کی عادت ہی جاتی رہے گی۔ بھوک بڑھے گی۔ کھانے کی رغبت ہوگی۔ اضمہ تیز ہوگا۔ پیٹ کی ہوا بوقوف ہوگی۔ دن بدن جسم پر پھرتی و طاقت بڑھتی جائے گی اور اگر جسم پر پھیراں یا سیاہی پن وغیرہ بڑھاپے کے آثار ہوں گے وہ دور ہوتے جاویں گے۔ دانت مضبوط ہونگے۔ منہ سے پانی بہنا یا بدبو آنا دور ہوگا۔ بال گرے بند ہوں گے۔ اگر بال جلدی سفید ہو گئے ہیں تو وہ چند ماہ میں سیاہ ہو جاویں گے۔ دماغ روشن ہوتا جاوے گا۔ آنکھوں کی روشنی بڑھے گی۔ خون صاف جوتا جائیگا۔ خوشی بڑھتی جاوے گی۔ دل خوش رہے گا۔ اور غمی کی طرف کم جاوے گا۔ جسم کے اندر مریت کی ہوئی کئی امراض دور ہوتی جاویں گی جیسے کہ پیشاب کی امراض پر مہم جویان وغیرہ دور ہوں گی۔ بواسیر۔ تلی۔ ٹپ۔ کھانسی جاتی رہے گی۔ نچا توینا ہو یا پھانا صاف آنا دوائی سے جانا رہے گا۔ طیریاں میں بھی اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ انفلو انزا۔ زلہ۔ زکام وغیرہ دور ہوں گے۔ مرگی۔ جڑوں۔ پاگل پن ہاتا رہے گا۔ مردہ عورت۔ جوان۔ بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ بچے اگر کمزور ہوتے جاویں۔ ان کو ہمارا کھانسی، قبض وغیرہ ہوتو ان کو یہ دوائی دینے سے بہت فائدہ ہوگا۔ قیت ایک پاؤڈر ایک روپیہ جو کہ ۴۰ دن سے ۸۰ دن تک کی غذا ہے۔ پیسہ ڈیڑھ پیسہ روزانہ ہر کوئی خرچ کر سکتا ہے۔

۳۱۔ امرت کایا کلب
یہ ان لوگوں کو دی جاتی ہے جو کہ اپنے ہر جوتی کو کیلچر بھی دیا وہ گنایا ہے۔ یا کم و پلا کمزور ہے۔ دھاؤ کشین ہو چکے ہیں۔ پھانا اختلام۔ جویان یا پر مہم ان کے جسم کو گھن کی طرح کمزور کر رہا ہے۔

شاکر دت شرما وید مالک امرت دھارا۔ لاہور !

المشا

انتخاب الاخبار

(۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء)

امرتسر میں پول کے موقع پر ہندو مسلم فساد ہونے سے ایک آدمی ہلاک اور چند زخمی ہوئے۔ پولیس نے حالات پر فوراً قابو پا لیا۔ شہر میں ایک ہفتہ کیلئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ ہر چوک میں پولیس کا پہرہ لگایا گیا۔ اس کے علاوہ گھوڑ سوار پولیس اہلچل میں شہر میں گشت کرتی رہی۔ بد وقتوں نے دور دراز ہڑتاز بھی کی۔ ۱۵ مارچ کو کادہ بار جاری ہو گیا ہے۔

لاہور میں عمر حیات خان تین سابق کشتیوں کی وفات پا گئے۔ آپ صرف فرزند خانوں کے والد تھے۔ آدھیل سر شاہ محمد بیٹا خان قیصر لاکوٹ دو اٹس چانسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ وفات فرما گئے۔ ہولی کے موقع پر اس سال ہندوستان کے کئی دیگر شہروں میں بھی فساد ہوا۔ بعض جگہ پولیس نے گولی بھی چلائی۔

بمبئی ۱۴ مارچ کو اعتدال بندہ روں کی ایک کانفرنس میں تجویز پاس کی گئی کہ حکومت برطانیہ اعلان کر دے کہ لڑائی کے بعد ہندوستان کو دہریہ نوآبادیات کی طرح آزادی دی جائے گی۔

پنجاب پولیس نے برطانیہ کے ہوائی بیڑہ کے لئے دو جہاز خریدنے کے لئے ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ دیا ہے۔

شیخ حسام الدین احرار بیہ راولپنڈی جیل سے راکر دیئے گئے ہیں۔ لاہور ٹیکورٹ نے آپ کی سزا گھٹا دی تھی۔

آسام کے ایک ڈپٹی کمشنر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل قریب میں جاپان کی طرف سے آسام پر ہوائی حملہ ہو سکتا ہے۔ جاپان کے ہوائی جہاز آسام میں تین گھنٹہ میں پہنچ سکتے ہیں۔ وزیر اعظم آسام نے بھی ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے ہزار روپیہ خرچ کرنے کا بیڑہ لیٹن آسام اسمبلی میں پیش کیا ہے۔

لاہور ۱۶ مارچ کو جیسیہ ان اسلامک کالج

میں مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام یوم شاہ اسماعیل شہید منایا گیا۔ جس میں اردو و انگریزی میں تقریریں ہوئیں۔

لندن ۱۳ مارچ ترکش پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اسٹینل کو خالی کیا جائے۔ مرد مت ایک لاکھ اسی تین سو ستر روپے بھیجے جا رہے ہیں۔

بکیرہ تدریس میں بھی سرنگیں بچاؤ کی گئی ہیں۔ صدر امریکہ نے برطانیہ کی امداد کے لئے سات ارب ڈالر کا بجٹ فوری طور پر پیش کیا۔ جسے سب کمیٹی نے منظور کر لیا۔

جامیوں کا تیسرا جہاز

جہ سے کراچی دہشتی بحیریت پہنچ گیا ہے۔ تھوڑے جہاز جہہ رہ گئے ہیں۔ جو آخری جہازیں آجائیں گے۔ انشاء اللہ!

یاد رکھئے

جن خریداروں کو قیمت اخبار ماہ مارچ میں ختم ہونے کی اطلاع دی جا چکی ہے ان کی طرف سے ۲۵ مارچ تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر، بھلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ موصول نہ ہوگی۔ ان کے نام اگلا پرچہ دی پی بھیجا جائیگا۔

اس لئے آپ ابھی سے اپنا نمبر الہدیٰ ۲۸ فوری ۱۹۲۱ پر دیکھ کر قیمت اخبار ارسال کر دیں۔ یا دی پی وصول کر لیں۔

حکومت امریکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ امریکہ میں ہنگامی کی جو پوچھی ہے وہ واپس نہ کی جائے۔

غزیرہ امریکہ کی طرف سے تیس تیز رفتا مار پیڈ وکشتیاں برطانیہ کی امداد کیلئے بھیجی جائیں گی۔ لندن ۱۶ مارچ، بلڈر نے تقریر کرتے ہوئے پھر دیکھ دی ہے کہ وہ برطانیہ کو تباہ کرنے کا بیڑہ

ہوئے ہے۔

ترکی کے وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ترک فوج کے پیراشوٹ سپاہی آئندہ ہفتے فوجی مشق کریں گے۔

صدر امریکہ نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ اگر ترکی دو لاکھ سلاویہ لے جو بریتوں کا ساتھ دے تو امریکہ ان کی مدد کرے گا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے لندن اور انگلستان کے دوسرے شہروں پر حملے کئے۔

لندن۔ برطانوی ہوائی بمبار جہازوں نے برلن، جمبرگ، برلین اور دوسرے مقامات پر حملے کئے۔ جرمنی کے تیل نکالنے والی ٹینکریاں اور کئی کارخانے تباہ کئے۔

برطانوی فوجوں نے حبشہ کے ایک شہر اوسا پر قبضہ کر لیا ہے۔ برطانوی فوجوں کی پیش قدمی جاری ہے۔ اٹلی کے آٹھ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے ہیں۔

روم میں شہرول کی کمی کی وجہ سے موٹر بسیں اب گیس کے ذریعہ چلائی جاتی ہیں۔

ایٹمنر کی اطلاع ہے کہ یونان نے اٹلی کے مزید تین ہزار سپاہی گرفتار کر لئے ہیں۔

یاد رفتگان | برنور دار محمد عثمان ۸ مارچ کی انتقال کر گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ دغمر دہ افضل حسین تاجر عطریچک لکھنؤ (دعہ غریب فٹڈ وھول) (۲۵) میرا چھوٹا بھائی فوت ہو گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ (مولوی ابوسعید عبداللہ لکھنؤ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللہم اغفر لھما وارحمھما

انعامی مضمون | انجمن تعلیم القرآن لدہانہ کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ اسلام اور سوشلزم پر جو صاحب ۶۰ ہزار الفاظ سے زیادہ اور دس ہزار الفاظ میں مکمل و مدلل مضمون لکھ کر بھیجیں گے تو بڑے فیصلہ فی مصاحبان اول و دوم مضمون نگار صاحب کو پچیس روپے اہد پندرہ روپیہ کے طلائی تھنے پیش کئے جائیں گے۔ مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے

جہاز طیارہ۔ مولانا اسماعیل شہید دہلوی کی زندگی کے تفصیل حالات۔ قیمت دور دراز پتہ۔ نمبر الہدیٰ ۲۲

تفصیل معلومات انجمن مذکورہ سے دریافت کریں۔

انتقال پر ہلال۔ میاں سدا بخش صاحب سدا گر سالون (گندن سوپ) بازار سرکی بنڈال امرتسر، ۱۸ مارچ کی درمیانی شب کو انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل بیت

۲۲۔ صفر المنظر ۱۳۶۰ھ

حضرت علیؑ اور کالا کافر

مشیر حضرات اپنے مذہب کا پر دپا گنڈا کرنے میں خوب مشاق ہیں عجیب و غریب قصے کہانیاں بناتے ہیں۔ جو رنگ آمیزی میں رامائن کی کتھا سے بھی بڑھ چڑھ کر ہوتی ہیں۔ بنائے والے حضرات تو اپنا ذاتی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر سننے والے اور سن کر خاموش رہنے والے یا یقین کر لیے والے جو مالی اور ایمانی نقصان اٹھاتے ہیں ان کے حال پر ہیں دم آتا ہے وہ بے چارے ان تقدس ماب ذاکروں و اعلیٰوں اور اڈیٹروں سے قصے کہانیاں سن کر ان کا ثبوت طلب کرنے کی بہت بھی نہیں رکھتے۔ یعنی اتنا بھی نہیں پوچھ سکتے کہ یہ واقعات کس مستند کتاب میں لکھے ہیں۔ کیونکہ ان حضرات نے عوام کے قلوب پر ایسا قبضہ کیا ہوا ہے کہ برہمنوں نے بھی ہندوؤں پر اتنا قابو نہ پایا ہوگا۔ ان مصنوعی معجزات کے علاوہ جو گدشتہ پرچوں میں درج ہو چکے ہیں۔ آج ہمارے ملک کو ایک اور معجزہ سناتے ہیں۔ انجائز شیعہ لاہور میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی مرئی ہے۔

حضرت علیؑ کا زندہ معجزہ
کالا کافر کے عجیب و غریب حالات

حالات تو واقعی عجیب بلکہ عجیب ترین ہیں مگر ثبوت ان کا کبھی قائل کے سراپا نہیں ہوگا۔ لطف یہ ہے کہ

کہنے والے کہے جاتے ہیں اور سننے والے سنے جاتے ہیں۔ اور پوچھنے والوں کو دشنام اہل بیت کہہ کر خاموش کر دیا جاتا ہے۔ بہر حال اس مضمون کے الفاظ ایسے دلاویز ہیں کہ پورا مضمون ناظرین کے سامنے رکھ دینا موجب فطری ہوگا۔

(نوٹ) اس عبارت کی اردو زبان یا تو راقم مضمون کے یا غستانی ہونے کی وجہ سے ایسی یا دانستہ اس کو غلط سلط بنایا گیا ہے۔ بہر حال جو الفاظ مطبوع ہیں ہم انہی کو نقل کرتے ہیں۔

خلافتِ باغستان میں کالا کافر ۱۳ سال سے زندہ ہے۔ اس کو حضرت علیؑ علیہ السلام نے ایک ضرب لگائی تھی۔ ہر سال ۱۳ شعبان کو اس کے زخم سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ بہت لوگ اس معجزے کو دیکھنے کی غرض سے جاتے ہیں۔ ذیل میں اس واقعہ کے چشم دید حالات درج کئے جاتے ہیں۔

جناب بندہ تسلیم! بندگان جو آزاد قبائل سے عربیہ ارسال کرتے رہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے مقام یاغستان قبائل آزاد سرحد اعلیٰ قلعہ سرخ سے ۸۰ میل شمالی سادات کے آبادی چار پانچ ہزار کے قریب ہے اور کل کے کل قدیم زمانے

سے سنی مذہب تھے۔ کچھ زمانہ سے ہر جلال ایک سید نامی جو معمولی خزانہ تھے شیعہ بڑا اور تباہ شروع کیا قدر شا کہ ناٹید غیبی بہت بڑا جہیت بڑا۔ ایک قلعہ جس کا دیوار چار گز چوڑا ہے چڑا اور بیچ میں بارگاہ امام بنایا۔ بیٹے ہر مہینے دو جگہ مدارس لفظان آباد کیا اور قلعہ کو دار النظم مقرر کیا۔ ایک دفعہ اردائی بھی پول جو چھ سو سنی علماء کے لشکر سے زخمی اور مر گئے اور دس بارہ شیعہ شہید ہوئے۔ کیونکہ شیعہ قلعہ کے اندر تھے اور ایک مکمل نظم بنایا ہے جو یگانہ شیعہ یاغستان سے مشہور ہے۔ کچھ زمانہ سے علمائے قبائل اور پولیسکل حکومت سوات نے ان مدارس اور ہر جلال اور مجلس عالمہ شیعہ کا جانشاد کھٹ کر دیا ہے۔ ہم چار آدمی جنگل کے راستہ سے عبور کرتے ہوئے جہاں پہنچ گئے ہیں۔ راستہ میں پولیسکل عکس کسی کو ادھر جانے نہیں دیتا۔ چونکہ ہم نے ابو نغم سے لال کافر کا زندہ ہونا مقام کراچی میں سنا تھا۔ تو اس معجزے کو دیکھنے کے لئے بے تاب تھے ورنہ بہت دشوار راستہ اس لئے ہے کہ پیدل رادہ ہے نہ گھوڑا نہ کوئی اور سواری بلکہ کئی جگہ لوہے کے بیخ پکڑنے کے لئے لٹکائی گئے ہیں۔ ہم نے نوٹ لینے کے لئے کیمہ ساتھ لایا ہے جو بندگان دار النظم کے قریب شامی مقام شام کے پاس پہنچے تو نظم کا جوان ملا اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو۔ خاکدان نے قصہ کہا بہت خوشی ہوئی اور ہم کو عزت کے ساتھ رکھا اور وعدہ کیا کہ ہم لوگ سب خدمت کریں گے تم بے فکر ہو۔ اور بتایا کہ ۱۳ شعبان ضرب لگنے کا وقت ہے ہم تم کو عین وقت پر پہنچائیں گے۔ جب ہم ۱۰ شعبان کو پہنچ گئے تو نصیری قوم شیعہ کے کچھ نفر بھی موجود تھے۔ وہ معجزہ دیکھنے کے لئے سال بہ سال آتے ہیں بندگان نے عین تلوار کے ضرب لگنے کے وقت فوٹو لیا۔ جو کہ ایک نرالا اور عجیب وقت ہے۔

اسمیران الطحطاوی - اسمیران الطحطاوی - اسمیران الطحطاوی - اسمیران الطحطاوی - اسمیران الطحطاوی

خلافت رسالت - خلافت اصحاب ثلاثہ کو جدید انداز میں ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱۰ روپے

بنکوں کو یہ ذمہ معجزہ ایسا معلوم ہوا تو غلامی
نے علی علیہ السلام کو اپنے آنکھوں سے دیکھا
وہ خود بخود شگاف ہو کر خون چکنے لگا اور کالا کر
بے ہوش ہو کر کچھ بکواس شروع ہونے لگا۔ یہ
کارستان اس شخص کا اولاد ہیں اور طاعت و عزت
ولایت و ہیل کے پوجنے والا ہیں انکے تاریخوں
پر ایک ایک بت پوجتے ہیں اور بہت زبردست
قوم ہیں غیر جہاں سے واپس آتے ہوئے بلدی
بارسی بندگان شندک سے پیار ہوتے اور
چلے آتے تھے ایک مقام ہندو کش پہاڑ کے
سر پر پہنچتے ہی برف شروع ہو کر برسنے لگی۔
دوڑتے دوڑتے دوڑتے دوڑتے ایک آبادی
ملی جو رنے سے اللہ تعالیٰ نے پکایا اور بنگ شیعہ
کے ۲۰ جوان ساتھ تھے۔ جلدی بلدی بکری بیخ
کر کے کوشت کھلایا۔ جب نذرست ہوئے تو
دہاں سے سنا نہ ہوئے اور کشیر پہنچ گئے جو
واپس جانا دشوار تھا۔ اس مقام پر یاد آیا۔
القصد دار النظام پہنچے۔ فوٹو بنگ شیعہ نے
اپنے پاس رکھا اور وہ دیکھا کہ ہم لوگ جہاں
جہاں شافعیین ہوشان کریں گے۔ چونکہ ہم لوگ
تاہنوز بیمار ہیں جا کر اشاعت فوٹو کریں گے۔
دخام قوم ممتاز علی انکھائی
رشیعہ لاہوریکم مارح سلفہ صلا
الحمدیہ شافعیین یہ قعدہ اگر غریب ہے تو اس سے
عجیب تر اور سننے۔ آج کل کے پیشہ درمندیوں کی دکانوں
میں سے قادیانی دکان بہت مشہور ہے۔ کیونکہ اسکا
برو پاکڈ بہت وسیع اور نظم ہے۔ آج کل خلیفہ قادیانی
کی کرامات اور الہامات قادیانی اخباروں میں شائع
ہو رہے ہیں جنہیں من کر جماعت مرزا میر لاہور ناک میں
چڑھاتی ہے۔ مگر انہوں نے اس وقت محسوس نہ کیا
جبکہ خلیفہ قادیان کی کرامت کالا کافرواے معجزہ سے
بڑھ کر بتائی گئی جس کی تفصیل یہ ہے کہ
خلیفہ قادیان شمس سے قادیان کو واپس آرہے
تھے کہ آپ نے امرت سرک طرف آنے کے لئے اسٹیشن

انبار چھاؤنی سے اتر کر ہر دو پار پھر پر سوار ہونا تھا
مگر اتھان سے گاڑی آدھ ٹکٹہ لیٹ ہو گئی۔ آخر
سب معمول سیٹی دیتی ہوئی انبار اسٹیشن تک
پہنچی۔ اس پر حملہ الفضل کے ارکان نے ملا وہ چیلہ
کی طرح فرحت و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا
کہ۔ آج ہر دو پار پھر پر ملکیت روحانہ کا سلطان
سوار ہونے والا تھا۔ اس لئے گاڑی کو منور
موسس ہوئی کہ گنگا میں اشنان کر کے آئے
اس لئے وہ چند منٹ دیر کا غذر کرتی ہوئی
پہنچی۔ (الفضل ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء)
الحمدیہ اس اقتباس میں گاڑی کے غذر کرنے
سے مراد اس کا سیٹی دینا ہے۔ کسی شاعر نے
ریل گاڑی کے چھینے چلنے پر شاعرانہ تخیل کا اظہار
یوں کیا تھا ہے
منزل یار دور اتنی ہے
ریل بھی جاتے جیخ اٹھتی ہے
خیر یہ تو ایک شاعرانہ تخیل تھا جس پر کوئی اعتراض
نہیں ہو سکتا۔ مگر قادیانی گروہ تو ایک مذہبی فرقہ ہے
اس لئے اس کے اخباری بیان کو شاعرانہ تخیل نہیں
بلکہ خلیفہ صاحب کی عظیم الشان کرامت سمجھنا چاہیے
جو دراصل تین کرامتوں پر مشتمل ہے۔
(۱) گاڑی جان داپہیزوں کی طرح چینی چلائی
ہوئی آئی۔
(۲) بڑی کرامت بلکہ معجزہ یہ ہے کہ گاڑی نے
دریاٹے گنگا میں اشنان غسل کیا۔ مگر کوئی
سوار سیٹھی یا لیڈا اتنے بڑے دریا میں
بھیک گامک نہیں۔
(۳) سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ گاڑی غسل کے
بعد دریا سے کل کر لائن کے اوپر چڑھ گئی
اور پھر اتر کر بلکہ لاہور تک پہنچ گئی۔
یہ کرامات تو خلیفہ قادیان کی ہیں۔ کالا کافرواں کی کرا
مانے والوں کو ان کرامات کے ماننے میں کوئی غدر
نہ ہونا چاہئے۔ ذرا اور اوپر چلے !
لاہور میں جماعت مرزا خلیفہ قادیان کی کرامات

پر مسکراتی ہوئی۔ اس لئے ہم ان کو کہتے ہیں کہ خلیفہ
قادیان کی کرامتوں پر مسکرانے کا نہیں کوئی حق نہیں
کیونکہ مرزا صاحب کا مسیح موعود، جہدی مسعود
انام زمانہ پر ہر دو پار پھر پر ایسی ہی بے پرکی اڑایا
کر گئے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ گاڑی کے کہ وہ صوف
در و گرواٹے سے پیار ہو گئے۔ مٹی کا بیض تھا جو بہت
کرم ہوتا ہے۔ ایک دن تھوڑا سا بادل چھا گیا۔
جس سے کچھ ترشح بھی ہوا۔ حکیم نور الدین کے طبی مشورہ
سے مرزا صاحب میٹ پر فلائین کی پیٹی باندھ کر
حرم سرائے سے نکل کر باہر آ گئے اور فرمانے لگے کہ
جیسا کہ دستور ہے کہ بادشاہوں کے آنے پر
چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اور آتش بازی چھوڑی جاتی ہے
ایسا ہی آج ہمارے باہر نکلنے کی تقریب پر بادلوں نے
زمین پر چھڑکاؤ کیا اور بجلی نے آسمان پر چمک کر
آتش بازی چھوڑی۔ یہ سن کر مریدان باعظماٹے
خوشی کا نعرہ بلند کیا۔
ہم نے اسی وقت کہہ دیا تھا ہے
ایں کرامت دلی ماچہ عجب
گر بہ شاشید گفت باراں شد
ناظرین گرام ! آج کل کے مدعیان اور اہل بدعت
اپنے عقائد ایسی ہی کرامات اور معجزات کے ذریعے
پھیلانے ہیں اور ایسی بے ثبوت زطلیات کے منکرین
کو دشمنان اہل بیت، دہلوی اور کافرو غیرہ اقطاب
سے یاد کرتے ہیں۔ جس کے جواب میں ہم ان کو کہتے
ہیں
ہم گفتی و خود سندم عفاک اللہ کو گفتی
جواب تلخ سے زچہ بادل شکر خاما
خلافت محمدیہ۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب
ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مؤمن اور
متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ
باغ ذک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳
لے کا پتہ ۱۔ منیر دفتر الحمدیہ امرت سر
۱۱۔ انتہا بر قوم مولوی جہد کریم صاحب کوئی قادیان

لے کو کیا گیا (الحمدیہ)

قادیانی مشن مرزا صاحب کے آخری فیصلہ پر سیال کا سیلان

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ مرزا صاحب کا آخری فیصلہ کیا چیز ہے۔ حق تو یہ ہے کہ آپ کا آخری فیصلہ قادیانی ہمدان کے لئے واقعی آخری فیصلہ ہے۔ جس طرح عربی میں ایک کہادت مشہور ہے جس کے الفاظ ہیں آخر الحیل سیف

(آخری تدبیر تلوار ہے)

مرزا صاحب قادیانی نے اہل حدیث کے مواظبات سے تنگ آکر جیتے چلتے ہوئے ایک مضمون شائع کیا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

مولوی ثناء اللہ نے ہم کو بہت تنگ کر رکھا، وہ ہمارے بنے بنائے قلعے کو گرا نا چاہتا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اسے خدا ہم دونوں درمیان میں سے جو جھوٹا ہو وہ بچے کی زندگی میں مرجائے۔

کوئی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کے مونہہ سے نکلی ہوئی بات فداً قبول ہو جاتی ہے۔ چنانچہ

مرزا صاحب کی یہ دعا قبول ہو گئی۔ مجھے دنیا نے تنگ کر رکھا، آپ ایک اچھے آدمی تھے اور کسی مرتبہ پر پہنچے تھے۔ خدا نے مونہہ مانگی چیز دیدی۔ اس پر اعتراض کیا؟ چاہئے تو یہ تھا کہ قادیانی

اور لاہوری جہاں قتل کے مرزائی افراد مرزا صاحب کی موت کو اس دعا کا مصداق قرار دیکر جھگڑا چکا دیتے مگر وہ خواہ مخواہ پیسے کو پیسے رہے ہیں اور پانی بلوے ہیں جس پر میں بھی کچھ کہنا پڑتا ہے۔ اسی لئے ہمارے ہی خاص دوست مولوی ظفر علی خاں علییہ ادیب بظاہر میں پریشان کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں

خدا فرمائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے نہ جھوٹا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

بادجو دیکھ آخری فیصلہ صحیح معنی میں آخری فیصلہ ہے تاہم جن لوگوں کے دلوں میں خود و استکبار بھرا ہوا ہے وہ انکار ہی کئے جاتے ہیں۔ ان متکبر منکرین میں سے ایک صاحب جو دوسری فتح محمد سیال قادیانی بھی ہیں جنہوں نے لاسلم کہتے ہوئے اس مضمون پر کئی بار قلم اٹھایا اور مدلل جواب پا کر بھی ان کی تسلی نہ ہوئی اور متواتر مزید تقاضا کرتے رہے۔ چنانچہ اخبار الفضل کی فوری و ماریج کی اشاعتوں میں ان کی طرف سے کئی ایک فوٹ شائع ہوئے ہیں۔ ان سب کا خلاصہ بقول مرغی کی آواز یہی ٹانگ۔ یہ ہے کہ

آخری فیصلہ والی دعا حاصل اس مہابد کی زنجیر کی ایک کڑی ہے جو ظلمت میں بصورت کتاب انجام آتھم شائع ہوا تھا۔ جس میں مرزا صاحب نے علامہ اسلام کو جھوٹا اور مولوی ثناء اللہ کو خصوصاً دعوت مہابد دی تھی۔ چونکہ یہ دعا اسی مہابد کی ایک کڑی تھی اور واقعہ یہ ہے کہ مہابد منعقد ہی نہیں ہوا۔ اس لئے یہ اشتہار بھی قابل استناد نہ رہا۔

جواب اس کے جواب میں بار بار کہا گیا کہ یہ احتجاج اس سلسلہ کی کڑی نہیں بلکہ ایک الگ مستقل مضمون ہے۔

سیال صاحب کی حیثیت آپ نے اخبار الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۵۸ء اور اخبار بدر ۴ اپریل ۱۹۵۸ء کے حوالوں سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ مرزا صاحب کا اشتہار آخری فیصلہ مہابد سے خلق ہو گیا ہے۔ یہ پڑھ کر جس جنت افسوس ہوا اسی افسوس میں

ہیں ایک گزشتہ واقعہ یاد آگیا۔ جس کی قدر سے تفصیل یہ ہے کہ

مدینہ منورہ میں ایک شریف قوم رہتی تھی جس نے دربار رسالت میں قدمات پڑھتے ہوئے اصل جواب کو ہاتھ سے چھپا کر ادھر ادھر سے عبادت پڑھ دینی تھی۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے ان کا ہاتھ اٹھوا کر کہا کہ تمہارا سے بڑھو۔ یہ سنتے ہی اس شریف قوم پر منوں برف پڑ گئی اور مارے مذمت کے سر نہ اٹھا سکے۔ ہمارے علم میں اس واقعہ کی نیز اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی تھی۔ ہاں قادیانی مسیح موعود اور ان کے حواریوں نے اس کی نظیر پیدا کر دی جس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

ناظرین! ہاتھ رکھ کر پوشیدہ کی ہوئی عبارت ہم افک اور بدر کے حوالوں سے پیش کرتے ہیں۔ خود سے سنئے!

میرا مضمون متعلقہ درخواست فیصلہ نقل کر کے الحکم اور بدر نے جواب میں لکھا ہے کہ

اس مضمون کے جواب میں میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس جلیج کو منظور کر لیا ہے وہ بے شک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنة اللہ علی الکاذبین اور اسکے علاوہ اس کو اختیار ہے اپنے جھوٹا ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہے خدا سے مانگے لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مہابد چند دن کے بعد ہو۔ جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ البوی چھپ کر

شہادۃ القرآن۔ حیات نبویؐ کا خلاصہ ثبوت۔ مرزا یحییٰ کے عہد و اعزازات کا جواب۔ بیت برود علیہ السلام (تقریر اہل حدیث)

شائع ہو جاوے گا۔ (۱۵ مارچ ۱۹۸۹ء)
ایضاً بدھ ۱۴۔ اپریل ۱۹۸۹ء
الجمیٹ: یہ عبارت ہے جس کو چودھری صاحب نے
اس شریف قوم کی طرح چھپایا ہے جس کی شان یہ
آیا ہے۔

تَبَدَّلْ ذُنُوبَكُمْ وَتُحْفِقُونَ كَثِيرًا
مَن لَّوْكَ قَوْمَاتٍ كَأَكْثَرِ حَصَّةٍ ظَاهِرٍ كَرْتَمَ بُو
اور بہت صاحب پانے ہو

چونکہ عبارت باؤ از بندہ پکار رہی ہے کہ مرزا صاحب
نے دیر عرصہ تو میری دعوت برائے کو کتاب حقیقہ کی
اشاعت نے پتہ نہ لایا۔ بہت اچھا کتاب
حقیقہ الوہی ۱۵ مئی ۱۹۸۹ء کو شائع ہوئی اور دھائی
آخری فیصلہ کے اشتہار پر تاریخ ۱۵۔ اپریل ۱۹۸۹ء
مرقوم ہے جو ۱۴۔ اپریل ۱۹۸۹ء کے برہم میں شائع ہوا
یعنی حقیقہ الوہی کی اشاعت سے ایک مہینے پہلے اگر
آخری فیصلہ والا اشتہار اس مہینے سے تعلق رکھتا
تو نہایت ضروری تھا کہ یہ اشتہار کہیں جون جولائی
میں جا کر شائع ہوتا کیونکہ اگر مرزا صاحب ۱۵ مئی کو
شائع ہونے والی کتاب میرے پاس بھیج دیتے۔ اور
میں اس کو سمجھ کر پڑھ لیتا تو کم سے کم ایک مہینہ لگ
جاتا۔ اس کے بعد دیکھا جاتا مبادلہ ہوتا یا نہ ہوتا۔
مگر جو واقعہ ۱۵ مئی کے بعد کسی تاریخ کو ہونا تھا
اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۸۹ء کو
دفعہ میں آگیا۔

قادیانی ممبرو! کیا قادیان کے نئے کیلنڈر میں
اپریل کا مہینہ مئی کے بعد لکھا ہے۔ اگر ہر حال پہلے
یہ ہے تو پھر ایسا دھوکا کیوں دیا جاتا ہے
ہذا حقاً بھی سرفہرسم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

ہاں اس میں شک نہیں کہ احکم مذکور میں ایک اہد
تجزیہ بھی لکھی ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ چاہے تو
حقیقہ الوہی چھپنے سے پہلے ہی قادیان میں آکر مرزا صاحب
سے مبادلہ کرے۔

چودھری صاحب اپنی خوش فہمی سے اس

جہالت کو پہلی عبارت کے لئے گویا ناسخ قرار دیتے
ہیں۔ حالانکہ دونوں عبارتوں کو پڑھنے سے دو فعل
ایک آگے نہایت ہوتے ہیں۔ ایک فعل مرزا صاحب
اور دوسرا میرا اپنا۔

مرزا صاحب کا فعل یہ تھا کہ ان کی طرف سے
میرے ساتھ مبادلہ ہونے والا تھا۔ وہ حقیقہ الوہی
کی اشاعت کے بعد ہونا تھا۔ اس سے پہلے کہ
نہیں ہوتا تھا۔ اس کے لئے قادیان میں ہونا شرط
میرا فعل یہ تھا کہ میں اگر چاہتا تو حقیقہ الوہی
کے شائع ہونے سے پہلے ہی قادیان میں جا کر مبادلہ
کر لیتا۔ لیکن قادیان میں پہنچ کر مبادلہ کرنا مجھ پر واجب
نہ تھا بلکہ میرا اختیار ہی تھا۔ نیز میں خود ہی اشتہار
میں مرزا صاحب کی دعوت پر قادیان میں پہنچ کر
مرزا صاحب کے حیلے بہانے دیکھ چکا تھا۔ اس لئے
میں نے قادیان میں جانا ایک عبث کام سمجھ کر پہلی
صورت کو اختیار کیا۔ یعنی حقیقہ الوہی کی اشاعت
کا انتظار کرنا ضروری سمجھا۔ لیکن جب میں نے دیکھا
حقیقہ الوہی شائع ہونے کے باوجود میرے پاس
نہیں پہنچی۔ تو میں نے بذریعہ خط کتاب کا تقاضا کیا
جس کا جواب آیا کہ اب تمہیں کتاب بھیجنے کی ضرورت
نہیں رہی۔ کیونکہ ذرا نے تمہیں اس دعا کے ذریعہ
سے پکڑ لیا ہے جو بصورت آخری فیصلہ شائع
ہو چکی ہے (بدھ ۱۳ جون ۱۹۸۹ء)

بس اب مطلع صاف ہے کہ
دعا آخری فیصلہ ایک مستقل مضمون ہے اور
سابقہ دعوت مبادلہ کے سلسلہ کے ساتھ اس کا تعلق
نہیں ہے۔

قادیانی اہل لاہوری | جماعتوں کا باہمی اختلاف
خواہ کتنا ہی ہو لیکن اس فن (داخلہ حق میں) دونوں
گروہ اس شریف قوم کے مشاہد ہیں جو دینہ منہدہ کے
ارد گرد رہتی تھی۔

مولوی محمد علی امیر جماعت مرناٹھ لاہور نے
اس موضوع پر ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے
آیت اللہ۔ اس میں آپ نے سامانہ اس بات

پر مرن کیا ہے کہ دعائے آخری فیصلہ سلسلہ مبادلہ
سے تعلق رکھتی ہے۔ مگر وہ بھی چار ہی مشکوٰۃ عبارت
کو کھائے جس پر سارا مدار کار ہے۔ جس طے سرج
چودھری صاحب اصل مقام ہے اس کو چھوڑ گئے ہیں
بڑے صاحب کی غیبت | اب ہم یہ دکھانے
ہیں کہ یہ دونوں صاحب جن حضرت کے پیرو ہیں وہ
خود بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ناظرین توجہ فرمائیے
اگر اتباع مرزا ان کو ملیں تو ان سے مندرجہ ذیل
واقعہ کا جواب طلب کریں۔

مرزا صاحب حمامۃ البشریٰ میں لکھتے ہیں:-

والعجب من القوم انہم یزیدون لفظ
السماء من عندہم ولا یجدوا اثرًا منہ فی
حدیث (ص ۸)

یعنی تعجب ہے کہ مسلم علماء نزول مسیح کے متعلق
آسمان کا لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیتے ہیں
حالانکہ کسی حدیث میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔
پھر آگے چل کر آپ نے حدیث نزول مسیح لکھی ہے۔
جس میں الفاظ نبوی یوں نقل کئے ہیں:-

ینزل انی عیسیٰ ابن مریم علی جبل اخیتق
(ص ۸۹)

حالانکہ جس کتاب (کنز العمال) سے یہ حدیث نقل
کی ہے۔ اس میں اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-
ینزل انی عیسیٰ ابن مریم من السماء
علی جبل اخیتق۔

یعنی ابن مریم آسمان سے اتریں گے
اللہ اللہ! کس قدر دلیری ہے کہ مومنجوں پر تاؤ دیکھ
دن و رات علمی ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ جس جماعت
کا نبی مسیح موعود، اور مجدد وقت نقل روایت
میں غائب ہو اس جماعت کے افراد اور اکابر کیوں
ایسے نہ ہوں۔

ما مریدان روہوئے کعبہ چوں آییم چوں
روہوئے خانہ خمار دارد پیسرما

فیصلہ مرزا (عربی وارادہ) مرزا صاحب کے آخری فیصلہ کی مفصل شرح۔ قیمت ۴۰۔ ڈیڑھ روپیہ

مناظرہ فوج پورہ

(از قلم منشی محمد عبداللہ صاحب منار امیر)

مورخہ ۲۷ مارچ سن ۱۲۹۸ھ کو موضع فوج پورہ تحصیل دھار پور ضلع گورداسپور میں اہل اسلام کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں شہرہ مشہور ڈالنے کے لئے قادیان اور موضع اٹھوال کے بہت سے لٹے بند مرزا بھی شامل ہوئے اور مناظرے کا چیلنج دیا۔ اہل اسلام نے ان کے چیلنج کو منظور کر کے صدق کذب پر مناظرہ مقرر کیا۔ چنانچہ سواتین بجے دوپہر سے سواچھ بجے مناظرہ ہوا۔ اہل اسلام کی طرف سے محکمہ قائم حروف بڑا اہم مردانوں کی طرف سے مولوی اللہ صاحب جالندھری مناظر مقرر ہوئے۔

قرنی ثانی کی طرف سے حسب عادت بہت سی بے تعلقی باتیں پیش ہوئیں جن کا مفصل وہاں جواب دیتے ہوئے ہادی طرف سے نکاح محمدی بیگم پیشگوئی متعلقہ آئینہ۔ پیشگوئی متعلقہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب پیشاوی۔ آخری فیصلہ نیز بہت سے کذبات مرزا پیش کئے گئے جن کا کوئی صحیح جواب ان سے بن نہ پڑا۔ فلہذا الحمد!

ایک کذب بیانی پر وعدہ انعام خاص بات جو قطعی ذکر ہے وہ یہ کہ پیشگوئی محمدی بیگم کے ذکر میں مولوی اللہ صاحب نے کہا کہ احمد بیگ محمدی بیگم کے والد کے مرنے سے پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا جو اب باقی رہ گیا کہ احمد بیگ کی موت کی میعاد تین سال تھی اور اس کا ذکر پیشگوئی میں دوسرے نمبر پر تھا۔ اور مرزا سلطان محمد (نائج محمدی بیگم) کا ذکر پہلے اور میعاد اڑھائی سال بتائی گئی تھی جو داں ہے کہ پہلے سلطان محمد فوت ہو گا اس کے بعد احمد بیگ مرزا مرزا کی مولوی صاحب نے کہا کہ احمد بیگ کی موت کے لئے تین سال کی قید یوں ہی تھی۔ مرزا صاحب نے صاف لکھا تھا کہ موت قریب قریب رہتی ہے (یہ عبارت آئینہ کمال سے چھ کرشائی

میں نے کہا کہ یہ کتاب احمد بیگ کی وفات (جو ستمبر ۱۲۹۸ء میں ہوئی۔ دیکھو آئینہ کمال حاشیہ ۲۸) کے بعد سترہ برس تک تصنیف ہوئی (ملاحظہ ہو ٹائٹل پیج اول کتاب مذکور) پس یہ الفاظ موت قریب مرزا صاحب نے بطور افترا بعد میں لکھ کر چمک کو دھوکا دیا ہے۔ اگر مرزا فی صاحب احمد بیگ کے متعلق اس کی موت سے قبل کسی پیشگوئی میں یہ الفاظ شائع شدہ دکھادیں تو بعد فیصلہ ثالث مبلغ دس روپیہ انعام دے مولوی اللہ صاحب نے بڑی قہمی سے کتاب تبلیغ رسالت و مجموعہ اشتہارات مرزا صاحب سے یہ الفاظ دکھانے کا ادعا اور بصورت دیگر مرزا صاحب کو غیر صادق ماننے پر آمادگی کا اعلان کیا۔ جس پر میں نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ یہ مرزا صاحب کا قطعاً افترا ہے۔ میں دس روپے کیا مبلغ پچاس روپیہ انعام دینے کو تیار ہوں۔ آپ ابھی تبلیغ رسالت نکال کر دکھادیں ورنہ کذب مرزا کا اقرار کریں۔ مولوی اللہ صاحب نے کہا۔ کتاب اس وقت نہیں ہے۔ ہم ایک ہفتہ تک دکھادیں گے۔

میں نے کہا یہ مثال مولیٰ میں نہیں ماننے کا۔ قادیان یہاں سے دور نہیں۔ آپ آدمی بھیج کر کتاب مذکور منگوا لیں اور کل اسی میدان میں ایک شخص غیر جانبدار

کو ثالث مقرر کر کے اس معاملہ پر ایک گھنٹہ مناظرہ کریں پھر ثالث جو فیصلہ دے قرعین کو منظور ہوگا۔ قرنی ثانی نے کہا کہ آپ اس افغانی چیلنج کو لکھ کر دیویں جس منظور ہے۔ میں نے اسی وقت اپنا افغانی وعدہ لکھ دیا۔ اتنے میں وقت مناظرہ ختم ہو گیا۔ بعد مناظرہ میں نے کہا کہ لیجئے میرا یہ چیلنج اور اسے مقابل آپ بھی تحریر کر دیں کہ اگر ہم زبردستی الفاظ جو احمد بیگ کی موت قریب ہونے پر اس کی زندگی میں شائع کئے گئے ہوں۔ نہ دکھاسکیں تو حسب فیصلہ ثالث مرزا صاحب کو کاذب تسلیم کریں گے۔

افسوس ہے کہ مرزا فی مولوی صاحب باوجود غصہ کے اصرار و تکرار کے اس پر آمادہ نہ ہوئے جس سے ہیک پر واضح ہو گیا کہ مرزا فی یقیناً جھوٹے ہیں۔ مگر چیلنج اہم اس وقت بھی اپنے چیلنج پر بفضلہ تعالیٰ قائم ہیں۔ اگر اب بھی جبکہ مرزا فی دست تبلیغ رسالت وغیرہ ملاحظہ کر چکے ہوں گے۔ کچھ دیانت داری کا مادہ رکھتے ہیں تو اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے ثالث کا تقرر کر کے اسی فوج پورہ میں تاریخ مقرر فرما کر آجائیں۔ (خادم منار)

نکاح مرزا۔ محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی پر مرزا نہیں کے اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۳۔ دینبر الہدیۃ امیر

سیرت المصطفیٰ

(از مولانا ابوالکلام محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

(۳)

ولادت و خاندان | آپ صلی اللہ علیہ وسلم، اپریل ۱۹۵۷ء میں جس سال کہ اصحاب، نبیل کا واقعہ ہوا قریشیوں کے سب سے اونچے احمد موز خانہ بنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔ قری صلب سے ربیع الاول کا جنم تھا، اور بوجہ قول بعض متقین معرکہ اسکی نویں تاریخ تھی۔ لیکن دن بالاتفاق دوشنبہ کا تھا۔ آپ کی والدہ حضرت آمنہ بنت قیس کے موز خانہ

مضمون ہذا کی پہلی دو تہیں الہدیۃ امیر فوراً ۲۷ مارچ میں شائع ہو چکی ہیں۔ تیسری تہ آج ہیہ ناطقین ہے۔ گذشتہ پرچوں میں مضمون ہذا کا دیا چودہ تالیف بیان کی گئی ہے۔ آج کے مضمون میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت و بچپن کے واقعات درج ہیں۔ (دہریہ)

سیرت المصطفیٰ (۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک ہندو کے قلم سے۔

بنی نہ ہو سے تھیں جو اپنی صودت و سیرت کی خوبی اور
دانی و پاکیزگی میں سب قریشی بزرگوں میں ممتاز تھیں
اگرچہ آپ کے آبائی خاندان قریش کا حضرت
ابراہیم کی نسل سے ہونا ثبوت شرافت کے لئے کافی
ہے۔ لیکن ہم اس جگہ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے
سلسلہ نسب کی ایک ایک کڑی جس سے آپ پیدا
ہوئے اپنے اپنے وقت میں نہایت نامور اور سزا
شخصیت تھی۔ شیخ محمد حنفی مصری نہایت عمدگی
سے اس مضمون کو بیان کرتے ہیں :-

• آپ کے سب آباؤ اجداد آپ کی سبائیں
یعنی والدہ اور نانیاں اور دادیاں پاکیزہ تھیں
اور آپ ایسے ہی پاک باپوں کی پشتوں سے
ایسی پاک ماؤں کے رحم میں منسلک ہوئے
پلے آئے۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ
آپ کو دنیا جہاں کام آدمی باہدایت بن نا
پسند کیا (۲۵) اور اسے قادی! تو آپ کے
سب آباؤ اجداد کو نہایت بزرگ قابل تکریم
پائے گا۔ ان میں کوئی بھی زمین دکنہ نہیں ہوا
بلکہ وہ سب کے سب سردار اور قائد ہوئے
ہیں۔ اور اسی طرح آپ کے آباؤ اجداد کی ماہیں
بھی نہایت بلند و درجہ والی تھیں۔ (۲۶)
اس میں ایک بھی ایسا نہیں ہوا جن کا جوڑ
شرعی نکاح سے نہیں ہوا۔ (۲۷) اور یہ شرافت
نہی اور طہارت اور سحر و طہارت میں سے
ہے۔ انتہی۔ مترجما از نواریقین مصری ص ۵۴
پنیر صاحب کے والد علیہ السلام نہایت خوبصورت اور
نیک سیرت تھے۔ قریشی فوجیوں میں ان کا کوئی جواب
نہیں تھا۔ نسب کی بلندی، صورت کی خوبی، طبیعت
کی خجندی و شرافت، ان کی کمالات، اور کیر کڑ کی
پاکیزگی کی وجہ سے کئی گھر میں ان کو دامادی میں
لینے کی آمد تھی۔ رستہ گردنے تو لوگوں کی آنکھیں
کتنی کی جھکی رہ جاتیں۔ ان کی پیشانی میں فدا تھا۔ جو
دیکھنے والوں کے دل کو آنکھ کے رستے پہنچ لیا تھا۔
چنانچہ مورخ ابن جریر طبری نے ایک خشمی عورت کا

تصہر باسناد خود نقل کیا ہے۔ جس کے ساتھ آپ کو
وہ ابتلا پیش آیا جو یوسف علیہ السلام کو زلیخا سے
پیش آیا تھا۔ یہ عورت ایک کاہنہ تھی، بدکردار نہیں
تھی۔ حضرت عبد اللہ ایک دن اتفاق سے اس کے
رستے سے گزرے۔ قریشی سترہ سال کی عمر تھی۔ اس
نوجوانی کی لرزے قدرتی سن و خو بھورتی کو دوبالا
کر رکھا تھا۔ وہ عورت آپ کو دیکھ کر بے قرار ہو گئی۔
دل کو آرام دسکون دینے کے لئے آپ کو پاس بلایا
اور اپنی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے جواب میں کہا کہ
اگر مرام تنہا تو میرے لئے اس سے قبل موت بہتر ہے
اور اگر حلال کہو یعنی نکاح سے تو وہ ہے نہیں۔ یعنی
میرا تنہا مانعاً سا بقا ہوا نہیں۔ پس تنہا ہی آرزو ہوئی
نہیں ہو سکتی۔ اور یہ غدر کر کے کہ میں اپنے باپ
(عبد المطلب) کے ساتھ آیا ہوا ہوں اور میں ان سے
جدا نہیں رہ سکتا۔ فوراً وہاں سے روانہ ہو گئے
ریحان رک | حضرت یوسف زلیخا کے ابتلا سے اس لئے
بچے رہے کہ آپ بھڑکی مدت کو بچے بننے والے تھے
لیکن حضرت عبد اللہ یعنی ہمارے پیغمبر صاحب کے
والد اس ابتلا سے اس لئے بچ گئے کہ حضور اقدس پر
آپ کی پشت سے پیغمبر صاحب پیدا ہونے والے تھے جو
نور آپ کی پیشانی میں چمکا تھا۔ مینا خجہ اس واقعہ کے
بعد متصل ہی حضرت عبد اللہ کا نکاح حضرت آمنہ سے
ہو گیا۔ جو قریشیوں میں سن صورت اور شرافت طبع اور
خجندی مزاج، لطافت اخلاق اور شرم و حیا میں بالخصوص
ممتاز تھیں۔ جیسا کہ طامس کار لائل کے حوالے سے
ابھی مذکور ہو گا۔ انشاء اللہ!

آپ کا دادا عبد المطلب اور پردادا ہاشم بر
نامی آدمی تھے۔ تمام ملک میں دور و نزدیک انہوں اور
پرانیوں میں حتیٰ کہ گرد و جار کے بادشاہوں کے درباروں
میں بھی نہایت عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے
تمام لوگ اپنے فزاعی امور اور دیگر حاجات میں انہی کی
طرف رجوع کرتے تھے۔ اندھ کو کچھ ان کی زبان سے نکلتا
سرہنم منظور کر لیتے تھے۔ حج کا انتظام انہی کے متعلق
تھا اور وہ حجاج کے آرام و آسائش کے لئے اپنے منور

کو ایسے احسن طریق پر انجام دیتے تھے کہ تمام ملک میں
ان کی تفریق کے گیت گائے جاتے تھے۔ علاوہ ان
قومی خدمات کے ان کا دسترخوان اتنا وسیع تھا کہ
اپنے پرانے، مشہور اور مسافر اس سے یکساں
فیضیاب ہوتے تھے۔ علم سخاوت اور فیض دہانی نے
ان ہر دو کو تمام لوگوں کی نظر میں عزیز و عزیز کر رکھا
تھا دلخص (ذیلورغ الادب)

پنیر صاحب علی اللہ علیہ وسلم کا بچپن اور جوانی | شرفائے مکہ
میں دستور تھا کہ ولادت کے بعد بچے کو دو مہر کے لئے
کسی بدوی عدت کے سپرد کر دیا جاتا تھا۔ تاکہ ان کی
پرورش باہر کی کھلی ہوئی ہو۔ دیگر اس لئے کہ ان
ایام میں عرب کا سب سے قیمتی چھ ہر زبان کا گھنا
بکھا جاتا تھا۔ اور بدوی لوگوں کی زبان بوجہ دیگر
لوگوں سے اختلاط نہ ہونے کے بالکل صاف رہتی تھی
اس دستور کے مطابق آپ کی ولادت کے چند روز بعد
پیغمبر صاحب کی رضاعت کی سعادت دایہ علیہ سعیدہ
کو حاصل ہوئی۔ یہ عورت بنی سعد سے تھی۔ جن کی قصہ
قریشیوں کی طرح ملک بھر میں مسلم تھی۔ یہ عورت شرافت
نسب کے بعد اخلاق میں بھی اس پر ماضی تھی۔ غرض
یہ دوتیم دیکھا نہ موتی یا قیم عبد اللہ، اس کی جھلی
میں پڑا جو اس کے قابل تھی۔ دایہ علیہ نے برکات و
افصال الہی کے آثار پائے تو آپ کی پرورش کی
سعادت نہایت محبت و دلچسپی سے حاصل کی۔ دایہ
علیہ پانچ سال تک اس سعادت سے بہرہ اندوز
رہی۔ چھ سال میں آپ اپنی جہر بان والدہ کی
نظر محبت میں رہے۔ لیکن قدرت کی نیرنگیاں کہ آپ
اسی سال پیغمبر صاحب کو ساتھ لے کر اپنے چچے مدینہ
شریف کو گئیں۔ ایک چینی کے قیام کے بعد پھر مدینہ
کا قصد کیا۔ رستے میں آپ بیمار ہو گئیں اور مقام ابی
پر پہنچ کر فوت ہو گئیں اور وہیں دفن کر دی گئیں۔ اب
آنحضرت صلی علیہ وسلم کے ساتھ بے ماں بھی
ہو گئے۔ اور ام ایمن لونڈی کے ہمراہ جو مدینہ سفر تھی
کہ شریف پہنچے۔ اس کے بعد آپ کا دادا عبد المطلب
خود کھیل بنا۔ لیکن قرآن جانیں خدا کی قدرت و حکمت

پہلے سے کہ دو سال کے بعد مشفق دادا کا سایہ بھی دکھایا
لیکن چونکہ پیغمبر صاحب کا باپ عبداللہ اپنے باپ
عبدالمطلب کو ساری اولاد میں سب سے بڑھ کر پیارا
تھا اور وہ عین جوانی کے عالم میں پڑھے باپ کو
داغ بردائی دے گیا تھا۔ اس لئے عبدالمطلب کی
ساری نظر ہر اپنے نواسے پر پڑ گئی تھی۔ چنانچہ
اُس نے اپنے مرنے کے وقت اپنے بڑے بیٹے ابوطالب
کو آپ کی پرورش کے متعلق نہایت تاکید و نصیحت
کی۔ ابوطالب نے یہ قیمتی جہیز کی پرورش میں باپ کی
وصیت پر پورا پورا عمل کیا۔ اور حسن تربیت میں
کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ چنانچہ طامس کا۔ مائل
میر و ایز پرانٹ میں لکھتا ہے:-

”آپ کی پیدائش کے قریب ہی آپ کے والد صاحب
کا انتقال ہو گیا تھا۔ اسی چھ سال کی عمر میں آپ کی
والدہ ماجدہ بھی فوت ہو گئیں۔ جو حسن صورت
اور قد و منزلت اور فہم و فراست میں مشہور
تھیں۔ اور اپنے عمر رسیدہ جد امجد کی کفالت
میں آئے جن کی عمر تین سو سال کے قریب تھی۔
آپ کے والد عبداللہ ان کے سب سے چھوٹے
اور چھپتے بیٹے تھے۔ ان کی فتنہ سالہ عسکر کی
نظروں میں آپ اس طرح تھے جیسے کہ مرحوم عبداللہ
اپنی تمام خوبیوں کے ساتھ زندہ ہو گئے ہوں۔
ان کو چھوٹے قیمتی بچے سے گہری محبت تھی۔ وہ
اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے کہ انہیں اس
خوبصورت چھوٹے بچے کی نگہداشت رکھنی چاہئے
ان کے تمام خاندان میں آپ سے بڑھ کر کوئی
چیز قیمتی اور قابل قدر نہ تھی عبدالمطلب نے
اپنی وفات پر جبکہ آپ آٹھ سال کے تھے
آپ کے سب سے بڑے چچا (ابوطالب) کی
کفالت میں دیدیا۔ جو کہ اپنے خاندان کے سرکردہ
تھے۔ اس چچا کے ماتحت جو کہ نہایت متین اور
معقول آدمی تھے۔ جیسا کہ ان کی ہر بات سے
معلوم ہوتا ہے۔ آپ کی تربیت بہترین عربی
طریق پر کی گئی۔

پیغمبر صاحب کے بچپن میں کیا معلوم تھا کہ یہ قیمتی
دنیا کی بزرگترین جہیز ثابت ہوگا۔ اور اس کا نام
وَقَدْ عَلَّمْنَا لَكَ دُرَّ كَرْنِ دَكِ بِلْدِي بِرَدِيَا جِهَان
میں وہ پہلے کے سورج سے بھی زیادہ نمایاں ہو کر چمکیا
اور یوں بھی عربوں میں نوشت و خواند کا دستور نہایت
تفصیل تھا، اور وہ واقعات کو سفینوں (کاغذوں) میں
نہیں بلکہ سینوں میں ضبط کرتے تھے۔ اس لئے آپ کی
بچپن کی جوانی کے حالات بدمصیح پوری تفصیل سے
بیان کرنے کے مشکل ہیں۔ ہاں بعض حالات جو قوی روایت
سے معلوم ہوئے ہیں اسیان کی صحت میں کوئی شک
نہیں۔ ان کو زیر نظر رکھ کر اور اس بات کو سمجھ کر کہ
آپ کا زمانہ نبوت انہی لوگوں میں ہوا۔ جو عام طور
پر قرینہ آپ کے ہم عمر تھے دغوا بعض چھوٹے اور
بعض بڑے بھی تھے۔ اور ان سب کے سامنے آپ نے
حکم الہی اپنی پوشیدہ اور نبوت عظمیٰ کو جو نبوت
کے لئے شرط اول ہے۔ ان الفاظ میں پیش کیا:-
فَقَدْ بَشَّرْتُكُمْ عُثْمَانُ ابْنَ تَيْمِ
اِنَّكَ تَقِيْلُوْنَ مَا رِيَسُكَ

اور اس پر کسی نے بھی آپ کے گیر کھڑا اخلاق کے
متعلق کسی طرح کی انگشت نمائی کی جرأت نہیں کی۔
حالانکہ اس آیت کے نزول کے وقت مکہ شریف
میں آپ سے مخالفین کی عداوت نہایت زور پر تھی۔
ان ہر دو ہاتھوں سے لازماً اس پیغمبر پر پہنچا پڑتا ہے کہ
آپ کی جوانی نہایت پاکیزگی اور پرہیزگاری سے گزری
مروءیم میور اپنی مشہور کتاب لائف آو محمد میں
لکھتے ہیں:-

”تمام استاد اس بات پر متفق ہیں کہ محمد کی
جوانی راست بازاری اور اخلاقی پاکیزگی میں
گوری جو کہ اہل مکہ میں نادر تھی۔ آپ کی شہر دنیا
الجمالی طور پر بیان کی گئی ہے۔“

اس کے بعد مجلس مسارہ میں بتصرف قدرت شرافل
نہ جو سیکے کا واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

”میں دعویٰ نبوت سے پہلے تم لوگوں میں عمر کا ایک
عمر بچکا ہوں کیا تم غور نہیں کرتے۔“

یہ محمد کی نصرت کے عین مطابق ہے کہ آپ نے
نوجوانوں کی غیر جذبات اور آوارہ عادتوں
سے اجتناب کئے رکھا۔ آپ کو سلجھا ہوا داغ
حسن مذاق، کم گوئی اور اپنے خیالات میں محو
رہنے کی عادات بخشی گئی تھی۔ آپ اکثر اپنے
خیالات میں مستغرق رہتے، اور آپ کا فارغ
وقت غور و فکر اور سوچ بچار میں صرف ہوتا
جس کا استعمال ادنیٰ درجے کے لوگ بہت کم
اور ہنگامہ آرائی میں کیا کرتے ہیں۔ نوجوانی کی
عمر میں آپ کی حسن سیرت اور قابل اعتماد
اطوار کے متعلق اگرچہ شہریوں نے تحسین آفرین
کا احساس نہ کیا۔ تاہم کم از کم شہر (مکہ) کے لوگ
آپ کو مصداق اور امین کے لقب سے پکارنے
لگے۔ اسی طرح ابوطالب کے خاندان کی
آغوش میں محمد نے معزز اور واجب الاحرام
زندگی گوشہ نشینی کی حالت میں خاموشی سے
بسر کی۔“ (دہائی باقی)

رحمۃ العالمین مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب

کتاب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
متحدہ سوانحی مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے
جو اپنی خوبی کے لحاظ سے انہوں اور بیگانوں میں
یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ
جید آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاول پور۔ جامعہ
ملیہ دہلی، داما العلوم۔ یونہد اور ملک کی دیگر ممتاز
دوس گاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت
طباعت اور کاغذ اعلیٰ قیمت جلد اول علامہ جلد دوم
ہے۔ جلد سوم ہے۔

سیرت ابن مسام حضرت علیہ السلام

کی سب سے پہلی سیرت طیبہ
علامہ ابو محمد عبد الملک نے عربی زبان میں لکھی تھی

یہ اس کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۱۰
لے کا پتہ:- پیغمبر و فخر المحدثہ اُمرت مر

نشر الطیبہ فی ذکر النبی الجلیل۔ از مولانا عزیز علی عثمانی۔ رسول اکرم کی سوانحی سیرت جلد اول

بریلوی مشن مولانا محمد مرحوم دہلوی کی وفات پر شہداء امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا دشمن کون ہے؟

امام مولوی محمد رحمۃ اللہ علیہ صاحب ثانی مرقی

دنیا آتی جان ہے کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے
اس دار فانی سے بد اعمال بھی پٹے جاتے ہیں۔ بلکہ کرا
ہیں نہیں رہتے۔ سید الانبیاء علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہ
کے تعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

انک میت و انھم میتون (پتہ بخ)
اے ہی دہلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی فوت
ہونے والے ہیں اور یہ دشمنین بھی مر جائیں گے۔

آہ! سہ

عجب مرا ہے یہ دنیا کہ جس میں شام سحر
کسی کا کونج اور کسی کا مقام ہوتا ہے
اس اصول کے ماتحت کسی سے کچھ کاوش ہوتی مسلمان
کا کام نہیں کہ اس کی موت پر غور ہو یا اس کی
بد کوئی کرے۔ حدیث شریف میں یہ ہدایت ان الفاظ
میں آئی ہے:-

لا تسبوا الاموات فانہم افضوا
الی ما قوا موات

مردوں کو گالی نہ دو وہ کئے کو پہنچ گئے۔
مگر بریلوی کیپ کی پرانی عادت ہے کہ مردہ پرست بھی
ہے اور مردوں کو بجا کہنے میں بھی پیش پیش ہے۔ حال ہی
کا واقعہ ہے کہ دہلی کے ایک خادم توحید و سنت مولانا
محمد (غفرہ اللہ لہذا احسن شواہد) یکم صفر ۱۳۷۷ھ کو
بحکم الہی عالم فانی سے راہی عالم بقا ہوئے۔ انشاء
معنی کی وفات پر ہر مسلم اہل توحید کو صدمہ ہوا ہر گاہ اور
ہونا چاہئے۔ مدبر الفقہ کے قلب نے بھی ملاصحت کی
کہ انہما افسوس کرے۔ انہما افسوس تو کیا، مگر
انہما غیض بھی ساتھ ہی کر دیا۔ چنانچہ ان کے الفاظ
درج ذیل ہیں:-

نہایت افسوس سے یہ خبر درج اخبار کی جاتی ہے کہ
وہابیہ ہند کے مایہ ناز مولوی اور حضرت
امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سخت ترین دشمن
اور فرقہ احنان کو اچھے بیٹھے صلواتیں سناتے
والے مولوی محمد جو ناگدھی ایڈیٹر اخبار محمدی
دہلی مورخہ یکم صفر ۱۳۷۷ھ کو کچھ عرصہ کی علالت
کے بعد اپنے وطن جو ناگدھی میں اس دنیا سے
کوچ کر گئے۔ انشاء اللہ انا الیہ راجعون!

ہمیں ان کی موت کا پڑھ کر بہت افسوس ہوا
اور ناقابل تحریر رنج ہوا۔ اس سے زیادہ ہم ان
کے متعلق کچھ نہیں لکھتے۔ اب ان کا معاملہ
اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

(العتیقہ، مارچ ۱۳۷۷ھ صفحہ ۹)

اس عبارت میں خط کشیدہ الفاظ میں اس غیظ و غضب
کا اظہار ہے جو اہل توحید سے کو ہوا کرتا ہے
بریلوی کیپ کے ممبرو! آؤ ذرا انصاف سے
سوچیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
سخت ترین دشمن کون ہے؟ افراد بافت اہل حدیث
ہیں یا بریلوی سٹاف؟
سزاوارتہ گوش ہوش سے سنو!

ہم حضرت امام کے صحیح معنی میں مودب اور
ان کی بیایات کے پیروکار ہیں، ان کا فرمان اللہ تعالیٰ
پر وقت یاد رہتا ہے جو آپ نے نہایت مختصر مگر جامع
الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے:-

اذا صح الحدیث فھو مذھبی
جو حدیث صحیح ہو وہی میرا مذہب ہے
بریلوی دوستو! بناؤ تم قبروں کو سمجھ کر نہ ہو قبروں کے

سامنے جھکتے ہو۔ کیا یہاں سے افعال حضرت امام
کے قول کے مطابق حدیث رسول علیہ السلام کے مطابق
ہیں؟ قرآنی آیات و احادیث کے صریح خلاف نہیں ہیں؟
بناؤ! ہر صاحب کی گیارہ سوئیں، سناؤ!
چالیسوں کے تعلق حضرت امام کا کوئی فرمان
آپ کے پاس ہے؟

اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو خود ہی کہو کہ حضرت
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف کرنے والا ان کا دشمن
ہے یا ان کے نوان کے مطابق عمل کرنے والا۔
آپ ہی اپنے ذرا جو دستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

انجام تنظیم میں کسی نامزد نگار کی طرف
سے شائع ہوا ہے کہ مولوی محمد

مرحوم خطبہ جمعہ کو کھڑے ہونے لگے تو یکایک قلب
دول بیٹھ گیا! ایسا ہوتا تو مرحوم کی موت میں
فی الجملہ اور فضیلت ظاہر ہو جاتی۔ گویا جہاد
کی حالت میں ان کی وفات ہوتی، مگر واقع یہ نہیں
ہے بلکہ اس طرح ہے کہ جمعہ پڑھا کر جمعہ کا دن گنار کر
اس رات آپ کو تکلیف ہوئی جس سے جابر نہ ہو سکے

ان اللہ وانا الیہ راجعون!

(محمد عبد اللہ شامانی)

سخت جھج جھج جھج جھج جھج جھج

حیات طیبہ
دہلی رحمت اللہ علیہ کی منعم سو انجمنی مع مختصر سوانح
حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
اس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارنامے
نمایاں درج ہیں۔ توحید و سنت کی تبلیغ میں جہاد
آپ نے جان تمھیں پر کہ کر جب وہ جب کی ان سے آپ
تو کس سیکھ سکتے ہیں۔ سکھوں کے ساتھ ہمیں جہاد
راہیوں کے طریق و کیفیت درج ہے، مصدق مرزا
حیرت دہلوی مرحوم۔ جدیدہ اڈیشن ہے۔ لکھنؤ
چھاپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت دو روپے۔ محصول ڈاک
علیحدہ۔ پتہ:- منیر و نذرانہ پبلیکیشنز

ظفر امین فی رد مسائل الفقہین، متدین کے اعتراضات و شکوک کا جواب، قیمت کار پتہ:- منیر و نذرانہ پبلیکیشنز

ذکرِ شہید
مولانا محمد اسماعیل شہید و مسلولی کا ایک واقعہ

راز ملک ابوحنی امام خان صاحب سید محمد روی :

شاہ اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس علوم
سے تبلیغ فرمائی۔ اس کا ذکر قابل نصیحت ہے۔ اس لئے
بمصدقہ

گاہے گاہے باز خواں میں نقشہ پاریندرا
میں اپنے ایک مسودہ "کاخلاصہ مالین امانت" کی
کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جس کا مفاد حیات طیبہ
سے لیا گیا ہے (یہ واقعہ میں اپنی کتاب تراجم
علمائے حدیث ہند میں نقل نہیں کر سکا)
بادشاہ کی ملاقات کے ساتھ ہی مولانا شبید کا
وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے جو ایک صوفی بزرگ سے
پیش آیا۔

دہلی۔ فرشتخانہ کی کھڑکی سے باہر ایک مقام
قدم شریف ہے۔ جہاں اُس زمانہ میں بیچ الاول کی
۱۱-۱۲ تاریخ کو بڑی دھوم سے عرس ہوتا جس میں
منجملہ اکثر صنیاعے کبار کے ایک بزرگ جلال شاہ
نامی بھی شمولیت کے لئے باہر سے آئے۔ شہر میں داخلہ
پران کی پیشوائی اس اہتمام سے کی جاتی کہ اراد اور
شہزادے تک موجود ہوتے۔ پیر جلال شاہ صاحب
شاہی خیمہ میں قیام فرماتے۔ جلوس دو تین سو مردوں
کا جھنڈا دکھتا۔ سامان میں بڑے بڑے ایوانی غالیے
اور دیگر بیش قیمت چیزیں خود حضرت جلال شاہ کی ملکیت
سے ہوتیں اور قابل تحریف بات یہ تھی کہ خیرات بہت
کرتے۔ علاقہ قائم ہوتا تو کسی کی مجال نہ تھی کہ آنکھ اوپر
اٹھا سکے۔ جلال شاہ مسالین سے ہدایات کرتے مگر
اراد کے ساتھ تنگ مزاجی سے پیش آتے۔

عرس کا وقت آئیگا۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب
بھی تشریف لے آئے۔ حضرت شہیدؒ ہمیشہ سپاہیانہ لباس
پہنتے تاکہ کوئی شناخت نہ کر سکے۔ حلقہ قائم نہ ہوا۔

جلال شاہ نے دیکھتے ہی اصرار سے اپنے برابر بٹھایا۔
 قدم شریف کے تبرکات لانے گئے جن کی تعظیم کے لئے
 تمام اہل حلقہ سرودھکدھکے ہوئے مگر حضرت شہید
 آہستہ آہستہ پیچھے سرک گئے اور بیٹھے رہے۔ جلال شاہ
 کے سوا کسی نے آپ کو اس حال میں نہ دیکھا۔ مگر وہ بھی
 خاموش بیٹھے رہے۔ خدام کو انعام دیکر تبرکات
 واپس مجبور دیئے گئے۔ مجلس پر بدستور سکوت طاری
 تھا۔ جو ان کے حلقے کا خفاہ تھا۔ حضرت شہید کو بلا کر
 پھر اپنے پاس بٹھایا۔ اب جلال شاہ آپ کی طرف
 اور بھی زیادہ غور سے دیکھنے لگا۔ آخر درویش نے
 مہر سکوت توڑی اور دلی سی آواز سے غائب ہوا کہ
 ”آب دلی کے سننے والے ہیں؟ جواب ہاں۔“

سال بھر بعد آپ ہی لوگوں کی وجہ سے ہم یہاں آجاتے ہیں۔ آپ جلیے اصحاب کی زیارت ہو جاتی ہے۔ ورنہ ہمارے نصیب کہاں کہ ہم دہلی اور اہل دہلی کی خوش قسمت سے فیض پا رہے ہوں؟

اس پر مولانا اسماعیل نے کہہ فرمایا۔ سخن میں تاثر
نہاوا دہتی۔ درویش! حلاوت اندوز نہو۔ وقت سے
پہلے حلقہ ہر خاست کر دیا۔ مریدوں کو اپنے اپنے غریبوں
میں ذکر کا حکم تھا۔ اب جلال شاہ اور شہید دونوں
رہ گئے۔ درویش نے کہا معلوم ہوتا ہے۔ آپ شاہ
اسماعیل صاحب بیت پہلے تو خاموش رہے۔ آخر
اقرار کیا۔ جلال شاہ نے کہا کہ میرے پاس کئی بار
آپ کی تصویریں اور چلے لوگوں نے بھیج کر استدعا
کی ہے کہ کسی تہہ سر سے آپ کو شکست فاش ملے۔

و عمل کے ذریعہ ہے۔ میں نے اُن خطوط کی پرماتما نہیں
کی۔ یوں مجھے ایک عمل بھی آتا ہے۔ مینی میں نے مشق
پڑھا کر اپنی آنکھوں میں ایسی کشش پیدا کر رکھی ہے

جس سے میں اپنے سے کمزور پر غلاب آسکتا ہوں۔
 آج تک میں نے اپنے بھائی کے سوا دوسرے شخص
 پر یہ عمل اس لئے نہیں کیا۔ مبادا اگر نہ چہنچے اویں
 کسی سخت عذاب میں پکڑا جاؤں۔

شاہ اسماعیل صاحب یہ ماجرا سن کر آہیدہ سے
ہو گئے اور وعظ شروع کر دیا۔ سید جلال شاہ صاحب
مافات پر افسوس کر کے رونے لگے، اپنے گناہوں سے
توبہ کی۔ اور دونوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ یہ
رات کے ۲ بجے کا وقت تھا۔ سید صاحب کے
تائب ہونے سے تمام مرید اور اہل حلۃ راہ راست
پر آ گئے۔ فقط !

الہدٰی | اس واقعہ کی مفصل کیفیت اور شاہ اسلم
 صاحب شہید کی مکمل سوانح عمری حیات طیبہ میں
 ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت دو روپیہ۔ محصول ڈاک ۴
 ملے کا پتہ۔ دفتر انجاء الہدٰی امرت۔

سید بن علی بن ابی طالب

ایک اہم گزارش

(اذا أبو سليم عبد الرحيم مدرس مدرسه محمدية شكر كوالها)

بسمہ دان ابن عدیث السلام علیکم۔ دانتے بر حال ما
مرض بر محتا گیا جوں جوں دوا کی

بزم توحید دزنہ باد کو قائم ہوئے کہ داندہ دن نہ
گورے تھے کہ اک نئی تلاش پہلے دلوں کو گنگداتی
ہوئی آموجد ہوئی یعنی آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس
دہلی کے سالانہ اجلاس کی کاروائی۔ یہ کہہ رہا تھا
فرد کو چاہیے کہ اپنے اپنے شہرستی میں شفق و جمع ہو کر
انجمن قائم کر کے دہلی سے اس کا الحاق کریں مزید بڑا
کانفرنس کے ممبر بنائے جاویں۔ جس کی فہم ممبری
چار آنہ سال ہوگی۔ اور ماہ بہ ماہ دہلی کو اپنی انجمن کی
کاروائی داندہ و خنجر حساب وغیرہ کی رپورٹ دفتر
دہلی میں دینا ہوگی۔ اور دوسری طرف بزم توحید بھی
ان ہی مقاصد کو لیکر اعلیٰ ملحق کہ اس کی شاخیں ہر شہر
قصبہ و گاؤں میں قائم کر کے اس کا الحاق اتر سے
رکھیں اور ہر قاعدہ صاحب آمد و خنجر و دیگر محاللات

ہیجی حکیم - ہر انسانی بیماری کے تجربہ علاج کا طریقہ اور نسخہ جات - قیمت پندرہ روپے :- ہنجیر المہدیث اثر کر

پورٹ مانا نہ دفتر الحدیث یعنی کیٹی۔ کہ یہ بزم توحید کو دیتے رہا کریں۔ اور اس کے بھی ممبر بنائے جاویں جیرت و تعجب سے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان دو آدموں کا ایک ہی عالی مقام سے اخذ کیا گیا ایک میان و دو شیر کا مراد ہے۔ آہ۔

دل کو روڑوں یا جگر کو نیں میری دونوں سے آشنائی ہے

گو دونوں کے ارادے و مقاصد ایک مگر جماعت پر دو کام بہت گراں گزریں گے کہ کائنات کی کبریاں اور کائنات کو روڑوں میں بھیجیں۔ اور لطف یہ کہ دونوں تشریف فرما بھی ہو چکی ہیں۔ کاش! جماعت اہل حقہ کو ایک اور صرف ایک مرکز پر جمع کرنے کی سعی برپا کی جاوے۔ آہ ثم آہ۔ ہماری غفلت و بیہوشی کی بھی بولی حد ہے کہ بہر ان قوم ہم کو بار بار بیدار کر رہے ہیں۔ مگر ہم آرام کی غیند لے کر خوب سو رہے ہیں۔ اللہ ہم اپنی حالتوں پر غور کرے کہ کیا کئے اور کیا کرنا میرے خیال ناقص میں کافرنس کی آواز صدا بجا شامت ہو رہی ہے رضا کرے کہ یہ میرا خیال غلط ثابت ہو، اس کی اک ادنیٰ مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ یعنی جو کافرنس کہ ۲۶ مدارس کو مانا نہ امداد ہم پہنچاتی ہو۔ باوجود اس ہمدردی کے کافرنس کی موجودہ کاروائی کی عدد پر صرف ایک مدرسہ باڈی ریاست دھول پور نے لبیک کہی۔ باقی ۲۵ مدارس کی طرف سے کوئی آواز نہ آئی۔ حالانکہ جتنے مدارس کو اور جن جن مقاموں کو کافرنس امداد دیتی ہے۔ وہاں سے خصوصاً دلزدہ فوراً لبیک کی صدا آنا چاہئے تھی۔ جب ایسے مقامات پر کافرنس کی پہلوی کا کوئی اثر نہ ہوا تو دیگر جگہ اس کا اثر خیلے شکل نظر آتا ہے۔ میں مولانا نے محترم سرور جماعت اہل حدیث و دیگر اکابرین جماعت اہل حدیث کی خدمت میں مودبانہ گزارش کرتا ہوں کہ اس خلس کو دور کرنے کی سعی فرما دیں گے۔ اور جماعت اہل حدیث کو چاہئے کہ وہ اپنے سرور کے دستور العمل پر چلنے کی زائد سے زائد کوشش کریں گے۔ بزرگو! یہ مستی چاہئے اندر

غیبت ہے۔ اور جماعت اس ہستی کو جو اہرات میں تو سے تب بھی جماعت اس کی قیمت ادا نہیں کر سکتی وہاں ہے کہ خدا نے تعالیٰ مولانا نے مکرم کی عمر میں ترقی عطا فرماوے۔ آمین! اور آؤ ہم سب مل کر یہ کہیں

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار خدا کے فضل سے یہاں بزم توحید قائم ہو گئی ہے اور کافرنس اہل حدیث کے ممبر بھی بنائے گئے ہیں یہ تمام کوششیں عالی جناب حاجی ابراہیم صاحب کی خلیہ صیت دل کا نتیجہ ہیں۔

الحمد للہ! یہ سوال مجلس مشاورت جلسہ کافرنس اہل حدیث منعقدہ آہ میں بھی اٹھایا گیا کہ اہل حدیث انجمنوں کے ہوتے ہوئے بزم توحید کی کیا ضرورت ہے جواب دیا گیا کہ انجمن اہل حدیث اور بزم توحید میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ کیونکہ انجمن اہل حدیث کے ممبر خاص مذہب اہل حدیث کے ماننے والے ہوں گے بزم توحید میں یہ شرط نہیں ہے۔ ہر وہ شخص جو قرہ پستی کو براہِ شائے ہے وہ اس کا ممبر اور معاون

ہو سکتا ہے۔ جہاں انجمن اہل حدیث ہے وہ بزم توحید کو ایک برانچ کے طور پر سب کیٹی بنا سکتی ہے۔ مختصر لفظوں میں کہیں کہ بزم توحید قبور اور پیر پرستی کی تردید کے لئے ہے۔ انجمن اہل حدیث کی اغراض بہت وسیع ہیں۔ تعلیم سے چھڑانا۔ آمین رفیعین وغیرہ مسائل حدیثیہ پر مناظرات و مباحثات کرنے ایسا کرتے ہوئے کسی مقدمہ کی ضرورت پیدا ہو جائے تو اس میں کوشش کرنا وغیرہ وغیرہ۔

اس لئے دونوں کے مفہوم سمجھنے سے دونوں میں فرق سمجھ میں آجاتا ہے۔ جن لوگوں کو کائنات کی سیاسی انجمنوں سے کچھ تعلق یا واقف ہے وہ دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں بھی اس قسم کی بڑ نہیں ہیں۔ پورٹ دینا کوئی مشکل نہیں۔ جہاں بزم توحید کسی انجمن اہل حدیث کی برانچ ہو وہ اپنی پورٹ اس انجمن میں دیدے اور وہ انجمن اہل حدیث اس کی پورٹ اپنی معرفت سمجھ دے۔ غرض کام کرنے سے ہے جس طرح بھی ہو سکے کریں رع کئے جاؤ کوشش میرے دوستو

مولانا محمد صاحب ہلوی کی وفات پر تعزیتی جلسے قرار داد

مولانا احمد اللہ صاحب منعقد ہوا۔

حاضرین: مولانا احمد اللہ صاحب۔ مولانا شرف الدین صاحب۔ مولانا نجیب اللہ صاحب۔ مولانا عبدالستار صاحب۔ مولانا حاکم علی صاحب۔ مولانا عبدالوکیل صاحب۔ شیخ حافظ حمید اللہ صاحب۔ حاجی محمد صالح صاحب۔ حاجی بشیر الدین صاحب۔ حاجی محمد رفیع صاحب۔ حافظ عبدالمن صاحب۔ حاجی بشیر الدین صاحب۔ حاجی محمد رفیق صاحب۔ شیخ محبوب الہی صاحب۔ لیل علیہ السلام (۱) مولانا محمد صاحب مرحوم جو ناگلاسی کے سانحہ جان ناکہ پر حزن و غم کا اظہار کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں پاس ہوا کہ تعزیتی مضمون انجبات کو بھیجا جاوے۔ مضمون کا بنانا حاجی محمد صالح صاحب کے سپرد کیا گیا۔

مولانا مرحوم کی وفات کا جو صدر اہل توحید کے دس پر ہوا ہے اس کے اظہار کے لئے الغافلین گنجائش نہیں۔ ہر روز کئی تعزیتی خطوط و تقریرات میں موصول ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا مطلب صرف اظہار افسوس ہی ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو پورا نقل کرنے سے کوئی فائدہ نہ سمجھ کر صرف نام ہی شائع کر دیا جاتا ہے۔ اس ہفتہ صدر دفتر آل انڈیا اہل حدیث کافرنس دہلی کی مجلس شوریٰ کی کاروائی موصول ہوئی ہے۔ جو

مجلس شوریٰ بنیاد پر، صفحہ ۲۳ مطابقت ۶۔ مارچ ۱۹۷۲ء کو مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔

دلیل شافی۔ سابق شاہ افتخار ان و امان احمد خان کے سرور کی کاسباب وغیرہ۔ قیمت ۱۰ روپے

حاجی صاحب موصوف نے جو مضمون بنایا ہے وہ ذیل میں درج ہے :-

ہمارے وہ بڑے مشتری پر پیش آمد
نہاد بہرہ مرہج برنگو خیمہ

مولانا محمد صاحب مرحوم مدیر اخبار محمدی دہلی کا تعارف
تفصیل حاصل ہے۔ آپ کی شخصیت بہت سی خوبیوں کی
حامل تھی جس کا اقرار مخالف و موافق سب کو ہے۔

چنانچہ آپ کے ساتھ جدائی پر مخالف اور موافق سب کو
پشیم دیکھا گیا۔ آپ نے اپنی عمر کا بہترین اور بیشتر حصہ
اسلامی خدمات کو انجام دینے میں صرف کیا۔ تحریری
اور تقریری ذرائع انجام دئیے۔ اخبار محمدی نیز
مختلف مسائل پر مدلل اور مبسوط کتب و رسائل لکھ کر

دین کی زبردست خدمت کی۔ آپ اپنے فرض منصبی
کی ادائیگی میں کسی طاقات سے مرعوب ہونے والے
نہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر آپ کی
مدد کی۔ آپ خدا ترس عالم تھے۔ آپ کی داد و دہش
بھی کم نہ تھی۔ خلقِ حق سے متصف تھے۔

جماعت کو آپ کی ذات سے بہت کچھ امید تھی۔
لیکن حکمت الہی غالب ہے کہ آپ جلد دنیائے فانی سے
حلت فرمائے اور ہم سب کو ایسے وقت میں جبکہ
علماء کا فقدان ہے کام کرنے والوں کی قلت ہے۔
داخل مفارقت کا مدد دیکھا گئے۔ اللہ تعالیٰ سے
دعا ہے کہ وہ جلد ہی نعم البدل عطا کرے اور پانڈگان
کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں
جگہ دے۔ آمین !

(۲) مولانا محمد صاحب مرحوم جو ناگڈھی کے اہل و عیال
اور ورثہ نیز مال میراث کے انتظام کے لئے مجلس شوریٰ
نے مولانا احمد اللہ صاحب۔ مولانا عبد العزیز صاحب
میں پر ونیسر ونیورٹی علی گڈھ۔ حاجی محمد صالح صاحب
شیخ حاجی حیدر اللہ صاحب۔ حاجی بشیر الدین صاحب۔
حافظ محمد امین صاحب۔ حاجی عبدالرشید صاحب کو
مقرر کیا۔ تاکہ مولانا مرحوم کے ورثہ کے ساتھ مل کر
صحیح انتظام کیا جاسکے۔

نیز یہ مجلس قرار دیتی ہے کہ علم دین کے حصول میں

نوشمال طبقہ کو بھی توجہ کرنی چاہئے تاکہ دین کی اشاعت
میں تیز رفتاری حاصل ہو۔

خدا ہرچہ خواہد کند بندہ باشش
رضا پیش گیرد سرافکندہ باشش

رعانظ احمد اللہ نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس دہلی
مبشر خواب | ایس۔ ایم احمد صاحب پھانگ
جیش خان صاحب دہلی سے اپنا ایک خواب جو انہوں
نے ۵ ص ۵ کو دیکھا یوں تحریر کرتے ہیں :-

ایک بہت بڑی وسیع مسجد ہے۔ اس میں جمع کثیر
ہے اور میں وضو کر رہا ہوں۔ اتنے میں ایک تارگوختی
ہے کہ مولوی محمد آگئے ! اس کے بعد میں نے دیکھا
کہ وہ منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک بچہ منبر کے قریب
کھڑا کلام اللہ کی تلاوت کر رہا ہے۔ یہی دیکھنے پایا
تاکہ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نماز فجر کو
چلا گیا۔ یہ واقعہ ۵ صفر بروز منگل کا ہے۔

اب دعا ہے کہ اسے میرے اللہ عیسیٰ کہ مولانا محمد
علیہ الرحمۃ اپنی ہر تقریر اور ہر وعظ میں سامعین اور
تمام مسلمانوں کو دعائیں دیتے تھے تو ان پر اس سے
بہت زیادہ اپنی رحمتیں نازل فرما۔ اور ان کی قبر میں
فورجہ اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین !

واللہ ان کی تلقین کے الفاظ مجھے خوب یاد ہیں
رمضان کا مہینہ ہے جمعہ کا خطبہ دے رہے ہیں کہ لے
مسلمانو ! یہ الفاظ کثرت سے کہو :-

اشھدان لا الہ الا اللہ استغفر اللہ اللھم
افی اسئلك الجنة واعوذ بک من النار

ایسے ہی شب قدر میں وعظ فرما رہے تھے اور تاکید
کر رہے تھے کہ مسلمانو کثرت سے ان الفاظ کو پڑھو
بہت زیادہ وقت اس دعائیں گزارو۔ میرے نبی
محمد رسول اللہ صلی وسلم و یارک علیہ کافران
ہے۔ ہمارے مانی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
کہ میں نے بھی علیہ السلام سے دریافت کیا کہ شب قدر
پاؤں تو کیا کروں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللھم انک عفو تحب العفو فاعفو
عنی پڑھا کرو۔ نقطہ ! راجعہ ایس۔ ایم۔ احمد

پھانگ جیش خان دہلی

تقریرتی جلسہ علی گڈھ | ۲۱ مارچ ۱۹۴۱ء

نماز جمعہ، مولوی محمد امین اہل حدیث علی گڈھ کا ایک
جلسہ بعد از نماز مولوی ابوالکریم صاحب مترجم الوسیلہ
منفرد ہو کر حسب ذیل تجویز باتفاق رائے پاس ہو گئی۔
انجن اہل حدیث علی گڈھ کا یہ جلسہ حضرت مولانا
عبدالکیم صاحب محدث نصیر آبادی و مولانا مولوی محمد
صاحب جو ناگڈھی ایڈیٹر اخبار محمدی کی وفات
حسرت آیات پر دلی رنج و ملال کا اظہار کرتا ہے۔ اور
بارگاہ ایزدی میں دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دو دوزخ
عالمین دین کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے
پسندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نیز یہ جلسہ اول الذکر مولانا مرحوم کے عقیدہ مند
اور بالخصوص اہل لیاں نصیر آباد کی خدمت میں بہ ادب
عرض کرتا ہے کہ مرحوم کی یادگار مدرستہ القرآن والحدیث
محلہ دو دھیا کا پاسن طریق انتظام کر کے استحکام فرمائیں
و نیز ثانی الذکر مولانا مرحوم کے اخبار محمدی

مذہبی آرگن کے بھانگے لئے جماعت اہل حدیث بالندیس
دوسارے دہلی سے التماس کرتا ہے کہ کوئی نہ کوئی صورت
اس کے دوا کی اجراء کی نکالیں تاکہ مسلمان اس کے
استغادہ سے محروم نہ ہوں۔ و ناظم انجن م

کریم جدائی کا کس کس کی بیخیم لئے ذوق
کہ ہوئے والے ہیں ہم سب بھی غریب جدا

مولانا محمد صاحب مدیر محمدی

مندرجہ ذیل تالیفات و فتوا اخبار
اہدیت امیر سے مل سکتی ہیں :-
خطبات سید المرسلین حصہ اول و دوم - سوم - سوم - سوم
شمع محمدی - جس میں حدیث و فقہ کے فرق کو مدلل طور
پر ثابت کیا ہے۔ قیمت ۴۰

نور محمدی - جس میں قوالی و راگ کی کتاب و سنت و

اقوال بزرگان سے تردید کی گئی ہے قیمت ۱۲

ذمہ محمدی - حضرت سید عبدالقادر جیلانی کے مبارک

اقوال سے آمین بالجہر فاتحہ فلت الامام - نفی غیب

گیا رحویں کی حرمت وغیرہ کی تردید ہے۔ قیمت ۶

چند غلطیوں اس کے میر پر ضلع جوں میں بھی تقریرتی جلسہ منعقد ہوا۔

نیز یہ جلسہ اول الذکر مولانا مرحوم کے عقیدہ مند اور بالخصوص اہل لیاں نصیر آباد کی خدمت میں بہ ادب عرض کرتا ہے کہ مرحوم کی یادگار مدرستہ القرآن والحدیث محلہ دو دھیا کا پاسن طریق انتظام کر کے استحکام فرمائیں و نیز ثانی الذکر مولانا مرحوم کے اخبار محمدی مذہبی آرگن کے بھانگے لئے جماعت اہل حدیث بالندیس دوسارے دہلی سے التماس کرتا ہے کہ کوئی نہ کوئی صورت اس کے دوا کی اجراء کی نکالیں تاکہ مسلمان اس کے استغادہ سے محروم نہ ہوں۔ و ناظم انجن م کریم جدائی کا کس کس کی بیخیم لئے ذوق کہ ہوئے والے ہیں ہم سب بھی غریب جدا مولانا محمد صاحب مدیر محمدی مندرجہ ذیل تالیفات و فتوا اخبار اہدیت امیر سے مل سکتی ہیں :- خطبات سید المرسلین حصہ اول و دوم - سوم - سوم - سوم - سوم - سوم شمع محمدی - جس میں حدیث و فقہ کے فرق کو مدلل طور پر ثابت کیا ہے۔ قیمت ۴۰ نور محمدی - جس میں قوالی و راگ کی کتاب و سنت و اقوال بزرگان سے تردید کی گئی ہے قیمت ۱۲ ذمہ محمدی - حضرت سید عبدالقادر جیلانی کے مبارک اقوال سے آمین بالجہر فاتحہ فلت الامام - نفی غیب گیا رحویں کی حرمت وغیرہ کی تردید ہے۔ قیمت ۶

متفرقات

مولوی عمر الدین مرحوم وزیر آبادی کی وصیت

اسلمہ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ اپریل ۱۳۵۵ء سے ملائے
مرحوم کی رقم بغرض تقسیم برائے ضرورت طلباء برصغیر
پاس مرحوم نے امانت رکھی تھی۔ اس کا ذکر اہل
۱۰۵ اپریل ۱۳۵۵ء میں ہوا تھا۔ اس کے متعلق مرحوم
کے بعض وارثین کی طرف سے انجمن اہل حدیث، وزیر آباد
کی طرف سے نوٹس متغیر، بعضی نالاش وغیرہ آئے
تھے۔ اس لئے میں اس رقم کی تقسیم سے رک گیا۔
اور منتظر رہا کہ کوئی عدالتی طلبی آئے اور عدالت
جو فیصلہ کرے اس پر عمل کیا جائیگا۔ مگر عدالت کی
طرف سے کوئی طلبی نہیں آئی۔ روپیہ روکے رکھا گیا
میں نے مناسب نہیں سمجھا۔ اس لئے تقسیم شروع
کر دی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

- (۱) طلبائے مدرسہ غفر فیہ اتر سرسبز گرم (۱۰۰-۱۰۰۰)
- (۲) مسجد تدیس اتر سرسبز
- (۳) مدرسہ نصرة الحق اتر سرسبز
- (۴) مدرسہ اہل حدیث وزیر آباد ۵۰-۴-۴
- (۵) گوجرانوالہ ۲۵-۲۰-۰
- (۶) ایک بیمار طالب علم برائے علاج ۱۰-۰-۰
- رہائی آئندہ ۲۲۴-۱۰-۴

اسلام اور مسیحیت | جو مسیحوں کی تازہ
تصانیف اسلام کی

ترہید میں) کے جواب میں طبع ہو رہی ہے۔ اس کا
ہر نویدار اہل حدیث کے پاس ہونا فائدہ مند ہوگا۔ اس لئے
جن شائقین نے ایسی تک اس کی خریداری کے لئے فرمائش
نہیں بھیجی وہ جلد بھیج دیں۔

جنازہ خانب مولانا محمد | مولانا مرحوم کے جنازہ خانہ
پڑھنے کی منہ ہر ذیل حضرات نے اطلاع دی ہے۔

(۱) مولانا نوٹس خان شروانی حیدر آباد دکن۔ (۲)
علیم اللہ بخش صاحب جالندھری مقیم سلجہر داسام

(۳) عبدالوہاب صاحب قریشی راجندرہ
تقریبی قطعے | جناب ابوالمعارف صاحب منوی نے
مندرجہ ذیل قطعے برائے اشاعت ارسال کئے ہیں:-

آہ تباخ المناک

۱۳۶۰ھ

آہ حضرت علامہ مولانا محمد جونا گڑھی

۱۹۴۱ء

اَقْدَمَات فی الوطن المبارک دفعتہ
سقی رسول اللہ شیخ محمد جرد
نَقَالَ بِقَلْبِ الْخَرْن شَاؤُ مَوْسَخَا
تَحْلَى الحی اللہ الجبیل محمد
۱۳۶۰ھ

ایں چو شداہ ۱۳۶۰ شب تاریک ۲ کے نہاں گشت و کباب
ایں ندا آمد از لب دریا
غرق شد ہائے مرکب امید
۱۹۴۱ء

خدمت دین خدا کی جس نے جو کربے خطر
جس نے سنت کی حمایت میں کیا سینہ سپر
درہم درہم صفت باطل کو جس نے کر دیا
کہہ دیا جس کے قلم نے قلب بدعت چیر کر
۵۵ جہاد راج ہم سے آہ نصرت ہو گیا
اس کو لینے آئے اللہ کے پیغام بر
خانی اکبر جناب حق سے ملنے کے لئے

آپ جنت کو سردھارے ہم کو محسوس ہو کر
کہہ دو یہ تاریخ قلب مضطرب کو تمام کر
کیا ہوا آہ کیا ہوا وہ فاضل عالی گہر

۱۳۶۰ھ

احقر محمد ابوالمعارف الاعظمی منوی

۱۹۴۱ء

حافظ قرآن کی ضرورت | مدرسہ تعلیم القرآن کے لئے
ایک ایسے حافظ قرآن خوش الحان اہل حدیث کی ضرورت
ہے جو باقاعدہ تجویز مجھوں کو تعلیم دے سکے۔ مدرسہ سنت
مبلغ پانچ روپیہ خشک دے سکیگا۔ انشاء اللہ!
خط و کتابت کا پتہ:- محمد عالم ہانی مدرسہ کوٹلی لارہاں
غری۔ ضلع سیالکوٹ۔

ضرورت مدرس | ایک عربی مدرسہ کے لئے مولانا محمد جونا گڑھی
مسلم عالم تجویز کا کار کی ضرورت ہے۔ جو کتبہ اعتقاد
کا مواجد اور دو بار جو۔ تنخواہ معقول۔ خورد و نوش
رہائش مفت ہوگی۔ خواہشمند حضرات پتہ ذیل پر
خط و کتابت کریں:- کرنل سید ندیم علی شاہ
کرنل فوج۔ بمقام افلح۔ ڈاک خانہ بغداد الجدید
ریاست مہاول پور۔

ضرورت امام | ایک ایسے مولوی صاحب کی
ضرورت ہے جو مسجد کی امامت پابندی کے ساتھ کر سکے
جموں میں وعظ و تقریر کر سکے۔ قرأت اچھی ہو۔ بچوں کو
دو تین گھنٹہ تعلیم بھی دینا ہوگا۔ بوقت ضرورت سفارت
کالام بھی کرنا پڑیگا۔ تنخواہ دس روپیہ ماہوار دی جائیگی
اگر بال بچے ہمراہ ہوں گے تو ان کے لئے بھی جنگ
رہنے کی مفت دی جائیگی۔ اور کچھ تنخواہ میں اضافہ
کر دیا جائیگا۔ باقی دیگر امور بذریعہ خط و کتابت
طے کر کے الطہنان کر لیوں۔ درخواست پتہ ذیل پر
روانہ کریں۔ پتہ:- حاجی عبدالرزاق سرپرست
مدرسہ ضیاء العلوم محلہ کوٹ قصبہ مٹوالہ۔ ضلع
الہ آباد۔ ریویں) ۴۴ داخل غریب فندہ
مرزا میوں سے مناظرہ | میانہ پورہ شہر سیالکوٹ
میں ۲۳ فروری ۱۳۶۰ء کو اہل اسلام و مرزا میوں کے
مابین مسئلہ حیات میح پر مباحثہ ہوا۔ اہل اسلام کی
طرف سے حافظ محمد شریف اور فریق مخالف کی طرف سے
ملک عبد الرحمن خادم مناظر تھے۔ مناظرہ میں گھنٹے جا رہے
رہا۔ حافظ صاحب نے آیات قرآن مجید و احادیث نبویہ
اور مرزا صاحب قادیانی و مولوی نور الدین صاحب
قادیانی کے اقوال سے حیات میح کا ثبوت دیا مگر خادم
صاحب نے جواب تو دی دیا جو وہ پہلے دیا کرتے ہیں
پبلک پر واقع ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان
پر زندہ ہیں اور مرزا صاحب کی تاویلات بالکل غلط
ہیں۔ (دیکھئے اشریک مناظرہ)

۱۳۶۰ھ جات میح کے متعلق مفصل مدلل و تحقیق کے لئے
مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیکوٹی کی جو کتاب تصنیف
شہادۃ القرآن ۵۵۰ فرمائیں۔ قیمت دو روپیہ و غیر ملکی

غیر سوسہ کفن۔ مولانا ابراہیم صاحب سیکوٹی کی تصنیف ہے۔ قیمت ۵۰ روپیہ۔ غیر اہل حدیث ائمہ

ملکی مطلع

رفتار جنگ

چین جاپان | جنگ کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ جاپان کی جنگ کے بعد چینیوں نے بیس ہزار جاپانی فوج کو پسپا کر دیا ہے۔ اس کی وجہ بتایا یہ ہے کہ جاپان کی فوج اب چین سے ہٹ کر بحر الکاہل کے جزائر (شرق الہند اور سنگاپور وغیرہ) کی طرف لگ رہی ہے۔ اخبارات میں جو خبریں شائع ہوتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی جاپان کی امداد پر ہے اور جاپان جرمنی کی امداد پر۔ ہٹلر کی خواہش ہے کہ جاپان کسی نہ کسی طرح ایشیائی جنگ کو جادہ رکھے۔ کم سے کم بحر الکاہل میں اپنی فوجی سرگرمیاں دکھاتا رہے۔ اس کے نتیجہ میں امریکہ اور برطانیہ کو اس سمندر میں کافی بھری بیڑہ رکھنا پڑے گا۔ اگر جاپانی خطرہ ہو تو یہ بیڑہ کسی ضروری محاذ پر مصروف کار ہو تا۔ نیز جاپانی خطرہ کے پیش نظر امریکہ برطانیہ کی دل کھول کر امداد بھی نہیں کر سکیگا۔ ایک تازہ خبر یہ ہے کہ جرمنی نے بحر الکاہل میں اپنی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں اور اس کی امداد جاپانی تحفیہ طور پر کر رہے ہیں۔ یعنی جاپان کے جو طاس بحر الکاہل (دما بین ایشیا و امریکہ) میں ہیں ان میں جرمن جہاز مقیم ہیں اور وہاں سے نکل کر بحر الکاہل میں جارحانہ کارروائی کرتے ہیں۔ بلکہ بعض جرمن جہاز جاپانی جھنڈا لہرائے رہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جرمنی نے جاپان کو اس کے محاذ میں یہ پیش کش کی ہے کہ جاپان سے وعدہ کیا ہے کہ دلاوی داسٹک سے جاوا، چین، ہندوستان بلکہ نبرسونج تک جاپان کو نیا نظام قائم کر لے میں مدد دینگا۔ غالباً اسی لئے جاپان کا وزیر خارجہ ہٹلر سے ملاقات کرنے میں گیا ہے۔ اگر یہ خبریں صحیح ہیں تو ممکن ہے

جاپان اس لای میں آگے ایشیا میں کوئی خلاف توقع حرکت کر بیٹھے۔ غالباً اسی لئے اس نے سیام و ہندوستان میں بھی صلح کر کر ان کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ ان حالات کی روشنی میں کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کے قریب سنگاپور وغیرہ میں جنگ کا خطرہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔

برطانیہ و جرمنی | ہم ابھی لکھ آئے ہیں کہ جرمنی نے بحر الکاہل میں سرگرمیاں شروع کر دی ہیں جو درحقیقت جنگ برطانیہ اور جرمنی ہی کا حصہ ہیں۔ اس کے علاوہ امریکہ کی طرف سے برطانیہ کو جو جنگی امداد پہنچ رہی ہے۔ جرمنی نہیں چاہتا کہ برطانیہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ اس لئے وہ بحر اوقیانوس کے بحری راستہ میں بھی رکاوٹ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ جرمنی کی بہت سی آبدوز کشتیاں اور ہوائی جہاز اس سمندر میں گشت کر رہے ہیں جو برطانوی جہازوں پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ برطانیہ پر جرمن ہوائی جہازوں کے حملے اس ہفتے بھی ہوتے رہے ہیں۔ جن کا جواب برطانوی حملہ آور جہازوں نے دیا۔ بلکہ جرمنی کے مندرجہ ساحلی مقامات پر بھی جا کر انہوں نے حملے کئے۔ فرانسیسی برطانیہ کے حملے کے پیش نظر جرمنی کی طرف سے دریائے لائبر کے دبانے سے خلیج بیکے تک مورچے اور فرائس کے مغربی ساحل پر کنکریٹ کے ڈبر دست پختے بنائے جا رہے ہیں۔ ان مورچوں پر فرائس کی سابقہ دفاعی لائن (دیمینو لائن) سے بھاری بھاری توپیں لاکر نصب کی گئی ہیں۔ فرائس کو برطانوی حملہ سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ اور انگلستان پر جرمنی کے متوقع حملہ کے پیش نظر ایک نقلی حملے کی مشق کی گئی جس میں بہت پیراشوٹ سپاہی آوازے گئے اور حملہ آور جہاز ساحل پر نمودار ہوئے اور حفاظتی فوج نے جواب میں گولہ باری کی۔ جس سے سارا ساحل ہل گیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ خبر بہ نہایت کامیاب رہا۔

مذاہلقان | گذشتہ ہفتے بلقان کے متعلق جرمنی کی جنگ

ذکر کیا گیا تھا۔ اس ہفتے کی اطلاعات کے مطابق جرمنوں نے سرحد یونان پر کئی لاکھ فوج جمع کر رکھی ہے۔ سوینی خود البانیہ میں پہنچ گیا ہے۔ یونان البانیہ کی جنگ جاری ہے۔ تازہ خبر یہ ہے کہ البانیہ کی پہلی محاذ پر یونانی فوج نے اطالوی فوج کے ہاتھ ڈوڑھو (دکنی ہزار اطالویوں) کا صفایا کر دیا ہے۔ اور اس طرح سے یونانیوں کا جوابی حملہ سخت ناکام ثابت ہوا ہے۔ یونان نے تاحال جرمنی کے مطالبات کا کئی جواب نہیں دیا۔ نہ ہی جرمنی کی طرف سے کوئی پیش قدمی کی گئی ہے۔ اس محاذ پر جیسا کہ پیشہ نگار لکھا ہے۔ یہ لڑائی تو بھی خطرہ ہے۔ اس کے متعلق معاصر مضمون رنظر آ رہے کہ۔

سوویت روس اور ترکی | اس وقت بلقان ٹیلر کے جنگ میں گرفتار ہے۔ رومانیہ پر نازی پرچم لہرا رہا ہے۔ بلغاریہ کے دروازہ نازی افواج پر کھول دیئے گئے ہیں۔ ہنگری محوری طاقتوں میں شامل ہو گیا ہے۔ یوگوسلاویہ کی آزادی بھی کوئی دن کی جہان ہے۔ اور یونان کو حکم عدولی کی سزا ملنے والی ہے۔ اور نازی فوجیں ترکی کے یونان کی سرحد پر پہنچ گئی ہیں۔ ان حالات سے ظاہر ہے کہ ترکوں کا یہ حلقہ ٹوٹ چکا ہے۔ اور جرمنی کی یلغار ترکی کے تمام اثرات کو بہا کر لے گئی ہے۔ اس کے بعد ترکی کے لئے سوویت روس کا معاملہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں تک روس اور ترکی کی متحدہ سیاست کا تعلق ہے۔ ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ترکی روس سے اور روس ترکی سے جہاد ہونگے۔ اور خشک دشمن کے مقابلہ میں انکی پالیسی بھی مشترک رہے گی۔ روس نہیں چاہتا کہ جرمنی کے اثرات بحیرہ اسود تک محدود ہو جائیں اور وہ خطرہ اس کے سامنے آجائے جس کا مقابلہ وہ ساری عمر تک کرتا رہا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خطرے سے ترکی سے تعاون کے بغیر نجات نہیں مل سکتی۔ اور اس لئے فروری ہی ہے کہ سوویت

مستعمل الفاظ کے صحافی اور ضرب الامثال درج ہیں۔ قیمت ۲۰ پیسہ۔ غیر الحادیت

ٹری کا اور ٹری سوئٹ روس کا راس پرکرتے ہیں اس کے باوجود ہم یقین اور جزم کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ روسی کی روٹ کیا ہے۔ وہ جرمنی کے ساتھ کس حد تک تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر جرمنی نے ٹری پر حملہ کر دیا تو سوئٹ روس اپنے حلیف ٹری کے لئے کیا کریگا۔ اور اس حالت میں وہ ٹری کا ساتھ دیگا یا جرمنی کا۔ یا غیر جانبدار بن کر اس جنگ کا تماشا دیکھتا رہے گا؟

خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ سوئٹ روس کس خیال پر ہے۔ اور ٹری کو اس سے کہاں تک تعاون کی امید ہو سکتی ہے؟ (مزمع لاہور ۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء)

اہل عرب بلقان میں جرمنی کی ٹنگ و دو بہت عرصہ جاری ہے۔ اس کی بے شمار فوج اور اسلحہ جنگ اس علاقہ میں موجود ہے۔ مگر ابھی تک جرمنی کی طرف سے کسی جنگی اقدام کی اطلاع نہیں آئی۔ بلکہ چونکہ حاصل کیا دیکھوں سے یہ ہے۔ یہ بھی جلدی دانشمندی ہے کہ وہ بلا ضرورت اپنی طاقت خرچ نہیں کرتا بہر حال اب جرمنی کو حملہ کرنا پڑیگا۔ کیونکہ یونان محض فوجی دباؤ سے مرعوب ہوتا نظر نہیں آتا۔

مجاذ مشرقی افریقہ پر دستور جاری ہے۔ برطانیہ کی افواج اٹالوی سالی لینڈ میں پیش قدمی کر رہی ہیں اور برطانیہ و جبرہ کی افواج مل کر حبشہ میں تین اطراف سے پیش قدمی کر رہی ہیں۔

قانون تجارتی ملازمان

اس قانون پر عمل کرنا جس قدر شکل بورا ہے اس سے زیادہ شکل اس کا سمجھنا ہے۔ اس کا ایک حصہ مزدوروں ملازمان سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرا دکانداروں اور مالکان کارخانجات سے ہے۔ مزدوروں والا حصہ تو واضح ہے ان کے اوقات محدود کئے گئے۔ ہفتہ وارگی تعطیل بھی رکھی گئی ہے۔ مالکوں کے متعلق بڑی پیچیدگی ہے۔ حالانکہ پیشہ وکار اس کی تشریح میں غفلت ہیں۔ صاحب زرعی کشن فیروز پور کا ایک بیان اخبار میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے کہا ہے کہ یہ قانون

دکانداروں کے گھنے کے افراد پر حاوی نہیں ہے مگر خود مالکوں کے متعلق کوئی تشریح نہیں کی۔ اس کے نیچلے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو گورنمنٹ اس قانون کی تشریح کا اعلان کرے۔ یا کوئی مقدمہ چلنا چلتا ہو۔ یا ٹیکسٹ تک پہنچنے اور وہاں اس کا فیصلہ ہو۔ پہلی صورت کو ہم آسان سمجھتے ہوئے گورنمنٹ کو جواب دلا ہے کہ علاوہ ان بیانات کے جو قانون پیش اور با اختیار اصحاب کی طرف سے اجازت میں شائع ہوئے ہیں ہماری مندرجہ ذیل مردضات کو بھی ملحوظ رکھ کر اس قانون کی مزید تشریح کر دے۔

(۱) ایسا دکاندار جس کا کوئی نوکر نہیں ہے وہ خود اکیلے یا اس کا بیٹا یا پوتا اس کے ساتھ دکان میں کام کرتا ہے وہ وقت پر دکان کھولنے پانڈہ کرنے یا ہفتہ وارگی تعطیل کرنے پر کیوں مجبور کیا جاتا ہے۔ (۲) ایسے دکاندار جن کے پاس ایک دو نوکر ہیں (و ایک دو گھر کے آدمی بھی ان کے ساتھ کام کرتے ہیں) نوکروں کو وقت ختم ہونے کے بعد رخصت دیکر غور ہٹنے گھر کے آدمیوں سمیت بیٹھا رہے۔ تو کیا حکومت اس سے بھی تعرض کرے گی؟

(۳) ایک قصاب دکان پر سارا دن گوشت بیچتا رہتا ہے۔ بحیثیت دکاندار اس کو ہفتہ وارگی تعطیل کرنے کا ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے۔ اگر وہ تعطیل کے روز گوشت دستی گاڑی یا ٹوکرے میں رکھ کر بازار یا محل کو چم میں فروخت کرتا پھرے۔ کیا اس کو بھی یہ قانون حاوی ہے؟

(۴) ایک روزی سلائی کی مشین سے اپنی دکان میں کام کرتا ہے۔ دکاندار کی حیثیت سے اس کو بھی تعطیل کرنی چاہئے یا وہ مختار ہے؟

(۵) حمار لوہ مزدور بھی اس ایکٹ کی کسی دفعہ کے ماتحت آتے ہیں یا نہیں؟ ہمارے خیال میں نہ تو دکاندار ہیں نہ ملازم۔ کیونکہ دکان دار اس لئے نہیں کہ وہ خرید و فروخت نہیں کرتے۔ ملازم اس لئے نہیں کہ وہ تنخواہ نہیں لیتے۔ بلکہ مزدوری پر کام کرتے ہیں جس میں کئی ایک ناسخے برہماتے ہیں۔

علاوہ انہیں اس قانون پر عمل کرنا سخت تکلیف کا موجب ہو رہا ہے۔ کیونکہ ایک سارے ہم سے جان کیا کہیں اکیلا ہی دکان پر کام کرتا ہوں نہ میرا کوئی شاگرد ہے نہ کاریگر۔ مگر مجھے بھی ہفتہ وارگی تعطیل منانے کو کہا جاتا ہے۔ کہ تو قانون کی پیروی کی ہے لہذا کہہ اہلکاروں کی طرف سے تکلیف پہنچ رہی ہے۔

بہر حال حکومت پنجاب کو چاہئے کہ وہ بہت جلد اس قانون کی اور اجازت میں اس کے متعلق شائع شدہ مضامین کی مزید تشریح کر کے چلک کو مطمئن کرے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ لوگ بے خبری میں نقصان اٹھا لیں یا قانون شکنی کریں گے۔

ہولی پر فسادات

اسال ہندوستان کے کئی شہروں میں ہولی کے موقع پر فسادات ہوئے ہیں۔ امرتسر میں بھی فساد ہوا۔ جس میں ایک شخص ہلاک اور کئی ایک زخمی ہو گئے۔ شہر میں ایک ہفتہ کے لئے دفعہ ۱۴۱ لگا دی گئی ہے جسکی رو سے پانچ یا زیادہ شخصوں کا اکٹھے بیٹھنا یا چلنا ممنوع ہے۔ ایسا ہی کسی قسم کا ہتھیار دیکر چلنے کی بھی ممانعت ہے۔ نیز جلے جلوس بھی بند کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بازاروں میں پولیس کی چوکیاں بٹھا دی گئی ہیں۔

ہمارے خیال میں گورنمنٹ کو اپنی پالیسی تبدیل کرنی چاہئے۔ آج تک تو اس کے پالیسی ہی رہی ہے کہ اہل مذہب جس رسم کو جس صورت میں ادا کرنا چاہیں حکومت ان کی حمایت کرتی ہے۔ محرم کے قہر تو کا جلوس ہو یا رام لیلا کا جلوس، دیوالی ہو یا ہولی ان سب رسوم کو گورنمنٹ کی حفاظت میں نہ ہی شکل میں ادا کیا جاتا ہے۔ حالانکہ جو کچھ ان رسوم میں ہوتا ہے وہ کسی مذہب میں رد نہیں ہے۔ بہت عرصہ سے ہماری رائے ہے کہ حکومت ان مذہبی رسوم کی اجازت صرف اسی حد تک دیا کرے۔ جس حد تک خود مذہب دیتا ہو۔

و سب غیر ایمان گورنمنٹ کی بے حد نرمی و ممانعت

کے ساتھ انہیں اس قانون پر عمل کرنا سخت تکلیف کا موجب ہو رہا ہے۔ کیونکہ ایک سارے ہم سے جان کیا کہیں اکیلا ہی دکان پر کام کرتا ہوں نہ میرا کوئی شاگرد ہے نہ کاریگر۔ مگر مجھے بھی ہفتہ وارگی تعطیل منانے کو کہا جاتا ہے۔ کہ تو قانون کی پیروی کی ہے لہذا کہہ اہلکاروں کی طرف سے تکلیف پہنچ رہی ہے۔

میں وضو نہیں کر سکتا تھا

ناظرین! حدیث ذیل کی سطور کا بغور مطالعہ فرمائیں

جناب ملک محمد عبدالرشید صاحب نیر اخبار زمزم لاہور اپنے ایک گرامی نامے میں تحریر فرماتے ہیں:-
میری عام صحت اس قدر کمزور رہتی تھی کہ میں سردی موسم میں دھنچو بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر شبانی کے چند روزہ استعمال سے مجھے حیرت انگیز فائدہ محسوس ہوا۔ طبیعت ہشاش بشاش ہو گئی، جسم چستی اور چالاکی۔ ہنوک کھل کر لگنے لگی۔ اور دماغ کو بھی فائدہ پہنچا۔

ادھر کے الفاظ کے بعد ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ قارئین! حدیث "شبانی" کے متعلق ٹھیک ٹھیک معلومات بہم پہنچائیں۔ آج کل دواؤں کے متعلق مدعا بہت اشتہار اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان دواؤں میں سے شاید ہی کوئی دوا اپنے جلد بانگ دھوؤں کے مطابق مفید ثابت ہوتی ہوگی۔ بعض اشتہار میں صرف چند گھنٹوں کے اندر اندر دھوؤں کو چونکھنے کی تمغیاں ہوتی ہیں۔ آپ یقین کیجئے یہ سب لوگوں کو کھانے کے ڈھنگ میں اور ان بلند بانگ دھوؤں میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔ ان حالات میں "شبانی" کے متعلق بھی حقیقت سے اصحاب کو بدگمانی ہوگی۔ ہم ایسے تمام دوستوں کی خدمت میں التجا کرتے ہیں کہ وہ "شبانی" کو صرف ایک مرتبہ اپنے استعمال کا موقع دیں۔ آپ یقین کیجئے "شبانی" کوئی معمولی اشتہاری دوا نہیں بلکہ ایک

بہت قیمتی اور ساہل سال کی عروبہ ہے خطا اگر ہے اس کے چیدہ چیدہ فوائد حسب ذیل ہیں:-
"شبانی" کے چند روزہ استعمال سے جسم کا فاسد خون خود بخود ختم ہو جاتا ہے اور اس کی بجائے صاف اور تازہ خون کثرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ جسم میں چستی اور طاقت بڑھتی ہے۔ چہرہ انار کی طرح سرخ ہو جاتا ہے۔ معدے کی کمزوریوں کو دور کر کے ہنوک بڑھاتی ہے۔ قوت باہ کو نصرت انگیز طور پر پیدا کرتی ہے۔ دل کی دھڑکن، غشی، ہجوم اور رشتے کو دور کرتی ہے۔ دماغی کمزوریوں مثلاً غمزدگی، بے حسی، وسوساں، اوجھٹ اور بخون کا خاتمہ کر کے حافظے کو مضبوط کرتی ہے۔ جیسا انسان کی طاقتیں ضعیف ہو جائیں، جو اس کمزور ہو جائیں، لہذا پاؤں سرد رہتے ہوں، دل گھٹتا ہو، غمزدگی سے کھٹے ڈکار اور بو آتی ہو، بھگی، نزلے اور زکام کی شکایت رہتی ہو تو ایسی حالت میں "شبانی" کا استعمال بہتر کی پڑھو گی کہ کر کے جسم و جان میں نئی طاقت، نئے دلوں اور نئی انگلیں بڑھتا ہے۔ دو لفظوں میں "شبانی" ہی ایک ایسی بے نظیر دوا ہے جو جسم اور دماغ کو ایک ہی وقت میں یکساں طور پر حیرت انگیز فائدہ پہنچاتی ہے۔
آج ہی ایک عیشیہ بند ریہ دی پی طلب کیجئے، قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک الگ۔
لے کا پتہ:- نیچر انڈین میڈیکل کمپنی امرتسر

مومیائی

مصدقہ قلماء اہل حدیث و ہزار باخبر اہل الحدیث علامہ انیس روزانہ تازہ شہادت آتی رہتی ہیں خون صلیح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سلیہ دوق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی وجہ سے جن کی کمر میں درد ہوا ان کے لئے اکیسے دوچار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کوٹھ ہے۔ ہنوک لگ جائے تو تھوڑی سی کھانے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے۔ درجن کو کیاں مفید ہے۔ ضعیف العزم کو مضبوطی کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھانک سے کم اس سال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھانک دو ایکہ اکیلے کافی ہے۔ آدھ پاؤں لکھ۔ پاؤں بھر شمع محصول ڈاک۔ مالک فیر سے حصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
امالی ہر پٹا سے ایک پاؤں کی قیمت مع محصول ڈاک لکھ پینگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤں سے کم روانہ کی جائے گی اور نہ ہی بذریعہ دی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالحمید صاحب جگدل بہم دو تین مرتبہ آپ مومیائی منکا پکھیں بہت فائدہ ہوا۔ اب ایک چھانک اور بھی دیکھئے۔ (۱۹ فروری ۱۹۴۱ء)
جناب نیچر صاحب اگر واشو وکس موٹیواری:- قبل دو دفعہ آپ سے مومیائی منکوائی۔ مریضہ کو نفع مند بہت فائدہ ہے ہر بانی کر کے ایک چھانک جلد ارسال فرمائیں۔ (۲۰ فروری ۱۹۴۱ء)
جناب محمد صدیق صاحب فچورہ۔ اپنے اجاب سے آپ کی مومیائی کی بہت تقریب سن ہے۔ ایک چھانک لکھ بھی ارسال فرمائیں۔ (۲۱ فروری ۱۹۴۱ء)
مریائی منکوائی کا پتہ:- حکیم محمد صہار خان۔ پتہ پراشر دی میڈیسن پانچویں امرتسر

مومیائی منکا پکھیں بہت فائدہ ہوا۔ اب ایک چھانک اور بھی دیکھئے۔ (۱۹ فروری ۱۹۴۱ء)

کلید قرآن

قرآن مجید کے تمام الفاظ کی کلید کو ایک لفظ قرآن مجید میں کتنی بار اور کس کس آیت میں آیا ہے یہ نام صحت۔ یہ کوئی سیسارہ دہج ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۲۰)

ماہنامہ الاسلام مفت

ماہنامہ الاسلام جس میں تبلیغی، تاریخی، ادبی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کا چھپدہ ایک سو سالہ ہے۔ اب صرف چار آنے (۲۰) کے ٹکٹ سے ایک سال کے لئے چھانک لکھ جائیگا۔ پتہ:- نیچر الاسلام کشمیری بازار لاہور

کت کلر کھانسی دور

جو ہر قسم کی کھانسی خشک - تھنم - پانی - ابتدائی دور - بخار - درد سر - زلزلہ - زکام کے لئے نہایت مفید ہے - بیشمار پائوس مرعین شہابیاب ہو چکے ہیں - خدا اک ایک گولی صبح - ایک شام - قیمت صرف فی شیشی یکصد گولی غیر ۵۰ گولی ار علاوہ محصول ڈاک - تاجروں کیلئے شیشی گلاب فی درجن ۵۰ شیشی خریدنی درجن سے

حسب و مقوی

اسکی پہلی ہی خوراک خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے - دیرینہ تجربہ شدہ گھر سے صحت آئندہ ہمیشہ کیسے بیان ہو گی طرفین میں حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے - چند منہجوں کا استعمال ضرورت انزال و دیگر کمزوریوں کو دور کر کے قوت پیدا کر دیتا ہے - قیمت فی شیشی ۵۰ گولی صرف ۵۰ تاجروں کے لئے یہ شیشیوں کی قیمت ۵۰ علاوہ محصول ڈاک نوٹ بہ تجارت صاحبان نصف قیمت پیشی - روانہ کریں - پتہ - منیو دوا خانہ رحمانیہ ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل غزنوی سفری جمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ اجرت جلد بندی اعلیٰ چری عمر - پارچہ مطلقا ۸

تمام دنیا میں بے نظیر مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ۵۰ روپے - فی جلد ۱۲

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت انجاء

الحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے -

پتہ - مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

محمد ایوب حسنان غزنوی

مالکان کا منجانبہ انوار الاسلام امرتسر

دنیا کے رسالے

حضرت مولانا ابوبکر محمد شیش خاں دہلوی جرنل ریتھلہ ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے باقیات مصالحت کی مختصر فہرست پیش کی جاتی ہے - ان سے فائدہ اٹھائیے کہ مولانا کی روح کیلئے ایصال ثواب کا عمدہ طریقہ ہے - انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری علمی تصانیف بھی جلد تر پیش کی جائیں گی جزیر طبع ہیں -

دینی تعلیم حصہ عقائد مع احادیث اطلاق و دقائق ۴۲

عقائد اسلام مع نصائح حضرت مولانا شہداء علی مرتضیٰ علیہ

اسلامی تہذیب ۲۲ مفید لطائف ۱۲

نماز کی کتاب ۳۲ روزہ کی کتاب ۲۲

غزوہ عثمان ۱۲ سیرۃ رسول صلعم ۳۲

ظہنوں کا مجموعہ اور دیہات میں مسجد کا جواز ۸

مذہب نضر - ثنوی مولانا روم کا عارفانہ انتخاب ۵۰

شرح تفسیر بابت سجاد - زبلی اعلیٰ فاروقی ندوی ۳۲

آزادی اور انقلاب انقلابی شعراء کے کلام کا انتخاب ۵۰

داثر مطبوعات ملیہ تقضیاً نہ - جون پور

کتاب خانہ شانیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیں

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

اجرت جلد بندی اعلیٰ چری عمر - پارچہ مطلقا ۸

تمام دنیا میں بے نظیر مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ۵۰ روپے - فی جلد ۱۲

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت انجاء

الحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے -

پتہ - مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

محمد ایوب حسنان غزنوی

مالکان کا منجانبہ انوار الاسلام امرتسر

تراجم علمائے حدیث ہند

(ادھک امام خان صاحب نوشہروی)

اس میں شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی سے لے کر آج تک کے علمائے اہل حدیث اہل اندیوپی کی مجموعہ ررو میں اور موجودین کی بھی (دفعہ ہیں - تاریخ جیسے مضمون کو فاضل ٹولٹ نے اس خوبصورتی سے ادا کیا ہے کہ آپ جوں جوں پڑھتے جاتے شوق بڑھتا جاتے - انڈاز بیان - روانی کلام اور تسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے - ہمیں کھلے غفلوں میں

کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور سخت ادق مضمون پر

تلم نرسانی کر کے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا

ہے اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی جو قابل قدر

کتاب ہے - لکھائی - چھپائی - کاغذ اعلیٰ ہے قیمت

ہندوستان میں اہل حدیث کی

علمی خدمات

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی پنجہ سالہ جوبلی

علی گڑھ میں منائی گئی تھی - جس میں شرکت کی دعوت

جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی - کانفرنس نے ملک

امام خان نوشہروی کو دیا بھیجا - آپ نے

وہاں ایک مقالہ پڑھا - جس میں جماعت

اہل حدیث نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں

ان کا دلچسپ تذکرہ ہے - حضرات تابعین

اہل حدیث کا وہ وہندہ ثابت کیا ہے -

پھر جماعت کا ابتدا کا حال شاہ ولی اللہ

دہلوی سے ہے اور ترویج کا شاہ اسماعیل

شہید دہلوی سے - مصنفات اہل حدیث کی

فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن دار

اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا

نقشہ ہے - فحاشات - مصنفات - لکھائی

چھپائی - کاغذ اعلیٰ - قیمت غیر

ڈٹ - محصول ڈاک دفتوں کتب کا علیحدہ پرکا

پتہ - منیو دوا خانہ رحمانیہ ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب

کتاب خانہ شانیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیں

۱۰۔ ہر گھر میں
میں رہیں
ہر محلہ کے

قہقہہ شاہ ہے۔ دمہ کھالی پیت درد تپ لرزہ پاندوہ رنگ۔ درد چشم۔ زہر رگم۔ بخار۔ ہڈی کی بادی سنیات۔ قبض۔ بواسیر سانپ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنگ۔ کرم شکم۔
اہرت گولی { بد معنی سنگرمی گاڑٹ۔ فریاطیس برہیدہ۔ بروئے دہن۔ درد سر۔ برقان۔ جلودھر۔ مرگی۔ ناسود۔ غنج۔ اسہال۔ پچیش۔ درد گوش۔ درد دندان۔ بشکوری۔ بندش حین
 سستی۔ درد مقعرہ۔ زکام۔ درد نانات۔ تھکی نفس۔ سنگ شانه۔ چھیب۔ ڈپ۔ طفلان وغیرہ پچاس امراض میں مفید ہے۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴۴۔

ہر مرض جو گرمی سے ہو اس کو یہ دوائی دے کرتی ہے۔
نکارک دھوکن - خفقان - بایخولیا - انماہ - کمزوری دماغ
 میان - دماغ - درد ان - مریض - جیان - احتلام - مرمت - زکاتس -
 بدن الرحم - کثرت طبع - بواسیر - دست پیش - نفث الدم -
 نادرہ - تمکیر - مسوڑھوں کا خون - پیشاب میں خون - سقے متلی
 زکام - کھانسی - دماغ - بچوں کی گرمی کے دست و پیو - شدت
 پاس وغیرہ وغیرہ سب گرم امراض کا قلع قمع ہوتا ہے۔
 قیمت ۵ تولہ نیم

سردھا ٹیلیس برقم بخار کے واسطے جو ست روزوں تک کو
 دے سکتے ہیں۔ دیر نہ کھانسی۔ زکام۔
 گھٹیا۔ ذات الجنب۔ نمونیا کی واسطے بھی اکیر میں۔ ادھیستی
 کہ ایک سو گلیہ کی عین ایک۔ دیر قیمت رکھی ہے۔

امرت چورن۔ چورن لفظانہ معنی دھرم کا کام دینا ہے اور ساتھ ہی سننے، غامدوں، مہذبہ پیٹ دردہ اجرن۔ اسہال چیش، ضعف جگر، تولہ، زکام، سردی وغیرہ کو بھی مفید ہے۔ قیمت ۲۰ تولہ صرف ۸۰

دست شفاونی یہ معتدل دوائی گرم و سرد۔
دووں قسم کی چند امراض کو اکسیر ہے۔
پرانائیاخار۔ روزانہ۔ تیر یا چوبیس کے واسطے اکسیر ہے۔
در دمر پرانا ہو۔ نزلہ۔ زکام پرانا ہو تو کچھ مدت تک۔ وزانہ
گھلاویں۔ سرنگی کے واسطے بھی اسکو دینا چاہئے۔ نشہ پیئے
دلوں کو اکثر نشہ ٹوٹنے پر در دمر بہتی ہے۔ اس کو بھی
اکسیر ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ

گرچہ چمک تمام ارض بادی دہنی میں بلا خوف اس کو شہدیا
 دینے بہاویں۔ بادی یا ریح کی سخت
 در۔ بیت۔ نمونیا۔ بادی۔ ہلنی بخار۔ عورتوں کا کثرت حیض۔
 برشیا۔ گھٹیا۔ درد رینگیں۔ جلدی کا زیادہ لگنا۔ زکام۔
 کھانسی۔ دمہ۔ بادی ہوا سیر نہ کر دے۔ گھٹنوں کا درد۔ جسم کا پٹنا
 ہے جس ہر نا جسم کا کرنا۔ گردن توڑ بخار وغیرہ کو کسیر ہے
 قیمت ۴۲ گلی ایک روپیہ

اکسیر دم کے ساتھ خون آدھے - خون کی ستنے ہو یا کسی اور راستہ خون آتا ہو - جتنی کہ چاقو - چیمڑی - پتھر وغیرہ کے زخم سے خون بر رہا ہو تو اس دوائی کے کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے - قیمت فی شیشی ۶ ماشہ ۸ ر

حیات افزاء - بلڈ پریشر - دل کی دھڑکن -
خفقان - غری دل و دماغ -

۳۳
یہ گویاں مقوی باہ - دافع جریان و احتلام و
میر سمرقت - پیدا کنندہ خون صلح - مقوی اعضاء
نفیس ہیں۔ اور دافع وجع المعامل - درد کمر - درد کٹھنہ
درد پسلی - درد چھاتی اور - رنگین باؤ وغیرہ کل امراض
یاد و بلغم ہیں۔ نیز ذیابیطس - یرقان - کمی خون - استسقاء
سرجن - جلودھر - کشودھر - چوہ کا زہر - کمی حیف
کثرت طث - سوجن فوطہ وغیرہ ہیں۔

بلپور وٹی - دائمی سرودہ - پھنسی - گئی دودھ - مضمون نہ بنا - پرانا
سوزاک - دانت - دھڑ - در - دھم - اچھا - کڑوا
ادبی - قبض - در و گردہ - جزام - خنازیر کھنٹہ - ملام - بھگندہ - ناسو
برص - داو - قبض - کھلی - بخار - جویان - دیا - بیطس - پلنگ
کڑوی - دماغ - مرگی - بوسیر - عادت - منشیات - دست - پیش
نگہ - بنی - فحش - جگر - یرقان - تلی - باؤ - گولا - دھڑکن - لغوہ
گنڈیا - دروہ - پل - نمونہ - کھانسی - دمہ - زہر - جوانی - دہلی
بیل - دوق - بیضہ - تے - ناموسی - عورتوں کے کثرت - میض - کئی
در - میض - اہ - سیلان - الرحم کو نافع ہے -
قیمت ۲۴ گولی ایک روپیہ

مانگو لیا۔ خرابی خون۔ اسقاط۔ کثرتِ ملت و
 سیلانِ الرحم۔ ایامِ حمل میں خون جانا۔ بچوں کی
 کھانسی۔ تے۔ دست و غیرہ کو مفید ہے۔ قیمتِ خوراک
 ۲۸ دن دورہ پے۔ نمونہ ۶

سلفری قرص
داہمی نصف - ضعف بکرہ ضعف
معدہ کو دھڑکرتی ہے - اور معضی
خون ہونے سے جلدی امراض پھوٹا - بھنسی نکلتے رہتے
ہوں - داؤد - چنبیل - داغ - پرانا آتشک - ناک پکنا
دیو کو مفید ہے - قیمت ۲۸ گولی صرف بارہ آنے

قیمت ۴۲ گولی چار روپے نمونہ ۸ گولی ۸

جلیسٹرس یہ نگیکہ سردرد - دانت درد وغیرہ
 سردرد کو آد گھنٹہ میں دُور کرتی ہے
 نگر خوبی یہ ہے کہ ایسے دُور کی طرح سے کمزوری نہیں
 ہوتی بلکہ تپتی و تھمّرتی آتی ہے۔ جب کام کاج سے تھکے ہوں
 تو پھر ویسے ہی تیار ہو جاتے ہیں۔ درد گھٹتی ہے۔ درد کو دُور
 میں بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ جب سر بھاری ہو کسی
 کام کو دل نہ چاہتا ہو ۲ گولی کھا کر دیکھئے کتنی فرحت آجاتی
 ہے۔ نزلہ و زکام کو مفید ہیں۔

قیمت ۴۲ گولی ایک روپیہ

خط و کتابت دمار کے لئے ہے :- امرت و صفارا ۱۳۴۲ لاہور

فیہ امرت دھارا او شد عالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

مراد آباد میں مُردہ زندہ ہو گیا

میں ساگرم ساکن مراد آباد پانچ سال سے سستی، کمزوری، ناطاقتی، مردوں کی پوشیدہ امراض وغیرہ میں مبتلا تھا۔ صدا علاج کئے فائدہ نہ ہوا۔ آخر حکیم ڈاکٹر دوست محمد صاحب کی مشین یعنی اکیسراہ شمولہ چالیس گولیاں نورانی اور شیشی طلحہ کے استعمال سے ایمان فائدہ ہو گیا۔ مجھے سب صدمہ بالا امراض سے بالکل آرام ہو کر مُردہ سے زندہ ہو گیا۔ دعائی بہت ہی عمدہ اور ازہ طاعت و رب سے سوچ لوگ میری طرح سے صدمہ بالا امراض میں مبتلا ہیں اور مایوس ہو چکے ہیں وہ فرد ہی مُردہ نہ زندہ کرنیکی مشین یعنی بکس اکیسراہ طاعت کا استعمال کر کے دوبارہ زندہ ہو دیں۔ صاحبان! مُردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیسراہ طاعت سستی، کمزوری، ناطاقتی، کمی قوت، مردوں کے پوشیدہ امراض، درد، کمر، قفس، کثرت بول، ذیابیطس، کمزوری، صدمہ، مادہ تولید، پتلان، شجرہ کی کمزوری، لاہندی، کمزوری دل، دماغ، جگر، کمی خون، سرعت... وغیرہ وغیرہ کی داخلی خارجی شرطیں پوری جواب دے ضرور، زود اثر دوا ہے۔ ہزار دلوں کو آرام بٹا ہے۔ ہر موسم ہر طبیعت ہر عمر ہر ملک میں یکساں مفید لا جواب دے نظر ہے۔ دنیا بھر کی کوئی مقوی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ ایسی لا جواب دوا سے ضرور فائدہ اٹھائیں اور آج ہی ایک بکس اکیسراہ طاعت منگوائیں۔ اگر آرام نہ ہو تو قیمت واپس ہوگی۔ قیمت مُردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیسراہ طاعت مبلغ ۲۷ روپیہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء تک (۱۱/۱۱/۳۷) رہے گی۔ پتہ: حکیم ڈاکٹر مولوی دوست محمد صاحب (گھنائی) ڈاک خانہ اڈر ضلع ہوشیار پور (پنجاب)۔

بکس اکیسراہ طاعت دوا زود اثر ہے۔ فلسفہ اسلامی کی تشریح: قیمت ۲۷ روپیہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء تک (۱۱/۱۱/۳۷) رہے گی۔

خطبات سلمان

جو غرضی ہر سہ ماہی صحت و رحمت اللعالمین کے حسب قول و سیرت کے مطابق معائنہ کا گلدستہ ہے۔ ۱۔ (۱) تبلیغ اسلام۔ (۲) کیا اسلام بزرگ و شریف ہے یا گھٹیا؟ (۳) اسلام فی البدن (۴) پیام اسلام (۵) فضائل اسلام۔ (۶) خطبہ صدارت اہل حدیث کا فزنیس آگرہ۔ (۷) ترمیمِ مسلم یعنی خطبہ صدارت جلسہ انجمن اہل حدیث پٹالہ۔ (۸) مذہب اہل حدیث۔ (۹) فرائض اہل حدیث۔ (۱۰) اصول تبلیغ۔ ۲۰۳۷ء کے ۲۰ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲ روپیہ۔ مجموعہ خطبہ مواعظ حسنہ از حضرت مولانا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ ہر صفحہ پر دو کالم ہیں۔ ایک میں اصل عربی الفاظ ہیں۔ دوسرے میں ان کا اردو ترجمہ ہے۔ ضرور منگوائیں۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت دوا روپے (۱۲/۱۲/۳۷)۔

شہنائی برقی پریس امپریس

انگریزی، ہندی، گورکھی، لہڑی کی چھپائی نہایت عمدہ، خوش نما، رنگ دار و سادہ اردان فزول و خوب دعوہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعویٰ خطوط، لیٹر فلام اور بیل وغیرہ چھپوانے ہوں تو نہایت خود شریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت فرخ وغیرہ کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد آپ خود بخود متعلق گاہک بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت اس پتہ پر کر جائے۔ شہنائی برقی پریس۔ مال بازار امپریس

خطبات التوحید جدید

مولانا محمد علی شاہ اسماعیل صاحب شہیدؒ مولانا ابوالحسن صاحب مرحوم۔ قیمت ۱۲ روپیہ۔ خطبات درین محمدی۔ جن میں سے پہلے ہیں۔ اور عظیمی ساتھ ہیں منگوانے کا پتہ: شیخ و قسرا

طبی گائیڈ

طبی گائیڈ دنیا کے لئے ایک نیا شکار ہے جس میں تمام رائج اوقات طریقت علاج و نانی جدیدہ انجمن دکتہ جات و جوی بونی وغیرہ پر نہ صرف سیر حاصل بحث کی گئی ہے بلکہ ان سب کی ابتدائی اور انتہائی کیفیت، ان کی قوت کے ذرائع، اسباب، ہر ایک کے اصول علاج، طریقہائے تشخیص اور ہر ایک کے خاص احوال و تجربات بھی جمع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا جہاں ہر حکیم، طبیب، وید اور ڈاکٹر کے پاس ہونا ضروری ہے، وہاں اس کا مطالعہ ہر طبی ذوق رکھنے والے اور دوا خواں کے لئے بھی از بس مفید ہے۔ کتاب کی چھپائی اعلیٰ۔ صفحات ۳۲۸۔ قیمت جلد سنہری ۲۷ روپیہ۔ محصول ڈاک ۲ روپیہ۔ فوٹو: علامہ انیس طبعی کارخانہ کی مندرجہ ذیل مطبعات بھی خاص طور پر تیار دیتے ہیں۔ ۱۔ جیسی حکیم جلد سنہری ۲۷ روپیہ۔ ۲۔ جیسی حکیم جلد سنہری ۲۷ روپیہ۔ ۳۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ۴۔ شہنائی برقی پریس امپریس (گھنائی)۔

دست در دست
جامعہ توبی خان دہلی
Dellhi

بعض اہل فہم سے

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن اترتے شائع ہوتا ہے۔

اخراج مقاصد

- ۱۔ دین اسلام میں نہایت ہی اہمیت کی اشاعت کرنا۔
- ۲۔ مسلمانوں کی عوامانہ جماعت اہل حدیث کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
- ۳۔ گمراہیوں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تعمیر کرنا۔
- ۴۔ قواعد و ضوابط قیامت بہر حال چکی آتی چاہئے۔
- ۵۔ جواب کیلئے جوابی کاڈیا مکٹ آنا چاہئے۔
- ۶۔ مضامین و رسائل بشروط ہفت روزہ ہوں گے۔
- ۷۔ جس مراسلے کو لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- ۸۔ بیرون ملک ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار



بیت اسلامی
بیت اسلامی
بیت اسلامی
بیت اسلامی

دایان ریاست سے سالانہ
دوسوا جائیداد ان سے
عام خیرات ان سے
ششماہی
مالک غیر سے سالانہ
نی پرچہ
اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت وار سال زر بنام مولانا
ابوالفداء ثناء اللہ مولوی فاضل
مالک اخبار اہل حدیث اترتے
ہوتی چاہئے۔

امرتہ ۲۹ - صفر المظفر ۱۳۶۰ - مطابق ۲۸ - مارچ ۱۹۴۱ - یوم جمعہ المبارک

نتیجہ ثبات و طریقہ نجات		فہرست مضامین	
<p>از تحفہ مولوی محمد ذکرا اللہ صاحب ڈاکٹر بن مولانا عبد اللہ صاحب طافا فضل بکمر بیتی</p>		<p>تظم دنیویہ ثبات و طریقہ نجات - - -</p>	
<p>سوائے راہ ترقی رہ رواں آہستہ آہستہ ہر اک شے سی پیہم ہی سے حاصل ہوتی ہے مسلم نکارہ جستجو میں پاینگا مطلب نہ گھبرا تو مسافت قطع ہوتی ہے یقیناً جبکہ چلتا ہے ہلال آسمان دیکھو ہوا بدر کمال آخر بپا کرتی ہے طوفان ریل تیزی میں ہوا بن کر کر بیجا خود تیرا عز ویر نہ اسی ڈھب سے تیری بڑی سحر جانی لیکن شرط ہے مسلم</p>		<p>انتخاب الاخبار - - -</p>	
<p>منزل دور ہوگا اسے میاں آہستہ آہستہ سہل ہوتا ہے مشکل بیگیاں آہستہ آہستہ کہ ملتا ہے کبھی تخت جہاں آہستہ آہستہ برابر راستہ پر کارواں آہستہ آہستہ نہاں ہو کر خواجہ وہ میاں آہستہ آہستہ مگر پہلے یہ ہوتی ہے رواں آہستہ آہستہ طریق حق میں رہ کوشش کنائے آہستہ آہستہ روستہ پہ چلتا ہے تو ہر آن آہستہ آہستہ</p>		<p>حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مقلد تھے - - -</p>	
<p>سعادت کرنے حاصل زندگی میں جلد اسے ڈاکٹر نہ کہو غفلت میں تو عمر رواں آہستہ آہستہ</p>		<p>الہدیت کا ایک مطالبہ (قادیانی مشن) - - -</p>	
		<p>بریلوی محمود اور شیخ محمدی - - -</p>	
		<p>قائب - - -</p>	
		<p>سیرت المصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) - - -</p>	
		<p>دک و دکر کی رکعت - - -</p>	
		<p>آہ مولانا محمد رحیم - کل نفس فافقہ الموت - - -</p>	
		<p>فنا سے - - -</p>	
		<p>مترقات - - -</p>	
		<p>اشتہارات - - -</p>	

بیت اسلامی
بیت اسلامی
بیت اسلامی
بیت اسلامی

بیت اسلامی
بیت اسلامی
بیت اسلامی
بیت اسلامی

انتخاب الاخبار

امرتشر میں امن وامان ہے دفعہ ۳۴ ہمارا
کئی ہے۔ فتح اللہ پولیس کے پہرے بھی ہٹائے گئے ہیں
امرتشر میڈیکل سکول کے دو واڑہ پرسکول کا
ایک طالب علم جو تیسرے سال میں پڑھتا تھا مقتول
پایا گیا۔
حکومت پنجاب نے سکھوں کا یہ مطالبہ منظور کر لیا
ہے کہ سکھوں یا کسی اور فرقہ کے مذہبی معاملات کے
متعلق کوئی بل اسمبلی میں پیش کیا جانا ہو تو جب تک اس
فرقہ کے ممبران کی اکثریت اسے پیش کرنے کی اجازت نہ
دے وہ اسمبلی میں پیش نہیں کیا جائیگا۔
پنجاب کے موجودہ گورنر سرسرنی کرکیک ریشاڑ
جور ہے ہیں۔ ان کی جگہ سر برنڈ گلیسنی ۱۰ اپریل کو
اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔
مرکزی اسمبلی میں فنانس ممبر نے ایک سوال کے
جواب میں یقین دلایا کہ دیار لائی کی قیمت ڈیڑھ پیسہ
سے زائد نہیں ہوگی۔
مرکزی اسمبلی نے شیخ فضل حق پراچہ کابل پاس
کر دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جہازوں میں جاچلے
کو موجودہ جگہ سے زیادہ جگہ ملنی چاہئے۔
ڈسٹرکٹ جیلرٹ ڈھاکہ نے اطلاع کیا ہے کہ
ڈھاکہ میں فرقہ وارانہ فساد ہو جانے سے ۲۳۱ شخص
ہلاک ۱۳۵ مجروح اور ایک سو پچاس گرفتار کئے گئے ہیں۔
لندن کی اطلاع ہے کہ برطانوی حملوں کے
خوف سے جرمنی سے ۵۰ ہزار جرمن بچے اور ایک ہزار
جرمن باہر بھیجی گئی ہیں۔
برطانوی پارلیمنٹ نے ایک نیا قانون بنایا ہے
جس کی مدد سے وہ تمام غمیری جن کو حکام مزدوں سمیت
نوبی خدمات کے لئے بٹائے جائیں گے۔
رومانوں نے البانیہ کے ایک اہم ورجہ
دیوین پر قبضہ کر لیا ہے۔
پارلیمنٹ کینڈائے جنگی افواہات کے لئے

سواتیس کروڑ پونڈ منظور کئے ہیں۔
— معلوم ہوا ہے کہ حکومت وین نے ایجنسر
رومان میں عظیم ہرجمن سیر کو ہدایت کی ہے کہ وہ جرمنی
آنے کے لئے تیار رہے۔
— اخبارات راوی ہیں کہ مشرق وسطیٰ کا وزیر خارجہ
جاپان ماسکو پہنچ گیا ہے۔ وہاں سے برلن جائیگا۔
— لندن ۱۱ مارچ کی درمیانی شب کو جرمن ہمدان
جو انی جہازوں نے سارے لندن پر ہدیت ناک بمباری
کی۔ آگ لگا دی گئی ہے جس کے لئے جس سے شہر کے
ہر حصہ میں کافی نقصان ہوا۔

سب سے پہلے
انجام دینا کے مستحق
حساب دوستان
ماخذ کیجئے۔ اگر آپ کا ممبر خریداری میں درج
ہو تو جبرانی فراگرفت اخبار جلدان جسد
بمجاہد کیجئے۔ دلچسپ الحدیث امرت

مولانا سیالکوٹی امرتسر میں
بمقرب شادی دختر میاں ابو رضا صلا اللہ علیہ
مولانا سیالکوٹی چار روز امرتسر میں قیام فرما رہے
خطبہ جمعہ و خطبہ نکاح کے علاوہ مولانا دیگر علمی شاغل
سے بھی اہل امرتسر کو مستفید فرماتے ہیں۔ (الحدیث)

— امرتسر کے محاذ پر کیرن کے قریب برطانوی
افواج باوجود اطالویوں کی شدید مزاحمت کے ایک
اہم قریں مورچہ پر قابض ہو گئی ہیں۔
— جہش کے جنوب میں برطانوی افواج نے اطالوی
شہر نیکیل پر قبضہ کر لیا ہے۔
— برطانوی فوجیں برٹش سالی لینڈ کے شہر
بہا پر دوبارہ قابض ہو گئی ہیں۔
— یہ گولہ دری نے ابھی تک جرمنی کے مطالبات منظور نہیں

و غائے صحت احبابی قلب الدین صاحب المصنف
و حارث ضلع امرتسر پاؤں پر مہذبہ نکلنے کی وجہ سے جانیلا
مہبتال (مستقل جڈیالہ گورد) میں زیر علاج ہیں۔
ناظرین ابھی کی صحت کے لئے دعا کریں۔ اللہ ہر شفعہ
بشفا نیک و داد قاید و انک دموی مرداد محمد
خادم نوشہرہ ہما سنگھ ضلع گورد اسپورہ
تصحیح اغلاط

صفحہ	کالم	اسطر	غلط	صحیح
۴	۱	۲۹	ناک بھول	ناک بھول
۵	۳	۱۱	جبل اخیق	جبل افیق
۸	۱	۱۸	دزیل	دزیل
۸	۳	۱۴	بلوغ الادب	بلوغ الارب
۹	۲	۲۴	تمام استاد	تمام اسناد
۹	۳	۵	ماواٹ بھٹی گئی تھی	عادت بھٹی گئی تھی
۱۰	۱	۳۳	اخبار غیض	اخبار غیضا

غریب فنڈ میں از تقویٰ فنڈ سے متعلق غیر از مال
علا مروج الدین قلعہ دیوار سنگھ سے علا محمد سحاق
دہلی، ستر میلان مجھے سابقہ بزمہ فنڈ عہدہ بھٹیا لیم
ہر وہ سائیلن کے نام ایک ایک سال کے لئے مجاہد
غریب فنڈ اخبار جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۴۰
داخلہ بند اس وقت اکیس سائیلن باقی ہیں جبکہ
ان کے نام اخبار جاری نہ ہو جائے تب تک نئے داخلے
وصول نہیں کئے جائیں گے۔ جو صاحب بھیجیں گے تو
واپس کر دیئے جائیں گے۔ دیوچر اچھریٹ
مضامین گامدہ امتری عبدالعزیز صاحب ۳۰ عدد۔
تبلیغی اشتہار الحدیث ہمدان میں نمونائی
عیسائی ادبلی پوری تو حید کے مضمون کو بے حد اشتہار
شائع کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ صاحب نے اس
کے لئے فرمائش بھیجیں۔ مگر بعض وجوہات کی بنا پر
ابھی تک شائع نہیں کیا جا سکا۔ شائقین احباب
تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ محمولہ ایک
چار آدھ سیکڑہ جگا جو فرمائش کے ہمراہ آئے ہیں
اشہار طبع پر لے پو بھیجا جائیگا۔ قیمت شائع

اسلام اور مسیحیت کی کتابت اور طباعت جاری ہے۔ جن احباب نے ابھی تک اس کی خریداری کے لئے تمنا کی ہے وہ جیت جلد ہی اس کو ملے گا۔

خطبات التوحید جدید۔ از شاہ ولی اللہ شاہ اسماعیل شہید۔ مولانا ابوالحسن رحمہ۔ قیمت ۳۰ دیوچر اچھریٹ

یاد دہانی: اگر کوئی شخص نہیں دیکھتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

احادیث

۲۹ - صفحہ المظفر ۱۳۶

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مقلد تھے؟

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے ہو سے میری زباں کے لئے

حضرت مددِ حق کی شخصیت ہندوستان میں کسی تعداد کی غفلت نہیں ہے۔ حضرت مولانا شمس العلماء سید نذیر حسین صاحب معروف بہ میاں صاحب دہلوی شاہ صاحب کے متعلق مختصر الفاظ میں فرمایا کرتے تھے کہ شاہ صاحب کی قوت استدلالیہ امام فرائی اور ان کے ہم پل علماء سے بڑھ کر تھی۔ شاہ صاحب کو ہندوستان میں جو قبولیت حاصل ہے اس کی مثال یہ سمجھنا چاہئے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیروہ و نصاریٰ اور اہل اسلام میں یکساں قبولیت حاصل ہے اسی طرح شاہ صاحب کو مقلدین اور اہل حدیث سب عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ ان کو اپنا اعتقاد ادا پیشوا سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ وہ لوگ تھے اسی کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب ہمارے ہی ہم مذہب ثابت ہوں۔ یہود و نصاریٰ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا ہم مذہب سمجھتے تھے دیکھئے قرآن شریف میں ان کے خیال کی تردید کیے صاف الفاظ میں آئی ہے۔ ارشاد ہے:-

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَخَافُونَ

فِي إِذْ هِمْ وَمَا أُنْزِلَتْ التَّوْرَةُ
وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْثٍ
أَوْ تَوَكَّفُ قُلُوبُكُمْ دَيْتُ

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مروی یہودیت اور نصاریٰ کی نفی کرنے کے لئے یہ آیت برہان قطعی ہے۔ اس برہان کی تشریح مختصر نظموں میں یہ ہے کہ جو وصف کسی سے متضاد ہو اس سے اس کو موصوفی کرنا جائز نہیں۔ مثلاً سید کو افغان کہنا یا افغان کو سید کہنا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ اس تہیہ کے بعد ہم اصل مطلب پر آتے ہیں:-

رسالہ الفرقان ہریلی کا ایک خاص نمبر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے متعلق ملاحظہ ہے۔ جن میں کئی ایک اہل علم کے مضامین شائع ہوئے ہیں۔ کسی نے شاہ صاحب کو مصنف کی حیثیت سے ہانا چاہا ہے کسی نے آپ پر مصلح کی حیثیت سے نظر ڈالی ہے اور کسی نے آپ کو مجدد کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ بعض مضمون نگاروں نے شاہ صاحب کو مقلد لکھا ہے۔

ہیت اچھا ابراہیم تو اس کو استاد غالب کے

اس مصرع کے ماتحت سمجھتے ہیں

دل کے بھلانے کو غالب! یہ خیال اچھا ہے
اس لئے آیت موصوفی کی روشنی میں اگر ہم بھی اس
امر کی تفسیر کریں تو غالباً ہمیں اس کا حق حاصل ہے
اس کی پوری تحقیق کے لئے ہم تعلیم اور عدم
تعلیم کے مبحث پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ معلوم
ہو سکے کہ تعلیم کا وصف شاہ صاحب سے کیا نسبت
رکھتا ہے۔ کتب اصول میں مسلم الثبوت ایک بلند پایہ
کتاب ہے جو درسی کتاب ہونے کی وجہ سے بڑی
وقت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ اس میں علم فقہ
کی تعریف یوں کی گئی ہے:-

رَأَى الْوَلَدُ بِأَوَّلِ حَكَايَمِ الْمُسْتَعْتَبَةِ
الْعَمَلِيَّةِ مَنْ آدَلَتْهَا التَّفْصِيلُ لِلْيَتِيمِ
يعني علم فقہ وہ علم ہے جس سے شرعی احکام کی
پوری معرفت تفصیلی دلائل کے ساتھ حاصل
ہوتی ہے۔

صاحب مسلم الثبوت اس پر تفریح کرتے ہوئے لکھتے
ہیں:-
لَا يُقَالُ عَلَى الْمُقْلِدِ التَّفْصِيلُ
عَنِ الطَّائِفَةِ (ص ۱۸)
یعنی فقہ کا معروض لقب مقلد پر نہیں بولا جائیگا
جو اس کی کم یاقتی ہے۔

صاحب توضیح نے بھی علم فقہ کی یہی تعریف کر کے تفریح
کی ہے کہ فخر حج التقلید یعنی علم فقہ کی تعریف سے
تعلیم نکل گئی۔

امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں:-
لَوْ شِئْتُ الْإِسْلَامَ لَتَقْلِيدُ كَلِمَاتِي فِي الْإِسْلَامِ
فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ وَفَرْجِ
الْمُسْتَمْنِ جلد ۲ صفحہ ۳۴۷

یعنی تعلیم علم کا کوئی درجہ نہیں نہ اصول میں نہ
فروع میں

کیونکہ مقلد کی تعریف یہ ہے کہ وہ احکام کو دلائل تفصیلی
سے نہ جانتا ہو۔

مثال! کوئی طالب علم جب تک کثرتِ قور وری نہ چکا
ہے مقلد کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ ان کتابوں میں مسائل

القول انہی مدعی تفریقہ العلیل - ارشاد ولی اللہ صاحب مددِ حق دہلوی:-

دلائل کے بغیر مذکور ہو گئے ہیں۔ لیکن جب ہر ایک پر مقلد ہے تو احکام کو دلائل تفصیلیہ سے جان لیتا ہے۔ چونکہ ہمارے میں مسائل کے ساتھ دلائل بھی مذکور ہیں۔ اس لئے ہر ایک پر مقلد نہیں ہے بلکہ فقیہ ہے۔ اس کو بھی اگر مقلد کہا جائے تو یہ خود مقلد کہلائے تو وہ اپنے رتبہ سے تنزل اختیار کرتا ہے۔

مسائل کے دلائل جاننے کے باوجود خود کوئی شخص اپنے کو مقلد کہے یا کوئی دوسرا اس کو مقلد کہے تو اس سے اس کی شان اس قدر کم ہو جاتی ہے جس قدر اس شخص کی جس کو اس سبلی کا ممبر ہونے کے باوجود اس سبلی میں بٹھانے کی بجائے باہر بٹھا دیا جائے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلے کہ اس کا وہ بھی شمار میں نہ آئے ایسی حالت میں اس ممبر کی جتنی توہین ہوگی اسے کوئی منصف مزاج گوارا نہیں کرے گا۔

پس خود کیجئے کہ علماء اصول کے نزدیک یہی حالت اس مقلد عالم کی ہے جو مسائل کا تفصیل علم رکھنے کے باوجود مقلد کہلاتا ہے۔ ہمارے الفاظ شاید کسی کو کٹھڑا معلوم ہوں اس لئے ہم علماء اصول کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔

مادہ ستم الثبوت اجماع میں مقلد کو غیر معتبر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

وَمِنْ بَرَاهِنِ الْإِسْلَامِ أَنَّ الْمَقْلَدَ قَالًا كَثِيرٌ عَلَى أَنْ يَكُنْ أَبْلَغَ كَلَامًا وَلَا يَكُنْ عَالِمًا بِحَقِّهِ

دجالہ میں کافر کا کوئی شمار نہیں اگر علماء اصول کے نزدیک مقلد کا بھی کوئی اعتبار نہیں چاہتے وہ مسائل کا عالم ہو۔

ہماری طبیعت گوارا نہیں کرتی۔ شاید حضرت علامائے مقلدین کی غیرت بھی تقاضا کرے کہ وہ اپنے حقیقی مرتبہ سے آنا تنزل اختیار کریں۔ جس کا ذکر اس عبارت میں ملتا ہے۔

آج کل کے مروجہ اصطلاحی الفاظ میں مقلد اور فقیہ کا امتیازی فرق یوں سمجھنا چاہئے کہ مسائل فقہیہ کو دلائل کے ساتھ جاننے والا فقیہ اور سبلی کا ممبر ہے اور بے دلیل مسائل کو جاننے والا

چاہے اپنے کو عالم کہے ایک ذریعہ زراعت کے درجہ میں ہے۔ کیونکہ اس کی رائے کی نہ کوئی وقعت ہے نہ شمار۔

اس اصولی بحث کے بعد ہم اصل مطلب پر آتے ہیں:- لفظ "فان" کے جن مضمون نگاہوں نے حضرت محدث کو جنسی مقلد لکھا ہے انہوں نے اپنے مذہب کی تائید کا فرض خوب ادا کیا ہے۔ مگر قدرت بھی نکات میں ہے۔ اس لئے ہم نے ان کے قلم سے ان کے خیالات کی تردید کرادی۔ مگر ان کو اس کی خبر تک نہیں ہوئی کیونکہ یہ دراصل تعریف قدرت کا کرشمہ ہے۔ شافعی مولوی محمد یوسف صاحب بنوری استاد جامعہ دارالعلوم مبلغ سورت لکھتے ہیں:-

"حضرت شاہ صاحب کی زندگی اور علمی و عملی کمالات کے اتنے گوشے ہیں کہ ہر ایک مستقل تصنیف کا مقلد ہے۔ مثلاً حضرت محدث کی جامعیت اور تبحر، وقت نظر، ظاہری و باطنی علوم کا حیرت انگیز اجماع، مکاشفات و کرامات، تصنیف و تالیف، ترجمہ قرآن کی بنیاد، نصاب حدیث کی تالیف، درس کی اصلاح، اسرار شریعت کی دلنشیں اور مؤثر تشریح، کلام تصوف، فلسفہ اخلاق اور نظام حکومت میں ان کے خاص خاص قابل قدر نظریات، اصول تفسیر و اصول حدیث میں خاص خاص تحقیقات، جہاد کا جوش، حکومت اسلامیہ کی خلافت راشدہ کے اصولوں پر تشکیل و تاسیس وغیرہ وغیرہ اتنے کمالات و خصوصیات ہیں جو اہل نظر و فکر کے لئے اور اہل دل و ابن ذوق اور باب قلم کے لئے کافی جو لا نگاہ تحقیق و تدقیق ہیں۔ حضرت موصوف کیا تھے؟ خدائے تعالیٰ کی ایک جوت قاطعہ تھی جو بارہویں صدی میں ہندوستان میں ظاہر ہوئی؟

دائرہ ترقی بریلی صفحہ ۲۶۰۔ ولی اللہ بنوری الحمدیہ | یہ چوزہ الفاظ اپنے معنی بتانے میں بالکل واضح ہیں۔ جن کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ علامائے اصول کی تصریحات کو سامنے رکھا جائے تو

کسی بڑے سے بڑے مجتہد کے حق میں بھی ان الفاظ سے زیادہ نہیں کہا جاسکتا۔ باوجود ان اوصاف جمیل اور مراتب عالیہ کے مولوی صاحب موصوف کے ضمیر نے یہی فتویٰ دیا کہ حضرت شاہ صاحب جنسی مقلد تھے۔ اس بارے میں آپ کے سارے الفاظ ہم ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں "اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا کہ تفصیلی نظر اجتہاد و تقلید پر ڈال سکتا۔ تاکہ کسی قدر واضح ہو جائے کہ حضرت شاہ صاحب مجتہد تھے یا مقلد۔ لیکن مضمون بہت طویل ہو جائے گا اس لئے اس کے متعلق چند اشارات ہی پر اکتفا کرتا ہوں اور وہ اشارات بھی نہایت مختصر ہونگے لیکن انشاء اللہ اہل علم کیلئے وہ کافی بھی ہونگے اور اگر قضا میں سے قاضی بنگار اور امام ٹھاکری اور ابوبکر خصاف اور ابوبکر خصاف قاضی ابوزید دہلوی شمس الدین مرثی وغیرہ وغیرہ اور متاخرین میں سے امیر کاتب اتقانی، علاؤ الدین باری، ابن الہمام ابن امیر الحاج، قاسم بن قطوف بنگالہ وغیرہ مقلد ابوحنیفہ ہو سکتے ہیں حالانکہ یہ حضرات بھی اپنے خصوصی خدمات رکھتے ہیں۔ تو پھر حضرت شاہ صاحب کا انہی کی طرح جنسی ہونا کیوں مستبعد ہے۔

لیز جبکہ قاضی اسامیل، حافظ ابن عبد البر، قاضی ابوبکر بن عربی، حافظ اصیلی، ابن رشیک بن مالک ہو سکتے ہیں، اور دارقطنی، بیہقی، خطابی، ابوالمعالی، امام الحرمین، غزالی، ابن عبد السلام ابن دینق العید وغیرہ شافعی ہو سکتے ہیں، اور علی بن جبکہ ابن جوزی، ابن قدامہ، ابن تیمیہ ابن قیم وغیرہ سبلی ہو سکتے ہیں تو پھر اسی درجہ میں حضرت شاہ صاحب کو مقلد مذہب جنسی ماننا میں کیا اشکال ہو سکتا ہے؟ (ج ۳)

الحمدیہ | اہل علم کسی ایسے بیان کو جو بغیر اہتمام و دلیل کے اپنے اندھ دھند رکھتا ہو قضا یا قیاساً حتمی کہا کرتے ہیں۔ اس قول کے ماتحت ہم کہہ سکتے ہیں کہ

از شاہ ولی سبلی الزاد۔ فقہ شخصی کا رد میں ایک بغیر کتاب۔ قیمت پندرہ روپے۔ نمبر اولیاد امرتسر

شہزادہ القرآن - مصنف مولانا سیالکوٹی۔ جات مسیح کا جہوت اور مرزا اثیوں کے اعتراضات کا جواب۔ جلد اول۔ دوم۔ تیسری۔ چوتھی۔ (پیشہ)

ایک استعارہ سمجھنے کا ادب ہے۔ پھر وہ گمراہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا منتظر ہے۔ اس میں بعض تو ایسے ہیں جو انہیں خود سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے تو آنے والا موعود بننا ہی ابن مریم ہو سکتا ہے۔ اور شیل ہونا ہی وجہ مریم کی طرف توجہ دلا سکتا ہے۔ اور یہی احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ اور وہ لوگ جو ابھی تک صحیح مسرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ جبکہ عصری ویسے کا ویسا تمام فضاء کائنات کل اور موجودات اتم میں سایا ہوا یقین رکھتے ہیں اور پھر ایک نقطہ پر سمٹ سنا کر منارہ و مشق پر ان کے نزول کا ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے لئے البتہ یہ اعتراض کچھ حقیقت رکھتا ہے۔ یقین انوس یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب ایسا اعتقاد نہیں رکھتے۔ ان کے نزدیک ابن مریم موعود جو دعویٰ صدی ہجری کا مصلح اور خلیفہ ہے اور چند ایک نسبتوں اور خصوصیتوں کی وجہ سے وہ ابن مریم کہلاتا ہے۔ جناب مولوی صاحب! ذرا سنئے تو اگر صاحب جناب مرزا صاحب موعود زمانہ احمد موعود مسیح تسلیم کر لیا اور انہیں خلیفہ الرسول ونداہ ابی ودامی وروحی مان لیا اور پھر سلسلہ موسوی اور سلسلہ محمدی کی حالت پر از روئے قرآن شریف ایمان رکھ لیا تو وہ از روئے قرآن شریف انہیں مالتی سلسلہ میں ابن مریم ہی کہہ لیا۔ اور مدعی کا ایسا دعویٰ از روئے قرآن شریف لازماً درست بھی ہوگا۔ کیونکہ مسیح موعود خلیفہ الرسول ہو کر ہی اس نے اپنا نام قرآن شریف میں ہونا بیان کیا ہے۔ بھلا مریم میں ہونے کی ہوئی روح جسم ہو کر مثلاً ابن مریم نہ ہوگی۔ تو آپ ہی بتلائیں کہ اس کا کیا نام ہوگا۔ یہ حقیقت بیان کر دہ قرآن شریف ہے۔ لاکھ ہزار کتب کریں انکار کی گنجائش محض فرومایہ ہوگی۔ اور جو شخص ان کو مسیح موعود اور موعود زمانہ ہی نہ مانے گا۔ اس کے لئے آپ کا یہ سب جو کہ خدا

ایک بھیڑا ہی ہوگا۔ دیکھئے غلام کا ہونا ایسا موسوی میں ابن مریم کا پوتا، موسوی اور محمدی سلسلوں میں مشابہت قائم کا ہونا۔ بطور مریم سے ابن مریم کا ظہور میں آنا۔ یہ سب قرآنی صداقتیں ہیں۔ اور اگر جناب مرزا صاحب کا مسیح موعود، موعود زمانہ، خلیفہ الرسول ہونا درست ہے تو یقیناً اور حتماً ان کا نام ابن مریم قرآنی حقیقت ہے۔ اور اس سے انکار غلط اور مدبار غلط ہے ۴

ابجد پرش | اس عبارت میں ہوشیار وکیل نے اشارہ ہم کو اطلاع دی ہے کہ ہم مرزا صاحب کے دعوے کی غلط سمجھیں۔ کیونکہ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شخص مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننا ہو گا وہ انکا یہ دعویٰ بھی مان لیتا۔ اور جو نہیں مانتا وہ اسے مسیح تسلیم نہیں کرے گا۔ ہم چونکہ مرزا صاحب کو مسیح موعود ورمیل مسیح نہیں مانتے۔ اس لئے ہم اگر ان کا نام ابن مریم قرآن میں نہ پائیں تو ہم حق کہاں ہیں۔ اب بتاتے ہیں کہ وکیل صاحب نے کمال ایمان داری کے دعوے کے دعوے کو بے ثبوت کہہ دیا ہے۔ یہ مقولہ نقل کرنے سے پہلے ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں ہماری حیثیت منکر کی ہے۔ اور مرزا صاحب نے بین ہی سے تسلیم کرانے کے لئے یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں میرا نام ابن مریم ہے اگر نہ ہوا تو میں جھوٹا ہوں گا، جس ہماری حیثیت اور مرزا صاحب کا سب ملحوظ رکھ کر وکیل صاحب کی منہدم جھڑپ پر ملاحظہ فرمائیے۔ آپ لکھتے ہیں کہ :-

و تو جناب مولوی صاحب جانتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب نے قرآن شریف فرد پڑھا ہنگام اور ہر ایک مسلمان جس نے قرآن شریف پڑھا ہے خوب جانتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نام نیکین امین۔ وہ ہمیں درج نہیں ہے۔ اللہ نہ ہی ایسا کہہ کر اور کہہ کر جناب مرزا صاحب کسی کو یقین دلا سکتے تھے اور اپنی سیاقی پائی دلیل لا سکتے تھے ۵

بریلوی منہج بریلوی منہج و شیخ نجدی

(از مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسر)

والفضل قادیان ۵ مارچ ۱۹۴۷ء (منہج)
ناظرین! اس آخری اقتباس کو بطور حتم کر کے
فیصلہ کیجئے کہ مرزا صاحب اپنے مخالفوں کے سامنے
ایسی دلیل پیش کرتے ہیں جو بقول وکیل صاحب ان کے
سامنے پیش کرنے کے قابل نہیں ہے جن لوگوں
نے عمر میں ایک مرتبہ بھی قرآن کو با ترجمہ پڑھا
ہوگا وہ ہمارے دعوے کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ
قرآن شریف جہاں کہیں مخالفوں سے خطاب کرتا ہے
تو نہایت پختہ دلیل سے کرتا ہے۔ مثلاً مشرکوں سے
خطاب ہے تو زبردست دلیل سے۔ اگر مسیحیوں سے
خطاب ہے تو برہان قاطع سے۔ لیکن قادیان کے
مسیح موعود جو سلطان القلم کہلاتے ہیں ایسے اونچے
ہتھیاروں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ جن کی شان میں یہ
کہنا بالکل بجائے ہے۔

تمیغ تو ادھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ ہی
دل کو قاتل کے جڑھا نا کوئی ہم کو سیکھ جائے
ناظرین کرام! قادیانی مباحث نے جتنا طول کھینچا
ہے آپ لوگوں سے مخفی نہیں۔ ہر ایک متلاشی حق
ان طویل مباحث کو پڑھ کر ملول و مایوس ہو جاتا
ہے۔ اس لئے ہم ہمیشہ اسی فکر میں رہتے ہیں کہ مختصر
لفظوں میں اصل مطلب کی بات پیش کر کے جھگڑے
کو بندھا دیں۔ استاد غالب مرحوم بھی ہمیں یہی
مشورہ دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

نہ دے نامہ کہ اتنا طول غالب! مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم لائے جدائی کا

فاتح قادیان
جس میں لودھیانہ کے افغانی مباحث
بابت وفات مولانا ابوالوفائے شاہ صاحب کی روایت
مع فیصلہ مصنفان و سرور پنج مندرجہ ہے۔ اور کتاب
آیت اللہ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے
امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب
دیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ: منیر دفتر الجمیعت امرتسر۔

کسی چیز کی بے معنی محبت انسان کو یقیناً پاگل کر دیتی
ہے اور تمام عقل کی باتیں ان سے فراموش ہو جاتی
ہیں۔ بریلوی کپ کے ممبر بھی شرک و بدعت کی محبت میں
سب کچھ بھلا بیٹھے ہیں۔ نہ انہیں افزا پر دازی کی پروا
ہے نہ جھوٹ بولنے سے غائب ہے۔ جس کا نود اخبار الفقیہ
کی تحریریں ہیں۔ چنانچہ آج کل شیخ نجدی کی محبت میں
مدحوش ہو کر سیالکوٹ کے ایک ملک صاحب کی
مسلحہ تحریر شائع ہو رہی ہے۔ اس تحریر میں نہ کوئی مثیلہ
ہے نہ کسی مسئلہ پر بحث ہے۔ بعض حضرت مولانا شاہ
صاحب امرتسر کے خلاف آتش حسد کو دل سے
نکالنا مقصود ہے اور کچھ نہیں۔ ہمارے دعوے
کی دلیل مندرجہ ذیل تحریر ہے۔

کسی موقع پر جب یہ شخص لکھتے کیا تو اس کے
بمبارہ تیر سیا لکھتی بھی تھے۔ جہاں ان کا قیام
تھا۔ اسی دروازہ پر علی قلم سے لکھا: اس

ثناء اللہ بود ورد زبانم
یعنی اپنے ہمنواؤں کو تاکید لکھا اور زبان کہا
کہ خدا قوالے کے ذکر کو بھول جاؤ اور میرا
ورد ہر وقت زبان پر رکھو۔ تاکہ تمہاری تمام
مشکلات حل ہو جائیں۔ اس پر تیر صاحب
برافروختہ بھی ہوئے۔ لیکن یہ کب ماننے والا
تھا۔ اپنے استاد کا شاگرد شیعہ
تھا۔ (الفقیہ ۴ فروری ۱۹۴۷ء ص ۷)

ثانی یہ واقعہ کیا ہے۔ بعض افراد بہتان ہے۔ یہ
انفرادی سیما ہی ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ سیالکوٹ
ملک ان ملکین سے ایک ہے جو شہر بابل میں تھے۔
حضرت الاستاذ مولانا سیالکوٹی ۹ مارچ
کو امرتسر تشریف لائے تھے۔ ان سے سوال کیا گیا۔

آپ نے ایسے کسی واقعہ کے ظہور سے قطعاً انکار کیا
چیلنج! ہم مدیر الفقیہ کی وساطت سے ملک صاحب
کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر وہ اس واقعہ کو ثابت کر دے
تو ہم آپ کو ساڑھے پانچ پیسے انعام دیں گے۔ جو
گیماراں کا نصف ہے۔ اس لئے کہ بریلوی حضرات
کو گیارھویں سے بڑی محبت ہے۔ شاید اسی لالچ
سے ثبوت بہم پہنچانے میں کوشش کریں۔ اگر وہ ایسا
نہ کریں اور نہ کر سکیں گے انشاء اللہ۔ تو افزا پر دازی
سے توبہ کریں اور خدا کی لعنت اور آیت ذین کا
مصداق نہ بنیں۔

انما لعنتمی الکذب الذین لا یؤمنون
بے ایمان جھوٹ بول کر رہتے ہیں۔

تجربہ تجربہ ہے۔ پتہ پتہ ہے۔ پتہ پتہ ہے۔

تعاقب

(از مولوی ابوالسریل محمد اسماعیل صاحب الہدی)
المحدثہ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۴۷ء میں کسی نے
سوال کیا تھا کہ قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ کتنا
جائز ہے یا نہیں۔ اس پر مفتی صاحب نے جواب
عقلا کے تحت یہ تحریر فرمایا کہ حدیثوں میں آیا ہے
کہ لڑکی کے عقیقہ میں ایک جانور اور لڑکے کے
عقیقہ میں دو جانور ذبح کئے جائیں بظاہر اس سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کا جانور بکری، بھینس وغیرہ
پورا ہونا چاہئے۔ مگر فتاویٰ مذہب میں لکھا ہے
عقیقۃ البنت ذبائتہ و البنت ذبائتہ و البنت ذبائتہ
کا سہ فاسا تو اس حصہ ایک جانور کے برابر ہے۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کے جانور میں عقیقہ
کا حصہ ضرور کرینا جائز ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ عقیقہ

الجمیعت امرتسر کی مجلس کی تین طوائفیں اور اہل حدیث کا مذہب قیست نہ کرنا (منہج انجیل)

میں سالم جانہ ذبح کرے۔
اس مسئلہ میں مفتی صاحب نے جو ذکاوت و قوت
دیدیا۔ چاہے بہتر نہ ہو۔ اور استدلال قنونی و فہمی
کی عبارت سے کیا ہے۔ لیکن اس عبارت سے مسئلہ
مشکل ہو کی دلیل نہیں پکڑی جاتی۔ تو یہ قوی
نہ تو فرمان نبوی ہے نہ ارشاد صحابہ۔ بلکہ تابعین، تبع
تابعین تک بھی اس کی سند ملنا مشکل ہے۔

قنونی و فہمی یہ ہیں یہ قول شریعت القویہ فی شریعت
مسائل التعلیم لابن الجوزی البیہقی سے نقل کیا ہے۔ معلوم
ہے کس کا قول ہے جس کی کوئی سند نہیں۔ جو کسی
امتی کے لئے حجت نہیں۔ دوسرے متون عبارت کا
اصل مسئلہ سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ پس اس سے طرف
یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ اس میں اونٹ نکائے کی
جامت کا بکری، بھیر، وغیرہ سے تقابلی بنایا ہے یعنی
مفتی جامت اور جتنا گوشت ایک اونٹ یا ایک
گائے میں ہوتا ہے اس قدر گوشت سات بکریوں میں
ہوگا۔ یہی مفتی ہیں سبع ابدانہ والبقرة کثافة
یہی مفتی امام نوویؒ نے شرح مسلم میں حدیث نمبر
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الخدیجة
البدنة من سبعة والبقرة من سبعة کے تحت
کئے ہیں ان البدنة تجزى عن سبعة والبقرة
من سبعة وکقوم کل واحدہ مقام سبع شاة
درم ۴۲) یعنی اونٹ اور گائے سات اشخاص کی
طرف سے قربان کئے جاسکتے ہیں اور ہر ایک ان میں کا
راونٹ نکائے سات بکریوں کے برابر ہے۔

غلاوہ اس کے عقیدہ اور قربانی دہدا ہدا ہدا
ہیں جن کی جہات بھی مختلف ہیں۔ لہذا ان کا اجتماع
شے واحد میں اور دئے شرع درست نہیں۔ چنانچہ
جہاہ جلد رابع ص ۴۳ میں اس کی تشریح کی ہے :-
واذا اشتري سبعة بقرة ليضحو بها ففادات
احدهم قبل النحر وقالت المورثة اذبحيها
عنه وعنكم اذبحيها وان كان شريك السنة
نضرا ثيا اور جلد یرید الحمد لم یجئ عن احد
منهم ووجه ان البقرة تجزى عن سبعة

لیکن من شرطہ ان یکون قصدا لکل القربة
وان اختلفت جهاتها کلا ففدية والقران
والمتعة لا اتحاد المقصود وهو القربة یعنی
جب سات آدمیوں نے ایک گائے قربانی کی نیت سے
خریدی ان میں سے ایک کا انتقال ہو گیا۔ اس سے
قبلی کہ قربانی کریں اس کے وارثوں نے کہا کہ مرحوم کی
طرف سے اور اپنی طرف سے قربانی کر ڈالو تو یہ قربانی
سب کی طرف سے ہو جائے گی۔ مگر سات آدمیوں نے
گائے خریدی۔ ایک ان میں نصرانی ہے یا ایک ان میں
ایسا شخص مسلمان ہے جس کا مقصد محض گوشت خوردی
ہے تو یہ قربانی کسی کی بھی طرف سے نہیں ہوگی۔ وجہ
اس کی یہ ہے گائے (اونٹ) سات اشخاص کی طرف
سے قربانی ہو جاتی ہے۔ لیکن شرط اس کی یہ ہے سب کا
قصود اس قربانی سے تقرب الی اللہ ہو۔ اور اگر انکی

جہات مختلف ہو جائیں۔ مثلاً کسی کا مقصد قربانی کرنا ہے
اور کسی کا دم متع اور دم قران دینا ہے تو اس صورت
میں اتحاد مقصود حاصل نہیں اور وہ لا اتحاد مقصود
تقرب الی اللہ ہے۔ انتہی۔

لہذا اس مسئلہ پر قرآن و حدیث سے کوئی نص قطعی نہیں
یہ نقطہ مفتی صاحب کی اپنی رائے ہے۔ جو کسی صورت
میں حجت نہیں۔ اللہ اعلم بالصواب! فقط والسلام
مع الاحترام!

الحمدیہ دہلی مفتی نے حوالہ قنونی و فہمی یہ حجت شریعی کی
صورت میں پیش نہیں کیا بلکہ اتنا عامیہ کی صورت میں
پیش کیا جو اس کو قبول کرے کرے۔ جو فصاحت نہ کر سکے
نہ سہی۔ مگر آپ کا مضمون بھی حجت شریعی پر مبنی
نہیں۔ اہل علم کے سامنے ہے کہ کہنے کی ضرورت
نہیں!

سیرت المصطفیٰ

(از مولانا امجد علی محمد براہیم صاحب میر سیالکوٹی)

(۴)

(مجموعہ ۲۸۔ فروری ۱۹۴۱ء)

نہیں۔ اور آپ کی بچی ہونے کے علاوہ رشتہ میں
بھوپتی بھی تھیں۔ حضرت علیؓ انہی کے بطن بابرکت
سے تھے۔ ان کی طبع فیاض اور دل جہد شفقت والا
تھا۔ آنحضرتؐ کی حسن تربیت میں، اس نیک بچی کو بھی
بڑا بھاری دخل تھا۔ کیونکہ تجربہ سے معلوم ہے کہ
کوئی مرد اپنے رشتہ داروں سے جو بھی حسن سلوک
یا جمالوں کی خاطر داری اور طراوت کرتا ہے۔ اس کا
داد و مدار زیادہ تو اس کی نیک بیوی کی حسن سیرت
اور فیاضی طبع پر ہوتا ہے۔ وہ تنگ دل اور چھپرہ کی
عورت مرد اور اس کے رشتہ داروں کو ایک دوسرے
کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیتی عیسے

عسے الحمد للہ کہ میری والدہ ماجدہ بھی نہایت فیاض طبع
اور شفیق دل والی تھیں، مگر ہمارے دماغین اور بیٹائی

گذشتہ ہفتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاً بچپن
و کرکے گئے ہیں۔ چونکہ آپ کی تربیت میں آپ کی
بچی رابو طالب کی بیوی) کا بھی حصہ ہے۔ اس لئے
آج کی تسلیں ان کا بیان اور منظر شاہ کا ذکر ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی
(حضرت علیؓ کی والدہ فاطمہ بنت اسد)
ابو طالب تو آنحضرتؐ کے چچا تھے، ان کی محبت
قدرتی تھی، بے شک انہوں نے آنحضرتؐ کو نہایت
محبت سے پالا۔ بن ابو طالب کی بیوی صاحبہ بھی
آپ کی پرورش اور محبت میں ابو طالب سے کم نہیں
یہ نیک خاتون بنی ہاشم کے خاندان اسد سے تھیں
فاطمہ ان کا نام تھا۔ آنحضرتؐ کے جدا جدا طلب
کے بھائی اسد کی بیٹی تھیں۔ گویا آنحضرتؐ کی ہم جہری

ابو طالب اگرچہ آنحضرتؐ کے زمانہ نبوت میں
بیمار تھے مگر آپ کے معاون و مددگار اور کفالت کی
ایمانوں کے متبادلین آپ کی ذمہ داری تھے۔ اور
انہوں نے وہیں اسلام کی خوشیوں کا اقرار بھی کیا۔
لیکن آنحضرتؐ کی رسالت و نبوت کے مناجات اللہ
ہونے کی شہادت نہ وہی اور کسی نبی پر ایمان لانے
کے لیے کافی تھے کہ اسے مناجات اللہ جانے۔ لیکن
حضرت فاطمہؑ مدہ صریحاً آنحضرتؐ کی جی کہ شریف ہی
میں مبعوث دل سے ایمان لے آئیں۔ پھر مرنے شریف
کی طرف ہجرت بھی کی۔ اور وہیں فوت ہوئیں رضی اللہ
عنہا وارضاہا) ایک جی کو آنحضرتؐ سے مان بھی
محبت تھی، تو آنحضرتؐ کو بھی ان سے نہایت الفت
تھی، آپ ان کی عزت و محبت مان ہی کے برابر کرتے
تھے چنانچہ حافظ ابن جریر نے طبقات ابن سعد سے
نقل کر کے لکھا ہے کہ

یہ حضرت فاطمہؑ زہراؑ ابوطالب (ایک صالحہ
خاتون تھیں، آنحضرتؐ ان کی زیارت کو جایا کرتے
اور ان کے گھر میں دو پہر کا قیلولہ کیا کرتے تھے۔
حافظ ابن عبد البر نے استیعاب میں حضرت
ابن عباسؓ کی روایت سے لکھا کہ جب حضرت علیؑ
کی والدہ فاطمہؑ فوت ہوئیں تو آنحضرتؐ نے ان کو
دھن کے ساتھ اپنا کرتہ بھی پہنایا۔ اور جب
قبر میں رکھا گیا تو آپ قبر میں ان کے ساتھ لیٹ گئے
تو گوں نے عرض کیا۔ حضور! آج آپ نے یہ جو کیا
ہم نے آنے لگے کبھی کسی میت کے ساتھ آپ کو کرتے
نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا، ابوطالب کے بعد
ان سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ لگے والا کوئی نہیں

(القیہ حاشیہ از علیہ السلام)

جوگان پر فوٹا اور رشتے داروں پر خصوصاً نہایت رحمدل
تھیں خواہ وہ ہمارے داد و جہال کے رشتے سے ہوں خواہ
انھیال سے، سب پر یکساں مہربان تھیں، اپنے بچوں اور
رشتے داروں میں دودھ مکھن وغیرہ انیاء میں تقسیم فرماتے
تھے ان کے بعد کوئی عورت ذات ایسی خفیف و فیاض
نہیں دیکھی۔ اللہم اغفر لہا وارحمہا۔ ۱۲ھ

میں نے ان کو اپنا کرتہ اس لئے پہنایا ہے کہ ان کو حث
کے لئے پہنائے جائیں اور دقیریں ان کے ساتھ
اس لئے بنیاد ہوں کہ ان پر دقیریں آسانی کی جائے۔
حافظ ابن جریر نے اصحاب میں ذکر کیا کہ حضرت
علیؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہؑ سے
عرض کیا۔ (اماں جی) آپ فاطمہؑ رضت رسول اللہ
کے لئے پانی لانے اور کام کاج کے لئے باہر جانے
میں کفایت کریں۔ وہ آپ کے لئے دھن کے کام کاج
نقل دینے اور آنا لگے دھن میں کفایت کریں گی۔
گویا آپ نے تقسیم کار کے اصول پر جو کام جس عمر کے
لائق تھا وہ تجویز کیا۔ واللہ اعلم بالصواب
تنبیہ! ہم نے حضرت علیؑ کی والدہ کا ذکر اس
تفصیل سے اس لئے کیا ہے کہ اردو زبان میں
سیرت نبویؐ پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں ان کی
خصوصیت اور حسن تربیت کا ذکر نہیں کیا گیا۔ حالانکہ

آنحضرتؐ کے قلب پاک پر ان کی ہر رحمت اور حسن تربیت
و شفقت کا نقش نہایت گہرا تھا۔ پس یہ ایک لائق گفت
مندی ہے خدا کے فضل سے پورا کر دیا گیا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

مہلا سفر شام | جب آپ کی عمر سو بارہ سال
کی ہوئی تو ابوطالب نے تجارت کے لئے سیر یا یعنی
ملک شام کے سفر کی تیاری کی۔ فاطمہؑ روانہ ہونے
لگا تو آنحضرتؐ کے معصوم دل پر مشفق چچا کی جلدی
شان گذری۔ کیونکہ جس طرح چچا کو یتیم بچے سے محبت
تھی اسی طرح ہے ماں باپ بچے کو بھی چچا سے الفت
تھی۔ آپ چچا سے لیٹ گئے اور ان کے ساتھ جانا چاہا
غلط محبت سے ابوطالب کا بھی دل بھر آیا۔ اور وہ
آپ کو ساتھ لے چلنے پر مجبور ہو گئے۔ گویا

سے رومی وے روہ جہانم تو

کا معاملہ ہو گیا۔ نیز تو کلاً علیؑ فاطمہؑ میں و برکت
والے معصوم رفیق کی رفاقت میں رہا نہ ہوا۔

۱۲ھ استیعاب جلد دوم صفحہ ۱۲۷ میں لکھا ہے کہ
ان کے حسن تربیت کا ذکر اصحاب جلد ہشتم ۱۲۷ میں بھی
۱۲ھ اصحاب جلد ہشتم ۱۲۷ میں

آیا! وہ بھی کیا سہاں چوگا کہ قافلہ کے حدی خواں
اونٹوں کی گھیل پکڑتے ہوئے جھوم جھوم کر شہر
پر دھتے ہوں گے اور معصوم سرور دار و جہاں کی ساری
بڑی شان سے جا رہی ہوگی

گندایاں را ازین مٹنے غیر نیست

کہ سلطان جہاں ہمارا ست امروز

فاطمہؑ سے میں مقام پسر می پر آقا اور خدا تعالیٰ
نے اسی مقام پر اپنے حبیب کی برکت سے سارا مال
نفع پر فروخت کر دیا۔ اور اپنے کم سن حبیب کو
ملک شام کی بعید مسافت کی زحمت و مشقت سے
بچا لیا۔ فاطمہؑ یہیں سے بخیر و عافیت وطن کو واپس
لوٹ آیا۔

اس مقام پر امام اہل سیرت نے بعض اوجہ
کا بھی ذکر کیا ہے جو اس سفر میں آنحضرتؐ کی
لہبت قدرت نے ظاہر کئے۔ لیکن محدثین کی تنقید سے
نظر میں ان کی اسانید قوی نہیں ہیں۔ اسی مقام
بصری پر بخیر و اسب کا ملاقات کا قصہ بھی ذکر
کیا گیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

بخیرہ را جب نے جو قریت کا عالم تھا اونہی
آخر الزماں مسلم کے حلیہ اور علامات سوداگر
تھا۔ آپ کو ان علامات سے پہچان لیا۔ اور
ابوطالب کو بطور غیر خواہی کے کہنے لگا کہ اس
لڑکے میں آئندہ نبوت نظر آتے ہیں۔ آپ ملک
شام کے سفر کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ
یہیں سے واپس پھر جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ شام
کے یہودی اس کو کوئی گزند پہنچائیں۔ ابوطالب
نے بخیرہ۔ اباب کی اس نصیحت کو گوش گوش
سے سنا اور (جی طرح چاہی) یہ کہہ کر وہ خود
اس سفر میں گئی ایک اور عجیبہ کامٹا حد
کر چکا تھا۔ پس رسولؐ سے زیادہ نفع اور برکت
کے ساتھ واپس وطن ہوئے۔

(تاریخ نبوی مختصراً ص ۷)

۱۲ھ اس قصہ کو امام اہل سیرت و اہل روایت نے
ذکر کیا ہے کسی نے اختصاراً سے اور کسی نے تفصیل سے

سیرت ابن ہشام - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی سیرت طہارت

نہایت

ابن ہریرہ شریف اکل حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب اور حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب زچوری اور حضرت مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی اور حضرت شیخ مولانا محمد عبد الرحمن صاحب عیش مبارکوی (مفسر اللہ ہم) کے نزدیک ہی مدد رکوع کی رکعت نہیں ہوتی۔ میں چاہتا ہوں کہ فریقین کے دلائل مع حقیقہ نقل کر دوں۔ جن علماء کے نزدیک مدد رکوع کی رکعت نہیں ہوتی ہے انہوں نے حدیث لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحہ الکتاب اور حدیث ما ادرکم للصلوٰۃ وما فاتکم فاتموا سے استدلال کیا ہے۔ چنانچہ تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ہے واستدل من ذهب الی ان مدد رک رکوع لا یكون مذکوراً في الركعة الا فاتته القيام وترأه فاتحة الكتاب بعد ان لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب وما في معناه وحدث ما ادرکم فصلوا وما فاتکم فاتموا قال الحافظ في الفتح قد استدلل بدلی ان من ادرك الامام رکوعاً احتسب له تلك الركعة للاتمام باتمامه ما فاته لانه لانه القيام والقراءة فيه انتمی۔ یعنی جن لوگوں کے نزدیک مدد رکوع کی رکعت نہیں ہوتی انہوں نے استدلال کیا ہے۔ حدیث لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب اس کی مناد نہیں ہوتی جو سہ لائحہ نہ پڑھے اور اسی کی ہم ضرورت دواتوں سے اور حدیث ما ادرکم فصلوا وما فاتکم فاتموا (جو مناد پاؤں اس کو پڑھو اور جو فوت ہو جائے اس کو پڑھی کر) سے حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ حدیث ما فاتکم فاتموا سے استدلال کیا گیا ہے کہ جو شخص امام کو رکوع میں پائے تو اس رکعت کو شمار نہ کرے۔ بلکہ جو نماز فوت ہو جائے اسکو پڑھی کر دے۔ کیونکہ اس نے قیام اور فاتحہ کو فوت کر دیا ہے اب جو رہنمائی دیں بھی ملاحظہ کیجئے انہوں نے حدیث من ادرك من الصلوة رکعة فقد ادرك الصلوة اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے استدلال کیا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیث یہ ہے۔ اے انتمی الی

النبي صلى الله عليه وسلم وهو راكع فركع قبل ان ياصل الی الصلوة فذلك لثبوتی صلی اللہ علیہ وسلم فقال نأذک اللہ حرمنا ولا تعد رواہ البخاری۔ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ وسلم تک پہنچے اور آپ رکوع میں تھے۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ہی رکوع کیا۔ پھر یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تیری وص کو نیاؤ کرے اور پھر ایسا ذکر کرنا۔ جب رہنمائی کہتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مدد رکوع کی رکعت صحیح ہوتی ہے۔ مدد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ اس رکعت کے اعادہ کا حکم ضرور رکھتے۔ اور حدیث من ادرك رکعة من الصلوة الا سے ثابت ہوا کہ رکوع پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر واضح رہے کہ ان کا استدلال ان حدیثوں سے صحیح نہیں ہے۔ پہلی حدیث کا جواب یہ ہے کہ اولاً حدیث من ادرك من الصلوة رکعة فقد ادرك الصلوة میں رکعة سے رکوع مراد لینا غیر متعین ہے۔ کیونکہ رکعت سے رکوع مراد لینا معنی مجازی ہے جو قرینہ کا محتاج ہے اور یہاں رکعت سے رکوع مراد لینے کا کوئی قرینہ موجود نہیں ہے۔ قیل المراد به هنا الركوع فيكون مدرك الامام راكعاً مدركاً لتلك الركعة وفيه نظر لان الركعة حقيقة لجميعها او اطلاقها على الركوع وما بعدل مجاز لا يصار اليه الا قرينة كما وقع عند مسلم من حديث البراء ملفظ فوجدت قيامه فركعته فاستداله فوجدته فان ركوع الركعة في مقابلة القيام والاستدلال بالسجود قرينة تدل على ان المراد بها الركوع وهما ليست قرينة تدل عن حقيقة الركعة فليس فيه دليل على مدرك الامام راكعاً مدركاً لتلك الركعة انتمی کذا فی عون المعبود ثانیاً۔ یہ حدیث اپنے ظاہر پر بالاجماع حمل نہیں

بلکہ اس سے ادراک وقت یا حکم نماز یا مثل اس سے ادراک مراد ہے۔ چنانچہ تحفۃ الاحوذی میں ہے۔ اے انتمی صلی اللہ علیہ وسلم بالاجماع لانه لا يكون بالركعة الواحدة مدركاً لجميع الصلوة بحيث تحصل براءة ذمته من الصلوة لافاته فيه اضراراً قدین نقد ادرك وقت الصلوة او حکم الصلوة او غیر ذلک ویلزم اتمام بقیتها انتمی۔ اور دوسری حدیث کا جواب یہ ہے کہ جیسے اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اس رکعت کے اعادہ کا حکم فرمایا اسی طرح یہ بھی متقول نہیں ہے کہ آپ نے اس رکعت کو شمار فرمایا۔ اور عدم نقل عدم وقوع کو مستلزم نہیں قال الشراکان فی البیّن لیس فیہ نیابیل علی ما ذهبوا الیه لانه کما لم یامره بالاعادة لم یقل الینا انه اعتد بها وقد اجاب ابوبکر رضی اللہ عنہ حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ فقال انه لا حاجة له فيه لانه لیس فیہ اجتلاء بطلان الركعة فملاہ برس یہ بھی مسلم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اس رکعت کے اعادہ کا حکم نہیں فرمایا۔ طبرانی کی دعایت میں اس حدیث کے آخر میں یہ جملہ مذکور ہے منی ما ادرکم والقض ما بینک دفع الباری یعنی بڑے جگر تو نے پایا اور قضا کر جس کو تو نے گرا دیا۔ الخاصل تہذیب کا مذہب نفیض اور مرجع ہے احوذی راجع مذہب یہ ہے کہ مدد رکوع کی رکعت نہیں ہوتی کیونکہ قراءۃ خلف الامام واجب ہے بغیر شے مناد ہرگز نہیں ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ اکل وقیم رکعت محمد فضل الرحمن مبارکپوری الاصلی عن اللہ عنہ اس حدیث کی تشریح ایک خط کی قیاس میں سمجھ میں آجائے گی۔ کوئی شخص ملت اٹھائے کراچ میں ٹھہری نماز جماعت کے ساتھ پڑھو لگا۔ اگر جماعت کی ایک رکعت اس کو ملے تو ملت میں حائث نہیں ہوگا یعنی اس کی قسم نہیں ہوگی۔ یہ معنی ہے اس حدیث کے جس نے ایک رکعت پالی اس نے گویا ساری نماز پالی مگر بقیہ ادا کرتی ہوگی۔ اسی سے حدیث کا حکم ہے کہ جو شخص

بجائے کی ایک رکعت پائے تو بجائے کی دوسری رکعت پڑھے۔ اور اگر وہ قصہ میں طے کرے کہ نماز کی پانچ رکعت پڑھے۔

آہ مولانا محمد مرحوم

جماعت اہل حدیث کی بہت بڑی بد قسمتی ہے کہ خدا نے محقر مولانا محمد صاحب جو ناگلاسی تمہدہ لوی کو ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لے لیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون مولانا کی ذات جماعت اہل حدیث کے لئے بہت ہی ضروری تھی۔ مولانا کی تقریر اور تحریر سے جماعت کو بہت زیادہ فائدہ پہنچ رہا تھا۔ مولانا کی توحید و سنت کی اشاعت میں صفائے کونی نے مرہہ جماعت میں جان ڈال دی تھی۔ مولانا کی تحریر، تقریر سے نہایت سچی اور تقریر، تحریر سے نہایت سچی۔ اور مصدقہ دلائل کا کہ جس نے توحید و سنت کی اشاعت میں بہت بڑا رخنہ ڈال دیا تھا اب بعض افراد اہل حدیث کو مع کر دیا تھا۔ مولانا پر مطلق اثر نہ تھا۔ اور جماعت کے سامنے کھلے لفظوں میں توحید و سنت کو پیش فرماتے تھے اور مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کی طرح سچے و پچھے غرض مبلغ تھے۔ جماعت اہل حدیث کا آپ کے انتقال سے اس قدر زبردست نقصان ہوا ہے کہ عرض نہیں کیا جاتا۔ ابھی مولانا محمد یونس صاحب شمس لیض آبادی کی ہمیشہ کی جہاد کی کاسی تھا ہی اور ابھی وہ زخم برسی تھا کہ یہ دوسرا زخم جماعت کو اٹھا گا اور سنت گہرا زخم نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بگبگ ایسی خالی ہوئی ہیں کہ ان کا پڑھنا محال نہیں تو بہت زیادہ مشکل ضرور ہے۔ چند بزرگ ہستیاں جماعت میں اور باقی ہیں۔ جماعت میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ زمانہ خدا سے دعا کیا کرے کہ خدا ان کے سایہ کو ہم پر بہ توں قائم رکھے تاکہ حضرت شیر اسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ علیہ منخلہ کی ذات بابرکات کو صحت و طاقت کے ساتھ مدتوں باقی رکھے۔ آمین! مولانا محمد مرحوم کے اس اچانک انتقال کی خبر سے سخت حیرت و غیب ہے۔ مگر فضائے الہی کے سامنے کون دم مار سکتا ہے۔ مجتہد اہل حدیث کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس پر غور کرے کہ ایسی ضروری و اہم ہستیوں کے اٹھ جانے کے بعد

محمدی - مولانا محمد مرحوم - مولانا محمد یونس صاحب شمس لیض آبادی کی ہمیشہ کی جہاد کی کاسی تھا ہی اور ابھی وہ زخم برسی تھا کہ یہ دوسرا زخم جماعت کو اٹھا گا اور سنت گہرا زخم نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بگبگ ایسی خالی ہوئی ہیں کہ ان کا پڑھنا محال نہیں تو بہت زیادہ مشکل ضرور ہے۔ چند بزرگ ہستیاں جماعت میں اور باقی ہیں۔ جماعت میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ زمانہ خدا سے دعا کیا کرے کہ خدا ان کے سایہ کو ہم پر بہ توں قائم رکھے تاکہ حضرت شیر اسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ علیہ منخلہ کی ذات بابرکات کو صحت و طاقت کے ساتھ مدتوں باقی رکھے۔ آمین! مولانا محمد مرحوم کے اس اچانک انتقال کی خبر سے سخت حیرت و غیب ہے۔ مگر فضائے الہی کے سامنے کون دم مار سکتا ہے۔ مجتہد اہل حدیث کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس پر غور کرے کہ ایسی ضروری و اہم ہستیوں کے اٹھ جانے کے بعد

جماعت کا کیا حال ہو گا۔ بد قسمتی بد قسمتی جاری ہیں، کفر قری کر رہے ہیں اور جماعت اہل حدیث سیاسی و مذہبی دونوں جہتوں سے تحریک کے گڑھے میں گرفتار ہو رہی ہے۔ اگر یہی حال رہا تو جماعت کو یقین رکھنا چاہئے کہ وہ اسی طرح لٹا ہو جائے گی۔ اور خدا کے یہاں مقبور و مغضوب رہے گی۔ پس جماعت اہل حدیث کو ہوشیار ہو جانا چاہئے اور توحید و سنت کی اشاعت میں مشغول ہو جانا چاہئے۔ میں باوجود ملازمت اور ان کے فرائض کے اسلام مذہب اہل حدیث کی خدمت میں اوسح کر رہا ہوں اور یہاں جہاں ضرورت ہوتی ہے اور میں طلب کیا جاتا ہوں

فورا حاضر ہوتا ہوں اور خدمت بجالاتا ہوں اور میں ہمیشہ وہی وقت اس کے لئے تیار ہوں۔ مگر مولانا محمد صاحب کے انتقال نے میرے دل پر اتنا اثر کیا ہے کہ دل چاہتا ہے کہ ملازمت سے دستبردار ہو کر بہت توحید و سنت کی اشاعت میں لگ جاؤں تاکہ مخالفین کو خوشی و اطمینان کا موقع نہ مل سکے۔ کاش کہ خدا مجھے اس کی توفیق دیتا۔ امید ہے کہ جماعت اہل حدیث مولانا محمد صاحب مرحوم کی قربات کے اعتراف میں چھلے سے زیادہ متعدی سے توحید و سنت کی اشاعت میں لگ جائے گی۔ دعا ہے ابو مسعود عثمان قرظی

حضرت مولانا محمد یونس صاحب شمس لیض آبادی کی ہمیشہ کی جہاد کی کاسی تھا ہی اور ابھی وہ زخم برسی تھا کہ یہ دوسرا زخم جماعت کو اٹھا گا اور سنت گہرا زخم نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بگبگ ایسی خالی ہوئی ہیں کہ ان کا پڑھنا محال نہیں تو بہت زیادہ مشکل ضرور ہے۔ چند بزرگ ہستیاں جماعت میں اور باقی ہیں۔ جماعت میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ زمانہ خدا سے دعا کیا کرے کہ خدا ان کے سایہ کو ہم پر بہ توں قائم رکھے تاکہ حضرت شیر اسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ علیہ منخلہ کی ذات بابرکات کو صحت و طاقت کے ساتھ مدتوں باقی رکھے۔ آمین! مولانا محمد مرحوم کے اس اچانک انتقال کی خبر سے سخت حیرت و غیب ہے۔ مگر فضائے الہی کے سامنے کون دم مار سکتا ہے۔ مجتہد اہل حدیث کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس پر غور کرے کہ ایسی ضروری و اہم ہستیوں کے اٹھ جانے کے بعد

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

ہر موت ہے سارے جہاں کی آہ اک عالم کی موت

(از جناب بہار احمد صاحب نقیم چھاؤنی نصیر آباد - راجستھان)

ماہی توحید و سنت مولوی جونا گڑھی صاحب علم شریعت مولوی جونا گڑھی رہنے والے آپ کہتے ہیں کہ جونا گڑھی تھے محمد کے لڑائی یوں محمد نام تھا وہ کے دارالسلطنت دہلی میں کی تبلیغ تھی ہے سفر ماہ صفر میں ہمیری بن تیرہ سو ساٹھ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کی تفسیر ہے موت ہے سارے جہاں کی آہ اک عالم کی موت

ماہی الحاد و بدعت مولوی جونا گڑھی مبلغ رشید و ہدایت مولوی جونا گڑھی تھے یونہی مشہور حضرت مولوی جونا گڑھی دین کی کرتے تھے خدمت مولوی جونا گڑھی کی حدیثوں کی اشاعت مولوی جونا گڑھی ہوئے دنیا سے رخصت مولوی جونا گڑھی آپ کی دنیا سے رحلت مولوی جونا گڑھی ہے قیامت تیری میت مولوی جونا گڑھی

موت کی سن کہ خبر سب ہاتھ ملتے ہیں فہیم! بل ہے دنیا سے حضرت مولوی جونا گڑھی

فتاویٰ

س ۷۷۱ { نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کس نے حجر کیا؟ حجر کا اثر برقی ہے یا نہیں۔ بعد از ول سیدہ مودتین آپ سے حجر کا اثر قطعی طور سے ذائل ہوا یا نہیں؟ سور کے اثر سے سکونت ہو جاتا ہے یا متاثر ہو کر وہ تکلیف اٹھاتا ہے؟ اندوئے حدیث جواب ہو۔

د مولوی رمضان علی خیر الدین الحمدیث نمبر ۱۲۲۹۳

س ۷۷۲ { ایک یہودی عورت نے کیا عقابا۔ سور کا اثر برقی ہے۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ کے قصے میں سور کے اثر کا ثبوت ملتا ہے۔

یٰٰمُؤْمِنِیْنَ اِنَّہٗ مِنْ رَّسُوْلِہٖ اَنْہَا تَنْتَعِلُ

مودتین پڑھنے سے سور کا اثر ذائل ہو گیا تھا۔

سور سے متاثر ہو جانا تو ثابت ہے موت ہو جانا معلوم نہیں

س ۷۷۳ { پان کھانا اور بڑی سگرٹ، حقہ تبا کو

مینا جائز ہے یا ناجائز۔ اد چونہ، کتھا اور پتے کھانا

کیسا ہے۔ اگر جائز ہے تو خیر اور میرا خیال ہے کہ جائز

ہی ہوگا۔ کیونکہ اگر حائل مولوی اور عالم فاضل خوب

کھاتے ہیں۔ لہذا کیا حکم ہے؟ د عبد الحمید دیوانی

س ۷۷۴ { پان کھانا جائز ہے۔ بڑی، سگرٹ

اور تبا کو استعمال کرنا مکروہ ہے۔

س ۷۷۵ { صراف یعنی نوٹ، روپیہ دپسہ وکئی

دو قی وغیرہ بٹے پر لین دین کرنا کیسا ہے۔ جن عورت

میں کہ ہم سے بھی لوگ سو روپے کے نوٹ پر بٹے لیتے

ہیں۔ کیا ہم بھی دوسرے لوگوں سے ایسا ہی بٹے لے

سکتے ہیں۔ اگرچہ ہمیں مختلف ہیں لیکن یہ حیثیت

حکم سک شابی ہونے کے مساوی اد برابر ہیں۔

رجاعت اہل حدیث جیت گروہ

س ۷۷۶ { وہ ہے، دونی، چونی اور نوٹ

وغیرہ پر بٹے لینا جائز ہے۔ جس کو شک ہو وہ بکل کا

کوئی سکما پیسے ساتھ ملا لیا کرے۔

س ۷۷۷ { ایک زمین کے آباد کرنے میں مثلاً

چالیس روپیہ خرچ ہوتا ہے اور پیداوار خرچ سکم
ہوئی ہے۔ مثلاً تیس روپیہ کا غلہ پیدا ہوا ہے۔ تو
اب اس میں عشر واجب ہے یا نہیں۔ عشر پیداوار
میں واجب ہوگا یا خرچ وضع کر کے دسویں زمیندار کی
مالگداری بھی ہے) واجب ہوگا۔ (عاجی عبد العزیز بیگ
خیر الدین الحمدیث نمبر ۱۰۹۸۸)

س ۷۷۸ { مونت داغرات (زراعت) وضع
کرنے کے بعد حق شرع ادا کرنا واجب ہے۔ اسی لئے
چاہی زمین میں بارانی کی نسبت نصف عشر آتا ہے۔

س ۷۷۹ { جو غلہ آسمانی پانی سے پیدا ہوا ہے

اور جو سینچنے سے پیدا ہوا ہے۔ دونوں کو ایک جگہ

ملا کر عشر دینا چاہئے یا ہر ایک کا عشر الگ الگ

دینا چاہئے۔ کیونکہ دونوں قسم کی پیداوار کا حکم الگ

ہے۔ (سائل مذکور)

س ۷۸۰ { ہر قسم کی پیداوار پر شرعی الگ

الگ دینا چاہئے۔ اگر ملا کر دینا چاہے تو پیداوار کا

پندرہواں حصہ دینا کافی ہے۔

س ۷۸۱ { کروم لیڈر، افٹ کا ۳۴ فی فٹ

ہے ۳۴ انچ کا ایک فٹ ہوتا ہے، یہاں دکان دار

لوگ اسی، افٹ کو ۱۲ یا ۱۳ افٹ بنا کر بیچتے ہیں اور

۳۴ فٹ بیچتے ہیں۔ یہ طریق عام دکان دار لوگ کر رہے

ہیں۔ خریدار بھی جانتے ہیں کہ ۱۰ افٹ کو ۱۳ افٹ بتایا

گیا ہے۔ خریدار مجبور ہو کر خرید کرتے ہیں۔ اب سوال

یہ ہے کہ جب خریدار کو بھی معلوم ہے کہ یہ پورا فٹ

نہیں ہے۔ فٹ میں زیادتی کر کے بیچنا کیا حکم رکھتا

ہے؟ (رجان محمد عبد المجبار از کلکتہ)

س ۷۸۲ { یہ غلط بیانی ہے۔ اس کو چھوڑ دینا

چاہئے۔ بالبح کو مابکر بیچنا چاہئے اور مشتری کو

ماب کر خریدنا چاہئے۔ ورنہ بیچ فاسد ہوگی۔

س ۷۸۳ { عورتوں کو شرعی پردہ پر کس طریقہ سے

عمل کرنا ضروری ہے؟ زید کہتا ہے کہ عورتیں بغیر رقعہ

و نقاب ڈالے سارا چہرہ اور ہاتھ پاؤں کھولے ہوئے

بے محابا باہر آمد و رفت کر سکتی ہیں۔ اور قرآن کریم

اس کی دلیل بیان کرتا ہے اور ماسی کو شرعی پردہ

کہتا ہے۔ کیا واقعی زید کا کہنا صحیح ہے کہ عورتیں اپنا
بقیہ سارا جسم چھپالیں اور چہرہ، ہاتھ پاؤں اگر نہ
چھپاویں، برقعہ و نقاب وغیرہ چہرہ پر نہ ڈالیں اور
بے تکلف باہر نکلیں یا باز آمدن، تفریح گاہوں وغیرہ
میں نظریں نیچی کی ہوئی آمد و رفت کریں۔ کیا اسلامی
پردہ اسی کا نام ہے؟ (خریدار الحمدیث از بمبئی)

س ۷۸۴ { زید کا قول غلط ہے۔ چہرہ کو نہنگنا

کرنا بے پردگی ہے۔ اسی سے عورت کی شناخت

ہوتی ہے۔ اسی سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ چہرہ کو بڑی

اہمیت ہے۔ اسی لئے روپے اور نوٹ وغیرہ پر بادشاہ

کا چہرہ دکھایا جاتا ہے سارا جسم نہیں۔ چہرہ کو چھپانے

کے متعلق قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے:-

یٰٰمُؤْمِنِیْنَ عَلٰیہِیْنَ مِنْ جِلْبَابٍ یُّبَیِّنُ

س ۷۸۵ { زید کہتا ہے کہ شہری گدھا تو عام

ہے۔ لیکن شہری گدھی کا دودھ حلال ہے یا حرام

ہونے کی کیا دلیل ہے؟ (سائل مذکور)

س ۷۸۶ { گدھی کا دودھ عام شیرانے والی

حدیث میری نظر میں نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو

تو اطلاع دیں۔

س ۷۸۷ { مولانا صاحب دہلوی رحمہ اللہ

مروم کا جنازہ غائب پڑھنے اور تعزیتی اجلاس منعقد

کر کے ساتھ تجویزات پاس کی ہیں:-

۱، جمعیت اہل حدیث صوبہ بمبئی۔ (۲) سیکرٹری انجمن

اہل حدیث مالیر کوئٹہ۔ (۳) ناظم انجمن مصباح الاسلام

درہمیاں صاحب دہلی (۴) ناظم انجمن اہل حدیث

لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔ (۵) مولوی محمد داؤد صاحب

کیندرہ پارہ ضلع کشک۔ (۶) مولوی عبد الرحمن صاحب

ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۷) مولوی محمد داؤد صاحب

ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۸) مولوی محمد داؤد صاحب

ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۹) مولوی محمد داؤد صاحب

ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۱۰) مولوی محمد داؤد صاحب

ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۱۱) مولوی محمد داؤد صاحب

ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۱۲) مولوی محمد داؤد صاحب

ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۱۳) مولوی محمد داؤد صاحب

مولانا صاحب دہلوی رحمہ اللہ
مروم کا جنازہ غائب پڑھنے اور تعزیتی اجلاس منعقد
کر کے ساتھ تجویزات پاس کی ہیں:-
۱، جمعیت اہل حدیث صوبہ بمبئی۔ (۲) سیکرٹری انجمن
اہل حدیث مالیر کوئٹہ۔ (۳) ناظم انجمن مصباح الاسلام
درہمیاں صاحب دہلی (۴) ناظم انجمن اہل حدیث
لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔ (۵) مولوی محمد داؤد صاحب
کیندرہ پارہ ضلع کشک۔ (۶) مولوی عبد الرحمن صاحب
ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۷) مولوی محمد داؤد صاحب
ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۸) مولوی محمد داؤد صاحب
ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۹) مولوی محمد داؤد صاحب
ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۱۰) مولوی محمد داؤد صاحب
ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۱۱) مولوی محمد داؤد صاحب
ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۱۲) مولوی محمد داؤد صاحب
ننگر پارہ ضلع گجرات۔ (۱۳) مولوی محمد داؤد صاحب

ملکی مطلع

حالات جنگ

جنگ چین و جاپان کے متعلق اس ہفتہ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ امریکی فوجوں کے علاقہ میں نان چوانگ کے قریب جاپانی اور چینی فوجوں کی زبردست جنگ ہوئی۔ ایک چینی فوجی اڈے پر جاپانیوں نے قبضہ کر لیا۔ چینی سپاہی بھی جہان فوج کے مقابلہ کرتے رہے۔ آئندہ انہوں نے یہ اڈا واپس لے لیا۔

بحرالکابل دما بین ایشیا و امریکہ میں ابھی تک جاپان یا امریکہ کی طرف سے کوئی خاص اقدام نہیں ہوا لیکن اس سے یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ جاپان امریکہ سے مرعوب ہو گیا ہے۔ کیونکہ جاپان اس مقام پر جو بھی حرکت کرے گا وہ جرمنی کے اشارہ سے ہوگی۔ اسی لئے وہ اپنی اندرونی اور بیرونی طاقت کو مضبوط کر رہا ہے۔

جنگ یورپ

کے متعلق اس ہفتہ جو حالات معلوم ہوئے ہیں ان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جیلے کی نسبت جنگ بہت تیز ہو گئی ہے۔ اس وقت جرمنی و برطانیہ کی طرف سے پھر بحری و فضائی جنگ نہر شور سے شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ آٹھ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے بحرالکابل و دما بین پورے امریکہ میں برطانوی جہازوں کو جو سامان جنگ لایا ہے اسے تباہ کر دیا۔ مارکر غرق کر دیا اور برطانوی آہنوں اور بحری جہازوں سے بھی جرمنی کے کئی جہاز غرق ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ جرمنی کی طرف سے ۱۱ مارچ کی درمیانی شب کو لندن پر ایک زبردست ہوائی حملہ کیا گیا جو کئی گھنٹے تک جاری رہا۔ جرمن جہازوں نے بوس سے بھرے ہوئے بموں سے لندن پر بمباری کی، بہت جگہ آگ لگانے والے بم گرائے گئے۔ اس حملے کے متعلق سوکرمی اعلان ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حملہ میں جرمنوں نے وہ تمام طریقے استعمال کئے جو کرسس و تعطیل و مبرا

سے پہلے کے ہوائی حملوں میں کئے جاتے تھے۔ ہتھیاروں پر بھی بمباری کی گئی۔ ماہرین جنگ کا کہنا ہے کہ جرمنی و برطانوی جنگ اس وقت نہایت خطرناک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔

محاذ بلقان

بلقان کا محاذ اس وقت عالمگیر جنگ کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ اسی لئے اس وقت ساری دنیا کی نظریں اس محاذ پر لگی ہوئی ہیں۔ ناظرین کی واقعیت کے لئے ہم بلقان کی مختصر تاریخ جو معزز معاصرینہ، مجبور میں شائع ہوئی ہے درج کرتے ہیں۔ ناظرین کو معلوم ہونا چاہئے کہ یوگوسلاویہ، رومانیہ، بلغاریہ، یونان، البانیہ اور یورپین ترکی کی دیاستوں کے مجموعے کا نام بلقان ہے۔ ہندوستان میں اس کی مثال راہچوتانہ ہے۔ محترم معاصرینہ کو رقمطراز ہے۔

”انیسویں صدی کی ترکی حکومت کو یورپ نے بہت بدنام کر دیا تھا۔ یورپ میں مشہور کیا گیا تھا کہ وہ عیسائیوں کی دشمن ہے، عیسائی رعایا پر ظلم و ستم ڈھاتی ہے اور انتہا درجے کی جہت پندہ راقہ ہوئی ہے۔

۱۸۷۸ء میں سب سے پہلے برطانیہ اور فرانس نے ترکیوں سے کچھ علاقہ چھین کر یونان کی بنا ڈالی اور اس پر اجارہ قائم کیا۔

۱۸۷۸ء و ۱۸۷۹ء میں زار روس نے ترکی رعایا میں بغاوت کے شے بھڑکائے۔ روس نے ترکیوں کو شکست دیکر سینٹ اسٹامبول کے معاہدے کی رو سے جنوب مشرقی یورپ میں بلغاریہ کی ایک وسیع سلطنت قائم کر دی جس میں البانیہ بھی شامل تھا۔ اس کے بعد جرمن میں ایک کانفرنس کی گئی اور بلغاریہ کو ایک عمدہ درجہ میں بند کر دیا گیا۔ آسٹریا کو بوسنیہ اور ہرزیگووینا کے علاقے دیے گئے۔ دو اس وقت یوگوسلاویہ میں شامل (ہیں) دیئے گئے۔

انیسویں صدی میں بلقان کے معاملات اٹلی کی مداخلت سے بہت پیچیدہ ہو گئے۔ کیونکہ اس نے

مطالبہ کرنا شروع کیا کہ ترکی سے جو مال غنیمت وہ سون کو ملا ہے اس میں اس سے حصہ دیا جائے۔

انیسویں صدی کے آغاز سے ۱۹۱۵ء تک تمام حکومتیں یہی سازش کرتی رہیں کہ سلطان ترکی سے جو علاقے چھینے گئے ہیں ان کی تقسیم آپس میں کس طرح ہو چنانچہ ترکی کے علاقہ ترکیہ و اٹلی نے قبضہ کر لیا۔

حملوں سے حفاظت

ترکی کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے زار روس نے بالکان جنگ کی بنیاد ڈالی جو بلغاریہ، سربیا، مانیٹ، یوگوسلاویہ اور رومانیہ پر مشتمل تھی اس کے بعد مغربی معاہدوں کے نتائج بھی رنگ لانے لگے چنانچہ فرانس نے ۱۹۱۵ء میں مراکش کے شہر فیض پر حملوں دیا۔ ترکی اور حرتو ترکیہ کی جنگ میں مصروف تھا اور اوسر بلقان لیگ نے موقع غنیمت سمجھ کر اپنے مقبوضات میں توسیع شروع کر دی۔ اس کے نتیجے میں جنگ بلقان کا آغاز ہوا۔ ۱۹۱۵ء اور اس کے بعد جنگ عظیم شروع ہو گئی۔

اٹلی کو گذشتہ جنگ عظیم میں شریک کرنے کیلئے وعدہ کیا گیا کہ مال غنیمت میں اسے بھی حصہ دار بنایا جائیگا اور بحیرہ میں قیادان قائم رکھنے کے لئے اسے ایتھین دی جائیگی۔ وہ سری طرف زار روس سے وعدہ کیا گیا کہ اسے قسطنطنیہ، وروانیال اور باسنورس دیئے جائیں گے۔ اٹلی کو جب اس خفیہ معاہدے کا پتہ چلا تو اس سے پھر ایک نیا معاہدہ کیا گیا۔ یعنی یہ کہ ترکی کا جنوبی مغربی حصہ میں سمرا شامل ہے اسے دیا جائیگا۔ لیکن کمال پاشا کے ظہور و ترقی نے یورپ کے اس پروگرام کو خاک میں ملا دیا۔ اور ترکاں احوالے نامکین بنا دیا کہ یونان کو قبرص کا علاقہ اور روس کو وروانیال ویدیا جلائے۔

البانیہ

۱۹۰۰ء میں ۱۰۰۰۰۰ آدمی دس لاکھ مسلمان باغیہ صیدی۔ ترکی کا سابق مقبوضہ علاقہ ۱۹۱۵ء تک آزاد رہا۔ ۱۹۱۵ء سے علاقہ تک جنگ عظیم کا تغیر بنا رہا۔ اس کے بعد پھر آزاد ہوا۔ اور ۱۹۱۵ء میں شاہ احمد زونکو اس کا صہدہ بنایا گیا۔ اور ۱۹۱۵ء میں شاہ موصوف کو بادشاہ بنا دیا گیا۔ شاہ زونکو نے

حکومت کا یہی مقصد ہے۔ اس کے نتیجے میں بلقان کی حالت زبانی ہے۔ جو کہ پڑھنے کے قابل ہیں۔

اگر چہ یونان پر بھی جرمنی کا اثر تھا مگر اسپین

کری عہد میں ۱۵ بڑے سرکاری کارخانے

یہ ان دغیرہ کی طرف پیش قدمی کرے۔

شبانی

جسمانی اور دماغی طاقت کا سرچشمہ

دل کو تقویت پہنچاتی ہے
بھوک لگاتی ہے
تازہ اور زندہ خون پیدا کرتی ہے
جگر کے فعل کو بیدار کرتی ہے
ضعف باہ کو دور کرتی ہے
غشی، جہود اور عصب کو جوہر اکھاڑتی ہے
خون، وحشت اور بے حسی ازالہ کرتی ہے
مکان اور اندرونی کاغذ کرتی ہے

قبل از وقت بڑھانے سے بجاتی ہے
حافظے کو تیز کرتی ہے
اعضائے رئیسہ کو فرحت بخشی ہے
دماغ کو بے حد ذہین بناتی ہے
فعل مضمر کو درست کرتی ہے
بدن کو فولاد کی طرح مضبوط بناتی ہے
نزلہ، زکام اور منگی بہرہ کو رفع کرتی ہے
تمام مہم میں جیتی کی لہر دوڑا دیتی ہے

مردانہ طاقت، جوانی اور صحت کیلئے ہمیشہ شبانی کا استعمال کیجئے

قیمت فی شیشی (3/8) روپے علاوہ محصول ڈاک

لئے کا پتہ: انڈین میڈیکل کمپنی امرتہ

معلم خوشنویسی
معتمد غشی مجدد الرحمن صاحب
فقہ خوشنویسی کے تمام اصول و قواعد دس جلدیں اور
ساتھ ہی مشقیہ نمونے دیئے گئے ہیں تاکہ طالب فن
کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ آئے۔ گویا یہ کتاب
غیر استاد کے ایک بہترین استاد کا کام دیتی ہے
قیمت صرف چار روپے ۱۰۰ محصول ڈاک علاوہ
لئے کا پتہ: ۱۰ فیروز نگر، الحدیث امرتہ

ماہنامہ الاسلام منت

ماہنامہ الاسلام جس میں تبلیغی، تاریخی، ادبی اور
اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کا چندہ
ایک روپیہ سالانہ تھا۔ اب صرف چار آنہ ۴۰ کے
ٹکٹ آتے ہیں۔ ایک سال کے لئے جاری کیا جائیگا۔
پتہ: ۱۰ فیروز نگر، الحدیث امرتہ

قیمت فی شیشی ۳ روپے ۸۰
جو ایک سالہ کے لئے ۱۰ روپے ۸۰
مع محصول ڈاک

معتمد: قہرمان اہل حدیث و ہنر۔ باخیرداران اہل حدیث
علاوہ انہیں روزانہ تازہ تہذیبی شہادت آتی رہتی ہیں۔
خون صاف پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی
سل و دق۔ دمر، کھانسی، ریزش، کمرہ صی سینہ کو رفع
کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جیان یا
کسی اور دوسری جن کی کمر میں درد ہونے کے لئے آکسیر ہے
وہ چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشتا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد و عورت بچے
ورژ سے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف، اعصاب
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوتی
ہے۔ ایک چٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی
چٹانک دو روپے ۸۰ کیلئے کافی ہے (۱۰۰) آدمہ پاؤں بلغم
پاؤں مہر شے۔ مع محصول ڈاک۔ مانک غیر ضروری محصول ڈاک
علاوہ ہوگا۔ ادنیٰ ہر ماہ سے ایک پاؤں کی قیمت مع محصول ڈاک
لغوی پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤں سے کم
ردائے کی جائیگی اور نہ ہی بندید و سی پی۔

تازہ ترین شہادت

جناب عبد الجبیر صاحب جگدل: ہم دو تین مرتبہ آپ
مومیائی منگائے ہیں۔ بہت فائدہ ہوا۔ اب ایک
چٹانک اور بھیج دیجئے؟ (۱۰۰) فردی سلطنت
جناب فیض صاحب اگر واشو وکس مومیائی دے
قبل دو دفعہ آپ سے مومیائی منگوائی۔ مریض کو بظہر
بہت فائدہ ہے۔ مہربانی کیلئے ایک چٹانک جلد
ارسال فرمائیں؟ (۱۰۰) فردی سلطنت
جناب محمد صدیق صاحب فقہور: اپنے اجاب
آپ کی مومیائی کی بہت تعریف سن رہی ہے۔ ایک چٹانک
بھیجیں؟ (۱۰۰) فردی سلطنت
منگوانے کا پتہ: حکیم محمد سرور احسان
پر و پراشتر دی میڈیکل اینڈ سائنس سوسائٹی امرتہ

قیمت فی شیشی ۳ روپے ۸۰
جو ایک سالہ کے لئے ۱۰ روپے ۸۰
مع محصول ڈاک

کف کلر (کھانسی دور)

جو ہر قسم کی کھانسی خشک، تر، نئی، پرانی، ابتدائی و غیرہ
مقابلہ و دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

بے شمار دواؤں میں مرض شایاں جو چکے ہیں۔ خوراک ایک گولی
صبح ایک شام قیمت صرف فی شیشی یکصد روپیہ۔

۵۰ گولی ار علاوہ معمول ڈاک۔ تاجروں کیلئے شیشی ۱۰ روپیہ
فی درجی و شیشی خود فی درجن سے

حسب و مقوی

اسکی پہلی ہی خوراک خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے دیرینہ گڑا
ہوا گھر سرد کر آئندہ جب تک کیلئے میں بوی طرفین میں

حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے۔ چند ہفتوں کا استعمال
سروقت انزال و دیگر کمزوریوں کو دھکے کے قوت پیدا

کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۵ گولی صرف عمارت تاجروں
کے لئے چھ شیشیوں کی قیمت ار علاوہ معمول ڈاک

نوٹ۔ تاجروں کا جملہ نصف قیمت پیشی روانہ کریں۔
پتہ ایم جی روڈ افغانہ رحمانیہ ریاست مالیر کوئٹہ پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری جمائل شریف

مترجم و محشی آردو کا ہدیہ چار روپیہ
اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی۔ ہار چھ مطلقاً ۸

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی آردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ عنایہ روپے۔ فی جلد ۶
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کینیت اخبار

"الجمہر" میں شائع ہوتی رہی ہے۔
پتہ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام اترسر

دنیا کے رسالے

حضرت مولانا ابوبکر محمد شفیق فاروقی جو ہندی روحانی
ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے

ماہیت مسائلات کی مختصر فرست پیش کی جاتی ہے۔ ان سے
فائدہ اٹھائیے کہ یہ مولانا کی روح کیلئے اعلان ثواب کا

عمرہ طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری منسی
تصانیف بھی جلد پیش کی جائیگی جو زیر طبع ہیں۔

دینی تعمیر محمد عثمان مع احادیث اخلاق و دقائق ۳
مقام اسلام مع تصانیف حضرت مولانا سید محمد علی رحمہ اللہ

اسلامی تہذیب ۲ مفید الاطفال ۱
نماز کی کتاب ۳ روزہ کی کتاب ۲

تحفہ اشکاف ۱ سیرۃ الرسول معلم ۳
خطبوں کا مجموعہ اور دیہات میں جمعہ کا جواز ۸

مغفون غفر۔ شہزی مولانا دوم کا فائدہ انتخاب ۸
شرح تصدیقہ بابت سجادہ اعلیٰ اعلیٰ فاروقی ندوی ۲

آزادی اور انقلاب انقلابی شعور کے کلام کا انتخاب علم
داثرہ مطبوعات ملیہ قرضیہ۔ جونی پور

ساو صمدین حکیتسا

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی تمام بیماریوں کیلئے
نہایت آسان و مختصر اور جواہر لاقعد اور بجلی اثر محسوس

نیز جات۔ خصوصاً مردوں اور عورتوں کی پوشیدہ
بیماریوں، متوی باہ، مغلط منی، ملذذ طرفین، منشط

مسک، مضیق، مانع حمل، اولاد نہ پانے کا ناخوشگوار وغیرہ کے
عفی راز کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی موجودگی

میں کو پڑھوں اور ڈاکٹروں کی حاجت نہیں ہوتی۔ اور
اس کی مدد سے ہر شخص ایک مشورہ حکیم بن سکتا ہے۔ نیز

تجارتی پینٹ ادویات کے ذریعہ گھریٹے ہزاروں روپیہ
پیدا کر سکتا ہے۔ نیت پیگنی مع معمول ڈاک ایک روپیہ

پتہ حکیم محمد موسیٰ
لمیرہ سرائے (R-5-4) بنگال

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب کے مجربات

زائد اڑھالیس سال سے میرے کے مرنے و ادویات ذیل
ہزاروں مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید پاکر مستحضر

کئے ہیں۔ ایسے ایسے دواؤں میں مریض محتاج ہوئے جن کے
صحت پانے کی امید نہ تھی۔ بکثرت فہرستان اخبار المشرق

بھی قریب تیس سال سے سنگراتے اور استعمال میں رکھتے
ہیں۔ جالا۔ پھل۔ ناخونہ ضعف بصارت بکھرے گڑاؤں

نزلہ ڈھلکا۔ گواہی۔ ناخونہ وغیرہ چند روز کے استعمال سے
صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اکسیر کا حکم دیکھتے ہیں۔

۱۱ ہندوستانی میرے کا سر مرہ سیاحہ قسم خاص۔ اکسیر
۲۲ میرے و دیگر پیش قیمت ادویات کا مرکب جو راس

قسم اوسط پانچو پیہ قولہ
۳۳ میرے دیکھتے ہو تو میرے میرے قسم اعلیٰ مبلغ دس روپیہ

۴۴ عرق میرہ و سیاحہ مرکب۔ پانے میں تیار بندہ نم چشم
زہریلے دانے۔ غار شہم کو نہایت مفید ہے۔ موتیا بن اسکے

استعمال سے بالکل صحت یاب تو نہیں ہو جاتا ہے۔ لیکن
آنکھیں بڑھانے میں اپریش کرانے کی بھی حاجت نہیں ہوتی

معمولی روشنی تو حاجات کام جاری رہ سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی
۵۵ عرق میرہ و نقرہ مرکب۔ آتش چم۔ گہری سرفی۔

ورم۔ جلن دکن۔ کشک۔ شیش کے واسطے نہایت مفید ہے
قیمت فی شیشی دو روپیہ و دھار

۶۶ سوکھنا کیور۔ مرض موکھنا سے شاید ہی کوئی خوش
نست گھرا یا ہوگا جس میں کوئی بھرتلا نہ ہو۔ جوہر

ایک شیشی کے استعمال سے بچے اچھے ہو کر مرنے تازہ
ہو جاتے ہیں۔ ہزاروں بچے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت

فی شیشی ایک روپیہ و دھار
۷۷ لڑہ اسپر فک۔ ہر قسم کے موسمی ملیریا کے بخار

جاڑہ۔ جوڑی۔ تپ لڑہ۔ تجاری۔ جو تھیا۔ باری کے بخار
کا حکم اور بے خطا علاج ہے۔ صرف ایک شیشی سے صحت

ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی
نوٹ۔ صرف ڈاک وغیرہ درجہ صاحب ہوگا۔

سنگراتے کا پتہ۔ ڈاکٹر سہیلی ہمارے دستم اودھ
فارمسی شہر ہندوئی۔ اودھ

نفاذ زندگی شائقین مزاج اصحاب کے لئے عجیب و غریب لذت و معلومات۔ قیمت نمبر انچوالٹ

تصانیف مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی

شہادت القرآن قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے دعویٰ (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ مرزا یوں نے آج تک اس کتاب کا جواب نہیں دیا۔ حیات مسیح کے ثبوت میں یہ بڑی زبردست کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول ۴۰۔ حصہ دوم ۴۰۔ مکمل دو روپے دھام

الخبر الصحیح اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ منکوار مضر و پڑھیں۔ قیمت صرف دو آنے (۲۰)

تفسیر واضح البیان تفسیر کالمب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ متعبد لکھی ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ صفحات ۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۲۰۔ جلد ۲۰۔

تفسیر سورہ کہف مولانا صاحب موصوف نے طالع ہی میں اپنے مخصوص اور دلکش پیرایہ میں تصنیف فرمائی ہے۔ مسئلہ شریعت، طریقت اور حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ اہم سائل تصوف کو حل کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ دھام

حلاۃ الایمان بتلاوة القرآن تلاوت کا وہاب، قرأت قرآن، برکات قرآن، فن تجوید، ادائیگی حروف، آیات و نعت و مذاہب، سجدہ تلاوت کے اذکار کے متعلق اپنی مخصوص طرز نگارش میں تحریر فرمایا ہے کتاب جامع اور قابلہید ہے۔ منکوار کر پڑھیں اور لطف اٹھائیں۔ قیمت ۴۰

انارۃ المصابیح لااداء صلوة التراويح نماز و صبح آٹھ رکعت ملت ہیں۔ علماء مخالف کی نظر میں اس رکعت والی حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہوئے چند علما نے اخاف و دیگر ائمہ عظام کے اقوال کو اپنی تائید میں پیش کر کے آٹھ رکعت کا منون ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۳۰

فرقہ ناجیہ اس رسالہ میں دلائل و براہین اور واقعات کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ اسلام کے موجودہ فرقوں میں سے صرف فرقہ ناجیہ مذہب اہل حدیث ہی ہے۔ براہیل حدیث اور اہل حدیث انجمنوں کو اس کی توسیع اشاعت کی کوشش کرنی چاہئے۔ قیمت ایک آنہ

سیرت محمدیہ مولانا صاحب نے حضور اکرم ﷺ کی مختصر مگر جامع سوانح عمری نہایت دلچسپ طرز پر تحریر فرمائی ہے۔ جس سے بچے۔ بچے۔ سب قسم کے لوگ لطف حاصل کر سکتے ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت صرف ۲۰ روپے دھام

صداۃ حق اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے مختصر حالات ان کے دعویٰ و عقائد بیان کیے گئے ہیں کہ ان کی عقل تردید کی ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ (۱۰)

رسائل ثلاثہ یعنی ثلاثہ زبانی و جدیدی مکتوبات کے متعلق انددہ بان میں آج تک اس رسائل ثلاثہ انماہ تحقیق سے ان سائل پر کوئی کتاب مفصل نہیں لکھی گئی۔ مولانا احمد دوع نے کتاب

لکھ کر ان مسائل کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا ہے۔ مرزا نے قادیانی کے اعتراضات کا بھی دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ قیمت چار آنے (۴۰)

قرۃ العینین بمسرة العیدین عیدین کے حدیث اور ان کے اسرار و حکم میں بے نظیر رسالہ ہے یہ بھی ایک نئی تصنیف ہے جو آج تک ناظرین کے مطالعہ سے نہیں گزری ہوگی۔ قیمت ۲۰

غازہ رغائب برائے جنازہ رغائب مجس جنازہ غائبانہ کا ثبوت اور مخالفین کے اعتراضات کا بھی مقول جواب دیا گیا ہے۔ قیمت دو آنے (۲۰)

نماز تہجد جس میں نماز تہجد کی فضیلت ادا کرنے کا طریقہ، تعداد رکعات وتر۔ دعائے قنوت وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت ۱۰

فضائل شعبان شعبان شہر برات کے احکام کا بیان ہے۔ قیمت ایک آنہ (۱۰)

کھلی چھٹی نمبر ۲ مولانا محترم نے مولوی غلام رسول مرزائی کے ترکیب کا جواب دیا ہے۔ قیمت ایک آنہ (۱۰)

چار روپے کی کتب صرف ایک روپیہ میں مندرجہ ذیل کتب کی اصل قیمت مبلغ چار روپے ہوتی ہے مگر دعائی طور پر صرف ایک روپیہ میں دی جاتی ہیں۔ محصول ڈاک بہ علیحدہ ہوگا۔

گفتار غلام عمر۔ قال اللہ ۴۔ قال الرسول ۴۔ فتاویٰ اسلام ۴۔ فتح اسلام ۴۔ ام القری ۴۔ خون شہادت کے دو قطرے ۴۔ قال الفقہاء ۴۔ اسلام کی صداقت ۲۔ تعلیم الحج ۲۔ تعلیم الصیام ۲۔

تعلیم الزکوٰۃ ۲۔ اسلام کی خوبیاں ۲۔ ہمنامہ کا بیان ۲۔ عشر کربان ۲۔ تحریک الخیر والناہ ۲۔ شہادت ۲۔ ظالم کتاب مرزا ۲۔ یکصد بی جبر ۲۔

۴۔ غیر الحمدیث امرت صر

بہارِ شباب

یہ کتاب دہلی کے شاہی خاندان حکیم اسطوٹے خان صبح الملک محمد اجمل خان صاحب مرحوم کے والد ماجد حکیم محمد خان صاحب کی تصنیف غنیۃ الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ بازاری کتابیں جو عام مصنف اور ادھر کی لامین باتیں بڑھ کر بناتے ہیں اور کسی کو لکھا پنڈت اور کسی کو برقی سینا کے نام سے ظاہر کر کے لوگوں کی جیبوں پر ڈاک ڈالتے رہتے ہیں اس کتاب کے سامنے بیچ ہیں۔ کیونکہ یہ ایک ماہر فن طبیب کی تصنیف ہے جس میں ان کی ہجرات اور طبی اصول سے تمام نشاط انگیز اور صحیح طریقے مواصلت کے بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل پیر ہونے سے صحت ہمیشہ درست اور اولاد خوبصورت و مضبوط پیدا ہوتی ہے جو کہ اپنے خاوند کی پرستار اور دیوانی بن جاتی ہے معویہ ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب صریح نے خاندان میں سینہ بہ سینہ چلے آتے تھے اور جنکی بوت

مراد آباد میں مردہ زندہ ہو گیا

میں سالگرہام ساکن مراد آباد پانچ سال سے سستی کڑدی بنا طاقی مردوں کی پوشیدہ امراض وغیرہ میں مبتلا تھا مدد طلب کے فائدہ نہ ہوا۔ آخر حکیم ڈاکٹر دوست محمد خان کی مشہور عالمہ درامودہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت (باہ) مشہور چالیس گویاں خود کی درمیشی طلاء کے استعمال سے ایمان لائے تھو کہ کچھ سبب مندرجہ بالا امراض سے بالکل آرام ہو کر گویا میں مردہ سے زندہ ہو گیا۔ دوائی بہت ہی عمدہ اور از حد طاقتور ہے۔ سو جو لوگ میری طرح سے مندرجہ بالا امراض میں مبتلا ہیں اور مایوس ہو چکے ہیں وہ ضرور ہی مردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت کا استعمال کر کے وہ بارہ زندہ ہو دیں۔ صاحبانہ مردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت (باہ) سستی کڑدی بنا طاقی بکس اکیس طاقت مردوں کے پوشیدہ امراض، دمکرا، نبض، کثرتِ بول، ذیابیطس، کمزوری، عمدہ، مادہ تولید کا پتلا پن، بچوں کی کمزوری، لالہ دی کمزوری، دل، دماغ، جگر، کی خون، معرفت، وغیرہ وغیرہ کی داخلی خارجی شرطیہ حکمیر لا جواب دے ضرور، زود اثر دوا ہے ہزار لوگوں کو آرام ہوا ہے۔ ہر موسم ہر طبیعت ہر عمر ہر ملک میں کیاں ملیدہ، لا جواب دے نظر ہے۔ دنیا بھر کی کوئی معوی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ ابھی لا جواب دوا سے ضرور فائدہ اٹھائیں اور آج ہی ایک بکس اکیس طاقت منگوا لیں۔ اگر آرام نہ ہو تو قیمت واپس ہوگی۔ قیمت مردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت مبلغ ۳۰/- پیسہ مگر ۲۰/- اپریل ۱۹۷۲ء تک ۱۵/- روپے رعایتی پتہ: حکیم ڈاکٹر مولوی دوست محمد خاں (خانہ دانی) ڈاک خانہ از مر ضلع ہوشیار پور پنجاب

میں اردو، انگریزی، ہندی، گورکھی، لٹے کی بھائی نہایت عمدہ، خوش نما، رنگ دار و سادہ ادناں نمونہ پر حسبِ وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، وسیعہ، دعوتی خطوط، لیٹر فارم اور ایسی وغیرہ چھپوانے ہوں تو ذاتِ خود تشریف لائیں یا بندہ خط و کتابت فرمادے وغیرہ کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے۔ میجر شنائی برقی پریس۔ مال بازار امرت سر

طبی گائیڈ یہ طبی دنیا کے لئے ایک نیا شکار ہے جس میں تمام رائج الوقت طریقہائے علاج و نمائی بہرہ و بخش و کشتہات و جراحی و فی و فیو پر نہ صرف سیر حاصل ہوتی ہیں بلکہ ان سب کی ابتدائی اور انتہائی کیفیت، ان کی قوت کے ذرائع، اسباب، ہر ایک کے اصول علاج، طریقہائے تشخیص اور سب کے خاص امراض و جراثیم بھی جمع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا جہاں ہر حکیم، طبیب، نوید اور ڈاکٹر کے پاس ہونا چاہیے۔ وہاں اس کا مطالعہ ہر طبی ذوق رکھنے والے آدمی کو ہونا چاہیے۔ کھائی، چھپائی، اسٹیل، صفحات ۳۲۸۔ قیمت جلد سنہری نیم۔ محصول ڈاک ۶۔

نوٹ: علاوہ انیس طبی کارخانہ کی مندرجہ ذیل مطبوعات بھی خاص طور پر قابلہ ہیں۔ ۱۔ طبی حکیم جلد سنہری نیم۔ ۲۔ بچوں کا حکیم جلد سنہری نیم۔ ۳۔ دیہاتی حکیم جلد ۳۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

لئے کتابت: ۱۔ میجر جی تارا لال جی دیشا امیت سنگھ

میں ہندوستانی دوا خانہ دو لاکھ روپہ ماہر کی تصنیف فروخت کرتا ہے۔ حکیم صاحب مدد و رح نے اس کتاب میں عوام الناس کے خاتمہ کے لئے نہایت قیمتی و قیمتی فوائد کھول کر رکھے ہیں۔ قیمت بجائے پیر کے عمر ایک روپہ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

میں دفتر احمدیٹ احمدیٹ

ہندوستان میں اپنی طبیعت کی علمی خدمات۔ اپنی طبیعت صحاب کے لئے مفید کتاب۔ قیمت نیم پیسہ۔ میجر جی تارا لال جی دیشا امیت سنگھ

جمنی

(۳۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل بیت
کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات
کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

قیمت بہر حال پیشی آتی چاہئے۔
 جواب کیلئے جوابی کارڈ یا گٹ آنا چاہئے
 مضامین و رسائل بشمار پندرہ مفت درج
 ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

۵. بیزنگ ڈاک اور خطوط واپس ہوں گے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۴



دفتر المحدث
امت سمرقند
چوک کدو بجائی

تایخ اجرا ۲۷ شعبان ۱۳۲۱
۱۳ - زمهر ۱۹۰۳

مدير مسئول
ابو النوفاء
قضاء الله

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ملے
 روٹوں اور جاگیر داران سے ،
 عام خریداران سے ،
 شمشاہی ،
 مالک غیر سے سالانہ ۱۰ شیکنگ
 فی برج - - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال و دریافت مولانا
 ابوالخیر شہداء احمد (مولوی فاضل)
 مالک انجمن اہلحدیث امرتسر
 جونی چاہئے۔

امرتہ ۶ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء یوم جمعہ المبارک

سچا مسلمان

د از مولوی محمد داؤد صاحب راز شکرادی،

میں وعدت کو پنی کمرات دن سرشار رہتا ہوں
 رنٹائے ایزدی مطلوب ہے دارین میں مجھ کو
 زباں پر دروہے ہر دم کہ لا معبود الا اللہ
 میری جاں ان پہ ہے قرواں کہ چونت پہ عامل ہیں
 کبھی گرفت آئے جان کو قربان کرنے کا
 مجھے تعلیم دی اسلام نے صدق و امانت کی
 نہ شرم و عار ہے مجھ کو کبھی روزی کمانے سے
 نماز چنگا نہ کی حفاظت عین ایسان ہے
 مسلمانوں کی حالت ہو گئی کیسی دگرگوں اب
 گناہوں سے ہوں شر مندہ ! مگر یہ شرف عامل ہے
 جواہل دین ہیں ان کا کنش پر وار رہتا ہوں

فہرست مضامین

نظم (سچا مملان) - - - - - ۱
 انتخاب الانبار - - - - - ۲
 صورت شاہ ولی اللہ صاحب مقلد تھے ؟ - - - ۳
 ولوی محمد ولوی مرحوم - - - - - ۴
 بادیاں تو حیدر آبادیانی مشہور - - - - ۵
 ام تو حیدر کی ضرورت پر ایک تائیدی نوٹ - - ۶
 عورت محل - - - - - ۷
 بلوی پاگل اور زندہ شہید - - - - - ۸
 سیرت الصلحی - - - - - ۹
 انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور انجمنائے اہل حدیث - ۱۰
 ترقی - - - - - ۱۱
 مفروضات - - - - - ۱۲
 مشہورات - - - - - ۱۳

مثنائی برقی پر بس مائی باقادر ترسرس با اقسام اودضا عطا اللہ زین العابدین علیہ السلام کر و فرمود الہدیت کفر کفر افراتنی اترسرسے شائع ہوا۔

موتی رحمت الہی - اعلا عہد الدین - قوکی - محبت و قلب و زینت - قابل مطالعہ کا ہے - قیمت ۱۲ روپے - منیجر المی - بٹ امرتسر

وَعَظَّمْ بِنَظَرِ اس میں دس وعظما ہیں فضائل بسم اللہ۔ فضائل درود شریف۔ معراج شریف۔ لقاء الہی۔ اعمال صالح۔ صدقہ فضائل

انتخاب الاخبار

شیخ حامد الدین ادری ایڈر ہجرت سکندر
کانگریسی لیڈر رہا جو کہ امرتسر پہنچ گئے ہیں۔ ان کی آمد پر
سٹی کانگریس کمیٹی کی طرف سے ۲۹ مارچ کو جلسہ اقامہ ہوا
امرتسر میں جلسہ منعقد ہوا۔

۲۸ مارچ کو بعد نماز جمعہ امرتسر میں جلسہ اقامہ
ذریعہ اعظم پنجاب و میاں عبدالحی وزیر تعلیم پنجاب اسلام
کالج، امرتسر میں جلسہ تقسیم اسناد کے لئے تشریف لائے
ذریعہ اعظم نے طلباء کو تقسیم اسناد کے بعد انگریزی میں
چند نصائح بھی کیں۔ شہر کے موزین نے اس جلسہ میں
شمولیت کی۔

پنجاب میں مارکنگ ایکٹ دقانون متعلقہ
اجلاس ۱۵۔ اپریل سے نافذ ہو جائیگا مگر پنجاب کے
مشہور بیوپاریوں نے اس قانون کو لاٹھپور میں اس قانون
کے نفاذ کے خلاف جلسہ کر کے اس کو قبول نہ کیا۔ پنجاب
یہ کانفرنس متفقہ رائے سے تیار ہوتی ہے۔ پنجاب
مارکنگ ایکٹ اس کے متعلق مرتب کئے گئے قواعد
و ضوابط نہ صرف ناقابل عمل بلکہ پنجاب کے تاجروں
کے لئے توہین آمیز ہیں۔ یہ کانفرنس پنجاب بھر کے تاجروں
سے اپیل کرتی ہے کہ جہاں کہیں مارکنگ ایکٹ نافذ
کیا جائے وہاں ان ذریعہ اجلاس کی تہمت بند کر دی
جائے۔ جن پر یہ ایکٹ لاگو ہے۔

یہ کانفرنس نووں، دلالوں، بیوپاریوں اور
آدھتوں سے اپیل کرتی ہے کہ جب تک گورنمنٹ قواعد
و ضوابط میں ان کی حسب خواہش ترمیم نہ کر دے اس وقت
تک کوئی بھائی لائسنس نہ لے۔

یہ کانفرنس قرار دیتی ہے کہ جس منڈی پر ایکٹ
نفاذ کیا جائے اگر وہاں کوئی سٹیمر ہو تو وہ بند کر دیا
جائے۔ اور اس چیمبر سے ہمدردی کے طور پر دوسرے
چیمبر بھی بند کر دیے جائیں۔

یہ کانفرنس فیصلہ کرتی ہے کہ کل سے صوبہ میں
تجارتی ڈیڈ لوک کا آغاز کر دیا جائے۔ جس کے نتیجے میں

کل سے بند کر دیے جائیں۔ اور وعدہ کے جو سووے
ہو چکے ہیں وہ چکا پٹے جائیں۔

اس کے علاوہ کانفرنس نے بین ادرزد لیونشن
باس کئے جن میں سے ایک کے ذریعہ ٹریڈ ایپل ٹریڈ
کے نفاذ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ کیونکہ یہ ایکٹ فروط
پر رجسٹر۔ کئے کی غیر ضروری پابندی عائد کرتا ہے۔

دوسرے بین لیونشن کے ذریعہ سیلز ٹیکس کے خلاف
پروٹسٹ کیا گیا۔ تیسرے بین لیونشن کے ذریعہ فیصلہ
کیا گیا کہ تجارتی ڈیڈ لوک کے متعلق بین لیونشن پر
عقدہ ادائیگیاں کے لئے ایک سٹینڈنگ بینائی کمیٹی جو
یہ دیکھے گی کہ اس سلسلہ میں کسی منڈی میں کوئی
ہمچیدگی نہ ہونے پائے۔ آخری بین لیونشن کے ذریعہ
تمام منڈیوں کے تاجروں سے اپیل کی گئی کہ وہ بھی
اپنے اپنے اس ایسی کمیٹیاں بنائیں کہ رپورٹ لاہور
یکم اپریل تک پیش کر سکیں۔

حباب دوستاں

الہدیت ۲۸۔ مارچ میں شائع ہو چکا ہے۔
ایک بار اس سے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔
رمنیجر الہدیت امرتسر

سکھوں کی طرف سے یکم اپریل سے سرگودھا
میں مورچہ بندی شروع کی جہاں سے مگر حکومت پنجاب
نے سکھوں کے مطالبات منظور کر کے گرفتار شدہ
سکھوں کو رہا کر دیئے ہیں۔ سکھوں نے بھی مورچہ بندی کا
خیال ترک کر دیا۔

ذریعہ خداجہ جاپان، روس و جرمنی سے جو کہ
آج کل اٹلی میں ہے۔ اس سفر کے متعلق کافی اہم گفتگو
ظاہر نہیں ہوئی۔

یوگوسلاویہ و جرمنی میں معاہدہ ہو گیا ہے۔
رعایا اس معاہدہ سے ناراض ہے۔ چنانچہ پریس ہال
رقائمات بادشاہ یوگوسلاویہ سے یونان چلے گئے ہیں
اور دو وزراء جو اس معاہدہ میں شامل تھے زیر حوا
کرتے گئے ہیں۔ رعایا نے کنگ پیٹر و بیچہد کو بادشاہ

بنادیا ہے۔ امرکیہ و برطانیہ نے وزارت کو ادا و کالین
دلانے میں بشرطیکہ جرمنی کے خلاف رہے۔ جرمنی
دھمکی دے رہا ہے کہ پہلے معاہدہ پر کار بند ہو ورنہ
یوگوسلاویہ پر حملہ کر دیا جائیگا۔

ایک اطلاع منظر ہے کہ برطانوی افواج نے
قرین، ہرآد، دائرہ و داپر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ مقامات
شمالی افریقہ میں ہیں جہاں اٹلی اور برطانیہ کی جنگ
برپا ہے۔

قاہرہ کی ایک اطلاع ہے کہ اطالوی فوجیں
استادہ کی طرف بھاگ رہی ہیں۔ ان کا تعاقب کیا گیا
دعا ہے صحت۔ بابو محمد سعید صاحب کا بیڑا لو کا کسی
محمد یوسف بخار اور کھانسی کی وجہ سے عرصہ سے بیمار ہے
احباب اہل حدیث دعا ہے صحت فرمادیں۔ خدا تعالیٰ

۱۔ نوجوان کو صحت کاملہ عطا فرماوے۔ آمین!
عبدالعزیز اہل حدیث ان کو ٹی لہاراں مغربی
مضامین آئندہ | امتری عبد العزیز صاحب۔ حافظ
محمد اللہ صاحب۔ مولوی محمد اسید صاحب۔ ناظم صاحب
محمد تاج اہل حدیث بمبئی۔ قریشی فتح محمد صاحب
مولوی عبدالرؤف صاحب۔ حافظ نذیر احمد صاحب
ہفتوی۔ بابو محمد حسین صاحب صابری۔

اور ٹیلی کی مقبولیت | برانچ سیکرٹری صاحب
دی اور ٹیلی گورنمنٹ سیکورٹی ڈائن انشورنس کمپنی
لنڈن امرتسر اطال دیت۔ یہ تنظیم میں اس
کمپنی نے ۳۵ ہزار ۵۴۴ اشخاص کے بیمہ زندگی کیلئے
نام رجسٹر کئے۔ جن کی مجموعی رقم سات کروڑ ۴۴ لاکھ
۵۵ ہزار ۸۸۹ روپے ہوئی ہے۔ اس کمپنی کا اشتہار
ہر ماہ اظہار الہدیت میں شائع ہوتا ہے۔ چنانچہ
اس ہفتہ بھی اخبار ہذا کے صفحہ ۱۹ پر درج ہے
رمنیجر الہدیت امرتسر

مولانا محمد مرحوم | کے انتقال کی خبر سن کر اللہ
رحمہ (ماس) کو ٹی لہاراں مغربی ضلع بیا نکوٹ میں
تفریحی اجلاس منعقد ہوئے۔ نیز یہی قراہ پایا کہ
اخبار الہدیت کے جاری رکھنے کے لئے جملہ ممکن
کوشش کی جائے۔

مرثیہ خیرین خاص - فاتحہ حضرت خیرین خاص کی سوانح عمری - نیت - پتہ - بیچر الہدیت امرتسر

بسم الله الرحمن الرحيم

اہلحدیث

۶- ربیع الاول ۱۳۶۰ھ

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مقلد تھے

تم گذشتہ پرچے میں سلسلہ بحث یہاں تک پہنچا تھا کہ شاہ صاحب حنفی مقلد نہ تھے۔ جیسا کہ میرا "الفرقان" بریلی کے مضمون نگاران نے دعویٰ کیا ہے اور ہم اسی بحث کے ساتھ تھوڑا سا حصہ اور منظم کرتے ہیں۔ گذشتہ قسط میں ہماری بحث اصولی رنگ میں آتی جو کتب فقہ پر مبنی تھی۔ آج ہم شاہ صاحب کے چند مسائل پیش کرتے ہیں جو حنفی مذہب کے خلاف ہیں اور اہل وقت مصیبت نازل نہ کثرت پڑھنے میں امام احمد کا مذہب شاہ صاحب نے اقویٰ فرمایا ہے۔ حالانکہ یہ حنفی مذہب کے خلاف ہے۔

(۱) سفر میں کوئی مسافر کم سے کم پندرہ روز کی اقامت کا ارادہ کرے تو خفیہ کے نزدیک فقہ کے حکم میں ہوگا۔ چودہ روز اقامت کرنا لامعین نہیں ہے شاہ صاحب اقامت کی مدت چار روز قرار دیتے ہیں۔ جو خفیہ کے صریح خلاف ہے۔

(۲) سفر اور مطر میں دو نمازوں میں جمع جعفر کرنا خفیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ مگر شاہ صاحب اس کو جائز فرماتے ہیں۔ اور خفیہ کی تاویل جمع صوری کو تکلف قرار دیتے ہیں۔ (مصلحت) شرح موطا امام مالک (۱)

(۳) خفیہ کے نزدیک رفع ایدین عند الركوع

عمل شرعی موجب ثواب نہیں ہے۔ مگر شاہ صاحب اس کو احب الی کہہ کر اپنے نزدیک بہت محبوب اور موجب ثواب قرار دیتے ہیں۔ (مصلحت) ان کے علاوہ کئی ایک اور مسائل ہیں جن کو شاہ صاحب نے اپنی مشہور کتاب مصنفی فارسی شرح موطا امام مالک میں تحریر فرمایا ہے۔

ایسے مسائل کو اگر جمع کیا جائے جن میں حضرت مدوح خفیہ کے عقائد رائے رکھتے ہیں تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

یہ واقعات ایسے ہیں کہ جن سے کوئی فریق انکار نہیں کر سکتا۔ ہاں یہ عجیب خوش طبعی ہے جو کہا جاتا ہے کہ۔ شاہ صاحب سے پہلے بھی چند بزرگ مکرر ہیں جو کئی مسائل میں حنفی مذہب کے خلاف رائے رکھتے تھے۔ اس کے باوجود ان کو فقہائے خفیہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ (روای اللہ نمبر ۳۹)

ہم حیران ہیں کہ شاہ صاحب کو حنفی مقلد ثابت کرنے کے لئے واقعات سے کس قدر چشم پوشی کی جاتی ہے۔ اس موقع پر ہم دو واقعات پیش کرتے ہیں جو چشم بصیرت رکھنے والے اصحاب کے لئے کافی ہونگے طبقات لکھنے والوں کا تو یہ حال ہے کہ طبقات یسوی میں امام احمد جیسے جلیل القدر فقہ کو طبقہ شافعیہ

میں شمار کیا گیا ہے۔ اور ہمارے زمانے کے جلیل عالم نواب صدیق حسن خان مرحوم جیسے غیر مقلد اہل حدیث کو ان کے صاحبزادہ نے آپ کے سواغ میں بچتہ حنفی لکھا ہے۔ باوجود اس کے مولوی خیر محمد صاحب جالندھری اپنے رسالہ تعلید میں ان کو اہل حدیث لکھتے ہیں۔ آج یہ بات کوئی نئی نہیں ہے۔ بلکہ زمانہ سابق سے چلی آئی ہے۔ چنانچہ شیعہ حضرات عموماً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیعہ کہا کرتے ہیں اور اپنے دعوے پر قرآنی آیت

إِنَّمَا مِنْ بَنِي يَعْقُوبَ لِدَا بَنِي إِسْرَءِیْلَ

بھی پیش کیا کرتے ہیں۔

اخبار العدل گوہرانہ میں ایک دفعہ خفیہ کے دلدادہ حضرات نے لکھا تھا کہ حضرت جبریل علی حنفی المذہب ہیں۔

ہمارے خیال میں یہ سب باتیں مرزا غالب مرحوم کے اس مصرع کے ماتحت ہیں

دل کے بھلانے کو غالب ایہ خیال اچھا ہے

حق بات دہی ہے جو کتب اصول سے مستنبط ہے

مقلد کی رائے کوئی چیز نہیں ہے اور نہ وہ اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو مسلم الثبوت۔ جہاں لکھا ہے کہ۔

أما المقلد فمستند قول مجتہد
لا ظنہ: دین مقلد کا سہارا اس کے مجتہد کا قول ہوتا ہے نہ کہ اس کی اپنی رائے

صاحب توضیح نے کمال صفائی سے مقلد کا طریق استدلال یوں لکھا ہے۔

هذا عندی صحیح لا یتعدی الیہ رائہ
ابی حنیفۃ دکل ما اذی الیہ رائہ
ابی حنیفۃ فہو عندی صحیح؟

یعنی مقلدوں کے کہ میرے نزدیک یہ مسئلہ اس لئے صحیح ہے کہ امام ابو حنیفہ کی رائے اسی طرف رہنمائی کرتی ہے اور جس امر کی طرف امام موصوفی کی رائے رہنمائی کرے وہی میرے نزدیک صحیح ہے

حضرت شاہ صاحب کے معتقدین، متبعین

القول الخلیس اندر ترجمہ شاہ اعلیٰ۔ از شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی۔ بیت ۸۔ تیسرا۔ بحوالہ

مذاہب ہیں بتائیں کہ شاہ صاحب کا یہی طریق عمل تھا جو کتب اصول میں مقلد کا لکھا ہے۔ ایسا کہنا شاہ صاحب کی محنت تو بہن نہیں تو کیا ہے۔ ایسی جو کر کے مالے معتقدین کے حق میں مرزا غالب مرحوم کا یہ مصرع بالکل موزوں ہے

ہوئے تم دوست جگے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو
سوال قابل غور یہ ہے کہ جن مسائل میں شاہ صاحب نے خفی مذہب کو چھوڑا۔ آپ نے جانب ثانی کو اذروئے دلیل قوی سمجھ کر اختیار کیا یا محض تقلید سے خفی مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب کو اختیار کیا محض اپنے خیال سے ترک کر دینے کے قابل تو غالباً الفرقان کے نامہ نگار صاحبان بھی نہ ہونگے کیونکہ وہ اس کو دین کے ساتھ تلاعب سمجھتے ہیں۔ باقی رہی شق اول تو ہم بھی اسی کے قائل ہیں۔ یعنی شاہ صاحب کی تقلید بلکہ ان کی تاسی میں جاری تقلید ہی دراصل ابلع رسالت ہے۔ داغ مرحوم نے کیا اچھا کہا ہے

اسے داغ مقلد ہیں اسی طرز کے ہم بھی

ہر شر میں ہو بلبل شیراز کا انداز

پس نتیجہ صاف ہے کہ شاہ صاحب کو خفی مذہب مقلد کہنا باصطلاح اصول فقہ ایسا بدیہی البطلان ہے جیسا شیعہ حضرات کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیعہ کہنا یا کسی خفی کا جبرئیل کو خفی کہنا۔

اس قسم کے خیالات دراصل اپنے اندرون کا عکس ہوتے ہیں جن کے حق میں کہا گیا ہے

ہر مرد دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

اللہ اکبر! شاہ ولی اللہ اور تقلید

فقدان مفتقران اہی تفرق

چلیں اجماعی تحقیق میں رجو نہایت اخلاص مندی

پر مبنی ہے حضرت شاہ صاحب قدس سرہ دونوں

گروہوں (اہل حدیثوں اور خفیوں) کے معزز

مورث اعلیٰ ہیں۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام

اہل کتاب امدہل اسلام دونوں مذاہب کے مشترک

یورگ ہیں۔ اسی لئے آج بھی ان مذاہب میں سے

ہر ایک حضرت مدوح کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی حال شاہ صاحب کے معتقدین کا ہے ہم اہل حدیث کی طرف سے اپنے ٹوڑی بھائیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ کسی جگہ بیٹھ کر اس مسئلہ پر ہمارے ساتھ تبادلہ خیالات کر لیں۔ مقام گفتگو

دہلی ہوا لاہور۔ ہم اپنے مورث اعلیٰ کے حالات برآوردہ طود پر دریافت کریں جس میں کسی قسم کی رنجش و کدورت کا شائبہ نہ ہو۔
آہنذیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو اسے مل پکاریں چلاؤں اسے دل
(باقی یا باقی)

مولوی محمد دہلوی مرحوم

یہ حال تھا کہ آپ کے وزن اور طاق سے دو تین ٹکڑیاں ٹوٹ گئیں۔

اس کے بعد آپ تبلیغی جلسوں میں شریک ہوتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کو ملک کے پورب ایکم میں خاص قبولیت حاصل ہوئی۔ کیونکہ آپ کو توجید و صفت کا مضمون بیان کرنے میں خاص ملکہ تھا۔ ابتدا میں ایک ماہوار رسالہ گلہ ستمہ مدی شائع کرتے رہے۔ اس سے آپ کو اخبار محمدی جاری کرنے کا حوصلہ ہوا جو مرحوم کی زندگی کے

آپ کی وفات سے جماعت اہل حدیث کو جو مدد پہنچا ہے اس کا کچھ اندازہ ان اطلاعات سے ہو سکتا ہے جو ہر طرف سے دفتر اہل حدیث میں آرہی ہیں۔ ہم نے اہل حدیث مورخہ سے ملنے ملنے میں لکھا تھا کہ حوا کی زندگی کے حالات ہمیں بھیج دیجئے جائیں تو ہم ان کو بجا شائع کر دیں گے۔ اس پر مرحوم کے فلس دوست حاجی محمد صالح صاحب سوداگر دہلی نے مختصر سے اشارات لکھ کر بھیجے ہیں جن سے یہ مضمون نکل سکتا ہے کہ

مرحوم ششماہ میں بمقام جونا گڑھ پیدا ہوئے

تھے۔ آپ کے والد کا نام ابراہیم تھا۔ قومیت چمن۔

پیشہ تجارت غلہ۔ ابتدائی تعلیم مولوی عبداللہ صاحب

جونا گڑھ سے حاصل کی۔ ششماہ میں آپ دہلی

میں آئے اور مولوی عبداللہ صاحب مدداری کے پاس

آکر تیسرے اور دینی کتب کی تعلیم انہی سے حاصل کی

اور ضروری تعلیم سے فارغ ہو کر اجیری دروازہ کی

مسجد میں منیم ہو گئے۔ جہاں آپ نے مدرسہ محمدیہ

جاری کیا۔ درس تدریس کے علاوہ آپ نے قلم تصنیف

بھی ہاتھ میں لیا۔ ان دنوں سید عبدالسلام صاحب

مالک طبع فاروقی نے تیر خاص رہے۔ سید صاحب

موصوف آں اند یا اہل حدیث کا نفرن دھلی کے

آفس سکرٹری تھے۔ اس لئے ان کے اثر سے آپ

کانفرنس میں شریک ہو گئے۔ سب سے پہلے آپ نے

اہل حدیث کانفرنس دہلی کے اجلاس ملتان میں کرکے

پھر کھڑے ہو کر تقریر فرمائی۔ ذرا تقریر اور جوش جوا

آخر تک بصورت پندرہ روزہ اخبار بڑی شان و شوکت سے شائع ہوتا رہا۔ میں نے آپ کو یاد کیا کہ پندرہ روزہ کو ترقی دیکر مفتہ دار کر دیں تو یہی جواب ملتا رہا کہ افراد اہل حدیث کی عدم توجہی کے باعث پندرہ روزہ چلنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ اسی اثنا میں آپ کی کتاب فہمہ مدی پر مخالفوں کی شکایت کی وجہ سے کلکتہ میں ایک مقدمہ دائر کیا گیا۔ جہاں میں آپ کو بڑی پریشانی ہوئی مگر ایمان اہل حدیث کلکتہ خصوصاً قاضی بگن اور اصحاب بنارس دہلی وغیرہ کی مدد سے اس پریشانی میں بہت آسانی ہو گئی۔ اخبار اہل حدیث کے ذریعہ ہی کہ مقدمہ کے لئے جہز جمع ہوتا رہا۔ معاملہ بالکل صاف تھا مگر مخالفین کی سازشوں کی وجہ سے باقی سید جرمانہ ہوا اور کتاب بھی ضبط کر لی گئی۔ آخر جس حالت نے حکم سنانا تھا احاطہ کھری میں مخالفین کا ہجوم اس قدر چڑچڑا ہوا تھا کہ آخر حاکم عدالت

الکسوی۔ امام مالک کی کتاب موطا کی شرح عربی زبان میں۔ قیمت ۵۰ روپے۔ غیر اہل حدیث انفر

جنس کر مریدہ مشکلات میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

ناظرین! ہمارا یہ دعویٰ مبالغہ پر مبنی نہ سمجھیں ہم اسی معنوں سے اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ فاضل ایڈیٹر الفضل نے مرزا صاحب کی اشاعت توحید کا ذکر یوں شروع کیا ہے کہ: حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے شرک سے یہاں تک اجتناب سکھایا اور توحید الہی پر اتنا زور دیا کہ حیات مسیح بحمد غصری کے عقیدہ کو بھی منافی الی الشرک قرار دیا اور اس کے لئے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ اس قدر تائیں فرمائیں کہ اب اہل حدیث کے نام نہاد سرور بھی اس موضوع پر گفتگو کرنے سے گھبرائے ہیں۔ اور صاف انکار کرتے ہوئے یہ مسئلہ حل شدہ قرار دیتے ہیں۔ (الفضل ۱۹، مارچ)۔

الحدیث لاریب! مسئلہ حیات مسیح اس روز سے فیصل شدہ ہے جس روز ریاست رام پور میں موجودگی علامتے ذی شان اس خاکسار اور زبدۃ الاخوان قادیان کے مابین مشعلہ میں ذاب محمد حامد علی خان صاحب مرحوم کے رد برد مباحثہ ہو کر اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ ثواب صاحب موضوع نے فیصلے کا سرٹیفکیٹ ان الفاظ میں رقم فرمایا تھا۔

نقل سرٹیفکیٹ رام پور میں قادیانی صاحب سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفاء شاہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی سے کہہ جوتہ کلام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے غلطوہ و سرور ہوئے۔

ثواب صاحب محمد حامد علی خاں
دہلی ریاست، ۱۸ جولائی ۱۳۶۰ھ

ہم اسی روز سے اس مسئلہ کو فیصل شدہ سمجھتے ہیں یہ سرٹیفکیٹ گویا مانی کورٹ کا فیصلہ ہے۔ ان آپ کا عقیدہ حیات مسیح کو شرک قرار دیکر دیگر فرقوں کے منطق مرزا صاحب کے تردیدی مضامین کو اشاعت توحید

ترار دنیا کھنکی کی مذکورہ مثال کو صحیح ثابت کرنا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ

براہین احمدیہ کے زمانہ میں بھی مرزا صاحب الہام اور مجددیت کے مدعی تھے بلکہ شیل مسیح بھی کہلاتے تھے۔ اسی براہین کے صلا ۲۹ پر مرزا صاحب کی فلم سے نیات مسیح کا ثبوت ملتا ہے۔ پھر کیا بقول الفضل مرزا صاحب اس وقت مشرک تھے یا باوجود مجدد۔ علم اور شیل مسیح ہونے کے وفات مسیح کی دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ ان سے مخفی رہیں اور عرصہ بعید کے بعد جب مسیح موعود بننے کا شوق ہوا تو ازالہ غلام میں وفات مسیح کا مسئلہ مقدم رکھا اور اس پر وہ لے دے کی کہ اللہ دے اور بندہ لے۔ ناظرین! امت مرزا ائمہ کے افراد و ایمان کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ الہام سے پہلے بالکل بے گناہ تھے۔ اس لئے محکم فقہائے کرام نے فیصلہ غصہ امین قبلہ دپ (ع) آپ کا دعویٰ صحیح مہونا چاہئے۔

خدا اذیتر الفضل کا بھلا کرے جنہوں نے مرزا کو ل کی اس دیل کو پارہ پارہ کر دیا۔ کیونکہ براہین احمدیہ کا زمانہ تالیف مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت موعود سے پہلے کا ہے۔ آپ اس زمانہ میں مشرک تھے۔ شرک سے بڑھ کر اور کونسا گناہ بھگا۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ مسیحیت موعودہ میں پچے نہ تھے۔

قادیانی مہر و

ہاتھ لا استاد کیوں کیسی کہی اچھا آگے چلئے۔ اذیتر صاحب الفضل نے ہماری تشریح کو من مانی اور بہتان عظیم کہہ کر جو تشریح خود کی ہے اسے ہم ناظرین کے سامنے رکھ کر جواب دیتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں۔

اس شعر میں تو حضور درمزا صاحب نے یہ بتایا ہے کہ حضرت ختمی مرتبت علیہ التیمہ نے اپنی خودی کو یہاں تک چھوڑا اور اپنی ہستی کو حضور باری تعالیٰ میں ایسا فنا کیا کہ آپ اپنی ہستی سے

گوریا جدا ہو گئے اور تخلقوا با خلق اللہ کا مجسمہ اور حتی اکون سمعہ بصرہ کامصدر بن گئے اور ایسا ہونے میں آپ فرد یگانہ تھے چنانچہ مثال میں فرمایا کہ جیسے احمد میں سے اس کا درمیان حریف ہم ہدا کر دیں تو آخدا رہ جاتا ہے۔ اسی طرح آپ نے اپنے آپ کو راو مولیٰ میں اتنا مٹایا۔ اور مخلوق خدا کی اصلاح میں ایسا لگایا کہ تمام دنیا میں آپ ہی ایک کامل و اکمل فرد اور یگانہ بن گئے۔ جو توحید کو کام کرنے والے اور دیگر ہستیوں کو غلام کریم کی ہستی کے مقابل میں فانی اور لاشے قرار دینے والے تھے۔ آپ اپنی ہستی موت سے جدا ہو کر اپنے آپ کو کھو کر عبدیت کے مقام پر فروا حد ہو گئے۔ یعنی بندگان خدا میں کامل اطاعت گزار اطاعت شعار بندہ۔ اسی لئے قرآن کریم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمان برداروں میں اول نمبر پر یعنی فرد یگانہ واحد۔ و احد فرمایا۔ اسی کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود و مرزا صاحب نے فرمایا کہ حضرت سید المرسلین کی نماز قربانی عبادت زندگی اور موت سب کچھ رب العالمین کیلئے ہو چکی۔ آپ اپنی ہستی اور خودی کو اسی حضور میں مٹا کر اہد ہو گئے۔ اور بندگان الہی اور فرمان برداروں میں سے یگانہ بندہ ہونے کا

خطاب پایا یہ سب کچھ برکت پر اجتماع حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ پس آپ کی شان کا تو کیا کہنا۔ اور اسے سوائے خدا تعالیٰ کے اور کون کما حقہ بیان فرما سکتا ہے چنانچہ آپ کو حضرت باری تعالیٰ سے ارشاد ہوتا ہے قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ یہ وہ مقام جمع و وحدت ہے جو اول المسلمین کو عطا ہوتا ہے اور اسی نکتہ کو سمجھتے ہوئے صحابہ کرام جواب میں اللہ و رسولہ اعلم عرض کیا کرتے تھے۔

والفضل ۱۹۔ ادرج اسمہ مسلم

اہل بیت! اہل علم ناظرین ہمارے تشریح کے ساتھ اذیت الفضل کی تشریح کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔ پھر ان دونوں تشریحوں میں مقابلہ کر کے دیکھیں کہ کونسی تشریح شریعت کو رکے مفہوم کے لحاظ سے قریب الغم ہے اور کونسی بعید الغم۔ سب سے پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ خداوند تعالیٰ کا وہ کونسا نام ہے جو احمد کی ہم آہم جانے کے بعد رہ جاتا ہے۔ اور یہ بھی سوچنا ہو گا کہ آنحضرت کا وہ کونسا نام ہے جو ہم کے ساتھ آپ کی ذات پر صادق آئے احمد ہم کے بغیر صرف خدا ہی بولا جاسکے۔

اس کا چاہا یہی ہے کہ خدا کا وہ نام اچھے جو اس کا صفاتی نام ہے جن کے ساتھ ہم مل جاسکے تو بصورت احمد آنحضرت کا نام بن جاتا ہے۔ مرزا صاحب کے قول کے مطابق جب احادیث سے ہم آہم کیا تو باقی احمد رہ گیا۔ گویا اشہد ان محمد بن عبد اللہ کی تعبیر یوں ہوئی کہ اشہد ان محمد بن عبد اللہ مولانا حالی مرحوم نے غالباً قادیان کی طرف مونہ کر کے یہ شعر کہا ہو گا۔

نبی کہ جو چاہیں خدا کر دلتائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

مرزا صاحب کی خود غرضی! مرزا صاحب بڑے ہوشیار آدمی تھے۔ انہوں نے اپنے حق میں لکھا تھا کہ نبی خواب میں جو ہو اللہ بن گیا اور اس کا مجھے یقین بھی ہو گیا کہ میں اللہ ہوں۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

وَأَيْتَنِي فِي الْمَنَامِ يَتَنَزَّلُ اللَّهُ وَيَتَقَلَّبُ
أَتَانِي هُوَ رَأْسُهُ كَمَا لَاتِ

اسی لئے انہوں نے مترجمین کا مونہ بند کرنے کو بہ قہر فرمایا کہ دیکھو میں تو اسلام اور پیغمبر اسلام کا ایسا خدا بن گیا ہوں کہ میں آنحضرت مسلم کے حق میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ

آنحضرت اپنے اسم مبارک احمد میں سے جہز و کلام کے بعد خدا کے لئے ہیں یعنی اللہ بن گئے تھے۔

غیب ہے کہ نادان لوگ۔ لفظوں کو اللہ کی ذات سمجھتے ہیں اور یہ حقیقت نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات لفظوں سے بالاتر ہے۔ اللہ واحد اور احمد وغیرہ سب الفاظ حادث ہیں۔ ان میں ہم جو یا نہ ہو وہ وہاں سب برابر ہیں۔ مگر اللہ اور احمد کا مصداق ذات اقدس قدیم ہے اور احمد کا مصداق حادث ہے وہ کسی طرح قدیم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ ہر حال عبد و درجہ لدا ہے۔

قادیانی مہمور! مرزا صاحب کی غلط باتوں کی تصحیح کر کے اپنی بت پرستی کا ثبوت کب تک دیتے رہو گے۔ باز آ بانا ہر آنچہ ہستی باز آ کر کا فرد و جمود بت پرستی باز آ

تصرف قدرت! چونکہ مرزا صاحب کے غلط عقیدہ کی حمایت کرنے کو اذیت الفضل نے قلم اٹھایا ہے اس لئے اس سے ایک ایسی ادبی غلطی سرزد ہو گئی ہے جو مرزا صاحب کے عقیدہ شرکیت سے کم نہیں ہے اس کی منقولہ عبارت میں جن الفاظوں پر ہم نے خط کھینچ دیا ہے ناظرین ان کو غور سے پڑھیں گے تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ منقولہ قبیحہ کون الیٰ الشیٰ ببینا

لنفسہم میں صحیح ہے جسکی تفسیر سی تفصیل یہ ہے کہ کوئی چیز اپنے نفس کے لئے علت یا سبب نہیں ہو سکتی۔ یہ منقولہ فلاسفہ میں متفق علیہ ہے۔ کیونکہ سبب اور مسبب یا علت و معلول میں اتینیت رد وئی ضروری ہے۔ مگر خط کشیدہ الفاظ میں تباہت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ الفضل کی اس عبارت کا لفظ یوں ہے

آنحضرت علیہ السلام اس رتبہ علیا کو برکت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تھے۔ (کیا خوب!)

سے چرخش گشت است سدی در زلیخا
الایا ایہا الساقی اور کاشا و ناو لہا
مرزائی دوستو! یاد رکھو کہ الہدیت کے سامنے مرزا صاحب آنجہانی کے غلطیات (مغالطات) نہ مل گئے۔ اس کی بجائے وہ بھائے جواب دینے کے بصورت آخری فیصلہ چینیے چلاتے ہی دنیا سے سہ جا رہ گئے۔ تمہاری تو بساطا ہی کیا ہے! الہدیت کے مقابلہ میں ابھی دودھ کے دانت ہی نہیں نکلے۔ سنو! الہدیت کہتا ہے:-
نام ہر اس کے جو ان کو جانی آگئی
بہر جہاں دیکھ کر انکوائیاں لینے لگے

بزم توحید کی ضرورت پر ایک تائیدی نوٹ

ہمدردان اسلام پر منتی نہیں کہ اسلام کی پاک تعلیم کو جس قدر نقصان تہور پرستی نے پہنچایا ہے اور کسی فعل نے نہیں پہنچایا۔ اس کی کثرت اور رد و انداز فی حرمہ ان اسلام کے لئے سولہ رو کا کام کر رہی ہے۔ تہور پرستی ہی کی خرابی نہیں بلکہ مزید خرابیاں اور بھی ہیں جو ان مزاحمت پر ہوتی ہیں۔ وہ ہے فواحشات اور زہافات کی کثرت جو مسلمانوں کے لئے موجب ننگ و عار ہیں۔ اسی کے مثل ایک مضمون رسالہ حقیقت اسلام لاچند ہے۔ دیکھیں۔
حضرت محمد و علی ہمدردان معروف بن صاحب کلچری

ہمدردان کے چوٹی کے اولیاءوں میں سے ہیں جنہوں نے ساری عمر توحید اور سنت نبوی کی تبلیغ و اشاعت میں بسر کی۔ ہزاروں کافروں کو اسلام کی روشنی دکھائی۔ اور سینکڑوں مسلمانوں کو خدا سے ملایا۔ لیکن آج کیا حالت ہے؟
سالانہ عرس کے موقع پر چاہئے تو یہ تھا کہ مسلمان وہاں جمع ہو کر تبلیغ و اشاعت اسلام کی کانفرنس منعقد کرتے۔ قرآن کے پیغام کو عام کرنے کا انتظام کرتے۔ صاحب مزار کی سیرت مبارکہ پر تقاریر سننے اور اپنی زندگیوں کو آنجناب کی زندگی سے ساہمہ دھالنے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرتے۔

بازو کار دستگیر۔ غیبت و طعن کا اور ترجمہ۔ نیکو الہدیت اترسہ

بجاء اللہ اس کی خدمات کو اللہ نے ہم میں قبولیت
میں بخشی۔ مگر حلو کی نظروں میں یہ غلطی مت سے ہے
اور آج کل تیز ہو رہی ہے۔

انجدار الفقیہ میں ایک مضمون لکھا جا رہا ہے جس کا
عنوان زندہ شہید اور شیخ نجدی ہے۔ اس عنوان
میں کیا لکھا گیا ہے۔ اگر اسے افترا کا مجموعہ کہا جائے
تو بالکل بجا ہے۔ اسی سلسلہ تحریر کے ایک افتراء کا
ذکر ہم گذشتہ اشاعت میں متعلق عثمان سے کر چکے
ہیں۔ اسی مضمون کی قطعہ میں اس امر پر زہر بکھڑکا
گیا ہے کہ مولانا شہید اللہ صاحب کو کسی نے امام زمان
کہا ہے۔ مضمون نگار ملک عبدالعزیز جتوئی لکھوئی
نے اس کا جواب نہیں دیا کہ کس نے اور کہاں لکھا ہے
اور اس پر معارفہ صرف یہ کیا ہے کہ چونکہ جماعت
اہل حدیث میں سے آپ کے مخالف رائے رکھنے والے
اہل علم حضرات بھی ہیں۔ اس لئے ان کو امام زمان کہا
غلط ہے۔ ملک جی کے اس تعاقب کا نتیجہ یہ ہے کہ
جو شخص کسی وصف سے متصف گردانا جائے۔ اگر
اس کے خلاف کہنے والے ہوں تو وہ اس صفت سے
موصوف نہیں ہو سکتا۔

پس ملک صاحب نہیں اور کالوں سے ردی نکال کر نہیں
پہلی مثال آپ کے بریلوی فرقہ کے بانی مولوی محمد نیا
خان صاحب مجدد مائتہ حاضرہ کہلاتے تھے۔ کیا سب
مسلمانوں نے ان کو مجدد مان لیا تھا؟

دوسری مثال آپ کے پیر جماعت علی شاہ صاحب
علی ہودی امیر ملت اور مجدد مائتہ حاضرہ کہلانے
لگ گئے ہیں۔ کیا سب مسلمانوں نے ان کو امیر ملت
اور مجدد مائتہ حاضرہ تسلیم کر لیا ہے؟

اور پر جانے کی حاجت نہیں۔ آپ کے بھانے
کے لئے سروسٹ یہ دو مثالیں کافی ہیں۔

سپا لکھوئی ملک کا افترا یا سحر باطل اس سلسلہ میں
ملک صاحب نے اخبار الجہدیت سے ایک فتویٰ نقل
کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

جس وحدت سے ذید نے نکاح کیا جو وہ وحدت
ذید کے لڑکے پر محال ہے۔ اخبار الجہدیت

۷۵۔ اگست ۱۹۲۹ء، الفقیہ، مارچ ۱۹۳۱ء
مغزوہ۔ کالم عدد

پھر اس فقرے پر خوب لے دے کرتے ہوئے غلط
کا اخبار کیا ہے۔ ہم باوازا بلند اعلان کرتے ہیں کہ
انجدار الجہدیت میں کہیں ان الفاظ سے کوئی فتویٰ شائع
نہیں ہوا۔ یہ بریلوی کمپ کا افتراء ہے۔ مدبر الفقیہ
معہ ان کے نامہ نگار ملک صاحب کے میدان میں
آئیں اور اپنے دعویٰ کا ذہر سے سرخوئی حاصل
کریں۔ ورنہ افتراء پردازی کا کلنگ پیشانی پر رہ سکتا۔
مدبر الفقیہ اپنی صفائی کے لئے بہت جلد اپنے
نامہ نگار کو بلائیں۔

ملک صاحب خود یا کسی اپنے ہم خیال کو دیکھ
بنالہں اور کسی صاحب علم و عبادت نہم غیر جانبدار کو
منصف مقرر کر لیں۔ اگر فیصلہ ان کے حق میں ہو تو
سارے حقے پانچ روپیہ فوراً وصول کر لیں۔ ورنہ وحدت

سیرت المصطفیٰ

(از مولانا ابونعیم محمد ابراہیم صاحب میر سببا لکھوئی)

(مجموعہ ۲۸ فروری ۱۹۳۱ء)

زینح انور کے آثار و انوار

زینح انور پہ نہ ہونے دیا قریاں مولا
ہند میں چھوڑ دیا کر کے مسلمان مولا
بحیرہ راہب کا قصہ تفصیلات کو چھوڑ کر بقول حافظ
ابن جریر قابل اعتبار ہو یا بقول حافظ ذہبی مؤثر
و باطل ہو۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ قدرت نے
اپنے کامل بندوں اور بعض اقبال مندوں کے چہرے
پر ان کے باطنی کوائف و کمالات اور ان کے متعلق
آئندہ کی توقعات کے گواہ قائم کر رکھے ہوتے ہیں۔
قیادہ شناسوں کو ان علامات کی شناخت میں کوئی
بھی دقت نہیں پڑتی جس طرح انگریزی حروف کو
نہ جاننے والا شخص ان کی سطروں کو اپنی سیدھی

گذشتہ پرچہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حالات بچپن بیان کرتے ہوئے آپ کی عمی حضرت
فاطمہ بنت اسد کا ذکر کر کے آپ کے سفر شام
ملاقات بحیرہ راہب کا ذکر کیا گیا ہے۔ آج کی
سطح میں بھی چند ایسے واقعات ذکر کئے گئے ہیں
جن میں فہم و فراست رکھنے والے بعض اشخاص
حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
اپنے قیادہ سے ہی آپ میں آثار نبوت دیکھ کر
مشرف باسلام ہوئے۔

دھند میں

لے یہ بگبار ہو جس کے گیارہ کا نصف ہے۔ ۱۲

الاشیاء والی سیرت الرسول و تعلید شخصی کی تردید میں ایک شہرہ کتاب حدیث

کہ میں نے آپ کے چہرہ مبارک کے آثار اہل آپ کی
 شریعت نکھار کا ذکر نہایت فصیح الفاظ میں بیان کیا
 جن کی تفصیل اللہ اعلم ستر رحمت میں کی جاوے گی
 زور اعداد و فیروز جلد اول معبود محمد
 (۳) جب آپ مدینہ میں پہنچے تو غلطے یہود سے
 حضرت محمد اللہ میں سلام آپ کی بیدار ت کو آئے وہ
 کہتے ہیں نَحْنُ نَشْكُرُكَ يَا مُحَمَّدُ یعنی میں نے تو
 غور سے آپ کے چہرہ مبارک کے آثار کو دیکھا اور
 میں نے کہا یہ نہ جھوٹ ہونے والا نہیں ہے اور
 اہل انصاف کتب سابقہ میں آپ کا حلیہ ناقولہ
 دہشتہ ولادت آپ کا مسکن و مخرج رحمت عالم
 سب کا نہایت وضاحت سے مکتوب تھا بلکہ بارہوی
 محمد عبد کی کفریات کے ان جہر و جہد پر غلط
 دہا سکا یہ اسکا جب سے وہی علیہ السلام نے
 نبی امراء میں آپ کی بشاعت سنائی یہودی پرانے
 کے طور کے مشغول ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے طور
 پر یہودی آپ سے پوچھنے میں کیا تو طاب ہے آپ
 تجھے میں نہیں پھر تو تجھے میں کیا تو میرے سے
 آپ کیسے میں نہیں۔ وہ پھر پوچھے میں کیا تو وہی ہے
 موسوی آفران نامی (انجیل پر خطاب اہل)
 جب آپ طائف کے تبلیغ سے واپس آئے
 تو سب سے جنات کا ایک ڈو آپ کی کثرت خیرات
 سن کر مسلمان ہو گیا۔ انہیں نے اپنی قوم کے پاس جا کر
 کہا اِنَّا نَحْنُ نَشْكُرُكَ يَا مُحَمَّدُ میں نے تجھ
 موسیٰ (الاحقاف) میں بھی میں نے ایک کتاب
 سنائی وہ موسیٰ کے بعد تھی ہے۔ انہوں نے من
 بعد موسیٰ اسی نے کہا کہ وہ ادب موسوی میں سے ہے
 اسی طرح حضرت یحییٰ نے بھی انہی نے موسیٰ
 سے پیغمبر اپنے واروں سے کہا کہ تبار سے یہ سزا
 جانا ہی بہتر ہے۔ کہ کوہ گرشہں نہ جانیوں تو نہاد سے
 پاس خاد کیا نہیں آئے گا جس سے ملو ذات
 بارگاہ اتان حیدر کائنات اعلیٰ تغلیط و سلم ہے۔
 اسی طرح حضرت یحییٰ کی تاریخ سلوی کے کہ

حضرت پطرس وار میں کے بہرے میں میں نے
 لازم ہے کہ مسیح آئین میں یہ ہے جب تک کہ محمد رسول
 جس کی خبر موسیٰ نبی نے دی تھی وہاں سے اب داد
 اس کی خبر موسیٰ پہلے آئے ہیں نہ اے (دعوت کتاب)
 رسول کے اعلان مشرکہ محمد نامہ حدیث باب
 سے نیک
 اس امر کو قرآن نے جایا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا
 مُحَمَّدٌ ذَا مَلَكُوتٍ قَامِلًا هُوَ الَّذِي انْشَرَا
 وَارِثُ الْيَحْيٰی (اعانت ۲) نیز حضرت یحییٰ کی نبی
 فرمایا مُصَلِّیًّا قَامِلًا یَعْنٰی بِکَیْفَیَّتِہِ مِنَ التَّوْبَةِ
 وَ مَبِیَّتِہِ بِرِثْوَیْلٍ قَامِلًا یَعْنٰی بِکَیْفَیَّتِہِ مِنَ التَّوْبَةِ
 اَحْمَدُ وَاللّٰہِ (صحت ۲) میں میں نبی کی خدمت
 کر کے اپنے چہرے کے رسول احمد نام کی بشاعت
 دینے آیا ہوں۔ اللہ اعلم حضرت نے بھی ایک
 صحابی کے سوال پر فرمایا تھا کہ میں نے باب ابائیم
 کی دعا میں۔ ابو علی کی بشاعت رسول اہل آپ
 ان کا خواب میں جوں جوں نے مجھے غصے کے وقت
 دیکھا تھا۔ (مشکوٰۃ)
 حاصل کلام یہ کہ بطور دلیلی کے پہلے چہرہ
 خدا میں ہر دو قوس آپ کے طور کی مشغول میں
 بقولہ میں نے کاؤ ان میں کتبیل یشتغفون
 عَلٰی الَّذِیْنَ کُتِبَ لَہُمْ جَاہُ خُصَمَاءُ کُتِبَ لَہُمْ
 کُتُوْبُہُمْ مِنْ اِلِکتاب کی اس حالت کا ذکر ہے
 اور اسی وجہ سے خدا آئین ان کو کلام مراد تھا ہے
 کہ آپ کے طور سے پورے ہونے والیں مانگے تھے
 کہ خدا نے ہم کو آفران میں کی برکت سے کنار
 پر نفع سے۔ لیکن جب دعا کیا گیا انہوں نے
 اسے آثار و علامات سے پہچانی یا تو کافر ہو گئے
 اور ایمان میں سے مسلمان ہو گئے تھے ان کا قول
 یٰ اٰیہٰن کیا۔ اِنَّا نَاْمِنُ بِکَیْفَہِ مُتَّبِعِیْنَ
 و طغیت (۲) یعنی تو اس سے پہلے ہی
 رہا جہاں مسلمان تھے۔ (دلیل باقی)
 سیرۃ محمدیہ حضور علیہ وسلم کی حقیر تحریر
 سحری۔ قیت امر نہ غیر اہل بیت ائمہ

(الاسموی عبد الوکیل صاحب خطیب مقدمہ آل ہند یا اہل تشیعہ کا ترجمہ)

باہمی رد و بدلہ کا حکم دے کر ان کی مسلمہ مہر دے دی۔
 اس لئے آل انڈیا اہل حدیث کا نفرین نے ہماری کتاب
 تجویز پاس کی جس کی سلاخ انہیں بعض جاہل ادیب نے
 جرح و مضامین ادا کر سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض
 مخلص حضرت کافی دلچسپی سے ہے ہیں اور بعض
 کے جعلہ افزائی کر رہے ہیں اور غالباً بعض حضرات
 ایسی ہی نگر میں ہوں گے کہ یہ چارہ نام نہان ہے جس میں
 باہنیں بھر کر یہ دیکھیں یا نہیں۔ میں یہ اچھی طرح
 نر و نہال مخالف کے ساتھ تعین دلاتا ہوں کہ آل انڈیا
 اہل حدیث کا نفرین دہلی جبر کے حاملین نہ رہے
 اقتیاد سے کام لیں یہ لہذا سے بھی غلط ادبے جا
 طور پر بیہوش کرنے کا خیال نگ نہیں آیا۔ اس نے
 اپنی حیثیت سے بھی زیادہ کام کیا۔ لیکن یہ سوال اس
 نے کہ نہیں کیا یا جو آل انڈیا اہل حدیث کے برے جوکر
 جانے تھا وہ نہیں کیا۔ یہ کہا جاسے۔ مگر یہ سب
 حیثیت و استطاعت پر موقوف ہے۔ آپ سب مسلمان
 ہمدردان جماعت ایک مرتبہ اس کی ضروریات کے
 تقبل فرمائیے۔ پھر کہیں کہ اللہ تعالیٰ کیا کہ
 فرمے۔ ہاں آپ اس کی طرف محبت و ہمدردی کی نظر
 نہ کریں اور سوال کی ہمدرد کریں یا کہ امیرین و ائمہ
 رکھیں یہ بعض زیادتی ہے۔
 آل انڈیا اہل حدیث کا نفرین درم کو سبناستی
 اور ضرورت پر وزن کرنا چاہتی ہے۔ اس طرح سے بھی
 خواہش ہے کہ ملحدہ تحریکات آل انڈیا اہل حدیث
 فرج میں ذمہ دار مقتیاد سے کام لیں اور حد و فرج
 مطلق کرتے ہو کر یہ تاکہ باہمی مشادیت سے زیادہ
 سے زیادہ مفید نتائج پیدا ہوں۔ بعض مقامات پر
 مخلص احباب نے افغانی کی، سلطان خیر آبادی کا
 اور ان کی ایسی کی درم کے ساتھ کہ نہ کہ سلاطین
 کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بجا جذبہ اور اسلامی

[illegible]

تقویٰ

از قلم تیری عبدالعزیز صاحب انکوائی مبارک مغربی
فصل سیالکٹ

جس طرح جسمانی بیماری کے علاج کرنے پر حکماء
دوائی کے ساتھ پرہیز کرنے کی تاکید کرتے ہیں تاکہ مریض
اور شفا، طبیعت، مشیہ، دوائی کے اثر کو زائل نہ
کروے۔ بعینہ روحانی بیماری کا علاج کرتے وقت تمام
ممنوع خلاف شریعت چیزوں کو ترک کر دینا لازمی لازم
ضروری ہے۔ اس لئے فرمایا حدیثی المستقیمین
قرآن مجید نسخہ عجیب جو سر سر شفاء لسانی الصدوق
ہے اس سے شفا بھی انہیں کو ہوتی ہے جو پرہیزگار
ہیں اور جو پرہیز نہیں کرتے انہیں الحاد، سرکشی کی وجہ
سے نفرت زیادہ ہوتی ہے۔

ابنی پرہیزگاری اس چیز کو نہیں کہتے کہ نماز
میں تو ایسا کثرت نیت، دایا کثرت نیت، ہی پڑھ لیں
اور بڑے بڑے پیروں، سجادہ نشینوں کے شجرے بھی
رستے رہیں۔ نماز بھی ادا کرنی ادا لگے بغداد کی طرف
بھی گیارہ قدم لگائے۔ ایک طرف اللہ اکبر کا نعرہ ادا
دوسری طرف یا علی مشکل کشا کا آواہ۔ ایک وقت
میں خدا کے سامنے سر بسجود خم ہوئے تو دوسرے قائم
داتا گنج بخش کے مزار پر جا بیٹھے۔

کیا اسی کے سامنے خدا سے ڈرنے کے ہیں۔ اللہ
عزوجل نے اسی لئے بتا کید مومنوں کو فرمایا :-

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ، حق تعالیٰ

ولا تموتوا الا وانتم مسلمون (پہلے آل عمران)

اے ایماندارو! خدا تعالیٰ سے ڈرو حق ڈرنے

اس کے کا اور نہ موت آئے تم کو مگر اس حالت میں کہ

تم مسلمان ہو۔

خدا تعالیٰ مومنین کو انتہائی درجہ کا متقی پیہیزگار

بننے کا حکم فرماتا ہے۔ لازم ہے کہ چال و چلن وضع قطع

مشکل دشوار نہ ہو تاکہ شریعت کے تابع کر دیں۔ تقویٰ

کے سامنے گناہ سے بچنے کے ہیں۔ اسی لئے فرمایا

و عن خوف مقام ربہ جنتان دین
حس کے دل میں خشیت اللہ ہو جو قیامت کے دن
ہو ناک و اعدا کا ڈر رکھ کر قرآن و حدیث کی اتباع
کرتا ہے اس کے لئے بفضل خدا بہشت دینے جلیقے
نیز فرمایا :- ومن یق الله یجعل له مخرجاً و
یزکوہ من حیث لا یحسب (پہلے - طلاق)

جو کوئی اللہ سے اللہ سے کریگا واسطے اس کے راہ
بھگنے کی اور زکوہ دینگا اس کو اس جگہ سے جہاں سے
اس کو گمان نہ ہو۔

بیمار، اللہ تعالیٰ، طہارت، پرہیزگاری کی
اس قدر ترست عظمت کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک صالحین
پر جہنم کی آسائیاں فرمادیتا ہے۔ ایک مقام پر فرمایا
کہ اگر اہل قریہ درست ہو جائے تو خدا تعالیٰ کی برکات
کا فیضان ان پر جاری ہوتا فرمایا :-

و لو ان اهل القرى امنوا و اتقوا لفتحنا

علیہم من السماء و الارض و کن کذبا

فاخذتمہ بما کانوا یسبون (پہلے - اعراف)

اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کرتے

البتہ کھولتے ہم اوپر ان کے برکتیں آسمان سے اور زمین

سے لیکن جھٹلایا انہوں نے پس پکڑا ہم نے ان کو

ساتھ اس چیز کے کہ تھے کھاتے۔

یعنی تقویٰ کی برکت سے ہر مومن آسمان سے بارش

ہوتی، زمین سے انگوریاں میوہ جات ہنر پیدا کر کے

کشاہکی کر دی جاتی، لیکن ان ان اپنے برے افعال

کے سبب ذلت کے گردھے میں خود ہی کرتا ہے۔

فرمایا فاتقوا اللہ ما استطعتم - جس قدر تمہیں طاقت

ہے پرہیزگار بننا ضروری ہے۔

حضرت ابی ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کوئی سے جو ان حکموں کو مجھ سے لے اور ان پر عمل کرے

یا اس شخص کو سکھلا دے جو ان پر عمل کرنا چاہتا

ہو۔ ابی ہریرہ نے کہا میں یا رسول اللہ - آپ نے

میرے ساتھ کو پکڑ لیا اور پانچ باتیں شمار کیں۔

فرمایا حرام چیزوں سے بچتے ہو بہت زیادہ عبادت گزار

ہو جاؤ گے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقصود
کر دیا ہے اس پر راضی شاکر ہو جاؤ سب سے زیادہ
غنی ہو جاؤ گے۔ اپنے عیال سے نیک سلوک کر دو
ہو جاؤ گے۔ دوسروں کے لئے دہی پسند کر دو جو اپنے
لئے پسند کرتے ہو مسلمان ہو جاؤ گے۔ زیادہ نہ
بند کرو اس سے دل مرده ہو جاتا ہے۔ (بخاری،
شورین کما فی المشکوٰۃ)

یہ پانچ باتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان صدق دل
سے ان کو یاد کر کے ان پر عامل ہو جائے ان شاء اللہ
یہ اس کی نجات اخروی کا باعث ہوگی۔ نماز، روزہ،
حج، زکوٰۃ ادا کرنے سے مشکل چیز حرام باتوں سے
بچنا ہے۔ حقیقت میں زاہد، متقی، نیک نجات کاموں
مسلمان وہی شخص ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ
کے ساتھ محرمات سے بھی بچتا رہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا حضور علیہ السلام نے
نہیں کوئی بندہ مومن کہ نکلے اس کو آنکھوں سے آنسو
اور اگرچہ وہ آنسو بماند ہر مومن کے سبب خوف خدا
کے پھر مہینے آنسو اس کے چہرہ پر مگر کہ حرام کرے گا
اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر (مشکوٰۃ)

خدا تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق عطا فرماوے اور
جماعت اہل حدیث کو اتفاق و اتحاد سے قرآن و حدیث
کی اتباع کرنے اور تبلیغ حق کی طاقت بخشے آمین
آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین !

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب - حضرت شیخ
عبد القادر جیلانی رحمہ کی مشہور تصنیف ہے۔ جس میں
مختلف قسم کے مسائل درج ہیں۔ اور خوان ناظرین
کے لئے اوردہ تہہ بھی ساتھ دیا گیا ہے۔ عربی عبارات
با اعراب اور حاشیہ ہیں۔ حاشیہ پر فتوح الغیب کے
مقالات مع عربی و اردو درج ہیں۔ کتاب ہذا کی
زیادہ ترین تفصیل ہے حضرت پیر صاحب کا اہم گائی
ہی کافی ہے۔ مفرد منکوائیں۔ احاث اور اہل حدیث
میں فیصلہ کن ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک
علحدہ۔ تہہ۔ فیروز نزلہ حدیث امرت سر

اس باب میں باب کتب ہے۔ ضرور مشکوٰۃ میں۔ قیمت پانچ روپیہ

متفرقات

کافذ کی گرافی اور سی خواہان الحمدیش ناظرین کے معلوم ہے کہ موجودہ جنگ کی وجہ سے کافذ بہت جنگا ہو گیا ہے اور آئندہ بھی دن بدن ہوتا جاتا ہے۔ اس حالت میں بعض اخبارات کے مالکوں نے مجبور ہو کر خواہت یا ساز کو کم کر دیا۔ بعض اخبارات بالکل بند ہی ہو گئے۔ آج کل بھی ہی ہفت روز ناموں میں جاری ہے کہ کافذ کی گرافی کا مقابلہ کس طرح کیا جائے۔ ان اخبارات کی رائیں ہیں جن کے مالی ذرائع بہت وسیع ہیں۔ اس کے مقابلہ میں آپ اخبار الحمدیش کو دیکھئے۔ سوائے خریدہ دور کی قیمت کے کسی قسم کی بیرونی امداد کے بغیر کام چل رہا ہے۔ اس لئے ناظرین اخبار کا عموماً ہر مہی خواہ الحمدیش کا قصور مضامین ہے کہ آپسے وقت میں اور کچھ نہیں تو اخبار کی اشاعت بڑھا کر اخبار کو مدد پہنچائیں۔ اگر ہر ایک خریدار ہالی قریہ اور کوشش سے ایک ایک نیا خریدار بنا دے تو ممکن ہے آئندہ ان کو مع فراشی کی تکلیف نہ دی جائے۔

اس کے علاوہ آپ کتب خانہ دفتر الحمدیش اس سے کتب خرید کر اپنی ہمدردی کا ثبوت دیں۔ فہرست طلب کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ الحمدیش کے ناہواری دی بی | ان خریداروں کو گزشتہ پہنچے پیسے ملے ہیں۔ جن کی قیمت اچھا ماہانہ میں رقم تھی اور باوجود اطلاع دینے و یاد دہانی کرانے کے ۲۹ مارچ تک وصول نہیں ہوئی تھی۔ اگر کسی صاحب کا دیوانی واپس آجائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہیں تو ہر بلانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد بھیج دیں۔

حقیقت اسلام لاہور | حصہ فرد، سال کے ایک نمبر کے تحت ماہانہ رسالہ کی صورت میں شائع ہوتا ہے جس میں اپنی تمام خصوصیات کے اسلامی تعلیم کی

ادبی، اصلاحی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ علاوہ انہیں ادارہ حقیقت اسلام کی طرف سے قرآن مجید کا اردو ترجمہ تفسیر نہایت خوبصورت و اعلیٰ شائع ہوتی ہے۔ کافذ، کتابت، طباعت عمدہ و اعلیٰ ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ سالانہ ہے۔ پتہ: غیر حقیقت اسلام لاہور مسئلہ پاکستان | کے متعلق اخبار زمر لاہور میں دعائیہ جینت سے موافق اور مخالفت ہر دو قسم کے مضامین غیر جانبدارانہ طور پر باری باری شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ مسلم عوام کے سامنے اس مسئلہ کے تمام اچھے اور برے پہلو سامنے آجائیں اور وہ کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں جن اصحاب کو مذہبی اور سیاسی بصیرت حاصل ہو ان کا فرض ہے کہ وہ مسئلہ مذکور کے متعلق اپنے خیالات

اسلام اور مسیحیت

کی کتاب، طباعت بہ دستور جاری ہے۔ ناظرین ادارہ الحمدیش کی حوصلہ افزائی فرمائیں اور جلد از جلد اپنی خریداری کی فرمائش بھیج دیں۔ قیمت گامردت اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ بعد طباعت اعلان کر دیا جائے گا۔ غالباً ایک روپیہ کے قریب ہوگی۔ میجر لٹریٹ امرتسر

سے زمر کے ذریعہ مسلم عوام کو مستفیض فرمائیں اور مسلم عوام کا فرض ہے کہ وہ کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے تمام مضامین کا بغور مطالعہ کریں۔

(میر اخبار زمر لاہور)

دعائے صحت | اطلاع ملی ہے کہ میری عبدالعزیز صاحب ناکی کو ملی ٹوہراں ضلع سیالکوٹ دو گر دو ذمہ اور پرنسپل سے بیمار ہیں۔ نیز مولوی عبدالقیوم صاحب کچھ عرصہ سے بخار اور جوڑوں کے در میں مبتلا ہیں ناظرین ان کے لئے دعائے صحت کریں۔

اللہم اشفعہما بشفاعتک وادہم بدادک تلاش کتب | نیل لاہور مکمل برائے ان اصحاب خلاصہ لغوی بھی۔ کتاب الاعجاز میری ابن ماجہ

عاشقہ سندھی | صاحبہ خانہ بن جبر۔ جس صاحب کے پاس مذکورہ کتابیں موجود ہوں اور فروخت کا خیال ہو تو آخر کو مطلع کریں مشکور ہوگا۔ قیمت بھی صحیح طور پر تحریر ہو، انداز میں مبالغہ مزہم تفسیر ابن کثیر بھی اگر کسی کے پاس موجود ہے بھی اطلاع کر سہ۔ میرا پتہ - ہواخبر شاہ کرندہ روڈ لاہور عبدالعزیز میر دروہی نزل سے مسجد یہ جلاہور سید الوضیع طاقان یا درشتگان | میری قی صاحبہ ۸۵۵ کو انتقال کر گئی۔ مرحومہ پابند غم و مصلوۃ اور کی دیندار تھیں ایس۔ ایم۔ احمد معلم پھانک ہشت خان دہلی۔ ۱۵ حافظ امام الدین صاحب سابق امام مسجد کوچہ شیواں کدہ بھائی منت سنگھ اہل تر انتقال کر گئے مرحوم آج کل جالندھر شہر میں مقیم تھے۔ مرحوم پہلے پولیس میں ملازم تھے پھر ریٹائر ہو کر دینی تعلیم حاصل کر کے امامت کرتے رہے۔ عبدالواہد بازار نوہریں شہر جالندھر۔

ناظرین مزوجین کا جنازہ غائب فرمیں اور ان کی حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہما و اولہما اصحاب غیر توجہ فرمائیں | غریب فنڈ ایک ایسا فنڈ ہے جس سے نادار و کم استطاعت مسکین کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ مگر عرصہ سے اس فنڈ میں کوئی امدادی رقم ایسی نہیں آئی جس سے قریاء کے نام اخبار جاری کیا جاسکتا۔ فتویٰ فنڈ یا بعض حضرت کی طرف سے ہفتہ بھر میں جو امداد پہنچی ہے اس کی اعلان یا قاعدہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت ۲۲ ساتویں کے دانے وصول ہیں مگر فنڈ میں گنجائش نہیں کہ ایک سائل کے نام بھی اخبار جاری ہو سکے۔ اس لئے تا اطلاع ثانیہ سب سے داخلے بند کر کے رکھے۔ لہذا کئی جدید سائل داخلہ نہ بھیجئے۔

لہذا اصحاب غریب و دیگر مرفوہاؤں کو قریہ دلائی جاتی ہے کہ اس ذریعہ فنڈ کو نظر انداز نہ کریں بلکہ اس کی بیش از پیش تقویت پہنچائیں۔ اگر کسی تاکہ تکلیف نام جاری رہے اور شائقین اہل حدیث ان کے حق جاری سے اپنی پیاس بجھائیں۔

مذکورہ اخبارات: حضرت کے بزرگہ غلاموں کے حالات۔ قیمت ۹ روپیہ۔ میجر لٹریٹ امرتسر

سے کسی ملک کے جنگی جہاز کو گزرنے نہیں دینی۔ حکمت
ملک کے پیش نظر اپنی اندرونی و بیرونی طاقت کو مضبوط
کرنے میں روز بروز کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ وزیر جنگ
کا اعلان ہے کہ اس وقت ترکی کے یورپین حصہ میں
آٹھ لاکھ فوج موجود ہے اور جب ضرورت اتنی ہی او
لائی جاسکتی ہے حال ہی میں ترکی اور روس کے
درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس میں فریقین نے
ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا یقین دلایا ہے۔ بلکہ
روس نے ترکی سے وعدہ کیا ہے کہ اگر ترکی کو ملکی حفاظت
کے لئے کسی طاقت سے جنگ کرنی پڑی تو روس اس
سے بھی اس کی امداد کرے گا (دیدہ باید)

مشرقی افریقہ | اس قرین اور ہزار پر اطالوی و
برطانوی افواج میں جنگ جاری تھی۔ قرین کا قلعہ
فوجی حیثیت سے اطالیہ کا مضبوط ترین قلعہ تھا
دشہر قرین اطالوی نوآبادی اریٹریا کا مشہور مقام
ہے۔ اس محاذ پر اطالوی اگرچہ جان و زر سے مگر
آخر فتح برطانیہ کی ہوئی۔ ۱۱ اہر جیش میں ہزار فوج ہو گیا
ہے۔ یہ شہر اس ریلوے لائن پر واقع ہے جو جوتی سے
ادیس بابا رپایہ تخت جڑے ہوئے ہے۔ اس کا
مطلب یہ ہے کہ چند روز تک ادیس بابا کی فوج کی خبر
بھی آنے والی ہے۔

مندرجہ بالا جنگی حالات پڑھ لینے کے بعد معلوم
ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ کی وجہ سے روز بروز کس قدر
انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ ہرچہ جس وقت ناظرین
کے ہاتھوں میں پہنچے گا اس وقت کیا کچھ ہو چکا ہو گا۔
ہندوستان | اس میں بھی جنگ سے بچنے کے لئے
ہر قسم کی کوشش جاری ہے۔ بحری و بری فوج میں اضافہ
ہو رہا ہے۔ مال میں میجر جنرل بی۔ این موزدندہ
حکومت ہند کے اعلیٰ فوجی افسر ہیں۔ نے ایک قسم پر
براڈ کاسٹ کرنے ہوئے بتایا ہے کہ سلطنت کے اخیر تک
ہندوستانی فوج کی تعداد دس لاکھ ہو جائے گی۔ جو فوج
ہندوستان سے باہر محاذ جنگ پر لڑ رہی ہے وہ اس کے
علاوہ ہوگی۔ اندرونی انتظام کے لئے ہوگ کا دور
دشہری ہر ہزاروں کی بھرتی بھی جاری ہے۔ بیان

کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک ۸ ہزار فوج ان بھرتی
ہو چکے ہیں۔ حکومت نوے ہزار تک بھرتی کرنا چاہتی
ہے۔ جنگی فنڈ میں ہزار ہا روپیہ جمع کیا جا رہا ہے۔
حکومت داسم میں جاپان کی طرف سے ہوائی حملے کا
خطرہ ہے۔ اس لئے ان مقامات پر ہچاؤ کے انتظامات
کمل کئے جا رہے ہیں۔

حکومت پنجاب اور شیل | حکومت پنجاب نے
حال ہی میں جیل پاس کئے ہیں۔ ان میں سے قانون
ملازمین تجارتی توہم مانتے سے نافذ ہو چکا ہے۔ وزیر
قانون ۱۵۔ اپریل سے نافذ ہو رہا ہے اس کا نام پنجاب
ناؤکننگ ایکٹ ہے جس کی رو سے زرعی پیداوار کی
خرید و فروخت کا انتظام کیا جائیگا۔ کہا جاتا ہے کہ
اس قانون نے نافذ ہونے پر دالوں اور آدھنیوں
کو لائسنس لینے پڑیں گے۔ اور قانونی دفعات کی
خلاف زرعی کی صورت میں لائسنس ضبط ہو جائیگا
اور بعض حالتوں میں جرمانہ بھی ہوا کرے گا۔ انفرین
کئی پابندیاں پڑھ جائیں گی۔ چنانچہ اس پر غور کرنے
کے لئے تمام زرعی اجناس کے تجارت پیشہ لوگ
۳۰ مارچ کو لاہور پنجاب میں جمع ہو رہے ہیں تاکہ
کسی فیصلہ پر پہنچ سکیں۔

اس کے علاوہ ابھی حکومت کے زیر غور اور کئی
بل ہیں جو اسمبلی میں ابھی پیش نہیں ہوئے۔

حکومت پنجاب اور سکھ | تھوڑا عرصہ ہوا کہ سکھ
نے سرگودھا (پنجاب) میں ایک جلوس نکالا تھا جس کے
راستے کے متعلق سکھوں اور مقامی حکام میں اختلاف
ہو گیا۔ آخر سکھوں نے منوعہ مقام سے جلوس گزارا۔ اس
قرینا اکتیس اسکھ گرفتار کئے گئے۔ ان کی رہائی کیلئے
اکالیوں کی طرف سے کوشش جاری رہی جو بے سود
ثابت ہوئی۔ بالآخر اکالی دل کی طرف سے فیصلہ کیا
گیا کہ شروع اپریل میں مورچہ لگایا جائیگا۔ اس کے
متعلق حکومت پنجاب کو اطلاع دی گئی۔ بیان کیا جاتا
ہے کہ وزیراعظم اور سر جھوٹو رام نے بھی جوابا کہا کہ
اگر سکھ مورچہ لگائیں گے تو حکومت بھی اپنی شہری
کو حرکت میں لائے گی۔ آخر حکومت نے چند دن پہلے ہی

سکھوں کے مطالبات منظور کر کے تمام ان سکھوں
کو جو سرگودھا میں قید تھے رہا کر دیا ہے۔ حکومت
نے واقعی نزاکت و وقت کا احساس کرتے ہوئے نیا
دورانہ پیشی سے کام لیا ہے۔

ماہوار می تبلیغی رپورٹ انجمن اہل حدیث
یوات۔ شام آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی
جب سے انجمن کا ہاضبہ آل انڈیا اہل حدیث
کانفرنس سے الحاق ہوا ہے اس وقت سے انجمن مذکور
نے حسب ہدایت مرکز اپنے تبلیغی پروگرام کو تیز سے
تیز کر دیا۔ چنانچہ انجمن ہڈانے مندرجہ ذیل مواضعات
اہل حدیث و احناف میں بطور منعقد کئے۔

موضع شکرادہ۔ جھانڈہ۔ علامہ۔ ریموہ۔ گربڑہ
جہانہ۔ سوکھ پوری۔ اونرہ کلاں۔

اس موقع پر بروی عبد الوکیل صاحب خلیفہ
متمدہ فرائل حدیث کانفرنس میں شریک جلسہ ہونے
رہے۔ ان کی ہر مغز تقریروں سے بہت اچھا اثر تھا
جماعت اہل حدیث میں بیداری پیدا ہو گئی۔

نیز آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی وہ تجاویز جو جلسہ
آرہ میں پاس ہوئی تھیں سنائی گئیں۔ کانفرنس کی تجاویز
کو براہل حدیث نے پسند کیا۔ بہت سے افراد ممبر بن گئے
ہیں۔ ابھی کافی مواضعات اہل حدیث باقی ہیں جن میں
تبلیغی جلسے ہر جگہ کو ہوتے رہتے ہیں۔ ہر جلسہ میں آل انڈیا
اہل حدیث کانفرنس کا خاص خیال رکھا جاتا ہے جب
علاقہ میوات کے تمام مواضعات اہل حدیث میں جلسے
ہو جائیں گے تو اس وقت تمام ممبروں کی فہرست مرتب
کر کے ارسال کی جائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ علاقہ ہڈانے
کافی ممبر بن جائیں گے۔ انشاء اللہ!

عبد القدوس ناظم انجمن اہل حدیث میوات و قنبر
دارالعلوم شکرادہ ضلع گودکانوہ پنجاب

مسلمانوں کا دور جدید | عین صدی سابقہ و حال
اور ہندوستان کا مستقبل | کی اسلامی جہد جہاد کا
فوق اور ہندوستان کا مستقبل بتایا ہے۔ قیمت ایک روپیہ
(دہ) محصول داک علیہ۔ پتہ۔ لکھنؤ الحدیث امت سر

سکھ مالیا۔ مولانا محمود الحسن مرحوم دیوبندی کے سفر بالٹاکے اسباب اور وہاں کے حالات قیمت ۳۰ روپیہ۔ بیچر ہندوستان

میں وضو نہیں کر سکتا تھا

ناظرین! حدیث ذیل کی سطور کا بغور مطالعہ فرمائیں

جناب ملک محمد عبدالصاحب فیض اخبار زمزم لاہور اپنے ایک گرامی نامے میں تحریر فرماتے ہیں۔
میری عام صحت اس قدر کمزور تھی کہ میں مروی کے موسم میں وضو بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر شبانہ کے چند روزہ استعمال سے مجھے حیرت انگیز فائدہ محسوس ہوا۔ طبیعت بھاش بھاش ہو گئی جسم میں چستی اور ہلاکی آگئی۔ بھوک کھل کر لگنے لگی۔ اور دماغ کو بھی فائدہ پہنچا۔

اور کے الفاظ کے بعد ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ قلوبینا طویش کو شبانہ کے متعلق ٹھیک ٹھیک معلومات ہم پہنچائیں آج کل دواؤں کے متعلق عدا اشتہارات اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان دواؤں میں سے شاید ہی کوئی دوا اپنے بلند بانگ دعووں کے مطابق مضیقات ہوئی ہوگی۔ بعض اشتہارات میں صرف چند گھنٹوں کے اندر اندہ ہڈیوں کو جوان کر دینے کی تمغیاں ہوتی ہیں۔ آپ یقین کیجئے یہ سب لوگوں کو لوٹنے کے ڈھنگ ہیں اور ان بلند بانگ دعووں میں کوئی صدا نہیں ہوتی۔ ان حالات میں شبانہ کے متعلق بھی بہت احتیاط کو بنگانی ہوگی۔ ہم اپنے تمام دوستوں کی خدمت میں التجا کرتے ہیں کہ وہ شبانہ کو صرف ایک مرتبہ اپنے استعمال کا موقع دیں۔ آپ یقین کیجئے شبانہ کوئی معمولی اشتہاری دوا نہیں بلکہ ایک بہت قیمتی اور

سالبا سال کی مجرب اور بے خطا کیر ہے۔ اس کے چیدہ چیدہ فوائد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شبانہ کے چند روزہ استعمال سے جسم کا فاسد خون خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی بجائے صاف اور تازہ خون کثرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ جسم میں چستی اور طاقت بڑھتی ہے۔ چھوٹا بچہ طرح طرح ہو جاتا ہے۔ معدے کی کمزوریوں کو دور کر کے بھوک بڑھاتی ہے۔ قوت باہ کو حیرت انگیز طور پر پیدا کرتی ہے۔ دل کی دھڑکن بخشتی، جو دلدل دھتے کو دور کرتی ہے۔ دماغی کمزوریوں مثلاً غنودگی، بے حسی، دوسواس، وحشت اور جنون کا خاتمہ کر کے حافظے کو مضبوط کرتی ہے۔ جب انسان کی طاقتیں ضعیف ہو جائیں، اس کو کمزور ہو جائیں۔ ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہوں، دل گھٹتا ہو، موند سے کھٹے ڈکار اور آواز آتی ہو۔ تھک جاتی ہو، نزلے اور زکام کی شکایت رہتی ہو تو ایسی حالت میں شبانہ کا استعمال ہر قسم کی پڑھ سڑک دھند کر کے جسم و جان میں نئی طاقت، نئے دلوں اور نئی انگلیں بڑھاتا ہے۔ دونوں نظروں میں شبانہ ہی ایک ایسی بے نظیر دوا ہے جو جسم اور دماغ کو ایک ہی وقت میں یکساں طور پر حیرت انگیز فائدہ پہنچاتی ہے۔
آج ہی ایک شیشی بندیرہ دی ملی طلب کیجئے۔ قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک الگ۔
لئے کا پتہ۔ فیض اخبار زمین میڈیکل کمپنی امرتسر

مومیائی

مصدقہ علماء! حدیث و ہزار باخبرداران! حدیث! علامہ ازیں روزانہ تازہ تازہ شہادت آتی رہتی ہیں۔ خون صانع پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سن و دق۔ دم۔ کھانسی۔ ریش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ مگر وہ اور شانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہوا ان کے لئے کثیرہ دوا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا دماغی کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو بخود ہی کی کھانپنے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرو۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف، اعصاب کو مضبوط کرنے کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک دو ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔ عمارت۔ آدھ پاؤں لکھ پاؤں بھرے۔ مع محصول ڈاک۔ مالک فیض اخبار لاہور۔
طوبہ ہو گا۔ انالی برہا سے ایک پاؤں کی قیمت مع محصول ڈاک۔
لکھ پٹنہ کی بندیرہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤں سے کم نہ آئے کی جائے گی اور نہ ہی بندیرہ دی ملی۔

تازہ ترین شہادت

جناب عبدالجبار صاحب جگہل، ہم دین مرتبہ آپ سے مومیائی منگاتے ہیں۔ بہت فائدہ ہوا۔ اب چھٹانک اور بھیج دیجئے۔ (۲۰۰ فردی سلکٹ)

جناب فیض اخبار اگر دوا شدہ کس مومیائی دے۔ قبل دو دفعہ آپ سے مومیائی منگوئی۔ مریضہ کو بے حد بہت فائدہ ہے۔ ہر رات کر کے ایک چھٹانک جسد ارسال فرمائیں۔ (۲۰۰ فردی سلکٹ)

حضرت نواب صدیق حسن خان صاحب کی دوشہوکتا میں

الانفاک مرا سم الاشرک

ترجمان دہلیہ

فیض اخبار زمین میڈیکل کمپنی امرتسر

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب کے مجریا

فائدہ چالیس سال سے میرٹ کے سرے وادیہ ذیل
ہزاروں مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید پاکر مشہور
ہیں۔ ایسے ایسے مابوس مرضی تھپا ہوتے جن کے صحت
پانے کی امید نہ تھی۔ بکثرت قد و ان انخار الحمد للہ
قریب تیس سال سے منگواتے اور استعمال میں رکھنے میں
جلا۔ پھلی۔ نانوں۔ غصغص۔ بھارت۔ لکڑے۔ لکڑے۔ لکڑے۔
نولہ۔ ڈھلکا۔ گوبانجی۔ نانوں۔ وغیرہ چندہ استعمال
سے صحت ماب ہو جاتے ہیں۔ اسیر کا حکم۔ کہتے ہیں۔

(۱۵) ہندوستانی میرے کاتر مہ سیاحہ قسم خاص۔ ایک توپلہ
(۱۶) میرے دیگر بیش قیمت ادویات کارکب بھڑا مہ
قسم اوسٹا باغچہ و پتہ تولہ۔

۳۱) عرق میرہ و سرسپ کرکٹ۔ پانے کو تیار بند۔ زخم چشم
زہریلے دانے۔ غاریش چشم کو نہایت مفید ہے تو تیار بند
اسکے استعمال سے بالکل مقیاب تو نہیں ہو جاتا ہے لیکن
آنکھیں فریاد دینی پریشان کرانے کی بھی حاجت نہیں ہوتی مولی
یوٹنی سے تازیات کام جاری رہ سکتا ہے قیمت غاریش چشم
۵۱) عرق میرہ و نقرہ مرکب۔ آشوب چشم گہری سرخ
دم۔ جلن دکھن۔ کھٹک۔ ٹیس کے واسطے نہایت

منہد سے قیمت لی شیشی دو روپیہ (۱۱)
۱۲۔ سوکھنا گیور۔ مرض سوکھنا سے شاہ پرچی کوئی
خوش قیمت مگر ایسا جو کہ جس میں کوئی دیکھ بتلا نہ پڑا
مرن ایک شیشی کے استعمال سے بچے اچھے ہو کر مرنے
تازہ ہو جاتے ہیں ہزاروں بچے صحت یاب ہو چکے ہیں
قیمت لی شیشی ایک روپیہ (۱۲)

۱۷) لہذا اپنی نوک۔ برقم کے ہوسے لیریا کے بخار
ہاڑہ جوڑی۔ تپ لہذا۔ تجارتی۔ جوتیا۔ ہاسکی کھار
کا مکس ہاٹے مٹا علاج ہے۔ عذوبک شیشی مٹ
برجانی ہے۔ قیمت ایک سو پچاس فی شیشی
نوٹ۔ صرف ڈاک وغیرہ مندرجہ صاحب ہر گا۔
نگوانے کا پتہ۔ ڈاکٹر منگلنی براورس
مہتمم اودھ فارمیسی شہر ہردوئی۔ ۱۷۷۷

خطبات سلمان - قاضی سلمان کے غیر مجبور منساکین کتابی صورت میں - قیمت ہم پتر :- شجر الہدیث

مراد آباد میں مُردہ زندہ ہو گیا

یہ ساگھام ساکن مراد آباد پانچال سے سستی، کمزوری، ناطاتی، مردوں کی پوشیدہ امراض وغیرہ میں مبتلا تھا۔ صدمہ طالع کئے فائدہ نہ ہوا۔ آخر حکیم ڈاکٹر دوست محمد خان کی مشہور عالم دوا مُردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت (دوا) مٹھولہ چالیس گولیاں خود کی اور شیشی طلاء کے استعمال سے ایسا نکھتا ہوں کہ مجھے سبب منہ پر بالا امراض سے بالکل آرام ہو کر گویا میں مُردہ سے زندہ ہو گیا۔ دوائی بہت ہی عمدہ اور طاقتور ہے۔ سوچ لوگ میری طرح سے مندرجہ بالا امراض میں مبتلا ہیں اور مایوس ہو چکے ہیں وہ ضرور ہی مُردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت کا استعمال کر کے دوبارہ زندہ ہوں۔

ہا جان! مُردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت (دوا) سستی، کمزوری، ناطاتی، کمی قوت، مردوں کے پوشیدہ امراض، درد کمر، کھٹکھٹ، کڑھ بول، ذیابیطس، کمزوری عمدہ، مادہ تولید کا پتلا پن، بچھوں کی کمزوری، لالہ دی، کمزوری، دل، دماغ، جگر، کمی خون، برص، وغیرہ وغیرہ کی داخلی خارجی شرطیہ کلیہ لاجواب بنے ضرور نہ دروازہ دے۔ ہزار ہا لوگوں کو آرام بخا ہے، ہر موسم طبیعت ہر عمر مردک میں یکساں مفید۔ لاجواب، بے نظیر ہے۔ دنیا بھر کی کوئی مقوی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ اسی لاجواب دوا سے مندرجہ فائدہ اٹھائیں اور آج ہی ایک بکس اکیس طاقت منگوائیں۔ اگر آرام نہ ہو تو قیامت دہاں ہوگی۔ قیمت مُردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت مبلغ ۵۵ روپیہ مگر ۱۱ اپریل ۱۹۷۷ء تک ۱۰ روپے رعایتی پتہ: حکیم ڈاکٹر مولوی دوست محمد خان (خانانی) ڈاک خانہ اڈر ضلع ہوشیار پور (پنجاب)

اول سے آخر تک پڑھئے

ہمارے مطب دوا خانہ دار الشفاء رعنائی عرصہ تیس سال سے مختلف مقامات میں خلق خدا کی خدمت کرتا رہا ہے اور کر رہا ہے۔ جن کے سرپرست شہرہ آفاق حضرت علامہ مولانا حکیم عبدالرحمن صاحب مدظلہ ہیں جن کو رب العزت نے دست شفا عطا فرمایا ہے۔ آپ خانہ دانی طبیب ہونے کے علاوہ چالیس سال کا تجربہ رکھتے ہیں جن کے دست شفا سے پنجاب، یوپی، بنگال، سی پی، برما کے اکثر صحیح شفا یاب ہونے رہے ہیں۔ نیز آپ ہی کی سرپرستی میں شکل مطب دوا خانہ دہلی میں اور علامہ بولانی دت اسٹریٹ کلکتہ میں عرصہ سے فلولق خدا کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ آپ اپنے عہد دوا خانہ کو محنت کرتے رہتے ہیں۔

خصوصیات: ہمارا مطب چار حکیموں پر مشتمل ہے لہذا ضرورت مند اصحاب جو اپنی لغاتہ بھیکر طبی مشورہ حاصل کریں۔ ہمارے دوا خانہ کے نگران و طبیب مطب جناب حافظ حکیم ابو علی محمد صاحب ہیں جو کہ آٹھ سال کا تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ کی نگرانی میں ادویہ تیار ہوتی ہیں اور وقت طلب ضرورت ہر مرض کی تفصیل آنے پر ادویہ دی جاتی ہوتی ہیں۔ ہمارے ماں کے مجربات میں ایک دوا سفوف راحت مجرب ہے جو کہ معمول مطب، امراض شکم و دندان کے لئے اکیس ہے صرف یہ بھیج کر حاصل کیجئے جو کئی بار اور کئی بیماریوں میں کام آنی والی شے ہے مفصل ترکیب پرچہ ہوا ہو گا اور مجربات آئندہ شائع ہوں گے مینجر دار الشفاء رعنائی نواب کلچر دہلی

ماہنامہ الاسلام مفت

ماہنامہ الاسلام جس میں تبلیغی، تاریخی ادبی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کا چندہ ایک روپیہ سالانہ تھا۔ اب صرف چار آنہ دم کے ٹکٹ آنے پر ایک سال کے لئے جاری کیا جائیگا۔ پتہ: منیر الاسلام کشمیری بازار لاہور

پبلک اعتماد اور ٹرسٹ

کوسب سے بڑا بننا رہا ہے۔ جس کی موجودہ پالیسی کی رقم ۳۱ دسمبر ۱۹۷۹ء کو ساڑھے اناسی کروڑ روپیہ سے زیادہ ہیں۔ جس کا سالانہ فنڈ پچیس کروڑ روپیہ سے زیادہ ہے اور جس کی سالانہ آمدنی پانچ کروڑ کے قریب ہے۔

اس کے متعلق مزید حالات دریافت کرنے کے لئے ہمارے پراسپیکٹس جس میں انشورنس سکیم کی مکمل وضاحت کی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں۔

سر دار دولت سنگھ بی۔

دی برانچ سیکرٹری گورنمنٹ لائف انشورنس کمپنی۔ مال بازار امرتسر

کتب خانہ شائیدہ امرتسر کی فہرست کتب ہر شخص مفت منگوا سکتا ہے۔ (منیر احمدیٹ)

حکیم ڈاکٹر مولوی دوست محمد خان کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت

سیرت ابن ہشام سید الانبیاء و رسل اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام
سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو نعیم
عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔
جس کا بابا عوادہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت
واقعات کو خاموش طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ قیمت ۱۰/-
از علامہ شبلی مہجوم حضرت عمر
الفاروق رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری
آپ کی سیاسی، اجتماعی و تہذیبی فتوحات اسلامی
کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شجاعت کے
حالات اور واقعات۔ قیمت ۱۰/-

پیارے نبی کے پیارے حالات مولانا
فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ جو تمام قرآن مجید اور
تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے۔ نہ جوہر۔ تورات،
انجیل میں جس قدر پیشگوئیاں پیغمبر اسلام کے متعلق موجود
ہیں ان میں سے اکثر کتاب ہدایا میں وضع کی گئی ہیں
جس کی وجہ سے یہ کتاب بھی بے حد مقبول ہے۔ اس کی
تین جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲۔ ہر جلد ۱۲
شامل ترجمہ حضرت علیہ السلام کے
اسوہ حسنہ کا مفصل بیان ہے
حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بنی السطور دیا گیا ہے

عرب کا چاند سیرت طیبہ ایک غیر مسلم رسوائی
 لکھنؤ (جی ہمارا) کے قلم سے۔ یوں تو آپ نے
 اکثر غیر مسلموں کے خیالات سے ہونگے اور پڑے ہوئے
 نگر رسوائی جی سے پورا پورا حقیقی انصاف ادا کر دیا ہے
 ملک کے مشہور جرائد نے اسے پسند کیا ہے۔ ہندو
 اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۶

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 صدیق اکبر حالات اور عہد صدیق کے شانہ
 و شوہ کا بیان ہے۔ ان تمام اوصاف و احوال پر
 ایضاً مصنف شیخ عبدالرحمن شوق المرسی ۴۰

شنائی برقی پریس امرتسر

میں
اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ لٹہ سے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوش نما
رنگ۔ دار و ستادہ اردنانہ نغمہ پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب
مطلبت۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر فارم اور لیٹری وغیرہ بھیجے انے
ہوں تو بذات خود قشرینہ فائیں یا بندریدہ خط و کتابت نغمہ وغیرہ ملے کریں۔
آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد آپ خود بخود متعلق کا حکم بن جائیں گے
آرڈر یا خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے۔۔
نیچر ٹھانی برقی پریس۔ مال بازار امرت سر

رحمہ اللہ المستمین

مفتی محمد علی صاحب دہلویؒ جس میں حضرت رسول مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری صفات و کمالات کا عکس و تمثال طور پر رکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنے زمانہ اور پچھلے اکیڑوں میں کیاں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ بہار آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور، جامعہ ملیہ دہلی، دارالعلوم دیوبند و دیگر ملک کی دیگر متاثرہ درس گاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو اسلامی فرقوں میں ممتاز ہے۔ لکھائی، چھاپائی اور کافہ عمدت جلد اول غار۔ جلد دوم چتر۔ جملہ سو مستحکم گوشتانے کا پتہ۔ منیر دفتر المحدث امت

نشر الطيب في ذكر النبي الحبيب

مولانا محمد امجد علی صاحب قضاوتی۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات و واقعات از پیدائش
تا وفات قلم بند ہیں۔ قیمت چم

پیارے نبی کے پیارے اخلاق حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و صفات کا بیان کیا گیا
ہے۔ پڑھیں، اور دوسروں کو پڑھائیں۔ قابل مطالعہ
۔ قیمت صرف پچھ آٹھ آنے (۲۴)

ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۴/-
مولفہ مولوی ابوسعید عبدالرحمن صاحب
سید البشرؐ فرید کوئی مرحوم۔ اس کتاب میں قرآن
زبور اور انجیل کی پچاس چٹکائیاں درج کی گئی ہیں
جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تائید میں
ہیں۔ تبلیغی انجمنیں اور مبلغ حضرات کو اس کی زیادہ
شاعت کرنی چاہئے۔

کھائی، چپائی، کاغذ
عمدہ - قیمت صرف
(رجا آرے)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
ذوالنورین خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی عہد
کے حالات و واقعات نیت چار آئمہ (سہ ماہی)
حضرت اہل کرم اللہ وجہہ کے حالات اور آپ
اسد اللہ عہد کے واقعات - نیت محمد
خلا کا پتہ - منیر دفتر الجہد پشاور

الہدیہ ایڈیٹر صاحب رسالہ
خدمت شریف ایڈیٹر صاحب رسالہ
جامعہ "قول بان" دہلی
Delhi

یہ انجاءِ مہفتہ وار ہر جمعہ کے دن اترے سے شائع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار

والیمان ریاست سے سالانہ عملہ
رؤساد جاگیرداران سے ۶
عام خسریداران سے ۶
مششای ۶
مالک غیر سے سالانہ ۱۰
نی پرچہ - - - - ۲
اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جلد خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا
ابوالخاشناء القدر مولوی فاضل
مالک انیسار اہل حدیث امرتسر
ہونی چاہئے۔



امرتہ ۱۳۶۰ - ربیع الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۱ - اپریل ۱۹۴۱ء یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

نفلسم (دعوت عمل) - - - - - مل
 انتخاب الاخبار - - - - - مل
 حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مقلد تھے ؟ - - - مل
 علمائے اسلام اور مرزا صاحب قادیان - - - مل
 مولوی اللہ داتا صاحب جالندہری توحید فرمائیں - - مل
 سیرۃ المحیطۃ (علیہ اللہ علیہ وسلم) - - - مل
 محفل مولود احمد امام ابن تیمیہ - - - مل
 ماہ ربیع الاول ایہ مجلس میلاد - - - مل
 ہزم توحید ہیشی (دینیائیوں کو دعوت اسلام) - - مل
 زہد - - - - - مل
 متفرقات مکات - مکی مطلع - - - مل
 اشتہارات - - - - - مل

دعوتِ عمل

(۱) جناب محمد عوید صاحب انصاری مبارکپوری،

جہان کفر و باطل میں وہی طوفان پیدا کر
پلٹ آئیگی تیری عظمت رفتہ پھر اے مسلم
اگر تو چاہتا ہے قوت و غلبہ زمانے پر
اگر احساس عزت ہے اگر احساس طہ ہے
ربیکا تاکے اب بتلائے عالم غفلت
مشاکر دشمنوں کی توتیں جو صبر و کھاپنے
فریب دشمن خود کام سے محفوظ رکھ خود کو
مکھائیں جلوہ باطن سے کیوں نکرا گئیں تیری
سنا کر نعمہ توحید انصاری زمانے کو
جہان کفر و باطل میں پھر اک ہجوان پیدا کر

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ۔ قرآن مجید اور بائبل کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب بہت

محبوبی ہے۔ تین جلدیں ہیں۔ قیمت: پانچ روپے جلد ہر جلد ۳ روپے ۵۰ فیروز جلد ۱۰ روپے ۵۰

انتخاب الاخبار

۳۷- اپریل ۱۹۷۲ء

انسٹراڈن ہال میں ۵-۶ اپریل کو انجمن عثمانیہ انٹرس کاسالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ نیز ۶-۷ اپریل کو مردانوں کی طرف سے گول باغ انٹرس میں سیرۃ النبی کا جلسہ بھی کیا گیا۔

بکری ٹیکس و مارکٹنگ ٹیکس کے خلاف
 اظہارِ ناراضگی کرتے ہوئے، مقررہ لائل پور اور دیگر
 پنجاب کی مشہور تجارتی منڈیوں نے کاروبار بند کرنے
 کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ بعض منڈیوں میں اس پر
 عملہ آمد بھی شروع ہو گیا۔

— سردار سندر سنگھ بھٹیہیہ وزیر مذہب و معاش
حکومت پنجاب فوت ہو گئے۔

————— سینٹر راولپنڈی میں نیشنل کھنڈاؤس ریسرچ
ضلع کانگرس کمیٹی کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے
ماتحت دو سال قید و سختی کی سزا ہوئی۔

مسند حضور نظام حیدر آباد دکن نے یونان کی
ادراہ اور لندن کے ایک جنگی فنڈ کے لئے ایک ایک
ہزار پونڈ دیئے ہیں۔

سرتاج بہادر پورو گاندھی جی اور ستر جنل سے
 کانگریس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کرانے کے لئے کوشش
 کر رہے ہیں۔ مگر ستر جنل نے گاندھی جی سے اس شرط

پر ملاقات منظور کی ہے کہ وہ صرف ہندوؤں کے
لیڈر کی حیثیت سے ان سے ملیں۔ دشرطاً نفع ملاقات
— دوپہر میں ہندوؤں کی طرف سے مسجد

صحابیوں گراں و دیگر مساجد کے سامنے ہر وقت ہاجہ
بھانے کا حق حاصل کرنے کے متعلق دعویٰ دائر تھا
عدالت نے ہندوؤں کے حق میں ڈگری دیدی ہے۔

سیالکوٹ میں ۱۰۰۰ اہل کورافقہ کے لئے پہلوانوں کا عظیم الشان ونگل چراغ مشہور پہلوان گونگا نے گنڈا سنگھ کو باج منٹ میں بچھاڑ دیا۔

وزیر اعظم ہنگری نے خود کشی کر لی ہے۔ ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ سرحد و مالا

میں حکومت کا چلانا بہت مشکل ہے اس لئے خودکشی کر رہا ہوں۔

شہنشاہی۔ پانچ برطانوی جہاز جو چنگ
 یں چینی انوار کو سامان پہنچاتے تھے۔ جاپانی افوا
 نے اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں۔

برائے نامہ ارجنٹائن کی حکومتوں نے
محمودی حکومتوں کے جہاز جو ان کی بند گاہوں میں
پھیرے ہوئے تھے اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں۔

جند رگاہ بن خاندی کو برطانوی فوجوں نے خالی کر دیا ہے۔ جرمنی نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔

— برطانوی فوجیں ایسے سینیا کے شہر ڈاٹرڈاوا اور کا۔ سا پر قابض ہو گئی ہیں۔

یکم مئی سے پہلے پہلے

توت اخبار ہذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی
اطلاع ہذریعہ پوسٹ کارڈ و فکس ہذا میں پہنچ
جانی چاہیے۔ ورنہ

دی بی بھیجا جائیگا
جس کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔
نیاز مند۔ منیجر الحدیث امرت سر

— معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں مقیم جرمن واپس بلائے جا رہے ہیں۔

_____ لندن۔ وزیر بحریہ کا اعلان منظر ہے کہ ۲۳ مارچ کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں دشمن نے، ابھان غرن کر دیئے۔

— ترکی کے سب سے مقیم امریکہ نے امریکن ٹیلیٹ
ڈیپارٹمنٹ سے اس معاہدہ کے متعلق گفتگو شروع کر دی
ہے کہ امریکہ ترکی کو سامان جنگ دے۔

_____ اطلاع ملی ہے کہ جہاد میں انقلاب ہو گیا۔
جہاد نئے دُعاوائے خود حکومت سنبھال لی ہے۔
_____ شام میں نئی وزارت قائم کر دی گئی ہے۔

مرزا ایشیت سے تو یہ | بندہ آج سے ایک سال قبل
جماعت مرزا ایشیت قادیانہ میں حقیقت واقعی خیال کرتے

ہوئے داخل ہوا تھا۔ لیکن ایک طویل تلخ تجربات اور علمی دلائل کی بنا پر مجھے اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑا۔ لہذا میں اخبار ہذا کے تحت عام اعلان کر رہا ہوں کہ

آئندہ جماعت مرزا ائمہ سے پورا کوئی تعلق نہیں رکھتا
ہے ہر دو جماعتوں کو جلیج دیتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ
مندرجہ ذیل امور پر مباحثہ کر لیں:-

۱۲) اجرائے نبوت بعد آنحضرت معلوم رہے، علامات مسیح و مہدی مرزا صاحب میں تطابق دہی نہیں ہوئی۔
۱۳) شخص دعاوی مرزا صاحب - (۱۴) تکفیر ملیں -

(۵) ناسخ و نسخ ہمارا عقیدہ ہے یا مزامینوں کا۔
(۶) عصمت انبیاء (۷) مسئلہ جہاد (۸) معیار توفیق
کی حقیقت (۹) اسمہ احمد کا مصداق کون ہے؟

ان نواہد پر شرائط طے کر کے مباحثہ کر لیں۔ اور
مباحثہ کے لئے مقام بھی بعد میں تجویز ہو گا۔
دکھن احمد صدیقی عرفی عنہ یکھو وال ڈاک فلو ضلع گردگان

معلوم ہوا ہے کہ فرانس نے اپنا بحری بیڑہ جرمنی کے حوالے کر دیا ہے۔ اس بیڑے میں ۱۷ ہائیڈرو پلانے، ۱۷ جہازیں شامل ہیں۔

خوارزمی نے یونان اور یوگوسلاویہ پر ایک وقت تک حکمرانی کی۔ (مفصل دیکھئے ملاحز)

— سرکاری اعلان ہے کہ برطانوی فوجوں کے ہراول دستے عدیس بابا میں داخل ہو گئے ہیں۔
— گورنر خراب نے قانون طائفین حجابات کے

قواعدیں ترمیم کر دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خفا
نہواہوں اور مشہور میلوں کے موقع پر اس قانون کی
وفات کا اطلاق نہیں ہوگا۔

لنڈٹ شوکت جیات خان جن کو اطالویوں نے جیل قید کر دیا تھا۔ رہا کرالے گئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ڈھاکہ کے قریب کئی دیہاتوں میں پیر فریادہاں فساد بٹھا۔ کئی جگہ آگ لگا لی۔

مقامی بیرونی مدد

۱۔ بولوی فیلڈ بین عمر عربہ - خیر صاحبہ آئی۔ بولوی عبد القدوس صاحبہ - خیر صاحبہ آئی۔

۲۔ خیر صاحبہ آئی۔

اکرام محمدی - سود و دلفنی کی تفسیر نیا علی خطبہ میں - صفحہ ۵۷۶ - قیمت ۱۰ روپے - عجمی الہیہ آرٹس

وزخواست دعا | میں بوجہ ذی صحت پیش بیکر گھر واپس آ گیا ہوں۔ اچاب کلام میرے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔ اعلیٰ مددگار کریم سانی کوک
حکمہ کسٹریٹ ہڈیاد دروازہ شہر میرٹھ۔

بسم الله الرحمن الرحيم

افلاک

۱۳۔ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مقلد تھے؟

(۳)

منمون نثار بنوری صاحب کے قلم سے یہ فقرہ بھی نکل گیا کہ

”آپ در شاہ صاحب کو اپنے طبعی رجحان یا میلان کے خلاف ان مذاہب کی تقلید پر مامور کیا گیا۔ (الفرقان ولی اللہ نمبر ۱۳۶)“

یہ فقرہ اگر سب قلم سے نہیں نکلتا تو جڑا پڑ معنی ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کا رجحان اور میلان تقلید کے خلاف تھا۔ کیوں تھا؟ اس لئے تھا کہ حسب تصریح فاضل بنوری حضرت شاہ صاحب خدا تعالیٰ کی ایک جہت قاطعہ تھی۔ (صفحہ ۳۲)

جو شخص اس درجہ کمال کو پہنچا جو اس کو خواب میں یا کشف میں تقلید کا حکم دیا جائے تو یہ خواب یا کشف تعبیر طلب ہوگا۔ میں تعبیر اس کی یہی ہے کہ شاہ صاحب کو ارشاد ہوا کہ

آپ اپنے خداوندِ عظیم سے کام لیکر مذاہب اربعہ بلکہ مذاہب شنی کے جس مسئلہ کو قرآن حدیث کے موافق پائیں اس پر عمل کر لیں۔ چنانچہ شاہ صاحب کا یہی طرز عمل رہا۔ آپ ہر مسئلہ کو قرآن و حدیث سے جانچتے تھے۔ یہ کہنا بھی واقعات کے خلاف ہے کہ آپ ائمہ اربعہ کے دائرے میں مقید تھے۔ ہماری ناقص

ہمارا مسلک ہے کہ ہم جس فن کے متعلق گفتگو کریں اس فن کے اصول اور اثر و اثرین کی تصریحات کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ علمائے سلف نے ہم کو اصول سازی اور تجویز قواعد کی نعمت سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ دشکرا اللہ سبحانہ، اسی لئے ہم نے گزشتہ نمبروں میں علمائے اصول کی تصریحات پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ تقلید کرنا کسی عالم کا کام نہیں ہے۔ عالم وہی ہے جو ہر مسئلہ کو دلیل سے سمجھے چاہے وہ جنفی کے موافق ہو جائے یا شافعی کے۔

صاحب جلالین کو عام طور پر شافعی کہا جاتا ہے بلکہ بعض نثر چلے حضرت ترقی کر کے امام بخاری کو بھی شافعی کہتے ہیں۔ حالانکہ تفسیر جلالین اور صحیح بخاری میں یہ دونوں حضرات کئی ایک مسائل میں امام شافعی کے خلاف گئے ہیں۔ امام بخاری تو امام شافعی کا نا ہی بھی ابن ادریس سے زیادہ نہیں لیتا۔ بایں ہمہ تقلید پسندوں نے اتنے بڑے جلیل القدر عالم کو بھی امام شافعی کا مقلد لکھ دیا ہے۔

اسی طرح ہمارے حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم سنتے ہیں کہ شاہ صاحب جیسے جلیل القدر دُرگ کو بھی مقلد کہا گیا اور کہا جاتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ فاضل

نظر میں چند مصنف ایسے بالکمال تیار کہ تقلید میں کہ وہ اپنی تحقیق کے مقابلہ میں کسی کی پروا نہیں کرتے چاہے ان کی رائے ساری دنیا کے خلاف ہو۔ ان حضرات میں سے بعض کے اسماء گرامی یہ ہیں۔۔۔

حافظ ابن تزم اندسی، داؤد ظاہری، شیخ ابن تیمیہ، قاضی شوکانی اور حضرت شاہ ولی اللہ وغیرہم (رحمہم اللہ عنہم) وارضاہم

ان بزرگوں کے طرز کلام سے یہ امر صراحتہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آنحضرت علیہ السلام کے بعد کسی شخص کو اپنا مطلق نہیں سمجھتے۔ یعنی کسی کے معنی قول کو اس کی دلیل معلوم کئے بغیر حجت شرعی یا واجب الاتباع نہیں جانتے تھے۔

چونکہ اس وقت شاہ صاحب کا مسلک زیر بحث ہے۔ اس لئے ہم شاہ صاحب کی وحیتِ ضمیر کے ثبوت میں یہاں ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ آیت قد آتینا زکریاٰ وَالْإِسْحَاقَ إِذْ قَضَىٰ إِلَيْنَا دَعْوَاهُ إِنَّهُمَا لَأَنبِيَاؤُنَا مِن قَبْلِهِ فَمُصَوِّدًا لِّمَنْ شَاءَ مِن عِبَادِنَا آلَ هَارُونَ فَوَضَعْنَاهُ أَتْرُفَهُ فَهَبَّ نَسْفَةً لَّهُمْ فَاذْهَبْ لَكَ الْبَاقِ

شاہ صاحب ان ہر دو اقوال کو ناپسند کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”مترجم گوید ہمیں دو توجیہ، اول سلف منقول است و ثانی خاطر از ہر دو نے دو دو زیا کو حذف لا جائزہاں ہاست کہ معنی مشتبه نشودہ این جا معنی مشتبه شود و لہذا جمع عظیم از سلف قائل شدہ اند و چونانی و فرود آوردن آیت با معنی باوجود ابا لفظ لایا بر ہم کردن تفسیر آیت ہست و اس از معانی قرآن ہمے غیر درو آنا مکہ قائل بر نسخ شدہ اند زیادہ از مفہوم آیت و علی مترجمین شاہ ایشلی نیست و وجوب

مجموعہ کتب شریعت اسلامیہ - جلد اول - باب اول - فی بیان احکام و مسائل - جلد اول - باب اول - فی بیان احکام و مسائل - جلد اول - باب اول - فی بیان احکام و مسائل

قول بہ نسخ و میں صورت اگر چہ ارحم صحابی منقول
شود محل نظر است۔ زیرا کہ امر اجہاد است پس
وہ دیگر بر خاطر اس بقدر رجحان کتلی اذان
بر فاست و اللہ اعلم یعنی واجب است
فدین نفس خود یا نفس دلد و ملوک خود و اور
فدین طعام یک مسکین یعنی فراخور یک مسکین است
باہل او باشد بر آنکہ طاعت دادن ان فدیہ
دارند پس مراد صدقہ نظر است کہ در ہر سال
یکبار در روز فطر از خود دلد و ملوک خود بے باہ
داد۔ مصنفی فارسی شرح موطا ص ۲۲۵

الجدید | اس عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ
شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے لئے سلف کے دونوں
تواقیف نہیں ہیں۔ میرے دل میں خدا کی طرف
سے جو کچھ لایا جس سے میری تسلی ہو گئی وہ یہ ہے کہ
ان لوگوں پر جو فدیہ دینے کی طاعت رکھتے ہیں۔ وہ
رکھنے کے علاوہ ایک مسکین کو اس کے خیر الہیہ
کہا نا دینا واجب ہے جس سے مراد صدقہ فطر ہے۔
اس ترجمہ میں شاہ صاحب نے دو نقطہ اختیار
کئے ہیں ایک یہ کہ آپ نے اس آیت کو حکم صیام
سے الگ کر دیا۔ حالانکہ صحیح بخاری میں بعض روایات
منقول ہے کہ وہ اس کو رمضان کے دنوں سے متعلق
سمجھتے تھے۔ دوسرے یہ تعلق نہ میں ضمیر منصب
فدیہ کی طرف پھری ہے جو اضافہ قبل الذکر ہے۔ جس کا
قائل علماء سلف میں سے کوئی نہیں ہے۔

اللہ اللہ! اس قدر حریت فہمیر ہے کہ کچھ پروا نہیں
کہ یہ اقوال سب کے خلاف ہے وہاں ہر ایسے لوگ
حریت پسند بزرگ کو بھی تقلید پسند حضرات اگر تقلید
کی چار دیواری میں مقید کرنے کی کوشش کریں تو
کہا جائے گا۔

فیما للعجب و ضیوعہ از ادب
مقرر یہ ہے کہ فاضل ہوری نے شاہ صاحب کا مسلک
بطور اختصار چند فقروں میں بیان لکھا ہے۔

اس کے بعد کے اختلافات کے بارے میں آپ کی پوری
مشکلات اس نظر پر کافی غور کریں۔ (الجدید)

تشی ہوئی ہے اور اس کا صحیح منشا بھی سمجھ گئے ہیں
(۳۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو وصیت فرمائی
ہے کہ مذاہب اربعہ کے دائرے سے باہر نہ نکلیں
اور چار تک ممکن جو ان میں تطبیق دیں۔
(۳۲) آپ کو اپنے طبعی رحمان یا میلان کے خلاف ان
مذاہب کی تقلید پر مامور کیا گیا۔
(۳۳) آپ کو حکم دیا گیا کہ فردی مسائل میں بھی حنفیہ
کے خلاف نہ کریں جب تک صراحتہ کسی حدیث
کی مخالفت نہ ہو۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنے ظلم و فہم سے نوازا جسکے
ذریعہ ہندوستان میں رائج حنفیت کی اصلاح
کر سکیں۔ عام حنفی علماء کے غلو سے جو اس کے
حقیقی ضد وخال قیاب گئے ہیں اسکو واضح کر سکیں
حنفیہ اور شافعیہ جس پر غفلت ہوں اس پر آپ
ضرور عمل کرتے ہیں اگر ان میں اختلاف ہو تو اس
بابت کو اختیار کرتے ہیں جس کی تائید
حدیث سے ہوتی ہو۔

(۴) آپ مجتہدین امت کی اتباع ضرور کرتے ہیں۔
متاخرین کی تحریکات جو وہ قدام کے کلام سے
کرتے ہیں یہ ضروری نہیں کہ اسے بھی آپ قبول کریں
ان نتائج میں غور کرنے سے یہ معلوم ہوا
کہ حضرت شاہ صاحب ایک فقیہ النفس خلی خیرت
ہیں۔ (دولی اللہ نمبر ۳۶)

الجدید | اگر ہم ان سب فقرات کو صحیح تسلیم کر لیں
تو کبھی شاہ صاحب کو مقلد کہنا صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ
مقلد کی تعریف میں دلیل کا عدم غلط داخل ہے۔ اور
سب تصریح امام غزالی تقلید علم کے کسی درجے میں
نہیں ہے۔ مستثنیٰ اس لئے ہم ان فقرات کو صحیح
مان کر بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ شاہ صاحب جس قول کو
پسند کرتے تھے اپنی تحقیق سے کرتے تھے۔

ان فقرات میں سے جو حنفیہ فقرہ و آئین تقلید
کیا دل خوش کن ہے کہ

شاہ صاحب کو حکم دیا گیا کہ فردی مسائل میں بھی
حنفیہ کا خلاف نہ کریں جب تک صراحتہ کسی

حدیث کی مخالفت نہ ہو۔

یہ فقرہ عجیب ذمہ داری ہے جو بہت دور اندیشی سے
لکھا گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو وہ معنی ہونے کے قابلین
تقلید کو مقرر ہے۔

کافی فوہا
وَالَّذِي يَتُوقِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّنْ لَا يَتُوقِ
رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَالِغَةُ

جو شخص غمناک و غم زدہ رفیقین کرتا ہے وہ مجھے
نہ کرنے والے سے محبوب تر ہے

حنفی مذہب میں رفیقین سنت یا مستحب نہیں ہے۔
کیونکہ ان کے نزدیک یہ فعل انعام صلوٰۃ میں سر نہیں
ہے۔ شاہ صاحب نے اپنے اس کلام ہدایت القیام
میں حنفی مذہب کے خلاف ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ کسی
حدیث کی بنا پر آپ نے اختلاف کیا ہو گا۔ وہ حدیث
حضرت ابن عمر کی ہو یا ابو حنیفہ ساعدی کی۔ پس کیا
نامہ نگاران الفرقان یا بالفاظ دیگر تبیین تقلید
تسلیم کریں گے کہ حنفیہ کا یہ مسئلہ حدیث کے خلاف ہے
صحیح جواب ہمدانی خوشی کا موجب ہو گا۔

قابل ہوری کے مقالہ کی تشریح مولوی غیر محمد صاحب
جالدھری کے قلم سے اسی رسالہ دلی اللہ نہیں
میں شائع ہوئی ہے۔ موصوف نے اپنی تشریح کا موضوع
بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تقلید کی حقیقت کے
تعلق مختصر اچھے عرض کر دیا جائے۔

چنانچہ آپ نے تقلید کی تعریف یوں نقل کی ہے۔
التقلید اتباع الإنسان فيروا بما يقول
او بفعل معتقداً للحقیقۃ من غیر نظر
الی الدلیل۔

اس کا ترجمہ آپ نے خود ہی یوں کیا ہے۔

تقلید (المطلوع میں کہتے ہیں) کسی آدمی کی کسی
دوسرے کے قول یا فعل کی محض منظرین یا عقیدہ
سے اتباع کرنا۔ ایسی اتباع جو اجتہاد و دلیل
میں غور کرنے پر مبنی نہیں۔ (ص ۳۵)

بہت اچھا! آپ کی اس تعریف سے بھی صاف ثابت

ہوتا ہے کہ تقلید کی باہت میں مسئلے کی دلیل سے
بے غلی و غلی ہے منطقی اصطلاح میں اسکو قضیہ
مشروط عام بنا کر میں کہا جائے گا کہ ہر شخص کے
زید مقلد صاحب کا ہے۔ بالکل بالکل
یعنی یہ قلعہ ہے جب تک وہ دلیل سے جاہل ہے۔
قلعہ کی اس جہالت اور بے غلی کو ملحوظ رکھ کر شاہ صاحب
کے او الفاظ پر غور کیجئے جو فاضل بخاری صاحب نے
نقل کئے ہیں۔ شاہ صاحب پر سوال درج ذیل تھا جس کا
جواب حسب بیان فاضل بخاری انہی کے الفاظ میں
درج ذیل ہے۔

سوال۔ آنکہ عمل تو در مسائل فقہیہ پر کلام مذہب ہے
مگر بقدر امکان مجمع می کلمہ در مذاہب مشہور
مثلاً صوم و صدقہ و وضو و غسل و حج و فقیہ
واقع می شود کہ ہر اہل مذاہب صحیح و انسدود
عند تعدد الحج با قوی مذاہب اندر رد و
دلیل و موافقت صریح حدیث عمل می نماید
و خدا شے تعالیٰ اس قدر علم دادہ است کہ فرق
میان ضعیف و قوی کردہ شود۔ دینی اللہ شہید

الحمد للہ! حضرت شاہ صاحب کا یہ قول حضرت
ممدوح کی ذات خاص کے متعلق فیصلہ کن ہے۔ فاضل
بخاری اور قابل جالندھری ہر دو صاحب تقلید کی
مستقل تعریف اور حضرت شاہ صاحب کے قول کو ملحوظ
رکھ کر بتائیں کہ ایسا شخص جو دلیل سے کسی بات کو
اختیار کرتا ہے جیسے کہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ
اندر دے دلیل عمل کرتا ہوں مقلد ہو سکتا ہے؟
اہل علم ناظرین! علمائے محصلین کسی شئی کی قرین

اسی طرف سے کرتے ہیں کہ اس کے مصداق معلوم
ہو سکیں۔ اسی لئے وہ تعریف کو معترف کہا کرتے ہیں
یعنی معرفت کرانے والی چیز چنانچہ اہل منطق کا قول
ہے معرفت الشئی مایقال علیہ لا فادق تصور
پس اس مسئلہ قانون کے ماتحت تقلید کی تعریف
کو ملحوظ رکھ کر شاہ صاحب کے مسلک کو جانچا جائے

شاہ صاحب کو مقلد کہنے والے حضرات تقلید کی تعریف
کو سامنے رکھ کر اس لفظ کو غور سے پڑھیں (الحمد للہ)

ہر شخص کا مسلک اس کے عقائد کے مطابق ہے کہ تقلید آپ کے خواب و خیال
میں بھی نہ آئی تھی۔ بایں ہمہ آپ کو مقلد کہا جائے تو
آپ کا عالم ادواح میں جو جوشی دوست پر شریعت سے ہونے
کے اسے واضح! مثلاً میں اسکا طرز کے ہم ہیں
ہر شعر میں جو دلیل مشیراز کا انداز
رفوت، مجتہد کو دو قسموں (مجتہد مطلق اور مجتہد فی المذاہب)
میں تقسیم کرنا متاخرین کی دل خوش کن اصطلاح ہے
جس سے ہم بحث نہیں وہ ہم بتا دیتے کہ ایسا کہنا
در قیامت لا معنی تحتہ کا مصداق ہے۔ ہاں ہم اپنے

ناظرین کو اطلاع دیتے ہیں کہ اس موضوع پر مباحثہ
رسالہ تقلید شخصی و سنی قابل ملاحظہ ہے
یہاں تک تو بحث شاہ صاحب قیس سرور کی
ذات خاص کے متعلق تھی۔ باقی رہی یہ بات کہ تقلید
شخصی جو ملک میں مروج ہے اس کی ابتدا کتب ہے؟
اس کا صحیح جواب بالاتفاق یہ ہے کہ

حسب تسلیم فاضل جالندھری دوسری صدی
ہجری کے بعد شروع ہوئی۔ (الافغان ص ۳)
جست خوب! اس سے پہلے مسلمانوں میں کیا
رداع تھا اسی تقلید غیر شخصی کا (ص ۳۴)

تقلید غیر شخصی کس کو کہتے ہیں؟ بقول شاہ صاحب
اور حسب تسلیم فاضل جالندھری کوئی شخص جس عالم
سے چاہتا توہمی پوچھ کر عمل کر لیتا مثلاً جالندھری کے
لوگ مولوی خیر محمد صاحب سے پوچھ لیتے اور دینی دا
علامہ دہلی سے پوچھ لیتے۔ غرض جو جس سے چاہتا
مسئلہ پوچھ کر عمل کر لیتا اور مفتی کی جو تحقیق ہوتی وہی بتا دیتا
فاضل جالندھری اور ان کے ہمنوا دوسرے
علماء شہداد سے اس سوال کا جواب دیں کہ یہ دو
مسلک جن میں سے پہلا مسلک وہ ہے جو پہلی دوسری
صدی میں رائج تھا۔ دوسرا مسلک وہ جو دوسری
صدی کے بعد شروع ہوا۔ ان دونوں میں سوسلف
عما لین کا مسلک کس کو کہا جائیگا؟

۱۔ شاہ خداوندی (حدیث بخاری) (الحمد للہ)
۲۔ قیامت ۵۰ لکھنے کا پتہ ۱۔ مجبور فقہاء الحدیث
امرت سر۔

بہن گفتگو کا سارا سارا اسی سوال کے جواب پر ہے
اداسے دیکھ لو جاتا رہے نگہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا
مولوی خیر محمد صاحب جالندھری نے تقلید کے
مضمون پر ایک رسالہ بھی لکھا ہے۔ جس میں بڑی
بات ہم نے یہ دیکھی ہے کہ آپ نے تقلید کا عمل
بتایا ہے۔ یعنی کن امور میں تقلید جائز ہے اور کن
امور میں ناجائز؟ آپ نے صرف مسائل اجتہاد
کو عمل تقلید قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس بار سے میں
آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

مسائل فرعیہ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ کہ جن کا
ثبوت ایسی آیات اور ایسی احادیث صحیحہ سے
صراحۃً ہے کہ جن میں بغاوت کوئی تعارض نہیں
معلوم ہوتا اور وہ کئی وجوہ کو بھی محتمل نہیں بلکہ
ان مسائل پر ان کی دلالت قطعی ہے۔ ایسے
مسائل کو منصوصہ غیر متعارضہ کہتے ہیں۔ ایسے
مسائل میں مجتہد اجتہاد نہیں کیا کرتا۔ کیونکہ
اجتہاد کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ حکم
صراحۃً منصوص نہ ہو۔ جب یہ عمل اجتہاد ہی
نہ ہوئے تو پھر ایسے مسائل میں کسی کی تقلید
کی حاجت نہ رہی۔

دوسری قسم وہ مسائل ہیں کہ جن کا ثبوت
صراحۃً کسی آیت یا حدیث صحیحہ سے نہیں پایا
جاتا یا ثبوت تو پایا جاتا ہے مگر وہ آیت یا
حدیث کئی وجوہ کی محتمل ہے یعنی ایک معنی پر
دلالت کرنے میں قطعی نہیں۔ یا وہ کسی دوسری
آیت و حدیث سے بظاہر متعارض ہے۔ ایسے
مسائل کو اجتہاد یہ اور غیر منصوصہ کہتے ہیں۔
ان کا صحیح حکم مجتہد کے اجتہاد سے معلوم ہوتا
ہے۔ چونکہ تمام جزئیات اس طرح منصوص
نہیں کہ ہر گز و نا کس بلا تکلف انکا صحیح حکم
سمجھ سکے اور ان میں اجتہاد کو دخل نہ ہو بلکہ
بہت سے مسائل اجتہاد یہ ہیں کہ جن میں اجتہاد
کی سخت ضرورت ہے۔ لہذا امت کے بعض

تقلید شخصی پر قابل رد و ثبوت ۵۔ یہ نہ غیر اجتہاد یہ

اس میں منہ نہ ڈالی وہ امور چاہتے ہیں۔
 (اول) اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے اسلام کے
 خاندان میں ایسا ہے جس کے چاہے۔ اس کا یقین ہے
 تو اسے کہہ کر سمجھتے۔ غلط کرے۔
 (۲) اس کا خاندان پر ایمان نہ ہو کسی مذہب
 یا فرقہ کے تمام تمام جوں۔ اس وقت دنیا تو علو
 ہو جائے گا کہ حد کس کی دعا قبول کرنا ہے۔ میں دعویٰ
 سے لبتا ہوں۔ دعا ہی ہی دعا قبول ہوگی۔ یہ غلط
 امر۔ اول کے تعلق عرض ہے کہ کسی ایسی
 صاحب اپنے مذہب بہت زیادہ کو چاہیں کرتے ہیں
 لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اس کے بھی شک
 نہیں۔ وہ خود ہی اسلام کی تصدیق کرتے ہیں
 تو اس کا مقابلہ کیوں کریں گے۔ لہذا آپ کے خلیفہ جتھا
 انہیں نہ جیب مرزا تیر کے مقابلہ پر بلائیں تو معقول
 بات ہو۔ براہ عنایت اس پر نظر ثانی فرما کر صحیح
 مطلب و مقصد بیان فرما دیں۔

امروم کی بابت یہ عرض ہے کہ جب خلیفہ جتھا
 نے دعا کا نہیں نہیں۔ روایا کہ وہ کس نام کی ہوگی اور
 قبولیت سے تسلیم کی جاوے گی تو یہ امر عرض ہے
 ہو کر رہا ہوگا۔ خاندان اس صورت میں کہ آپ لوگ
 صاف اور سیدھی دعا کے قبول ہونے اور صحیح نتیجہ
 برآمد ہونے پر بھی اجازت دے کر کی باتوں سے ڈال لینے
 کی کوشش فرمایا کرتے ہیں۔ مثلاً مرزا صاحب نے
 آخری فیصلہ سنو ان مولوی شہداء ائمہ صاحب کے ساتھ
 آج فیصلہ دلی دعا فرمائی اور وہ قبول ہی ہو گئی۔
 اس کا نتیجہ بھی خاطر خواہ برآمد ہوا جس میں کسی قسم کا
 شبہ باقی نہیں رہا۔ چنانچہ مذہبی دنیا قریب قریب
 سب اس سے آگاہ ہو چکی ہے۔ تاہم آپ لوگ آج تک
 انکار پر تلے ہوئے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً مختلف جیلے
 اور مہانے بناتے رہتے ہیں اس لئے اس میں کوئی
 صاف نتیجہ نہ کہی دعا ہوگی اور قبولیت کیا نشان ہوگا
 واضح رہے کہ شوقی آئندہ صاحب نے نہ
 دلدل میں جیسے دور دراز سفر کے بعد قایمان آجنگے
 انگریزوں کی تشریح کی گئی قضا پر ہے کہ انہیں

خود عباد کی تکلیف ہوئی اور بے وجہ کس جماعت کو بھی
 مشقت ہو ڈالنا ہے انہیں کی بات ہے
 ایک بات اور بھی۔ ان کے نزدیک تو اچھا ہے کہ
 خلیفہ صاحب شوقی آئندہ سے کس مہمان میں مقابلہ
 کریں گے۔ عربی قادیانہ اور انگریزی میں سے کس زبان
 کے ہیں آپ کے خلیفہ صاحب عام نہیں ہیں۔ اور شوقی
 آئندہ صاحب ان زبانوں کے علاوہ فرانسیسی اور
 ترکی وغیرہ کے بھی ماہر ہیں اور سالہ بعد نہائی مقصد
 تعلیمات بنائی (۳) اگر خلیفہ صاحب اردو میں
 رہا جائیں گے (جب کہ خاندان تفسیر نویسی کے وقت
 نادر صاحب نے غذا کیا تھا کہ میں عربی نہیں جانتا
 تو حضرت مولانا مدبر احمدیشہ نے جلد نے ارزا و شفقت
 برزگانہ اردو میں تفسیر نویسی کی اجازت مرحمت فرمادی
 تھی۔ پھر انوس کہ خلیفہ صاحب مقابلہ پر بھی نہ آئے

سید مضمون ذیل الحمد للہ ۲۷ فردی سن روہی
 سے جاری ہے۔ ساتھ آقا طایب کئی اہم امر بیان
 ہو چکے ہیں۔ آج کی خط میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کا علیہ مبارک ربیت اللہ شریف کا ذکر ہے ناظرین
 دلی خدق سے ملاحظہ فرمائیں (مدیر)
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علیہ حضرت سلیمان علیہ السلام
 کی کتاب عزل العزلات میں یوں مرقوم ہے۔
 "خیرا جوب مرید و خند ہے۔ دس ہزار
 تہذیبوں کے درمیان وہ جہنم کے کی مانند کھڑا
 ہوتا ہے۔ جس کا سر آس پاس جیسے چو کھا سونا
 جس کی زنجیریں بیچ در بیچ ہیں۔ اور کوسے کی سی
 لے آئندہ صاحب کا دس سات طرہ کے کہ تمام مقابلہ
 کم سے کم میں ہونا چاہئے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ نے
 فرمایا تھا۔ مکانا سوئی (دالحدیث)

تو شوقی آئندہ صاحب شہادہ آرہے ہیں جانتے ہوں
 ہر حال میں جیسے ہوگا۔ وہی بات ہوگی کہ
 زبان سوخ من ترکہ جیسا کہ ترکہ کے نام
 اور غلطی کے معنی سب ہو کر رہ جائیگا۔ اس خلیفہ
 صاحب کے مشورہ کر کے اس چیلنج کو خدہ ادا فرما دینا
 تاکہ غیر جانبدار لوگ بھی دلچسپی لے سکیں۔
 الحمد للہ حکیم انطاطوں کے شاگردوں میں ایک
 گروہ شرافتہ بھی تھا۔ جو کئی تعلیم حاصل نہیں کرتا
 تھا۔ بلکہ بغیر ان کے بعض مراد کے ذریعہ سے
 علم حاصل کر لیتا تھا۔ خلیفہ قادیانی اور شوقی آئندہ
 دونوں صاحب چونکہ مدعیان پیشوا ہیں۔ اس لئے
 ان کا مقابلہ شرافتہ کی طرف ہوگا۔ جہاں کا نظارہ
 یہ ہے کہ ع
 لب جند و چشم بند و گوش بند

سیرت المصطفیٰ
 (از مولانا ابوالقاسم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)
 کالی ہیں۔ اس کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند
 ہیں جو لب دیا دودھ میں نہا کے نکلتے سے
 جھٹی ہیں۔ اس کے رخسار سے پھولوں کے
 جن اند بلسان کی ابھری ہوئی کھادی کی مانند
 ہیں۔ اس کے لب سوسن ہیں۔ (باب ۵)
 آپ کا یہ علیہ اور شان حضرت سلیمان م کو کشتی حالت
 میں دکھایا گیا تھا۔ شامل ترمذی میں حضرت علی رضی
 اور دیگر صحابہ رحمہ سے اسی طرح موی ہے۔ جسے سرور
 نے بھی لاف آؤ محمد میں نقل کیا ہے۔ اور دوس
 پاک نفوس کا بوز ذکر ہے وہ فتح مکہ کے بعد کا واقعہ
 ہے۔ اس بعد آنحضرت کے ساتھ دس ہزار پاک
 نفوس تھے۔ چنانچہ غزوہ فتح مکہ کے ذکر میں تاریخ
 ابن قلدون میں مرقوم ہے۔
 وخرج مسلک علیہ وآلہ وعلیہ

مذہب اور عقیدہ کی تعلیم اور دعاوی میں مطابقت دکھائی ہے۔ قیامت کی تہذیب و تمدن

ایک گورب سواٹے اللہ کے۔
 یہود و نصاریٰ دعویٰ تو وحید کا کرتے ہیں مگر
 جناب حضرت علی علیہ السلام کو کھانا بیٹا کہتے ہیں۔
 یہی عقیدہ تو حید خداوندی کے خلاف ہے۔ کوئن حکیم
 مسیح ابن اللہ تثلیث میں تین خدا ہونے کو رد کرتا
 ہے اور ان عقائد کے ماننے والوں کو کافر اور مشرک
 کہتا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ کہتا ہے کہ ایسے عقائد والے
 نارود و رخ کے خدا ہیں۔ قرآن کہتا ہے: ۱۔ شُبْحٰنَا
 عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۚ ۲۔ اللہ پاک ہے ان کے شریک
 بنائے سے۔

اور سنئے: ۱۔ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا
 تَبٰرَکَ ۚ اَبْلٰی عِندَ ذٰلِکَ مُکْرَمُوْنَ ۚ ۲۔ دیکھ۔ ع۔
 ترجمہ کہتے ہیں رحمن نے کر لیا کوئی بیٹا۔ وہ اس
 لائق نہیں لیکن وہ ہند سے ہیں جن کو عورت
 دی ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ الانبیاء ۲۱
 یہودی حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں مگر خدا نے
 فرمایا سورہ اخلاص میں کہ نہ اس نے کسی کو بنا اور
 نہ وہ کسی سے بنا گیا یعنی کی مثال ایسی ہے جیسے
 حضرت آدم کو بنیماں باپ کے پیدا کیا۔ پس قیامت
 کے دن اللہ تعالیٰ کہیگا: ۱۔
 ۱۔ اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی ابن مریم کہہ ائت
 کُنْتَ لِلنَّاسِ اٰیٰتٍ مِّنْیَ وَفِیْ ذٰلِکَ اٰیٰتٍ مِّنْہِ
 مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ (سورہ مائدہ ۱۱۷)

ترجمہ: اور جب ہو چکا اللہ اس عیسیٰ مریم کے بیٹے
 تو نے کہا لوگوں کو کہ طیراؤ مجھ کو اور میری ماں
 کو دیکھو دوسو اٹے اللہ کے تو حضرت عیسیٰ جواب
 دیں گے اے اللہ تو پاک ہے مجھ کو نہیں بن آنا
 کہ کہوں جو مجھ کو نہیں پہنچتا اگر میں نے یہ کہا ہوگا
 تو مجھ کو علم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے بی میں
 ہے اور میں نہیں جانتا جو میرے بی میں ہے
 برحق تو یہی بت جانتا ہے پس بایں
 پس اس وقت یہ عیسیٰ جھوٹے ہو جائیگے۔ کیونکہ یہی
 علیہ السلام نے تو فرمایا نہیں ہے کہ تم مجھ کو اور میری
 ماں کو عبادت ماثو میں یہ ایک بہت بڑا دھوکا کھایا ہے

کاش کہ اب بھی عیسائی صاحبان فرقوں پر ایمان لائیں
 لہذا آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں تو
 ان کے لئے خدا کی رحمت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اب
 ایک حدیث رسول بھی سن لیجئے۔ ابہرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشکوٰۃ کتاب الایمان
 شریعت چار ہے: ۱۔ شریعت محمدیہ ۲۔ شریعت
 شریعت محمدیہ ۳۔ شریعت محمدیہ ۴۔ شریعت محمدیہ

ز

(از قلم حافظ عبد اللہ صاحب کرونلی۔ مہتمم مداس)

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مذہب
 اس چیز کا پھوڑنا ہے جو آخرت میں نفع دینے والی
 نہ ہو۔ اور امام غزالی نے کہا ہے کہ دنیا سے انقطاع
 اس وجہ سے ہو کہ آدمی اس کا انقلاب و بے ثباتی
 سمجھ کر اس سے کنارہ کش ہو جائے تو مذہب ہے۔
 حقیقت میں دنیا و اس کی چیزیں فانی ہیں۔
 رہ العزت نے دنیا کی مثال اپنے کلام پاک میں
 پانی سے دی ہے جیسا کہ فرماتا ہے: ۱۔

۱۔ اِنَّمَا مِثْلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنٰهُ
 مِنَ السَّمَاءِ فَاِخْتَلَطَ بِهٖ نَجَسٌ ۚ ۲۔ اِنْ مِّنْ مِّثْلِ
 النّٰسِ وَاِنْ لِّفَعْلَامُ خَشٰۤی اِذَا اُخْذَتْ
 اَلْاَرْضُ مِنْ زُخْرُفِہَا وَاِزْیٰتٌ وَّلٰطِفٌ اَفْهَلُہَا
 اَلْہٰمُ قَادِرٌ عَلَیْہَا اَنَّا هَا اَمْرًا مَّا نَعْلَمُ
 اَنَّا نَعْمًا لِّجَعْلِنَا ہَا حَمِیْمًا ۚ ۳۔ اِنْ لِّمَنۡ لَّدُنَّ
 اَلْاَمْسِ نَدَ اِلَکَ نَفْعٌ مِّنَ الْاٰیٰتِ لَعَلَّہُمْ
 یَنْفَعُوْنَ ۚ ۴۔ (دک - ع ۱)

سوائے اس کے نہیں کہ دنیاوی زندگی کی
 مثال اس پانی کے مانند ہے جسے ہم نے آسمان سے
 برسایا پھر اس کے ساتھ زمین کی وہ پیداوار جسے آدمی
 اور چوپائے کھاتے ہیں مل گئی۔ یہاں تک کہ جب
 زمین نے (دہری اگا کر) اپنی آرایش کر لی اور خوب
 آراستہ ہو گئی اور وہاں کے رہنے والے یہ سمجھے کہ
 بے شک وہ اس دست نفع حاصل کرنے پر قادر رکھے
 ہیں (چانک) ہمارا حکم وہاں دن کو ایادت کو آگیا
 اور ہم نے اسے کئی جوں کی کھیتی دیکھ مائید ہوا

مکہ میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی
 قسم جس کے فیض میں محمد کی جان ہے کہ جس یہودی
 یا نصرانی نے میری پیغمبری کی آمادہ نہیں لی ہے مجھ سے
 مر گیا اور میری رسالت اور میری بلانی ہوئی شریعت پر
 ایمان نہ لایا تو وہ ضرور مردود و بدخوش میں ہوگا غلط

شریعت چار ہے: ۱۔ شریعت محمدیہ ۲۔ شریعت محمدیہ ۳۔ شریعت محمدیہ ۴۔ شریعت محمدیہ

کر دیا گویا نہ وہ کل دیہاں، مٹی ہی نہیں۔ اسی طرح
 ہم ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں (اپنی زندگی
 کی) نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔
 اس۔ ۱۔ بہاد کہ میں مالک حقیقی نے دنیا کو
 ناپائدار بتلایا ہے جس طرح پانی زمین پر برساتا ہے
 اور اس سے زمین سے کھیتی وغیرہ پیدا ہوتی ہے اور
 کسان بہت خوش ہو جاتے ہیں کہ یکجہتی اب تیسرا
 ہو جائے گی ہم اس کو کھائیں گے، تاکہ ان آسمان سے
 کوئی بلا آجاتی ہے اور وہ کھیتی نیست و نابود ہو کر رہ
 جاتی ہے اور کسانوں کی امیدیں حسرت سے بدل جاتی
 ہیں۔ اسی طرح انسان کا حال ہے کہ غلط پانی کے
 مانند ہے اور رجم زمین کے جیسا۔ غلط جب دم میں
 قرار پاتا ہے تو آدمی پیدا ہوتا ہے۔ جھوٹے سے بڑا
 ہوتا ہے۔ انگلیں اور خواہشیں اپنے دل میں کرنا
 کہ تاکہ ان موت کے تقارے کی آواز سنائی دیتی ہے
 سب انگلیں و خواہشیں اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔
 بعضوں نے یوں کہا ہے کہ روح پانی کی طرح
 آسمان سے اترتی ہے بدن اس سے مل کر خوب جھٹکا
 ہے۔ جب جوالی برآتا ہے علم و ہنر کی کتاب ہے امید ہوئی
 ہے کہ چند روزی کر مڑے اور ان کے بیکار ہو کر
 کاچو ہتر ہو جاتا ہے اور ساری امیدیں خاک میں مل
 جاتی ہیں۔

دنیا کے دل و اسباب کا کچھ بھی حال ہے کہ کوئی
 پانی پانی جڑ جاتا ہے اس میں سے نہ کوئی دن والا
 ہو کر غیش سے زندگی بسر کرے۔ اور یہ ہم تاجہ کہیں

ولی اللہ (سورہ زمر) انعام و برکت میں تیمیہ ۷۔ ولی اللہ کی بیان اسلامی تعلیمات میں ہر چیز پر چارچند

اصحاب خیر تو جمع فرمائیں | مذکورہ جاسائیں کے ساتھ
ابھی طرح فتنے سے اغیار جادی برنا ہے۔ آپ عرض
دست کرم کہ جنبش دیکر ان غریب کی دلی دعا میں ہیں۔
مولانا محمد صاحب دہلوی مرحوم کی وفات پر
مولوی ابوالحسن صاحب بکلی، جناب شاکر صاحب
گیادی اور نسیم صاحبہ آجی نے تعزیتی مجلسیں اقامت

یہ سوال کہ امیر کے لئے مادی طاقت شرط ہے یا نہیں؟ اس پر مصنف نے کافی بحث کر کے ثابت کیا ہے کہ امیر کے لئے مادی طاقت شرط نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں اس میں تفصیل ہے۔ یعنی جس غرض کے لئے امیر بنایا جائے اسی غرض میں اس کی مارت محدود رہیگی۔ رسالہ بنا بہت مفید ہے۔ مسلمانوں کو اس کا پڑھنا بلکہ اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ ان کا تشقت اور تفرق دور رہ جائے۔ مشکل یہ ہے کہ بعض حلقوں میں منہ امارت کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔ بعض حلقوں میں اہل نااہل میں تفریق کی جاتی اور بعض لوگ اس کو پہری وراثت سمجھتے ہیں غرض مسلمانوں کی فطرت شعاری سے منہ امارت جو بہت ضروری مسئلہ تھا اس مصرع کا مصباح بن گیا ہے۔ شہ پریشانی خواہ من از کثرت تعبیر۔
خدا مولوی عبدالصمد صاحب مصنف کتاب کو جزا فرمادے۔ بلحاظ لاگت لکھائی چھپائی اور کاغذ و چھرا چھاپا ہے۔ قیمت ۱۳ علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ:-
دفتر امارت شرعیہ جھلاری ضلع پٹنہ صوبہ بہار۔
دعائے صحت احافظ عبدالرحیم صاحب مرحوم و معذور تاجر بدن پورہ بنارس کے داماد امدان کی بیوی غلیل ہیں اور لکھنؤ میں بغرض علاج عظیم میں ناظرین دونوں مریضوں کے لئے دعائے صحت فرمادیں۔
اللہ تعالیٰ دونوں کو جلد صحت یاب کر کے بحیرت تما

برم جو حیدر قائم کرنے کے لئے افریقہ سے آگاہ ہونے کے لئے مبینی اشتہار و فریادے مفت حاصل کریں۔ (نمبر الجدیث امرت سر)

... ..

ملکی مطلق

بدلتی ہوئی دنیا

آج جس تیزی سے دنیا کے حالات بدل رہے ہیں۔ پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔ جو انقلاب پہلے برسوں میں ہونا مشکل تھا آج دونوں میں جوڑ ہے۔ غمقرہ دنیا میں ایک بڑا انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ یہ انقلاب اہل دنیا کے حق میں مفید ہو گا یا مضر؟ سروسست اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

إِنَّا لَنَذِيرٌ لَّكَ يَوْمَ أَصْرًا إِذْ يَبْعَثُ فِي الْأَرْضِ نَفَاثًا كَثِيرًا ۖ فَسَوْفَ نَأْتِيكُم بِغَمٍّ مِّن دُونِ غَمِّ هَٰذَا وَلَٰكِن لَّا تُدْرِكُهُ الْبَصَرُ غَمًّا هَٰذَا ۖ فَمَن يُدْرِيكُ غَمَّ هَٰذَا ۚ

متحاب فریقین (برطانیہ اور جرمنی) میں سے
ہر ایک دنیا میں ایک نیا نظام حکومت قائم کرنے کا
دعویٰ ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کا کہنا ہے کہ ہم اس جنگ کے
بعد دنیا میں ایک ایسا عادلانہ نظام حکومت قائم کریں گے
جس میں ہر ایک ملک بلکہ ہر ایک قوم کو آزادی اور
مساوات کی زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اُدھر
محور می طاقتوں (جرمنی، اٹلی اور جاپان) نے بھی یہی
دعویٰ کیا ہے کہ جرمنی اور اٹلی یورپ میں نیا نظام
قائم کریں گے اور جاپان کی قیادت میں ایشیا میں نیا
نظام معرض وجود میں آئے گا۔ ان دو آوازوں کے
علاوہ تیسری آواز قدرت کاملہ کی بھی ہے۔ جیسے الفاظ
یہ ہیں: وَ یُرِیدُ اَنْ یَّمُنَّ اَسْتَغْنِیَ
لی آواز من و یجھا یسہ ائمۃ رنجعلکم

النَّوَارِثِينَ (پ-ع ۴)

اس ہفتے جو نئے واقعات رونما ہوئے ہیں۔
ان میں سے چند اہم واقعات درج ذیل ہیں :-
اول برطانوی فوج بھارتی سے پیچھے ہٹ گئی ہے۔
اور پانی کے وقت انہوں نے سالن جنگ کے
ذخروں کو تباہ کر دیا تاکہ دشمن کے ہاتھ نہ لگ سکیں۔

ناظرین کو معلوم ہو گا کہ افغانی مجبور دوم کے ساحل پر شمالی افریقہ (لیبیا) میں ایک اہم اطالوی بندرگاہ ہے۔ اٹلی سے لیبیا میں کنگ پہنچنے کے لئے یہ بندرگاہ بہت مفید ہے۔ شمالی افریقہ میں جرمن فوج کی آمد تعجب خیز نہیں ہے۔ کیونکہ اٹلی کے جوہرہ سسلی کے مروائی اوٹے (جن پر آج کل جرمن فوج کا قبضہ ہے) شمالی افریقہ کے ساحل سے صرف ستر میل کے فاصلہ پر ہیں۔ برطانوی افسروں کا کہنا ہے کہ ہم نے دو برس خادوں کے حالات ملحوظ رکھ کر یہ پسپائی مصلحتاً اختیار کی ہے اور ہم بہت پہلے یہ ارادہ کر چکے تھے۔ اس حادثے کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ دشمن فوج کی پیش قدمی روک دی گئی ہے۔ ناظرین کو یاد ہو گا کہ افغانی وہی مقام ہے جس کی فتح پر سکونوں کالجوں میں خوشی کی تعطیل کی گئی۔ آج اسی کی بابت یہ خبر آئی ہے کہ یہ اہم بندرگاہ برطانیہ کے قبضہ سے نکل گئی ہے۔ یہ امر کوئی تعجب چیز یا حوصلہ شکن نہیں ہے۔ عرب کی جنگی اصطلاحات میں "الحرب بحال" ایک پر معنی فقرہ ہے جو اس قسم کے واقعات پر صادق آتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جنگ کنوئیں کے ڈول کی طرح ہے جو کبھی کسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور کبھی کسی کے مطلب میں ہے کہ ابتدائی دور میں فتوحات تبدیل ہوتی رہتی ہیں انجام جس کے حق میں بہتر ہو وہی کامیاب ہوتا ہے دوسرا واقعہ یہ ہے کہ عراق میں بغاوت ہو گئی ہے اور تمام سرکاری دفاتروں پر باغیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ تازہ اطلاع کے مطابق وہاں نئی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ معلوم نہیں یہ بغاوت کس کی وجہ سے ہوئی ہے۔ عراقی بغاوت کی اگر کچھ اصلیت ہے تو یہ خلافت عثمانیہ کی بغاوت کے مشابہ ہوگی۔ ایا ہوا بھی کرتا ہے۔ اس کو اسلامی تاریخ کی اصطلاح میں انقلاب کہا جاتا ہے۔ اس کا اثر صرف آنا ہوتا ہے کہ چند وزراء مدظل کئے جاتے ہیں اور ان کی جگہ چند نئے وزیر مقرر ہو جاتے ہیں۔ خدا انجام بخیر کرے تیسرا واقعہ ایسے ہی شام کے متعلق جو فرانس کے ماتحت ہے۔ تشویش انگیز خبریں آ رہی ہیں کہ کوئٹہ

حکومت کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں۔ اب خبر آئی ہے کہ وہاں بھی نظم و نسق میں تبدیلی چھکرنی ہوگی قائم ہوگئی ہے۔ شام کی حکومت میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کی مثال، ہندوستان میں اصلاحات جدید کی سی ہے کہ حکومت میں چند تبدیلیاں ہوگئی ہیں۔ وٹا اصل حکومت انگریزوں کی ہے۔ اسی طرح شام کی حکومت میں اگر کچھ تبدیلیاں ہوئی ہیں تو یہ قابل توجہ نہیں کیونکہ فرانس کی اصل حکومت قائم ہے۔

حاذ مشرقی افریقہ | مشرقی افریقہ میں برطانوی صومالی لینڈ اور اطالوی صومالی لینڈ پر برطانیہ کا قبضہ مکمل ہو چکا ہے۔ اریٹریا اور حبشہ میں بھی کچھ علاقہ پائی ہے۔ اریٹریا میں قرین کا اہم مورچہ فتح کرنے کے بعد برطانوی فوج نے اس ملک کا صدر مقام اسمرہ بھی لے لیا ہے۔ حالانکہ قرین اور اسمرہ کا درمیانی علاقہ مہاشی ہے۔ جہاں فوجی نقل و حرکت بہت مشکل ہے خود اسمرہ سلطنت سمندری آٹھ ہزار فٹ بلند ہے۔ اب برطانوی فوج کی منزل مقصود مصتوع (مسوا) ہے جو بحیرہ قلزم کے ساحل پر اٹلی کی اہم بندرگاہ ہے اور جو اسمرہ سے پچھتر میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ شہر اگر فتح ہو گیا تو اریٹریا کا پورا علاقہ برطانوی تسلط میں آجائے گا بنو ہریرہ کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے اس کی حفاظت کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

جیشہ میں برطانیہ اور شاہ جیشہ کی فوجیں مل کر
اٹھائیں فوج کا مقابلہ کر رہی ہیں اور سوائے اہل
کے جو جیشہ کا پایہ تخت ہے قریب تمام اہم مقامات پر
قابض ہو چکی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ادیس ابابا کے
اور دیگر ایک خندق ہے جس میں دریا بہتا ہے، اسی لئے
اس کی تعمیر میں مٹی دیر ہو گئی۔ امید کی جاتی ہے
کہ برطانیہ کی فوج جوائی دستوں کی امداد سے اس
مشکل پر قابو پا لے گی۔ خصوصاً اس حالت میں کہ
تین چار اطراف سے اس شہر کو محاصروں نے اپنے کی
گوشش بنا رہی ہے۔ برطانیہ کے ذمہ دار افسروں نے
اعلان کر دیا ہے کہ ہم ملک جیشہ راہے سینیا کو فتح
کر کے انکے اہل و عیال سابق شاہ جیشہ کے حوالے کر دیں گے

میں پکا ہے جی کے پاسے حالات - ہر حصہ - فی جلد ۱۳۰ - بیٹوں جلد میں ۱۲ - بیچر الجھڑیا اور سر

عرب کا پانڈہ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوز گھری ایک غیر مسلم کے قلم - قیامت کا پانڈہ - محمد امجدی

ایک ایسا ہی حکمت میں نے جرمی کے ساتھ معاہدہ کیا تھا۔ مگر وہ فتنہ کر رہی تھی ہے اور اس کی جگہ ایک نئی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ اور اس بادشاہ پیٹر جو نابالغ کی وجہ سے ابھی تک تخت نشین نہیں ہوئے تھے چھ ماہ پہلے ہی بادشاہ بنا دیئے گئے ہیں اور انہوں نے نئی وزارت بھی مرتب کر لی ہے جو کہ جرمی کے لئے تقسیم تم کرنے کو تیار نہیں ہے۔ اس لئے حکومت جرمی پر دباؤ ڈال رہی ہے۔ یہاں تک مضمون لکھنے کے بعد تجربہ کر کے جرمی نے یونان اور یوگوسلاویہ دونوں ملکوں پر بیک وقت حملہ کر دیا۔ یہ حملہ ۱۰ اپریل کو بھیج کے وقت کیا گیا جس کی کسی قدر تفصیل اخبار پڑھنا ہے۔

لندن ۱۰۶ اپریل جرمی فوجوں نے آئیں صبح یوگوسلاویہ اور یونان پر حملہ کر دیا۔ جرمی نے یوگوسلاویہ اور یونان کو جو لوٹ دیا ہے اس کی نقل طبر ملکی اخبارات کے نمائندوں کے سامنے ٹھہ کر سنائی گئی۔ اخباری نمائندوں کو ساڑھے ۶ بجے کے قریب دہلیم سٹریٹ بلایا گیا۔ جبکہ بن ٹراپ نے انہیں جرمی کے فیصلہ سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد اس نے دفتر خارجہ کے پریس افسر کو کہا کہ وہ یہ نوٹ پڑھ کر سنائے۔ یہ نوٹ بہت طویل ہے اور اس میں آغاز جنگ سے لیکر اب تک کے تمام واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس میں یہ ظاہر کیا گیا کہ جرمی پر جنگ ٹھوس گئی۔ جبکہ برطانیہ اور فرانس نے اس کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ اس میں اس امر پر نعرہ دیا گیا ہے کہ جرمی جنگ کو صرف فریقین جنگ کے مالک تک محدود رکھنا چاہتا ہے۔ اور وہ بلقان کو خاص طور پر جنگ کے میدان کو الگ رکھنا چاہتا ہے۔ نوٹ میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی کہ جب ۱۹۱۴ء میں جنگ چھڑی تو یونان نے عملی طور پر اپنی غیر جانبداری کو ترک کر دیا۔ پہلے پہل تو اس نے پوشیدہ طور پر اسے ترک کیا۔ لیکن بعد میں وہ علانیہ جرمی کے دشمنوں اور خاص کر انگریزوں کے ساتھ مل گیا۔ اس کے بعد کئی مثالیں بتائی گئی ہیں کہ کس طرح یونان جرمی کے

خلاف سازش کرتا رہا ہے۔ آج ہٹلر نے نازی فوجوں کے نام ایک پیغام دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ یوگوسلاویہ کی سرزمین میں جرمی کے خلاف سازشیں جو رہی ہیں۔ اور ہم اس وقت تک جنگ جاری رکھیں گے جب تک کہ یوگوسلاویہ کو سازشیوں اور شرابیوں سے پاک و صاف نہ کر دیا جائے گا۔ اس میں ہٹلر نے برطانیہ پر جنگ پسندی کا الزام لگایا ہے۔

چنانچہ یوگوسلاویہ سے آمد اطلاعات منظر میں کہ جرمی نے اپنی کمانڈ پر کوشش کر رہا ہے کہ یوگوسلاویہ کو درمیان میں کاٹ دیا جائے۔ تاحال جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ جرمی فوج کے ۵۴ ہزار سپاہی رومانیہ سے یوگوسلاویہ پر حملہ کر رہے ہیں اور بلغاریہ کی طرف جانے کی کوشش کر رہے ہیں ۵۴ ہزار مشینی دستے ہنگری سے یوگوسلاویہ پر حملہ آور ہو کر بلغاریہ کی طرف جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہنگری سے ۲۰ ہزار کے قریب پیدل فوج بھی اسی طرف جاری ہے۔ آسٹریا کی سرحد سے ۲۱۶۰۰ اور ۲۰۰۰۰ کے دیان جرمی فوجیں حملہ آور ہیں اور شہر زگیرب کی طرف جانے کی کوشش میں ہیں۔ جرمی نے اپنی کمانڈ کا ایک اعلان منظر پر ہے کہ برطانیہ کی بری فوجیں یونان سے شمال کی جانب بڑھ رہی تھیں اور یوگوسلاویہ کی لام بند فوجوں سے مل چکی تھیں۔ یہ اطلاعات پاکر جرمی فوجوں نے جوابی حملہ شروع کر دیا اور کئی مقامات پر یونان اور سربیا کی سرحدیں پار کر گئیں۔ علاوہ بریں جرمی ایروفرس کے مضبوط دستوں نے بلغاریہ کے قلعہ پر حملہ کیا اور ہار کون نیر فوجی اڈوں کو تباہ کر دیا۔

اس کے ساتھ ہی اٹلی کے بمبار ہوائی جہازوں نے جنوبی یوگوسلاویہ کے فوجی اڈوں پر کامیابی سے حملے کئے۔ حکومت اٹلی نے سرکاری طور پر آج شام اعلان کیا ہے کہ حکومت نے یوگوسلاویہ پر حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے یہ بتانے کے بعد کہ اٹلی کو یوگوسلاویہ کے خلاف کیا کیا شکایات ہیں۔ اعلان میں درج ہے کہ ان حالات کے مد نظر اطالوی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ جرمی کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہوئے اپنی بحری۔ بری اور

ہوائی فوجوں کو میدان میں لائے۔

یونان اور یوگوسلاویہ میں جرمی کے حملے کے بعد یہ بیان کی جا رہی ہے کہ دونوں ممالک برطانیہ سے جرمی کے خلاف تعاون کر رہے تھے جرمی کے پاس ایسے دستاویز ہیں جن سے یہ بات ثابت کی جاسکتی ہے۔

جرمنوں نے یونان پر بھی یہ الزام لگایا ہے کہ اس کے علاقہ میں ساڑھے تین اور چار لاکھ کے درمیان برطانوی سپاہی خفیہ طور پر گھس چکے ہیں۔ اس کے علاوہ بلوکی بیڑے کے یونانی بیڑے سے دو ستانہ قطعات ہیں غیر جانبدار ملکوں سے آنے والی اطلاعات منظر میں کہ اس وقت بلغاریہ کی تیس لاکھ فوج بھی جرمی سے تعاون کر رہی ہے۔ جرمی کے گیارہ ڈویژن واما مواد دی عبور کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ہنگری بھی خنقریب ہی یوگوسلاویہ اور یونان کے خلاف اعلان کر دینا۔ جرمی فوجیں یوگوسلاویہ اور یونان کی سرحد کو پار کر چکی ہیں۔

بلغاریہ سے آمد اطلاعات سے ظاہر ہے کہ بلغاریہ پر آج دو مرتبہ ہوائی حملہ کیا گیا۔ اور کئی مقامات پر زبردست آگ لگ گئی۔ جرمی فوجوں نے کئی مقامات پر یونانی اور سربین سرحدیں پار کر لی ہیں۔ یوگوسلاویہ گورنمنٹ نے بلغاریہ کو کھلا شہر اعلان کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ مرتبہ جرمی ہوائی جہازوں نے اس پر حملہ کیا۔ اس کی وجہ جرمی حلقوں میں یہ بتائی جا رہی ہے کہ بلغاریہ ایک طرح سے یوگوسلاویہ کی چھاؤنی بنا رہا تھا۔ اس لئے لازمی تھا کہ اس کے ہوائی اڈوں اور بیرکوں کو تباہ کیا جائے۔ بلغاریہ کے ریلوے سٹیشن پر بھی شدید بمباری کی گئی۔ اطالوی ہوائی جہازوں نے بھی وکسٹی یوگوسلاویہ پر بمباری کی

لندن ۱۰۶ اپریل۔ جرمی ریڈیو نے افلاق کیا ہے کہ یونان اور جرمی کے درمیان بحیرہ ایجیئن نیر مشرقی بحیرہ روم جنگ زدہ رہے ہیں بغیر جانبدار جہازوں کو چاہئے کہ وہ ترکی کے ساحلوں کے ساتھ ساتھ ہی سفر کریں۔ دہرناپ احمد۔ اپریل ۱۹۱۷ء

شبابی

جسمانی اور دماغی طاقت کا سرچشمہ

دل کو تقویت پہنچاتی ہے

بھوک لگاتی ہے

تازہ اور زندہ خون پیدا کرتی ہے

جگر کے فعل کو بیدار کرتی ہے

طبعیت باہ کو دُور کرتی ہے

غشی، جھوٹ اور عصب کو جڑ سے اکھاڑتی ہے

جنون و حشمت اور بے حسی کو ازالہ کرتی ہے

نکاح اور افسردگی کا خاتمہ کرتی ہے

قبل از وقت بڑھاپے سے بچاتی ہے

حافظے کو تیز کرتی ہے

اعضائے رئیسہ کو قدرت بخشی ہے

دماغ کو بے حد ذہین بناتی ہے

فعل مضمر کو درست کرتی ہے

بدن کو فولاد کی طرح مضبوط بناتی ہے

نزلہ، زکام اور منہ کی بدبو کو رفع کرتی ہے

تمام جسم میں حسی کی لہر دوڑا دیتی ہے

دماغ طاقت جو انہی کیلئے جوڑتی ہے

قیمت فی شیشی (3/8) ہے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ: انڈین میڈیکل کمپنی امرتسر

نواب وحید الزمان صاحب کی مشہور تصنیف

”تہذیب القرآن“

نواب وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم کا یہ مشہور و معروف تصنیف ہے جس میں قرآن مجید کی آیات کی یکجا باب بندی کر دی ہے۔ ترجمہ اردو ساتھ ہے۔ واعظوں کے لئے نادر تحفہ ہے۔ ضرورتاً ملے گا۔ چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت بارہ روپے محصول ڈاک علیحدہ۔ ملنے کا پتہ: نیچر و نثر الحمد للہ امرتسر

قیمت فی شیشی (3/8) ہے علاوہ محصول ڈاک

مصدقہ علامہ اہل حدیث دہلوی صاحبان الحمد للہ علاوہ انہیں روزانہ تازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سس ودفق۔ دماغ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گرہ اور شامہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہوا ان کیلئے کبیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بجا آتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ موہرت۔ بچہ پورے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ فصدیہ السمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہوسم میل سماں بھوتی ہے۔ ایک چھٹا کتبہ ۱۰ سال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی شیشی ۱ روپہ ۱۰ کھانسی کیلئے کافی ہے۔ عذرا۔ آریہ پاؤں لکڑی۔ پاؤں بھرے۔ مع محصول ڈاک۔ مالک غیر ضرور محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ امانی ہر ماہ سے ایک پاؤں کی قیمت مع محصول ڈاک لکڑی۔ چنگی بذریمہ منی اور زرنہ ہی ایک پاؤں سے رمانہ کی جائے گی اور نہ ہی بذریمہ دی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالحمید صاحب جگمگل۔ ہم دین مرتبہ سے مومیائی ملکا چکے ہیں۔ بہت فائدہ ہوا۔ اب چھٹا کتبہ اور بھیج دیجئے۔ ۱۹ فروری ۱۹۹۱ء جناب میر صاحب اگر اسٹورکس موتہاری۔ قبل مدد فائدہ آپ سے مومیائی ملکاوائی۔ موصد کو بخل شد بہت فائدہ ہے۔ ہر بائی کر کے ایک چھٹا کتبہ جسلہ ارسال فرمائیں۔ ۲۰ فروری ۱۹۹۱ء جناب محمد صدیق صاحب فقور۔ اپنے احباب سے آپ کی مومیائی کی بہت تعریف سنی ہے۔ ایک چھٹا کتبہ بھیجے ہی ارسال فرمائیں۔ ۲۰ فروری ۱۹۹۱ء ملکاوائی کا پتہ: حکیم محمد سردار خان پور و نثر دی میڈیکل کمپنی امرتسر

درود اور مومیائی ملکاوائی اور ہر ماہ سے ایک پاؤں کی قیمت مع محصول ڈاک لکڑی۔ چنگی بذریمہ منی اور زرنہ ہی ایک پاؤں سے رمانہ کی جائے گی اور نہ ہی بذریمہ دی پی۔

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب کے ممبرانہ

فائدہ نہ پالیں سال سے میرے کے مرے وادیا دلی
مزاروں مرضیوں پر استمال کرنے سے مفید پاکر شہر کے
ہیں۔ ایسے ایسے مایوس مرضی قیاب ہوئے جن کے مت
پانے کی امید نہ تھی۔ کثرتِ قدر و ان اخبارِ اہلِ حدیث بھی
آریب تیس سال سے ملواتے اور استمال میں کہتے ہیں
جانا۔ پہلی۔ ناخونہ غصہ بصارت۔ مگر کے گزراؤ (س)،
نور۔ دھکا۔ گوا بخنی۔ ناخونہ وغیرہ روز کے استمال
سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اکیر کا حکم کہتے ہیں۔

۱۱) جندوستانی میرے گھر میں آیا قسم فاس ایکڑ پر لے لیا
۱۲) میرے دو گیکر بیش قیمت ادویات کا مرکب جو
مرہہ قسم یا غرو میں لے لیا۔

(۳) میرے دلچسپ و تیز فکریں کہیں کہیں سے آتی ہیں۔
(۴) عرق خیز و سیلابی مریض پرانی موتیا بند زخم جسم
زہریلے دانے خارش چشم کو نہایت مفید ہے۔ موتیا بند
اسکے استعمال کو بالکل تھپتھپ تو نہیں ہو جاتا ہے۔ لیکن نگین
نہانے سے، اگر نہانے کی ہی حاجت نہیں ہوتی معمولی

روزی سے تاحیات کام جاری رہ سکتا ہے۔ قیمت ۵ فی شیٹی
(۵) عرق میرہ و نفورہ مرکب ۱۰۔ آشوب چشم، گہری سرنی،
ورم، تپن، دکن، کشک، ٹیس کے واسطے نہایت

نزد سے قیمت فی شیشی (دو روپیہ و ۵۰) قیمت
(۶) : سو کنکنا کیوڑ مہن سو کنکنا سے شاید ہی کوئی خوش
گھبرا یا ہوگا جس میں کوئی بچہ مبتلا نہ ہوا ہو۔ صرف
ایک شیشی کے استعمال سے بچے اچھے ہو کر مرنے یا مارے
ہو جاتے ہیں۔ ہزاروں بچے صحت یاب ہو چکے ہیں قیمت
فی شیشی ایک روپیہ (۱۰)

(۶) لڑنا اسی فنک۔ مرقعہ کے موسم، طہرہ ہا کے بخار۔

بارہ۔ جوڑی۔ تپ لڑہ۔ تھلہ دی چوتھیا۔ باری کے غبار
 کا علمی زور ہے خطا علاج ہے۔ صفت ایک شیشی کے صحت
 یوں بانڈ ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی
 نوٹ۔ صرف ڈاک وغیرہ ذمہ خریدار صاحب ہو گا۔
 منگوانے کا پتہ۔ ڈاکٹر سلسلی برادر س
 محترمہ اودھ فارمی بشہر ایزد پوری۔ اودھ

تفسیر واضح البیان در رد زبان از مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی قیمت ہے پتہ: نجرا الجدیث

مراد آباد میں مردہ زندہ ہو گیا

میں ساگر ام ساکن مراد آباد پانچ سال سے سستی۔ کمزوری۔ ناطاتی۔ مردوں کی پوشیدہ امراض وغیرہ میں مبتلا تھا۔ علاج کئے فائدہ نہ ہوا۔ آخر حکیم ڈاکٹر دوست محمد خان کی مشہور عالم دوا مردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت دیا۔ مشورہ چالیں گویاں خود کی ادھ شیشی طلاء کے استعمال سے ایسا ناکھتا ہوں کہ مجھے سب مند رجہ بالا امراض سے بالکل آمام ہو کر گویا میں مردہ سے زندہ ہو گیا۔ معافی بہت ہی عمدہ اور سادہ طاقت ہے۔ سوچو لوگ میری طرح سے مند رجہ بالا امراض میں مبتلا ہیں اور یا دوس ہو چکے ہیں وہ ضرور ہی مردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت کا استعمال کر کے دوبارہ زندہ ہوں گے۔

مصابان! مردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت دیا۔ کمزوری۔ ناطاتی۔ کمی قوت۔ مردوں کے پوشیدہ امراض۔ درد کمر قبض۔ کثرت بول۔ دیر یا بیطیس۔ کمزوری عمدہ سلاہ تولید کا پتلا پن۔ بچوں کی کمزوری۔ لادری۔ کمزوری دل، صاغ، بکھر، کمی خون، سرعت..... وغیرہ وغیرہ کی داخلی خارجی شرطیہ عکلیہ جواب دہ فطریہ زود اثر دوا ہے۔ ہزاروں لوگوں کو آرام ہوا ہے۔ ہر موسم ہر طبیعت ہر عمر ہر ملک میں یکساں مفید۔ لاجواب ہے۔ نظر ہے۔ دنیا بھر کی کوئی مقوی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ ایسی لاجواب دوا سے ضرور فائدہ اٹھائیں اور آج ہی بکس اکیس طاقت منگوائیں۔ اگر آمام نہ ہو تو قوت واپس ہوگی۔ تبت مردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیس طاقت مبلغ ۱۸ روپیہ مگر ۱۸ اپریل ۱۹۳۱ء تک ۱۱ روپیہ سے بچے رعایتی پتہ۔ حکیم ڈاکٹر مولوی دوست محمد خان (خان دانی) ڈاک خانہ اٹھ مریض ہو شیا پور پنجاب

اول سے آخر تک دھننے

ہمارے مطب دوا خانہ دار الشفاء رحمانی عرصہ تیس سال سے مختلف مقامات میں خلق خدا کی خدمت کرتا رہا ہے اور کر رہا ہے۔ جن کے سرپرست شہرہ آفاق حضرت علامہ مولانا حکیم عبید الرحمن صاحب منظر ہیں جن کو رہا العزت نے دست شفا عطا فرمایا ہے۔ آپ خان دانی طبیب ہونے کے علاوہ چالیس سال کا تجربہ رکھتے ہیں جن کے دست شفا سے پنجاب۔ یوپی۔ بنگال۔ سی پی، برما کے اکثر حصے شایاب ہوتے رہے ہیں۔ نیز آپ ہی کی سرپرستی میں شکل مطب دوا خانہ دہلی میں اللہ عجلہ بولائی دست اسٹریٹ کلکتہ میں روضہ خلق خدا کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ آپ اپنے مجربات دوا خانہ کو مرحمت کرتے رہتے ہیں۔

مخصوصیات :- ہمارا مطب چار مکین پر مشتمل ہے لہذا ہر وقت مند اصحاب جوابی لغاف بھیج کر طبی مشورہ مفت حاصل کریں۔ ہمارے دوا خانہ کے نگران و طبیب مطب جناب حافظ حکیم اہل علی محمد صاحب ہیں جو کہ آٹھ سال کا تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ کی نگرانی میں ادویہ تیار ہوتی ہیں اور وقت طلب ضرورت ہر مرض کی تفصیل آنے پر ادویہ دی جاتی ہیں۔ ہمارے ان کے مجربات میں سے ایک دوا خوف راحت مجرب جو کہ معمول مطب :- امراض شکم و دماغ کے لئے اکیس ہے مرنے والے بھی بکھر حاصل کیے جو کئی بار اور کئی بیماریوں میں کام آئی ہوئی ہے بے منفصل تو کیجا پورہ ہرگز ہوگا اور عجائبات آئندہ شائع ہونے۔

ماہنامہ الاسلام مفت

ماہنامہ الاسلام جس میں خطی۔ تاریخی۔ ادبی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کا چھند ایک صدیہ سالانہ تھا۔ اب چار آنہ دہم کے ٹکٹ آنے پر ایک سال کے لئے جاری کیا جائیگا۔ پتہ :- منیر الاسلام کشمیری یاددار لاہور

زوال غازی

انقلاب افغانستان کے صحیح اسباب و حالات اگر آپ دریافت کرنا چاہتے ہیں تو کتاب زوال غازی ۱۱ خطہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات و وضع ہیں۔ سیاحت یورپ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ ستاؤ کی بادشاہی کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہوئے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان مہارہ ملک کے حالات ہر ہندوستانی کی جاننے ضروری ہیں۔ ۲۰۲۰ کے ۵۵ صفحات۔ قیمت تین روپے کی بجائے دو روپے دیا۔ حصول اکلیلہ برکا ملے کا پتہ :- منیر دلترا الہدیہ شامیہ

نصف قیمت کا اعلان

انجام و تکمیل کی مالی حالت کو پیشہ اور مضبوط بنانے کے لئے کارخانہ وکیل کی تمام موجودہ کتب اسلامی اور بلا شرح قانونی کتب باوجود گرانے کا غرض تین ماہ کے لئے نصف قیمت پر دی جاوے گی۔ فہرست کتب جو ظاہری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے بے نظیر تسلیم شدہ ہیں منیر کارخانہ سے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں۔ حصول ڈاک بندہ خریدار ہوگا۔ وکیل بن کے شہر بن کے لئے بھی نصف اجرت کی گئی ہے اور چھ ماہ انہما ہی اللہ ایک روپیہ سالانہ کم کر دیا گیا ہے۔

پروہ پرائیڈ انجاء وکیل امرت سر

کفریات مرزا۔ ہر صاحب قادیانی کے کلیات کو یہ قبیح کہتے ہیں۔ قیمت معاف ۹ روپیہ الہدیہ شامیہ

پتہ :- منیر دلترا الہدیہ شامیہ

اخرا من مشائخ

۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی ﷺ کی حفاظت کرنا۔
۲۔ مسلمانوں کی عوامانہ رجاعت اہل حق کی خصوصاً دینی و نبوی فضائل کو
۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی فتنات کی تہمت مٹ کرنا۔
۴۔ قواعد و ضوابط
۵۔ قیمت پر حال پیشگی آتی چاہئے۔
۶۔ جواب کیے جو اپنی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
۷۔ مضامین پر سہل بشرط پسند مشت
۸۔ دیکھ بھول گئے
۹۔ جس مراسم کے لئے آئے یا چاہئے
۱۰۔ پرگاہ و اسن نہ ہوگا
۱۱۔ پیرنگ ڈاک اور خط واپس چوگے

جلد ۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۱۶



دائرہ الجہت
انجمن اسلامی
پس عدیت مصطفیٰ
بر جان مسلمان

شرح قیمت انجاء

۱۔ ایمان ریاست سے سالانہ عٹ
۲۔ دوسرا ہائیروادان سے
۳۔ عام خریداران سے
۴۔ ششماہی
۵۔ مالک غیر سے سالانہ
۶۔ فی پرچہ
۷۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ
۸۔ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
۹۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا
۱۰۔ ابوالفدا ثناء اللہ (مولوی فاضل)
۱۱۔ مالک انجمن الجہت اتر
۱۲۔ ہوتی چاہئے۔

امرتہ ۲۰۔ بیع الاول ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۸-۱۹ اپریل ۱۹۷۱ء یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

۱۔ نظم (نعت شریف) - - - - -
۲۔ خطاب الامجاد - - - - -
۳۔ کیا حق شاہد حق شہادت ملے تھے؟ - - - - -
۴۔ حوزہ اصحاب کی پیشگوئی بابت غدیر، اسلام - - - - -
۵۔ حوزہ اہل حدیث کو یہ پیش گوئی کے واسطے کا جواب - - - - -
۶۔ اہل اسلام خصوصاً اہل حدیث کے قابل توبہ - - - - -
۷۔ سیرت مصطفیٰ - - - - -
۸۔ کیا ایمانی ہو جانے سے انسان بہت پاسکتا ہے؟ - - - - -
۹۔ کیا آدم غیر فطرت ہے؟ - - - - -
۱۰۔ بیعت جلیلی اہل حدیث پنجاب کی فضائل - - - - -
۱۱۔ شہادت - - - - -
۱۲۔ اشتہارات - - - - -

نعت شریف

(انمولوی محمد داؤد صاحب مآذ شکرادی)

۱۔ باس فقر میں ایسا جب اک بادشاہ آیا
۲۔ بڑی اک شان و شوکت سے جیت کبریا آیا
۳۔ مبارک اسے بنی آدم! غمگینہ مصطفیٰ آیا
۴۔ پکارا آسمانوں پر فرشتوں نے مبارک ہو
۵۔ کیا قرآن میں من و حق مضامین راہ مولائیں
۶۔ شناسا کر دیا ہم کو حق عشق الہی سے
۷۔ پہنچے پھر رہے تھے ہم ضلالت کی اندھیری میں
۸۔ جہان کفر کی تاریکیاں چھائی تھیں عالم پر
۹۔ پادری و حوم ایسی انقلاب حق کی مسلم میں
۱۰۔ یہ سر آخر ناقوں بھی ہند میں تیرا ثنا خواں ہے
۱۱۔ اسے شان! تیری مدحت میں مجھ لطف و مزا آیا
۱۲۔ نہ آیا کوئی ایسا رہبر شاہ و مگر آیا
۱۳۔ زمین سے آسمان تک شہرہ معنی علی آیا
۱۴۔ دعا ہے تیرا عجب اور تیرا انجمن آیا
۱۵۔ امین و صادق و پرہیزگار و پارسا آیا
۱۶۔ مجاہد متقی مرفوعہ بحسب آیا
۱۷۔ مریضانِ محبت کے لئے بن کر دوا آیا
۱۸۔ ہماری رہ نمائی کے لئے شمس الغنی آیا
۱۹۔ اچانک ابو رحمت سے نکل بدو الدینی آیا
۲۰۔ جہان کفر و باطل میں سراسر زلزلہ آیا

پیارے نبی کے پیارے حالات - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ - قرآن مجید اور بائبل کی تعلیم کالب لباب پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب

(شائع ہوتی پرپس مال ہلال امرتہ میں) یا شام بلور مشافعتا - شہ پرزور و پیر جیس کہ - ذوالجہد کو کورہ جانی اترتے شائع ہوتا

انتخاب الاخبار

تا ۱۳۔ اپریل ۱۹۲۰ء

امرتسر میں ۱۹۔۲۰ اپریل کو پنجاب کے یو پار یوں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔

حکومت پنجاب نے مارکنگ ایکٹ کا نفاذ دجو ۱۵۔ اپریل سے پنجاب کی غلہ منڈیوں میں ہونا تھا) یکم ستمبر تک ملتوی کر دیا ہے۔ اس لئے ۱۵۔ اپریل سے منڈیوں میں جو ہڑتالیں ہونی تھیں وہ نہیں ہونگی۔ کاروبار بدستور جاری رہے گا۔

لاہور کے خاکروہوں نے ہائی سسٹم کے غلات ۱۰۔۹۔ اپریل سے ہڑتال کر رکھی تھی۔ اس کے علاوہ چند مطالبات بھی حکمہ منافی شہر لاہور کے سامنے پیش تھے۔ جن میں سے بعض منظور ہو جانے پر انہوں نے ہڑتال کھولی دی ہے۔

لکھنؤ میں صورت حالات بہتر ہو گئی ہے کاروبار شروع ہو گیا ہے۔

ڈھاکہ میں ابھی تک حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ گرفتار شدگان کی تعداد ۲۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔

ابوہر ضلع فیروز پور میں ۱۰۔ اپریل کو آندھی کا خوفناک طوفان آیا۔ بعد میں ٹالہ باری بھی ہوئی۔

روس اور جاپان کے درمیان ایک غیر جارحانہ معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ معاہدہ پانچ سال کے لئے ہو گا اور معاہدے کو توڑنے کے لئے ایک سال کا نوٹس دینا ہو گا۔

ماسکو کا جرمن سیر برلن جا رہا ہے۔ تاکہ جرمن حکومت سے صورتہ کرے۔

عراق کی نئی وزارت کو حکومت برطانیہ نے تسلیم نہیں کیا۔

روسی وزیر خارجہ نے ہنگری کے وزیر خارجہ سے جواب طلبی کی ہے کہ ہنگری نے ۱۸ کروڑ روپے کے ساتھ معاہدہ کرنے کے باوجود ہسپر حملہ کیوں کیا۔

لندن کی ایک اطلاع ہے کہ جرمن فوجیں بلگریم میں داخل ہو گئی ہیں۔

ایک اطلاع منظر ہے کہ یوگو سلاویہ کی فوجیں بچے ہٹ کر پہاڑی علاقہ میں جمع ہو گئی ہیں جو منسل نے بہت سے علاقہ اور کئی پولی پرقیمہ کر لیا ہے۔

ایک غیر مصدقہ اطلاع منظر ہے کہ جرمن دھتے بار ڈیا پہنچ گئے ہیں۔

لیبیا کے محاذ پر جرمن اور برطانوی فوجوں میں ایگوالہ ۱۱ بلڈم، طبرق اور بارڈیا کے قریب جنگ جاری ہے۔

مارشل پٹیان نے فرانسیسی فوجوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ جزل ڈیکال کی تحریک میں مل نہ ہو۔

قاہرہ کی ایک اطلاع ہے کہ یوگو سلاویہ ڈیوٹان کی فوجوں نے جرمن ہشتقدی روک دی ہے۔

قاہرہ کی اور اطلاع منظر ہے کہ برطانوی فوجوں نے تین دن میں ۱۲ ہزار اطالوی سپاہیوں کو قید کر لیا ہے۔ اٹلی کی ایک سیر میوزیں تباہ کی گئی ہیں۔

لندن۔ ایٹر کے سلسلہ میں پاپائے دوم نے جنگ میں شریک اقوام کے نام اپیل کی ہے کہ وہ جنگ میں خطرناک ہتھیار استعمال نہ کریں کیونکہ اس طرح قویں تباہ ہو رہی ہیں۔

جرمن فوجیں طبرق کے مغرب میں اتسار پر قابض ہو چکی ہیں۔

عدیں ابابا سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں شہنشاہ ہبل سلاسی کا بصر، شہری اور سرخ رنگ کا سرنگا جھنڈا اعدیں ابابا پارلیمنٹ کے دفتر پر لہرا رہا ہے یہ جنگ ایک اونچی پہاڑی کی چوٹی پر ہے۔

لندن ۱۲۔ اپریل کی خبر ہے کہ رائل ایئر فورس کے بمبار جہازوں نے گذشتہ بدھ صبح کی بدھ برلن پر شدید ترین حملہ کیا۔ دو تین ہزار اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔

حکومت ہند نے ہنگری سے تار اٹھا کر کا سلسلہ منقطع کر لیا ہے۔

دعائے صحت | انظرین سے التماس ہے کہ مولوی نور محمد صاحب بمالوالی جہلی دودھ سے سخت علیل ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکو جلد صحت کا مدد عطا فرمائے۔ دھند ابابا جی مولوی نور محمد صاحب بمالوالی

حالات پنجاب

ایکٹ ۱۵۔ اپریل سے نافذ کرنا تھا مگر معلوم ہوا ہے کہ کئی مصلحت کی بنا پر اس کا نفاذ ۱۵۔ اکتوبر تک ملتوی کیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کے خلاف آڑھتوں اور تمام کاروبار کرنیوالوں نے متفقہ طور پر طویل ہڑتال کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے بہت سے شہروں میں ٹیلیفون کٹوا دیئے گئے ہیں جس سے حکومت کو کافی نقصان پہنچا۔ شاید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ مرکزی حکومت اس معاملہ میں مغل انداز ہوئی۔ اس سلسلے میں امرتسر میں بھی ۱۱۔ اپریل کو ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ دیکھیں اس کا انجام کیا ہو گا۔

قادیانی اور سیاست

اس دفعہ تعطیلات ایٹر میں قادیان میں مجلس مشاورت ہوئی علاوہ دیگر امور کے یہ سوال پیش ہوئے ہیں کہ قادیانی سیاسی حیثیت سے کانگرس میں شامل ہوں یا مسلم لیگ میں۔ یہ سوال کوئی نیا نہیں ہے پہلے بھی کئی دفعہ پیش ہوا ہے چنانچہ اس دفعہ ایک سب کمیٹی بنا دی گئی۔ جو اس سوال کا بہترین حل سوچ کر جماعت کو اس کے نتیجے سے آگاہ کرے گی۔ دیکھیں کب تک یکپارگی اپنا فیصلہ جماعت کے سامنے پیش کرتی ہے۔

منقبت

راقم اپنی تصنیف کردہ کتاب الموسوم "ماہِ میثرب" رسوخ حندہ ساتاب صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ کا پیاں مفت تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ خواہشمند اصحاب صرف پچھ پیہ کے حکٹ بحساب فی کاپی برائے حصول ڈاکہ فیور بھجوا کر جلد ہی پتہ ذیل سے طلب کریں۔

پتہ۔ ایم محمد خان گوندل سیٹ ٹاٹمیہم قادیان مقام مونگ براہ منڈی جہاؤ الدین ضلع کراچی

رکنہ لکھنؤ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ۔ جلد اول۔ ج۲۔ دوم۔ ج۳۔ سوم۔ ج۴۔ رنجنا پور (پٹنہ)

بسم الله الرحمن الرحيم

احادیث

۲۰ - ربیع الاول ۱۳۶۰ھ

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مقلد تھے؟ تم بحث تقلید

(۴)

(فیض الحرمین)

اس کا ترجمہ مولوی صاحب موصوف نے خود ہی کیا ہے کہ

تقلید سے میری تہمت انکار کرتی ہے اور بالکل اس سے بھڑکتی ہے۔ (صفحہ ۱۸)

شاہ صاحب کی اس قلبی شہادت حق کو کھو نہ کر کے آپ کا مندرجہ ذیل فقرہ پڑھئے تو مطلب صاف

ذہن میں آجائے۔ اگر صرف لا تعزوا الصلوة پر کفایت کریں تو سراسر گمراہی میں پڑنے کا اندیشہ

ہے۔ شاہ صاحب کا دوسرا قول جو الفرقان میں نقل کیا گیا ہے۔ مع ترجمہ درج ذیل ہے۔

و لكن طلب معنى التقيد به بخلاف نفى
لكن میں کیا کروں کہ میرے اقتضائے نفسی کے

خلاف ان مذاہب اور اہل ہادہ میں مجھے سربیزار ہونا

دینے ہی کا حکم ہے۔ (الفرقان صفحہ ۱۸)

ایک حدیث میں ان دونوں جملوں میں تطبیق دینا ہمارا فرض ہے۔ علم اصول اور علم معانی کا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ کسی حکم کے معنی متکلم کے خلاف منشا

گذشتہ تین نمبروں میں ہم نے جو کچھ لکھا ہے وہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کی ذات خاص کے حلق ہے۔ کیونکہ الفرقان کے ولی اللہ نمبر میں حضرت ممدوح کو مقلد بتایا گیا ہے جس سے جماعت اہل حدیث کو بہت نقصان پہنچنے کا احتمال تھا۔

جن کی تفصیل ہم شروع مضمون میں کر آئے ہیں۔ کیونکہ شاہ صاحب مرحوم دونوں گروہوں میں داخل تھے اور اہل تقلید کے مستند استاد ہیں۔ لہذا ان کے مقلد ثابت ہونے کی صورت میں اہل حدیث پر بہت سا بوجھ پڑ جاتا ہے۔ اس سلسلہ سے

حلقہ اشاعت میں سے بعض اصحاب نے تقاضا کیا کہ ہم اس خاص امر پر توجہ کریں۔ چنانچہ اپنے ناقص علم کے مطابق ہم نے تین نمبروں میں کتب اصول

کے علاوہ مضمون نگاروں کے کلام سے بھی ثابت کر دیا کہ حضرت شاہ صاحب پر تقلید کا کوئی اثر نہ تھا۔ اس کے بعد ہم نے الفرقان میں مولوی صاحب

صاحب گیلانی کا مضمون دیکھا تو اس میں بھی ایک فقرہ پھنسل کر پایا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

جعلتی تاجی التقليد و مائلت منه راستا

جس کا معنی ہے۔ میں نے تقلید کا تاج پہنا دیا ہے۔

یہ بھی ہے کہ کسی حکم کے معنی متکلم کے خلاف منشا

نہیں لینے چاہئیں۔ پس اس اصول کے ماتحت ہم سوچتے ہیں تو مطلع صاف ہو جاتا ہے کہ شاہ صاحب حملے میں میرا دل تقلید سے سخت متنفر ہے باوجود اس کے مجھے مذاہب کی تقلید کرنے کا حکم دیا گیا۔

اچھا تو آپ نے ان مذاہب کی تقلید کس طرح کی۔ اس کا جواب ہم شاہ صاحب ہی کے الفاظ میں پہلے بتا چکے ہیں۔ اب دوبارہ عرض کرتے ہیں شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ

باقوی مذاہب از روئے دلیل و موافقت مرتفع حدیث عمل سے نمایم۔ (صفحہ ۳۷)

ارباب تقلید اس ارشاد شاہی پر غور کوئے ہیں اطلاع دیں کہ کیا آپ لوگ بھی اسی طرز کی تقلید کرتے ہیں۔ اگر آپ کی تقلید بھی ایسی ہی ہے

تو نزاع ختم۔ مگر کتب اصول کی اصطلاح میں اس کو تقلید شخصی بلکہ مطلق تقلید بھی نہیں کہتے۔ کیونکہ تقلید کی تعریف میں دلیل کا عدم علم داخل ہے۔

آخری نکتہ مسئلہ تقلید کے متعلق شاہ صاحب کے ارشادات تین حصوں میں منقسم ہو سکتے ہیں۔

(۱) دو سو سال تک تقلید شخصی وجود میں آئی تھی میری طبیعت تقلید سے نفرت کرتی ہے۔

(۲) مجھے جواب میں آنحضرت نے حکم دیا کہ ان مذاہب اور اہل ہادہ سے خود حج نہ کروں۔

تیسرا فقرہ ارباب تقلید کے نزدیک مذاہب کا رہنے لہذا ہم اس کے متعلق اہل علم سے ایک بات پوچھنے میں کہ۔

سوال آپ حضرات خوب جانتے ہیں بلکہ اپنے شاگردوں کو پڑھاتے ہیں کہ ادلہ شرعیہ چار ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ یہ بحث الگ

ہی کہ اجماع اور قیاس حجت بالذات ہیں یا حجت بالخیر۔ مردست ہم اس کو زیر بحث نہیں لاتے بلکہ یہ تسلیم کئے لیتے ہیں کہ ادلہ شرعیہ یہ چاروں چیزیں ہیں کسی بزرگ کا جواب یا کشف ان میں داخل نہیں ہے۔ اگر اس کو بھی دلیل بنایا جائے گا تو

تقلید کا مفہوم یہ ہے کہ کسی حکم کے معنی متکلم کے خلاف منشا

اداکہ فریہ چارہ نہ پہنکی بلکہ پانچ ہوجائیں گی۔ حالانکہ چار ہی ہیں اور یہ تو قطعی بات ہے کہ خدا سب کا کف اگر کچھ ہو بھی تو نصوص کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں اور یہ بات بھی بدیہی ہے کہ جس امر کا دواج دوسرے سال تک نہیں ہوا۔ حالانکہ خیر القرون بھی اسی عرصہ میں داخل ہے تو وہ امر شریعت کی طرف سے مامور یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ پھر اس کو دوسری صدی کے بعد مامور بہ بنانا علم شریعات کے صریح خلاف ہے۔ نہ ہر اہل بدعت اپنی بدعت اسی اصول سے صحیح ثابت کر لیتا۔ تعزیر ہو یا مجلس مولود ہر ایک بدعت جائز ٹھہر گئی۔ ظاہر ہے کہ اس سے دین میں سخت تفرقہ پیدا ہو جائیگا جو کسی طرح پسندیدہ

نہیں۔ مسئلہ تقلید شخصی کے متعلق ہمارے مندرجہ ذیل رسائل قابل ملاحظہ ہیں۔ ۱۰۔ اجتہاد و تقلید (۲۰۰۰) فقہ اور فقیہ (۳) تقلید شخصی و اپنی (۴) حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ (۵) منقبتہ تقلید۔

مقام مسرت تقلید اور تقلید کے مسئلہ پر بحث ہو جانے کے بعد ہم دونوں گردہ اس مرحلے پر پہنچ گئے ہیں کہ دو سو سال تک یعنی صحابہ تا اہلبیت علیہم السلام کے زمانے تک تقلید شخصی نہ تھی۔ آج بھی جو نسبین تقلید شخصی کا دیکر ہے وہ زمانہ سلف صالحین کا تتبع ہے اور جو فرقہ تقلید شخصی کا قائل ہے وہ بقول خود سیری چوٹی صدی ہجری کے مسلمانوں میں شمار ہوتا ہے۔ پس ہماری دعا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِتْنًا مُبِیْنًا وَ اَلْحَقْنَا بِاَلْقَوْمِ الْفَاسِقِ

مرزا صاحب کی بڑی دلیل وقایع مسیح ہے جس سے وہ ثابت کرتے ہیں کہ مسیح خدا نہیں تھا۔ حالانکہ خود انجیل میں لکھا ہے کہ

مسیح نے چھوٹا جان دی۔ رانجیل متی (باب ۱۶: ۵۰)

پھر آپ نے اس میں کیا کہاں دکھایا جبکہ عیسائی لوگ خود ہی دو ہزار سال سے مانتے چلے آئے ہیں کہ مسیح بر موت وارد ہوئی۔ باقی رہا یہ کہ لوگ عیسائی مذہب سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔ اس کا جواب خود آپ کے خلیفہ صاحب نے دیا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کہتے ہیں ساری دنیا میں عیسائی مبلغ ۷۵ ہزار ہیں اور ہمارے پچیس تین۔ دیکھام محمد الفضل (نمبر ۳۳)

کہنے پچیس کو ۷۵ ہزار سے کیا نسبت؟ کیا یہ حال اس قوم کا ہو سکتا ہے جس نے اپنے مذہب کو چھوڑ دیا ہوا ہو۔ خدا سے ڈرو۔ دنیا کو کیوں بھول بھلیوں میں پھنساتے ہو۔

ہاں یہ بھی خوب کہی کہ عیسائی جماعت احمدیہ کے ساتھ مناظرہ کرنے سے بھاگتے ہیں۔ ہم بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ عیسائیوں نے تم لوگوں سے تقریری اور تحریری رنگ میں خطا کرنا چھوڑ رکھا ہے۔ اس وقت سے چھوڑا ہے جب سے تمہارے مسیح نے عبد اللہ، تھم دے عیسائی مناظر کے حق میں پیشگوئی کی تھی کہ وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں مرجائیں گے۔ اور وہ اس عرصہ میں نہیں مرے۔ عیسائیوں نے اس کو اپنے حق میں فتح میں کیا

مرزا صاحب نے جون ۱۸۵۷ء میں تمام امرت مسیحیوں کے ساتھ بحث کیا تھا۔ بحث کے خاتمہ پر آپ نے پیشگوئی کی کہ عیسائی مناظر پندرہ ماہ تک زندہ رہیں گے۔ موت چہنہ میں ڈال دیا جائیگا۔ پھر کہا کہ اگر یہ واقعہ نہ ہوا تو میں جہنم میں نہ جاؤں گا۔ میرے گھر میں دس سال کے بچے سولی پر چڑھا دیا جائے گا۔ جو واقعہ ہوا کہ عیسائی مناظر میعادہ کو پندرہ ماہ تک زندہ رہے۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی پیشگوئی بابت غلبہ اسلام

کمی نے اونٹ سے پوچھا کہ تیری گردن ٹیڑھی ہے۔ اس نے کہا یا روں کی کونسی کل سبیدہ سی ہے؟ یہی مثال قادیانی مشن کی ہے کہ جس بات کو مرزا صاحب نے اپنے لئے بطور نشان پیشگوئی کی صورت میں پیش کیا ہو گا وہ ضرور ہی غلط ثابت ہوگی منہلہ اور پیشگوئیوں کے ایک یہ بھی ہے جو ہم نے کئی دفعہ پیش کی ہے کہ مرزا صاحب نے کہا ہوا ہے کہ میرے زمانہ میں اسلام سب ادیان پر غالب آجائے گا۔ بلکہ اسلام کے کوئی مذہب نہیں رہے گا۔ دھرم ختم ہونے سے ہم نے بار بار پوچھا کہ کیا دوسرے مذہب سب فنا ہو گئے اور اسلام ان سب پر غالب آ گیا؟ تو جواب بھی ملتا رہا کہ تین سو سال تک اسلام غالب آجائے گا۔ تازہ جواب تو افضل ۱۲ مارچ میں نکلا ہے وہ قابل دید و شنیدہ ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

اس سوال کے جواب میں بار بار بتایا جا چکا

ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے کرمیلپ (سیح) کے لئے ایسے دلائل دیا فرما دیے ہیں کہ ان کی وجہ سے یسوع پرستی کا قصہ بالکل منہدم ہو چکا ہے۔ عیسائی کہلاتے والے علی اور اعتقاد ہی طور پر اس سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ عیسائی صاحبان جماعت احمدیہ کے ساتھ مناظرات کرنے سے کوسوں دور بھاگتے ہیں (افضل صفحہ ۳)

الحمد للہ! کیسی طفل تہی ہے۔ ہم بار بار بتا چکے ہیں کہ مرزا صاحب کے دلائل میں سے بڑی زبردست دلیل ڈپٹی عبد اللہ تھم والی پیشگوئی ہے۔ جس کو مرزا صاحب نے بڑے طلاق سے پیش کیا تھا۔ آخر اس کا انجام کیا ہوا جو اس شعر کا معنوں ہے

تھے دو گھڑی سے شیخ بی شیخی بگھارے تھے وہ ساری ان کی شیخی بھڑی دو گھڑی کے بعد

الذی شادانی میں ارشاد۔ تقلید شخصی کی تردید کی ہے۔

مرزا صاحب کی پیشگوئی

جمعیتہ اہل حدیث صوبہ بمبئی کے مراسلہ کا جواب

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث صوبہ بمبئی کی طرف سے ایک طویل مراسلہ بدستعلی مولوی عبدالصمد صاحب ناظم جمعیتہ مذکورہ بغرض اشاعت موصول ہوا ہے جو نگہ انباری صفحہ ۱۰۲ پر طویل مراسلہ کی اشاعت کے متعلق نہیں جو کہتے ہیں اس لئے مضمون کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

جو نگہ بزم توحید کی تحریک اہل حدیث کانفرنس کی تحریک سے تصادم ہے اس لئے اس کو بند کر دینا چاہئے۔ یا کانفرنس کو ہی دھن کر دینا چاہئے۔ یہ دونوں تحریکیں مناسب نہیں۔ مضمون نگار صاحب کو وجہ دلائی جاتی ہے کہ مذکورہ سوال کا جواب اخبار الہدیٰ ۲۱ مارچ سن ۱۹۷۱ء ص ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں جس کا مضمون حسب ذیل ہے کہ بزم توحید و اہل حدیث کانفرنس الگ الگ بھی ہیں اور یکجا بھی۔

جس کی مثال ہمارے سامنے آل انڈیا نیشنل کانگریس کی ہے جو سیاسی تحریکوں میں سب سے بڑی تحریک ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی شاخوں میں ایک شاخ کھادی رکھ دے گی فروخت بھی ہے۔ حالانکہ یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ اقتصادی ہے۔

قابل مضمون نگار نے مسئلہ تقلید کی وجہ سے بزم توحید کی تحریک میں رخنہ پیدا ہونے کا احتمال بتلایا ہے۔ میرے خیال میں وہ غلط کریں تو اس کا جواب بھی الہدیٰ ۲۱ مارچ سن ۱۹۷۱ء میں دیا گیا ہے کہ مسئلہ تقلید کانفرنس اہل حدیث کے سپرد ہوگا بزم توحید کے ذمہ نہیں ہوگا۔

علاء و زعماء اہل حدیث مختلف مجالس کانگریس جویتہ العلماء احرار بلکہ مسلم لیگ میں بھی شریک ہوتے رہے ہیں اور اس وقت بھی شریک ہیں۔ ان سے دریافت ہو سکتا ہے کہ جہاں آپ ان

اسی لئے باہر دوس نے عیسائی مناظرین کو مزائیوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے منع کر دیا ہے۔ تاہم اگر پادری عبدالحق جیسا کوئی من جلا ہیٹا تھا دیان تک پہنچ جاتا ہے تو آپ لوگ اس سے گفتگو نہیں کرتے۔

ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ بگرام ویر و وال ضلع امرت سر میں مرناٹوں اور عیسائیوں میں مناظرہ ہوا۔ جس میں عیسائی اپنی فتح کے گیت گاتے ہوئے واپس آئے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگ جب کبھی مناظرہ میں مخالفین کے سامنے آتے ہیں تو اسلام کی مافیت کا پہلو اختیار کر لیتے ہیں۔ جس پر فریق ثانی کہتا ہے کہ ہمارے ساتھ اپنے مذہب مرزائیت پر گفتگو نہ کرو۔ اسلام کی نمائندگی تم لوگ نہیں کر سکتے کیونکہ تم ایک جدید دینی کی امت ہو۔ بتائیے ایسی حالت میں کمزوری کس فریق میں ہوتی ہے۔ مناظرین واقعات صحیح شہادت کا ملہ ہوتے ہیں۔ ذرا نظر اٹھا کر دیکھئے کہ دنیا میں کفر شرک اور عیسائیت کی ترقی کہاں تک ہے اور سچائی کس طرح مغلوب ہے۔

احمدی ممبرو! ۱۵

ستبدی لك الايام ما كنت جاهذا
ويا تيك بالاخبار من لمة تزود

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰۴)

اس پر عیسائیوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ یعنی ۱۵ ستمبر ۱۹۷۱ء کو انہوں نے ڈبئی آفیس کا جلوس نکالا اور بڑے بڑے اشتہار نظم و نثر میں شائع کئے۔ جن کا خلاصہ ان دو شعروں میں ہے۔
ایسی مرزا کی گت بتائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہود یگا نبوت کا
پھر فرشتے بھی نہ آئیں گے
اصل عبارت میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ (ادبیات)

جالس میں شریک ہوتے رہے ہیں وہاں خصوصیات مذہبی بلکہ خصوصیات دینیہ سے بھی قطع نظر کر کے امور عامہ میں بھی کام کرتے رہے ہیں یا امور عامہ میں داخل ہونے سے خصوصیات چھوڑ بیٹھے تھے۔ اس کے لئے بہترین معیار مفسر اور افضل شارح مولانا عبد القادر صاحب دکنی تصوری ہونے کو کانگریس میں بھی شریک ہیں اور نعتیہ علماء بلکہ اہل حدیث کانفرنس میں بھی شریک ہیں۔ ہر جگہ انہوں نے کام کیا۔ پھر اس میں مشکل کیا ہے؟

نہیں اس میں کوئی اشکال نہیں دیکھتا۔ ہاں مجھے یہ شورہ بھی دیا گیا ہے کہ میں اگر بزم توحید کی تحریک کو چلانا چاہوں تو اہل حدیث کانفرنس کی نظامت دستبرداری شب سے مستعفی ہو جاؤں۔ میں اپنی ذاتی رائے کے ماتحت دونوں تحریکوں میں تصادم نہیں پاتا۔ اس لئے مجھے تو استفائی دینے کی حاجت نہیں۔ ہاں جو صاحب اس میں تصادم سمجھتے ہیں وہ مجلس شوریٰ دہلی میں تجویز دیکر مجھے اس عہدہ سے علیحدہ کر آئیں میں خوش ہونگا۔ میرے خیال میں یہ اختلاف جلسہ آردہ میں ختم ہو گیا تھا اور میرے جواب کو سب نے منظور کر لیا تھا۔ اس کے بعد پھر مجھ پر یہی سوال ہوا تو الہدیٰ ۲۱ مارچ سن ۱۹۷۱ء میں جواب دیا گیا۔ اب تیسری بار تحریر ہذا کے ذریعہ اپنی رائے کا اظہار کر رہا ہوں۔ بایں ہمہ اگر کوئی صاحب اپنی رائے پر مصر رہیں تو میں ان کو مجبور نہیں کر سکتا۔ ہاں قانون مجالس کا بتانا مفید سمجھتا ہوں مثلاً نیشنل کانگریس کے جلسہ عام میں اگر کوئی بات طے ہو جائے تو شہری یا صوبائی کمیٹیوں کو اس کی مخالفت کسی طرح جائز نہیں اور نہ ہی اس اختلاف رائے کی وجہ سے اس سے علیحدہ ہونا جائز ہے۔

میں یہ ہے میری آخری گزارش۔ اس پر بھی کسی صاحب کی قیاسی نہ ہو تو چونکہ مقصد توحید و سنت کی اشاعت اور خدا کے نام کو بلند کرنا ہے اس لئے جس طریق پر چاہیں کریں۔ میں ان سب کی خدمت

اعیان اسلام خصوصاً اہل بیت

کے قابل توجہ

مسلمانوں کو کارفرم میں خرچ کرنے کی جس قدر ترفیع قرآن و حدیث میں آتی ہے دوسری قیود ان کی مذہبی کتب میں نہیں آتی۔ خاص کر وہ مصنفین جن کا تعلق دینی یا دیر پا ہو۔ ان کی بابت تو قرآن شریف میں باتیات الصالحات کا لفظ وارد ہوا ہے جیسے مساجد، کوٹیں، مراٹھیں، شفا خانے، رفدہ عام مدارس، یتیم خانے وغیرہ۔ اس بنا پر زمانہ سابق میں مسلمان وقت کیا کرتے تھے۔ مگر آج مسلمان کی خدمت اہل حدیث کی فحلت ایسے مفید کاموں میں جو کچھ ہے وہ نظر آ رہی ہے۔ اس کے مقابلے میں غیر مسلم اعیان کی ہمت کو دیکھئے جس کی مثال درج ذیل ہے:

۱۔ امرت سر میں ایک بہت ہی مفید کام جاری ہونے لگا ہے۔ باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز کے مالکان باوا گورکھ سنگھ اور باوا جہار ج سنگھ نے پانچ لاکھ روپے دان دست کر اپنے پوجیہ پتاجی کے نام پر ایک خیراتی ٹرسٹ بنایا ہے جس سے پرد پکار (رفدہ عام) کے کتنے ہی کام ہوں گے۔ ان میں سے ایک بہت بڑا مفید کام ہسپتال کا جاری کرنا ہے۔ جو ۱۲ اپریل سے امرتسر میں جاری ہو جائیگا۔ یہ آئوٹ کافمنٹ ہسپتال ہو گا۔

۲۔ آدیہ گزٹ لاہور ۳۰ مارچ ۱۳۸۷ء میں اعیان اہل حدیث (سادہ جماعت میں ایک نہیں کہنی ایک ایسے جمع ہو سکتے ہیں جو اتنی یا اس سے کم رقم یکجا جمع کر کے اس کو فنڈ میں جمع کریں اور اس سے کوئی تجارتی کمپنی جاری کر کے اس کے منافع کو دو حصوں پر تقسیم کریں۔ ایک حصہ محض اشاعت و تہذیب و سنت کے لئے بذریعہ تفریروں اور تحریروں کے دوسرا حصہ ان طریقہ ناداروں کی امداد کے لئے کاروبار جانتے ہیں مگر سرمایہ نہ ہونے یا ٹوٹ

جانے سے کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کو بذریعہ شک بطور قرض امداد دی جائے جو بالاقساط و معطل کیا جائے۔ جیسے انجن ترقی تعلیم امرتسر کرتی ہے۔ یا اور ایسے کام جن کو منظم بورڈ مناسب سمجھے۔ یہ ہیں کام کرنے کے۔

میں نے اپنے ناظرین کے سامنے تجویز رکھ دی ہے

سیرت المصطفیٰ

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

(۶)

سابقہ پرچہ سے ہی معلوم شدہ علیہ السلام کا علیہ مبارک اللہ بیت اللہ شریف کا ذکر چلا آ رہا ہے۔ ناظرین گذشتہ پرچہ کو ملا کر آج کا مضمون ملاحظہ فرمائیں۔ (دہرہ)

کتاب یسعیاد نبی کے باب ۴۷ میں مرقوم ہے: (۱) بیابان اور اُس کی بستیاں، قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کر چکے۔ نسلج کے بنے والے ایک گیت گائیں گے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکارینگے:

قیماہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دوسرا بیٹا ہے جس کی اولاد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (دیکھو کتاب پیدائش باب ۲۵ آیت ۱۳)

اور نسلج مدینہ شریف کے ایک پہاڑ کا نام ہے (دیکھو قاموس اور صراح) اور مجمع بخاری میں اس پہاڑ کا ذکر متعدد جگہ آتا ہے۔ مثلاً ذکر غزوہ تبوک حدیث کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ جلد ثالث صفحہ ۱۴۷

اسی طرح کتاب جہنم نبی میں مرقوم ہے: (۲) خانیان سے اور وہ جو قدوس کو خدا سے آگاہ کیا۔ اس کی شوکت سے آسمان چھب گیا۔ اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی۔ (دہا ۳)

اس جگہ تہان کے معنی دوہرے ہیں۔ اولاً

یعنی ہیں و کھن۔ اللہ مدینہ شریف بیت اللہ شریف سے سیدھا دکن کو ہے۔ دوم قیہ حضرت اسماعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے جس کی اولاد اس دکن کی زمین میں آباد ہوئی۔ دیکھو کتاب پیدائش، دہا ۲۵ آیت ۱۴۔

اسی طرح بیضاہ نبی کی کتاب میں عرب کی بابت الہامی کتاب "سرفی" دیکر لکھا ہے:

"عرب کے معر میں تم مات کو کاٹو گے۔ اسے و دانیوں کے قافلو۔ پانی یکے پیاسے کا استقبال

کرنے آؤ اسے تہا کی مرز میں کے ہا۔ شد و روتی یکے بھاگنے والے کے لئے کو نلو کو نکر

دے تلواروں کے سامنے سے نگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے

بھاگے ہیں، کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا ہنوز ایک برس یاں مزدور کے سے ایک

ٹھیک برس میں قیماہ کی ساری حشمت جاتی رہی اور تیرا نازہوں کے جو بانی رہے قیماہ

کے پہاڑ لوگ گھٹ جائیں گے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا: (دہا ۲۱۔ درس ۱۳ سے ۱۷ تک)

اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیرت میں اور اس کے بعد غزوہ بدر کا نقشہ اور خیریت لایا

جانتے ہیں۔ (دہرہ ۱۳) مولانا شبیر دہلوی کی سوانح عمری - قیامت غار - پتہ: سید ابوالحسن علی

گیا ہے۔ اس کی تشریح حسب ذیل ہے۔
 عرب کا لغز تو صاف ہے اس کے بعد دو ایوں
 کی نسبت معلوم ہو کہ دو آن حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کے بیٹے یحسان کا بیٹا ہے۔ جو آپ کے حم قطورہ
 سے تھا۔ دیکھو تو تاریخ کی پہلی کتاب باب اول۔
 درس ۳۲-۳۳ نیز کتاب پیدائش باب ۲۵ آیت
 ۱ سے ۳ تک اور تیسری نسبت ہم سابقہ کتب کے
 ہیں کہ یا تو اس سے مراد دکن کی زمین ہے۔ اور
 مدینہ شریف جو آنحضرتؐ کی بہت گاہ بنے اس میں
 یہاں ذکر ہے برزخہ میں دکن کی جانب ہے۔ اور
 یا اس سے مراد تیسری اولاد ہے جو حضرت سہیل
 کا ایک بیٹا تھا۔ اس کی اولاد یہاں آباد تھی۔
 دیکھو کتاب پیدائش باب ۲۵۔ درس ۱۳ سے ۱۶
 تک۔ نیز قرآن کی پہلی کتاب باب اول درس ۲۹
 سے ۳۱ تک۔

اور ردی ایکے کیا گئے کی تشریح یوں ہے کہ
 سفر ہجرت میں آنحضرتؐ میں حضرت ابوبکرؓ کے ردی
 ہی لیکر بیٹھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اسماء
 سہیلہ اپنی کم کی بیٹی کے دو کمرے کر کے زاد راہ کے
 قصبے کو باندھا جس سے ان کا نام ذات الغطفین
 پڑ گیا اور تلواروں اور کمانوں اور جنگ کی سہولت
 سے بھاگنے کا بیان یوں ہے کہ آنحضرتؐ ہجرت کے
 وقت کفار کی ایسی ہی جھگڑیوں کی عادت میں نکلے
 تھے۔ اور مزدوری سے ایک برس کا بیان یوں ہے
 کہ ہجرت کے پہلے سن میں آنحضرتؐ نے نماز کے
 لئے مسجد نبوی اور بیتہ کے لئے حجرے بنائے اور
 اس میں آپ مع دیگر صحابہؓ کے مزدوروں کی طرف
 مٹی چھڑھونے کا کام کرتے رہے۔ اور ایک برس
 کے بعد قیدار کی خدمت جاتی رہے اور بہادر گھٹ جاتا
 کا بیان یوں ہے کہ قیدار حضرت اسماعیل کا درمرا
 بیٹا ہے جس کی اولاد سے قبیلہ قریش ہے۔ اور
 جنگ بدر میں جبریں ہوئی۔ جس میں کفار قریش
 کے چوبیس نامور آدمودہ کا بہادر مارے گئے۔
 اسی طرح بائیس کی مختلف کتابوں میں نہایت

صاف اور صریح الفاظ میں ایسے امور مرقوم ہیں
 جو سوائے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوسرے
 پر صادق نہیں آتے۔
 ناظرین! ان وجوہات میں آپؐ نے دیکھ لیا
 حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت
 یسعیاہ، حضرت جنوقؑ کی کتابوں میں آنحضرتؐ کا

علیہ آپ کا خاندان، آپ کی جائے ولادت، آپ کی
 جائے ہجرت، اور آپ کی حیات طیبہ کے بعض اہم
 واقعات و خطرات و مقامات کا ذکر نہایت صفائی
 سے موجود ہے۔ اسی طرح کے بہت سے دیگر حوالے
 بھی ہیں۔ لیکن ہم اس جگہ انہی پر اکتفا کرتے ہیں
 واللہ اعلم بالصواب۔ (باقی)

کیا عیسائی ہو جانے سے انسان نجات پاسکتا ہے؟

(ادقلم سطر جان محمد خان صاحب لودھی بسا اندھری)

مندرجہ ذیل مضمون مشرفان محمد خان صاحب
 لودھی جان اندھری کی محنت کا نتیجہ ہے۔
 مولف گریجویٹ نوجوان ہیں اور علمی
 مذہب کی کتب سے خاص ملاحظہ کرتے ہیں
 آپ کے ایک دو مضمون گذشتہ سال
 شائع ہو چکے ہیں مضمون ہذا کسی قدر طویل
 ہے مگر دعوات سے پر ہونے کے باعث
 یکجا شائع کیا جا رہا ہے۔ امید ہے ناظرین
 ولی شوق سے مطالعہ کریں گے۔ مدیر
 پادری سلطان محمد پال کے تحریر کردہ رسالہ شیرانگن
 کے مطالعہ سے بہت اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہر مذہب
 پادری صاحب کی انجیل والی کے مولوی شفاء اللہ
 صاحب کو علم غیب پر کئی گنا زیادہ عبور حاصل ہے
 آپ کے پادری صاحب بوصوف کے ساتھ وہاں
 مناظرہ میں انجیل سے کئی فقرات پیش کر کے ثابت کیا
 ہے کہ عیسائیوں کو مسیح کے کھارہ ہونے یا نہ ہونے
 کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اور ان کا یہ عقیدہ بھی
 درست نہیں کہ ان کے گناہ مسیح کی گردن پر گھٹنے یا
 وہ ان کے واسطے ان کو نجات دلانے جانے کی غرض
 سے صلیب پر مارے گئے۔ مزید وضاحت مولوی
 صاحب نے اس امر کی نصرت مسیح کے احکام پیش
 کرتے ہوئے اس طرح کی ہے کہ اگر زندگی میں
 داخل ہوا چاہتا ہے تو مکوں پر عمل کر دیتی ۱۱۹

ہیں کا پادری صاحب نے بھی اعتراض کیا ہے کہ
 مکوں پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ لیکن اعمال
 صالحہ باعث نجات نہیں ہیں۔ چنانچہ اپنے رسالہ
 مذکورہ بالا کے صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں کہ:-
 اس میں کوئی شک نہیں کہ اناجیل میں نجات
 اعمال صالحہ پر ہے حد تکید ہے۔ یہاں تک
 کہ قرآن شریف کی تاکید اس کے آگے کوئی
 حقیقت نہیں رکھتی ہے لیکن قرآن شریف کی
 تاکید میں اور انجیل کی تاکید میں زمین و
 آسمان کا فرق ہے۔ قرآن انجیل کی تاکید سے
 معنی خدا کے ساتھ البتہ غلطہ کیا تجارت
 کرتا ہے۔ اناجیل کی تاکید کے یہ معنی ہیں کہ
 ہر ایک انسان جس خدا کی عبادت کرنی لازمی
 ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اس کو عبادت کی
 اجرت میں جنت، جہنم یا عبادت نہ کرنے کی سزا
 میں دہشت ہے۔ ہم خدا کے فرزند ہیں۔ عبادت
 فرزندوں کا فرض ہے کہ اپنے باپ کے فرمانروا
 اور مطیع رہیں خواہ ان کا باپ ان کو انعام
 دے یا نہ دے۔ غرضیکہ مسیحوں کے اعمال صالحہ
 میں خوف اور بہاد کو مطیع و عمل نہیں ہے۔
 یہی سبب ہے کہ اناجیل میں ایک آیت بھی
 ایسی نہیں ہے جو اس پر دلالت کرے کہ نجات
 اعمال صالحہ پر موقوف ہے۔ برعکس اس کے

اناجیل میں سینکڑوں ایسی آیتیں موجود ہیں جو نجات کو صرف ہمارے بچنے کی ذات پر منحصر بتلاتی ہیں۔

ہمارے مندرجہ بالا میں سب سے زیادہ غور طلب بات یہ ہے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ انجیل میں ایک بھی فقرہ نہیں جس سے ظاہر ہو کہ نجات کا دار و مدار اعمال صالحہ پر موقوف ہے؟

ردوم: کیا یہ حقیقت ہے کہ مسیح کو نجات دہندہ تسلیم کر لینے سے آدمی ناجی ہو سکتا ہے؟

بڑے فخر اور جوش و خروش میں پادری صاحب نے ان دو باتوں کو پیش کیا ہے اور جلدی میں ایک عقیدہ بنا لیا ہے کہ نجات کا دار و مدار اعمال صالحہ پر نہیں بلکہ نجات صرف مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ بے شک عام طور پر عیسائیوں کا یہی عقیدہ ہے۔

ہم پادری صاحب کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کسی کو چاہے بخش دے یا معاف کر دے لیکن مشرک کی بخشش ہرگز نہ ہوگی۔ برعکس اس کے انجیل کی تعلیم یہ ہے کہ کوئی عیسائی نجات نہیں پاسکتا تاؤ تیکہ اس کے اعمال صالحہ نہ ہوں اور مسیح پر ایمان لانا یا ان کا صلیب دیا جانا ہرگز باعث نجات نہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ انجیل میں ایک آیت بھی ایسی نہیں جو اس پر دلالت کرے کہ نجات اعمال صالحہ پر موقوف ہے۔ ہم آپ کے اس منکھرت عقیدہ کی تردید میں کئی ایک فقرات صحیفہ انبیاء سے ذیل میں مدح کرتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ صرف اعمال صالحہ ہی باعث نجات ہیں۔ تو ہلاک ہوگا اور جلد نابود ہو جائیگا تیرے عملوں کی برائی کے سبب جن کے باعث تو نے مجھے ترک کیا۔ (داسٹنٹا ۲۰: ۲۸)

خدا ہر ایک آدمی کو اس کے اعمال کے مطابق بدل دیتا اور ہر انسان سے اس کی چال کے موافق سلوک فرماتا۔ (دایوب ۱۱: ۱۳)

اور رحمت بھی تجھی سے ہے اسے خداوند کہ

تو ہر شخص کو اس کے عمل کے مطابق بدل دیتا ہے (زبور ۱۳۶: ۱۲)

کیا وہ ہر شخص کو جیسے اس کے کام ہیں دیا (اجرنہ دیگا۔ داسٹال ۱۲: ۱۲)

میں خداوند دل کو جانچتا ہوں اور گردن کو آزماتا کہ میں ہر ایک آدمی کو اس کی چال کے موافق اور اس کے کاموں کے پہل کے مطابق بدلادوں (دیرمیاہ ۱۰: ۱۱)

تو ہر ایک کو اس کے کاموں کے پہل کے مطابق دیتا ہے۔ (دیرمیاہ ۱۹: ۱۳)

جو کوئی جیسا اچھا کام کرے گا خداوند سے دیا ہی پائے گا۔ (انیسوں ۸: ۶)

ایمان بغیر اعمال کے بے کار ہے اور جو ایسا ایمان ہے وہ باعث نجات نہیں (دیتوب ۱۲: ۱۳)

ایمان اعمال کے ساتھ کامل ہوتا ہے۔ (دیتوب ۱۲: ۲۳)

جیسے بدن بغیر روح کے مژدہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مژدہ ہے (دیتوب ۲: ۱۲)

بدکار خداوند کی نگاہ میں ہیں۔ (۱۔ پطرس ۱: ۱۳)

اور میں تم میں سے ہر ایک کو اس کے کاموں کے موافق بدلادوں گا۔ (دکاشہ ۲۳: ۱۲)

انسان صرف ایمان ہی سے نہیں بلکہ اعمال سے راست باز ٹھہرتا ہے۔ (دیتوب ۲۳: ۱۲)

خدا اگے بشتہ احوال کا حساب لیتا ہے۔ (دواعظ ۱۵: ۱۳)

خدا راست بازوں اور شرمندوں کی عدالت کریگا۔ (دواعظ ۱۵: ۱۳)

جان رکھ کہ ساری باتوں کے لئے خدا تجھ کو عدالت میں لائے گا۔ (دواعظ ۹: ۱۱)

خدا سے ڈر اور اس کے حکموں کو مان کر انسان کا فرض کلی یہی ہے۔ کیونکہ خدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی خواہ بُری عدالت میں لائے گا۔ (دواعظ ۱۳: ۱۱۷)

میں لائے گا۔ (دواعظ ۱۳: ۱۱۷)

اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کتنی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دن اس کا حساب دیں گے۔ کیونکہ تو اپنی باتوں کے سبب راست باز ٹھہرایا جائیگا اور اپنی باتوں کے سبب سے قصور وار ٹھہرایا جائیگا۔ (متی ۱۱: ۲۹-۳۰)

کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئیگا اس وقت ہر ایک کہ اس کے کاموں کے موافق بدلادے گا۔ (متی ۱۱: ۲۴)

راست پائندوں اور ناماستوں دونوں کی قیامت ہوگی۔ (اعمال ۱۵: ۱۲)

خدا یسوع مسیح کی معرفت آدمیوں کی پوشیدہ باتوں کا انصاف کریگا۔ (درومیں ۱۴: ۲)

ہر ایک ہم میں سے خدا کو اپنا اپنا حساب دیگا۔ (درومیں ۱۴: ۱۲)

جو بڑا کرتا ہے وہ اپنی برائی کا بدلہ پائے گا وہاں کسی کی طرفداری نہیں۔ (دکلیسیوں ۲۵: ۱۳)

وہ ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلادے گا۔ (درومیں ۶: ۲)

پھر آسمان کی بادشاہت اس بڑے جلال کی مانند ہے جو دریا میں ڈالا گیا اور اس نے ہر قسم کی پھلیاں سمیٹ لیں۔ اور جب بھر گیا تو اسے کنارے پر کھینچ لائے اور بیچ کر اچھی اچھی توہمتوں میں جمع کر لیں اور تیری بُری پھینک دیں۔ دنیا کے اخیر میں ایسا ہی ہوگا کہ فرشتے نکلیں گے اور شرمندوں کو کشتیوں میں سے جدا کر لیں گے اور انہیں آگ کی بھی میں ڈال دیں گے وہاں دونا اور ہاتھوں کا پینا ہوگا۔ (متی ۱۳: ۴۱ تا ۴۹)

کیونکہ ضرور ہے کہ مسیح کے تحت عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے۔ تاکہ ہر شخص اپنے ان کاموں کا بدلہ پائے جو اس نے بدن کے وسیلے سے کئے ہوں۔ خواہ بھلے ہوں خواہ بڑے۔ (۱۔ کرنتھیوں ۱۰: ۱۵)

خدا شخصوں میں نہیں ڈالیا جاتا۔ کیونکہ آدمی جو کچھ کرتا ہے وہی کاٹے گا۔ (دکلیسیوں ۴: ۱۶)

جو کچھ کرتا ہے وہی کاٹے گا۔ (دکلیسیوں ۴: ۱۶)

کیونکہ ضرور ہے کہ مسیح کے تحت عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے۔ تاکہ ہر شخص اپنے ان کاموں کا بدلہ پائے جو اس نے بدن کے وسیلے سے کئے ہوں۔ خواہ بھلے ہوں خواہ بڑے۔ (۱۔ کرنتھیوں ۱۰: ۱۵)

خدا شخصوں میں نہیں ڈالیا جاتا۔ کیونکہ آدمی جو کچھ کرتا ہے وہی کاٹے گا۔ (دکلیسیوں ۴: ۱۶)

جو کچھ کرتا ہے وہی کاٹے گا۔ (دکلیسیوں ۴: ۱۶)

جو کچھ کرتا ہے وہی کاٹے گا۔ (دکلیسیوں ۴: ۱۶)

آدمیوں کے لئے ایک ہمارا انداز کے بعد
عدالت مقرر ہے۔ (عبرانیوں ۲۴: ۱۹)
اس سے خوب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے
کہ جتنے قیوں میں ہیں اس کی آواز سن کر نکلیں گے
جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے
اور جنہوں نے ہی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے
(۲۹-۲۸: ۱۵)

انہیں اسی کو حساب دینا پڑیگا جو زمین اور
مردوں کا حساب کرنے کو تیار ہے۔ (۱ پطرس ۵: ۱۲)
کرو سے دلوں کی تمثیل دیکھیں۔

دستی ۲۲: ۱۱ تا ۳۰

دیکھیں جلد آنے والوں اور ہر ایک کے
کام کے موافق دینے کے لئے آخر میرے پاس ہے۔
(مکاشفہ ۱۲: ۲۲)

ہم نے قورات۔ زبور اور اناجیل سے کافی
سے زیادہ حوالہ جات اس بات کے ثبوت میں کہ
مسیحی مذہب میں نجات اعمال صالحہ پر موقوف
ہے۔ دین کر دیتے ہیں۔ جن سے یہ بھی ظاہر ہے کہ
حضرت مسیح کا صلیب دیا جانانا ایمان والوں
کے لئے جہنم فیض رسان نہیں۔ فقرات مذکورہ
محتویں تشریح نہیں ہیں۔ لہذا ہم نے بھی تفاسیر
انا جیل کے مدد کرنے سے گریز کیا ہے۔ البتہ اگر
کوئی ناجائز اعتراض مخالفین کی طرف سے ہوا تو
ضرور ہے کہ ہم عیسائی مفسروں کی تفاسیر حوالہ جات
کے ساتھ درج کر بیٹھے تاکہ ان کو سوائے تعلیم کے
اور کوئی چارہ نہ ہو۔ اب اگر ایک لمحہ کے لئے فرض
کر لیا جائے کہ مسیح کا صلیب دیا جاننا ہر ایمان
لانے والے کے لئے اس کے گناہ کا کفارہ ہے
تو واضح ہو کہ انجیل اس سے اتفاق نہیں کرتی۔
جیسے ایک شخص سزا خانہ میں اپنے آباؤی مذہب
کو چھوڑ کر عیسائی ہوا تو انجیل کہتی ہے کہ اس کے
عیسائی ہونے سے پیشتر جو گناہ اس نے فریسی
ہے سرزد ہوئے وہ تو اسے معاف کئے گئے کیونکہ
مسیح ان کے عوض کفارہ ہوا۔ لیکن جو گناہ سزا خانہ

سے بعد اس گناہگار سے سرزد ہوئے ان کو اس
مسیح تو ہرگز قابل مواخذہ یا ایسے گناہگار کا کفارہ
نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ طور فرمائیں اسے خدا نے
اس کے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا
جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو۔ تاکہ جو گناہ پیشتر
ہو چکے تھے اور جن سے خدا نے تحمل کر کے طرح
دی تھی ان کے بارے میں وہ اپنی راستبازی
ظاہر کرے۔ (۲ دوریموں ۲۵: ۳) پس اس حساب
سے ہر عیسائی کے اعمال دیکھے جائیں گے اور اعمال
کے مطابق اس کا فیصلہ کیا جائیگا اور جس کے عمل
اچھے ہونگے اسے زندگی دی جائے گی اور بد اعمال
کو سزا دی جائے گی۔ ملاحظہ ہو یوحنا ۵: ۲۸-۲۹
اوپر درج کیا جا چکا ہے۔ ان فقرات نے فیصلہ
کر دیا ہے کہ جب تک آدمی عیسائی نہیں ہوتا اس
وقت تک کے گناہ عیسائی ہو جانے میں کفارہ مسیح
کے عوض معاف کر دیئے گئے۔ کیونکہ وہ گناہ
ایمان کے آگے پیشتر کے گناہ کہلاتے۔ لیکن
ایمان آجانے کے بعد جو گناہ سرزد ہوئے ان کے
واسطے مسیح ہرگز کفارہ نہیں ہے۔ پس جب عیسائی
ہو جانے کے بعد کے گناہوں کا مسیح ذمہ دار نہیں
بنتا بلکہ ہر شخص کے اعمال کے مطابق جزا اور سزا
کا حکم کرتا ہے اور وہ کسی کی طرف۔ اسی بھی نہیں
کرے کہ وہ ضرور ہے کہ گناہگار مسیحی جہنم میں ڈالے
جائیں گے بلکہ ہر مسیحی جہنم میں ڈالا جائیگا تاکہ نیکیں
کیا جائے۔ (۱ قرس ۹: ۲۹)

اب ہم مسلمانوں کی خدا کے ساتھ تجارت اور
عیسائیوں کی خدا کے ساتھ تجارت کا حال جیسا کہ
پادری پال صاحب نے اعتراض کیا ہے یہاں
بیان کرتے ہیں۔ ذرا کلیں کا قیسا باب اول فقرات
۲۱ اور ۲۲ پڑھیں۔ جو کام کر دیتی ہے کہ وہ۔ یہ
جان کر کہ خداوند کے لئے کرتے ہو۔ نہ آدمیوں
کے لئے۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ خداوند کی طرف سے
اس کے بدلے میں تم کو میراث ملے گی۔ کیا اب
میں پادری صاحب سے دریافت کر سکتا ہوں کہ

یہ میراث جس کے آپ منظر میں کوئی تجارت کے
مومن آپ کو خداوند کی طرف سے ملے گی؟ آپ کی بلا
جائے کہی انجیل پڑھی ہو تو جواب دے سکیں۔ اور
اگر انجیل پڑھی ہو تو خدا کے ساتھ تجارت کرنے
کا سوال آپ کے دماغ میں چکر نہ لگنا۔ ابھی ہم
بس نہیں اور لیجئے۔ تو اپنی سختی اور غیر ثواب
دل کے مطابق اس قبر کے دن کے لئے اپنے
واسطے غضب جمع کر رہے ہیں جس میں خدا کی سچی
عدالت ظاہر ہوگی۔ وہ ہر ایک کو اس کے کاموں
کے مطابق بدلہ دینگا۔ جو نیکی کار میں ثابت قدم
رہ کر جلال اور عزت اور بقا کے طالب ہونے
ہیں ان کو ہمیشہ کی زندگی دینگا مگر جو تفرقہ انداز اور
حق کے نہ ماننے والے بلکہ ناراستی کے ماننے والے
ہیں ان پر غضب اور قہر ہوگا اور مصیبت اور تنگی
ہر ایک بدکار کی جان پر آئیں مگر جلال اور عزت
اور سلامتی ہر ایک نیکی کار کو ملیگی۔ (۱ دوریموں
۵ تا ۱۰)۔ یہ کوئی تجارت ہے۔

اب ہم اس مضمون کو یہاں بند کرتے ہیں اور
انشاء اللہ اشاعت آئندہ میں ہم انجیلوں سے
ثابت کرینگے کہ سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کو
صلیب دیئے جانے کا قصہ خلاف واقع ہے۔ کیونکہ
ہرگز صلیب نہیں ہوئی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ
اس مضمون کے شائع ہوجانے کے بعد بہتوں کا
عقیدہ کفارہ کے متعلق ٹھنڈا پڑ جائیگا۔ اگر پادری
سلطان محمد پال اس مضمون پر ہمارے ساتھ ایک
عام مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو تاریخ اور وقت مقرر
کر لیں۔ ہندوستان کے کسی شہر میں ہم اس
مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ آخر میں ہماری ان
ساتھ آئے کہ تحریر میں صرف وہ بات لایا کریں
جو انا جیل سے ثابت ہو۔

جوابات نصاریٰ۔ عیسائیوں کی تین مشہورہ
معدنی کتب کا جواب مولانا ابوالفداء اللہ نے دیا ہے
قیمت ۸ روپے کا پتہ۔ منیر دفتر الحدیث اترس

جو یہ حدیث اترس کی تعلیمات ظاہری ہے۔ قیمت ۳ روپے اترس

کیا مولانا دہلوی غیر مقلد تھے؟

(دکھانہ خان صاحب سوہدروی)

مخالفین کی طرف ان کی کئی وجوہ سے تلوم میں اضافہ فرمائیں۔	دہلوی کی طرف ان کی کئی وجوہ سے تلوم میں اضافہ فرمائیں۔
۱۔ ایک مرتب ایک مقلد ہی نہ تھا صاحب نے بے ڈول سے اشارہ فرمایا تھا۔	۱۔ ایک مرتب ایک مقلد ہی نہ تھا صاحب نے بے ڈول سے اشارہ فرمایا تھا۔
۲۔ اصناف زمانے میں جن میں بعض اہلک لعلیاں ہی تھیں انہیں مقلد کا خطاب	۲۔ اصناف زمانے میں جن میں بعض اہلک لعلیاں ہی تھیں انہیں مقلد کا خطاب
۳۔ اطلاق بھی بہر حال ان صاحب میں ہوتا تھا۔ دہلوی نے مقلد کے متعلق خود اطلاق	۳۔ اطلاق بھی بہر حال ان صاحب میں ہوتا تھا۔ دہلوی نے مقلد کے متعلق خود اطلاق
۴۔ ہے کہ الہی، تعلیق کی ایسی تھی۔ اس پر بھی مقلدین منہ آپ کی تھی کہ	۴۔ ہے کہ الہی، تعلیق کی ایسی تھی۔ اس پر بھی مقلدین منہ آپ کی تھی کہ
۵۔ دلدادہ اور تامل بھی ہیں۔ جیسا کہ مولانا اشرف علی صاحب تھانی کا لفظ	۵۔ دلدادہ اور تامل بھی ہیں۔ جیسا کہ مولانا اشرف علی صاحب تھانی کا لفظ
۶۔ ہے کہ کشتی غربت کے حل میں حضرت وصال فرما دینے سے ایک ایک کے لئے	۶۔ ہے کہ کشتی غربت کے حل میں حضرت وصال فرما دینے سے ایک ایک کے لئے
۷۔ بطور علم و کمال میں کہنے میں تھا۔	۷۔ بطور علم و کمال میں کہنے میں تھا۔
۸۔ دلاؤ دلاؤ غصہ غصہ۔ کلمہ غصہ دیکھنے سے پہلے اس کو دیکھ لیں۔ اس کے	۸۔ دلاؤ دلاؤ غصہ غصہ۔ کلمہ غصہ دیکھنے سے پہلے اس کو دیکھ لیں۔ اس کے
۹۔ دیا جہ کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور	۹۔ دیا جہ کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور
۱۰۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور	۱۰۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور
۱۱۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور	۱۱۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور
۱۲۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور	۱۲۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور
۱۳۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور	۱۳۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور
۱۴۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور	۱۴۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور
۱۵۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور	۱۵۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور
۱۶۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور	۱۶۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور
۱۷۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور	۱۷۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور
۱۸۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور	۱۸۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور
۱۹۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور	۱۹۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور
۲۰۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور	۲۰۔ دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور

قابلیت گدائی

کتاب الہدیت

۱۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۲۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۱۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۱۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۲۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۲۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۳۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۳۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۴۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۴۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۵۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۵۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۶۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۶۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۷۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۷۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۸۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۸۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۹۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۹۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۱۰۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۱۰۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۱۱۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۱۱۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۱۲۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۱۲۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۱۳۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۱۳۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۱۴۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۱۴۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۱۵۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۱۵۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۱۶۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۱۶۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۱۷۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۱۷۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۱۸۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۱۸۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۱۹۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۱۹۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است
۲۰۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است	۲۰۔ علم تعلیمی دہلوی کا ہاں۔ است

دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور

دہلوی کی شرح ہے۔ ریت اور دہلوی نے کتب مطبوعہ قادیان اور

جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب

کی ساڑھے چار سال کی خدمات

جو کچھ کہ ہوا ہوا افضل سے تیرے۔ ہم کیا ہیں کہ کوئی کام ہم سے ہوگا

راز قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری ناظم جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب

دور حاضر میں سیاسی تحریکات کا اثر جو نہ ہی لوگوں پر پڑا وہ ذی فہم حضرات سے مخفی نہیں عوام تو دیکھنا خواص بھی ملکی تحریکوں میں شامل ہو کر اپنے محو ہوئے کہ مذہبیت کی قطعاً پروانہ کی۔ پہنچ کر جماعت اہل حدیث کے بعض ممتاز افراد نے بھی اپنی خصوصیت کو کھو دیا۔ ان میں خصوصیت تھی کہ اہل ہوا کی نگاہ کو کشش بھی ان کو مرکزی نکتہ راہ تہل شریعت سے ہٹا نہ سکی۔ اہل بدعت کی مسلسل اندھی ان کے قدموں کو منزلوں نہ کر سکی۔ تو یہ پرہیزگار اور سنت پر ہمیشہ خدا رہے۔ مگر آج مغربی تاثرات اور ملکی تحریکات نے ایسا دماغوں پر قبضہ کیا کہ افراد جماعت عوام کیا خواص بھی اپنی اندیازی خصوصیت کو کھو بیٹھے بلکہ بھول گئے ہیں۔ توحید و شرک سنت و بدعت میں تمیز چھوڑ دی۔ جلوسوں میں بیٹھ جاتے ہیں۔ غیر اللہ کے نام کے نعرے بلند ہو رہے ہیں اور زعماء اہل حدیث ساتھ شامل ہو کر وہاں جوش سے عقیدہ مندانہ خدمات بجا لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کی غیبت ایمانی کو ابھارنا جس سے میری مراد استاد مولانا غلام فہیم محمد ابراہیم صاحب میر سید الکوٹی کی ذات ستودہ ذات ہے۔ متعنا اللہ بطول جیاتہ۔

۱۳ جولائی ۱۳۹۹ء کا دن بڑا ہی بابرکت دن تھا جب مولانا موصوف امرتسری پہنچے اور امرتسری لاہور۔ سیدالکوٹ کے ذمہ دار اصحاب کی مشاورت سے جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی بنیاد رکھی گئی۔ اور توحید و سنت کی اشاعت کا کام پنجاب میں شروع کیا گیا۔ مجدد اللہ ۱۳۹۹ء سے ۱۴۰۰ء کے افتتاح

تک اس ادارے نے تبلیغی خدمات کو بدوجہ حسن انجام دیا۔

تحریری خدمات | جمعیت ہذا کی طرف سے حسب ذیل رسائل تبلیغی سلسلہ میں شائع ہوئے :-

اسوہ حسنہ - فلسفہ اداکان اسلام - امام زمان - ہمدی منظر اور مجدد دعواں - انہتر خصائل ایمان - البجالات المفتریہ فی جمع الرسالہ والبشریہ -

نمبر ۲۰ مفت شائع کئے گئے اور باقی بالکل معمولی قیمت پر دو۔ دو تک پہنچائے گئے۔ خدا کے فضل سے اس ادارہ کی برکات سے پنجاب اور ہندوستان کے عام مسلمان راجل حدیث، حنفی اور شیعہ صلحاً و متغیر ہوئے۔

دیگر تبلیغی خدمات | ضلع سیالکوٹ میں باجھوت اقوام پر تعداد ڈانڈا پانصد کو مسلمان کیا گیا۔ جو آج ظاہراً غاص مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے لوگ کے لڑکیاں قرآن مجید ناظرہ پڑھ چکے ہیں اور بعض لڑکیاں اسلامی اردو کتابیں بھی پڑھتی ہیں اور ترجمہ قرآن بھی پڑھتی ہیں۔ قصبات و دیہات اور شہروں میں بہت جگہ تبلیغی جلسے بھی کئے گئے خاص پشاور میں بریلویت کا چرچا ہوا تو جمعیت ہذا کی طرف سے اساد ہم پہنچائی گئی۔ تقریباً ایک ہفتہ تقریریں ہوتی رہیں۔ بفضل خدا نہایت اچھا اثر رہا۔ توحید و سنت کی اشاعت خوب ہوئی۔ اہل بدعت اپنی سعی میں ناکام رہے۔ فالحمد للہ! تھلکھڑہ چوڑیاں میں بریلوی طائفہ کا جلسہ ہوا قصبہ کی جماعت اہل حدیث نے فوری اعانت طلب کی اور خدا کے فیصل سے اہل توحید کو شان دار

جات طلبہ - دہلیہ ادیبین - مولانا شمس الدین دہلوی (مدرسہ اسلامیہ) - مولانا غلام فہیم محمد ابراہیم صاحب میر سید الکوٹی کی ذات ستودہ ذات ہے۔

کامیابی ہوئی۔

جنگیالہ ضلع امرتسری | اس قصبہ میں جماعت اہل حدیث کے افراد باہمی چٹش میں تھے۔ چند مخلصین نے جمعیت سے الحاق کر کے کام شروع کیا۔ ادارہ ہذا کے اہتمام میں ہر سال میں دو جلسے شکاری اور سالانہ ہوتے رہے۔ لگاتار مساعی کا نتیجہ ہے کہ آج وہاں کی تمام جماعت اہل حدیث متفق ہے اور مخالفین کا زور ٹوٹ چکا ہے اور توحید و سنت کا پرچم لہرا رہا ہے۔ الحمد للہ الذی ہدا انالہذا۔

منی سلسلہ میں جناب صدر نے مع اپنے رفقاء کے شہر جلم اور میرپور۔ کوٹلی۔ ریاست جمل کی طرف طویل تبلیغی دورہ کیا اور سفر کی صعوبتیں جیل کر توحید و سنت کی غلصانہ آواز خشک پہاڑیوں کی چوٹیوں تک پہنچائی۔ خدا تعالیٰ نے ادارہ ہذا کو نہایت کامیابی عطا کی۔

جمعیت ضلع امرتسری | اس قصبہ کے مسلمان اسلامی رسوم سے اس حد تک غافل ہیں کہ سولہ فرقہ دار تفریق کے کوئی عمل یا قول ان کے ذہن میں نہیں آتا۔ جمعیت کی طرف سے وہاں دو جلسے کئے گئے جن میں مسلمانوں کو اتفاق کی ترغیب اور توحید و سنت کی طرف سے دعوت بطریق احسن دی گئی۔ لوگ متاثر ہوئے اور سترہ اٹھارہ افراد اہل حدیث بن گئے اور عوام سے متعارف بالکل ہو گیا۔

آریہ کے مقابلہ میں جلسہ کی ضرورت ہوئی تو قلعہ کے تمام مسلمانوں کی طرف سے دفتر جمعیت میں مسلمان پہنچنے پر بردت دو واعظ بھیجے گئے۔ جس کا نتیجہ ہوا کہ ہمارا مقابلے کا جلسہ بے حد کامیاب ثابت ہوا اور اہل دہ آج تک جمعیت ہذا کے مداح ہیں۔

سرگودھا چک علی | علاقہ سرگودھا میں شیوخ کی سرگرمی کے خلاف مناظرہ کی سخت ضرورت پڑی دفتر میں فوری ضرورت پورا کرنے کے لئے ایک آدمی پہنچا۔ خاکسار عالم ایک اور دواختا کو ہوا تو وہاں وہاں پہنچا۔ ایک بائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب شیعہ تبلیغ کے اثر سے مخفی سے شیوخ کو چکے تھے

فتاویٰ

س ۱۱۱: کیا امام مقتدیوں سے ایک ہاتھ اونچا کھڑا ہو سکتا ہے؟ (حکیم الامت الدین از میرٹھ)
ج ۱۱۱: امام کو مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہونا بجز کسی خاص اہم ضرورت کے جائز نہیں۔ وارفتگی میں روائت ہے۔ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقدم الامام فوق شیء والناس خلفہ یعنی اسفل منہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ امام مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہو۔

س ۱۱۲: قرآن شریف کے اوراق جلا کر ایک لحاظ سے کھا سکتے ہیں یا کسی دریا وغیرہ میں دبا دینے چاہئیں۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ دے ہوئے اوراق پھر نکل آتے ہیں اور بے عزتی ہوتی ہے۔ کوئی ایسا طریقہ بتانا چاہئے جس سے بے ادبی نہ ہو اور آسان ہو۔ (رسائل مذکورہ)
ج ۱۱۲: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحیفہ (قرآن) کے متفرق بوسیدہ اوراق جلا دیئے تھے۔ (بخاری)

س ۱۱۳: مردہ عورت کو قبر میں آملے وقت پر وہ کیا جاتا ہے جبکہ وہ کفن میں ہوتی ہے۔ پھر پردہ کی کیا ضرورت ہوتی ہے؟ (رسائل مذکورہ)
ج ۱۱۳: میت کو دفن کرتے وقت اس کے اوپر پردہ کی ضرورت نہیں ہے۔ کفن ہی پردہ ہے۔

س ۱۱۴: خفی مسلک رکھنے والا بھی مستحق بہشت ہے یا نہیں کیونکہ سنا گیا ہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے میری امت میں بہتر فرقہ ہند کے ایک جنتی اور باقی جہنمی۔ (رسائل مذکورہ)
ج ۱۱۴: شکر نہیں کرتا تو جنت میں جائیگا۔ انشاء اللہ اعمال صالحہ کا بدلہ جہنم من یعمل مثقال ذرۃ خیر لیرہ پائے گا۔ اللہ اعلم
س ۱۱۵: جن ہرات میں باجہ جو گیا اس کی نکاح خوانی کی جاسکتی ہے؟ (رسائل مذکورہ)

شعبہ کی ترقیب دی گئی۔ فقہ مذکور میں ہمارے دانت کے مطابق آج سے پینتیس برس قبل تک کوئی اس جماعت کا جلسہ نہ ہوا تھا۔ چھتہ تبلیغ کا جلسہ بفضل خدا احناف کی مسجد میں ہوا۔ مقتدیوں کی مسجد نے کافی حصہ لیا اور وہاں ہر جمعیت کی شاخ قائم کی گئی۔

خاص امرتسر میں جناب صدر نے اسی سلسلے میں امرت سرحد گاہ اہل حدیث میں ایک جمعہ پڑھایا فرس خالی دیکھ کر آپ نے پڑوش الفاظ میں اپنی کی کہ عید گاہ کے لئے دریاں بنائی جائیں۔ اس کے بعد آپ نے اسی سلسلے میں متواتر چار جمعے پڑھا اور مبلغ سو چار صد روپیہ کی جمع ہو کر کچھ دریاں بھی بن گئی ہیں۔

ادارہ ہذا کی خدمات کا یہ معمولی خاکہ ہے۔ جو اس نے ابتدائے قیام سے آج تک کیے۔ اس کے علاوہ بیچ اقوام سانس خا کوٹ میں تبلیغ کی گئی۔ اور مولانا سیالکوٹی دھندہ نے بذات خود اس میں کام کیا۔ آپ کی مساعی جیلہ صد ہا لوگ مسلمان ہو گئے اور اب تک اسلام پر قائم ہیں۔ اب آپ ادارہ ہذا کی خدمات دیکھ کر اس کی ہر طرح سے امداد کریں۔ تاکہ جمعیت وسیع پیمانہ پر تبلیغ توجید و سنت کی خدمات بجالا سکے۔ آمد و خرچ کا حساب کسی آئندہ پرچے میں درج ہو گا۔ انشاء اللہ۔

س ۱۱۶: زید کی پانچ لڑکیاں ہیں۔ بڑی لڑکی کی شادی بکر سے ہوئی ہے۔ اس بڑی لڑکی کا دودھ سے بھونٹنے سے پتا چلا ہے۔ اب بکر کی بوی فوت ہو گئی ہے۔ کیا بکر کا نکاح اس بھونٹ لڑکی سے جس نے بکر کی بوی کا دودھ پیا جائز ہے؟

دعا کر۔ ایم۔ صدیقی از جوڑہ
ج ۱۱۶: جس لڑکی نے بکر کی بوی کا دودھ پیا وہ بکر کی دودھ پنی ہو گئی ہے۔ اس لئے اس سے کسی حال میں بکر کا نکاح جائز نہیں بقولہ علیہ السلام

جہوں نے کوشش کر کے مناظرہ کر لیا۔ بعد اللہ یہ مناظرہ اتنا کامیاب ہوا کہ اثنائے مناظرہ میں ماسٹر صاحب موصوف نے قہر کی اور شیعہ مناظرہ کو کہہ دیا کہ آپ مناظرہ بدکردیں مثلاً رخلانت بلا فصل صاف ہو چکا ہے اور میرے شکوک صاف ہو گئے ہیں۔ فانی اللہ علیہ نعماً بہ

شعبہ سرحد میں جمعیت ہذا کا مبلغ گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ کے متصل مسجد میں یہ اشعار منقح تھے۔

توسلطانی و قیوم زمانی
توئی شکل کشائے دو جہانی
ذآفات زمان دل تنگ و زام
مدد کن یا مجدد الف ثانی

مبلغ جمعیت کی تبلیغ کے اثر سے وہ قطعہ مسجد سے اتار کر الگ کیا گیا۔

ضلع و شہر سیالکوٹ و جہوں جناب صدر صاحب کی تجویز کے مطابق سیالکوٹ اور شہر سیالکوٹ میں اور ضلع سیالکوٹ میں مقام اکبر آباد کوٹلی بہاراں مراکیوال اور ٹیکے کلاں اور علاقہ جہوں میں شہر جہوں موضع کنگ اور موضع چکروہی میں دورہ کیا گیا۔ جناب صدر بنفس نفیس انیس شریک تھے۔ موضع کنگ میں آپ گھوڑے سے گر پڑے۔ جس سے سخت چوٹیں آئیں۔ لیکن باوجود اس کے ضلع امرتسر میں تبلیغی دورہ جاری رہا۔ اند متواتر پانچ جمعے سیالکوٹ سے امرتسر میں آکر پڑھاتے رہے۔ ابقا ہم اللہ

اول الذکر گاؤں میں آج سے پچاس برس پہلے بھی کسی اہل حدیث مبلغ نے توجید و سنت کی آواز نہیں پہنچائی۔ خدا کے فضل سے سامعین پر گہرا اثر ہوا۔ امرتسر اور ضلع امرتسر کا تبلیغی دورہ امرتسر اور فاح امرتسر کے دیہات میں بذات خود جناب صدر نے معائنہ کارکنوں کے دورہ کیا۔ انارٹی موضع پدھری۔ ننگوڑہ سکر چک۔ موضع سوہان خود میں تبلیغی جلسے ہوئے۔ انارٹی میں جناب خدہ کی تحریک سے بچوں کے لئے ایک مذہبی مدرسہ

متفرقات

تہلنی شہداء اللہ علیہم السلام کے بارے میں حدیثیں
 میں جو مسندوں میں آئی ہیں ان میں سے بعضی اور بعضی
 تو میرے نام سے منسوب کیا گیا تھا۔ اسے اس وقت
 سے جو اس کے نام سے منسوب کیا گیا تھا۔ اسے اس وقت
 کی ہوئی تھیں۔ یہ پہلے کو پوسٹل سرٹیفکیٹ، پھر
 بیڈ پیڈ کی صورت میں روانہ کیا گیا ہے۔ چونکہ
 آدھ محصول کافی نہیں تھا اس لئے بقیہ محصول
 سے نکالیا۔ اور میں بن احباب کو ضرورت ہو بلکہ
 محکمہ پوسٹل و ایس۔ او۔ مارچ میں بن خریدہ روپے
 کے نام پر قبضہ دینی کی کیا تھا ان میں سے کچھ
 اس دفعہ خلاف معمول واپسی فرمادی گئی ہے۔
 محصول دینی کی تو دفتر کی گروہ۔ تہلنی ہی سہی
 بن کا کہتے ہو کسی صورت میں نہیں مل سکتا
 اس لئے مدد دہ میں نقد کان کو کچھ بذریعہ
 پوسٹ کا کارڈ اطلاع بھیجی گئی ہے۔ اس سے اب
 کو یہ مدد دہ ملے گی۔ ان احباب کو بلکہ جہاں جہاں
 آمدیت کی آمدت میں ان کے پاس سے کہ وہ دینی
 کر کے دینے کو ایسے نا احباب اخراجات سے رہ جائے
 نہ کیا دینے۔ خریداری منظور ہو یا جہت دینا
 تو جہاں سے تمدن رسانی کے بذریعہ پوسٹ کارڈ
 اطلاع دینا چاہئے تاکہ وہ دینی بھیجی نہ جائے
 اسلام آباد میں یہ ایک طاعت استوار جاری
 ہے جس کا مقصد دینے ویاؤٹ دینے بھی ہوئی ہیں
 ان کے نام میں درج ہے۔ دیگر اصحاب بھی جلد
 درجہ پانچ اپنی فرائض میں ہیں۔
 قاعدہ یسیر بالقرآن قرآن مجید پڑھنے کے لئے
 یہ عربی زبان کا قاعدہ ہے جس میں ابتدا مفرد
 مرکب حروف کے اسباق ہیں۔ ان کے بعد قرآن مجید
 کے مشکل الفاظ اور بعض جگہ پوری آیات و سورت کی
 معنی ہیں۔ مصنف نے اردو الفاظ بصورت عربی

جو بطور مشق لکھے ہیں ان کی بجائے انگریزی الفاظ
 ہونے کو بہت اچھا ہوتا۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ
 عمدہ ہے۔ تقطیع ۳۶۲۲۰ فتراٹ ساٹھ سو تیس
 قیمت نہ آنے۔ ہر محصول ڈاک پانچ پیسہ
 طے کیا ہے۔ دفتر بیت القرآن برائے روضہ لاہور
 سائنٹیفک قاعدہ اردو | مصنف نے قاعدہ
 اردو زبان سبھی کے لئے تصنیف کیا ہے۔ جس میں
 ہیں جو تہلنی۔ ابتدائی اسباق میں مفرد اور مرکب
 حروف کی تفصیل ہیں۔ درمیانی اور آخری باتوں
 میں منہ الفاظ کے غنہ و آسان اور بار بار تہلنی
 مصنف نے اس قاعدہ کی تعمیر کے سلسلہ میں
 ایک غزوہ بردباری تصنیف کیا ہے جس میں
 اور اسے اردو کو ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ
 قاعدہ کو کس طرح پڑھائیں۔ اور اس کے لئے
 ہر اصل قاعدے کی قیمت ۱۰
 ہر دور رسائی کے لئے حاجی محمد براہوی
 ریٹائرڈ سکول ماسٹر سٹی ہائی سکول ریاست
 ہریانہ (پنجاب)
 مولانا محمد امجدی مولوی مرحوم کے جنازہ خانہ
 پڑھنے کی اطلاع دینے والی۔ دینی۔ نو
 محصولات ہوئی ہیں
 سوانح شہداء مولوی نور محمد صاحب دیناوی
 جہاں پر ہر جگہ ہے کہ مولانا ابو الفاضل
 عبدالمجید کی کہیں سوانح حیات ہمارے
 شائع ہو جاتی چاہئے۔ مولوی نور محمد صاحب
 سائنس نابلیا والہ ضلع جہلم نے اس ضرورت کو
 احساس کرتے ہوئے کچھ مواد فراہم کیا تھا۔ اس
 ضرورت سے کہ کوئی اصل نسخہ نہ ہو بلکہ
 مرزا غلام بک جہاں سے کوئی نہ فرمائیں۔
 درمیان حدیث اہل بیت (س)
 مالانہ پورٹ | انجمن اہل حدیث نے اس
 ماہ عشرہ شوال ۱۴۲۱ | اس ماہ میں اندہ ہر
 میں انجمن کے تہلنی طبعی منقذ ہوئے۔
 محال لکھ۔ دینے۔ ہمارے۔ دینی۔ اور۔

توحید و سنت کی تائید۔ شرک و بدعت کی تردید۔
 رسوم تہلنی کی مذمت۔ صوم و صلوات، جمع اور جمع
 کی تاکید اور علم کی فضیلت پر علماء نے مسودہ تقریریں
 لکھیں۔ اہل حدیث کانفرنس کی طرف لوگوں کو توجہ
 دینا تہلنی۔ بحمد اللہ ان جلسوں کا بہت اچھا اثر ہوا
 مولف جہاں لکھ میں ایک ویڈیو میخیال کے مولوی
 نے جمعہ کے متعلق جو نام کو غلبان میں ڈال رکھا تھا
 اس میں تہلنی ناظم انجمن نے اس میں طوری تقریر کی
 باقی دیگر علماء کرام نے اس پر زور دیا اور اپنی
 تقریروں میں اس مسئلے کو صاف کر دیا کہ جس
 سارے مسلمانوں پر فرض ہے۔ خواہ وہ شہر ہی ہو
 یا دیہاتی۔ سب لوگ ملحق ہو گئے اور سب نے
 عہد لیا کہ ہم ہمہ مرکز نہ چھوڑیں گے۔
 درجہ نقد و س ناظم انجمن اہل حدیث میوا
 انجمن اہل حدیث یا جہندری نے مندرجہ ذیل
 جہاں پاس کی ہیں
 آئی آئی اہل حدیث کانفرنس دہلی کے
 محصول شدہ خط پورہ ۲۶ مارچ ۱۴۲۱ کے دستخط
 کی ضرورت تائید کی گئی۔
 درجہ دروازہ کتب وارسخ اسلام پورہ جہاں
 اور اہل جماعت بعد نماز تقریباً ۵۰ منٹ تک مسجد میں
 بیٹھ رہے۔ (المرسل) درجہ عبدالباقی سلطان
 درجہ نائب سکریٹری انجمن اہل حدیث یا جہندری
 درجہ توحید | یہ شائقین اور مؤیدین توحید کے
 تہلنی و شہداء است طلب کر رہا کریں۔ محصول
 ہر جگہ میں تو اس کی طرف سے اعانت بھی جائے گی مگر
 نہ کہیں سکس کو غیر محصول بھی طلب کر سکتے ہیں۔
 درجہ۔ منبر الحدیث امرت سر
 درجہ اب مولوی عقیل صاحب مٹھی آپ کا خط
 درجہ دفتر الحدیث امرت سر میں آپ نے اجا
 بی کے درجہ جواب طلب فرمایا ہے۔ آپ جو رقم
 فراہم فرمائی ہیں بنام عبدالحی پسران مٹھی مقام سہیل
 ضلع گوجرانوالہ منی آرڈر فرمادیں۔ میں عثمان سفر
 میں رہتا ہوں۔ (ابو یحییٰ امام خاں خوشہروی)

گفتار سری در شہداء اللہ علیہم السلام جو مسندوں میں آئی ہیں ان میں سے بعضی اور بعضی

ملکی مطلع

جنگی حالات

جنگ ایشیاد میں چین و جاپان، تو چار سال سے جاری ہے اور ابھی تک کسی آخری نتیجے پر نہیں پہنچی۔ کیونکہ جاپان کے مقابلے میں چین میں پیدا ہونے والے اسلحہ کے ہمارے مسلسل مقابلہ کرتا رہا ہے اور اگرچہ کافی نقصان اٹھاتا چکا ہے مگر جنگ سے بالکل کنارہ کش نہیں ہوا اور حسب اعلان نہ جنگ ترک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کی شہادت جاپان کے نائب وزیر خارجہ کی وہ تقریر ہے جو حال ہی میں انہوں نے صوبائی گورنروں کی کانفرنس میں کی ہے۔ اس میں آپ نے صاف اعتراف کیا کہ جاپان باوجود چار سالہ جدوجہد کے چین کو فتح نہیں کر سکا۔ چین کو چونکہ روس پر طاقت سے امداد مل رہی تھی اس لئے جاپان نے آخر کار اس امداد کو بند کرنے کی یہ تجویز سوچی کہ روس سے معاہدہ کر لے اور برطانیہ کی طرف سے جو امداد برآمد ہونے کے راستے میں کوئل رہی ہے اس کو راستے میں روک دے تاکہ منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے۔ اسی لئے اس نے سیام و ہندوستان کے جہاز سے اسلحہ کو ان دونوں کو اپنے زیر اثر کر لیا ہے۔ اب سننے میں آیا ہے کہ امریکی چین کی امداد کو تیار ہو گیا ہے۔ چنانچہ صدر امریکہ کا نامد حال ہی میں چیننگ (جو جوہ دار حکومت چین) سے امریکہ کو واپس چلا گیا ہے۔ جاپان نے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے جرمنی اور اس کے دوسرے ہندوؤں سے معاہدہ کر لیا ہے۔ اندرونِ طو پر ایشیا میں بھی فیصلہ کن جنگ کی تیاری ہو رہی ہے۔ معلوم نہیں کون سی کاروائی کس وقت اس آتش جنگ پر عمل کا کام دے۔ جنگ پورے جہاز و اصل برطانیہ اور جرمنی میں ہو رہی ہے۔ آج کل نہایت اہم مرحلہ پر ہے۔ جرمنی کا مقصد انگلستان پر بڑا حملہ کرنا ہے۔ اگرچہ وہ

کئی ماہ سے لندن اور انگلستان کے دوسرے شہروں پر نہ پروست مبادی کر کے ان کو سخت نقصان پہنچا چکا ہے۔ تاہم اس کی آتش انتقام ابھی سرد نہیں ہوئی۔ اس جنگ میں فرینس جنگ کا کئی ارب روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ جانی نقصان اس کے علاوہ ہے۔ زیورخ کی اطلاع کے مطابق ۳۱ مارچ سے لے کر تک ختم ہونے والے مالی سال کے دوران میں برطانیہ کا صرف جنگی خرچ تین ارب ۸۸ کروڑ ۲۷ لاکھ ۵۵ ہزار چھ سو ستر پونڈ ہوا ہے۔ پونڈ کی قیمت اگر تیرہ روپے شمار کی جائے تو کل خرچ پچاس ارب ۲۷ کروڑ ۱۸ لاکھ ۹۳ ہزار سات سو دس روپیہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بقول مشر چرچل وزیر اعظم برطانیہ، برطانیہ کے چالیس لاکھ ٹن کے بحری جہاز غرق آب ہو چکے ہیں۔ دیگر مصارف کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔ یہ خرچ صرف برطانیہ کا ہے۔ جرمنی کا معلوم نہیں اس کے مقابل کتنا ہوا ہے۔ باوجود اس قدر کثیر اخراجات کے ابھی جنگ فیصلہ کن مرحلہ پر نہیں پہنچی۔ بلکہ روز بروز تیز ہو رہی ہے۔ وزیر اعظم برطانیہ نے اس سلسلہ میں تقریر کی کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جنگ کا مدار بحری قوتوں میں کامیابی پر ہے۔ کیونکہ اس راستہ سے امریکہ سے برطانیہ کو امداد آتی ہے اور جرمنی اس راستہ کو بند کرنا چاہتا ہے۔ اس مرحلہ پر اگر برطانیہ امریکہ سے متفقہ طور پر جرمنی کو شکست دے سکے تو پھر میدان اپنی کے ہاتھ رہے گا۔

مخاطر بلقان | آخر کار بلقان جرمنی کی تنگ و دو کا نتیجہ نکل آیا بلقان کا علاقہ بھی میدان جنگ بن کر ہی رہا۔ چنانچہ یونان اور یوگوسلاویہ پر حملہ کی اطلاع گذشتہ پرچہ میں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اس کے بعد جرمنی نے دونوں علاقوں کے کئی مقامات پر قبضہ کر لیا جن میں بعض نہایت اہم ہیں۔ یونان تو کئی ماہ سے اٹلی سے برسرِ جنگ تھا اور اس میں اپنی کافی قوت خرچ کر چکا تھا۔ اس لئے اس کی

افواج نے اپنی کوری دیکھ کر مقدمہ کے مقام پر ہتھیار ڈال دیئے۔ بعض جگہ جنگ ہوئی اور ابھی تک جاری ہے۔ مگر یوگوسلاویہ کا حشر بہت بڑا ہوا۔ اس لئے جرمنی کے مقابلہ میں وہ جنگ کے لئے تیار ہی نہ تھا۔ اس کے پاس سامان جنگ بہت تھوڑی مقدار میں تھا۔ اس پر مزید ستم یہ ہوا کہ اس پر تین طرف سے حملہ کیا گیا۔ جرمنی کی فوج کے علاوہ ہنگری، رومانیہ اور بلغاریہ کی فوجوں نے بھی حملے کئے۔ کیونکہ گذشتہ جنگ پورے میں ان سلطنتوں کا کم و بیش حصہ یوگوسلاویہ کو فتح کی طرف سے دیا گیا۔ چنانچہ کروشیا کا علاقہ ہنگری کا تھا۔ جس پر جرمنی نے قبضہ کر کے ہنگری کو دینا اس کی دیکھا دیکھی رومانیہ اور بلغاریہ بھی آگے بڑھے۔ دارالسلطنت بلغاریہ جرمن ہمدردوں سے تباہ ہو گیا۔ ابھی تک وہاں شدت کی جنگ جاری ہے۔ جب ناظرین یہ سطور ملاحظہ کر رہے ہوں گے معلوم نہیں اس وقت جنگ کی کیفیت کیا ہو گی یونان اور یوگوسلاویہ کے بعد ترکی پر حملہ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ ترک اپنی مصیحت کوشی کی وجہ سے اس جنگ میں ابھی تک شامل نہیں ہوئے۔ اور ان کا اعلان بھی ہے کہ جب تک کوئی حکومت براہ راست ہمدردی آزادی میں غلط نہ ڈالے اس وقت تک بالکل غیر جانبدار رہیں گے۔ (خدا کرے ایسا ہی ہو)۔

مخاطر ایشیا و اریطریا | پر بھی برطانیہ اور جرمنی کی افواج میں جنگ ہو رہی ہے۔ دفتر جنگ کا تازہ اعلان حسب ذیل ہے۔

لندن ۱۲۔ اپریل دفتر جنگ کا ایک تازہ اعلان منظر ہے کہ لیبیا میں برطانوی اور جرمن فوجوں کا تصادم ہو گیا ہے۔ مزید لکھا ہے کہ ایشیا کے شہر طبرق کے مغرب میں برطانوی فوجیں دشمن کے دستوں سے لڑ رہی ہیں۔ ہماری فوجیں جنوب کی جانب دو بڑی سرگودا پرانے بڑھتی جا رہی ہیں۔ لیکن ان کی پیش قدمی کو دیکھ کر جرمنی

۱۰۔ ایشیا و اریطریا میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔

لے کی رگاؤں کو دور کیا جا رہا ہے۔
سے اور بیڑیا میں جنگ کا وجود دد شروع
نہا ہے مساوا پر برطانوی فوجوں کے قبضہ ہونے
تک اس ہزار اٹالوی قید کر لئے گئے ہیں۔ جن میں
قریباً ایک ہزار انہیں ہے۔ چودہ ہزار اٹالوی
اور چھبیس ہزار اٹلی کے نوآبادیاتی سپاہی
ہیں۔ جلد میں ہمارے فوجیں جنوبی جہت سے اٹالوی
سما لی لینڈ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔
عدیں اہا بات سے بھاگتے ہوئے دشمن دستوں
کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ عدیں اہا باتیں دشمن
کے پانچ ہزار سپاہی قیدی بنائے گئے۔ جن
میں چار ہزار اٹالوی ہیں۔ مزید دشمن سپاہی
روزانہ قید کر لئے جاتے ہیں۔
دہر تاپ لاہور ۱۲۔ اپریل ۱۳۹۰ء

کانڈ کی گرانی

جملہ تصنیفات کیلئے مرض الموت
قابل توجہ حکومت ہند

اخبارات ہوں یا رسائل، کتب مصنف ہوں یا
کتب مقدمہ سب کا امداد مار کاغذ پر ہے۔ اسی لئے
قرآن مجید میں بھی تَجَلُّوْا نَارَ طَبَقِیْنِ آیا ہے
اس آیت میں فی قرطیس کہنے کا موقع تھا مگر
فی کو حذف کرنے میں یہ عارفانہ نکتہ ہے کہ کاغذ
بڑی اہم چیز ہے۔ کتاب کے لئے تو یہ روح رہا
ہے بلکہ کتاب کاغذ ہی کا نام ہے۔ اس لئے آج کل
ہندوستان میں کاغذ کی گرانی تصنیفات کے لئے
موت کا پیغام ثابت ہو رہی ہے۔ معاصر زیندار
نے اس کے متعلق ایک نوٹ لکھا ہے جو بالکل
ٹھیک ہے۔ اس لئے ہم اپنی تائید میں اسے نقل
کرتے ہیں۔ معاصر موصوف لکھتا ہے:-

• کاغذ کی صبر آذر گرانی نے اخبارات کو موت و
حیات کی جس کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے اس
سے ہمہ برا ہونا اس وقت تک قریباً ناممکن

ہے جب تک کہ حکومت خود حالات کو دوبارہ
کرانے کی کوشش نہ کرے گی۔ ہم گذشتہ شذرہ
میں بتائے ہیں کہ کاغذ کی اس گرانی کا اثر
ہندوستان کے اخبارات پر ہی نہیں ہے
بلکہ انگلستان کے اخبارات بھی جو مالی لحاظ
سے بہت مستحکم ہیں اور جہاں کاغذ کے سینکڑوں
کارخانے ہیں۔ اپنی قیمت میں امتیاز کرنے پر
مجبور ہو گئے ہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ
ہندوستان کے مشہور انگریزی اخبار امرت
بازار پتریکا، کلکتہ، پاؤنڈر، نیشنل میرٹھ لکھنؤ
ٹریبون اور رسول ملٹری گزٹ لاہور اور لیدز
الہ آباد نے بھی اپنے حجم میں کمی کر دی ہے
• ہم معاصر احسان کے اس خیال کی طرف
بہر تائید کرتے ہیں کہ پنجاب کے تمام
اخبار نویس آپس میں مشورہ کر کے اس
مصیبت سے چٹکارا حاصل کرنے کی کوشش
کریں۔ ہم آج پھر حکومت پنجاب کی توجہ اس
طرف مبذول کرتے ہوئے عرض پرودا میں کہ
کاغذ کی قیمت پر کنٹرول کرنے کی کوشش
کی جائے۔ درجہ اگر حکومت چپ رہی تو کاغذ
کا کاروبار کرنے والے ناچر جنگی زمانہ سے
پورا پورا فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ سب سے
بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ کاغذ کے راجہ
لحمہ میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں
اور جب۔۔ ان سے اس درخش کے متعلق
استفسار کیا جاتا ہے تو کاغذ بننے سے ہی
ٹکا سا جواب دیتے ہیں۔ کیا حکمت۔
اخبارات کو مدد دیتی ہے۔ روزیندار لاہور مورخہ
۱۲۔ اپریل ۱۳۹۰ء

الطیث [ہمارے ناظرین اندازہ کر لیں کہ جبکہ
مستقل سرمایہ رکھنے والے اخبارات جبر کی شامت
ہزاروں سے تجاوز ہے۔ اپنا حجم کم کرنے پر مجبور
ہو گئے ہیں تو اخبار الطیث اسی ضخامت رہنے
صفت) کو موجودہ قیمت میں کہاں تک بچا سکتا

اس کی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے دو صورتیں ہیں
(۱) قیمت میں ایک دوپہر کم کیا جائے۔ (۲)
موجودہ ضخامت سے چار صفحے گھٹا کر ۱۰ صفحات
کر دیے جائیں۔
تیسری صورت خریداروں کے اختیار میں ہے
وہ یہ ہے کہ ہر ایک خریدار کم سے کم ایک خریدار
کی قیمت اخبار بھرا دے تاکہ اخبار کی ماعت بھی
برجائے اور ثواب بھی حاصل ہو۔ اس بارے
میں زیادہ قیمت واصل کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ
پانی سر سے گزر چکا ہے۔

جنگ اور ہندوستان

یوگوسلاویہ وینان
پر جرمن حملہ ہو جانے
سے ہندوستان کے سیاسی مدبرین کی رائے ہے
کہ بنگ اب ہندوستان کے سر پر آ پھنپی ہے۔
حکومت نو مناسب انتظام میں مشغول ہے مگر ہم
ہندوستانی ایسے نازک وقت میں بھی اپنے ذاتی
اصولات کو ختم کرنے کے بجائے زیادہ وسیع
کر رہے ہیں جس کی مثالیں نسادات ڈھاکہ اور
لوار و وغیرہ کے علاوہ لکھنؤ میں مدح صحابہ کے
نقصیہ نامہ کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔
نسادات ڈھاکہ کے متعلق تو وزیراعظم بنگال نے
اسی میں بیان کیا کہ اس کی ابتدا ایام ہولی میں
ہوئی۔ چند ہندو لڑکوں نے مسلمان لڑکوں پر بنگ
پھینکا ایک مسلمان بچہ کے منع کرنے پر اس کے
سروپ کیا گیا۔ رفتہ رفتہ قتل و غارت کا سلسلہ
جاری ہو گیا، تو ہم مسالہ کی گئی اتران مجید کو
بھاڑ کر اس کے اوراق بازا رو میں بیٹھ گئے
طرفین کا بہت سا جانی و مالی نقصان ہوا مگر یہ سب
کچھ اہل خواگی خواہش پر ہوا۔ اگر کوئی سلیم الطبع
ہندو یا مسلمان اس آگ پر شروع سے ہی پانی
ڈال کر بجھا دیتا تو یہاں تک نوبت ہی نہ آتی۔

گھر کی حالت مذکورہ بالا نسادات سے زیادہ
قابل افسوس نقصیہ مدح صحابہ ہے جو سالہا سال سے
شیعہ سنی کے مابین چلا رہا ہے۔ اس دفعہ بھی

اس کی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے دو صورتیں ہیں (۱) قیمت میں ایک دوپہر کم کیا جائے۔ (۲) موجودہ ضخامت سے چار صفحے گھٹا کر ۱۰ صفحات کر دیے جائیں۔ تیسری صورت خریداروں کے اختیار میں ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک خریدار کم سے کم ایک خریدار کی قیمت اخبار بھرا دے تاکہ اخبار کی ماعت بھی برجائے اور ثواب بھی حاصل ہو۔ اس بارے میں زیادہ قیمت واصل کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ پانی سر سے گزر چکا ہے۔

کائنات روحانی۔ قرآن کریم کا انسان کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا ہوت۔ قیمت ۵۰ (پنج روپے)

یوگوسلاویہ کے موقع پر اہلسنت کی طرف سے مدح صحابہ کا جلوس نکلتا تھا۔ شیعہ اس کے خلاف تھے مگر حکومت نے نقص امن کے خطوں کے پانی نظر نہ دیا۔

”میں وضو نہیں کر سکتا تھا“

نائبین المحدث ذیل کی سطور کا بغور مطالعہ فرمائیں

جناب ملک محمد عبداللہ صاحب منیر اخبار دعوہ لاہور
 اپنے ایک گرامی نامے میں تحریر فرماتے ہیں :-

میری عام صحت اس قدر کمزور تھی کہ میں مروی کے موسم میں وضو بھی نہیں کر سکتا تھا مگر شبانی کے چند روزہ استعمال سے مجھے حیرت انگیز فائدہ محسوس ہوا۔ طبیعت ہشاش بشاش ہو گئی۔ جسم میں چربی اور چالاکائی آگئی۔ ٹھوک کھل کر نکلنے لگی اور دماغ کو بھی فائدہ پہنچا۔

دوسرے الفاظ کے بعد ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ قاضی
الہ ریٹ کو شبانی کے متعلق ٹھیک ٹھیک معلومات بہت
پہنچائیں۔ ہر کل دعاؤں کے متعلق صد اشتہادات اخبارات
میں شائع ہوتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان دعاؤں
میں سے شاید ہی کوئی دعا اپنے بلند بانگ و دعویٰ کے
خلافیٰ لغویہ ثابت ہوگی۔ بعض اشتہادات میں صرف
چند لغوئوں کے اندر اندر دھڑوں کو حجام کر دینے کی
تعلیماں ہوتی ہیں۔ آپ یقین کیجئے یہ سب لوگوں کو دے
دے دھوکہ ہیں اور ان بلند بانگ و دعویٰ میں کوئی صدا
نہیں ہوتی۔ ان حالات میں شبانی کے متعلق بھی بہت سے
صحاب گوہر گمانی ہو گئے۔ ہم ایسے تمام دوستوں کی خدمت
میں احتجاج کرتے ہیں کہ وہ شبانی کو صرف ایک مرتبہ اپنے
استعمال کا موقعہ دیں۔ آپ یقین کیجئے شبانی کوئی
محمول یا شتماری دعا نہیں بلکہ ایک بہت قیمتی اور

قبتی نہ مناسبت نہ خواجہ
مومنانی
خانی بے شکستہ
مہم مسعودی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزاروں غریب دارین نے اس پر شہادت
علاوہ انہیں روزانہ تازہ و جتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صراحی پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ۔
ابتدائی سل ووق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش ۔ کمرھدی سیدیکہ
رفع کرتی ہے ۔ گردہ اور شانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ جریان
یا لسی اور دہرے جن کی کمر میں دروہوان کیلئے گھیرے
درچار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے کے بعد
استعمال کرنے سے طاقات بحال رہتی ہے ۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ اثر نہ ہے ۔ پوٹ لنگ بجائے تو تھوڑی
سی کمپالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ مرد عورت ۔ بچے
بورسے اور جوان کوئی ماں منید بہ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے ۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم ارسان نہیں کی جاتی ۔ قیمت
فی چھٹانک درج ایک ماہ کیلئے کافی ہے ۔ بخار ۔ آدھ پاؤنڈ
باؤ بھر رشے ۔ مع محمول ٹاک ۔ مانا ۔ غیر معمولی مال
خلیجہ ہوگا ۔ المانی برہاسے ایک پاؤنڈ قیمت مع محمول
ٹاک آدھ پینٹی بندر یہ معنی آدھ ۔ خربزہ ایک پاؤنڈ کم
مداد خراب جائے گی اور نہ ہی بذریعہ ہی بی ۔

تازہ ترین شہادت

جناب عبدالحمید صاحب مجلد ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹،

بہت فائدہ ہے۔ جہرانی کر کے ایک چٹانک جلد
 ۱۰ سال فرمائیں ۱۰ (۱۰ فروری ۱۹۸۸ء)
 جناب محمد صدیق صاحب فچورہ۔ اپنے اجاب
 کی مونیائی کی بہت تعریف سنی ہے۔ ایک چٹانک
 ہے۔ ۱۰ سال فرمائیں ۱۰ (۱۰ فروری ۱۹۸۸ء)
 حکمران کا پتہ۔ حکیم محمد سرور حسان
 پروردگار فرمادی علیہ السلام ۱۰ (۱۰ فروری ۱۹۸۸ء)

لہائی گائے مصنفہ حکیم پیر محمد الرحیم صاحب جلیل نظام آبادی دگولا میڈلسٹم حکیم صاحب۔
منصور کی شخصیت طبی دنیا میں بہت مشہور ہے۔ یہ کتاب آپ نے حال ہی
میں تصنیف کی ہے اس کتاب میں ہر مرض کے اسباب، علامات اور مناسبات اور طبی چیک
اور ٹوئے وغیرہ صریح اور آسان قرین درج ہیں۔ ایک سائنس ہے۔ جلد ہے۔ تاکہ سفر و حضر میں بھی
لازم آسکے۔ ضرور شکر اٹھیں۔ بڑی مفید اور کارآمد ہے۔ کتابت، طباعت، کافذ عمدہ قیمت
محسن ملک رشتہ ہو گا۔ شکر اٹانے کا لفظ۔

غیر واضح انسان - محمد مولانا ابراہیم صاحب سہاگڑی - نے جلد سے جلد یہ - بیخود بدیہت اثر کر

گفت کلر کھانسی دور

ہر قسم کی کھانسی خشک، تر، نئی، پرانی، ابتدائی و
خارہ، درد سر، نزلہ، زکام کیلئے نہایت مفید ہے۔ بیشا
ماہوں میں مرض شغلیاب ہو چکے ہیں۔ خوراک یک گولی روز
ایک شام، نہایت صوفی شیشی یک گولی عید ۱۰ گولی
۱۱ علاوہ محصل ڈاک۔ تابعدوں کے لئے شیشی کلاں
فی درجن عفت۔ شیشی زرد فی درجن ہے۔

حب و مقوی

اسکی پہلی ہی خوراک خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے۔ دیرینہ گرد
بڑا گھر صحر کر آئندہ ہمیشہ کیلئے مہیاں برقی طرفین میں
حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے۔ چند منہوں کا استعمال
صحت انزال و دیگر کمزوریوں کو دور کر کے قوت پیدا
کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ گولی صرف عاف۔ تابعدوں کیلئے
چھ شیشیوں کی قیمت ۲۵ علاوہ محصل ڈاک۔

نوٹ:- ہمارے صاحبان نصف قیمت پیشی روانہ کریں۔
پیرا- فیچر وہ اخوانہ نمایاں ریاست مالیر کو ملے ہوئے

تمام دنیا میں بے مثل غزنوی سفری جمائل شریف

مترجم و محشی آر دو کا ہدیہ چار روپیہ
اجرت جلد بندی اعلیٰ جری ع۔ پار چھٹلاہ
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو
چار جلدوں میں

کا ہدیہ ۱۵ روپے۔ فی جلد عاف
۱۱ دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اجارہ لکھت میں شائع ہوتی رہی ہے
مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
محمد ایوب خان غزنوی
مالکن کا پتہ انوار اسلام پورٹ سر

دنیا کے رسالے

حضرت مولانا ابوبکر محمد شیت فاروقی جو پوری چھ اشک
ناظم دینیات مسلم و غیر مسلم علی گڑھ کے
باقیات صالحات کی مختصر فہرست پیش کی جاتی ہے ان
قائدہ اشعار کے یہ مولانا کی مدح کے لئے ایصال ثواب
کا عمدہ طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری علمی
تصانیف بھی جلد تر پیش کی جائیں گی جو زیر طبع ہیں۔

دینی تعلیم حسب عقائد مع احادیث اطلاق و مذاق
عقائد اسلام مع تفصیل حضرت مولانا خاں عثمانی رحمہ اللہ
اسلامی تہذیب ۲ مفید الاطفال ۱
غاز کی کتاب ۳۰ روزہ کی کتاب ۲
تہذیب و اعتکاف ۱ سیرۃ الرسول صلعم ۳
خطبوں کا مجموعہ اور دیہات میں جمعہ کا جواز ۸
مغز نذر - شیون مولانا موم کا غار فائدہ انتخاب عمر
شرح قدیمہ بابت سولو۔ اعلیٰ اعلیٰ لارڈ قیامی ۲
آزادی اور انقلاب۔ انقلابی شہزاد کے کلام کا انتخاب عمر
واثرہ مطبوعات ملیہ قضیہ نامہ۔ جون پور۔

سرمہ اکیر العین

دھند جالا بخار۔ ڈھلکھ۔ غارش۔ سرخی چشم کے علاوہ
ضعف بصارت کو زائل کر کے بنیائی کو روشن کرنے میں
اکیر نے نظیر ہے۔ ہزار لاکھ اسکے استعمال سے عینک کی
زحمت سے نجات پانچے ہیں۔ بہالت صحت اسکی استعمال
ہو تو بالی امراض سے بچا جاتا ہے۔ منگو اگر فائدہ اٹھائیں
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (دعہ)
چند فیچر کا فائدہ سر اکیر العین جو ڈاکٹر حکیم شریف اکیر

احسن القصص
سودہ و سف میں حضرت
یوسف علیہ السلام کے قصہ
کو مولوی غلام رسول صاحب مرحوم نے چابی نظم
میں عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸
پانچے کا پتہ: منظر دفتر ایڈیٹر شہادت سر

ڈاکٹر نئی محمد خان صاحب کے مجربات

۱۵۰۰ ان پالیس سال سے میرے کے سرے و ادویات ذیل
ہزاروں مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید کوشش کے ہیں
ایسے ایسے مایوس مریض صحت یاب ہوتے ہیں کہ صحت
پانے کی امید نہ تھی۔ بکثرت قدر دان اخبار الحمد میٹ بھی
قریب تیس سال سے منگواتے اور استعمال میں رکھتے ہیں
جالا۔ بھلی۔ ناخونہ۔ ضعف بصارت۔ منگو اگر فائدہ اٹھائیں
نزلہ۔ ڈھلکھ۔ گوا بھنی۔ ناخونہ وغیرہ چند عذ کے استعمال
سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اکیر کا حکم کہتے ہیں۔

۱۱ چند و ستانی میرے کا سرمد سیاقم خاص یک روپیہ
۱۵۰۰ میرے دیگر بیش قیمت ادویات کا مرہبہ مجرا سرمد
قسم اوسط پانچ روپیہ تولہ۔
۱۲ میرے دیکھو تو یوں کہ مرہبہ سرمد سیاقم خاص یک روپیہ
۱۴ عرق میرہ و سیاق مرہبہ۔ پانچ روپیہ بندہ زخم چشم۔
زہریلے دانے۔ غارش چشم کو نہایت مفید ہے۔ ہوتا بندہ اسکے
استعمال سے بالکل صحت یاب تو نہیں ہو جاتا ہے لیکن آنکھیں
بڑھنے یعنی اپریش کرنے کی بھی حاجت نہیں ہوتی۔ معمولی
دوشنی سے تالیات کام جاری رہ سکتا ہے۔ قیمت عاف فی شیشی

۱۵ عرق میرہ و زعفران مرہبہ۔ آشوب چشم۔ گہری سرخی۔
دھم۔ بھلن دکن۔ کھنگ۔ ٹیس کے واسطے نہایت مفید
ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (دعہ)
۱۶ سوکھنا کیور۔ مرض سوکھنا سے شائع ہونے والی خوش
گھرا یا ہوگا جس میں کوئی بچہ جلد ہوا ہے۔ ہر ایک
شیشی کے استعمال سے بچے اچھے ہو کر جلد تازے
ہو جاتے ہیں۔ ہر دو دن بچہ صحت یاب ہو چکے ہیں۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (دعہ)

۱۷ لوزہ اپسی فلک۔ ہر قسم کے موی لہیرا بھر عاف
ہالہ۔ جوڑی تب لوزہ۔ تھامی و ہر عینہ ہری کے پتے
کاٹکی اور بے خطا علاج ہے۔ صرف ایک شیشی سے صحت
ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔
نوٹ:- مرہبہ ڈاک و دیگر ذمہ خیر اور صاحبان
منگو اسنے کا پتہ:- ڈاکٹر سلسلی راجہ
ہجتم اور ذمہ خیر ایڈیٹر شہادت سر

فیچر سوسہ کھن - از مولانا محمد ابراہیم صاحب کیا لکھی۔ قیمت عاف۔ چند فیچر ایڈیٹر شہادت سر

مراد آباد میں مردہ زندہ ہو گیا

میں سالگرم ساکن مراد آباد پانچال سے سستی، کمزوری، ناطاقتی، مردوں کی پوشیدہ امراض و خفوس میں مبتلا تھا۔ صدمہ، غم، غم کے فائدہ دہن، آخر حکیم ڈاکٹر دوست محمد خان کی مشہور عالم دوا مردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیر طاققت دباہ مشورہ چالیس گولیاں نورانی لہ شیشی غلغلہ کے استعمال سے ایمانا دکھتا ہوں کہ مجھے یہ سب مندرجہ بالا امراض سے بالکل آرام ہو کر گویا میں مردہ سے زندہ ہو گیا۔ دوائی بہت ہی عمدہ اور اندر طاقت ور ہے۔ سو جو لوگ میری طرح سے مندرجہ بالا امراض میں مبتلا ہیں اور مایوس ہو چکے ہیں وہ ضرور یہی مردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیر طاققت دباہ استعمال کر کے دوبارہ زندہ ہوں گے۔

صاحبان! مردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیر طاققت دباہ سستی، کمزوری، ناطاقتی، کمی قوت، مردوں کے پوشیدہ امراض، درد، کمر قبض، کثرت بول، ذیابیطس، کمزوری، عمدہ، مادہ تولید کا پتلا پن، بچوں کی کمزوری، لالہ لہی، کمزوری، دل، دماغ، جگر، کمی خون، حرمت، وغیرہ وغیرہ کی داخلی خارجی شرطیں عکس لگاتے ہیں۔ ہر ضرور زندہ دوا ہے۔ ہزاروں لوگوں کو آرام ہوا ہے۔ ہر موسم، ہر طبیعت، ہر عمر، ہر ملک میں یکساں مفید۔ جواب دہ نظریہ ہے۔ دنیا بھر کی کوئی مقوی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ ایسی جواب دہ دوا سے ضرور فائدہ اٹھائیں اور آج ہی ایک بکس اکیر طاققت عکس لگالیں۔ اگر آرام نہ ہو تو قیمت واپس ہوگی۔ قیمت مردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی بکس اکیر طاققت مبلغ ۱۰ روپے مگر ۲۵ روپے پہلے سلسلہ تک سے روپے رعایتی پتہ حکیم ڈاکٹر مولوی دوست محمد خان دغانانی ڈاک خانہ اڑ مر ضلع ہوشیار پور پنجاب۔

شہرہ ہند حضرت علامہ مولانا حکیم عبید الرحمن صاحب دلت

کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ کی شخصیت شہرہ آفاق ہے۔ آپ کی سرپرستی میں دارالشفاء رحمانی شکل مطلب و دوا خانہ تقریباً بیس پینس سال سے حقوق خدا کی خدمات انجام دیتا رہا ہے اور اسے آپ کے دست شفا سے مالک بنگال، سی پی، یو پی، پنجاب وغیرہ کے اکثر حصے شغلیاب ہوتے رہے ہیں اور ہر ہے ہیں۔ آپ کے جربات و معول مطلب براہ دقاہ عام درجہ ذیل ہیں:-

موقوف راحت مجرب - امراض شکم و دندان و درد مزہ نزلی و غیرہ کے لئے کبیر ہے قیمت ایک شیشی صرف ۶ روپے مفت مجرب - امراض شانہ و گردہ و سوزش پیشاب سوزاک کو دفع کرتا ہے تین روز کے استعمال سے فائدہ ہو جاتا ہے قیمت ۱۶ روپے اک عمر جب اکیر اطفال مجرب - بچوں کے امراض میں کبیر ہے اس کے استعمال سے بچے کل امراض سے نفع مند معذور رہتے ہیں - فی درجن ۶ روپے

موقوف بائیریا و سنفوف مضمنہ پائیریا - ایک ماہ کے استعمال سے پائیریا و امراض دندان دھو جاتے ہیں دوا واد - ہر صبح گرواد کے مرض سے نجات حاصل کیجئے۔ ہر دوا کا مفصل ترکیب کا پرچہ مع ہدایات کے ہر دوا ہوگا۔ باقی جربات آئندہ - دارالشفاء رحمانی - لاہور - لاہور

ماہنامہ الاسلام مفت

ماہنامہ الاسلام جس میں تبلیغی، تاریخی، ادبی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں اس کا چاند ایک روپیہ سالانہ تھا۔ اب چاند آٹھ روپے کے ٹکٹ آٹھ روپے ایک سال کے لئے جاری کیا جائیگا۔ پتہ - منیجر دفتر الہدیث امرتسر

زوال غازی

انقلاب افغانستان کے صحیح اسباب و حالات اگر آپ دریافت کرنا چاہتے ہیں تو کتاب زوال غازی ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات درج ہیں۔ سیاست اور پانچ افغانستان کی ترقیات، ملک کے سوشل اور فرائض اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات، بچہ ستاد کی بادشاہی کے حالات، غازی محمد زور شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب حبیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک حتم نہ ہوئے۔ چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان ہمایہ ملک کے حالات ہر ہندوستانی کو جاننے ضروری ہیں۔ ۲۰۲۰ء ۲۵۶ صفحات قیمت تین روپے کی بجائے دو روپے دقاہ محصول ڈاک علیحدہ۔

قرات قرآن و قبرستان

معتمد مولانا عبد الرشید صاحب ملتان چپ کرتیارد گمشدہ جس میں قیود پر قرآن شریف پڑھنے سے متعلق احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کی روشنی میں ہر چہ سے مدلل ہمشدہ ہے۔ تجزیہ تکفین، زیارت قبور، اصحاب کے امراض و احوال، قرآن کے متعلق اسنادی و معلوم کی پوری کثرت ہے۔ قبور پر جو رواجی نجات پڑھانے ہاتھ ہیں ان کے متعلق مشہور علماء ہند کے فتویٰ بھی درج ہیں۔ کتاب کے شروع میں اسلام اور اس کی تعلیم کے متعلق ایک بیسٹ علمی مقدمہ بھی ہے۔ کتابت و طباعت اعلیٰ (انجمن ہند کے نفع ساز) نے اس کتاب کی کتاب ہے قیمت ۱۰ روپے مگر شائقین کے مفاد کو غور کرتے ہوئے چند روز کے لئے صرف ۵ روپے کی بجائے دو روپے دقاہ محصول ڈاک علیحدہ۔

تراجم علامہ صاحب دلت حضرت علامہ مولانا حکیم عبید الرحمن صاحب دلت

[illegible]

شنائی برقی پریس امرت

آؤدو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ لہندے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما
رنگ دار و مسلوہ ارزاں فروشوں پر حسبِ دعوہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی
کتاب۔ پمٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعویٰ خطوط۔ لیٹر فارم اور سیل وغیرہ
چھپوانے ہوں تو بذاتِ خود و شریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت ندرخ و غیرہ
طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل
کاپک بن جائیں گے۔ آؤدو یا خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے۔
مینجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرت سر

۳۳ فیصدی رعایت

چودھویں صدی کے مدعیان نبوت کے حالات

از مولوی محمد عالم صاحب آسی امرتسری

جس میں موجودہ صدی کے تیس جوئے مہمان نبوت کے مکمل حالات مندرجہ ہیں۔ نیز یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، شیخ بہاء الشیخانی کے بعد سے تئیں تھے۔ اصل قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ بیاضی صرف ایک روپیہ۔

موصول ڈاک ہر۔ نکاحی، چھپائی، کاغذ عمدہ

گھرانے کا پتہ۔ ملیر و فترا الجریٹ امرتسر

تفسير القرآن بكلام الرحمن رجب

[illegible]

تفسیر شنائی (دُور) یہ تفسیر بہت مفید اور
 پسندیدہ ہے جس میں خاص غلطی

۱۰۔ چہ کہ قرآنِ مطہر میں معلوم ہوتا ہے کہ ایک عالم نے تو یہ ہے ہر صرت میں تفسیر کی تفسیر ہے۔ نیچے حواشی میں شانِ نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مآئین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی

تفسير بيان الغفران على علم البيان

عربی زبان میں علم معانی و بیان کی مدققی میں کسی محقق کی
قیمت اترے۔ یہ منیر و فخر الحدیث امرت سر

24.

پہلے پڑھیں، پھر لکھیں

میں نے اس سے پہلے اس کے بارے میں کبھی نہیں سنا تھا۔

انوار من مقاصد

۱۰۸ دین اسلام اور مسیحیت نبوی علیہ السلام
کی اشد عمت کرنا۔
۱۰۹ مسلمانوں کی عفو اور جماعت اہل حق
کی مصیبت دینی و دنیوی فدا کرنا۔
۱۱۰ عورتوں کے مسلمانوں کے باہمی تعلقات
کی نگہداشت کرنا۔
۱۱۱ قواعد و ضوابط
قیمت بہر حال پہنچی آتی چاہئے۔
۱۱۲ جواب کیئے جو اپنی کارڈ یا لکٹ آلیا
۱۱۳ مضامین رسالہ بشرواپسند مفت دے
ہوں گے۔
۱۱۴ جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ
ہرگز واپس نہ ہوگا۔
۱۱۵ ہر رنگ ڈاک اور خطوط واپس ہو گئے۔

شرح قیمت اخبار

والیمان ریاست سے سالانہ ملے
دوسوا جاگیر واران سے ۶۰ لے
عام خریداران سے ۶۰ رو
۶۰ ششماہی غار
مالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشک
فی پرچہ - - - - -
اجرت اشتہارات کا فصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جلد خط و کتابت دارالرسالہ زینجام ولانا
ابوالوفاء شاہ الشہد رسولوی فاضل
مالک اخبار الزمہدیش "اثر سر
ہونی جاتے۔

امرتہ ۲۷۔ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۵۔ اپریل ۱۹۴۱ء یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

قسم مسلمان اور تعليم - - - - -
 انتخاب الاجار - - - - -
 نجات النبی و کوايت شمس الاسلام بغيره - - -
 شاه ولی مشصاحب کا ذہب - - - - -
 قادیان میں شیطان کا غلبہ - - - - -
 سیرتہ المصلیٰ و صلے الشعلیہ وسلم - - - - -
 مسئلہ ایمان پر منطقی بحث - - - - -
 تلوسہ - - - - -
 کل مطلع - - - - -

مسلمان اور قسليم

(از جناب بہار احمد صاحب قلم) — چھاؤنی ضلع آباد (راجپوتانہ)

بہت کچھ وقت اپنا کھوپکے ہشیار ہو جاؤ
ابھی تو وقت ہے مانو مری اب بھی سنبھل جاؤ
ترقی کی انگو اور انگو کے کچھ تدبیر کر دیکھو
جہاں مذہب کا چرچہ دین کی تعلیم ہو سب میں
غلط ہونے نہ پائے دیکھو بسم اللہ بچہ کی
غلط تعلیم ہی نے کر دیا پانا مال مسلم کو
جو بچہ مذہبی تعلیم سے آگاہ ہو جائے

پڑے پھر شوق سے کچھ بھی ہنساں گتا نہیں مجھ
سبق و حدت کا پڑنے میں اب گتا نہیں مجھ

سید البشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی
تاریخ جو یا میں لکھتا ہے قمری ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱

شانی پائے جب ہلے۔ از مرقاۃ اوافلا شاعر، شاعر حب الوطنی۔ اس کتاب میں جملہ مذاہب کے بنیادی عقیدہ دلی تردید کی ہے اور مذہب حق

انتخاب الاخبار

(۱۲۰۱-۱۲۰۲ھ اپریل ستمبر)

اس ہفتے منظور نظام دکن کی والدہ مہرہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ خذہ اللہ نسا۔ اس خبر کی اطلاع بذریعہ تار حاجی یونس خان صاحب رئیس قندالی نے دفتر بذرا میں بھیجی تھی۔

۱۹۔ اترس میں ۲۰۔ اپریل کو پنجاب بریاری کالفرنس منعقد ہوئی۔ ہزار ہا اشخاص نے شرکت کی پنجاب کے تمام شہروں میں دو دنوں کا ریلواری جدید قوانین کے خلاف تفریبات میں اور چند نوجوانوں میں پاس ہو گئے۔ (ریکچوسٹ)

پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان کی تیس تیار ہو گئی ہیں۔ جس کی تعداد ۲۹ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ امرت سرسرا رستہ کے سنگم نے پنجاب

جو پارسی کالفرنس میں جدید قوانین کے خلاف احتجاج پر دست کش کے طور پر سردار صاحب کا خطاب واپس کوٹے میں انصار الدین باہر۔ ایل۔ اے جو کانگریس

ستیاگرہ کرنے کے باعث ڈیڑھ سال قید ہوئے تھے اپیل کرنے پر سنٹرل جیل لاہور سے مقرر کیے گئے ہیں۔ شوخ خالد لطیف گامایم۔ ایل۔ اے کے

ذمہ پنجاب کانن ملز کا فہرہ روم پر قرضہ تھا۔ عدالت نے شیخ گاباکو دیوالیہ قرار دیدیا ہے۔ اس خطاب آپ پنجاب اسمبلی کے ممبر نہیں رہ سکتے۔

لاہور ۲۔ اپریل۔ حکومت پنجاب کی تجویز ہے کہ پنجاب کی صنعتوں کے لئے سرکاری امداد کے قانون

مصدقہ ۱۹۲۱ء کے ماتحت مالی سال رواں کے دوران کے دوران میں مندرجہ ذیل رقوم قرض کی جائیں گی۔

۱۔ قرضوں کی صورت میں ۳ لاکھ روپیہ۔ (۲) قسطوں کے ذریعہ شیئری کی خرید کے متعلق ۲۰ ہزار روپیہ۔ (۳) امدادی رقوم کی صورت میں ۲۰ ہزار روپیہ۔ جو لوگ اس سرکاری امداد سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنی درخواستیں ۱۵ مئی ۱۹۲۱ء تک مقررہ فائدہ بردار کے حکم صحت و حرفت پنجاب

کی خدمت میں بھیج دینی چاہئیں۔

متعلقہ قواعد و درخواست کے فارم گواٹر کٹر حکم صحت و حرفت پنجاب لاہور کے دفتر یا پٹریشن صاحبان حکم صحت و حرفت لاہور۔ اترس مینا کوٹ

مندان اور لدھیانہ سے صحت و ستیاب ہو گئے ہیں۔ مرفیہ، الدین احمد مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر منتخب ہو گئے ہیں۔

۱۔ احمد آباد میں فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے ۵۵۔ اشخاص ہلاک اور تین سوزخمی ہوئے۔

اسلام اور مسیحیت

رسالہ اسلام اور مسیحیت، چونکہ تین کتابوں کا جواب ہے۔ اس لئے اندازہ سے زیادہ طویل ہو گیا ہے۔ تصنیف کے ساتھ کتابت اور طباعت بھی

ہو رہی ہے۔ یہ کتاب اپنی خوبیوں کے لحاظ سے انشاء اللہ بے نظیر ہوگی۔ ناظرین فرمائیں بھیجے میں تاثیر کریں۔ دینبر المدینہ المنورہ

آخری اطلاع

آئندہ پرچہ وی پی بیجا جائیگا۔ نیز اس میں ماہ مئی کا حساب دوستان بھی درج ہوگا۔ ناظرین نوٹ کر لیں۔ (مدینبر المدینہ)

موبہ یونی کی پولیس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر اند آباد کی سات گھنٹے تلاشی لی۔ چند فاطمیں اور کافذات اپنے قبضہ کر لئے۔

امریکہ و برطانیہ کے ترکی میں مقیم سفیروں نے امریکن اور برطانوی باشندوں کو ترکی سے فوراً نکل جانے کی ہدایت کی ہے۔

مصری پارلیمنٹ کا اعلان ہے کہ موجودہ صورت میں مصر کو کوئی توشیح نہیں۔ (خدا کرے ایسا ہی ہو)

میکیکو میں زبردست ہولناکیاں آئے ہیں۔ پندرہ ہزار اشخاص ہلاک ہوئے۔ کئی دیہات نابلہ و برباد ہو گئے (قادیان خبردار!)

لندن میں امریکہ سے آئے والے طے حال ہی میں تیار ہوئے ہیں۔ پہنچ گئے ہیں۔ اکی بلنگز بین سویل فی گفٹ ہے۔ اور ۲۴ سو پاس میں کس مار کر گئے ہیں۔

جاپان کے بحری بیڑے نے جنوبی چین کے ساحل کی کھلی ناکہ بندی کر لی ہے۔ یز میں کی کٹر بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

سرکاری اعلان ہے کہ یونان سے اتحادی دستے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔

جرمنی نے لندن پر شدید ترین حملہ کیا جس سے مالی و جانی نقصان بہت ہوا۔ ایک ہزار تھانیاں مع بیوی اور لاڈل اول آف کبری ہلاک ہو گئے۔

برطانوی ہمار جہازوں نے بھی برلن پر حملہ اور ایک خاص قسم کے بم برساکر دشمن کو کافی نقصان پہنچایا۔ یہ بم پہلے سے پانچ گنا زیادہ طاقت کے تھے۔

برطانیہ نے تین لاکھ عورتوں کی ایک نئی فوجی رجسٹر تیار کی ہے۔

درخواست و اعلا اراقم الحروف تجارتی پریشانی میں جھنسا ہوا ہے۔ جماعت اہل حدیث سے گزارش ہے کہ ایک دو وقت نماز فرض کے بعد غلوس دل کے ساتھ

بازگاہ ایزدی میں پیری دفع پریشانی کے لئے دعا کریں۔ دغدا کا ایک پریشان بندہ

مضامین آئندہ عبدالغفار صاحبہ مراد فیاض صاحبہ۔ مولوی عبدالقدوس صاحبہ۔ مولوی عبدالصمد صاحبہ۔

مضامین غیر مقبول احمدی علماء سے ایک گزارش محمدہ قومیت اور مسلمان رات پر سراج کا پرچار۔ آئندہ فاطمیں انیم صاحبہ بھی حکم بردار ہوں گی۔

مصر میں فوجی تیاریوں کی وجہ سے تمام فوجی افسروں کی رخصتیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ یونان کے صدر اعظم نے کئی کر کے کر گئے ہیں۔

بیت المقدس کی فوجی حکومتی۔ مصنف مولانا رحیم آبادی مرحوم۔ المدینہ کی زینت بتائی ہے۔ بیت المقدس کی فوجی حکومت

بسم الله الرحمن الرحيم

احادیث

۲۷ - ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

حیات النبی بجواب شمس الاسلام بمیرہ

قالت عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في مرضه الذي مات فيه (الحديث)

یعنی حضور اُس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی فرماتے تھے۔ وغیرہ

امام ممدوح اس کے بچے ایک اور حدیث لاتے ہیں جس میں قبض اور توفی وغیرہ الفاظ آئے ہیں یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انتقال پُر ملاں کے بعد جب آپ کے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو جو الفاظ کہے وہ بھی صحیح

بخاری میں مرقوم ہیں۔ جو یہ ہیں۔
والله لا يجمع الله عليك الموتين اما الموتة التي كُتبت عليك فقد مُلِّها۔

دباب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی جو موت آپ کے لئے مقدر تھی اس سے تو آپ فوت ہو چکے ہیں اب یہ دو موتیں جمع نہیں ہو سکی۔

اس کے بعد لوگوں کی پریشانی دھڑکنے کے لئے صدیق اکبر نے ایک خطبہ پڑھا جس میں جو الفاظ

ہیں۔ کوئی خلاف اگر اس سے پیشہ نکالے کہ یہ نوگ ان علوم کو پڑھتے ہی نہیں یا جانتے ہی نہیں تو شاید غلط نہ ہوگا۔ گو ہم اس کے قائل نہیں ہیں ایسی ہی روش کا ایک نمونہ آج ہم رسالہ شمس الاسلام

بمیرہ سے پیش کرتے ہیں۔ یہ مضمون پُر افلاط ہونے کی وجہ سے لطیف انگیز ہے۔ اس لئے ہم اسے اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں اور اپنی موصفات نیچے

جواشی میں لکھیں گے۔
مضمون نقل کرنے سے پہلے ہم اپنا عقیدہ مع دلیل ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے انسانوں کی طرح وفات پا گئے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آنحضرت کے حق میں صاف مرقوم ہے

مَا تَلَاكَ بِمَيِّتٍ قَدْ أَتَاهُ مَيِّتُونَ مَا دَبَّ عَ (تحقیق تو یہی وفات پانگا اور وہ بھی دفن پائیگے)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں وفات النبی کا باب باندھا ہے۔ جس میں دلیل کے طور پر یہ آیت لکھی ہے۔ اس کے بعد ائمہ اربعین حضرت عائشہ صدیقہ کا ایک قول یوں لکھا ہے۔

آج مسلمانوں میں جتنے مسائل میں اختلاف ہو رہا ہے ان میں سے اکثر مسائل محض قیاسی ہیں۔ قیاسی بھی وہ نہیں جو علم اصول کے مطابق قیاسی ہیں بلکہ قائلین کی محض اپنی فہمیدہ آرا ہیں علما نے اصول فقہ نے قیاس کو دلیل شرعی کہا ہے مگر اس کیلئے

شروط اور قیود لگائی ہیں دو بڑی ضروری شرطیں یہ ہیں اول قیاس کے لئے مقیس علیہ مخصوص شرعی ہو دوم قیاس بمقابلہ نص صریح کے نہ ہو۔

قیاس کے لئے یہ دو شرطیں ایسی لازمی ہیں کہ ان میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہائے معاصر علماء باوجود تسلیم کرنے قواعد اصول فقہ کے اور باوجود اپنے آپ کو مقلد کہنے کہلانے کے صحیح مقیس علیہ کے بغیر نصوص صریح کے مقابلہ میں محض

اپنی آراء سے مسائل خصوصاً مسائل اعتقادیہ کا اثبات کرتے ہیں۔ ہم اس طریقہ کو عملی قواعد کائنات

خط کار سی سمجھتے ہیں۔ پھر اس پر طرفہ یہ ہے کہ علمائے متحدین اہل حدیث کو علوم اصولیہ و فقہیہ سے خالی

سمجھ کر قل اعوذ فیہ کہا کرتے ہیں۔ حالانکہ خود ہی ان علوم کو استعمال کرتے ہیں دلائل کا لحاظ رکھتے

جس کا کلام سننا ضروری ہے اور اختلافات کا جواب۔ قیمت ۱۲ پیسہ۔ شمس الاسلام امیر

مگر خداوند عالم نے آپ کے لئے مثل حکم فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ آپ کی موت
اور موت کی موت میں فرق ہے۔ امت کی موت میں چنانچہ کا انقطاع ہوتا
ہے اور میر کی موت میں حیات کا انقطاع نہیں ہوتا بلکہ موت کے پردہ
میں آنا ہوتا ہے۔ اور پھر پردہ بھی ایسا نہیں جیسا غیب میں بلکہ ایسا
پردہ کہ جس کی وجہ سے ہم کو احساس حیات میں خدہ جاسے تاکہ غیب
کے پردے اور اس پردے میں بھی فرق ہو جائے۔

فہم الاسلام میر۔ مسئلہ ۳۲۰ بابت مروج مشکوٰۃ

شاہ ولی اللہ صاحب کا مذہب بحث تعلیقہ کا مزید تکملہ

(۵)

گزشتہ چار نمبروں میں ہم نے شاہ صاحب کی علمی شان کے تعلق منسل
بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہم نے الفرقان کے ولی اللہ صاحب کو پھر دیکھا
تو اس میں ہم کو بعض نامہ نگاروں کے مضامین ایسے مل گئے۔ جو
آپ کے مسلک پر کافی روشنی ڈالتے ہیں۔ ان میں سے ایک نامہ نگار
مولانا مودودی صاحب ہیں۔ آپ کا مضمون بھی ولی اللہ صاحب میں
درج ہوا ہے۔ آپ نے شاہ صاحب کا اپنا کلام ان کی کتاب "تہذیبیات"
سے نقل کیا ہے۔ جو یہ ہے۔

"میں ان پر زادوں سے جو کسی استحقاق کے بغیر باپ و لدا کی گدیوں پر
بیٹھے ہیں۔ کہتا ہوں کہ یہ دھڑے بندیاں تم نے کر رکھی ہیں؟ کیوں تم میں سے
ہر ایک اپنے طریقہ پر چل رہا ہے اور کیوں اس طریقہ کو سب نے چھوڑ رکھا
ہے جسے اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا تھا؟ تم میں سے ہر ایک امام

تہذیبیات التوحید جدید۔ شاہ ولی اللہ دہلوی۔ شاہ شہید دہلوی۔ مولانا ابوالحسن کے خطبات۔ قیمت ۳۰ روپے

بن بیٹھا ہے۔ اپنی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے آپ کو اودی و جہد کا سمجھتا
ہے حالانکہ وہ مثال و مظل ہے ہم ہرگز ان لوگوں سے رہتی نہیں ہیں جو
دنیا کے فوائد کی خاطر لوگوں سے بیت پاتے ہیں۔ یا اس لئے علم حاصل کرتے ہیں
کہ افراط و تفریط حاصل کر لیں یا لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اذ اپنی
خواہشات نفس کی اطاعت ان سے کراتے ہیں، یہ سب رہزن ہیں، وہ جال ہیں
کہ اب ہیں، خود بھی دھوکہ میں ہیں اور دوسروں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں
میں ان طالبان علم سے کہتا ہوں جو اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں کہ بے وقوف
تم یونانیوں کے علوم اور صرف و نحو و معانی میں پھنس گئے اور سمجھے کہ علم اس کا
نام ہے حالانکہ علم تو کتاب اللہ کی آیت حکم ہے یا وہ سنت ہے جو رسول اللہ
سے ثابت ہو..... تم پچھلے فقہاء کے استحضانات اور تفریعات میں ڈوب
گئے۔ کیا تمہیں خبر نہیں کہ علم صرف وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا
ہو؟ تم میں سے اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب کسی کو نبی کی کوئی حدیث پہنچتی ہے
تو وہ اس پر عمل نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ میرا عمل تو فلاں کے مذہب پر ہے نہ کہ
حدیث پر۔ پھر وہ یہ حیلہ پیش کرتا ہے کہ صاحب حدیث کا فہم اور اس کے
صحابہ و تلامذہ تو کالمین و ماہرین کا کام ہے۔ اللہ یہ حدیث ائمہ سلف سے چھپی تو
میری نہ ہوگی، پھر کوئی وجہ تو ہوگی کہ انہوں نے اسے ترک کر دیا۔ جان رکھو کہ
یہ ہرگز دین کا طریقہ نہیں ہے۔ اگر تم اپنے نبی پر ایمان لائے ہو تو اس کا اتباع
کرو خواہ کسی مذہب کے موافق ہو یا مخالف.....

میں ان متشکک و اعظموں، عابدوں اور خانقاہ نشینوں سے کہتا ہوں کہ اسے
نہد کے دعو: تم ہر دای میں جھٹک نکلے اور ہر مطلب دیا بس کو لے بیٹھے۔ تم نے
لوگوں کو موضوعات اہل باطل کی طرف بلایا، تم نے خلق خدا پر زندگی کا دائرہ
تنگ کر دیا، حالانکہ تم لڑائی کے لئے مامور تھے، نہ کہ جنگی کے لئے۔ تم نے مغلوب الحلال
خشاکی کی باتوں کو اپنا دار علیہ بنالیا ہے۔ حالانکہ یہ چیزیں پھیلنے کی نہیں
لیٹی کر رکھ دینے کی ہیں۔" (الفرقان بریلی ولی اللہ نمبر ۸۳-۸۴)

علی مشکک ہے تو بھی ہم سمجھتے کتاب کی تقریر کسی علم پر مبنی
ہے پھر ہم بھی اسی علم کے ماتحت جواب دیتے لیکن یہاں تو
یہ مقصد ہے کہ کسی علم کی پابندی نہیں بلکہ محض اپنی
وائے کی پابندی ہے جو میں آیا کہہ دیا۔

جناب من! یہ میدان مناظرہ ہے خلیفہ عجمی و اہل حق
نہیں کہ جہاں کوئی بولتا ہی نہیں۔ یہاں تو چاندی طرح
شہر میں اپنا حق لینے کو موجود ہیں خاں خاں اللہ علیہ
کا تو اعلان ہے کہ

سنبھل کے رکھو قدم و پشت خوار میں رہو
کہ جس فراعین میں صفا ہے جہت پا بھی ہے

خلافت راشدہ کو بھی ناجائز کہیں۔ ہم اس کی تفصیل
میں جانا نہیں چاہتے۔

درغماہ اگر کسی استیک حرف میں است

ہم معلوم نہیں کس علم کے ماتحت یہ تفریق کی جاتی ہے

یا محض تفسیر یا رائے ہے۔ قانون غوکے الفاظ سے دونوں

جملوں میں الفاظ مثبت اور مثبتوں خبر واقع ہوئے

ہیں اور مبتدا دونوں خبروں کے الگ ہیں۔ اور یہ باطل

صاف بات ہے کہ مثبت اور مثبتوں کا مادہ دراصل

موت ہی ہے جو دونوں مبتدوں پر یکساں وادہ کی گئی ہے

اے کاش فاضل نامہ نگار اپنا ہی کہہ دیتے کہ موت

(بقیہ حاشیہ علی کا مضمون)
نوشیرواں مدثر کہ نام کو گزشتہ

مرحہ بگاڑت کہ نوشیرواں نہ مانہ

الحاصل اس دنیاوی زندگی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کا وفات پاجنا انصوح صریح سے ثابت ہے اور

ہم وفات کا عقیدہ قائمین کا محض اپنا اتفاق ہے۔

وہو پس ہذا ان دو حقیقت کے نہیں ہیں پس

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر

بجہ پردہ منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

وفات و عدم وفات کے قائلین کو لازم آئیگا کہ وہ

مسئلہ ایمان پر منطقی بحث

(ذمہ داری آفتاب احمد صاحب انگلیسی)

نامہ نگار اپنی تحریروں کے ذمہ دار ہوتے ہیں (دھرم)

اخبارِ عظیم رو پڑ ۲۱ جنوری ۱۹۷۵ء کے صفحہ ۱ پر سوالات طلب اور ان کے جوابات کے عنوان سے مسئلہ ایمان کے متعلق چند سوالات کے جوابات میر صاحب اخبار نے منطقی انداز میں دیئے ہیں جو میرے خیال میں منطقی و فلسفہ کے قوانین کے لحاظ سے افلاطون و استیلا کے بھونچے ہیں۔

میر صاحب کے جوابات پر منطقی و فلسفہ کے مسائل و مصطلحات کی روشنی میں جن چیز اشکالات کو ہیں اس وقت آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ان کو ذکر کرنے سے پہلے ہی اخبار کے ان ناظرین سے معافی چاہتا ہوں جو اس بحث کو سمجھ نہ سکیں۔ یہ ایک علمی بحث ہے اور وہ بھی منطقی و فلسفی اس لئے اس سے صرف اصحاب ذوق علماء و طلباء ہی محفوظ ہو گئے۔ و ما تفرقی الا باللہ! اصل سوال و جواب تو عربی میں ہیں۔ لیکن اجاب کے مشورے سے میں اپنا مضمون اردو میں پیش کر رہا ہوں تاکہ کم استعداد طلبہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

سوالات کی نوعیت بھی جوابات ہی سے معلوم ہو جائے گی۔ اس لئے پہلے اسی کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔ خاص جیب کے اول و ثانی جو ایک ماحصل ہیں ایمان شرعی اعتقاد بالقلب، نطق باللسان عمل بالارکان ان تین اجزاء کا نام ہے۔ اور یہ تینوں اس لئے اجزاء حقیقیہ ہیں۔ جیسے درخت کے لئے اس کی شاخیں اور پتے۔ اور نماز کے لئے اس کے واجبات اور سنن۔ ایمان کسی ایک قول کے تحت میں نہیں ہے۔ بلکہ کئی قولوں سے مرکب ہے۔ اس لئے کہ اس کا ایک جزء اعتقاد قولہ کیف ہے اور

دوسرا جزء نطق قولہ فعل سے ہے۔ اور اعمادیت شفاعت کے بعض الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان قولہ کم سے دہی ہے۔ ایمان کے تین اجزاء میں سے پہلے دو فرضیہ اعتقاد و نطق تو اس کے لئے ممکن ہیں۔ یعنی اس کے قوت ہونے سے ایمان قوت نہیں ہوگا الا الصلوٰۃ فافہار کن لا یمان کا لا اعتقاد و النطق.... (اعتقاد و نطق) اب میں اپنے اعتراضات کو مختلف تحریروں میں پیش کرتا ہوں۔

(۱) سوال یہ ہے کہ ایمان مفرد فرضی اہل اقلیدی شے ہے یا کوئی ذاتی اور نفس الامری حقیقت ہے ظاہر ہے کہ کئی اول باطل ہے۔ اس لئے سب وہ ایک ذاتی اور نفس الامری حقیقت ہے تو اس کا کئی قولوں سے مرکب ہونا دو وجہوں سے محال ہے اولاً اس لئے کہ کسی حقیقت واحدہ و اتعیر کا انداز قوت مقولین متعین ہے فضلاً عن المقولات نہ التماز فی مترادف۔ اور ثانیاً اس لئے کہ آپ نے ایمان کو قولہ کیف سے مان کر، اس کے قولہ کم ہونے کے احتمال کو بھی صحیح مانا ہے۔ تو گویا آپ کے نزدیک اجتماع التقيضین جائز ہے۔ اس لئے کہ کم کا معنی ہے عرض یقبل القسمة بالذات الخ اور کیف کا معنی ہے عرض لا یقبل القسمة بالذات الخ تو ایک ہی شئی بالذات قابل قسمہ ہے بھی۔ اور نہیں بھی۔ کیا یہ اجتماع التقيضین نہیں؟

(۲) اہل فن کے نزدیک ہر مقدمات مسلم ہیں۔ اول یہ کہ یہ مقولات اپنی ماتحت مہیات مرکبہ کیلئے جنس مالی بنتے ہیں۔ ثانی یہ کہ جن مہیات کے لئے کئی جنس ہوگی۔ اس کے لئے کوئی فصل میری بھی

مفرد ہوگی۔ ثالث یہ کہ کسی مہایت کی جنس و فصل اس کی جمیع ذاتیات اور پورے اجزاء میں۔ رابع یہ کہ کسی مہایت کی جنس و فصل کا تحقق اس کی جمیع ذاتیات کا تحقق ہے۔ خامس یہ کہ کسی مہایت کی جمیع ذاتیات کا تحقق بعینہ ذات اور مہایت کا تحقق ہے در نہ مجموعیت ذاتی لازم آئے گی۔ جیسے حیوان اور ناطق کا تحقق بعینہ انسان کا تحقق ہے۔ ان مقدمات کی تمہید کے بعد میں کہتا ہوں کہ جب ایمان اپنے ایک جزء مثلاً اعتقاد بالقلب کے اعتقاد سے قولہ کیف سے ہوا۔ تو یہ اس کے لئے جنس ہوا۔ اور جب اس کے لئے جنس ثابت ہوئی تو آپ اس جنس میں جو چیزیں ایمان سے ساتھ نہریں ہیں ان سے اقتداء دینے والی کوئی فصل ہی اس کیلئے مفرد ہوگی۔ اور مسلم ہے کہ وہ جمیع مہیات بالذات صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ تو جب یہ جنس ذاتیہ و بالقلب اس فصل میریز کے ساتھ کسی شخص میں تحقق ہوگی۔ تو گویا ایمان کی جمیع ذاتیات اور اس کے پورے اجزاء محقق ہو گئے۔ اور سب اس کی جمیع ذاتیات اور پورے اجزاء کا تحقق ہو گیا۔ تو آپ ایمان کا تحقق ہی لازمی ہے۔ ورنہ لازم آئے گا مختلف ذات کا ذاتیات سے۔ اوائل کا اپنے جمیع اجزاء سے۔ و الا لازم باطل فالصندم مثلاً

اس اعتراض کو دو مرتبہ واضح نظروں میں یوں سمجھئے کہ اگر ایمان چند قولوں سے مرکب ہو تو لازم آئے گا کہ اگر کسی شخص کو جمیع مہیات بالذات صلی اللہ علیہ وسلم پر دل سے اعتقاد ہو لیکن زبان سے ان کا اقرار نہ کرے بلکہ انکار کرے ہو۔ اور عمل صالح بھی نہ کرتا ہو تب بھی وہ خدا شنہ مومن ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ایمان ہی جنس فصل یعنی اس کی جمیع ذاتیات اور پورے اجزاء کا تحقق پایا جاتا ہے۔ پس ایمان کا تحقق ہی لازمی ہے۔ اعتراض کی یہی تقریر نطق باللسان کے اعتبار سے بھی جاری ہو سکتی ہے۔ یعنی جب نطق کے اعتبار سے ایمان قولہ فعل سے ہوا تو یہ اس کے لئے

بعض ناظرین نے کہا کہ اس میں منطقی و فلسفی باتیں ہیں۔ لیکن میر صاحب نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

فمن بناء لب اس نفس کے اعتبار سے اس کے لئے کوئی فصل تمیز بھی ضرور ہوگی۔ جب ان دونوں کا تحقق ہو جائیگا تو ایمان کا تحقق بھی ضروری ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص زبان سے بھی ما جاء به الذی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار تو کرتا ہو۔ لیکن نہ ان پر اعتقاد رکھتا ہو اور نہ ان کے مطابق اپنے اعمال کرتا ہو تب بھی وہ عند اللہ مومن ہے۔

اس اعراض کے بھی لینے نہ بعد صاحب نفع اس لطیف نکتہ سے بھی ضرور محفوظ ہونے کے فاضل مجیب نے جس مقصد سے جواب کی یہ صورت اختیار کی تھی۔ اس کا باطل الٹ ہو گیا۔ اور یہ دلیل اس کے مدعا کی ثبوت ہونے کی بجائے بطل ہو گئی۔

(۳۴) ایمان جن مقولوں سے مرکب ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ مقولے عرض سے ہیں۔ تو ایمان جو اس مرکب سے ہے وہ بھی عرض ہوگا۔ اور عرض اپنے وجودی نفس میں عمل اور موضوع کا مختلج ہوتا ہے۔ تو ایمان جو ایک ایسا عرض ہے۔ جو مختلف احوال اعراض سے مرکب ہے۔ اس کا عمل کیا ہوگا۔ اس کے اجزاء حقیقیہ میں سے کسی کا عمل دل اور کسی کا زبان اور کسی کا جوارح ہیں۔ اب یا تو یہ کہا جائے کہ ایمان کا عمل ان تینوں کے علاوہ کوئی اور چیز ہے تو یہ بدابستہ باطل ہے۔ یا یہ کہا جائے کہ انہیں تینوں میں سے کوئی ایک ہے۔ تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی اور یہ بھی باطل ہے۔ یا یہ کہا جائے کہ تینوں میں تو لازم آئے گا کہ ایک ہی چیز ایک ہی وقت میں مختلف عملوں کے ساتھ قائم ہو اور جب قیام العزمین الواحد بمصلحتین مختلفتین حال ہے تو بمحال مختلفہ بطریق اولیٰ حال ہوگا۔ جب ایمان کو مرکب ماننے کے بعد اس کے تحقق کی یہ تمام صورتیں باطل ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ اس کا مرکب ہونا ہی باطل ہے۔

(۳۵) ایمان جو جنس و فصل سے مرکب ہے۔ مابیتہ جنسیہ ہے یا نوعیہ۔ مابیتہ جنسیہ ہونا باطل ہے۔ لہذا اسی لئے کہ جنس اس کی کہتے ہیں۔ جو

کثیرین مختلفین بالمقائض پر مابوہ کے جواب میں بولا جائے۔ اور ایمان ایسی کلی نہیں۔ کیونکہ اس کے ماتحت ایسی مختلف المقائض مابیات نہیں ہیں جن سے مابوہ کے ساتھ سوال کرنے پر ایمان واقع ہو۔ مثلاً ایمان اس لئے کہ یہ ایک ایسی کلی ہے جس کا متصل افراد حصص کے ضمن میں ہوتا ہے۔ وکل حقیقۃ بالنسبۃ الی حصصها نوع کما قال الفاضل البہاری۔ لہذا اس کا مابیتہ جنسیہ ہونا باطل ہے۔

..... اور مابیتہ نوعیہ ہونا متعین ہوا۔ تو اب اس کے افراد میں نفس مابیتہ کے اعتبار سے زیادت و نقصان کے ساتھ تفاوت نہیں ہو سکتا۔ جیسے مابیتہ انسانیہ کے افراد میں نفس حقیقت کے اعتبار سے کوئی تفاوت نہیں بلکہ نفس انسانیہ میں سب برابر ہیں۔ اسی طرح نفس ایمان میں تمام مومنین برابر ہونگے۔ اگر اختلاف ہوگا تو وہ عوارض و آثار کے اعتبار سے ہوگا۔ اور اس کا کوئی منکر نہیں۔ حقیقت ایمان کے اعتبار سے افراد میں کمی زیادتی ماننا منطقی اصول سے غلط ہے (دعاہ شرعاً صحیح ہے جو)

ان یہ وہم نہ کیا جائے کہ یہ اعراض صرف ایمان کے مابیتہ نوعیہ ماننے کی بنا پر ہے۔ نہیں۔ یہ اعراض تو پہلی شق پر بھی قائم ہے۔ اس لئے کہ مابیتہ جنسیہ کے ماتحت انواع میں گونا گونا گوں نفس حقیقۃ کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ لیکن اسکی عورت اور ہے۔ مابیتہ جنسیہ میں کمی زیادتی کے اعتبار سے نہیں ہوتا۔ فافہم۔

(۵۵) احادیث شفاعت کے جن ظاہر الفاظ سے آپ نے ایمان کو مقولہ کم سے ہونا سمجھا ہے۔ یہ بھی عمل نظر ہے۔ اس لئے کہ اگر احادیث میں مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو مجسم بنا کر ان میں مقدار اور کیفیت پیدا کر دے گا تو ان کو اس موقع پر پیش کرنا۔ اور ان کے ایمان کے مقولہ کم سے ہونے پر استدلال کرنا بالکل بے عمل اور غلط ہے اور اگر مراد یہ ہے کہ اسی عالم میں جو ایمان موجود ہے وہ مقولہ کم سے ہے تو بتایا جائے کہ یہ ایمان جو

بقول آپ کے اعتقاد، نطق، عمل میں اجزاء حقیقیہ سے مرکب ہے۔ یہ مرکب من حیث ہو کر مرکب مقولہ کم سے ہے یا اس کا کوئی جزء۔ اگر کسی جزء کے اعتبار سے ہے تو بتائیے کہ ان تین اجزاء میں سے کونسا جزء مقولہ کم سے ہے۔ یا ان تین اجزاء کے علاوہ کوئی جو ایسا بھی ہے جو ایمان کی حقیقت میں داخل ہے اور مقولہ کم سے ہے۔ اگر کوئی اور جو حقیقی ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اعتقاد، نطق، عمل ان تینوں اجزاء کے تحقق ہونے کے بعد بھی ایمان تحقق نہیں ہوگا۔ کیونکہ مرکب کے صحیح اجزاء تحقق نہیں ہوئے حالانکہ یہ بالاجماع باطل ہے۔ اور اگر ایمان کے ہی تین جز ہیں اور ان میں سے کوئی جزء بھی مقولہ کم سے نہیں تو پھر مرکب من حیث ہو کر مرکب مقولہ کم سے کیسے ہوا۔ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ ایمان اگر مقولہ کم سے ہے تو اس کی قسموں میں کوئی قسم میں داخل ہے۔ کم منفصل ہے یا متصل۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ کم منفصل عدد کو کہتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایمان عدد نہیں۔ لہذا وہ کم منفصل بھی نہیں۔ اور کم متصل بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ کم متصل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قار الذات۔ دوسری غیر قار الذات۔ غیر قار الذات صرف زمانہ ہے۔ اور قار الذات تین چیزیں ہیں۔ خط۔ سطح۔ حجم تعلیمی۔ ظاہر ہے کہ ایمان ان تینوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ پس معلوم ہو گیا کہ ایمان مقولہ کم ہی نہیں (۵۶) اسی طرح احادیث شفاعت کے بعض دوسرے ظاہر الفاظ کو دیکھ کر آپ نے ایمان کو کوئی ذندانہ چیز سمجھ لیا۔ اور پھر منطقی حیثیت سے اس کو مقولہ کیف سے مان کر اس پر یہ تفریع بھی کر دی فریادہ و نقصانہ من الکلیات۔

اور شروع نوٹ میں تو صاف طور پر تحریر ہے کہ احادیث سے بظاہر ثابت ہوتا ہے کہ ایمان ایک کیفیت ہے۔ اور اس کیفیت کی نوعیت آپ کے بیان کے مطابق یہ ہے کہ وہ ایک ذی وزن چیز ہے۔ تو گویا آپ کے ذہن تک اس میں نہ منطقی و نقصان کا

تفسیر القرآن بکلام الرحمن۔ در بیان عربی، شہرہ آفاق اور بقول عالم فہمیر۔ جلد ۱۰، صفحہ ۱۰۱

مطلب یہ ہے کہ اس کا وزن گنتھا بڑھتا ہے۔ اب یہاں بھی وہی سوال پیدا ہوتا ہے جو اس سے پہلے نہیں گورچکا۔ یعنی اگر ان امانتیں مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو وزن دار بنا دے گا۔ اور کسی جماعتی شکل میں ہو کر قلا جائیگا۔ تو اس موقع پر ان حدیثوں کا ذکر کرنا بالکل بے عمل اور خسروں عن المبحث ہے۔ اور اگر مراد یہ ہے کہ فی الحال جو ایمان اس دنیا میں موجود ہے۔ اور جس سے لوگ بالفعل مشغول ہوتے ہیں۔ وہ وزن دار چیز ہے اور اس میں کسی زیادتی وزن کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ تو اس کی صورت کیا ہے۔ اس لئے کہ جب ایمان اعتقاد نطق و عمل ان تین اجزاء سے مرکب ہے تو ان میں سے کوئی اجزاء ذی وزن ہے۔ اور جب مرکب اور جز کے اجزاء میں سے کوئی جز بھی ذی وزن نہیں تو مرکب کیسے ذی وزن ہو گیا۔ اور اگر یہ نینوں اجزاء ایمان کے جمیع اجزاء نہ ہوں۔ بلکہ ان کے علاوہ کوئی ذی وزن جز بھی ہو تو وہی استحکام لازم آئے گا جو ابھی میں گورچکا۔ یعنی یہ کہ اعتقاد بالغلب، نطق باللسان، عمل بالامکان (بجمع مابجا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم) پائی جانے پر بھی ایمان نہ پایا جائے فان الکمل لا یحقق الا بتحقق جمیع اجزائہ وهو باطل اجماعاً۔ فتامل۔

(۷) ایمان جو حقیقہ دامدہ ہے۔ اگر کئی مقولوں سے مرکب ہو تو ظاہر کہ ان میں سے ہر مقولہ اس کیلئے جنس ہوگا۔ اور ہر ایک کا قرب اور بعد اس کے لئے ایک ہی درجہ پر ہوگا۔ یہ نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی قریب ہو اور کوئی بعد۔ کیونکہ جنس قریب جنس بعد کے ماتحت ہوتی ہے۔ تو لازم آئے گا کہ ایک مقولہ دوسرے مقولہ میں داخل ہو وھو حال عند الحكماء پس جب یہ تمام مقولے ایمان کے لئے ایک ہی مرتبہ کے لحاظ سے جنس نہیں گے تو مابقیہ واحد کیلئے مرتبہ واحدہ میں کئی جنسیں ثابت ہو گئی۔ حالانکہ اس قسم کی دو جنسوں کا ہونا محال ہے۔ فتلا عن اجناس متعدده۔ چنانچہ مسلم میں ہے ومن ھنا یفتوح

عدم امکان جنسین فی مرتبہ واحدہ لبعادہ واحدہ (۸) آپ فرماتے ہیں کہ ایمان کے تین اجزاء ہیں سے پہلے دو جز۔ (اعتقاد و نطق) کے فوت ہونے سے ایمان فوت ہو جائیگا۔ لیکن تیسرے جز (عمل) کے فوت ہونے سے ایمان فوت نہیں ہوگا الا اسلوة میں کہتا ہوں کہ جب ایمان آپ کے نزدیک کئی مقولوں سے مرکب ہے۔ تو ظاہر ہے کہ ہر مقولہ اس کے لئے جنس ہے۔ اور جنس اپنی نوع کے لئے اجزاء ذاتیہ میں سے ہوتی ہے۔ تو جس طرح اعتقاد اور نطق مقولہ کیف اور مقولہ فعل سے ہیں۔ اس طرح عمل بھی مقولہ فعل سے ہے۔ تو جو نسبت پہلے دونوں جزوں کو ایمان کے ساتھ ہے بالکل جوی نسبت تیسرے جز کی بھی اس کے ساتھ ہے۔ یعنی خطرہ ان دونوں جزوں کی نسبت ایمان کے ساتھ نسبت الجنس الی النوع یا نسبتہ الذاتی الی الذات ہے۔ بالکل اسی طرح تیسرے جز کی نسبت بھی اس کے ساتھ ہے۔ پھر منطقی حیثیت سے اس فرق کی کیا وجہ ہے کہ پہلے دونوں جز تو اس کے لئے امکان ہیں۔ اور ان کے فوت ہونے سے ایمان فوت ہو جائے۔ لیکن تیسرا جز وہی رہ جائے اور اس کے فوت ہونے سے ایمان فوت نہ ہو۔

(۹) آپ نے اعمال صالحہ کو ایمان کے لئے اجزاء حقیقیہ بتایا ہے اور اس کی تشبیہ درخت کے پتوں اور اس کی شاخوں کے ساتھ دی ہے۔ لیکن جو اعمال کی جوئیٹ کے منکر میں وہ تو اسی نظر سے ان کی عدم جوئیٹ ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمال کی نسبت ایمان کی طرف نسبت الجود الی الکمل نہیں۔ بلکہ نسبت الطرح الی الاصل ہے۔ چنانچہ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی اس مسئلہ پر ایک موطو بحث کرتے ہوئے اخیر میں اپنے مذہب کی توضیح کے ضمن میں لکھتے ہیں:-

وعند الفرق الثانی (رای المذکرین بلزبنة الاعمال) الاعمال لیسبت من اجزاء الایمان

بل ہی فروع نابتہ من اصل الایمان الذی ھو التصدیق والافتقاد العلی، کما اشار الیہ الشیخ ولی اللہ المدھلوی فنسبۃ الاعمال الی الایمان عندنا لیست نسبتۃ الجزء الی الکمل بل نسبتۃ الفرع الی الاصل ونسبۃ البدن الی الروح المدبر لہ آقا (رفع الملمح ص ۱۵۷) اسی طرح اعمال کو ایمان کا جزء حقیقی بتا کر کئی تائید و تشبیہ میں نماز کے واجبات اور سنن کو پیش کرنا بھی محل نظر ہے۔ اس لئے کہ یہ لوگ واجبات اور سنن کو نماز کے لئے اجزاء حقیقیہ نہیں تسلیم کرتے بلکہ ان کو متمات و کمالات معلوۃ کہتے ہیں۔ اگر کسی نے ان پر جوئیٹ کا اطلاق کیا ہے تو وہ علی سبیل مجاز ہے۔ کما ینظر بعد المرجوع الی امہات الکتب من الفقہ

(۱۰) سائل نے اعمال کا تعلق ایمان کے ساتھ معلوم کرنے کے لئے اعضاء انسانیہ اور حقیقت انسانیہ کی جو نظیر پیش کی ہے۔ آپ نے اس سے نفی یا اثبات کوئی تعرض کیوں نہیں کیا۔ اور بجائے اسکے دوسری دو نظیروں کی طرف عدول کرنے کی کیا وجہ ہے۔ حالانکہ بظاہر جو صورت شاخوں کی درخت کے ساتھ ہے۔ وہی اعضاء انسانیہ کی انسان کے ساتھ۔ وقد بقیت الخبایا فی الزوا یا بعدہ۔ فتامل

تفسیر بالرائے دعوہ اول اس تفسیر کی تفصیل کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ آمد میں آج کل قرآن مجید کے کئی تراجم تفاسیر ایسی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً تفسیر بیان الناس تفسیر بیان الفرقان لاہوری۔ مجتبیٰ العرفان قادیانی قرآن مجرم مولوی احمد رضا خان بریلوی۔ قرآن مجید مقبول احمد ششی وغیرہ۔ ان تراجم و تفاسیر کی اہم افلاط کی اصلاح کی گئی ہے۔ حصہ اول میں دسویں سورہ فاتحہ و بقرہ درج ہیں۔ از حضرت مولانا شاہ صاحب قیمت ۱۰ ار پتر ۲۰ فیہ وفرا الحدیث المشر

تفسیر بالرائے دعوہ اول اس تفسیر کی تفصیل کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ آمد میں آج کل قرآن مجید کے کئی تراجم تفاسیر ایسی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً تفسیر بیان الناس تفسیر بیان الفرقان لاہوری۔ مجتبیٰ العرفان قادیانی قرآن مجرم مولوی احمد رضا خان بریلوی۔ قرآن مجید مقبول احمد ششی وغیرہ۔ ان تراجم و تفاسیر کی اہم افلاط کی اصلاح کی گئی ہے۔ حصہ اول میں دسویں سورہ فاتحہ و بقرہ درج ہیں۔ از حضرت مولانا شاہ صاحب قیمت ۱۰ ار پتر ۲۰ فیہ وفرا الحدیث المشر

سیرت المصطفیٰ

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

خدا کی کیا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ جب آپ وضع سے فارغ ہوئیں تو آپ سے ایک نور نکلا۔ جس سے وہ گھر اور وہ محلہ روشن ہو گیا اور اس حدیث کی شاہد عریض بن سارہ یہ مذکور کی حدیث ہے۔ جو چلتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فرماتے سنا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اور میں خدا کے علم میں آئوٹ بھی حاتم البنین تھا جبکہ حضرت آدمؑ مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور ابھی تم کو اس کی حقیقت بتا رہوں۔ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا اور حضرت عیسیٰ کی بشارت ہوں جو انہوں نے میری بابت کی تھی علیہ اور اپنی والدہ ماجدہ کی روایت ہوں جو اس نے دیکھی تھی۔ اور انبیاء علیہم السلام کی عائش اسی طرح دیکھتی آئی ہیں اور بے شک رسول اللہ کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا۔ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے روایت کیا اس حدیث کو امام احمد نے اور صحیح کہا۔ سے امام ابن جان نے اور امام حاکم نے اور حضرت ابو امامہؓ کی حدیث میں بھی اسی طرح ہے جو امام احمد نے روایت کی اور امام ابن اسحاق نے نور بن یزید سے اور اس نے خالد بن صدان سے اور وہ اکھف کے صحابہ رض سے اسی طرح روایت کرتے ہیں

اللہ مولانا حالی مرحوم فرماتے ہیں سے

ہوئے پہلے آمنہ سے ہویا
و عائشہ خلیل و نوید بسیجا

اس میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا ربنا و ابنت فیہند
یٰ رسول اللہ ربنا اور حضرت عیسیٰ کی بشارت
و مکتبنا یزید شعل یأتی من بعدی اسمہ
و خستہ و چاکی طرف اشارہ ہے۔ ۲۰۰

اور کہا کہ علاقہ شام کا بصری روشن ہو گیا اور امام ابن جان اور حاکم نے آپ کی شہرہ فارسی کے قصے میں ابن اسحاق کے طریق سے باسناد دایہ علیہ سعدیہ بنہ ایک لمبی حدیث بیان کی۔ اس میں علامات نبوت میں سے یہ بھی ہیں۔ اس کی چھاتیوں میں دودھ کا زیادہ ہونا۔ اور اس کی اونٹنی کا دودھ زیادہ ہونا حالانکہ وہ نہایت لاغر ہو گئی تھی۔ اور آپ کی سواری کے گرد سے کتیرے ہو جانا۔ اور اس کے بعد دایہ علیہ کی بکریوں کا دودھ زیادہ ہونا۔ اور اس کے علاقہ کی زمین میں پیداوار کی فراوانی۔ اور اس کی کاشت کا بہت جتنا اور آگنا۔ اور دو فرشتوں کا آپ کا سینہ مبارک شق کرنا۔ اور اس آخری بات یعنی شق صدر کو امام مسلم نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل آئے جبکہ آپ (رحمہم) میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ پس آپ کو کھڑا اور لٹا دیا اور آپ کے قلب کو چیر کر اس سے جا ہوا خون نکالا اور کہا یہ آپ سے شیطان کا حصہ تھا (جو نکال ڈالا ہے) پھر اسے یعنی آپ کے دل کو سنہری طشت میں رکھ کر آپ زحرم سے دھویا۔ پھر اسے جمع کر دیا اور اس کے ٹھکانے پر رکھ دیا۔ الحدیث۔ اور عزوم بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اس نے کہا اور اس وقت اس کی عمر ایک سو چالیس برس ہو چکی تھی کہ جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے۔ کسرائے ایران کا اعلیٰ ٹوٹ گیا۔ اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور آتش پرست (فارسیوں کی)

یہ کہی وہی مقام ہے جس کا ذکر سابقہ سیرت میں آچکا ہے۔ ۲۰۰

دعادت کی ہانگ بگ بگنی اور وہ اس سے پہلے ایک ہزار سال سے کبھی نہ بھی مٹی۔ وہ بکیر سا وہ کا پانی پیے چلا گیا اور عیون ان ایرانی نے دیکھا کہ سخت دقوی اونٹ اچھے اچھے گھوڑوں کو کھینچ رہے ہیں۔ اور دریائے دجلہ کا پانی ٹوٹ گیا ہے اور اس کے گرد کے شہروں میں منتشر ہو گیا ہے۔ جب کسریٰ صبح کو اٹھا تو اسے اس واقعہ سے گھبرائے ہوئی۔ اور اس نے اپنے اہل عقلت سے دریافت کیا تو انہوں نے سطح دکا بن کی طرف پیغام بھیجا۔ پھر سارا قصبہ بطولت مذکور ہے۔ روایت کیا اس کو ابن دکن وغیرہ نے معرفۃ الصحابہ میں ۱۰۰ متر جنانح الباری مطبوعہ دہلی ج ۱۲ ص ۳۵

سیریا کا دوسرا سفر جب آپ کی عمر شریف بیس سال کی ہوئی تو آپ نے حضرت ابو بکرؓ کی معیت میں پھر دوسری دفعہ سیریا کا سفر کیا۔ اس سفر کا ذکر عام اہل سیرت نے نہیں کیا۔ لیکن حافظ ابن جریر نے اعیانہ میں بحیرا راہب کے ذکر میں عبد الغنی بن سعید ثقفی کی روایت سے نقل کیا ہے جو متروک الروایت ضعیف راویوں میں سے ہے اس کا ذکر ۲۸۰۰ تاریخ سلطنت کے اہل بیت میں صفحہ نمبر ۱۰ پر گور چکا ہے۔ (باقی)

سیرت محمدیہ مولانا محمد ابراہیم صاحب جیلوٹی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحی نہایت دلچسپ طرز پر تحریر فرمائی ہے۔ جس سے بچے بڑے سب قسم کے لوگ لطف حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت ۲۰۰

فرقہ ناجیہ کیا ہے کہ اسلام کے موجودہ فرقہ میں سے صرف فرقہ ناجیہ مذہب اہل حدیث ہی ہے ہر اہل حدیث کو ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ قیمت ۲۰۰

دیکھ آئے لئے کا پتہ یہ فیصلہ حدیث اثرت سر

فیصلہ سورہ کیف۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب جیلوٹی کی تازہ تصنیف ہے۔ فرد شگوائے قیامت عربیہ فی فیصلہ الدین

متفرقات

گرائی کاغذ اور ایمان الحمدیہ [گرائی کاغذ]

ایک وجہ سے ہوا بخارہ رسالہ پریشان ہو رہا ہے۔ گذشتہ ہفتہ ہم لاہور کے ایک معزز مسلم معاصر اخبار نیندا کا ایک نوٹ دیکھ کر ہلکے ہیں۔ آج سبھی رسالہ المائے سے ایک اقتباس بدیہ ناظرین ہے بھلا نہ کوئی نظر آ رہا ہے کہ:-

اخبارات کسی قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جن قوموں کو اپنی اس ملکیت کی قدر کا احساس و تجربہ ہے وہ صرف مولیٰ چندہ دینے پر ہی اکتفا نہیں کرتیں بلکہ بہت بڑی بڑی رفوم عطیات دیکھ کر ان کی ہستی اور طاقت کو برقرار رکھنے میں بھی بہت کٹاواہ دلی سے کام لیتی ہیں۔ چنانچہ نیشنل مشنری سوسائٹی کا تینہ آمد و غرق منظر ہے کہ اس سال اس کے اخبارات کی سلاخانہ آمدنی تین سو روپیہ ہو گئی اور خرچ ۲۵۰ روپیہ یعنی ۱۹۰ روپیہ خاہ ہو گا۔ اور یہ خاہہ سوسائٹی اپنے تمام سرمایہ سے پورا کریگی۔ ولایت کے مباحثوں کے فیصلہ کیا ہے کہ ہر روزانہ اخبار اپنے دو صفحے کم کر دے۔ معاصر اخوت، زیر عثمان، انگلستان حقیقت، بطور پیش آگاہی لکھتا ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے کاغذ نہ مرنے لگا بلکہ

کیا اب ہو گیا ہے۔ کیفیت یہ ہے کہ ہر چار دن کے بعد چار آنہ فی رقم قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے اگر جنگ کی تیزی سے کاغذ کو ادبی زیادہ بڑھا کر دیا تو اخباروں اور رسالوں کی زندگی کو سخت خطرہ ہے ۴ والمائے لاہور اپریل ۱۹۱۵ء

الحمدیہ [مذہب ہالا اقتباس پنجاب کی ایک مشہور تبلیغی جماعت کے اراکین کا ہے۔ اس کے مقابلہ میں الحمدیہ دجے سوائے نویدادوں سے

قیمت وصول ہونے کے اور کوئی بیرونی امداد حاصل نہیں کی طرف نظر کیجئے تو معلوم ہو کہ ہر ہفتہ اخبار میں خسارہ ہوتا ہے۔ اس لئے ہمدردان الحمدیہ کو مکرمہ قہر دلائی جاتی ہے کہ اگر وہ اسکو باقاعدہ جاری رکھنا چاہتے ہیں تو گذشتہ پرچہ میں جو تین تجاویز پیش کی گئی ہیں ان میں سے جو بہتر معلوم ہو اسے اطلاع دیں تاکہ اس پر عملدہ آد کیا جاسکے۔

غریب خاندان میں ابھی نئے داخلے وصول کرنے کی گنجائش نہیں۔ اس لئے تمام نئے داخلے واپس کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ کسی سائل کے تمام ایک سال سے زیادہ عرصہ کے لئے اخبار جاری نہ کیا جائیگا سائنیں غریب خاندان نوٹ کر لیں۔

مہلت ایک ماہ سے زیادہ کسی صاحب کو نہیں دی جائے گی۔ اور ایک ماہ کے اندر اندر قیمت ان خود وصول نہ ہوئی تو اخبار بند کر دیا جائیگا۔

مونگ میں مباحثہ مرزا تھی مونگ ضلع گجرات میں سلاخانہ میں مرزا تھیوں سے مباحثہ ہوا تھا۔ مگر مرزا تھیوں کے پھر مرزا تھے ان پر گذشتہ اکتوبر میں حیات مسیح۔ نبوت مرزا۔ دہا مات مرزا پر مباحثہ ہوا جو نہایت کامیاب رہا۔ الحمد للہ کہ تین مرزائی نائب ہو کر داخل اسلام ہوئے۔ دشمنی محمد خان گوندل۔ مونگ ضلع گجرات پنجاب۔

نوٹ یہ اطلاع عرصہ سے آئی ہوئی تھی مگر کاغذ میں نہ رہنے کی وجہ سے درج نہ ہو سکی۔ اطلاع دہندہ کے مکرر یاد دلانے پر اب شائع کی جا رہی ہے

(مرتب متفرقات)

حافظ حمید اللہ صاحب دہلوی کے ہتھ کے شعلے بعض دوست مد یافت کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کا مکمل یہ حسب ذیل ہے:-

"حافظ حاجی حمید اللہ سو داگر۔ صدر بازار دہلی" **کلید اقران** کے متعلق کلید اقران عربیت القرآن لاہور جو دفتر ہذا میں فروخت ہوتی رہی ہے۔ اس کے متعلق مولانا سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے

بزرگوں کی دنیا۔ مصنوعی پروں پر قوتوں کے دلچسپ حالات بطور ناول۔ قیمت ۲ روپے۔ بچہ احمدیہ

مندرجہ ذیل الفاظ کا ترجمہ مذہب اہل حدیث و تفسیر کلمات لغویہ کے خلاف کیا گیا ہے۔ ناظرین میں سے جس صاحب کے پاس ہو وہ نوٹ کر لے۔

صفحہ	لفظ	لفظ ترجمہ
۱۴۸	زَالِحَات	عزت دینے والا ہوں
۱۵۴	رَفْعَةُ	عزت دی
۲۳۶	مَتَوَفِيك	بچے وفات دینے والا ہوں

ابراہیمی اطلاعات مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ناظرین الحمدیہ کو متوجہ فرماتے ہیں کہ میرے اس نہ وار الاقاء ہے نہ سیرۃ الصلحہ

اور تفسیر سورہ بقرہ کی تصنیف سے فرصت ملے گی میں اپنے ذاتی مشاغل و ذمیہ اور مقامی لوگوں کے جمیلوں میں گہرا ہوا ہوں۔ اس لئے کوئی صاحب استدعا کے خط نہ لکھا کرے۔ جو فتوے لینا ہو وہ امرتسر سے لے لیا کرے۔ اگر مجھے لکھیں گے تو مکث ضائع جائیگا اور جواب نہیں ملے گا۔

ضرورت خطیب موضع ساہو والہ ضلع سیالکوٹی میں ایک اہل حدیث خطیب کی ضرورت ہے جو فطیمہ جمعہ و عیدین کے علاوہ صبح کو درس قرآن بھی دے سکے۔ اعتقاد و عمل میں سنت کا قیام ہو۔ کیونکہ جگہ بڑے بھاری عالم اہل حدیث کی ہے۔ اخلاق بھی اچھے ہوں۔ درخواستیں بنام محمد ابراہیم میر علی میاں پورہ۔ شہر سیالکوٹی آویں۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو گا۔ وہ اشاعت فتنہ وصولی جمعیت تبلیغ کے جلسے ۱۹۰۱ء مارچ کو سامنے دیا

جوں دیکھے کلاں ضلع سیالکوٹی میں ۹ اپریل کو لیر اہتمام جمعیت تبلیغ تبلیغ جلسہ ہوئے۔ ہر دو مقامات پر مولانا سیالکوٹی صدر جمعیت تبلیغ، خاکسار امد و دیگر کارکنان جمعیت توحید و سنت کی تبلیغ کرتے ہوئے نصب سامانہ کے متعلق افواہ تھی کہ سطرطیل اہل تکلیف ہے مگر جوں سے سامانہ تک پھر یہ لاری بھر گیا کوئی تکلیف راستہ میں نہیں ہوئی۔ جلسہ کے کلاں میں مخالفین نے جلسہ کی مخالفت کی مگر میری سلامتی کی تعداد خاصی ہو جاتی رہی۔ درمیان میں مولانا سیالکوٹی

ملکی مطلع

حالات جنگ

جاپان چین اور روس جنگ میں جاپان کے خلاف اس ہفتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے جنرل چین کے ساحل پر سوائے فوج کے ان تمام بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا۔ جن پر معاہدہ کی توثیق غیر ملکی طاقتوں کا قبضہ تھا۔ یہ واقعہ ثابت اس لئے ظہور میں آیا کہ امریکہ نے چین کو امداد کا یقین دلایا تھا۔ اور وہ امداد بحری راستہ سے ہی پہنچ سکتی تھی اس کے علاوہ جاپانی فوج کے ایک افسر نے کہا ہے کہ چین کو اب روس سے امداد نہیں ملے گی۔ کیونکہ روس اور جاپان کے معاہدہ کے بعد چین روس کی اخلاقی امداد سے محروم ہو گیا ہے۔ تو امدادی امداد کی توقع کیے رکھ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ خبر بھی آئی ہے کہ روس نے چین کو یقین دلایا ہے کہ جاپان کے ساتھ روس کا معاہدہ چین کے حق میں روس کی پالیسی پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کا انتخاب پھر جنگ ایشیا میں تیزی پیدا کرنے کا ہے تاکہ بحر الکاہل میں حرکت پیدا کر کے برطانوی و امریکن بحری بیڑوں کے ساتھ ٹکرائے تاکہ برطانیہ و امریکہ کا رخ ایشیا کی طرف پھر جانے سے جرمنی کو برطانیہ یا سوویت پر حملہ کا موقع مل سکے۔

گزشتہ ہفتہ روس اور جاپان کے معاہدہ کا ذکر کیا گیا تھا۔ چنانچہ اخبارات میں اس معاہدہ کی اہم نکات حسب ذیل معلوم ہوئی ہیں۔

(۱) فریقین اس بات پر متفق ہوئے ہیں کہ باہمی دوستی اور امن قائم رکھا جائے۔ ہر ایک دوسرے کے حدود کا احترام کیا جائے۔

(۲) اگر فریقین میں سے کوئی ایک کسی تیسری طاقت یا طاقتوں کی فوجی یا دلائل کی مدد سے

تو دوسرا فریق اس جنگ کے دوران میں غیر جانبدار رہے گا۔

(۳) جس دن دونوں فریق اس معاہدے کی تصدیق کر دیں گے اسی دن سے یہ جاری ہو جائے گا۔

اس کی میعاد پانچ برس ہوگی۔ اگر اس میعاد کے خاتمہ سے ایک برس پیشتر کوئی فریق اس کے خاتمہ کا نوٹس نہ دے تو اس کی میعاد میں خود بخود مزید پانچ برس کا اضافہ ہو جائیگا۔

(۴) اس کی تصدیق کا جلد سے جلد انتظام کر لیا جائے اور دستخطیوں کا معاہدہ لکھ دیا جائے۔

اس کے ساتھ ہی مشترکہ طور پر اعلان ہو گیا کہ جاپان اور روس علی الترتیب جہودیت منگولیا اور سلطنت مانچو کو حدود کا احترام کریں گے۔

(۵) انقلاب لاہور ۱۸-۱۹ اپریل ۱۹۱۵ء

اس معاہدہ میں نہایت ہوشیاری سے کام لیا گیا ہے۔ نہ تو جرمنی کا ذکر ہے نہ چین کا۔ جاپان کا مقصد تو چین پر قبضہ کرنا ہے۔ اسی لئے اس کے متعلق معاہدہ میں کوئی دفعہ نہیں لکھی گئی۔ اور یہ معاہدہ اور ضرورت گاہوں پر فوری قبضہ جاپان کے ولی ارادوں کا اظہار کر رہا ہے۔ دیکھیں پردہ خجب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔

جنگ فریب | آج کل نہایت نازک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ خبر آئی ہے کہ فریقین نے ایک دوسرے کے مشہور شہروں (لندن اور برلن) پر شدید ترین حملے کئے۔ لندن پر حملہ سرکاری اطلاع کے مطابق بہت نقصان دہ ثابت ہوا۔ زیادہ نقصان ایک ماہر اقتصادیات مسٹر سٹینپ اور ان کی بیوی کے انتقال کی صورت میں ہوا۔ آپ حکومت انگلستان کے اعلیٰ اقتصادی مشیر بھی تھے۔ اس کے علاوہ جو تباہی و بربادی لندن جیسے شہر میں دیکھا جاتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ برطانوی بیلابیلوں نے بھی اس کا جواب دیا۔ برلن جاکر دیکھا اور ایسے ہی استعمال کئے جو پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ہم

پانچ گنا زیادہ طاقت رکھنے والے تھے۔

جنگ بلقان | بلقان کی جنگ جرمنی نے دوگنا اور یونان پر حملہ کی صورت میں شروع کی۔ چند روز گزرنے کے بعد اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دو گنا سلاویہ کی حکومت نے ہتھیار ڈال دیئے۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ کی امداد دو گنا سلاویہ میں صرف یونان کے راستے پہنچ سکتی تھی مگر جرمنی کی فوج دو گنا سلاویہ اور یونان کے درمیان حائل ہو گئی جس سے وہ اگلا رو گیا۔ اس کے علاوہ اس ملک پر جرمنی اور اس کے اتحادیوں نے چار پانچ طرف سے حملہ کر دیا جسکی وہ تاب نہ لاسکا۔ اب یہ ملک عملاً جرمنی کے تحت ہو گیا ہے۔ جس سے یونان کی پوزیشن بھی نالاک ہو گئی ہے۔ یونان میں برطانیہ اور یونان کی فوج مل کر جرمن فوج کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج کا وہ باؤ بڑھ رہا ہے۔ کیونکہ وہ تعداد میں بھی بہت زیادہ ہے۔ اور سامان جنگ بھی اس کے پاس بہت ہے۔ تاہم برطانیہ اور یونانی افواج نہایت جو اندر دوسرے دشمن کے حملوں کو رد کر رہی ہیں۔ ایک نئی شکل یہ پیدا ہو گئی ہے کہ یونان نے البانیہ کا قبضہ علاقہ فتح کیا تھا وہاں سے یونانی فوج کچھ پیچھے ہٹ گئی ہے۔ کیونکہ البانیہ میں بھی جرمن فوج داخل ہو گئی ہے۔ اس کے باوجود برطانیہ کے وزیر خارجہ کا خیال ہے کہ فیصلہ جنگ بحر اوقیانوس (ماہین یورپ و امریکہ) میں لڑی جائے گی۔ کیونکہ اسی راستہ سے برطانیہ کو امداد پہنچ رہی ہے۔ جس کو جرمنی کے جنگی جہاز اور آبدوز کشتیاں ڈبو دینے کی کوشش میں مصروف ہیں کچھ حصہ سمندر میں ڈبو دیا جاتا ہے اور کچھ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے

شمالی افریقہ | کے عاز پر بھی جرمنی کی ہتھیاری کشتیاں ابڑھ گئی ہیں۔ اس وقت طبرقہ پر جنگ جاری ہے۔ شاید یونان کی جنگ سے فائدہ بخور کر جرمنی اپنی فوج اس محاذ پر زیادہ لگا دے۔ غرض کہ

جنگ فریب | آج کل نہایت نازک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ خبر آئی ہے کہ فریقین نے ایک دوسرے کے مشہور شہروں (لندن اور برلن) پر شدید ترین حملے کئے۔ لندن پر حملہ سرکاری اطلاع کے مطابق بہت نقصان دہ ثابت ہوا۔ زیادہ نقصان ایک ماہر اقتصادیات مسٹر سٹینپ اور ان کی بیوی کے انتقال کی صورت میں ہوا۔ آپ حکومت انگلستان کے اعلیٰ اقتصادی مشیر بھی تھے۔ اس کے علاوہ جو تباہی و بربادی لندن جیسے شہر میں دیکھا جاتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ برطانوی بیلابیلوں نے بھی اس کا جواب دیا۔ برلن جاکر دیکھا اور ایسے ہی استعمال کئے جو پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ہم

اگر ایسا ہوتا تو سب کو سخت خطرہ ہے۔ اور اس کے
خبردار جانے اس کا اثر کہاں تک پہنچے۔ شمالی افریقہ
کے محاذ پر جرمن پیش قدمی کی وجہ یہ بیان کی جاتی
ہے کہ جب یہ تان اور دو گوسلادیہ کو جرمنی کی طرف
سے سخت خطرہ محسوس ہونے لگا تو ان دونوں
ملکوں نے برطانیہ سے امداد طلب کی جس پر
برطانیہ نے یسایا کے محاذ سے اپنی فوج کا بڑا حصہ
یونان بھیج دیا اور ٹریپولی (طرابلس) میں جرمن
فوج کا بھی اضافہ لگانے میں غلطی کھائی۔ جس سے
فرانس کو یقینی کرنے کا موقع مل گیا۔ اور برطانیہ
کی بہت سی فوج مشرقی افریقہ، حبشہ اور اریتریا
وغیرہ میں اطالوی فوجوں کے ساتھ جنگ کرنے
میں مصروف تھی۔ اب جبکہ مشرقی افریقہ کا محاذ
اطالوی فوج کی مزاحمت سے صاف ہو گیا ہے۔
برطالوی فوج فاسطہ ہو گئی جو غالباً مصر کی حفاظت کا
کام دیگی۔ کیونکہ مصر کی حفاظت پر نہر سوئیذ کی حفاظت
کا انحصار ہے۔

شمالی افریقہ میں جرمن پیش قدمی رک جانے
کی سبب وجہ ہے کہ اس محاذ پر برطالوی فوج کی
کافی کمک پہنچ گئی ہے۔ اس کے علاوہ بحیرہ روم
میں برطانیہ کا بحری بیڑہ بھی دشمن کے محاذوں پر
بمباری کر کے اس کو سخت پریشان کر رہا ہے۔
ہندوستان | کہا جاتا ہے کہ نہر سوئیذ اور سنگاپور
ہندوستان کے دو دروازے ہیں۔ اگر بغداد دیکھا
جائے تو اس وقت جنگ دونوں دروازوں تک
پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خوفناک جنگ سے ہندوستان
کو محفوظ رکھے۔

مسلم لیگ کا اجلاس

مسلم لیگ
کا اجلاس ۱۵ اپریل کو سندس میں منعقد ہوا۔
مطرح خارج نے صدارت کی۔ اس اجلاس میں دیگر
امم کے علاوہ مسلم لیگ کے آئین میں ایک اہم
ترمیم نو اب زیادہ لیاقت علی عباس کی طرف سے
پیش کی گئی جو یہ ہے:۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا مقصد
قرارداد لاہور یعنی پاکستان ہو۔

لاہور یعنی پاکستان ہونا لیگ کا نصب العین
جزا فیاتی لحاظ سے ایک مشعلوں میں مناسب
مکانی تغیرات اور تبدیلیوں کے ساتھ ایسی
آزاد اور کامل خود مختار ریاستیں ان کا آزاد
قومی وطن ہونگی۔ یہ ریاستیں کلی طور پر آندا
اور خود مختار ہونگی۔ اقلیتوں کے مذہبی، اقتصادی
تمدنی اور انتظامی حقوق کی حفاظت کے لئے
ان کے مشورے سے آئین میں واضح طور پر
تخفلات ہونگے۔ ان علاقوں میں جہاں مسلمان
اقلیت میں ہیں ان کے تمدنی، مذہبی،
اقتصادی حقوق کی حفاظت کے لئے آئین میں
اسی قسم کے واضح تخفلات ہونگے۔ نو اب زیادہ
لیاقت علی خان نے قرارداد پیش کرتے ہوئے
اپنی تقریر میں کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا
اجلاس لاہور ہندوستان کی تاسیس میں ایک
سنگ میل کا حکم کرتا ہے۔ اب ہم لاہور کی قرارداد
کو اپنا مسلح نظر قرار دے رہے ہیں۔ اس
قرارداد کو پاکستان کا نام دیا جاتا ہے۔ ہم ہندو
کو تقسیم نہیں کرنا چاہتے۔ دہرا مقصد کسی
لڑائی ہے۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے
قومی وطن میں ہماری آزاد ریاست ہو۔ اس
ریاست میں غیر مسلم حقوق محفوظ ہوں گے۔
د انقلاب لاہور ۱۷ مارچ ۱۹۴۷ء

حکومت پنجاب اور جدید قوانین حکومت
پنجاب کے اس سال جوئے قانون نافذ کئے ہیں
ان میں سے تین زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

۱۔ قانون ملازمان تجارتی ادارات۔ ۲۰ بکری یا
فروخت ٹیکس۔ ۳۰۔ پنجاب کی منڈیوں کے متعلق قانون
آج کل اس میں سے دوسرے تیسرے قانون کے
تحتوی جیت شورو سر جاپا ہے تیسرا قانون اگر
تجربہ نگار ملوثی کرنے کا حکومت نے اعلان کیا ہے
جو باری میں کو نہیں مانتے۔ یہاں کو دفعہ اوقتی کچھ
اور انکی منجی جاپا ہے۔ یہ دو مرا قانون ہیں دکانوں
کے لئے بہت سی مشکلات پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ

ہردو قوانین کے تحت منڈیوں کے بعد انڈیا میں
جلیاؤ والہ بارے میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ ان ہردو
ایام میں پنجاب کی تمام خدمتہاں یاں ملکہ باڈار بند
رہے۔ اس کانفرنس کے کرنا دھرتی لالہ بہاری دال
آن گو جواوالہ اور مہاراج صاحب مراد رسو کہ سنگ
امرتسری ہیں۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے
پنجاب بھر کی منڈیوں سے مزید شریک ہوئے
دوروز کی خدمتہاں کے بعد مسابوین مجاہدین
پاس کی گئیں۔

۱۱۔ یہ کانفرنس بکری ٹیکس ایکٹ کو پنجاب کی پنجاب
اور صنعت پر غیر ضروری مداخلت اور مداخلت کے
تحتوی میں نامناسب سرکاری عمل دخل قرار دیتی ہے
اور اسے غیر منصفانہ، ناقابل عمل، سخت گیرانہ اور
غیر ضروری قانون قرار دیتی ہے۔ اور اسے مکمل طور پر
رد کرتی ہے۔ ۱۲۔ یہ کانفرنس ایکٹ کی مخالفت
کرنے کے ممبر ارکان کا اعادہ کرتی ہوئی اعلان کرتی
ہے کہ پنجاب کے تاجر بکری ٹیکس ایکٹ کی تسوی
کے لئے ہر ممکن قربانی کے لئے تیار ہیں۔ یہ کانفرنس
اعلان کرتی ہے کہ اب تاجروں کے لئے سوائے ایک
دوسرا راستہ نہیں کہ وہ یکم مئی سے کامد باریکل
طور پر بند کر دیں۔ اور اس طرح اس قانون کے
خلاف اپنے پروٹسٹ کا اظہار کریں اور مطالبہ کریں
کہ گورنمنٹ اسے بلا تاخیر غور کرے۔ ۱۳۔

کانفرنس پنجاب کے تاجروں اور دکانداروں سے
اپیل کرتی ہے کہ وہ ۱۰-۲ اپریل کو آندھنی بڑتال
اس بند چلے گئے جائیں۔ اور جو پادی کانفرنس
امرتسر کے فیصلوں کی تعمیل کی جائے۔ ۱۴۔
کانفرنس پریذیڈنٹ کانفرنس اور چیئرمین اسٹیبلشمنٹ
کیٹی کو بڑتال کی رہنمائی کے لئے ورنگل کیٹی نامی
کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ جن اصحاب نے کانفرنس
میں شرکت کی ان میں سے رائے بہادر رام مرہاس
ممبر کونسل آف انڈیا کی کام قابل ذکر ہے۔ ۱۵۔
پنجاب پریذیڈنٹ ایکٹ کے تحت لاہور اور دکاندار
کیا۔ اور پنجاب کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ قانون

پنجاب کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ قانون

پنجاب کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ قانون

شبانی

جسمانی اور دماغی طاقت کا سرچشمہ

دل کو تقویت پہنچاتی ہے	قبل از وقت بڑھاپے سے بچاتی ہے
بھوک لگاتی ہے	حافظے کو تیز کرتی ہے
تازہ اور زندہ خون پیدا کرتی ہے	اعضائے رئیسہ کو فرحت بخشی ہے
جگر کے فعل کو بیدار کرتی ہے	دماغ کو بے حد ذہین بناتی ہے
غشی جزو اور عینے کو جردسرا کھارتی ہے	فعل مضمر کو درست کرتی ہے
ضعف ہاہ کو دور کرتی ہے	بہن کو فولاد کی طرح مضبوط بناتی ہے
جنون وحشت اور بھسی کا ازالہ کرتی ہے	نزولہ زکام اور منہ کی بدبو کو رفع کرتی ہے
نکاح اور افسردگی کا خاتمہ کرتی ہے	تمام جسم میں چربی کی لہر دوڑا دیتی ہے

کروانہ طاقت، جوانی اور صحت کیلئے بیحد شبانی کا استعمال

قیمت فی شیشی 3/8/- سے علاوہ محصول ڈاک

لئے کا پتہ:- انڈین میڈیکل کمپنی امرت سر

الانفکاک عن مراسم الاشرک

یعنی شرک سے روکنے والی کتاب

مولانا سید ذواب صدیقی من خان صاحب مدظلہ

کی شرک سے روکنے والی بے نظیر تالیف جو عرصے

آپا پیدہ تھی اب مکرر اعلیٰ کتابت، طباعت کے ساتھ

طبع کرانی گئی ہے۔ قیمت چار آنے (۴/-)

لئے کا پتہ:- شیخ رفیع الرحمن امروہ

تبویب القرآن

نواب وجہ الزمان صاحب چیدرا باہی مرحوم کی

مشہور تصنیف ہے۔ جس میں قرآن مجید کی آیات

کی رنگا پاب بندی کر دی ہے۔ ترجمہ اردو سباقہ

ہے۔ ماحصل کے لئے نادر محمد ہے، ضمیمہ حکومت

کسٹڈی چسائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت چار روپے

محصول کتاب خانہ بزرگا۔ پتہ:- شیخ رفیع الرحمن امروہ

شبانی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارا خریداران الحمد للہ
 بعدہ انیس و صد تازہ شہادت آتی رہتی ہیں
 خون صلیح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی
 سل جوتی۔ دوسرے کھانسی۔ ریڑش۔ مکروری سینہ کو دفع
 کرتی ہے۔ گردہ اور شائد کے طاقوت دیتی ہے۔ جریان یا
 کھی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکیر ہے
 دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کچے بعد
 استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو قوت
 بخشا اس کا لونی کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
 سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مودہ صحت۔ بچے
 پورے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ فسیف، لیسر کو
 حصائے پیری کا حکم دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
 ہے۔ ایک چھٹانگ سے کم ایسا سال نہیں کی جاتی بلایت فی
 چھٹانگ درجہ ایک سالہ کیلئے کافی ہے (بچہ) آٹھ پاؤں لیکر
 پاؤں پھر پھر مع حصول ڈاک۔ چھٹانگ فیروزہ محصول ڈاک
 طبع ہو گا۔ اعلیٰ پرچا سے ایک پاؤں کی قیمت مع حصول ڈاک
 ملے گی۔ بزرگ بزرگ سے آٹھ۔ نہ ہی ایک پاؤں سے کم نہ داند
 کی جائے گی اور شہی بندر لیمہ وی سی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی امیر علی صاحب شہنشاہی ضلع بستی
 سال کے اندر بہت مرتبہ آپ کے یہاں سے مولیٰ مشکافی
 خدا کے فضل سے جن لوگوں نے استعمال کیا وہ ہمیشہ یاد
 رکھیں گے۔ مولیٰ کے مفید ہونے میں کچھ شک نہیں
 گذشتہ ہے کہ میں چھٹانگ مولیٰ اور ارسال فرمائیں۔
 (دراحدہ)

جناب حکیم مولوی محمد الکریم صاحب صدیقی مولیٰ
 فرمائے آپ کی تیار کردہ مولیٰ کا پانی اکثر مرضوں پر تجربہ
 کی تو جملہ حقایق منسبات ہوئی۔ اس لئے بڑے کرم
 آج پانچ روپے دی ہیں بہت جلد مدد فرمائیں دیکھا ہے
 مولیٰ کے لئے کا پتہ:- حکیم محمد سرور خان
 پتہ:- شیخ رفیع الرحمن امروہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم کے قلم سے۔ قیمت چار روپے (۴/-)

قرات قرآن در قبرستان

مصنف مولانا عبد الرشید صاحب ملتان
جسپ کرتیاری پٹنئی ہے جس میں قبروں پر قرآن شریف پڑھنے سے متعلق احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کی روشنی میں ہر مسئلہ سے مدلل بحث ہے۔ تجویز و تکفین، زیارت قبر اور اذکار اغراض و ایصال ثواب کے متعلق اسوہ نبوی (ص) کی پوری تشریح ہے۔ قبروں پر جو دینی فرائض پڑھائے جاتے ہیں ان کے متعلق مشہور علماء ہند کے فتوے بھی درج ہیں۔ کتاب کے شروع میں اسلام اور اس کی تعلیم کے متعلق ایک بسیط علمی مقدمہ بھی ہے کتابت مطبوعات اور کاغذ اعلیٰ - اخبار ہذا کے نصف سا نثر پڑھ کر سو صفحات کی کتاب ہے۔ قیمت ۷ روپے۔
میر شاہنشین کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے چند روز کے لئے صرف ۵ روپے کی گئی ہے۔ ساڑھے چھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر آج ہی پتہ ذیل سے طلب کریں۔
میر بکریہ اہل حدیث - محلہ قدیر آباد ملتان شہر

تمام دنیا میں بے مثل غرہ نوی سغری جمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
اجرت جلد بندی اعلیٰ چڑی دم۔ پارچہ مظلوم
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو
چار جلدوں میں
کا ہدیہ مثلاً روپے - فی جلد ۷
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار الحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے
مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
محمد ایوب حنفی صاحب غزنوی
مالکان کا ریاضہ انوار الاسلام

دینیات کے رسالے

حضرت مولانا ابوبکر محمد شفیق فاروقی چنپوری رشتہ علیہ السلام دینیات مسلم یونیورسٹی علیگندہ کے
باتیات صالفت کی مختصر فہرست پیش کی جاتی ہے ان سے
فائدہ اٹھائیے کہ یہ مولانا کی روح کیلئے ایصال ثواب کا
مستند طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری علمی
تصانیف بھی جلد تر پیش کی جائیں گی جو ریاض ہیں۔
دی تعلیم مصنفہ جامعہ، احادیث اخلاق و رفاق
عقائد اسلام مع فصاحت حضرت مولانا سخاوت علی رشتہ علیہ السلام
اسلامی تہذیب ۲ مفید الاطفال ۱
نماز کی کتاب ۳ روزہ کی کتاب ۲
تعمدہ و عقائد ۱ سیرۃ الرسول مسلم ۳
خطبوں کا مجموعہ اور دیہات میں تبعہ کا جو اذکار
مغز مضر - ثنوی مولانا رحمہ کا عارفانہ انتخاب
شرح قصیدہ بانٹ رحاد۔ اذ علی اعلیٰ فاروقی ندوی
آزادی اور انقلاب - نقلی شعراء کے کلام کا انتخاب
واثر مطبوعات ملیہ قننیا نہ - جون پور

ایک تازہ طبی تصنیف
کنز الہیاء

حکیم حاجی مولوی محمد عبد اللہ صاحب روڈوی مصنف
کنز الہیاء وغیرہ کی یہ حال ہی کی تالیف شدہ
ہے۔ اس کتاب میں صد ہا حکماء کے خاص انخاص
بریات - مدد دی گئے بہت تلاش و کوشش سے
میا کر کے یکجا جمع کر دیے ہیں۔ ہر نسخہ کے ساتھ ایک
موجد کا نام بھی درج ہے۔ ۸۰ روپے ۲۲ کے ۲۲ صفحات
قیمت ۷ روپے - خریداران الحدیث سے غیر معمولی کم
پھلوں سے علاج ہر بیماری کا نوی معلوم
مدد - قابلہ یہ کتاب ہے۔ قیمت ۷ روپے
لے کا پتہ - ۱۰ فیبر الحدیث شہرت سر

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب کے مجربات

زائد از چالیس سال سے میرے کے سرے دواویات ذیلی
ہزاروں مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید پا کر شہرت کے ہیں
ایسے ایسے مریض صحت یاب ہوئے جو کے صحت پانچگی
امید نہ تھی۔ بکثرت قدر دان اخبار الحدیث بھی قریب تیس سال
سے شکوہ آئے اور استعمال میں رکھتے ہیں۔ جالہ پھلی - ناخود
مختص بصارت - نگرے دگر نولاس - نولہ - شولہ - شولہ - شولہ
ناخود وغیرہ چند روز کے استعمال سے صحت یاب ہو جاتے ہیں
اکیر کا حکم رکھتے ہیں۔
(۱) چند دستانی میرے کا سرمد سیاہ قسم خاص ایک دو پتہ
(۲) میرے دو دیگر پیش قیمت ادویات کا مرکب - جو ہر قسم
قسم اوسط پا خور و ہر تولد۔
(۳) میرے وہ پتے جو یوں کہ مرکب مفید سر و مقام اعلیٰ مبلغ و سہولت
(۴) عرق میرہ و سیلاب مرکب - پرانے مویا بند - زخم چشمہ -
زہریلے دانے - خارش چشم کہ نہایت مفید ہے۔ مویا بند کے
استعمال سے بالکل صحت یاب تو نہیں ہو جاتا ہے لیکن آنکھیں
بخانے یعنی اپریش کرانے کی بھی حاجت نہیں ہوتی۔ مولی
روشنی سے تاحیات کام جاری رہ سکتا ہے قیمت ۷ روپے شیشی
(۵) عرق میرہ و نفورہ مرکب - آشوب چشم - گہری سرفی - ورم -
جلن دکن - کھٹک - ٹیس کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت
فی شیشی دو روپیہ دھار
(۶) سوکھنا کیور - مرض سوکھنا سے شاید ہی کوئی خوش قیمت
گمراہ ہوگا۔ جس میں کوئی بچہ مبتلا نہ ہوا ہو۔ صرف ایک
شیشی کے استعمال سے بچے اچھے ہو کر مٹے تازہ ہو جاتے
ہیں۔ ہزاروں بچے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۷ روپے
(۷) لکڑی اسپرنگ - ہر قسم کے موسی لیسر یا کے بخار - جاذہ
جوڑی - تپ لرزہ - بخاری - جو خیار باری کے بخار کا حکم اور
بے خطا علاج ہے صرف ایک شیشی سے صحت ہو جاتی ہے۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔
فٹ ۷ روپے ڈاک وغیرہ ذمہ فرمایا صاحب ہوگا۔ نمونہ
مہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔
شکوہ آنے کا پتہ - ڈاکٹر سلسلی برادر سس
مہتمم ادعہ فارسی - شہر مردوئی ادرہ

میر شاہنشین اہل الحدیث کی علمی خدمات - قرین نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۷ روپے - غیر الحدیث مندر

شہرہ ہند حضرت علامہ مولانا حکیم عبید الرحمن صاحب مدظلہ

کی ذات گرامی علوم فرائض نہیں ہے۔ آپ کی شخصیت شہرہ آفاق ہے۔ آپ کی سرپرستی میں دار الشفاء رحمانی شہل مطلب و دار خانہ تقریباً تیس پینتیس سال سے خلق خدا کی خدمات انجام دیتا رہا ہے اور یہ رہا ہے۔ آپ کے دست شفا سے نالک بنگال سی پی یو پی پنجاب و فروغ کے اکثر سے شفا یاب ہوتے رہے ہیں اور ہر روز ہیں۔ آپ کے مہربان و مہول مطلب راہ رفاه عام وسیع ذیل ہیں۔

سفوف راحت مجرب۔ امراض شکم و دندان درد نوزلی و غیرہ کے لئے اکبر ہے۔ قیمت ایک شیشی صرف ۹۰ منسکت مجرب۔ امراض شانہ و گرد۔ سوزش پیشبہ سوزاک کو دفع کرتا ہے۔ تین مدد کے استعمال سے غاذہ ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۶ خوراک مد

جب اکسیر اطفال مجرب۔ بچوں کے امراض میں اکبر ہے۔ اس کے استعمال سے بچے کی امراض سے بظلمہ محفوظ رہتے ہیں۔ فی وزن ۶

سفوف پائیریا و سفوف مضمضہ پائیریا۔ ایک ماہ کے استعمال سے پائیریا و امراض دندان و دہرہ ہوتے ہیں غار وقادہ داد۔ ۸۰ پیچ کر داد کے مرض سے نجات حاصل کیجئے۔ ہر دوا کا مفصل ترکیب کا پرچہ مع ہایات کے جرارد ہوگا۔ باقی مہربان آئندہ۔

ذراپ گنج وحلی
خانم دار الشفاء رحمانی
ظہران و انتہی کلکتہ

ماہنامہ الاسلام مفت

ماہنامہ اسلام جس میں تبلیغی، تاریخی، ادبی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کا چندہ ایک روپیہ سالانہ تھا۔ اب چالیس روپیہ کے ٹکٹ آنے پر ایک سال کے لئے ہماری کیا جائیگا۔
پتہ:- غیر الاسلام کشمیری بازار لاہور

تصانیف مولانا محمد صاحب دہلوی

دیا گیا ہے۔ اہل بحث و فیرہ نے جو قوالی اور گانے بجانے کو اتنا اہم مسئلہ بنا دیا ہے۔ امید ہے اسے پڑھ کر مراط مستقیم پر آجائیں گے۔ قیمت صرف ۳۰ اس کتاب میں شاہ جیلانی کی کتابوں ذمہ محمدی سے مندرجہ ذیل مضامین ثابت کئے

ہیں۔ امام کے بچے سورہ فاتحہ کا پڑھنا۔ اولیٰ آواز آجین کہنا۔ رفیعین کرنا۔ فیرا شکی نہ دینا و کاوام ہونا روشن ہندی کا منع ہونا۔ پیر صاحب کا لوجہ و گناہ سنت پر عمل کرنے کی وصیت کرنا۔ گیارہویں کرنے کی وصیت۔ علم غیب کسی کو نہ ہونا۔ مراد میں حفظ اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔ شاہ جیلانی سے عقل مذہب کی تردید ہند کی بارہ بکیروں کا ثبوت۔ پکی قبروں کی طاقت۔ تر دہ عقیدہ علامت ہستی شیشا اللہ کے عقیدہ کی وصیت۔ یا برین ہر کہنا شرک ہے۔ کسی کو دفع نقصان کا مانگنا ہندو شکر ہے۔ حق فلاں کہنا حرام ہے۔ مملوہ غوثہ کا شرک ہونا۔

فصل کا نقطہ اللہ تعالیٰ ہے۔ غوث اقلیوں پر صاحب کو کہنا شرک ہے۔ عقلی مرید ہیں۔ اہل حدیث سے دشمنی کرنا گمراہ ہونا ہے۔ حق وال اور نہایت پانے والی جانت اہل حدیث کی ہے۔ اہل حدیث ہی اہل سنت والجماعت ہیں۔ پیر صاحب کی آخری وصیت۔ پیر صاحب کا آخری حکم۔ پیر صاحب سے سیلا داد قریہ دادی کی وصیت

پیر صاحب کا مقلد جا نہ ہونا۔ پیر صاحب کی سرائیکی پیر صاحب کا محمدی ہونا و غیرہ وغیرہ۔ قیمت ۶۰ غلیہ محمدی اس میں بے شمار مضامین ہیں جو کہ ذمہ محمدی میں وسیع پورے سے وہ لکھے تھے۔ جو آج اہل حدیث اور احناف میں دھڑواہ میں قیمت ۶۰

لکھے۔ ۱۰۰۰ محمول ڈاک جلد کتب کا چہرہ خریدنا ہوگا۔ کتابچہ طاہرہ طاہرہ کاغذ پیکل کتب کا اعلیٰ ہے۔ رنگ لائے کا پتہ

مینجر دفتر الحمد شہادت سر

غفرہ کے خطبہ حاصل آپ کے مجوسہ خطبات محمدی ہیں جن کو مولانا صاحب مذکورہ جمع کیا حضور کے ۱۸ خطبے ہیں اور جلد دوم میں ۲۰۵ اور جلد سوم میں ۲۰۳ خطبے مع ترجمہ و شرح ہیں۔ ایک کے بعد ایک خطبہ حضور کا وہ خطبہ درتا ہے کہ گویا ہم دہا ہر روز میں بیٹھے ہیں۔ کتاب کا طرز اس طرح ہے کہ ایک خطیب صاحب۔ فیرا صرف اس کتاب سے جوہر کے خطبے پورے سال ہر ترک باقاہدہ مناسکتے ہیں۔ جنہوں حصوں میں فکر

چہرہ ہادون حضور کے خطبے آگئے ہیں۔ تینوں حصوں کے اس اخبار کے صفحات کے برابر ۲۰۳ صفحات ہیں۔ فی جلد ایک مدہ پیر علیہ علیہ ہے۔ تینوں کے تین آدھے شمع محمدی ثبوت کو کفہ خفی خلاف حدیث ہے

مع نیرہ نہر حوالہ پیراس کا ترجمہ ہے سچر حدیث کے خلاف قدر کی حدیث مع حوالہ و ترجمہ ہے۔ ان دونوں کو دیکھنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ حدیث کے بدل کو کفہ نے حوام کہا۔ حدیث کی حوام کردہ جو کہ نفع لے ملا کر دیا۔ اس قسم کی ایک سو چھین حدیثیں اور قدر کی حدیثیں ہیں۔ اس کے دیکھنے کے بعد کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ قدر قرآن حدیث کا منر اور گودا ہے بلکہ یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ قدر پر عمل کرنے سے حدیث پر عمل چھوٹ جاتا ہے۔ ساتھ ہی اس امر کا ثبوت ہے کہ قدر کی کتابیں فیرا متبر ہیں۔ تقلید والے

اس کے ساتھ نہیں شہرکتے۔ قیمت ایک روپیہ مدہ جس میں قرآن شریف کی آیات سے آنحضرت نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بردار کہ مطابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال بردار کہ

ماہین و مجاہدین، محدثین، ائمہ نظام و فقہائے کرام و ہر نیامہ اور دیگر ہر گنہ گنہ کی مدد سے قوال راگ و غرہ افعال غیر شہرہ عید کی پوری پوری تردید کی گئی ہے۔ قوال پسند اور لگانے بجانے والی کی تمام دلائل کا عقل و نقل جواب اعلیٰ اور احی پیرائے میں

فیہ واضح البیان - رائدہ نقیہ صاحبہ لکھنؤ - پتہ: غفرہ مدہ

رعایتی احکام

مقدمہ: یہ کتاب تیسری - ۳۰ - اپریل ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی ہے۔
 یہ کتاب فیصدی رعایت کی جاتی ہے۔ شائقین فہم
 جلد سے پہلے۔ دوسرے نمبر سے پوری قیمت وصول کی جائیگی
 وصول ڈاک جو حال بہ نسبت ہر بار ہوگا۔
 البتہ اولیٰ تالیف ہاؤس رشید کی مکمل سہولت
 اصل قیمت ایک روپیہ۔ رعایتی بار آٹھ
 الاصول (طیبت ہاؤس رشید کی مکمل سہولت)
 اصل قیمت ایک روپیہ۔ رعایتی بار آٹھ
 یہ کتاب (الانوار) حضرت علامہ مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کی سہولت
 شہابی خانی رحمہم۔ اصل قیمت پچاس۔ رعایتی ۱۵
 حیات البیان (مکاتیب) حضرت علامہ مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کی سہولت
 دوسرا نمبر۔ قیمت بار آٹھ۔ رعایتی ۹
 اسلامی سوانح محمد علی (مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کی سہولت)
 خدایات (مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کی سہولت)
 الخیر الی (مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کی سہولت)
 سحر نامہ رحمہم (مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کی سہولت)
 حکماء کا چہرہ - منیر و فخر المحدث امیرت سر

نشان برقی پریس امرت

۳۰ فیصدی رعایت

چودھویں صدی کے مدعیان نبوت کے حالات

از مولوی محمد عالم صاحب اسی امرتسری
 جس میں موجودہ صدی کے تیس جوتے مدعیان نبوت کے مکمل حالات مذکور
 ہیں۔ نیز یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، شیخ بہاء اللہ
 ایرانی کے پورے قلعے۔ کتاب ایک دفعہ ضرور مطالعہ فرمائیں۔ اصل
 قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ رعایتی صرف ایک روپیہ۔ وصول ڈاک ۹
 نکلانے کا پتہ: منیر و فخر المحدث امیرت سر

میں
 اردو - انگریزی - ہندی - گورکھی - لٹڈ کے کچھائی نہایت عمدہ نوشتہ
 رنگ دار و سادہ اور ان ترغیل پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی
 کتاب، پمٹ، اشتہار، رسیدیں، دعویٰ خطوط، بطرقہ اور پریس وغیرہ
 چھپوانے ہوں تو بذات خود تحریر لائیں یا جدید خط و کتابت فرمادیں
 طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل کام
 ہو جائیں گے۔ آدھا خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے۔
 منیر و فخر المحدث امیرت سر

المرام علم حدیث میں

اعلام فقہ کے متعلق متن احادیث
 قابل علم و تحقیق ہیں سب کو بہترین طریق سے
 حافظ احمد علی علیہ الرحمۃ نے اس میں درج
 کر دی گئی ہیں۔ ۱۰۰۰ احادیث کو سمجھ کر پڑھ لینے سے
 طالب حدیث کو کمال حاصل ہوگا۔ مستر کا کالی ملکہ حاصل
 ہو جاتا ہے۔ عام فہم اور محقق اگر تمام علی حدیث
 پر اعراب لگ سکے تو حدیث میں کمال حاصل ہوگا۔
 ماشیہ پرنٹر اور چھاپکار صاحب مدظلہ کی سہولت
 عم ۳۰۰ صفحات ۱۰۰۰ احادیث ۱۰۰۰ احادیث اور

فہرست مضامین وی گئی ہے

کرنی جدت کا شو
 ہے۔ اصل قیمت ۱۰۔ رعایتی پچاس روپے
 لہذا اعلام المعروفان میں
 الامار المصنوعہ کا مدبب ہے کہ اگر کوئی شخص
 ایک جلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی
 ہے۔ دوسرا جلسہ خاتون کے تمام دلائل کا قیام

کوئی کتاب نہ کر دیا ہے

کہ طلاق تیسری ایک ہی ہوتی
 مصنف مولانا محمد عبداللہ صاحب مدظلہ کی سہولت
 مجددہ تعلیم قرآن و حدیث کی روشنی سے ثابت
 کیا ہے کہ ہر شخص تعلیم فیراشدہ کے واسطے ہرگز ہائیں
 قیمت صرف چھ آنے (۶)
 نکلانے کا پتہ: منیر و فخر المحدث امیرت سر

المحدث امیرت سر
 خدمت شریفہ ایڈیٹر صاحب مدظلہ
 جامعہ "قول بان" دہلی
 Delhi



یہ انبارِ سنت دار ہر عہد کے دن اترتے شائع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار

والہین ریاست سے سالانہ جملہ
رؤسار جاگیرداران سے .
نام خسرہ ایران سے .
ششماہی .
مالک غیرت سالانہ .
فی پرچہ
اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جلد خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا
ابوالوفاء شاہ اللہ محمدی فاضل
مالک اخبار اللہیہ اترتے
ہونی چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

۸

اخبار

پس حدیث مصطفیٰ و بیان مسند

میر مشول
ابوالوفاء
شاء اللہ

دفتر الخیریت
استر
جو کہ کثرہ بھائی

شمارچہ ۲۲ - شہان ۱۳۲۱
۱۳ نومبر ۱۳۲۱ء

اخراج مقاصد

پس حدیث مصطفیٰ و بیان مسند
کی خدمت کیلئے
مسلکین کی خواہشات و اہل حدیث
کی خدمت کیلئے و دیگر عوام کی خدمت کرنا
کی خدمت اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات
کی نگہداشت کرنا۔
خواہ مخواہ و ضوابط
قیمت بہر حال پیشگی آتی چاہئے۔
جواب کیلئے و اپنی کلام و یا کتب آجپا
مضامین و سلسلہ بغیر اہل بیت و اہل
پہلوں کے۔
میں واسطے نوٹ لیا جائیگا وہ
مکتوبہ و لکھنؤ سے ہوگا۔
میرنگہ و ایک اور خط و واپس ہونے

اگرچہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ مطابق ۲ مئی ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فیشن کی لعنت

(از مولوی محمد اؤد صاحب راز شکر اوی)

جہاں سے اٹھ گیا ہے پاس ناموس شریعت کا
دھماکے کوئی دنیا میں اب جنس اخوت کا
گشتائیں کفر اور بدعات کی چھائی میں عالم پر
دور میں سنت و توحید یہ فرسودہ باتیں ہیں
نیکان میں کسی میں کفر اور انحسار کی باتیں
ہیں ہے واسطہ کفر اسوۂ تمکیر مدنی سے
جسے دیکھو اسے ہی شریعت کہنے کی تمنا ہے
غلامی کس کی ہے قوم نورست کی رنگدہن میں
غلام ہو گئے ہیں آج کل غلام پرستی پر
مسلمان اور غلام کفر پر متغصا و چوڑ ہیں
غلام ساز نے سمجھا ہے یہ قرآن و سنت کا

فہرست مضامین

- ۱۔ فیشن کی لعنت
- ۲۔ کتاب الانوار
- ۳۔ مصلحت
- ۴۔ انجام مصلح لاہور اور الفضل قادریان
- ۵۔ معاشرۂ انقلاب اور تادیبان
- ۶۔ غلامی قادریان کو بھی مشورہ
- ۷۔ سیرۃ المصطفیٰ
- ۸۔ مانی حمیدہ دینی مولانا محمد دہلوی مرحوم کے
- ۹۔ انکسار پر تادیبی نظریہ
- ۱۰۔ فیشن کی چھائی میں
- ۱۱۔ شیعہ اہل ایمان صاحب دہلوی کا کتبہ قدیم نامہ
- ۱۲۔ شہادت
- ۱۳۔ شہادت
- ۱۴۔ اشتہادات

سربراہانِ کتب خانہ و کتاب فروشان

شائع ہونی چاہئے۔

انجیل الانجیل

دعا اور دعا

وفات مولوی محمد علی صاحب ملتان کی دختر
مولوی محمد حیات صاحب تصویر کی بہو وفات پا گئی
ہے۔ (دعائے اللہ لہا)

انٹرنس صاحب ملتان بوباری کانفرنس
۲۴ اپریل کو مکمل ہڑتال دی۔ مگر ایک ناخوشگوار
حادثہ پیش آیا کہ ایک سکھ دکاندار اس روز دکان
کھول رہا تھا جسے ایک ہندو فوجی نے دکان بند
کرنے کو کہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سکھ نے اس پر
قاتلانہ حملہ کیا اور خود فرار ہو گیا۔ مجروح ہسپتال جا کر
مر گیا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

میونسپل کمیٹی انٹرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ شہر کی
بعض سڑکوں کو کشادہ اور بہتر بنایا جائے۔ اس سکیم
پر ۲ لاکھ روپے خرچ ہو گا۔

آج کل گرمی بہت زور دے رہی ہے۔ ۲۴ اپریل
کو تمام ہندوستان میں سخت گرمی محسوس کی گئی۔
ملتان کا درجہ حرارت ۱۱۴ ڈی۔ اے۔ وضع رہے کہ ملتان
وہ مقام ہے جہاں ہندوستان میں سب سے زیادہ
گرمی پڑتی ہے۔ لکھنؤ میں گرمی کی شدت سے تین
اشخاص مر گئے۔

۲۴ اپریل کو انٹرنس کی طرح پنجاب کے دوسرے
تمام شہروں میں بھی ہڑتال دی۔

حکومت پنجاب نے مارکننگ ایکٹ میں ترمیم کا
بل پیش کر دیا ہے جس کی ایک دفعہ یہ ہے کہ جو بوباری
دیگر ویتھربک لائسنس نہ لے گا اسے آئندہ جرمانہ کیا
جائے گا جو زیادہ سے زیادہ ۲ ہزار روپیہ تک ہو گا۔

بوباری کانفرنس کی مجلس اعلیٰ نے فیصلہ کیا ہے
کہ جب تک ترمیمی بل سے یہ دفعہ خارج نہ کی جائے گی
تک حکومت سے اس بل کے تعلق کوئی گفتگو شروع
نہیں کرے گی۔ اور جب تک اصل بل میں بوباریوں کے
حسب نصاب ترمیمیں نہ ہو گی تو کسی مسئلہ ہڑتال کوئی ہو گا
معلوم ہوا ہے کہ غلہ منڈیوں کے تعلق سے

مرکزی حکومت ہند کو چاس ہزار روپیہ پر ہندو نقصان
ہو رہا ہے۔

احمد آباد میں فرقہ وارانہ فساد سے جنگ
ایک لاکھ اشخاص دوسرے مقامات پر چلے گئے ہیں
حکومت یو پی نے اعلان جاری کیا ہے
کہ ستیاگرہ کے قیدیوں کو جیل میں اپنے گھر کے
کپڑے پہننے کی اجازت ہے۔

حکومت ہند بنگال کا اعلان منظر ہے کہ
جو لوگ ڈھاکہ اور نرائن گنج سے بوجہ فسادات دوسرے
مقامات پر چلے گئے ہیں وہ واپس آجائیں۔ ان کے
جان و مال کی حکومت حفاظت کرے گی۔

ممبئی میں بھی فرقہ واری فساد ہونے سے
تین چار اشخاص قتل ہو گئے اور بہت سے زخمی ہوئے
بعض دفعہ پولیس کو گولی بھی چلائی پڑی۔

قاہرہ کی ایک اطلاع منظر ہے کہ دشمن کے
شین دستے ۲۴ اپریل کو سوئم کے قصبہ میں اتحادی
فورسز کو قتل کر کئی مقامات پر سرحد پار کر کے
حدود مصر مقبوضہ برطانیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔

جرمن بائی کمانڈو کا دعویٰ ہے کہ ۲۴ اپریل
کی صبح کو جرمن فوج یونان کے صدر مقام ایتھنز
میں داخل ہو گئی ہے۔ شاہ یونان تو پہلے ہی مع اپنی
وزارت کے یہ شہر چھوڑ کر یونانی جزیرہ کریٹ میں
چلے گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے جرمن فوج نے شاہی
عمل پر جرمن جہنڈا لہرایا ہے۔ یجر جرمنی نے یونان کے
دو جزیروں اور دیگر کئی شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

یورپ سے آمدہ خبریں منظر ہیں کہ اب
ہٹلر کا ارادہ جبرالٹر اور ترکیگل پر حملہ کرنے کا ہے۔
ایک اطلاع منظر ہے کہ استنبول سے
چند دنوں تک عام شہریوں کا اخراج شروع ہو جائیگا
لندن کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ چار
جرمن جاسوس میکیکو (امریکہ) بھیج گئے ہیں۔

برطانوی اعلان منظر ہے کہ دشمن کا ایک
جہاز ناروے کے ساحل کے قریب فریق کر دیا گیا۔
معلوم ہوا ہے کہ یہ جہاز دشمن کے دستہ تمام

دین قلوبان۔ ہزار غلام احمد قادیانی کے کل عیب و غریب حالات۔ قیمت ۱۰ روپے۔ بیرونی پورٹ

بکریہ پر چڑھنے کے بعد شہر پر چڑھنے کی ہے اس
میں ہزار اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

دس اور جاپان کا معاہدہ جو حال ہی میں
ہوا ہے اس پر فریقین نے دستخط کر دیے ہیں۔ اور
۲۵ اپریل سے اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔

ایک اطلاع منظر ہے کہ ولینڈ میں دس
کی سرحد پر جرمنی فوج کے اسی ہزار ڈویژن جمع ہیں۔

روڈبار انگلستان کی فرانسیسی ہندو گاہ ڈی
کے ایک سینما ہال میں تماشا بینوں نے شہر مسولین
مردہ باد کے نعرے لگائے۔ جرمن حکام نے اس
شہر کے باشندوں پر دو لاکھ فرانک جرمانہ کیا ہے۔

۲۴ اپریل کی رات کو جرمن بمبار ہوائی
جہازوں نے انگلستان کے شمال مغربی ساحل کے
ایک شہر پر بمباری کی جس سے ایک ہسپتال کی عمارت
تباہ ہو گئی۔ دیگر جانی و مالی نقصان بھی ہوا۔

یادداشتگان ہیشہ مولانا محمد صاحب جوناگڑھی
مرحوم جو ایک سال سے علیل تھیں ان کی عیادت
کے لئے مرحوم جوناگڑھ تشریف لائے تھے ہاتھال
کر گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! دراتم محمد امین

بن عثمان از جوناگڑھ (۲۴) مولوی عبدالقادر صاحب
الہ آبادی فیروز پوری جارجنہ ور دگرہ انتقال کر گئے
ان اللہ! مرحوم عالم باعمل اور مددگار ہریرہ کے
بانی تھے۔ بیس سال قال اللہ قال الرسول کا
درس دیتے رہے۔ دراتم محمد عثمان از کتبہ تحصیل

زیرو ضلع فیروز پور، ناظرین مرحومین کا جنازہ غالب
پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔
اللہم اغفر لہم وارحمہم۔

غریب فقہ! میں از غلوی فقہ سے پرسائی
حافظ محمد عبداللہ جودہ پور سے مولوی حقیق
گورہ بازار سے جملہ لہر۔ ہر دو سالین کے نام
ایک ایک سال کے لئے غریب فقہ سے اجازت دے
کر دیا گیا ہے۔

ابھی داخلہ ہوا ہے۔

ملاحظہ فرمائے

خوار زار سرکار صاحب دہلی

بسم الله الرحمن الرحيم

افلاک

۴- بیچ الثانی ۱۳۶۰ھ

پیغام صلیب

صلیب سے مراد وہ سولی ہے جس پر بقول یہود و نصاریٰ مسیح کو پھانسی دیا گیا۔ کیوں دیا گیا؟ اس کی وجوہات بظاہر مختلف ہیں مگر درحقیقت ایک ہی ہے یہود کہتے ہیں کہ مسیح اس لئے مصلوب ہوا کہ اس نے ابن اللہ (خدا کا بیٹا) ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ یہی لوگ کہتے ہیں کہ مسیح کو اس لئے سولی دیا گیا کہ وہ ہائے گناہوں کا کفارہ ہو۔ مسیح کا ابن اللہ ہونا یہی جسے ماننے ہیں۔ دوسری بات جس پر فریقین کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ صلیبی موت جیسے یہود کے نزدیک لعنتی موت ہے ویسے ہی مسیحیوں کو بھی اقرار ہے کہ صلیب کی موت لعنتی موت ہے۔ چنانچہ مسیحی "سالو المائدہ" میں یہ الفاظ شائع ہوئے ہیں :-
خداوند مسیح نے صلیب کو صلیب کا نشان بنایا اس لئے اس لعنتی موت کو اپنے پیروؤں کے لئے آسانی مانج کا نشان بتایا : (المائدہ بابت اپریل ۱۹۱۸ء)
یہودہ لہذا ہی کے اس متفقہ عقیدہ پر پولوس نے یہ نتیجہ نکال کر مسیحیوں کے آگے رکھا کہ مسیح ہمارے لئے لعنتی ہوا اور ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ پولوس کا غلط بنام ٹکلیوں مندرجہ بالا قبل

لفظائے قیوم کو اپنے مقبول بندوں کے حق میں یہ ناپسندیدہ الفاظ اسی طرح گوارا نہیں۔ اسی لئے قرآن مجید نے مسیح کی نسبت قتل اور صلیب کی کلمے الفاظ میں نفی کر دی۔ مگر سنی لوگوں جو اس تردید کا کیا اثر ہو سکتا ہے جنہوں نے مسیح کی صلیبی موت کو اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھ لیا ہو۔ چنانچہ بطور تبلیغ کے المائدہ میں ایک مرتبی مقرر ہوئی ہے جس کے الفاظ میں پیغام صلیب" اسی کے متعلق آج کا نوٹ لکھا گیا ہے۔ اور ہم نے بھی اپنے مضمون میں یہی سہنی قائم کر دی ہے۔ اس قسم کے مضمون نگار مسیحی ہوں یا غیر مسیحی، ہمارے نزدیک قابلِ رحم ہوتے ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ وہ اپنی غلطی میں دوسروں کو گھسا کر عوام کی ذمہ داری بھی اپنے سر پرے لینے ہیں۔ ہم ان کی ایسی تحریروں کو اس قدر طبع دار پاتے ہیں جس سے عقل حیران ہوتی ہے کہ الہی مذہب اور راہِ نجات اسی ہی عام بنیاد پر مبنی ہے۔ اس لئے ہم ان کی عبادت کو اصل الفاظ میں نقل کر دیتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین بھی ان کی بے بسی کا اندازہ کر سکیں جو مضمون ہی ایسا ہے کہ اس کے جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ تاہم جو اشخاص میں ہم کچھ نہ کچھ نوٹ لکھتے جائیں گے۔ اصل مضمون حسب ذیل ہے :-

"پیغام صلیب" افادہ یسوع مسیح کی صلیب ایک تاریخی واقعہ ہے جو آج تک ایک خاص پیغام قوت اور نتیجہ ہے۔ بدی کے مقابل صداقت پر قائم رہنا فادہ من
کے لئے وہ ہزار ہا سال پہلے قریب بذریعہ انیس۔ بعض واقعہ ہی نہیں بلکہ حقیقی دنیا کیلئے روشہ مال اور جان سب کچھ قربان کرنا چاہئے۔ صلیب کا پیغام ہے دنیا کے جوہر

دائستہ کر کے مخلوق خدا کو قبولیت کا پیغام دینا کسی طرح ممکن نہیں ہو سکتا۔ ان جس وقت بقول نصاریٰ یسوع مسیح صلیب پر لٹک رہے تھے ان کی طرف سے دنیا کو برپناہ ۲۰ چنانچہ امت موزوں ہوتا۔ دیکھو مجھے جو یہود حیرت نگاہ ہے	ہوئی ہے جس پر دونوں فرقہ (موافقی اور مخالف) متفق ہیں یعنی دعویٰ انہیں موت مطلقیت کی موت نہیں ہے بلکہ انہی شریعت کے ماتحت ہے۔ جب سے شریعت الہی دنیا میں قائم ہوئی ہے ایسی موتیں کمزور ہوتی ہیں جس میں مسیح کی صلیبی موت کو بطوری الہیت سے	لے ہر ظلم کے نمون کا ایک۔ ایک طرح یہی پیغام دینا ہے کہ قریب ہے یار! روزِ قشر چھینکا گشتوں کو فون کیو بکر جو چپ رہی زبانِ خنجر ہو پکار یگا آستین کا میں کی صلیب موت کو موت ہے اور دنیا کا دوسرے
---	--	--

مقابل غلامتہ - ذرات - انجیل - مورتان مجید کی تعلیم کا مضامین - اردو قرآن کی تعلیمات - بیت ۳۴ - (نمبر اول)

راج ہے۔ کراچی اور اقلیت غلامی اور موت ہیں۔ چند شخصوں کے اہل
ساری دولت سمٹ سنا کر چھوڑ گئی ہے۔ اور کروڑوں بائیس دو وقت کی
ٹوٹی کوترس ہیں۔ سوہ خورنیں، بیچہ بچے، بیمار اور اپاہج، ذلت فافہ
اور کھارے ہیں۔ اور ان کی خبر لیجئے والا کوئی نہیں بڑے بڑوں کو
تھکے ہیں۔ چھوٹے بے کسی کی حالت میں مر رہے ہیں اس
وقت میں مرنے صلیب کا واقعہ ہی معبر و اطمینان بخش سکتا
ہے۔
واللہ اعلم بالصواب
(صفحہ اول)

خلیفہ قادیان کو صحیح مشورہ

جناب مرزا غلام احمد صاحب کا اہم ہے کہ ہم نے
میں مرثیہ کیا ہے۔ اور قادیانی اخبار الفضل
قادیان کو مذمت المسیح لکھتا ہے۔ لہذا میں صاحب
مرزا صاحب کا انتقال ہوا۔ پس لاہور کے پتھر لاہور
جناب خلیفہ صاحب قادیانی سالانہ اجتماع کو ایک
قسم کا ظلم قرار دے چکے ہیں جو بالعدالت غلط
ہے۔ کیونکہ حق تو یہ ہے کہ آپ کو چاہیے۔ پس چاہیے
کہ اس سال سے خلیفہ صاحب مع اجتماع کے لاہور
جا کر خطبہ کریں جو مکہ کا ظلم ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کو مبارک باد!
گلتے جناب مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ ہے کہ
ہم نبی اور رسول ہیں مگر امتی۔ اور دوسرے زمین کے
ہندو مسلمان بھی اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہی
کہتے ہیں۔ پس ایک امتی دوسرے امتی کا مناسب
کے لحاظ سے منکر ہو کر کافر اور دائرہ اسلام سے
خارج کیسے ہو سکتا ہے؟ اور احمود اور ان کے
حاشیہ نشین علماء کرام ذرا روشنی ڈالیں۔

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کو مبارکباد
پیر کا کلمہ مرید جناب مرزا صاحب فرماتے
ہیں کہ امتی نبی ہو سکتا ہے۔ اور آپ کا دعویٰ بھی امتی
نبی ہی کا ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب
النبوت فی الاسلام میں ہیکون فی امتی ثلاثون
کن ابدن کے ماتحت لکھتے ہیں کہ امت میں چکر نبوت
دعویٰ کرنا بھی کذاب اور جہل کا کام ہے۔ ذرا مولوی
محمد علی صاحب ایم۔ لے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایک مرتبہ پھر
غور فرمائیں۔ مرزا احمود احمد صاحب کو جواب
(ہر دو کا غلام)۔ بشیر علی۔ (۲۰)

اس خطبے کی بنا پر ہم ان علماء اسلام کو متوجہ کرتے
ہیں جو قادیانیوں کے جلسوں میں اس نیت سے
شرکت کیا کرتے ہیں کہ ان میں عموم اسلامی دسرت
نہ ہو دینہ کے شیعہ تقریریں ہوتی ہیں اور اس لئے
وہ ہم کو دعوت دیتے ہیں، ہم ان اجلاس میں شرکت
کو حرج نہیں سمجھتے۔

اس لئے میں ان مترین اسلام کو متوجہ کرتا
ہوں کہ مسلم لیگ بھی مقاصد عقیدہ اسلام کو مد نظر
رکھتی ہے کسی فرقہ کے قصود سے اس کو مطلب
نہیں۔ باوجود اس کے خلیفہ قادیان اس بات پر
تلبہ ہوتے ہیں کہ ہم مسلم لیگ میں اس وقت داخل
ہو گئے جب وہ ہم کو مسلمان سمجھے۔

کیا یہی حق ان علمائے مقررین و مقررین جلسہ
قادیانہ کو نہیں کہ دعوت پیشہ پر قادیان کے جلسہ
سے دریافت کر لیا کریں کہ آپ ہم کو مسلمان سمجھتے ہیں
یا نہیں؟ اگر نہیں سمجھتے تو قصہ ختم۔ نہ تمہارے
نہ تمہارے۔ لکھتے ہیں کہ یہی حق
اگر مسلمان سمجھتے ہو پھر ہم لوگوں پر تمہارا فتویٰ کفر
مندرجہ اوار خلافت کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

پس پہلے اس بات کی تسلی کیجئے کہ
ہم مسلمان ہیں یا نہیں؟
اس کے بعد ہم جلسہ میں شرکت کا فیصلہ کریں گے۔

حضرات علمائے کرام! اعرابی شاعر کی یہ رباعی
آپ لوگوں کے ملاحظہ کے لئے درج کرتا ہوں۔
مَا أَنَا بِالتَّكْنِ الدِّنِي وَالدِّنِي
أَذْهَبَتْ مَعِيَ وَالدِّنِي وَالدِّنِي
وَلَيْكِنِّي وَالدِّنِي وَالدِّنِي
لَمْ تَذْهَبْ مَعِيَ فَيَكُنْ تَذْهَبْ

قادیان کی مجلس شوریٰ جماعتی شرکت کے لئے تھی یا
انفرادی شرکت کے لئے۔ ہمارا مقصد صرف یہ بتانا ہے
کہ قادیانی جماعت اسی قسم کی بھول بھولوں میں پھنسی
رہتی ہے اور ایسا کرنے میں اس کی بڑی ہوشیاری
ہے۔ جو اس شرک کی مصداق ہے۔

حلف عدوت سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
انگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے
ہمارے خیال میں اس جماعت کے کارکن اور محرک
میں اپنے بانی کے شانہ شناس اور سیاسیات میں
انگلستان کے وزیر اعظم سر کلینڈ سٹون متوثی سے
کم نہیں ہیں۔ کسی غرض کے ماتحت گورنمنٹ پر دباؤ
ڈالنا جو تو خلیفہ قادیان کانگریس کی تحریک کے
تحتیات کانٹے لگہ ہاتھ میں دگر ضرورت ہوتی تو
ہم بنا دیتے۔ اور نہ ہی جو ہر لال نہرو لیڈر کا مذکور
کے وردہ لاہور کے موقع پر ان کا استقبال قادیانی
جماعت کے بے شمار افراد کرتے ہیں۔ اور اس پر
ایک بڑی۔ تمہارے کی جاتی ہے۔ شاید یہ رقم بھی
اشاعت اسلام کے اخراجات کی مد میں داخل
کی جاتی ہوگی۔ اور حسب ضرورت دوسرا خرچہ ہر
کوہ امر مجلس شوریٰ میں زیر بحث لایا جاتا ہے کہ
ہم کس سیاسی جماعت میں شامل ہوں؟ اللہ سے
بوشیار ہی اور چالاک ہی ہے۔

پوچھتے ہیں یہ کہ غالب کون ہے
کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا
مسلمان متدین کو تعلیم اخبار الفضل قادیان
خلیفہ قادیان کی زبان سے
مورخہ ۱۰۰۰ اپریل
میں خلیفہ قادیان کا ایک خطبہ درج ہے جس میں
آپ اس امر کا ذکر کرتے ہیں کہ مسلم لیگ میں شریک
ہونے سے پہلے ہم مسلم لیگ والوں سے اس بات
کا جواب لینا چاہتے ہیں کہ

وہ ہم کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں
اسی سال خطہ کتابت کرتے ہوئے محمد لیگ کی طرف
سے کوئی تملی بخش جواب نہیں ملا۔ اس سوال کا جواب
ان کو ضابطہ فتنوں میں مل جانا چاہیے۔

وہ ہم کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں
اسی سال خطہ کتابت کرتے ہوئے محمد لیگ کی طرف
سے کوئی تملی بخش جواب نہیں ملا۔ اس سوال کا جواب
ان کو ضابطہ فتنوں میں مل جانا چاہیے۔

دعوت حضرت مولانا ابوالوفاء شاہ شہ صاحب مدظلہ۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب
قادیانی کو بحیثیت مصنف جاننا چاہیے۔ چنانچہ مرزا صاحب کی قلمی خدمت
کتاب میں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے تراجم ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھا اور اذکار ہے
ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گذرا ہوگا۔ قیمت ۶
محرمات مرزا۔ یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم۔ قیمت ۶۔

سیرت المصطفیٰ

(ماہنامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میریالکھڑی)

الحديث المختار

پیشہ منشی سندھ

(۹)

گزشتہ پرچم میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت کے وقت جو اوقات مجیدہ ظہور پذیر ہوئے تھے۔ کا ذکر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ واقعہ مشہور صدر کا ذکر بھی ہے۔ اس کے بعد آج کا مضمون ملاحظہ فرمائیے۔ (دعوت)

بچپن میں آنحضرتؐ کا بکریاں چرانانا بچپن میں آپؐ نے بکریاں بھی چرائی ہیں۔ لیکن بطور پیشہ اور وجہ معاش کے نہیں۔ بلکہ وہ بکریاں آپؐ کی اپنی حق میں جن کی حفاظت دپردہ ش آپؐ کا فرض تھا۔ ہم اس امر کو ذرا تفصیل سے بیان کرنا چاہتے ہیں کیونکہ بعض بیسالی اور ان کی دیکھا کر کسی دیگر غیر مسلم مصنفوں نے پکڑی سے سیدھی سادی بات میں بھی لوگوں کو غلطی میں ڈالنا چاہا ہے۔ دل بڑھا ہو جائے، نیت فاسد ہو جائے، تعصب کا بیج سار ہو جائے۔ تو ہر صاف رسالہ بات کو بھی بڑھ کر کہتے ہیں۔ حلقہ قیوں کا مشہور موقوفہ ہے لا جہر فی التصور متعلق بلکہ شئی وسلم العلوم مسلم یعنی تصور ہر شے کے متعلق ہو سکتا ہے اس میں کسی طرح کی روکاوٹ نہیں۔ صحیح اور غلط بردہ امور کے متعلق ہو سکتا ہے۔

آپؐ کا آبائی پیشہ تجارت تھا۔ چنانچہ آپؐ کے والد ماجد محمد بن عبدالمطلب کے بعد اجداد آپؐ کے پر دادا آشم سب اپنے اپنے دھنوں میں غرق تھے۔ آپؐ بھی پہلی عمر میں تجارت میں پڑے تھے۔ اثر جلد ۱۲۔ آپؐ بھی پہلی عمر میں تجارت میں پڑے تھے۔ تقدیر نے آپؐ کو دنیا جہان کی بہنائی کے لئے پیدا کیا تھا۔ اس لئے آپؐ کو تجارت پر مجبور نہ دیا۔ بلکہ آپؐ کے دل میں دنیا سے بے رغبتی و نفرت اور دنیا کی دولت کی محبت اور اپنے خالق کی یاد کی

افت ڈال دی۔ جیسا کہ انشاء اللہ آئندہ عنوان عطا ے نبوت میں منکھ ہو گا۔ اور کہ عرصہ تک جو بکریاں چرائیں قاس میں بھی قدرت کی عتیق کثرت تھی کہ چونکہ آپؐ کو عوام کا انعام کی اصلاح و تربیت اور شیطان طعنات سے ان کی حفاظت کا عہدہ جلیلہ سپرد کرنا تھا۔ اس لئے بکریوں کی نگہبانی سے آپؐ کو بڑی تک و محنت تھی۔ دی گئی۔ اور اسی زمانہ کے پورے میں ہر نبی سے بکریاں پر وائیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا :-

مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا دَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَفْعَابُهُ نَ أَنْتَ فَقَالَ قَتْلُكُمْ كُنْتُ أَزْعَاهَا عَلَى قَوْلِ رَبِّي لَا أَهْلُ مَكَّةَ رَكِبَ الْأَجَارَهُ

یعنی آپؐ نے فرمایا کہ میں نبی کو بھی خدا نے مبعوث کیا ہے اس نے بکریاں چرائی ہیں معاہدہ نے عرض کیا۔ حضورؐ ایکیا آپؐ نے بھی آپؐ نے فرمایا ہاں! اہل مکہ کے قرار یہ ہے؟

تشریح :- قرار یہ کہ معنی میں اختلاف ہے۔ شریح بن حبیب جو امام ابن ماجہ کے شیخ حدیث میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد نقدی کا کہ ہے اور امام ابراہیم حلی اور شیخ سعدی رحمہما کے استاد حدیث حدیث ابن جریر اور ان کے شیخ ابن ناصر و غیرہ کہتے ہیں کہ قرار یہ سے مراد نقدی مراد نہیں ہے بلکہ کہ اس زمانہ میں مکہ میں اس سکے کا رواج نہیں تھا۔ ہاں مصر میں تھا۔ بلکہ یہ ایک تمام کا نام ہے جو کہ شریعت میں حرام ہے۔ یہ ایک دوسری روایت میں ہے علامہ عینی نے اسی حدیث کی تشریح

قال النبی ﷺ الشيطان ذئب الا نساك

الحديث المختار (۱۲)

میں نقل کیا ہے۔ یہ لفظ ہے :-

كُنْتُ أَرْعَى غَنَمَ أَهْلِ بَيْتِي ذِي هَنَ مَقْصُوعًا بِأَشَقْلِ مَكَّةَ (رجلہ ۷۳)

اور بخاری کی روایت میں لَا أَهْلُ مَكَّةَ کا جو لفظ ہے اس سے کسی کو یہ وہم نہ پڑے کہ یہ بکریاں شہر مکہ میں سے کسی غیر کی حق میں ہیں۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ قرار یہ جو اہل مکہ کا ایک مقام ہے اور جہاں ہر وہ لوگ بکریاں چرایا کرتے تھے میں بھی وہاں چرایا کرتا تھا۔ اور یہ لفظ قرار یہ کی صفت ہے۔ اور اہل مکہ کے متعلق نہیں ہے۔ کیونکہ مذکورہ انوکھ روایت میں لَا أَهْلُ مَكَّةَ کا لفظ موجود ہے۔ اسی طرح حافظ ابن حجر نے امام شافعی کے حوالہ سے قَدْ خَلَا لَا أَهْلُ مَكَّةَ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ اسی طرح مورخ سیسلی نے بھی شرح سیرت ابن ہشام میں اس کی ذکر کیا ہے (ملاحظہ ۱) اور اگر کسی کو یہ وہم گزرے کہ امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الاجارہ میں ذکر کیا ہے۔ اور اسی صورت میں درست بیٹھ سکتا ہے جب قرار یہ سے مراد سکہ نقدی لیا جائے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ صحیح بخاری کے ترجمہ الباب کا فہم از ان کے ذیل کی احادیث میں مطابقت ایک دقیق امر ہے بڑے بڑے لائق تشریح کو ان میں بہت بہت شکلات پڑی ہیں اسی لئے مورخ ابن خلدون کہتے ہیں کہ یہ امت پر ایکس قرض ہے (جس سے اسے ابھی سبکدوشی نہیں ہوئی) امام بخاری نے اس نام کی ہرگز ہرگز تصریح نہیں کی کہ قرار یہ سے مراد سکہ نقدی ہے۔ اور نہ ایسے الفاظ لکھے ہیں جن سے ہم کو ضرور سکہ نقدی والے معنی نہ پڑیں۔ بلکہ قرار یہ کے متعلق جو دو قول ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے گواہی ہے۔ کیونکہ آپؐ کے الفاظ یہ ہیں۔ نَبَا بَ دَعَى الْغَنَمَ عَلَى قَوْلِ رَبِّي۔ اگر قرار یہ سے مراد سکہ لیا جائے تو غلطی معاوضہ کے لئے ہو گا۔ اور اگر مقام کا نام ہو تو یعنی بت ہو گا۔ جو ظرفیت کے لئے ہو گی۔ اور خود یہ چارہ عام طور پر ایک دوسرے کے معنی میں

الحديث المختار

مستعمل ہوتے ہیں۔ اور ایسے موقع پر جاری زبان میں
ہیں نظر پر دونوں منوں کے لئے آتا ہے۔ معاوضہ
کے لئے بھی اور ظرفیت کے لئے بھی۔ پس حدیث کے
معدوہ جہ الباب کے لئے مقام قرار دیا پر بکریاں
چراغا ہوتے۔ اور کتاب بلا جوارہ میں نہ لے کا جواب
یہ ہے کہ امام بخاری ۲۰ کی مراد یہ ہے کہ میں پیشہ کا

کرنا چاہتا ہے، اس کا اجارہ بھی ہوتا ہے۔ جب
آپ حضرت بکریاں چرانا لیتا اور ایمانے سابقین کا
کام قرار دے ہیں تو اس کام کا اجارہ بھی ہوتا ہے۔
هذا ما أخذت ببارئى العائلى سقم الى
وقل من تمته على هذا والله اعلم
دبائی باقی

مراتی محمدیہ

یسنی

مولانا محمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر ملال پر تاریخی نظمیں

دشت و شیفہ اب مرثیہ کہیں شانہ
مر گیا غائب آشفہ نواسکتے میں (مدیہ)

وَقُلْتُ رَأَيْتُ

الفاضل الجلیل والعبیر النبیل مولانا فخر جاناغری رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ الابرار

واسکنہ جذات تجری من تحتها الانعام

رحمت مولانا خلیل بن محمد بن حسین برائی بھوبالی

لسان فنی محمد سریت

ای فضل ہستم علیہ تراپا

ذاك للملة الخليفة قد کا

خطب قد صحت عن القلب دینا

ترجمہ الضمیر من تالیف سلف

فاعزى اولاده ثم اوصى

تقد راقى الاعمال دینا دینا

اطلبوا العلم وامنوا من هید

واعلموا ان راقم العلم فضلا

ذاکما الرازی الفقیر فلیک

انما الناس يفخرون بجمال

لرجال الغنى بهر افتخار

تعزیت نامہ و تاریخ وفات

(از شمس گوگدہ پوری)

آہ رخصت آج ہم سے رو کال ہو گیا

داد فانی جھوٹ کے جھٹ میں داخل ہو گیا

سافر توجہ جو اکثر پلاتا تھا ہمیں

ساقی کوڑے کے زمرہ میں وہ شامل ہو گیا

ہر وہ موقع ان نے ہم میں شباب ہے

ان کے ہاتھ ہی دگرگوں رنگ غسل ہو گیا

ان اہلک آگنی چون کہ صلت کی خبر

سننے ہی ہر صاحب دل آہ بیدل ہو گیا

شوق جکی مدح میں کل تک رطب اللد

آج ان کی یاد میں ہر شکل بسل ہو گیا

سن دوجہ سے کیوں جھٹ ہو فکر تاریخ وفات

وہ محمد اب کجا جنت میں داخل ہو گیا

۱۳ ۴۰

نظم مع تاریخی مصرع

(از غزوہ شاکر گلیادی)

ہل بے جھٹ پھیر آئے تھے، سب ہل بے

آہ۔ دنیا میں کہاں بیوں کا عالم ہے اب

گلشن ملت کے گلابے حلقہ، اب کہاں

وہ غزالی اور رادھی اہ کمال لوہم ہے اب

وہ مجاہد بن ہبیل اللہ بھی ملتے نہیں

وہ شبیبہ و بلڑتی اور وہ کہاں دم خم ہے اب

وہ میاں صاحب محدث دہلوی سورج گدھی

آن کہاں ہیں ہم چمن کاغیض بیش دگر وہ اب

وہ عجم آباد و غازی پڑ کے عساکم دیں

آہ۔ وہ ہیں اللہ نہ ان کا عزم مستحکم ہے اب

آہ مولانا محمد آہ وہ جو ناگہی

آہ۔ وہ ہیں ہل بے نگاہ بہ دم خم ہے اب

آہ۔ مولانا کے دم میں ہو گیا مجروح دل

زخم چہ وہ ہے، کہیں میں کاغیض ہم ہے اب

حیات طیبہ - دیوبند ڈیڑھ سائیں شہید دہلوی کی مجلس بزم علمی - قیامت کا - پتہ - دفتر انجمن

آہ مولانا کو اس دنیا میں ہم ڈھونڈیں کہاں
خوش تھا کوئی مٹی جن کی دید سے کل تک جو آنکھ
بہر مولانا بشارت مجھ کو یہ باقی سنے دی
مردہ شاگرد نے رو کے کہا سال و نسل
آہ مولانا محمد دہلوی کا غم ہے اب

۱۳ ۵ ۶۰

قطعہ تاریخ

(بقیہ فکر محمد ابراہیم صاحب قسری۔ اسے جمالی آء دی)

تری ہی ذات سے ہندوستان میں تھا دش
جو کو نہیں تو نہیں وہ چہل پہل باقی
شکت ہوتی تھی باطل کو حق کی ہوتی تھی فتح
اتر گئی وہ دونوں میں اثر کو ساتھ لئے
علوم دیں سے مسلمان ہوں باخبر تجھ کو

جس داغ مصطفوی۔ ہائے ہائے ضیغ ہند
اواس بزم ہونی۔ ہائے ہائے ضیغ ہند
صدائق ایسی تیری ہائے ہائے ضیغ ہند
جو بات تو نے کہی، ہائے ہائے ضیغ ہند
ہمیشہ فکر رہی، ہائے ہائے ضیغ ہند

غیال جب مجھے تاریخ کا ہوا ہستل
صدائے غیب سنی۔ ہائے ہائے ضیغ ہند
۱۹ ۳۱

آہ مولانا محمد صاحب جو ناگڈھی (مروم)

(از محمد رمضان صاحب نسیم بنیت گڑھی ۵)

عافی دین محمد چل بسا جب ناگہاں
چمن لیا اس گہر نایاب کو اللہ نے
چھوڑ کر ہم بے کسوں کو چل دینے دار بقا
چل بسے جس دم محمد زلزلہ دلی میں تھا

کر گیا مجھ کو پریشان دے گیا درد نہاں
قوم کی خاطر تھی جس کو جفا نشانی ہرزماں
پھر نہ کیوں آنسو بہائیں قوم کے پیرو جاں
جس کی فرقت میں تھے ہر پیرو جاں عفو نفاں

اس بیان پر ختم کرتا ہے نسیم اپنا کلام
جس کے غم سے ہیں درد دیا ر سب ماتم کناں

تبلیغ کیسے ہو؟

(از جناب خان شجاع الدین خان صاحب بیٹا رڈوئی پوٹھاسٹر جنرل جالندھر شہری)

معنوں بعنوان دین و مذہب سے غفلت کیوں
ہے مندرجہ اجماعیہ مورخہ ۱۴، پرچہ کرختی جی
راقم الحروف محمد وہ آدھے اسی مسئلہ کے حل کی
لوحہ میں لگا ہوا ہے۔ مگر علان اس پر نہیں شدیدا

جس کے علامات و ذروشن کی طرح ہیں۔ اب تک
معلوم نہیں ہوا۔
میری رائے فاضل میں تبلیغی درس گاہیں جا بجا
قائم کی جاویں اور ان میں علوم شعلہ سائنس و

فلسفہ کے شعلی اس طرح تعلیم دی جاوے کہ دنیا
مذہب کے ہر مسئلہ اور ہر نقطہ کو عوام الناس کو
اور خاص کر مستورات کو اہد زمانہ حاضر کے نیم تعلیم یافتہ
جٹلینوں کو ذہن نشین کر کے معززین کے برابر ہوں
کا جواب دلیل و عقل سے دے سکیں۔ عوام الناس
کو قرآن و حدیث، مستند کاسن دیویں اور نیم تعلیم یافتہ
لوگوں کو ان کے غلط خیالات سے بیدار دین آگاہ
کے کے قرآن و حدیث کی خوبیاں ذہن نشین کر سکیں
یہ ضروری ہے کہ آہستہ آہستہ کوئی امام یا مولوی
ایسا کسی کام پر نہ لگایا جاوے جو کہ مسترضین کو جواب
دینی نہ دے سکے۔ اس صورت میں یہ ضروری ہے
کہ ہر ایسا امام یا مولوی معقول تنخواہ پر ملازم رکھا
جاوے۔ لوگ زکوٰۃ اور خیرات کے صحیح طریقہ پر اجازت
اور کل روپیہ خیرات و زکوٰۃ کا ایسی تبلیغی درس گاہوں
میں دیں۔ میرا سی۔ گوئیے۔ فقیر، فقراء، نذر، نسا،
جھرت کے رو زقبور پر چراغوں، دعوتیں کھانا وغیرہ
تعلیمی بند کریں۔ اور اس معتمد پر محبت کو صرف اسی
ایک کام پر خرچ کریں۔ انھوں کوئی خرچ سوائے
تبلیغی درس گاہ کے مسلمان کے دے نہ ہو۔ تعلیمی
درس گاہیں، صنعت و حرفت کی درس گاہیں، فقیر، فقراء
وغیرہ کا ذمہ سلطنت یوسے۔ مسلمان بہت کم کاروبار
میں مشغول ہو جائیں اور روپیہ کمادیں۔
ہر ایک تعلیمی درس گاہ میں جو کہ تبلیغی درس گاہ
سے الگ ہو۔ تبلیغی درس گاہ کے ذمہ دار پر ذمہ لگ
گھنٹہ کے واسطے قبل یا بعد از اوقات مقررہ تعلیمی
درس گاہ کے مسلمان طلباء کو مذہبی تعلیم دیوں جسکی
گورنمنٹ کی طرف سے اجازت مل چکی ہے۔ کوئی مسلمان
ایک منٹ بھی خالی گپ شپ میں نہ گزارے۔

اب تو مراسی۔ گوئیوں بلکہ طوائف کا کام ریڈیو
دے رہا ہے۔ ہر اسودہ گھر میں بن ریڈیو ریڈیو
طوائفوں کے ناز و لعنہ میسوں کے گانوں اور
لباس کی آوازیں گونج رہی ہیں۔ غلامان
آگے کھڑے کیا کیا دیکھنا اور کافروں کیا کیا سنا
صدق رسولی اللہ صلعم والحدیث۔

میت میرا میرا (میت میرا میرا)

شیخ اکل میاں صاحب دہلوی

کذوبہ تو بہ نامہ

(الحدیثی محمد بن عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

قابلیہ یکساں

الارشاد الی سبیل الرشاد

مفسر مولانا محمد بن عبد اللہ صاحب

شاہ جہاں پری روبرو، کوٹہ خانہ

۱۹۴۱ء

دوسری کتاب کی تیسری جلد

پہلی جلد

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

آنحضرت کی عملی زندگی

(از مولانا محمد بن عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

(اس مضمون کی پہلی جلد ۱۹۴۱ء اور دوسری جلد ۱۹۴۱ء)

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء

مشہور مولاناؤں اہتمام دیا گیا کہ وہ کوہاڑہ
مباردوں، مکاروں، دغا بازوں، جعل سازوں
فریب بازوں، گورکنوں، تہہ شکنوں
ایمان فروشوں، بے ایمانوں، بے دینوں
طعندوں، شریت کے ڈاکوؤں اور ظلمت
کے قزاقوں کی بے ایمانی کے مصنوعی قلعہ کے
برجوں کو چشم زدن میں دیدہ بہرہ یوں مسار
کرتے ہوئے اس کی ناپاک خاک کو ہوا میں
اڑا سکتا ہے۔ (اشتہار کمل میگزین)
اصل واقعہ جب مسئلہ بھری میں آپ نے سیر
کا حرم کیا تو حیدر کے دشمنوں نے ہی ایک سادھی
کبلی بنائی جو کہ مکہ تک ممدوح کے ساتھ ہی گئی
اس کبلی کے مقصد دو تھے۔ (۱) شعل نورانی کا
اطفاء یعنی آپ کا قتل۔ (۲) نافہ تارہ کو تنگ ڈوب
میں بند کر دینا یعنی جس دوام ممدوح۔
چنانچہ اس کبلی نے مکہ معظمہ جا کر پاشا مکہ کے
ہاں خبری کرادی کہ مولوی نذیر حسین مثنوی اور علی
میں اور اس نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جس میں
خبر گیری کی چربی اور خالہ سے نکاح کو حلال لکھا ہے
پاشا مکہ نے آپ کو مدد فقاء کے دیوان میں طلب
کیا۔ حضرت میان صاحب کا اپنا بیان ان کے
سوانح نویس نے تحریر کیا ہے۔
آپ فرماتے تھے کہ جب پاشا سے میری گفتگو
شروع ہوئی تو میں نے ترجمان سے دریافت کیا
کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ اس نے نیشاپور
وطن بتایا۔ میں دیاں صاحب نے صاحب
نیشاپوری کا یہ شعر سنایا
بے بصیرت ہو شناسد سخن صاحب را
تلخ و شیریں مذاق دل رنجوریکے است
اس کے بعد کہا کہ میرے حلق شکایات کے
حلق کے سوچا تو ہوتا کہ یہ باتیں کسی ملان سے
ہو سکتی ہیں۔ پاشا نے مجھ سے کہا اگر کوئی امر
بے ادبی کا مجھ سے سونہا جو جو تو معاف کیجئے۔
راجا ابد الہیات

مولانا محمد حسین شاہ نے مرحوم نے اسی وقت اشاعت
میں بریلوی افراہات کی ترویج شائع کر دی تھی چنانچہ
لکھا ہے۔
"شیخ کی نسبت جو خوفناک خبریں ہمارے
غیر خروان ملک و مذہب نے اخبارات و اشتہار
کے ذریعہ سے شہرہ آفاق کی ہیں ان کا اگر قصہ
محض خلات واقع ہے۔ اداں جملہ سے تو اسی قدر
ہے کہ مولانا ممدوح پاشائی علی میں ہلے
گئے۔ اہمین دن تک وہاں رہے اور ان سے
ان تہمتوں کے جو لوگوں نے ان پر لگائی تھیں
جواب لے گئے آخر وہ ان سے بری قرار دیے
گئے۔ اور پاشائی جی یا سرٹیکٹ کے ذریعہ سے
کہ سے مدینہ روانہ ہوئے اور وہاں سے بڑے مرتب
احد سے واپس ہو کر اپنے وطن میں آ پہنچے
راہیات ہدایات (۱۹۵۰)
سچائی اصل اور سچا بیان یہ ہے کہ پاشا مکہ کے
پاس یہ شکایت کی گئی تھی کہ میان صاحب مثنوی
ہیں۔ پاشا مکہ نے آپ سے دریافت کیا آپ مغربی
ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر پوچھا کہ اعتراض کو
کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ نے کہا نہایت بُرا۔ تب
اُس نے کہا کہ تحریر لکھ دیجئے۔ میں مغربی نہیں ہوں
چنانچہ آپ نے لکھ دیا۔ اس کے بعد پاشا مکہ نے
اعزازی چٹی دیکر آپ کو مدینہ منورہ روانہ کیا۔ وہ
چٹی جنہم درج ذیل ہے:-
مدینہ منورہ محافلین
علیہ سندر سعادت لولا
فندم حضرت لدی علیہا
ہندتہ دن نذیر حسین
ایلا تلامذہ ندان برنق
حقنہ مکندی مشہری
لرطہ فندان اسناد
اعتزال اولہ فخلہ مکہ
مکتہ چہ کند و لوری
یا لہوہ خذ و تحقیقات
مدینہ منورہ کے محافلین
علیہ کو سعادت مآب
حضرت صاحب من۔
ہند کے علماء مؤمنین
امان کے شاگردوں
سے ایک شخص کے حق میں
جو ان کے ہم وطنوں کی
طرف سے اسناد اعتزال
ہوا تھا اس کو مکہ میں
روانہ ہو کر مدینہ

ایمان اجرا قلعہ
ونقطہ اسناد واقع
مذکورہ دن میں
الہیمان ہائلوی
ثابت اولہ اولہ
اوجہ ذہ شہادین خضر
لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ
ایلا بلہ جاک اڈو
درایتہ ہراث ذملا
معلوم اولہ اولہ
بیان کیفیتہ اجدار
قلندی اولہ لہ
آخر و اراکہ آفندہ
حضرت لدی نذر
فی ۲۹ ذی الحجہ سنہ
وفی ۱۶ تشرین اول
سنہ ۱۳۵۰ و قوما
ندار حجاز مکہ مکرمہ
دمین
الم عثمان لدی
۱۲۸۹
رحلت بعد الہیات (۱۳۵۰-۱۳۵۱)
یہ وہ اصل واقعہ ہے جس کو یاد لوگوں نے
کچھ کچھ بنا کر مشہور کیا ہے۔
بریلوی دوستوں ہم نے تو اپنے بزرگ کا اصل اور
صحیح واقعہ لکھ دیا ہے۔ بچے جو قوم بھی اپنے علی پور
پر کا وہ واقعہ تحریر کر دے جو مدینہ منورہ میں پیش آیا
تھا۔ جب پیر صاحب کے مریدان باغضانے مسجد نبوی
میں کچھ شور کیا تھا تو پیر صاحب پر کیا گوری تھی۔
مردست اشارہ کافی۔ مریض فیصل حب ضرورت
ع کھلیں گے راز سر بہت رسائیاں ہونگی
معبا الحق، مولانا نذیر حسین محدث دہلوی مدکی
شہرہ آفاق تصنیف: تعلیم شخصی کی تردید میں۔
جلد ہے۔ قیمت پانچ روپے۔ نیشنل پبلشرز لاہور

محمد جان و باجہ ذاب صدیقی حسن خان کی مشہور تصنیف ہے۔ قیمت ۳ روپے۔ نیشنل پبلشرز لاہور

تحقیقات ان کی کئی
لیکن چونکہ اسناد
واقعہ مذکور سے میری
کی میری الذمہ ثابت
ہوتی ہے اس لئے اس
جگہ بھی اگر ان کے حق
میں اس قسم کی کوئی
بات کہی جائے تو
برایستہ ہراث ذملا
معلوم اولہ اولہ
کیسٹ کے بیان کو ابتلا
لیا گیا۔ اس بات میں
امروا حضرت صاحب
من کا ہے۔
سید عثمان لدی گورنر
دکا نڈر انجینئر
از مکہ مکرمہ تاریخ ۲۹
ذی الحجہ سنہ
۱۶ تشرین اول سنہ
۱۳۵۰
رحلت بعد الہیات (۱۳۵۰-۱۳۵۱)
یہ وہ اصل واقعہ ہے جس کو یاد لوگوں نے
کچھ کچھ بنا کر مشہور کیا ہے۔
بریلوی دوستوں ہم نے تو اپنے بزرگ کا اصل اور
صحیح واقعہ لکھ دیا ہے۔ بچے جو قوم بھی اپنے علی پور
پر کا وہ واقعہ تحریر کر دے جو مدینہ منورہ میں پیش آیا
تھا۔ جب پیر صاحب کے مریدان باغضانے مسجد نبوی
میں کچھ شور کیا تھا تو پیر صاحب پر کیا گوری تھی۔
مردست اشارہ کافی۔ مریض فیصل حب ضرورت
ع کھلیں گے راز سر بہت رسائیاں ہونگی
معبا الحق، مولانا نذیر حسین محدث دہلوی مدکی
شہرہ آفاق تصنیف: تعلیم شخصی کی تردید میں۔
جلد ہے۔ قیمت پانچ روپے۔ نیشنل پبلشرز لاہور

فتاویٰ

والا تعاقب اور وہ کوئی فوت گورنٹ کی طرف سے ایک وسیع ہوئی ہے جو تجارتی منڈی میں کتاب یا برتن کی طرح مشن چیزیں لگتی ہے۔ مگر حضرت میں یہ چاندی ہے نہ سونا ہے۔ لہذا اس میں کمی بیشی مقرر نہیں کی گئی ہے۔ جو کسی عاقبت کے مانت نہیں کرتی اس طرح روپے کے تبادلہ میں نکل کے آؤں اور تانے کے پیسوں کے ساتھ کمی بیشی کرنا میرے نزدیک منع میں داخل نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث الغنہ بالغنہ میں دونوں طرف چاندی و سونا منع ہے۔ جو اس صورت میں متعلق نہیں ہے۔ اس لئے منع کا حکم لگانا تجرت و اسعاکا صدق ہے۔

العلم عند اللہ !

س ۷۷۷ حدیث میں آیا ہے کہ شہداء کی رو سے ہر پکیروں کے قایموں میں ہستی ہیں۔ کیا یہ تنازعہ نہیں ہے ؟ (سائل از چک ۷۷۷) منع لا پھر تفصیل تو یہ ٹیک سنگہ

ج ۷۷۷ تنازعہ کا معنی ہے بصورت توالد کسی روح کا قانون پیدائش کے مانت نہیا جلم بنتا کرنا۔ یعنی جس طرح کسی نوع کے پیدا ہونے کا قائل ہے۔ مثلاً انسان اور گلے ہمیں وغیرہ کے بچے کا اندرے ماں کے پیٹ اور مرغ، کبوتر وغیرہ کے بچے کا اندرے سے پیدا ہونا قانون قدرت ہے۔ کسی روح کا پہلے جسم کو چھوڑ کر نیک و بد اعمال کی منزل کے طور پر نظم میں داخل ہونا تنازعہ کہلاتا ہے۔

ادراج شہداء کا جنتی طور میں داخل ہونا اس کیفیت سے نہیں بلکہ وہ پرنسپل پہلے ہی موجود ہیں ان سے اور اوج شہداء کا صرف تعلق تفریح ہے۔ ان کے لحد پر مردوں کے لئے مقرر جگت نہیں۔ صرف تعلق ہوتا ہے۔

س ۷۷۸ ہمارے چک میں ایک غنئی مینی

ہندی بیڑا میں کہتے ہیں وہ مر گیا۔ اس ہاس کے عالموں کو بلا یا گیا کہ وہ شرقی مسئلہ بتا دیں کہ غسل کوئی دوسرے اور قبر کیسی بنائی جاوے۔ اور جنازہ کی لادیر کس طرح چڑھی جاوے اور گورنوں نے کوئی مسئلہ نہ بتایا۔ وہ بے چارہ جہان سے غفل کفن اور دفن سے محروم گیا۔ (خلیل احمد از خلیع لائل پور۔ دیکھ پیر مل۔ چک ۷۷۸)

ج ۷۷۸ بیڑا مسلمان دیکھتا ہے تو اس کا جنازہ پڑھنا مسلمان کے ذمہ ہے۔ اس کے جنازہ پر وہی جامع دعا پڑھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام جنازہ سے پڑھتے تھے۔ اللہم افسو لحنینا۔ اور قبر میں عام قبروں جیسی ہونی چاہئے اللہ اعلم !

س ۷۷۹ اگر یہ مسئلہ مشہور ہے کہ جو حلال ہاؤز چھری سے ذبح کیا جاوے وہ چھری تین کیلوں والی ہووے۔ اگر ایک یا دو جنہیں لگی ہوتی ہوں تو وہ جانور اول نوحرام ہو جاتا ہے اگر حرام نہ ہووے تو مکروہ منوع ہو جاتا ہے۔ اگر چاقو سے یا ایک دو کیلوں والی چھری سے کوئی حلال جانور ذبح کیا جاوے تو وہ لوگ نہیں کھاتے۔

(سائل مذکور)

ج ۷۷۹ یہ کوئی شہدی مسئلہ نہیں۔ حوالہ ذبح کر سکتا ہو اس سے ذبح جائز ہے۔ یہ میرا نہیں کہ چھری دو کیلوں والی ہو۔ یا ایک کیلوں والی نہ ہو۔

س ۷۸۰ میرے والد ماجد نے قریباً چھ سال سے اپنے آبائی مذہب دین محمدی کو چھوڑ کر مذہب بہاؤ اللہ کو اختیار کر لیا ہے۔ اس بات کا مجھے کسی قدر احساس تھا۔ چونکہ ان کے اعمال زیادہ تر اپنے آبائی مذہب کے مطابق تھے۔ لہذا میں نے بھی اس کی طرف زیادہ توجہ نہ دی۔ قریب ایک سال کا عرصہ ہوا کہ انہوں نے کئی حادثہ سے بھوک ہو کر جہانی مذہب کے پیروکار ہونے کا سر تقابہ اعلان کر دیا۔ جس کی وجہ سے ان کی آل و اولاد اور خویش و اقربا کو سخت مصیبتوں کا سامنا پیش آیا

میرے والد نے بتائی مذہب کے پیروکار ہیں۔ لیکن میں جہانی مذہب سے منکر۔ تاہم گاؤں والے مجھے اس بات پر مجبور کر رہے ہیں ان کو قطع تعلق کر لوں۔ چونکہ والدین ضعیف العمر ہیں لہذا انہیں اخراجات دیکھنا پڑتا۔ کپڑا لٹا وغیرہ کام میں ہی ذمہ دار ہوں۔ لہذا ان سے قطع تعلق کرنا میں مشتاق نہیں سمجھتا۔ میری مالی حالت بھی بالکل پست ہے اس لئے والدین سے قطع تعلق کر کے اپنا نیز والدین کے اخراجات کا بار علیحدہ علیحدہ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میرا خیال ہے کہ میں والدین کے ساتھ ہی رہ کر کھاناؤں پر انہیں گاؤں والے یہ کہہ کر مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ جہانی کے اس کھانا پینا جائز نہیں۔ لہذا کیا حکم ہے اور شاد فو ماٹھے۔

(حمین ابراہیم مقام دوست کوئی منبع دعا گری ج ۷۸۰) مذہبی حیثیت میں والدین سے علیحدگی ہونی چاہئے مگر دنیوی اہمیت میں ان کی خدمت کرنا اور عزت کرنا اولاد کا فرض ہے۔ بحکم صاحبہما فی الدین یا معروفاً لاہ

(یو یو)

اسلامی عقائد معتمد مولوی ابوالعاصم علیہ السلام صاحب بنوری مدرسہ حاجی علی جان مرحوم دہلی۔ اس کتاب میں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اسلامی مسائل متعلقہ عقائد و دین کے گئے ہیں جو ذات صفات خداوندی سے۔ جنت و دوزخ تک سب مذکور ہیں۔ مصنف کی ساری خدا قبول کو ہے۔ مگر ادویات کی نقید اور اقتصاد زنا نہ کو ملحوظ رکھ کر کچھ خواہشی بھی لکھتے تو بہت مفید ہوتا مگر ہر کام میں ہر مرد سے گئے مانت جو کچھ کیا اچھا کیا معمولات کا ہر پتہ ذیل سے طلب کریں

حاجی محمد صدیق دت والے گل پٹنے والی بلبلان دہلی دغاٹے صحت حاجی محمد صاحب نمبرہ حاجی عبدالرحیم صاحب جلدی وقاری عبدالوہاب صاحب فراسہ خانہ عبدالرحیم صاحب مرحوم ہنوز عیسیٰ میں ناظرین

در تمام تجارتی و علمی و دینی امور میں ناظرین

متفرقات

حساب دوستان | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ مئی میں ختم ہو جائیگی۔ اس لئے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حسب دستور سابق قیمت اخبار بذریعہ مئی آرڈر بھیج دیں ورنہ ۳۰ مئی کا پرمچہ وی پی کیا جائیگا۔

۲۶۰ - ۸۸۶ - ۱۹۵۴ - ۲۷۸۲

۲۹۸۰ - ۳۸۲۸ - ۶۰۲۵ - ۷۷۲۰

۸۴۷۱ - ۸۵۱۹ - ۸۸۹۲ - ۹۰۲۰

۹۲۵۴ - ۹۲۲۹ - ۹۲۳۱ - ۹۷۷۳

۹۳۸۶ - ۹۹۰۸ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۲۸۶

۱۰۵۵۵ - ۱۰۵۶۲ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۶۹

۱۱۷۷۱ - ۱۱۷۳۳ - ۱۱۲۵۹ - ۱۱۷۷۱

۱۱۷۷۱ - ۱۱۷۷۱ - ۱۱۷۷۱ - ۱۱۷۷۱

۱۲۰۰۷ - ۱۲۰۱۶ - ۱۲۰۱۶ - ۱۲۰۱۶

۱۲۲۹۳ - ۱۲۳۸۰ - ۱۲۳۸۱ - ۱۲۵۰۵

۱۲۵۴۰ - ۱۲۵۴۱ - ۱۲۵۴۲ - ۱۲۵۴۴

۱۲۵۵۳ - ۱۲۵۶۲ - ۱۲۶۰۰ - ۱۲۶۷۵

۱۲۶۷۶ - ۱۲۶۷۹ - ۱۲۶۸۰ - ۱۲۶۸۱

۱۲۶۸۲ - ۱۲۶۸۳ - ۱۲۶۸۴ - ۱۲۶۸۹

مہلت یا فٹنگاں | حسب وعدہ اپنی اپنی قیمت اخبار بھیج دیں۔ ورنہ ۳۰ مئی کے بعد اخبار بند کر دیا جائیگا۔ **غریب فٹنگا** | سے جن کے نام اخبار جاری ہے وہ بعد معاذ ہند کر دیا جائیگا۔ سائیں آئندہ کیلئے ابی نئے داخلے نہ بھیجیں۔

شکر یہ اجاب | گذشتہ ماہ اپریل میں مندرجہ ذیل اصحاب نے اہل حدیث کے لئے نئے خریدار بنا کر اپنی ہی خواہی کا ثبوت دیا ہے۔ اس لئے بحکم من لہ بشکر الناس لہ بشکر اللہ ادا علیہ السلام ان حضرات کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز دیگر ہی خواتین و ناظرین اہل حدیث سے ایسے

رکھتا ہے کہ وہ بھی اس دیرینہ قوی آرگن کی توسیع اشاعت میں حق الامکان کوشش فرماتے ہیں گے۔
مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۲ خریدار
مولوی عبدالغنی صاحب امرت سمری ۲
مستری فتح محمد صاحب پشاور ۲
ایم رنج الدین صاحب لاہور ۱
بابو محمد زکریا صاحب میرٹھ خاص ۱
تہ فضا امت کم ہوئے قیمت بڑھائی جائے

کاغذ کی گرانی کی وجہ سے گذشتہ دوروں میں ناظرین کو تین امد کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ (۱) موجودہ فضا امت کم کر کے اخبار کی چار کاپیاں کر دیں (۲) قیمت زیادہ کر دی جائے۔

(۳) اگر یہ دونوں مسئلہ نہ ہوں تو خریداری میں اضافہ کیا جائے تاکہ کثرت اخراجات کی طافی ہو سکے۔

اس اعلان سے متاثر ہو کر حکیم سیالکوٹی صاحب رضوی لکھنؤی تحریر فرماتے ہیں کہ پہلی دونوں صورتوں کی بجائے تیسری پر عمل کیا جائے یعنی خریداری بڑھائی جائے۔

اس کی تائید مستری فتح محمد صاحب پشاور یوں فرماتے ہیں کہ ہر اہل حدیث اخبار اہل حدیث اپنے نام جاری کرانے کے لئے ایک پیسہ روز جمع کرنا جائے۔ اس سے سال بھر میں جو رقم جمع ہو اس سے اخبار جاری کرالے۔ نیز اہل ثروت حضرات کے نام

وہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ خود خریداری نہیں اور دوسرے دوستوں کو بھی خریداری پر آمادہ کریں۔ بلکہ سال چھ ماہ کے لئے اپنی گروہ سے قیمت دیکر بھی ان کے نام اخبار جاری کرانیں۔

تحلیل توجہ اچیلن اہل حدیث | اہل حدیث ہر سال اپریل میں جماعت اہل حدیث کو قہر وہنی حق کہ چار پانچ لاکھ کے سرمایہ سے کوئی تجارت شروع کر کے اس کے منافع سے تبلیغ اہل حدیث انجام دے جائیں۔ اس کی تائید مستری عبدالعزیز صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹی نے کی ہے۔ لیکن یکم تائیدات تکبہ ہی محمد وہ نہیں۔ ہونا چاہئے۔ بلکہ

اتحاد عمل کی کوشش کرنی چاہئے۔
پروم توجہ | اہل حدیث کے زیر اہتمام اس دفعہ عید میلاد کے جلوس میں شیعہ۔ مردانی اہل حدیث ہی توجہ کے اشتہارات و فراہمیت سے منگو اگر تقسیم کئے گئے۔
مستری عبدالعزیز کوٹلی ناظم دوم توجہ

مولانا عبدالقادر غزنوی پانسی میں | ہم اہل حدیث پانسی مولانا صاحب کا دعائے کار و مر سے مشتاق تھے۔ چنانچہ مولانا موصوف پانسی شریف لائے اور آپ کے بیانات منہ پانسی و اطراف ہائی فٹنگ مقامات پر دو ہفتہ برابر جوتے رہے مولانا نے توجہ کی تائید، شرک و بدعت وغیرہ رسومات کی برائی اس خوبی سے بیان فرمائی کہ کتنے سامعین باوجود ہندو شیعہ اہل اخلاقی شریک جلسہ ہونے کے پھر بھی آپ کی تقریر ذہن پر سے محفوظ ہو رہی ہوئے رہے۔ ایک شیعہ وکیل صاحب نے تقریر کی تائید میں کچھ سوالات کئے۔ مولانا نے اس کے جوابات نہایت معقول طور پر دیے۔ ملاہ اس کے آپ کی خوش بیانی سے ایک ہندو مسلمان ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو استقامت بخشے۔

عبدالقدوس مدرس مدرسہ اسلامیہ پانسی ضلع تہی و عافرائیں | راہ خادم نے حکیم کامل کا امتحان دیا ہے اس میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں و عبدالغفار رضوی لکھنؤ (۲) ناظرین کو حلیم ہو گا کہ ہمارے

ہاں آئین بالچکر کا مقدمہ بارہ سال چکر تباہی ہے ۳۴ ہمارے موافق فیصلہ ہوا کہ سب سے زیادہ اہل حدیث کو آئین بالچکر کہ نماز ادا کرنے کی ڈگری ملے ہے۔ اس فیصلہ کی اطلاع اہل حدیث

۱۴۔ مارچ ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کی غرض یہی تھی کہ اہل حدیث نے ایک ۳ کو اپیل دائر کر دی ہے۔ دعا فرمائیں کہ خدا اپنے فضل سے ش سابق کامیابی عطا فرمائے۔ دھما افغانی ایڈیٹورس کیرہ بازار قلعہ

طریق الخیات | مترجم مولانا عبدالعزیز صاحب آردی مرحوم کی مروت ہے۔ کوئی صاحب اس کی جائے فروخت کا علم رکھتے ہوں تو وہ پتہ ذیل پر اطلاع دیں

محمد یونس بک۔ محلہ۔ وراثت کی تو دین میں ایک بے نظیر باب قیمت ۷۰۔ دیکھو اہل حدیث

ملکی مطلع

جنگ بلقان آخری مرحلے پر

جنگ بلقان درج ذیل یونان، یوگوسلاویہ کی شدت نے لوگوں کی توجہ باقی تمام محاذات سے ہٹا کر اپنی طرف لگائی ہے۔ اس کے علاوہ چین، جاپان، جرمنی و برطانیہ، بیسیا، مصر، حبشہ وغیرہ محاذات پر اس ہفتے کوئی اہم واقعہ رونما نہیں ہوا۔ روس و جاپان میں جو معاہدہ حال ہی میں ہوا ہے اس پر فریقین کے نمایندوں کے دستخط ہو گئے ہیں اور ۲۵ اپریل سے اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔ جنگ جرمنی و برطانیہ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ سال رواں کے ابتدائی تین مہینوں میں برطانوی ہوائی جہازوں نے دشمن کے ایک سو پچیس (۱۵۵) ہوائی جہاز تباہ کئے۔ اس کے مقابل برطانیہ کے صرف اسی جہاز ضائع ہوئے۔

حال ہی میں وزیراعظم برطانیہ سے پارلیمنٹ کے اجلاس میں جنگ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے اس پر مفصل و شنی ڈالنے سے انکار کر دیا۔ وجہ یہ بتائی کہ ابھی جنگ کسی نقطہ پر آکر نہیں پھیری۔ دیگر خبروں یا متفرق بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ بلقان میں جرمنی کو بلی و جانی نقصان بہت پہنچا تاہم اس سے اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ جرمنی کی سپاہ ہزار فوج ایک اور قریباً اڑھائی لاکھ ہزار ہو گئی۔ برطانوی اور یونانی قوتوں کے تقابل کی تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔

یونانی نے جنگ بلقان میں شدت سے شروع کی تھی اس کا قیاسی اس طرح ہوتا ہے کہ یونان کے کل طور پر جرمنی کے قبضہ میں لگایا جائے۔ یونان کی حالت بھی اچھی نہیں ہے۔ یونانی فوج نے کئی مقامات پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ

بیان ہے کہ قریباً اڑھائی لاکھ یونانی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ یہ تعداد یونان کی کل فوج کا نصف بتائی جاتی ہے۔ جرمن فوج نے یونان کے بڑے حصے پر قبضہ کر لیا ہے۔ یونان لحد برطانیہ کی فوجیں بہت پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ یونان کی حکومت مع بادشاہ کے آئینہ سبز چھوڑ کر جزیرہ کریم میں چلی گئی ہے۔ جس نے اعلان کیا ہے کہ ہم اس جزیرہ سے آخری دم تک جنگ جاری رکھیں گے۔ اتحادات کا بیان ہے کہ یونان کے ذرائع ریل و رسائل اور اخبارات پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اسی لئے وہاں سے جنگی خبریں براہ راست بہت کم آتی ہیں۔

یونان کے بعد جبرالٹر [جبرالٹر پر بھی جرمنی کی نگاہیں بہت عرصہ سے ترقی پڑ رہی ہیں۔ کیونکہ فوجی حیثیت سے یہ مقام بھی نہایت اہم ہے۔ جبرالٹر ارادہ ہے کہ جبرالٹر پر قبضہ کر کے برطانیہ کے لئے بحیرہ روم کا ایک پھاٹک بند کر دے اور اپنی فوجوں کو آسانی سے شمالی افریقہ میں لیبیا کے محاذ پر لگ سکیں گے۔ اس لئے اب خبریں آ رہی ہیں کہ جرمنی کا رخ اب جبرالٹر کی طرف ہونے والا ہے۔ چنانچہ شکر کا بجٹ اسی لئے سپین گیا ہے کہ جبرالٹر کو سے جبرالٹر پر حملہ کرنے کے لئے راستہ مانگے۔ اور بحیرہ روم کا مغربی دروازہ نہر سوئز بند کرنے کے لئے ہٹسٹر ترکی پر دوسرے ڈال رہا ہے۔ اس لئے اب ان ہر دو مقامات پر جنگ کا سخت خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اگر سپین نے راستہ دیدیا تو خیر درجہ جرمنی کو اس سے بھی دوبارہ کرنے ہونگے۔ اور اگر اس کا رخ بجائے سپین کے ترکی کی طرف ہو گیا تو بھی نتیجہ اچھا نظر نہیں آتا۔

ترکی اب تک اپنی حکمت عملی سے آتش جنگ سے بچا ہوا ہے۔ خدا کو سے کیا جہد بھی ضرور ہے۔ جرمنی نے ترکی کو اپنے حق میں ہوا کر کے لئے کوشش جاری کر رکھی ہوئی ہے۔ چنانچہ آج کل ان دونوں ملک کے ملحقین ایک دوسرے کے خلاف کے متعلق سلسلہ جہابی شروع ہے۔ لیکن اتنا

ضرور ہے کہ جنگ بلقان کے ناموافق حالات سے متاثر ہو کر اسلامی ممالک بھی جنگ کا سخت خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ معاشرہ زیدینہ اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کرتا ہوا رقمطراز ہے کہ۔

”یونان کے جنگی میدان اور شمالی افریقہ کے جنگی فیلڈ سے جو اطلاعاتیں موصول ہو رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ترکی، شام، عراق، فلسطین اور مصر کے اسلامی میدان جنگ کے شعلوں کی گرمی محسوس کرنے لگے ہیں اور وہ دن دور نہیں ہے جب مذکورہ بالا ممالک جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ قرآن تو یہاں تک بتا رہا ہے کہ آئندہ ماہ مئی کے اوائل ہی میں مصر یا عراق ان دونوں میں سے کسی ایک ملک کو یورپین طاقتوں کی زد آسانی کا میدان بننا پڑیگا۔ نہ نہر سوئز کی وجہ سے مصر کی اہمیت اور موصول کے تیل کے چشموں کی وجہ سے عراق کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور اس اہمیت سے فریقین جنگ بہت اچھی طرح واقف ہیں۔ اس لئے آئندہ مصر اور عراق ہی میدان جنگ بنائے جاسکتے ہیں۔ نہ مصر پر حملہ کرنے کے لئے کوئی رکاوٹ سامنے نہیں ہے بلکہ جرمن اور اطالوی فوجیں دستے مصری درویش داخل ہو چکے ہیں۔ البتہ عراق پر حملہ کرنے کے لئے جرمنوں کو یا تو برطانیہ کی بحری طاقت کو زیر کرنا ہو گا یا مصر و جزیرہ یہ ترکی سے معاہدہ کر کے اپنی خواہش پوری کر سکتے ہیں۔“

عراق جو کہ شہ جنگ عظیم میں ترکی سلطنت میں شامل تھا۔ آج برطانیہ کے زیر اثر و مذکورہ سرکردہ ہے۔ نہ نہر سوئز کے عراق کے باشندے اپنی موجودہ حالت کو پسند نہیں کرتے جس کا تازہ ثبوت عراق کی موجودہ حکومت ہے جو ملک میں ایک پراسی انقلاب پیدا کر کے

اسی طرح بلقان میں بھی یہی صورتحال ہے۔ اس لئے اس خطے میں بھی جنگ کا خطرہ ہے۔

قائم ہوئی ہے۔ یہ حقیقت بھی کسی کو پوشیدہ نہیں ہے کہ عراق کی موجودہ حکومت کو حکومت برطانیہ پسند نہیں کرتی۔ اور ٹائمز لندن کو عراق کے تازہ انقلاب میں مفتی فلسطین کا ہاتھ نظر آ رہا ہے جو جرمنی اور اطالیہ کی ساز باز رکھتے ہیں۔ اسی لئے برطانیہ نے اینگلو عراق معاہدہ کی دفعہ ۴ کے ماتحت عراق میں اپنی فوج کے ساتھ ڈویژن بھیج دیے ہیں۔

دہلی ۲۵۔ اپریل ۱۹۲۵ء
الطبرست مندرجہ بالا واقعات سے معلوم ہو رہا ہے کہ خدا نخواستہ اب ممالک اسلامیہ بھی جنگ کی لپیٹ میں آنے والے ہیں۔ خدا انجام بخیر کرے۔

ہندوستان جنگ ہندوستان کے دونوں دروازوں دسنگا پور اور سونپور تک پہنچ گئی ہے۔ مگر ہندوستان کے لوگ بدستور اپنی ذاتی کاوشوں کی وجہ سے ایک دوسرے سے دست و گریبان ہو رہے ہیں۔ ڈھاکہ و احمد آباد کا فساد ابھی فروغ نہیں ہوا تھا کہ بمبئی میں بھی شروع ہو گیا۔ ہمارے خیال میں ایسے فسادات کی ذمہ داری ان دزدانوں پر عائد ہوتی ہے جو ایک جگہ کی فساد کی خبروں کو فرقہ واری رنگ آمیزی سے بیان کرتے ہیں اور اخباری سرخیوں کو جعلی عنوانات سے شائع کر کے فوج پرستی کی آگ کو جوا دیتے ہیں۔ جہاں جہاں اخبارات پہنچتے ہیں وہاں کے باشندے فرقہ واری زہر پیے اثرات سے متاثر ہو کر کوئی شکوئی بہانہ ڈھونڈ کر فساد پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ہیں افسوس ہے کہ ایسے نالاک وقت میں جبکہ بقول مذکور اعظم پنجاب تمام ہندوستانیوں کو منظم متحد ہونا چاہئے۔ ایسے ناخوشگوار حالات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

ناظرین کو یاد ہو گا کہ سینا کھنڈ **مدح صحابہ** کو حکومت بریانی کی طرف سے سال بھر میں ایک دن دہریہ راج الاہل کو مدح صحابہ کا جلوس نکالنے کی اجازت ملی ہوئی ہے۔

گزشتہ سال اس موقع پر شیعہ سنی تصادم ہو کر فساد تک پہنچ چکی تھی۔ اس سال وہاں کے شیعہ اصحاب نے اپنے اثر و رسوخ سے کام لیکر مدح صحابہ کے جلوس کے مقابلہ میں مدح صحابہ کا جلوس بھی روکنا لئے کی اجازت حکومت سے حاصل کر لی۔ آخر حکومت نے فریقین میں تصادم کا خطو محسوس کرتے ہوئے دونوں جلوسوں کی بندش کے احکام صادر کر دیئے جس سے فریقین کی دلی مرادیں برداشتیں اس پرستیوں کی طرف سے سول نا فرمانی جاری کی گئی چنانچہ ڈیڑھ ہزار سے زائد سنی گرفتار ہو چکے ہیں حتیٰ کہ مولانا عبدالشکور صاحب اور دیگر جہت سے سنی اکابر جیل جا چکے ہیں۔ یہ قضیہ نامرضیہ و مذہب فرقی ترقی پر ہے۔ اس کے شعلے ہم پہلے بھی کئی مرتبہ اظہار افسوس کر چکے ہیں اور آئندہ بھی کچھ لکھیں گے (انشاء اللہ)۔ سردست ہم فریقین سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ حضرات ان فوجیات میں پڑ کر دین کے اہم فرائض سے بھی غافل ہو رہے ہیں۔ یہی قوت اگر کسی مفید تبلیغی کام پر لگائی جائے تو کیا ہی اچھا ہو۔ اور اس افتراق کا جو بُرا نتیجہ ہے اس سے بھی آپ حضرات بے خبر نہیں ہیں۔

ما نو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے
 ہم نیک و بد حضور کو سمجھاتے جاتے ہیں

حالات پنجاب جو پاری کانفرنس کے متعلق مختصر حالات لکھے جا چکے ہیں۔ حسب تجویز کانفرنس ۲۴۔ اپریل کو امرتسر تک تمام پنجاب میں مکمل ہڑتال رہی۔ وزیراعظم پنجاب نے اسمبلی میں منڈیوں کے قانون میں مناسب ترمیم کر دی ہے۔ جس سے جو پاروں کی شکایات بڑی حد تک رفع ہو گئی ہیں مگر جو پاروں کے نقطہ نگاہ سے کوئی ایسی ترمیم نہیں ہوئی جس سے جو پاروں کی طبعی ملین ہو سکے۔ اسلئے جو پاروں کی کانفرنس کی مجلس اعلیٰ یکم مئی سے مکمل ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جب یہ سلسلہ ناظرین ملاحظہ کر رہے ہوں گے۔

پنجاب کی مقبلیات بامدنی ہو گئی یا بے مدنی اس کے علاوہ اسمبلی میں چند اور قانون زیر ہیں۔ معلوم نہیں ان کا اثر عوام پر اچھا ہو گا یا بُرا۔ ان ہم حکومت سے قلعہ دار درخواست کرتے ہیں کہ ایسی حالت میں رعایا کی دلجوئی کرنا بہترین پالیسی ہے۔ آئین ہم ایشیا کے معلم اخلاق شیخ سعدی کے الفاظ حکومت کے گوشہ گزار کرتے ہیں۔ جو ارکان حکومت کے حق میں بہت مفید ہیں مرحوم فرماتے ہیں۔

رحمت جو پنج است سلطان دولت
 درخت لے پسر باشد از پنج سخت

آہ مولوی عبدالحکیم بناری چل بسے

انا للہ وانا الیہ راجعون
 مرحوم کا وہ باری بزرگ تھے مگر اپنے زہد و تقویٰ کے لحاظ سے نمونہ سلف تھے۔ اسی لئے انکی برادری نے آپ کو امام صلوٰۃ بھی مقرر کیا ہوا تھا۔ میں سچ کہتا ہوں ان کی زندگی کو دیکھ کر مجھے رشک آتا تھا۔ ذیابیطس کے حملے میں مغلوب ہوتے ہوئے آخر بتاریخ ۲۹۔ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۰۔ اپریل ۱۹۲۵ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ کر فرمانِ خلافت کی اذخالی فی عبادہ و اذخالی جنتی میں داخل ہو گئے۔ جماعت اہل حدیث ہند اس کو آپ کی وفات سے بہت صدمہ اور نقصان ہوا۔ خدا اس کی تلافی کرے۔ تھوڑی سی تسکین اس سے ہے کہ آپ کا خلف الصدق مولوی عبدالغنی ہتھول جو نہار ہونے کے چکے چکے پات۔ صلاحیت کے آثار اپنے اندر کھتا ہے۔ ابھی ہم مولوی محمد بلوئی کی مرثیہ خوانی سے فانی نہیں ہوئے تھے کہ یہ دوسرا صدیق جماعت اہل حدیث کو ہوا۔ مگر قانون خاندانی کی قیبل سے کسی کو نکال نہیں سکتے کہ جس جہانی کا کس کس کی مدح ہم ملے ذوقی کہ ہونے والے ہیں ہم سب بھی حق پر ہیں۔ اللہ راغفر لہ وارجہ وابل لہ عاراً وخراباً۔ جن جہاں و احوالاً خیراً من اہلہ۔

حضرت عمر خلیفہ دوم کی سوانحی - از مولانا شبلی نعمانی مرحوم - قیمت پندرہ پیر - نیشنل پبلشرز

ڈاکٹر بنی مہر خان صاحب کے مہربان

۱۔ اُنڈاز ہالیں سالیت میرے کے مرے و ادویات ذیل
 ۲۔ ہر دوں عینیں پر استعمال کرنے سے نند باکر ختم کئے ہیں۔
 ۳۔ پسے ایک ماہ میں ہر صحت یاب ہوئے جن کے صحت پانے کی
 ۴۔ عینہ نفعی بکارت قدر ہیں اخبار الہدایت میں قرابہ سال
 ۵۔ سے نند اسکا ہوا استعمال میں رہتے ہیں۔ حار۔ علی ہا
 ۶۔ خضوف و صارت۔ لکھنے کے گروہ (س) خود لکھنا لکھنا
 ۷۔ ناخونہ و غیر و چند روز کے استعمال سے صحت و وجہ جو نند ہیں
 ۸۔ اکبر کا حکم دیکھئے ہیں۔
 ۹۔ ہند و شانی میرے کام میں باوقاس خاص ایک روپہ تولہ
 ۱۰۔ میرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا کہ کہ۔ جو امر مرہ قسم
 ۱۱۔ اسطیلاً پانچ روپہ تولہ
 ۱۲۔ میرے و پچے تولہ کا مرکب سفید مرہ قسم اعلیٰ مبلغ دس روپہ تولہ
 ۱۳۔ عرق میوہ و سیاب مرہ قسم۔ پرانے روزانہ زخم چلہ زخم
 ۱۴۔ دانے۔ خارش خیم کو نہایت مفید ہے۔ نوبیانہ اسکے استعمال
 ۱۵۔ سے بالکل صفتیاب ہو جاتا ہے۔ لیکن تا کہیں بڑا ہے
 ۱۶۔ یعنی پریش کرنے کی ہی عانت نہیں ہوتی۔ معمولی درد ششی
 ۱۷۔ سے حاجان کام جاسی۔ و سکا ہے۔ نیت و ششی
 ۱۸۔ ہر عرق میرہ و نندہ رکش۔ آشوب چشم۔ گہری مری۔ و
 ۱۹۔ بلبل دھن۔ کشک۔ شبن کے واسطے نہایت مفید ہے۔

محسنہ مولانا عبد الرشید صاحب طہالی

۱۔ سوگنا گیور۔ مرض سوگنا تہ شاید ہی کوئی خوش قسمت
گمراہ یا ہرگاہ جس میں کوئی بچہ مبتلا نہ ہوا ہو۔ صدف ایک
شیشی کے استعمال سے بچے اپنے جو کر کے ناز سے رہ جاتے
میں ہزاروں بچے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ نیت فریشی
۲۔ لیزہ اپسی فلک۔ ہر قسم کے موسمی طبع کے بچہ جانا
جوڑی نہ لیزہ ہجاری۔ چوشیا۔ ہاری کے بچہ کا کل اڑ
بے خطا علاج ہے۔ صدف ایک شیشی سے صحت یابی ہے
نیت فریشی ایک سمیر

تفصیل واضح البیان - راہ دور، از مونا نامہ براہیم یا کوئی - غیر مجاہد ہے۔ مجاہدین

شہرہ ہند حضرت علامہ مولانا حکیم عبید الرحمن صاحب مدظلہ

کی ذات گرامی تمام حرافت نہیں ہے۔ آپ کی شہرت
شہرہ آفاق ہے۔ آپ کی سرپرستی میں دار الشفاء حافی
بمقام طبیب و دوا خانہ تقریباً تیس سو پینتیس سال سے
خلوق خدا کی خدمات انجام دیتا رہا ہے اور وہ ہے
آپ کے دست شفا سے مالک ہنگال سی پانچ ہزار
پہاچاپ و فو کے اکثر حصے شفا یاب ہوئے۔ جسے آپ
اور جو ہے جس میں آپ کے عہدات و معمول مطب
وہ ۱۰۰۰۰ نام درج ذیل ہیں۔

سفوف راحت مجرب۔ امراض شکم و دندان و کمر
نوزلی و غیرہ کے لئے اکبر ہے۔ قیمت ایک سو پینتیس روپے
مقت مجرب۔ امراض شانہ و درد و سر درد و شہرہ
سوزاک کو مریض کرتا ہے۔ تین روزے استعمال سے
فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت ۱۶ روپے

حب اکبر المغان مجرب۔ بچوں کے امراض میں
اکبر ہے۔ اس کے استعمال سے بچے کل امراض سے
بمقتلہ محفوظ رہتے ہیں۔ فی درجن ۴

سفوف بائیر یا سفوف مضبوط بائیر یا ایک
کا استعمال سے بائیر بار امراض دندان و دہانہ میں
دوا دوا۔ ہر صبح کدو کے مرض سے نجات حاصل
کئے۔ ہر دوا کا مفصل ترکیب کا پرچہ مع ہدایات کے
مراہ ہو گا۔ باقی مجربات آئندہ

خانہ دار الشفاء رحمانی
علاوہ لائی وٹ اسٹور ملکت

ماہنامہ الاسلام مقبہ

ماہنامہ الاسلام جس میں پینتیس تاریخ کی تاریخ
و خلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کا
ایک روپیہ سالانہ تھا۔ اب چار روپے سالانہ
آئے پر ایک سالہ کے لئے جاری کیا جائے گا

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار جلدوں میں غزنوی شرفی خزانہ شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار جلدوں میں
اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی۔ ہر جلد مطبوعہ
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوہ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ۱۰ روپے۔ فی جلد ۲.۵
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اجازت و حدیث میں شائع ہوتی رہی ہے
پتہ: مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کادر خانہ افراد الاسلام امرتسر

مترجم اکبر العین

دعوت جلالہ غبار۔ ڈھلنگہ۔ خارش سرخی چشم و کلام
فدوی ہمارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں
اکبر بے نظیر ہے۔ ہزار لوگ اس کے استعمال سے بینک کی
نعمت سے نجات پائے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال
ہر جوانی امراض سے بچاتا ہے۔ منگو کر فائدہ اٹھائیں
قیمت فی نسخہ پانچ روپے (دعوت)
پتہ: مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

کفریات مرزا

ان جناب اسرار احمد
مرزا صاحب کی تحریروں سے ان کے متعلق عجیب و
غریب حواد جمع کیا گئے ہیں۔ پڑھ کر قارئین
مذہبات سے پریشان و آشفٹ ہو جائیں گے۔ تحریک
میں

ایک تازہ طبی تعریف

کنز الاطباء

ناظرین! حدیث سے خاص رعایت
از حکیم حاجی مولوی محمد عبد اللہ صاحب روٹوی
مصنف کنز المہربات وغیرہ
کتاب مذکورہ مصنف محدث کی ہر کتاب میں
تازہ تصنیف ہے جس میں ہندو حکماء کے خاص
انخاص مجربات و صدیقی نسخے بہت لاش و کوشش
سے مہیا کر کے یکجا جمع کر دیئے ہیں۔ ہر نسخہ کے ساتھ
اس کے موجد کا نام بھی درج ہے۔ ۱۰۰۰ روپے
۱۰۰۰ صفحات۔ قیمت ۱۰ روپے۔ مگر الحدیث کے ناظرین
بہر۔ محصول ڈاک ۲

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی خواہش
میں گئے ہیں مثالی کمیٹی جس میں شرکت کی دعوت
جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس نے طماننا
امام خان نوشہرہ دی کو بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک
مقالہ پڑھا جس میں جماعت اہل حدیث نے علم و فن
کی خدمات کی ہیں ان کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ حضرات
مالکین سے اہل حدیث کا وہ ہندوستان کیا ہے
پہر جماعت کا ابتدا کا حال جناب محمد اللہ شاہ
ذی فہم دہلوی سے ہے اور محدث کا حضرت سیدنا
محمد اسماعیل شہید سے۔ مصنفات اہل حدیث کی غیر
ایک ہزار سے زائد ہے۔ دار الفکر دار اور ناشر

کے ساتھ قومی اخباروں و نقشہ ہے۔ غرض اہل
جماعت نے ملک میں علمی و فنی سے کام لے
میں انہیں ہلوتہ کی وجہ سے ماحول
میں۔ اہل حدیث کی صورت کو یکساں طور پر
چاہئے۔ خدمات سے۔ ہندوستان کی حالت
کا فائدہ۔ ہندوستان کے محصول ڈاک ۱۰ روپے
ملکت کے لئے۔ ہندوستان کی حالت

حکیم عبید الرحمن صاحب مدظلہ

قرآن مجید اور حمالین

معجز نامتوسط قرآن شریف بہ ترجمہ نیرضی ترجمہ اول شاہ رفیع الدین
ترجمہ دوم مولانا اشرف علی صاحب اور صاحب
پر تفسیر کامل اور ماہر ہے۔ شروع میں تمام پیغمبروں کے حالات و عملیات و فہرست
مضامین ہے۔ حاشیہ۔ ہدیہ اول نے قسم دوم سے۔

از مولانا محمد ابراہیم صاحب حیدر آبادی مرحوم۔ مع حاشی
قرآن شریف مترجم تفسیر جدیدی۔ سائز کلاں۔ نہایت جلی حوت۔ دیکھنے سے
تعلق ہے۔ لکھائی۔ چھپائی بہت عمدہ۔ ہدیہ آٹھ روپے

از شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمہ اللہ علیہ۔

قرآن شریف مترجم حاشیہ۔ جلد چہ۔ ہدیہ ۱۲

قرآن مجید معری ۱۵ سطری۔ جلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۵

قرآن مجید معری ۱۲ سطری۔ جلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۲

معجز نامتوسط قرآن شریف۔ حاشیہ۔ جلد اعلیٰ۔ ترجمہ با عاوردہ ہے۔ حاشیہ پر

تفسیر ابن کثیر۔ ابن جریر۔ تفسیر کبیرہ در مشورہ وغیرہ سے فوائد۔ شان نزول۔

شروع میں اسی صفحات کا مقدمہ ہے۔ جس میں فضائل و مسائل قرآن کے ساتھ ہی

ساتھ فقیر علی اللہ علیہ وسلم کی کامل سوانحی ہے۔ اور آپ کے خلفاء کی سوانحی

اور قرآن کے متعلق ضروری تحقیقات و معلومات ہے۔ بجائے لکھ کے۔

حمال شریف مترجم ترجمہ با عاوردہ۔ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی

دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ جلد چہ۔ ہدیہ ۱۵

حمال شریف مترجم ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی۔ بر حاشیہ۔ فوائد

جلد۔ ہدیہ چہ۔ ہدیہ ۱۵

حمال شریف معری ۱۲ سطری۔ جلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۲

حمال شریف معری ۱۵ سطری۔ جلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۵

حمال شریف معری ۱۲ سطری۔ جلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۲

حمال شریف معری ۱۵ سطری۔ جلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۵

حمال شریف معری ۱۲ سطری۔ جلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۲

حمال شریف معری ۱۵ سطری۔ جلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۵

حمال شریف معری ۱۲ سطری۔ جلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۲

کتب تفاسیر و احادیث

تفسیر واضح البیان اردو۔ مصنف مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو
تفسیر واضح البیان قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقتاً اس میں تمام
قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلہ
تفہیم کی گئی ہے۔ سائز ۳۰×۲۰۔ صفحات ۸۸۸۔ جلد ۱۔ ہدیہ ۱۵

تبویب القرآن ہے۔ جس میں قرآن مجید کی آیات کی ایک جا باب بندی
کردی ہے۔ ترجمہ اردو ساتھ ہے۔ داغلوں کیلئے نادر تحفہ ہے۔ قیمت ۱۵ روپے

امام مالک رحمہ اللہ علیہ کی کتاب موطا کی مشرعی عربی زبان
المسویٰ میں۔ مطبوعہ مکر مکر۔ قیمت ۱۵ روپے

علل الحدیث ہر دو حصہ۔ علم حدیث کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ عاشقان
حدیث نبوی کو ضرور اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ جلد اول ۱۵ روپے

تفسیر محمدی مصنف مولوی محمد صاحب لکھوی۔ پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے
پہچانی اور اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد ازاں مذکورہ

آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت
جلد اول ۱۵ روپے۔ دوم ۱۵ روپے۔ سوم ۱۵ روپے۔ چہارم ۱۵ روپے۔ پنجم ۱۵ روپے۔ ششم ۱۵ روپے۔

تفسیر سورہ والین۔ از مولانا ابوالکلام آزاد۔ قیمت ۸ روپے

اکرام محمدی اس میں سورہ واقعی کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
سیرت مبارکہ کے متعلق پیش بہا معلومات درج ہیں۔ صفحات ۵۵۲۔ قیمت ۱۵ روپے

تفسیر موضح القرآن اس قدر جامع اور مختصر تفسیر لکھی گئی ہے کہ اس میں
قیمت ۱۵ روپے۔ درجہ دوم لکھ روپے۔

تخریج ہدایہ عقلانی درجہ ۱۔ اس کتاب میں ان کو مستند مع تنقید
بتایا گیا ہے۔ ثلثہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ ۱۵ روپے

مشکوٰۃ شریف عربی آج اس کا دس ہر جگہ مور لکھ ہے۔ مطبع شبانی
کان پور۔ مطبوعہ دہلی ۱۵ روپے۔

نوٹ۔ جلد کتب کا حصول ڈاک علیحدہ ہوگا جو بذمہ خریدار ہوگا۔

تفسیر سورہ والین۔ از مولانا ابوالکلام آزاد۔ قیمت ۸ روپے

اکرام محمدی اس میں سورہ واقعی کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
سیرت مبارکہ کے متعلق پیش بہا معلومات درج ہیں۔ صفحات ۵۵۲۔ قیمت ۱۵ روپے

تفسیر موضح القرآن اس قدر جامع اور مختصر تفسیر لکھی گئی ہے کہ اس میں
قیمت ۱۵ روپے۔ درجہ دوم لکھ روپے۔

تخریج ہدایہ عقلانی درجہ ۱۔ اس کتاب میں ان کو مستند مع تنقید
بتایا گیا ہے۔ ثلثہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ ۱۵ روپے

مشکوٰۃ شریف عربی آج اس کا دس ہر جگہ مور لکھ ہے۔ مطبع شبانی
کان پور۔ مطبوعہ دہلی ۱۵ روپے۔

نوٹ۔ جلد کتب کا حصول ڈاک علیحدہ ہوگا جو بذمہ خریدار ہوگا۔

تفسیر سورہ والین۔ از مولانا ابوالکلام آزاد۔ قیمت ۸ روپے

اکرام محمدی اس میں سورہ واقعی کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
سیرت مبارکہ کے متعلق پیش بہا معلومات درج ہیں۔ صفحات ۵۵۲۔ قیمت ۱۵ روپے

تفسیر موضح القرآن اس قدر جامع اور مختصر تفسیر لکھی گئی ہے کہ اس میں
قیمت ۱۵ روپے۔ درجہ دوم لکھ روپے۔

تخریج ہدایہ عقلانی درجہ ۱۔ اس کتاب میں ان کو مستند مع تنقید
بتایا گیا ہے۔ ثلثہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ ۱۵ روپے

حاشیہ: یہ کتاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور تفسیر قرآن مجید کی ہے۔

بہار شباب

یہ کتاب دہلی کے شہر خانہ کیم مسیح الملک محمد اہل خان صاحب مرحوم نے لکھی ہے۔ اس کتاب میں صاحب نے جو حکیم محمد خلیف صاحب کی تصنیف ہے اس کا کتبہ تحریر ہے۔ بازار دہلی میں جو عام مصنف اصغر دھرم کی یعنی باتیں جو ذکر بناتے ہیں اور کسی کو کاکا پڑھتے ہیں کو بھلی سبھا کے نام سے ظاہر کر کے لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے رہتے ہیں۔ اس کتاب کے سامنے بیچ میں۔ کیونکہ یہ ایک بہترین طب کی تصنیف ہے۔ جس میں ان کی مہربان اور طبی اصول سے تمام نفاط انگیز اور صحت پرانیے اور صحت کے بیان کئے گئے ہیں۔ جن پر عمل پہلے جو نے سے صحت ہمیشہ درست اور اولاد خوبصورت و مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ چھی اپنے خاندان کی پرستار اور دیوانی بن جاتی ہے۔ متوی ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ سینہ چلے گئے تھے اور جن کی بدولت آج دہلی کا ہندوستانی دوا خانہ مولا کے دوسرے ماہوار کی ادویات فروخت کرتا ہے۔ حکیم صاحب ممدوح نے اس کتاب میں عوام الناس کے فائدہ کے لئے طبابت خاصہ سے قیمتی خوانے کو ل کر رکھ دیا ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت پچاس پیسے کے ایک روپیہ دے۔ محمول ڈاک علیحدہ۔

جیسی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر کتاب میں تمام امراض کا بیان ہے۔ تشخیص علاج مفصل و درج ہیں خواص الادویہ و لغات بھی دی گئی ہے۔ تاکہ لوگوں کو دوائیوں کے اردو معنی بھی معلوم ہو سکیں۔ کاغذ طباعت اعلیٰ۔ پاکٹ سائز۔ جلد پارچہ و طلا باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۴۰ پیسے۔

محکمہ حکیم جانی محمد عبداللہ صاحب
بھلوں علاج مولوی اس کتاب میں ہر بیماری کا چلوں کے استعمال سے علاج اور لکھنے بتائے ہیں۔ قیمت ۴۰ پیسے

مثنوی برقی پریس امرت

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ لٹنٹے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما رنگدار و سادہ انداز نروں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعویٰ خطوط۔ لیٹراچر وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں۔ برآمدہ خط و کتابت کرنا و دفعہ ملے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود کو دیکھیں کہ ایک بن جائیں گے۔ آؤ دیکھنا خط و کتابت میں ہر برکتی جائے۔ نیچر مثنوی برقی پریس۔ ڈال بازار امرت

حیات طیبہ

جامد ہند، بطل جلیل، مبلغ توحید و سنت، حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل مشہید و حمید اللہ علیہ دہلی کی مفصل سوانح عمری۔ مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی (مؤلف مولانا حمید) حضرت مولانا سید دہلوی مرحوم۔ اس کتاب میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارنامے نمایاں درج ہیں۔ توحید و سنت کی تبلیغ میں جن طرح آپ نے کوشش و محنت کی اس سے ہم کو سبق سیکھنا چاہیے۔ ۷۰۰ قرین سکھوں کے ساتھ جہاد کے اسباب اور اس کی کیفیت و ہمت ہے۔ جدید اڈیشن۔ لکھائی، چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴۰ پیسے۔ نیچر دفتر الحمد حیث امرت

ہندوستان کی جردی بوٹیاں

محکمہ دہلی، محکمہ حکیم جانی محمد عبداللہ صاحب مولوی اس کتاب میں ہندوستان کی جردی بوٹیاں کے معنی افعال و خواص کو سنا لہا سال کی محنت و جانفشانی، ہزار کتاب کی دقت گرائی۔ لا تعداد حکماء کرام سر پہ لے لیاات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، احادیث، حدیثات، غمحات، مناسبات اور کثرت کے معنی علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ فہمات لکھا پانچ سو صفحات۔ قیمت پچاس روپیہ دے سکتے ہیں۔

مجربات سیوطی

محکمہ مولانا جلال الدین محمد اہل خان صاحب سیوطی ناظرین معشت ممدوح کے حکم نامے کوئی سلامی واقع نہیں۔ آپ کی تصنیفات علم تاریخ، حدیث و غیرہ میں بکثرت ہیں۔ کتاب نمایاں جب کی کتاب الرحمة فی الطب فی الحکمة کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں ممدوح نے ہر مرض کا علاج ادویات کے معنی علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ فہمات لکھا پانچ سو صفحات۔ قیمت پچاس روپیہ دے سکتے ہیں۔

علاج الغریاء

اس کتاب میں تمام بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ دوا و دوا میں ہند میں جو بالکل سچے دوا میں لکھیں۔ غریاء کو بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ۱۰ پیسے۔

جامعہ قبول باغ۔ دہلی
Dellhi
محکمہ حکیم جانی محمد عبداللہ صاحب

دہلی کی حکیم۔ دہلی کی دوا خانہ جو دیناات میں پیر ہو سکیں۔ برآمدہ خط و کتابت کرنا و دفعہ ملے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود کو دیکھیں کہ ایک بن جائیں گے۔ آؤ دیکھنا خط و کتابت میں ہر برکتی جائے۔ نیچر مثنوی برقی پریس۔ ڈال بازار امرت

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ایبل نمبر ۳۵۲

شرح قیمت اخبار

دلیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
 عام خسریداران سے ۵ روپے
 مالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشنگ
 فی پریم ۲۰ - - - -
 اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
 جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ رسولی فاضل مالک اخبار الحمدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۸

۱۹۲۱

امریک

پس حدیث مصطفیٰ بنی جاب

دفعہ اول

۱۳۲۱ شوال ۲۲ - شوال ۲۲ ۱۳۲۱

۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء

اغراض مقاصد

۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
 ۲۔ مسلمانوں کی عینا اللہ جماعت اہل بیت کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
 ۳۔ جو فتنے اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
 ۴۔ قواعد و ضوابط قیمت بہر حال پہلی آئی چاہئے۔
 ۵۔ جواب دینے والی کارڈیا لکٹ آنا چاہئے۔
 ۶۔ مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
 ۷۔ جس مراسلے سے فوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
 ۸۔ سیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۱۱۔ ربيع الثاني ۱۳۶۰ھ مطابق ۹۔ مئی ۱۹۴۱ء یوم جمعہ المبارک

عشق مصطفیٰ

(امام حکیم ابوسلمان عبدالواسط خان صاحب سیتی جانی گور اوری)

دل اگر پہلو میں ہو تو غم سے مضطرب چاہئے
 روزِ عشرِ پلہ میزاں برابر چاہئے
 کنج تار یک لحد میں شمع دربر چاہئے
 چشمِ اعور کے لئے ان کچھ تو نظر چاہئے

چشمِ بینا ہو تو عشق مدے انور چاہئے
 دل میں تو حید تھا ہو سر میں سوئے رسول
 لے چلا ہوں دل میں رکھ کر دلغ عشقِ مصطفیٰ
 عشقِ احمد اور احمدی دونوں آنکھیں ہونو

غز یہ کیا کم کہ ہے تو امتی اس شاہ کا
 اور کیا سا ماں تجھے سیتی کمتر چاہئے

فہرست مضامین

ظلم و عشق مصطفیٰ علیہ السلام ۱۰
 آفتاب الاخبار ۱۰
 پرکرات ہیں یا توہمات ۱۰
 خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت (کا دیانی مشن) ۱۰
 موامات بردگان پر گانا بجانا ۱۰
 عاقبتِ اندیش کی امانت جنگ ۱۰
 علامہ وحیدہ دان اہل حدیث کی خدمت میں پہل ۱۰
 مسیرتِ المصطفیٰ ۱۰
 یہ غلط کیسی ہے؟ ۱۰
 آنحضرت کی عمل زندگی ۱۰
 جو بند کی کوئی کام نہ آئے۔ جو بنی امتیاز ۱۰
 تفاوت ۱۰
 علی علیہ السلام ۱۰

(مجلد ۳۸) یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔
 رجسٹرڈ ایبل نمبر ۳۵۲
 دلیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
 عام خسریداران سے ۵ روپے
 مالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشنگ
 فی پریم ۲۰ - - - -
 اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
 جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ رسولی فاضل مالک اخبار الحمدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(مجلد ۳۸) یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔
 رجسٹرڈ ایبل نمبر ۳۵۲
 دلیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
 عام خسریداران سے ۵ روپے
 مالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشنگ
 فی پریم ۲۰ - - - -
 اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
 جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ رسولی فاضل مالک اخبار الحمدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

انتخاب الاخبار

(۲۵۔ مئی ۱۹۳۹ء)

انٹرنیٹ میں یکم مئی سے آج ۲۵ مئی تک بدستور ہڑتال ہے۔ کاروباری طبقے، منڈیاں وغیرہ سب بند ہیں۔ آٹا فروخت کرنے کی متعدد دکانیں کھولی گئی ہیں۔ جہاں سے آٹا سستا ملتا ہے۔ ۱۰ روپے علاوہ غراباد و مزدور طبقہ کے لئے شہر میں کئی مقامات پر غیر ملکی نگرہ جاری ہیں۔ جہاں سے غریب ہندو مسلم سکھ وغیرہ مفت کھانا کھاتے ہیں۔

نایاب گان بیوپاری کانفرنس نے وزیراعظم پنجاب اور گورنر پنجاب سے ملاقات کی۔ تجارتی بند کی وجہ سے حکومت پنجاب نے فروخت ٹیکس و قانون منڈیاں میں مناسب ترامیم کر دی ہیں۔ فروخت ٹیکس میں مندرجہ ذیل ترامیم کی گئی ہیں۔

۱۔ ۱۵۔ اپریل کے یکم اکتوبر سے نافذ ہوگا (۲) روزانہ فروخت کارڈ یا کارڈ رکھنے کی پابندی نہ ہوگی۔ (۳) کتب فروش، دودھ فروش، بھری فروش، پان فروش، نان بانائی، اخبار و رسائل فروش عام پیری والے اس قانون سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں۔ (۴) دکانوں کے معائنہ کا اختیار ضلع کے اعلیٰ حاکم ٹیکس کو ہوگا (۵) پچیس ہزار سالانہ کم فروخت والوں سے لائسنس ٹیکس کی صورت میں مقررہ رقم وصول کی جائے گی۔

بیوپار کانفرنس کی تجویز کے مطابق ہڑتال بدستور جاری رہے گی مگر امید ہے کہ سمجھوتہ ہو جانے کی صورت میں جلد کھل جائے گی۔

اس ہفتہ انٹرنیٹ میں تین مسلمان قتل ہوئے۔ لاہور، ناردرن انڈیا سٹوڈنٹس آف انڈیا کے ۴ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

کلکتہ کی اطلاع ہے کہ برہم ہارہ میں رات کو خوفناک طوفان باد و باران کی زد میں تباہی ہوئی۔ ۴ سو میل کے رقبہ میں لوگوں کے مکانات، میٹروں اور فصلوں کو سخت نقصان ہوا۔

معمور نظام دکن نے تمام ملازمین دیا کو سیاسیات میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی ہے۔ خلاف عدویٰ کر نیوالے کو برخواست کر دیا جائیگا۔

مرسروہ گاندھی جی میں ۴ جنوری سے ۱۰ فروری تک جو خطہ کتابت ہوئی تھی شائع ہو گئی ہے۔

عراق میں برطانوی و عراقی فوجوں میں تصادم ہو گیا ہے۔ طرفین نے ایک دوسرے پر بمباری کی۔ بھری آئی ہیں کہ عراقی فوج نے موصل کے تیل کے چشموں اور ان کی فوجی عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے بالمقابل برطانوی فوجوں نے بصرہ کے بجلی گھر، ہوائی اڈہ اور جہازی رقبے پر قبضہ کر لیا ہے۔

اسلام اور مسیحیت

کی تصنیف انتہائی پہنچ گئی ہے۔ طباعت جاری ہے۔ اندازہ ہے خلافت اس کا ترجمہ کرنا ہو گیا ہے۔ اب ناظرین کو اس کے انتظار کی زحمت زیادہ نہیں اٹھانی پڑیگی۔ چند دنوں تک مکمل ہو کر ان کو مل جائیگی۔ قیمت کے متعلق ابھی قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ طباعت کے بعد اطلاع دی جائیگی۔ جن شائقین نے ابھی تک فرمائش نہیں بھیجی وہ جلد بھیج کر اپنا نام درج رجسٹر کرائیں۔ (نیچر الہدیث انٹرنیٹ)

ملاش معاش امیر سے دوست مولوی ابو جعفر عبدالغفور صاحب سنی جو مختلف مقامات پر امام دینہ کراچے ہیں۔ اگر کسی مسجد میں امامت یا جو کی تعلیم کے لئے ضرورت ہو تو پتہ ذیل پر خط لکھ کر کریں۔ محمد وکیل۔ مومن پورہ رین روڈ۔

مسجد منزل۔ انارک کی دکان بمبئی ملا غریب فنڈ میں از قریب ۱۰۰ روپے عوامی فیس خان صاحب و نوالی رقم۔ از سائل عابد الغفور ساکن ٹکریا ہے۔ ملا ابراہیم کچھو کچھو

عبداللہ حیدر کیل۔ ملا عبدالکریم لائل پور ہے میزبان۔ سائل ملا۔ ملا۔ ملا کے نام ایک ایک سال کے لئے احمد غنہ کے نام نوادہ کیلئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا گیا۔ بدستور ۱۰۔ ۱۸۔ ۱۹۔ اپریل کو جات

عظیم الشان جلسہ اہل حدیث شوالہ ضلع الہ آباد کا زبردست جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی عبدالقواب صاحب غفرلہ مولوی۔ قاری احمد سمیع صاحب۔ حاضری۔ حافظ عبدالحمید صاحب ہاڑی۔ مولوی محمد شفیع صاحب مٹوئی اور مولوی محمد ابوالخیر صاحب پریوٹی کی تقریریں ہوئیں۔ شرک و بدعت کی تردید اور توحید و سنت کی حمایت میں بہترین تقریریں ہوئیں۔ مجمع اچھا خاصا موجود رہتا تھا۔ اور ان احاف نے سننے میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔

بعد نماز جمعہ قاری احمد سمیع صاحب نے یہ تحریک پیش کی کہ کسی زمانے میں جماعت اہل حدیث کا یہ طرہ امتیاز تھا کہ ہر مسجد میں بعد نماز فجر قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا کرتا تھا۔ لیکن افسوس آج یہ سنہرا اصول ہمارے ہاتھوں سے جاتا رہا۔ پس ضرورت ہے کہ اس میں پھر عمل شروع کیا جائے۔ چنانچہ دوسرے روز بعد نماز فجر اس عبادت گاہ کو مولوی عبدالقواب صاحب سے شروع کرایا گیا۔ ادب برابر اس کام کو مولوی محمد شفیع صاحب مٹوئی کر رہے ہیں۔ مولوی محمد شفیع صاحب مولانا سیالکوٹی کے مایہ ناز شاگرد اور بڑے قابل بہترین تقریریں۔ آج بیس برس سے ملت جیٹا کی طبعات انجام دے رہے ہیں۔ ہمارے یہاں مولوی محمد شفیع صاحب کی تقریریں جو گئی ہیں بہت بلند کوئی صاحب اب درخواست نہ بھیجیں۔

دعائی عبدالرؤف بہتم مدرسہ سفیاء العلوم و حدیث انجمن محمدیہ شوالہ ضلع الہ آباد) عاشا غفرلہ مولانا مصطفیٰ احمد انیم صاحب آئی۔ محمد خان گوندل۔ سیدہ اویک۔ سید محمد سرور مشرکان مولوی ۱۰۔ ۱۸۔ ۱۹۔ مولوی محمد ایوب۔ باوجود غلیل احمد شری

بہار شیباب۔ عکبر اجل خاندان مولوی و کرم کے والد بزرگوار کی تصنیف۔ قیمت ۴ روپے۔ ۱۔ نیچر الہدیث انٹرنیٹ

بسم الله الرحمن الرحيم

افہامیت

۱۱۔ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ

یہ کرامات ہیں یا توہمات؟

پیر جماعت علی شاہ علی پوری اور ان کے مرید اس امر میں اوجھڑا کھائے بیٹھے ہیں کہ جہاں تک جوئے کے قرآن، حدیث اور تفسیرات، فقہاء کی مفاہات کی جائے۔ چاہے اس مخالفت میں کتنا ہی نقصان ہو۔ خود کیجئے کہ مسئلہ علم غیب رسالت قرآن حدیث اور فقہ میں کس معنائی اور وضاحت سے بیان ہوا ہے۔ اس کے مقابلہ میں بھی یہ لوگ حیرت انگیز قیاسات بلکہ توہمات سے کام لے رہے ہیں۔

پیر صاحب کے رحمانہ انوار العرفیہ باب ۱۱ پر مل سکتے رواں میں پیر صاحب کے مرشد المعروف بابا جی صاحب کی چند گزارشیں بھی ہیں۔ جن سے ان کی غیب و انی کا ثبوت دیا ہے۔ پھر انکو مقیس علیہ بنا کر لکھا ہے کہ

حضرت بابا صاحب کا علم غیب پر مطلع ہونا ثابت کرنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب سب سے بڑھ کر اور علیٰ طہر پور حاصل تھا۔ (دعوت)

اب ہم ان گزارشوں کی تنقید کر کے ناظرین کو بتانا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ دیر جماعت علی اور ان کے مریدین (پیر) کسی عقیدہ کو قرآن حدیث یا اقوال فقہاء سے قطعیست نہیں کرتے۔ نہ اس کے لئے کوئی غائی میں

بلکہ ان کا اھول ہی اور ہے جو اس شو میں مذکور ہے نہ پیر و نہ قیس نہ فراد کریں گے ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے پہلی کرامت ایک مرید کو ناشتہ دیکر بیچ سو پڑی کہ کہا کہ گھر کو پہنچ جاؤ وہ جب گھر میں پہنچا تو اس کا باپ فوت ہو چکا تھا۔ اس کی تجویز دیکھتے ہیں کی لیاری ہو رہی تھی۔

اس حکایت سے راقم نمون نے نتیجہ نکالا ہے کہ بابا جی صاحب نے ایک دن پہنچ ہی اپنے مرید کی وفات سے مطلع ہو کر مکان مذکور کو گھر بھیج دیا کل کی بات بتانا علم غیب ہے۔ جب حضور بابا صاحب کو علم غیب حاصل تھا تو سرور کائنات کے علم غیب کا کہنا ہی کیا ہے۔ (دعوت)

کس قدر حکم اور خود رانی ہے۔ اول تو بابا صاحب کی بات معمولی تھی کہ مرید کو گھر بھا۔ نہ کیلئے کہہ دیا نہ انہوں نے علم غیب کا دعویٰ کیا نہ اپنے مرید کے والد کی وفات کا ذکر کیا۔ یہ سب ان لوگوں کے من گھڑت خیالات ہیں جن کے حق میں کہا گیا ہے پیراں نے پوند و مریداں ہے پوند

بالفرض اگر کچھ ہوجی تو اس کو مقیس علیہ بنانے کی کیا صورت؟ اگر کوئی ذی علم ان سے پوچھے کہ

قیاس کے لئے جو شرطیں ہیں ان کی موجودگی میں شرعی حکم و ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر واقعہ قیاس کے ساتھ ثابت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً وہ آدمی ہم عمر نہیں ہیں ایک کی موت کا علم ہو جائے تو اس پر یہ قیاس کرنا صحیح نہیں کہ دوسرا بھی مر گیا ہے۔ کیونکہ واقعات قیاس کے ماتحت نہیں ہوتے۔

دوسری کرامت حضرت بابا جی نے ایک عورت کو بڑا اولاد کی تمنا رقصی تھی۔ دم کر کے گڑا دیا کہ تم اسے لھا لو نہ اتھو (رو کا دینگا)۔ اس کے بعد اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا۔ اس واقعہ سے نتیجہ نکالا ہے کہ بابا صاحب کو علم مافی الارحام تھا۔ پھر اس نتیجہ پر یہ تنقید بھائی ہے کہ ایسی باتوں سے کہہ ہوتے ہوئے جو شخص علم غیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء

اکرام سے انتظار کرے تو اس کی جہالت ہے۔ ہم ایک صوفی صانی کا قول پیش کر کے راقم مضمون کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ اس پر بھی جہالت کا نمونہ لگاؤ۔ غلط! شیخ عطارؒ فرماتے ہیں علم غیبی کس نے دانہ بجز پروردگار۔ ہر کہ گوید سے بدنام تو اذہ باور دار کہنے ایسے صوفی کے حق میں آپ کی کیا رائے ہے جاہل یا اجہل؟

تیسری کرامت ناظرین جانتے ہوئے کہ پیراں فقروں کے پاس مسلمان عورتوں کے علاوہ ہندو عورتیں بھی عورتا جایا کرتی ہیں بلکہ نماز کے وقت مسجدوں کے دروازوں پر نمازیوں سے اپنے چوچن کو دم کراتی ہیں۔ بابا جی کے پاس کسی خاص غرض سے تین عورتیں آئیں۔ ان میں دو مسلمان تھیں تیسری برہمنی۔ بابا جی کے پکڑے پر مسلمان عورتوں نے تو کلمہ پڑھ لیا۔ برہمنی کی طرف سے کسی نے غصہ کیا کہ یہ عورت برہمنی ہے۔ فرمایا کہ یہ بھی کلمہ پڑھ لے۔ اس پر اس نے بھی پڑھ لیا۔ دوسرے روز بابا جی کے پاس آکر اس نے اپنے اسلام کا اظہار کیا۔

بس اتنی سی بات پر راقم مضمون اٹھا چھوٹے کہ جہاں میں نہیں سنا سکتے۔ چنانچہ انہیں نے غیب

یہ کرامات ہیں یا توہمات؟

مکاتھ پر نہ لکھا ہے وہ
نحوہ مردوں سے بدل جاتی ہیں تہہ یوں
ایک معمولی بات کا بشکوہ مانا انہی لوگوں کا کام ہے
اس قسم کی ایک دواہ کرانیں لکھ کر آپ نے جو
مکتوبہ لکھا ہے وہ قابلِ شہد ہے۔ آپ لکھتے ہیں :-
"ماہرین کرام نے دیکھ لیا کہ دیائے کرام کو
خداوند کریم نے کیا کیا طاقتیں دے رکھی ہیں
اولاد دہ دیتے ہیں، انہار غیب سے وہ مطلع
کرتے ہیں، تکالیف میں وہ دستگیری کرتے
ہیں، اپنے متوسلین کا ہر طرح سے خیال رہنما
ہیں۔ اور یہ جلد حضرات غالبان رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اب ان حضرات کا
یہ حال ہے تو حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو
بہ جہاں ائمہ اکمل ان تمام باتوں ادا کر چکے
ہیں۔ اور کہتے ہیں :- (رو. ۲۵)

الحمد للہ! میں کیا ضرورت ہے کہ ہم ایسی باتوں کا
انکار کریں جبکہ ہمارے پاس قرآن حدیث اور اقوال
نقبہ کے علاوہ خود حضرات صوفیہ کرام کے اقوال
موجود ہیں۔ چنانچہ شیخ عطار فرماتے ہیں :-
غیر قریب ہر کہ خواہد اسے پسر
کیست در دنیا اذو گمراہ تر
در ہلایا۔ یہی خواہ از ہیچ کس
ذاکمہ نمودن خدا فریاد رس

اس کے بعد آپ جماعت اہل حدیث پر خوب دل
کھول کر برستے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں :-
"مذہب کل کے نام کے اہل حدیث جن کو حدیث شریف
کا علم تک نہیں ہوتا۔ نام کو تو انہوں نے صرف
مشکوٰۃ شریف کا دور کر لیا ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ
جس کا کلام ہے ان کو ان سے محبت نہیں۔ اسلئے
خداوند کریم نے اس کی سزا کے طور پر ان سے
حدیث شریف کو سمجھنے کی استعداد ہی چھین لی ہوئی
ہے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان احادیث کا مطلب کیا
ہے۔ لہذا اعتراضات کرتے لگتے ہیں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی ذات بابر کا تہہ پر :- (رو. ۳۴)

اے صاحب! یہ لوگ بڑے بے ذہب ہیں۔
بادجو دیکھ حدیث کی ایک سطح بھی سمجھ نہیں پڑھتے
تاہم اپنے نام کے ساتھ محدث علی پوری لکھتے اور
لکھواتے ہیں اسلئے موزوں لکھنے والے کے باوجود
اپنے نام کے ساتھ امیر ملک بھی لکھتے جاتے ہیں۔
تعب ہے کہ یہ لوگ دہراور مرید اس روشنی کے
زمانہ میں بھی نفسیات بعضہا فوق بعض میں گم
ہوئے نہیں دیکھتے کہ سورج کتنا چڑھا یا ہے اور
وہ شہ تائیک سمجھ کر خواتے لے رہے ہیں۔ ان کا
کمال علم یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے خالہ کو بے علم
ہے سمجھ اور جابلہ۔ کہہ کر اپنی بے علمی کا ثبوت
دیتے ہیں۔ سچ ہے :-

اوروں کی برائی ہی یہ ہے کہ وہ ان
خوبی کوئی باقی نہیں ہیں امت میں

ہماری تحقیق جو اقصایٰ سمجھ رہی ہے۔ یہ ہے
کہ اس قسم کی کرامات دراصل اپنی دوکان کا محصول
ہوتی ہیں۔ ایسا ڈھنڈورہ قادیان سے بہت
بوسہ سے لکھا جاتا ہے۔ یہ ہے کہ پوجہ تو مرامات
پر ہونے والی ہے۔ ہر گز اس کا کوئی اثر نہیں ہے۔
میں نے یہ بھی سن لیا ہے کہ قادیانی ڈھنڈورہ
کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جنہوں نے خلیفہ قادیانی
کی کرامت میں دیکھا گامی کو کشا میں غل کرانے
بغیر ہیکے لاشن پر چڑھا دیا تھا۔ تفصیل کے لئے
الحمد للہ مورخہ ۲۱۔ اور یہ لکھنا لازم ہو۔ ایسی ہی
کرامتوں کی حق میں کہا گیا ہے :-

اس کرامت ولی ناچہ عجب
گر یہ شامہ کفایت ہار ان شد

قادیانی مشن خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت مرزا صاحب قادیانی کے دعوے پر

انجاء الفضل ۲۰۔ اپریل میں ایک مضمون شائع
ہوا ہے جس کی سرخی ہے :-
حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی صداقت
کا ثبوت خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت سے
اس سرخی کے نیچے عبارت یوں لکھی ہے :-
"کسی مامور کے صدق و کذب کو جاننے کا ایک
بہت بڑا ذریعہ یہ ہے کہ اس کے تعلق باشند کا
مشاہدہ کیا جائے۔ یعنی دیکھا جائے کہ اس کا
خدا سے اور خدا کا اس سے کیسا تعلق ہے۔ یہ
ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی
چیز باہر نہیں۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے
وہ اس کے علم میں ہے۔ اور سینہ کے تمام
پوشیدہ اسرار اس پر پوری طرح جہاں ہیں

ان حالات میں یہ قطعی طور پر ناممکن ہے کہ خدا
ایک شخص کی باتوں کی وجہ سے اس سے
ناراض ہو۔ وہ شخص جھوٹا اور کاذب ہو۔ اور
پھر بھی خدا کی تائید اور نصرت اسے حاصل ہو
جو غرض کسی مدعی کی صداقت معلوم کرنے کا
یہ بھی ایک ذریعہ درست معیار ہے کہ اس کے
تعلق باللہ کو دیکھا جائے۔ اور خدا کے اس
سلوک کو دیکھا جائے جو اس کے ساتھ ہے
اگر خدا کی نصرت اور تائید اس کے شامل حال
ہو۔ تو یہ گواہی اس بات کا ثبوت دیتی ہے کہ وہ
اپنے دعوے میں سچا ہے :-

والفضل قادیان ۲۰۔ اپریل ۱۳۲۵
الحمد للہ! اس اقتباس کی کل سے تائید

شہادت مرزا صاحب کے مکتوبہ مرزا تہہ - قرآن، حدیث، اقوال و اہلکات سے مرزا صاحب کی توثیق ہو رہی ہے

مزارات بزرگاں بہ گانا بجانا

(از پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی سی۔ لاہور)

فَلَا تُرْبِكَ لَوْ كُنْتَ مَيُّوْنُ خَشِي

يُحْكِمُونَ فِي مَا شَقِيَ بَيْنَهُمَا

(اے رسول) تیرے رب کی قسم کہ یہ لوگ ایمان لائے
نہیں بن گئے جب تک کہ اپنے مزارِ عزیزِ امیر میں
آپ کو حکم قرار نہ دیں۔

پچھلے ماہ کے حال و قال میں ہم نے مسلمانوں کی
توجہ اس طرف مبذول کی تھی کہ بزرگانِ دین کے

مزارات پر زمانِ بازاری کا اجتماع اور ان
ذریعہ بغلیاں فاضلِ موقی جسے عرف عام میں محافل

رقص و سرود سے تعبیر کیا جاتا ہے یہ دونوں امور
خلافِ شریعت اسلامیہ ہیں۔ اور ملت کے ہی خواہ

کا پہلا فرض یہ ہے کہ ان مزارات مقدسہ کی فضا
کو معصیت کبریٰ کی کثافت سے پاک کریں۔

لیکن جسکی قوم کی وضعیتِ خواہ جو جاتی ہے
تو وہ بر فضیلت کو اپنے حق میں مضمر سمجھتی ہے۔

کما قال اقبال؎

چوں شود اندیشہ تو سے لڑا

نا سرگرد و بدستش سیم ناب

میرد اندر سیند اش قلبِ سلیم

در سخا و کوچ آید مستقیم

یعنی جب کسی قوم کی وضعیتِ خواہ جو جاتی ہے تو

کسری چاندی اس کے ماتھے آکر کھوٹی ہو جاتی ہے

اس کے سینہ میں دلِ مژدہ ہو جاتا ہے اور اس کی

نگاہ ایسی ناتواں ہو جاتی ہے کہ بیڑی چنڑا سے

سیدھی نظر آتی ہے۔

اگر آپ کو اقبال؎ کے اس قول کی زندہ مثال

دیکھنے کی ضرورت ہو تو پنجاب کے مسلمانوں کی

وضعیت پیش کی جا سکتی ہے۔ اس کی تفصیل

کی طرف سے جو مذمت پیش کئے گئے ان سب کے

جواب لا جواب جاری کتاب الہامات مرزا؎ میں

درج ہیں۔ انویر افضل اور دیگر اشباع مرزاہم کو

صحیح مشورہ دیں کہ ہم مرزا صاحب کے ارشاد کے

ماقت ان کے حق میں اپنی رائے قائم کریں یا کسی

ایسے غبرے کے کہنے پر۔ واضح رہے کہ ہم سے یہ

توجہ نہیں سکتا کہ ہم اپنے اصلی طالبِ رومی کو

چھوڑ دو سڑوں کی طرف توجہ نہ دیں۔

بجے تو بے منظور جنوں کو لیل

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

دوسری شہادت اہم سے نصاب کی آسانی

شکوہ کا نکاح ہے۔ اس کی تفصیل کرنے کی ضرورت

نہیں۔ قادیانی بغاوت سے دلچسپی رکھنے والے

سب لوگ جانتے ہیں۔ ان ایک حوالہ میاں پیش

کرنا نہایت مفید ہو گا جو جملہ قادیانی عذرات کے لئے

بیج کن ہے۔ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ

مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی سمات

محمدی بیگم میر سے نکاح میں ضرور آئے گی۔ اس کے

متعلق آپ کے تاکیدِ الفاظ یہ ہیں کہ

نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے

نکاح میں آنا تھوڑے عرصے میں ہو گا جس کی طرف میں نہیں

کیونکہ اس کے متعلق الہام الہی میں یہ فقرہ موجود ہے

ذُنُبِيْنَ يَلِيْكَ كَلِمَاتِ الْاَلٰهِيَّةِ

یعنی خدا کی بات میری نہیں ٹیگی پس اگر مل جائے

تو خدا تعالیٰ کا کلام باطنی ہوتا ہے)

(تبلیغ رسالت جلد سوم ص ۱۱)

احمدی دوستو! قادیانی اور لاہوری میرزا

بتاؤ یہ نکاح تھا۔ اگر نہیں بتاؤ اور یقیناً نہیں بتاؤ

تو خدا را جہیں صحیح مشورہ دو کہ ہم کیا رائے قائم

کریں؟ یہی نا۔

کتنی ہی کام مسیحا تیرا پیدا نہ تھا

نامزدی میں تھا ہے تیرا آنا جانا

لے قیمت و محصول ڈاک اور لٹے کا پتہ۔

غیر دفترِ الجمہوریہ امرت سر

کرتے ہیں اور اس کو اپنے اور اپنے مخاطبوں کے

درمیانِ اتصال و مصلحت کی طرح مستقیم ترادیکر

اس پر اپنی شہادت پیش کرتے ہیں۔ ہمارے

یاس مرزا صاحب کے کتابِ دعویٰ پر پے شک

شہادت موجود ہیں مگر یہاں ہم شریعتِ اہلِ حق

نصابِ شہادت پر اصرار کرنے کو صرف دو شہادتیں

پیش کرتے ہیں۔ جو اہلِ نظر کے نزدیک اپنے اندر

کافی سے زیادہ ثبوت رکھتی ہیں۔

پہلی شہادت مرزا صاحب نے اپنی صداقت پر

یہ پیش کی تھی کہ چوٹی عبد اللہ آقہم سی منظر اگر

حق کی طرف رجوع نہ کریگا تو پندہ۔ یعنی کے عرصے

میں ہمارے موت جنم میں ڈال دیا جائیگا۔ یہ میعاد

د جون سنہ ۱۲۷۷ سے شروع ہو کر ہجری ۱۲۷۷ کو ختم

ہو گئی۔ مگر آقہم مذکور اس عرصے میں نہیں مرا۔

حالانکہ مرزا صاحب نے اس پیشگوئی پر خود ہی یہ

توجہ مرتب کیا تھا کہ

ٹوٹی آقہم اگر بصورتِ عدم رجوع پندرہ ماہ کے

عرصہ میں ہمارے موت جنم میں نہ پڑ جائے تو

میں ہر ایک سزا خانے کے لئے تیار ہوں

بجھ کو نہیں کیا جائے۔ ورنہ سزا کیا جائے

میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے، بجھ کو

پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے

تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر

کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا، ضرور

کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان مل جائیں پر

اس کی باتیں نہ ملیں گی، کتاب جگہ ختم

سوال یہ ہے کہ اس پیشگوئی کا وقوع اسی طرح ہوا

تھا جس طرح مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ ہم لے

لفظوں میں نہیں بلکہ مرزا صاحب کے الفاظ میں

دکھاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ

آج ۲۷ جون سنہ ۱۲۷۷ کو آقہم کی موت ہوئی

ہے۔ (رسالہ انجام آقہم ص ۱)

یعنی میعادِ مقررہ سے ۲۷ ماہ یا ایک سال ۱۰ مہینے

کے بعد فوت ہوا۔ اس شہادت کی نسبت قادیانی

اصلاحِ المصالح - مسلمانوں کی فقہی رسوم کی بدلتی ترقی کی ہے۔

کیا زمانہ میں پیچھے کی سہی باتیں ہیں؟
 کیا یہ بزرگانِ دین اور حامیانِ شرعِ عینِ جن کی
 پاکیزہ زندگیوں کا ایک ایک لمحہ، اطاعتِ الہی
 اور اجماعِ سنتِ نبویؐ کے لئے وقف تھا، طوائفوں
 اور کافرانسنگ کرتے تھے؟ اگر عینِ توبہ آج ان کے
 نام ہیں، ان کی ازواجِ مقدسہ کو کیوں بے چین

قادری، نقشبندی، سہروردی اہل حق کسی
نماز اوہ میں بھی طواغوتوں کا گانا سننے کی اجازت
نہیں ہے چشتیہ خانہ امن میں پاکیزہ خیالات کی نظروں
کے سننے کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ سادہ و عوامی
ہو نہ بڑی تلواریں کا دروازہ چمکے شریعت خود۔ اسی کے

ساتھ نہ مل سکے ہو۔ خصوصاً کہ یہ سادہ لوحی و سادہ فکر
پنکھانچ نہ ہو سکتے۔ میرے بعد حانی پشوا حضرت
بعد الخلفائی سرحدی قدس سرہ نے جو سلسلہ
تکثیفیہ کے مترشح ہیں، اسی لئے شارع کی ایجاد
نہیں دی کہ اس سے بعد و عقب کا دور و اندھ کھل جائے
ہے۔ اور چونکہ عوام الناس، شرط شارع کی پابندی
نہیں کر سکتے۔ اس لئے کچھ دنوں کے بعد شارع
فی الحقیقت، محفل رقص و سرود میں مبدل ہو جاتا
ہے۔ جس طرح آج دہلی اور جمہور میں نظر آتا ہے۔
پس ہم مجلس منجہ دسلیکٹ کیشی کے مسلمان
ارکان سے مجرور و دغا ست کرتے ہیں بلکہ انہیں
شریعت اسلامیہ کا واسطہ دیتے ہیں کہ وہ اس
منفیہ کی حمایت میں اپنا سارا زور زبان اور
زور قلم صرف کر دیں تاکہ مزارات بزرگانی کی فضل
طاہر انوں اور زنان بازار سی کے جراثیم سے پاک
ہو جائے۔ مسلمان ارکان اسمبلی کو یہ سوچنا چاہئے
کہ جب طاہر انوں کا ہجوم اور محافل رقص یہ دونوں
باتیں خلاف شریعت ہیں تو پھر ان کا اندھا
مسلمانوں کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ اس کی وجہ
یہ ہے کہ اگر کچھ طاہر انوں اور نقلی پیروں نے پیچ
کے بھولے بھالے مسلمانوں کو ذہنی غلامی میں بکرو
رکھا ہے۔ اور اس غلامی کا نتیجہ یہ ہے کہ اس میں
کے مسلمان اپنی اکثریت کے باوجود مہنڈوں کے
مقروض ہیں۔ صنعت و حرفت، تعلیم و تجارت، علوم
فنون اور جمیع امور سیاست و معیشت میں پابند
ہیں۔ پس ان کو بیدار کرنے کے لئے پہلی بات جو
ضروری ہے یہ ہے کہ انہیں ذہنی غلامی سے رانی
دلائی جائے۔ تاکہ وہ حریت فکر سے مالا مال ہو کر
اپنے نیک و بد کو سمجھ سکیں۔ اور جو نئے پیر و پل کو
اندانے دینے کے بجائے حق و باطل کے فرق کو
کے خدا و جان کر سکیں۔ (قبائل نے اس شعر میں
اکل نبوں عالی کا کیا خبر تھا کہ نقشہ کیسی ہے
باقی نہ رہی تھیں وہ غلامی و غلامی
ان کے کشتہ سلطان و غلامی و غلامی

عاقبت اندیشوں کی احمقانہ جنگ

سرخ ریشہ اس تمام خوابی کا یہ ہے کہ مسلمان ایک عرصہ دماغ سے قرآن مجید اور سنت نبوی سے بیگانہ ہو چکے ہیں۔ جو بیک وقت وہ حکمران ہیں ان کے اخلاقی، عمرانی اور معاشرتی عیوب پر پردہ ڈال رہا۔ لیکن حکومت سے محروم ہو جانے کے بعد ان کے وہ تمام عیوب ایک ایک کر کے نمایاں ہو گئے۔ اور اب یہ عیوب ان کی زندگی کو گھٹن کی طرح کھائے جاتے ہیں۔ چونکہ ان سوشل خواہوں سے بعض خود غرض ارکان کو مالی منفعت حاصل ہو رہی ہے اس لئے وہ ہرگز نہیں چاہتے کہ مسلمان بیدار ہوں جب کوئی اللہ کا بندہ اس ناگفتہ بہ صورت حال کی اصلاح پر کمر بستہ ہو تا ہے تو ان دشمنانِ دین کا ہجوم اُسے دہائی اور بزرگانی دین کا دشمن مشہور کر دیتا ہے۔ تاکہ عوام اناس اُس سے برکت نہ ہو جائیں۔ اسلام افراط و تفریط سے علیحدہ رہ کر صراطِ مستقیم پر چلنے کا نام ہے۔

دشمنوں کی حقیقت اسلام ہاٹ مارچ واپس لے لیں اعیان اہلِ حدیث اس خوابی کی اصلاح کے لئے بزمِ توحید کی بنیاد رکھ کر آپ کو توجہ دلائی گئی تھی کہ آپ لوگ اس کام کو اپنے ماتھے میں لیں مگر حق یہ ہے کہ جس رفتار سے کام ہونا چاہئے تھا نہیں ہوا۔ پس دورہ لپکو سر کو۔

دہلی سے ڈرانے والا آیا ہے

دشمنوں کا ہجوم توحید کے اشتہارات طلب کر کے حسب موقع اقدام کریں۔ محصول ڈاک فی سیکڑہ ۱۰۰ ملے کا پتہ: لیٹر اہل حدیث امرتسر۔

قادیانی انجاء الفضل نے اس سرخی کے ماتحت ملک میں مختلف فرقہ واری لڑائی جھگڑوں کا ذکر بڑے در دامگیر لہجے میں کیا ہے۔ یعنی ڈھاکہ احمد آباد، بمبئی وغیرہ میں جو ہندوستانیوں کی فرقہ واری لڑائیاں ہوئیں ان کو احمقانہ جنگ سے موسوم کیا ہے۔ بہت اچھا کیا۔ لکھنؤ میں شیخہ نزاری کو بھی اسی خیل میں لکھا ہے۔ اس ساری تحریر کو ہم تحمین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ حواریانِ مسیح قادیانی جو خیال خود بہت بڑے ہندو اور متدین اور علم کلام کے ماہر، روحانیت میں کمال کو پہنچے ہوئے معنی لاپوری اور قادیانی جماعت کے ایمان اور افراد جو ہمیں سال سے باہمی جنگ کرتے چلے آ رہے ہیں اور ان کی یہ جنگ دن بدن تیز ہوتی جا رہی ہے۔ جس میں دھجنگ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کا جنازہ جو مرزا صاحب کا مصدق یا مرید نہ ہو بلکہ ساکت ہو اس کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

دو نوں طرف سے دلائل کی بندوبست اور توہین اتنی چل رہی ہیں کہ یورپ کی جنگ میں بھی نہ چلتی ہوگی۔ انہی توپوں میں بعض دفعہ ایک نئی

دوسرے کو توہین کے گلے سڑتے چھکے اور چلتی پھرتی لاشیں کہتا ہے۔ اور دوسرا نصری لفظ ہر کاری ساندہ تک استعمال کر جاتا ہے۔ کیا ہم اس جنگ کا نام احمقانہ جنگ رکھیں یا غافلانہ جنگ۔ تبصرہ نام جنگ نہ کریں۔ جو انسان کی بات نہیں ہم صرف دریافت کرتے ہیں تاکہ ہم بھی اسی نام سے اس جنگ کا ذکر کریں۔

رہا مسئلہ جنازہ سوسنوائے تم نے تو آج تک حدیث نہیں لکھی۔ مگر چونکہ اہل حدیث کا ذمہ دار ہے۔ اس لئے وہ تم کو بتاتا ہے۔ ان کلام مصدقین۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:-

صلوا خلف من قال لا الہ الا اللہ

وعلی من قال لا الہ الا اللہ

خدا کا خوف دل میں رکھ کر اس حدیث کا مطلب سمجھو اور اپنی نزاع کا فیصلہ اس حدیث سے کراؤ۔ اگر اس حدیث کا مطلب سمجھنے میں دقت ہو تو ہم سے پوچھو۔

عشق کی راہ گھٹن کوئی ہم سے پوچھے

فہم کیا جانے غریب اگلے زمانے والا

علماء و ہمدردان اہل حدیث کی خدمت میں ایک درد مند کی

اپیل

(از مولانا خلیل بن محمد عرب بھوپال)

علماء اہل حدیث میں اس وقت تک جو بھی زاہد و دانشور ہوا اس کی جگہ برابر خالی رہی۔ تقدیر میں کو چھوڑیے متاخرین ہی کو لئے لیجئے۔ مولانا محمد امجد علی، حافظہ عبد اللہ صاحب غازی پوری وغیرہم کو جانئین کون ہوا۔ اگر یہی عالم ہے اور یقیناً میں عالم رہیگا۔ اس لئے کہ شوقِ توحید ہے لیکن عمل نہیں۔ مدارس بکثرت بلکہ ان کی بارش ہے۔ لیکن آج تک کسی مدرسہ نے سلسلہ کا جائز نہیں پیدا کیا۔ اس سے مطلب نہیں کہ دل کو یہ کہہ کر قلی دے لی جائے جو عہدِ انبیاء

فرد محمدی۔ قرآن مجید، احادیث شریف، اقوال صحابہ، تابعین، مجتہدین، محدثین، ائمہ عظام، فقہاء کرام اور موفد و دیگر بزرگانِ دین کی بیجا بات سے قدامی، رنگ و خیرہ افعال غیر شرعیہ کی پوری ترویج کی گئی ہے۔ مصنف مولانا محمد بلوی مرحوم۔ قیت

محمدی۔ فیجہ و فتر اہل حدیث امرتسر۔

سلسلہ شہید روحیہ سندھ علیہ۔ ۱۰۰ ملے کا پتہ

پیشہ ورانہ - حیات صحیح پر توجہ کی ضرورت - قیامت کی تیاری

خیر من بعدہ) ہر حال اب جو بھی باقی ہے انکی تعداد پانچ سات سے تھانہ نہیں۔ اگر اب بھی ان موجودہ ہستیوں سے ایک نظام کے تحت میں کام لیا جائے تو شاید کچھ ہونہار کام کے نکل آئیں۔

ہر صوبہ سے چار چار ذہین و متعدد طلباء کا انتخاب کیا جائے۔ خواہ وہ ایک ہی استعداد اور علم میں ایک ہی صنف کے متعلق نہ ہوں۔ ہر ایک کے لئے

دس روپیہ ماہانہ کاکم از کم وظیفہ مقرر کیا جائے جسے اہل صوبہ اور اگر اہل صوبہ میں اسکی استطاعت نہ ہو یا احساس نہ ہو تو اودھمداد ان ذی استطاعت

اس بار کو اپنے ذمہ لیں۔ مدرسین میں جن کے متعلق میرا علم ہے انہیں میں پیش کرتا ہوں جن کے متعلق مجھے علم نہیں ان کا اضافہ کیا جاسکتا ہے

مولانا عبدالعزیز الہیمن۔ مولانا محمد سورتی۔ مولانا داؤد غزنوی۔ مولانا ابوالخاسم بنارسی۔ مولانا حافظ محمد انجیل مدرسہ عمر پور مداس۔

مولانا عبداللہ لعل سامردی۔ مولانا ثناء اللہ و مولانا ابراہیم سیالکوٹی کو

غرض اس لئے مدرسین میں نہیں رکھا کہ اہل الذکر باوجود کبرسنی جو کہ کر رہے ہیں وہ بہت ہے اسپر کوئی بار بار ہوگا۔ ثانی الذکر کی مسروریتیں تالیف

تدریس ہے ان کو رکھنا تحصیل حاصل ہے۔ لیکن اگر خود وہ حضرات پسند فرمائیں تو عین خوش قسمتی

تعلیم کو وہ شعبوں میں تقسیم کیا جائے۔ قرآن کریم ادب و حدیث و تاریخ۔ قرآن کریم، معقولات و

فقه و حدیث، ادب و حدیث میں مولانا یمنی اور مولانا سورتی کے متعلق طلبہ کئے جاتے ہیں۔ اور باوجود

اپنی بے بضاعتی کے بہادریات و ادب و حدیث متوسطات سے طلبہ میرے سپرد کئے جائیں۔

معقولات و فقه و حدیث کے طلبہ مولانا غزنوی اور مولانا بنارس کے سپرد کئے جائیں۔ صرف حدیث کے طلبہ مولانا سامردی و مولانا اسماعیل مدہ انکی کے سپرد کئے جائیں۔ دو سال تک یہ طلباء مذکورہ

چاہیں ہر ششماہی میں امتحان طلباء کا تقریری و تحریری لیا جائے۔ ان حضرات میں جو مستحق ہوں ان سے اعزازی اور جو مستحق نہ ہوں انہیں ان کی سبب حیثیت امداد دی جائے۔

اگر یہ اپیل نظر استحضار دیکھی جائے تو فیں پانچ روپیہ کی غیر رقم ماہانہ اپنے اور اپنے بعض احرار کی طرف سے پیش کرتا ہوں۔ انبار محمدی کے لئے

میرے علم میں مولانا ابوالخاسم صاحب سے مشاورت نہیں مل سکتا۔ اگر ان کی خدمات قبول کی جائیں اور اس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائے تو ہر صوبہ

اہل بیت آپ کا انتخاب بہت کچھ قابل غور و نظر ہے۔ تاہم خیال اچھا ہے۔ مولانا ثابت العرش شہ افکش کے ماتحت پہلے مجلس شوریٰ کئے پھر فیصلہ ہوا میرا عمل کیا جائے

سیرت المصطفیٰ

(از قلم مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی)

غیر سرورہ کیف

(۱۰)

گذشتہ پرچم سے حضور غیہ الصلوٰۃ والسلام کا بچپن میں دیگر شرفاء مکہ کے بچوں کی طرح بکریاں چرانے کا ذکر جاری ہے۔ آج

بھی اسی کا بغیر درج ہے۔ (دعیر) غرض سنت انبیائے سابقین کی موافقت میں اپنے

بھی بکریاں چرائیں۔ علامہ یحییٰ نے اسی حدیث بخاری کی شرح میں بحوالہ امام نسائی ایک اور حدیث بھی نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا بُعِثْ مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْوَحْشِ

ترجمہ یعنی بُعِثْ مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْوَحْشِ یعنی بُعِثْ مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْوَحْشِ (جملہ خیم ص ۳۳) یعنی مبعوث ہوئے موسیٰ اور وہ بکریاں چراتے تھے، اور مبعوث ہوئے داؤد اور وہ بکریاں چراتے تھے۔

علامہ یحییٰ نے ذکر کیا کہ آنحضرتؐ کی عمر آنسو کوئی بیس سال کی ہوگی۔ جیسا کہ محمد بن اسحاق اور داقدی کے کلام کے استقراء سے معلوم ہو سکتا ہے

مولانا شبلی مرحوم نے سیرت النبیؐ میں ذکر کیا کہ فرانس کے ایک مورخ نے لکھا ہے کہ ابولہ

چونکہ محمد دھیمہ اللہ علیہ وسلم کو ذہین رکھتے تھے اس لئے ان سے بکریاں چرانے کا کام لینے لگے۔ (سیرۃ النبی جلد ۱ ص ۱۱)

اسی طرح ہم کو جویرہ جاوہ کے شہر سونا ہے سے

اہل حدیث کانفرنس دہلی کی معرفت ایک تحسیر

انگریزی زبان میں پہنچی تھی جو کسی غیر مسلم معرض کی تحریر کا ترجمہ تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ آپ بنیں

برس کی عمر تک بھڑ بکری چراتے رہے جو بچوں اور غلاموں کا کام تھا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ابو طالب کو جو الفت و محبت اپنے یتیم بچے سے تھی۔ وہ دنیا جہاں کے

چھاؤں سے نرالی تھی، بلکہ اکثر بابوں سے بھی بڑھ کر تھی۔ دنیا میں اس کی نظیریں طبعی تو ہوسکتی ہیں

لیہم لے اس تقریر کا جواب آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی خواہش سے بنام سیرت محمدیہ لکھا اس کا ترجمہ

انگریزی میں بھی کر دیا گیا۔ وہ ترجمہ جاوہ میں بھیجا گیا جنہوں نے اسے طایا زبان میں ترجمہ کر کے ترجمہ دیا چھڑا کر اس پر فوج زبان میں ترجمہ کر کے ترجمہ دیا چھڑا کر اس پر فوج زبان میں ترجمہ کر کے ترجمہ دیا

اس ملک جاوہ میں تقیم کیا۔ اور خود کانفرنس نے مسودہ بتخلد ہزار اور انگریزی غالباً ایک ہزار چھپوا کر اپنے

لک بنڈ میں مفت تقیم کیا۔ اسے جو متعدد تعداد میں لکھ کر مسودہ نے آمد مسودہ کو اپنی دولت و خزانہ سے کوئی بار

چھپوایا ہے۔ یہ کیفیت خدا کا فضل ہے۔ میری بیعت و قابلیت کا تقیر نہیں ہے۔ اور سیرت محمدیہ

دفعہ اول حدیث اتر سے یاد کرنا چاہئے۔ سیرت محمدیہ

دفعہ اول حدیث اتر سے یاد کرنا چاہئے۔ سیرت محمدیہ

دفعہ اول حدیث اتر سے یاد کرنا چاہئے۔ سیرت محمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا ہے
 ایسی ہیئت میں وہ عباد اللہ آپ کو ذلیل رکھنے
 کے خیال سے کیوں بکریاں چرانے والا تھا۔ نیت
 یہ جو تہ سفید علی بہات کی چیز معا کرنے دیر نہیں
 لگتی تھو آپ کو ذلیل رکھنے کے خیال سے بکریاں
 میں چسپاں کرنا تھا بلکہ حقیقت یہ تھی کہ وہ لوگ
 سادی اور بے تکلف و وضع میں زندگی بسر کرتے
 تھے۔ شہداء و معززین کو آج کل کے نادک طبع
 اور بگاڑے ہوئے امیروں و ملائمزادوں کی طرح
 اپنے گھر کے کام کاج اور بیچ بیکے اشغال کو اپنے
 ہاتھوں سے کرنے میں کسی قسم کی عار نہیں تھی۔ اور
 نہ جونی چاہتے۔ جو شخص اپنے کام خود نہیں کرتا
 وہ اپاہج ہے، وہ اپنی جان پر بوج ہے، وہ کسی
 کے کیا کام آسکتا ہے۔

سرورِ عالم میور اپنی مشہور کتاب لائف آف محمد
میں آپ کے بکریاں چرانے کے متعلق لکھتے ہیں :-

اُس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے میں موزن غافلانہ
کے لوگوں کے لئے یہ کام غیر معمولی اور موجب
عقبت و سبکی نہ تھا۔ چنانچہ ہم ایک اور قریشی
نوجوان کی بابت بھی پڑھتے ہیں جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
کے ساتھ اپنے ریوڑ چرانے کا کام کرتا تھا
رحمہ اللہ! جلد دوم

دیگر بہ کہ عرب و فلسطین میں ابراہیمی نسل کے
شرفاء میں یہ امر حیرت نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے کہ
ان لوگوں کے نمول و فہم تمدنی کی بصناعت یہی
بھڑکے باریاں جانور ہی ہوا کرتے تھے۔ جیسا کہ ہم
پراچی تاریخوں میں سائینگ دسانی قوموں کے
حالات میں جو سیریا اور عرب میں آباد تھیں، پڑھتے
ہیں اور بائبل میں جد انبیاء حضرت ابراہیم اور
اس کی اولاد و احفاد حضرت اسماعیل و اسحاق اور
ان کے بھتیجے یعقوب اور حضرت ادیب و غیرہم کے
حالات میں ان کی کثیر تعداد بھڑکے باریوں کے
رہوڑوں کا صریح ذکر ہے۔ یہ سب بزرگ انبیاء
حسب و نسب اور اخلاق و آداب اور عروت و

حوائج قوم شرافت و تقاد اور قبولیت عامہ میں
 بلا تفریق شرف اور معوض تھے۔

ایسی طرح ہم ہندوستان کے قدیم سرزمین
کے حالات میں بھی پاتے ہیں کہ میلا بکریوں کے
گلے ان کی غنیمت جاٹا دیتی تھی۔ چنانچہ تاریخ ہند
میں قوم دراوڑ (Dravidians) کے متعلق لکھا ہے۔

وہ (دہاڑہ) قوم کو ملی کی نسبت تہذیب
قدن میں بہت بڑھے ہوئے تھے اور فن
زراعت سے بہتر واقف تھے۔ امدان کے
موشیوں کے تعلق بالمراد تھے۔

فرمان بیدار گری اور غم نہ کرنے وغیرہ جانو
کے گھن کا مالک ہونا اور ان کی نگہبانی کرنا اس
دعا کے شرف میں بکثرت تھا۔ لہذا معروضین کا اعتراف
کہ ابوطالب آنحضرت کو ذیل رکھنے کے خیال سے
کبریاں چرانے کا کام لیتے تھے یا چاہے یہ پیشہ عجب
غلاموں کا تھا۔ ہرگز درست نہیں ہے۔

الحمد لله والحمد لله
الجلد ہش مولانا حالی نے ایک رباعی میں بکریاں چرا
کا واقعہ لطیف پیرائے میں لکھا ہے

عنّت ہی کے پھل ہیں ہر اک خرمن میں
عنّت ہی کی برگتیں ہیں ہر اک دامن میں
موسلی گولٹی نہ قوم کن چو پاؤں
جب تک نہ چرائیں بکریاں درن میں

یہ خلافت کیسی ہے؟

(مرقومہ مولوی ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

مسئلہ خلافت رابعہ کے متعلق جہود عام کا وہی
عام ہے جو اکثر اور مسائل اسلام کے متعلق ہے
مثلاً تقلید کہ جو عتی صدی ہجری میں یوں مضبوط
ہوئی مگر محمد ردان ملت ہیں کہ امت سنیہ کے
لئے واجب العمل قرار دیتے ہیں۔ ع
تہیں بتاؤ یہ انداز گفتگو کیا ہے

خلافت رسالت ہے جس کا انحصار ائمہ اربعہ کی طرح خلفائے اربعہ میں ضروری سمجھ لیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی اس کی تحقیق کرے تو اس پر سب چشم تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ یہ حضرت علیؑ کے باب میں مستخرج ہے۔ معاذ اللہ! معاذ اللہ! اہل حدیث کے دونوں تئیں اصحاب نبیؐ کی فطرت! اللہ بیان نہیں ہو سکتی۔ علیؑ پر چار سے ماں باپ شمار ہوں اول الباقین، اول النہا جریں۔ اللہ اللہ! بدی تمام عذرات میں نبی کریمؐ کے دوش بیوش والا تبوک عشرہ مبشرہ میں سے اگرچہ ان کے نصائل میں کچھ زیادہ احادیث ہیں۔ مگر ان چند احادیث

میں سے اگر کوئی ایک لے لی جائے تو پھر بعض
 بچہ (بچہ) امت کے تمام افراد ان کے ہم
 نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ مرتبہ کم ہے؟
 رجب عجب اللہ و رسولہ و محبوبہ اللہ و
 رسولہ (حدیث) وہ شخص ہے جو اللہ سے اور
 اس کے رسول سے اور اللہ اور اس کا رسول
 اس سے محبت کرتا ہے۔ یہ ہے فضیلت علی بن
 ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔

یہ دوسری بات ہے کہ مخالفہ ہیں یہی کوئی ہوا
آپ دعلیٰ سے فضیلت میں برتر ہو۔ اور آپ
کسی کا اجارہ نہیں۔ ہمارے سامنے بیادِ نبوت
بصورتِ ذخائرِ احادیث جلوہ ریز ہے۔ پاکستان
رسالت میں جس پھول میں جیسی قدرت اور حکم
ہوگی اُسے تسلیم کرنا ہی چاہیگا۔ یہاں جنبہِ مادی
قباحت ہے۔ عصییتِ راجعہٗ اصنافِ نبی کا راز الہی
حمیتِ الجاہلیت ہے۔ و کوئی اقوامین بالقطر
شہداء اللہ۔ مثلاً ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

رسالہ مجہد پر یہ - حضرت مجہد الف ثانی سرسندی کے خیالات قرۃ شمس کی تفسیر پر ہیں، قیمت ۸، دیوبند پبلشرز ۱

مستغفرات

ماہوار سی وی پی بھیجے گئے | جن خریداروں کی قیمت اخبار یا میٹا دہشت ماہ اپریل میں ختم تھی انہیں ۲۸ مارچ میں اطلاع کر دی گئی تھی تاہم تک انتظار کرنے کے بعد مندرجہ ذیل خریداروں کو سی پی بھیجے گئے ہیں۔ کیونکہ ان کی طرف سے نہ تو قیمت اخبار موصول ہوئی نہ کوئی اطلاع۔

اگر کسی صاحب کا وی پی دفتر میں واپس آیا تو ایک ماہ اطلاع دیکر اخبار بند کر دیا جائیگا۔ کیونکہ واپسی کا ایک دفعہ نقصان اٹھا کر مزید نقصان اٹھانا حدیث کے خلاف ہے۔ ہاں اگر کسی صاحب کے حساب میں غلطی ہو تو اطلاع ملنے پر درستی کر دی جائے گی۔

۶۱- ۱۱۲۸- ۳۱۹۱- ۲۴۵۲

- ۷۸۷۷ - ۷۲۲۹ - ۷۰۲۷ - ۶۸۰۷
 - ۸۷۵۹ - ۸۵۷۳ - ۸۴۰۸ - ۷۸۸۱
 - ۱۱۱۷۰ - ۱۰۷۲۸ - ۱۰۲۷۰ - ۹۶۳۸
 - ۱۱۸۷۷ - ۱۱۳۸۹ - ۱۱۳۸۷ - ۱۱۳۷۷
 - ۱۲۱۳۷ - ۱۲۰۶۰ - ۱۲۰۳۵ - ۱۱۹۱۱
 - ۱۲۲۲۳ - ۱۲۳۱۲ - ۱۲۳۰۱ - ۱۲۲۷۰
 - ۱۲۵۳۰ - ۱۳۵۰۳ - ۱۲۶۷۲ - ۱۲۶۷۷
 ۱۲۷۱۸ - ۱۲۷۰۹ - ۱۲۵۹۸ - ۱۲۵۷۸
 ۱۲۷۳۵ - ۱۲۷۷۳ - ۱۲۷۷۲ - ۱۲۷۷۷
 چند ضروری گذارشات | بعض حضرات اخبار
 اچھڑت کا نونہ ایک بار مفت طلب کر کے بعد میں
 ہر مہینہ کسی اور کے نام سے طلب کر لیتے ہیں۔ ایسے
 حضرات کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایسے غلطی کی طرف
 ایک ہی دفعہ تیس کی جائیگی۔ اس کے بعد ان
 غلطی پر توجہ نہ دی جائے گی۔

(۲) غریب فنڈ سے جن سائیلین کے نام اخبار جاری ہوتا ہے ان کو ہر ماہ حسب دوستان کے ضمنی میں اطلاع دی جاتی ہے اور پھر اختتام

حسب قولہ غریب فنڈ اخبار بدکر دیا جاتا ہے
مگر افسوس ہے کہ ایسے سائین بعد میں شکایتی
خطوط کی بہرہ مار شروع کر دیتے ہیں۔ ان کو بھی مطلع
کیا جاتا ہے کہ دفتر میں شکایت لکھنے سے پہلے
ماہوار سی حساب و دستاں ضرور ملاحظہ کر لیا کریں
بعض سائین داخلہ بھیج کر اخبار کے مسلسل
اخبار کے متن سے ہتھیے ہیں۔ ان کو بھی معلوم ہونا چاہیے
کہ اول تو آج کل جو جسکی آمد غریب فنڈ نئے داخلے
و وصول ہی نہیں کئے جاتے جن کے وصول میں
ان کے نام نمبر وار اخبار جاری کر دیا جاتا ہے۔
خطا و کتابت محض بیکار ہے۔

نیز یاد رہے کہ جو سائل ایک دفعہ
غریب فنڈ سے اخبار جاری کر ایٹھا
آئندہ اسے یہ رعایت نہیں دی جائیگی
کیونکہ اس طرح نئے سائلین کے نام
اخبار جاری ہو ہی نہیں سکتا۔

(۳) جنگ کی وجہ سے تمام اشیاء گرہاں ہو رہی ہیں
اسی باعث تمام ادارے اپنے اخراجات میں
غیر معمولی کمی کر رہے ہیں۔ اس لئے پہلے ناظرین کی
خدمت میں اطلاعاً گزارش ہے کہ
(۱) دفتر ہذا سے خط و کتابت کرنے والے حضرات
جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ بھیج کر پس
ورنہ جواب سے جواب رہیگا۔

دب، جو حضرات اخبار یا کتب کی خریداری کی
دراشت بھیجیں وہ بصورت دی پی طلب کرنے کے
اسے وصول کر لیا کریں۔ بصورت واپسی دفتر کو
بموصول ڈاک تو بھیج دیا کریں۔ کیونکہ دفتر کو اس
خواہ مخواہ نقصان کا زیر بار ہونا پڑتا ہے اور آجکل
کسی قسم کی رعایت یا تخفیف طلب کرنے کی تعلق
نہ فرمایا کریں۔ کیونکہ بوجہ گرانہ کا: کتب جیت
گراں ہو رہی ہیں مگر ہم پھر بھی پہلی قیمت پر ہی
فروخت کر رہے ہیں۔

مشرقِ جدید لاہور اسید حبیب شاہ صاحب
مشہور اخبار نویس ہیں۔ آپ نے حال ہی میں اپنا

جدید اخبار مشرقِ جدید "لذاتِ عالمی" کیا ہے۔
 قیمت سالانہ ۱۵ روپے، چھ ماہی ۸ روپے، تین ماہی ۴ روپے۔
 ہے۔ پتہ: نمبر ۱۵، بازارِ مشرقِ جدید، لاہور۔
 البیٹن ۲۵۔ اپریل ۱۹۵۱ء میں
 مقررہ ذیل الفاظ کا جواب

مکتے ہیں۔ تاہم ان تصحیح فرمائی ہیں۔

۹	۲	۵	داعتماد و نطق	داعتماد و نطق
			تو اسکے لئے رکھ	تو اسکے لئے رکھ
			میں بنی اسکے کو	میں بنی اسکے کو
			ہونے سے ایمان	ہونے سے ایمان
			فوت نہیں ہوگا	فوت نہیں ہوگا
			تحت مقبولین	تحت مقبولین
۱۰	۱	۱۲	ما جاء به النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ما جاء به النبی صلی اللہ علیہ وسلم
			باطل الٹ ہو گیا	باطل الٹ ہو گیا
۱۱	۱	۲	من حیث ہو کر مر	من حیث ہو کر مر
			پائی جانے پر	پائی جانے پر
۱۲	۱	۲۲	ظاہر ہے کہ	ظاہر ہے کہ
			چنانچہ مسلم میں ہے	چنانچہ مسلم میں ہے
			(پرچہ ۲ - مئی ۱۹۳۱ء)	
۱۳	۱	۱۹	درہزادہ کرسی	درہزادہ کرسی
			ہر ظلم کے خون	ہر ظلم کے خون
۱۴	۱	۲	محب	محب
			ہو پکار ریگا	ہو پکار ریگا
۱۵	۱	۱۰	قصص طین	قصص طین
			مختلف المراتب	مختلف المراتب
۱۶	۱	۱۰	لیٹا	لیٹا
			محننا	محننا
۱۷	۱	۱۰	وَجَعَلْنَا	وَجَعَلْنَا
			وَجَعَلْنَا	وَجَعَلْنَا
۱۸	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۱۹	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۲۰	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۲۱	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۲۲	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۲۳	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۲۴	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۲۵	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۲۶	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۲۷	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۲۸	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۲۹	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۳۰	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۳۱	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۳۲	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۳۳	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۳۴	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۳۵	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۳۶	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۳۷	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۳۸	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۳۹	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۴۰	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۴۱	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۴۲	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۴۳	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
۴۴	۱	۱۰	بِأَقْصَى	بِأَقْصَى
			بِأَقْصَى	بِأَقْصَى

ملک مطلع

حالات جنگ

جنگ چین و جاپان میں پھر تیزی آجگ

چین و جاپان اگرچہ کچھ عرصہ سے بہت سرد پوری ہوئی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ کی آگ اندھی اندر سگتی رہتی ہے۔ جس کی چنگاری کبھی نہ کبھی بھڑک اٹھتی ہے۔ کسی گزشتہ پرچے میں ہم معاہدہ روس اور جاپان کے تعلق لکھ چکے ہیں۔ مگر اسکی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دفعات میں ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ روس چین کی امداد نہ کرے۔ ادھر چین کو محصور کرنے کے لئے جاپان سمندری ناکہ بندی کر رہا ہے۔ جنوبی چین کے ساحل پر بہت سی چینی بندرگاہوں پر جاپان قبضہ کر چکا ہے۔ اس ہفتے ایک اداہم بندرگاہ پر قبضہ کرنے کی خبر آئی ہے اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپان کی دس لاکھ فوج چین کے مختلف مقامات پر مصروف پیکار ہے۔ ایک مشہور شہر کننگ پر جاپانیوں نے بے تحاشہ بمباری کی۔ جس کے باعث برطانوی سفارت خانہ کو بھی نقصان پہنچا۔

ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان جب تک چین کو مغلوب کر کے اپنے حسب مشا معاہدہ نہیں کرایگا نہ خود چین سے ہٹے گا نہ چین کو ہٹنے دیگا۔

جنگ یورپ کا اثر برطانوی شہروں پر

جنگ یورپ جرمنی و برطانیہ کے مابین ہوائی و بحری دونوں طریق سے جاری ہے۔ اس بمباری سے طریقین کا نقصان کافی ہوا ہے۔ انگلستان کے دار الحکومت لندن پر جرمن بمباری کا نقشہ کسی گزشتہ اشاعت میں دکھایا گیا ہے، آج اشاعت میں ایک اور غمناک واقعہ پیش آیا ہے۔

کامائل ہر دو تاریخین کو تھکے ہیں جو ایک دوسرے کو دھوکا دینے کے قلم سے نکلتے ہیں۔ جن کا آرڈر و ترغیر اخبار پر پاپ میں ہیں الفاظ شائع ہوا ہے۔

لندن ۱۴ اپریل۔ نازیوں کی بمباری کا آج کل جس قدر دباؤ طبیعت کو برداشت کرنا پڑا ہے پچھلے دنوں وہی کیفیت کا وینٹری کی تھی۔ گزشتہ ۹ راتوں میں طبیعت پر وہ خوفناک حملے ہوئے اور آج لیڈی ایئر نے طبیعت کے لارڈ میشر کی حیثیت سے تفریر کرتے ہوئے کہا کہ انگلستان میں میرا شہر ایک ایسا شہر ہے جس نے نازی بمباری سے شدید ترین نقصان اٹھایا ہے۔ آج طبیعت کے بازار بالکل اجاڑ پڑے ہیں اور بالکل ایسا منظر پیش کر رہے ہیں جس طرح کہ کوئی دیہاتی گاؤں شہر شہر بمباری سے بچنے کے لئے کئی لوگ باروں کے نیچے سوئے۔ بے شمار اشخاص خانوں پر باد ہو گئے اور وہ شہر سے باہر چلے گئے ہیں۔ عام طور پر لوگ رات کے وقت کھلے میدانوں کو چلے جاتے ہیں اور صبح سورج طلوع ہونے سے پشیر واپس آجاتے ہیں۔ کئی لوگ باہر جانے وقت اپنا بچا کچا سامان بچہ گاڑیوں میں رکھ کر لے جاتے ہیں۔ اس پدھتیب شہر کے بازاروں پر کل رات پھر زبردست بمباری ہوئی۔ جب ہم زمین پر پھٹتے تھے تو تیل کے ذخیروں میں ان سے آگ لگ جاتی تھی جس سے رات کی تاریکی دن کی روشنی میں بدل جاتی تھی اور ہم پھٹنے سے اتنا زبردست دھماکہ ہوتا تھا کہ زمین کانپ اٹھتی تھی۔ یہ چیز ایک سیکنڈ کے وقفہ کے بغیر کئی گھنٹے تک جاری رہی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جرمنوں نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ اس شہر کو تباہ کر کے چھوڑ دیں گے۔ حملہ کرتے وقت نازی لوگ بالکل پروا نہیں کرتے کہ شہر کے بال بچوں اور بوڑھے لوگوں پر کیا مصیبت آ رہی ہے۔

دیر تاپ لاہور ۳۔ مئی ۱۹۳۱ء
الہ آباد ۱۴ اپریل ۱۹۳۱ء

شاہ جہاں نے میرا میں چکوں کا ذکر کرتے وقت اس مصرع میں کہ

زمین شد شمش آساں گشت ہشت

نہایت مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے مگر درحاضر کے ہندو اور ترقی یافتہ ممالک میں وحشیانہ بمباری کا جو نقشہ مندرجہ بالا نوٹ میں دکھایا گیا ہے اس فارسی مصرع کی تصدیق کرتا ہے مگر ابھی اس خوفناک بمباری کا سلسلہ ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ ادھر جرمنی اور اس کے مفتوحہ علاقوں پر برطانوی طیاروں کی بمباری سے بمباری نقصان جوتا ہے۔ حال ہی میں امریکہ نے برطانیہ کو جو طیارے دیئے ہیں وہ بہت بڑے ہونے کے علاوہ نہایت تیز رفتار ہیں اور بعض جنگی طیارے چھ میل کی بلندی پر بھی کامیاب فضا کی جنگ کر سکتے ہیں۔

جنگ یونان کا خاتمہ یونان و اٹلی کی جنگ

کئی ماہ تک جاری رہی جس میں یونانیوں کو بے رحم فتح اور اٹلی کو شکست پر شکست ہوتی رہی۔ جرمنی کی دخل اندازی سے یونان کی سبب تو حاکم نہ صرف شکست میں تبدیل ہو گئیں بلکہ اس کو اپنی آزادی سے بھی ہاتھ دھوونا پڑا اور اپنا تمام ملک دشمن کے سپرد کر کے خود حکومت یونان کو جو پرو کرٹ میں پناہ لینی پڑی۔ جیسا کہ ہم گزشتہ ہفتے لکھ چکے ہیں۔ اس ہفتے کا سرکاری اعلان منظر ہے کہ سوائے جزیرہ کریٹ کے باقی تمام یونان پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کو دشمن ملک قرار دیا جاتا ہے جس سے کسی قسم کا تعلق یونان خلاف قانون ہے۔ حکومت برطانیہ کو بھی اگرچہ اس مجاہد میں فوجی نقصان اٹھانا پڑا ہے مگر قریباً اٹھارہ لاکھ شہر و دیہاتی یونان کا بحری بیڑا اس کے قبضہ میں آ جانے سے کچھ تلافی ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آج سے چند ماہ پہلے ترکی کو جو بین الاقوامی فوجی اہمیت حاصل تھی وہ آج نہیں رہے۔ اس کی بڑی وجہ یونان اور اس کے جڑاثر پر

اسے باطل۔ مولانا محمد الحسن دہلوی مرحوم کے سزا شائے کے حساب و اوقات۔ بیت ۱۲ (مجموعہ تحریرات)

فصلت دہم۔ اس سال میں جو فتنے رونے لگے۔

جرمن قبضہ میان کی جاتی ہے۔ کچھ نہ جرمی کے نام کے بعض ایسے ہریرہ لے کر قاہرہ میں آئے۔ اس طرح سے یہ جہدہ دایاں کو تو یہ ہیں۔ اس طرح سے یہ دمہ براہ راست جرمی کی فاد میں آ گیا ہے۔

جبرائیل پر جرمی حملہ اس کے متعلق گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا ہے۔ اور حقیقت میں جرمی اس مقام پر حملہ کی تیاری میں مشغول ہی ہے۔ یعنی سپہیں کے ڈیپٹیز جنرل فرانکو اور غیر مفتوحہ فرانس کی حکومت پر دباؤ ڈال کر ان ہر دو ملکوں سے اپنی فوج گزارد کر جبرائیل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے جو بحیرہ روم کا مغربی دروازہ کہلاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر فرانس اور سپہیں نے جرمی فوجوں کو راستہ نہ دیا تو جرمی زبردستی اپنی فوج گزارد دینگا۔

سپہیں کو گورنمنٹ برطانیہ نے بہت سارے فائدہ دیا ہوا ہے۔ اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ جنرل فرانکو ہٹلر سے کسی قسم کا تعاون نہ کرے۔

سپہیں کے متعلق تو وثوق کے ساتھ کہہ نہیں کہا جاسکتا البتہ فرانس کی حکومت بڑی حد تک جرمی کے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جرمی کی فوج فرانس کے بحری جہازوں میں سوار ہو کر شمالی افریقہ میں پہلے تیونس و مقبوضہ فرانس کی بندرگاہ پر اترے۔ پھر وہاں سے پیش قدمی کر کے لیبیا میں بنغازی تک پہنچ گئی۔ انہی واقعات کے پیش نظر اگر ترکی نے حکومت فرانس کو دھمکی دی ہے کہ اگر تم نے جرمی کا ساتھ دیا تو تمہیں خود ملک کی امداد نہیں دی جائیگی۔ معلوم نہیں اس شکش کا نتیجہ کیا بنے۔

عراق میں جنگ چند روز پہلے اطلاع آئی تھی کہ حکومت عراق کی اجازت سے دہاں برطانیہ کی فوج پہنچ گئی ہے مگر ۲۰ مئی کو اس کے خلاف یہ خبر آگئی کہ عراق میں برطانوی و عراقی فوج میں تصادم ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسئلہ میں برطانیہ اور عراق کی ساتھ حکومت کے درمیان ایک معاہدہ

ہو چکا کہ جنگ کے زمانہ میں مواصلہ کے تیل کے پمپوں کی حفاظت کے لئے برطانیہ عراق میں اپنی فوج داخل کر سکیگا۔ چند ہفتے پہلے اطلاع آئی تھی کہ عراق میں ایک نئی حکومت قائم ہو گئی ہے جسے برطانیہ جائز حکومت تسلیم نہیں کرتا۔ آخر میں اس جدید حکومت نے بھی انگریزی عراقی معاہدہ کی تصدیق کر دی۔ جس کے نتیجہ میں عراق میں برطانیہ کی فوج پہنچ گئی ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد برطانیہ نے عراق میں مزید کمک بھیج دی جس پر حکومت عراق نے اعتراض کیا کہ جب تک کہ اپنی فوج عراق سے گزر نہ جائے مزید فوج نہیں آسکتی۔ اور حکومت برطانیہ کا دعویٰ ہے کہ معاہدہ کی دوسری فوج کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں کی گئی۔ اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوا کہ عراقی حکام نے برطانیہ کے ہوائی اڈہ و جوعراق میں دیئے فزات کے کنارے پرست کے ارد گرد اپنی فوجیں جمع کر دیں۔ برطانوی حکام نے ان کو پیچھے ہٹانے کے لئے کہا۔ مگر عراقی فوجیں پیچھے نہ ہٹیں۔ جس کے نتیجہ میں آخر کار فریقین میں تصادم ہو گیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ عراق کے نئے وزیر اعظم نے جرمی سے فوجی امداد مانگی ہے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانوی اور عراقی فوجوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ اگر جرمی نے عراقیوں کی امداد کی تو غالباً یہ محاذ بھی خطرناک جنگ کی صورت اختیار کرے گا۔ جیسا کہ برطانیہ کے امیر البحر کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے تین میدان بن گئے ہیں۔ بحر اوقیانوس۔ بحیرہ روم اور فلج فارس (عراق)۔

پنجاب میں عام ہڑتال سب تجویز جو پارلیمنٹ نے عراقی فوجوں کے تمام شہروں میں پرامن طور پر کاروبار بند ہے۔ پنجاب کے مشہور شہر دامت مولانا پورہ لائل پورہ وغیرہ جہاں سبک کو کاروبار کی وجہ سے ہزاروں سے گزرتا تھا آج کل سنسان پڑے ہیں۔ کاروباری نقصان کے علاوہ حکومت پنجاب۔ محکمہ پولیس۔ محکمہ حصول

چکی۔ محکمہ ڈاک و ٹارگٹ۔ محکمہ پبلک ورکس وغیرہ روپیہ کا نقصان ہو رہا ہے۔ لکھنؤ میں مزدور طبقہ اور غریب کی کمی ہو رہی ہے۔ کچھ شہر میں خیراتی لشکر کھل گئے ہیں۔ جہاں ہندو مسلم کے درمیان تمام مذاہب کے عوام اور بڑے کاروباروں کو دو وقت مفت کھانا کھا رہے ہیں۔

حکومت اور ارکان کانفرنس میں باہم جھگڑا ہوئی۔ سرکاری اعلان کے مطابق ہر دو قوانین رفاہی منڈیاں اور فروخت ٹیکس میں بہت کچھ ترامیم کر دی گئی ہیں مگر کانفرنس کے کرتا و صفت ان ترامیم کو کافی نہیں سمجھتے۔ اس لئے انہوں نے ہڑتال جاری رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اس سلسلہ میں گورنر پنجاب سے بھی ایک وفد نے ملاقات کی ہے جنہوں نے جو پارلیمنٹ کی شکایات پر ہمدردانہ جواب دئے کا وعدہ کیا ہے۔

بہت ممکن ہے جب یہ سطور ناظرین ملاحظہ کر رہے ہوں۔ پنجاب میں کاروبار جاری ہو چکا ہو۔

بہر حال ہم حکومت پنجاب سے تکرر التماس کرتے ہیں کہ وہ ایسے نازک وقت میں ایسے تدبیر دور اندیشی کا ثبوت دیکر اس شکل کا مناسب حل سوچے۔ تاکہ راجی و رعایا کے تعلقات جو پہلے سے سابق خوشگوار ہو جائیں۔

برسرِ سوال بلاغ و باشعور دہاں

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل پروفیسر و صاحب شہرت شکی نعمت اللہ صاحب کا دورہ ترجمہ۔ مئی صدی سابقہ حال کی اسلامی جدوجہد کا اصل نوٹ و شرق قریب میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روشناس۔ ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی ترقی و ترقی کی کیفیت امدان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (حصہ) لئے کا پتہ۔ غیر دفتری طبعیت اور

مومنائی

مصدقہ علامہ امین صلی اللہ علیہ وسلم دہرانا فرما دیا ان الحدیث
 ہذا وہاں رہیں۔ روزانہ تکرار جہاد شہادت آتی رہتی ہیں
 خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو برساتی ہے ابتدائی
 سل وقت۔ دوم۔ کھانسی۔ میزش۔ کھڑی میز پر کھڑے
 کرتی ہے۔ گردہ اور شانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جویان
 یا کسی انداز سے جن کی کمر میں درد و زحان کیلئے کبیر
 وہ چاندن میں درد و زحان ہوتا ہے۔ کے بعد
 استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
 ہشتا اس کا اول اثر ہے۔ چوتھ لگ جائے تو تھوڑی
 سی کھانسی سے درد و زحان ہوتا ہے۔ مرد و عورت۔
 ایک۔ ہشتا اور زحان کو یکساں میند ہے۔ ضعیف المرک
 حصا سے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
 ہے۔ ایک ہشتا تک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت
 فی ہشتا ایک درجہ ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔ غلام۔ آدم۔ پاد
 لنگہ۔ پاد و ہر حصہ مع حصول ڈاک۔ مالک غیر سے
 حصول ڈاک ملو۔ ہر گاہ۔ اداں برہا سے ایک پاؤ کی قیمت
 مع حصول ڈاک لہذا پیشگی بذریعہ مینی آرڈر۔ مذہبی ایک
 پاؤ سے کم دوا لک جائیگی اور مذہبی بذریعہ وی بی۔

تازہ ترین شہادات

طلباء مولوی امیر علی صاحب ہینیاں ضلع بستی
 سال کے اندر بہت مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی ملگائی
 قلعہ کے فضل سے جن لوگوں نے استعمال کیا وہ ہمیشہ یاد
 رکھیں گے۔ مومیائی کے مفید ہونے میں کچھ شک نہیں
 گزارش ہے کہ میں ہشتا تک مومیائی اور ارسال
 فرمائیں۔ (۱۱۔ مارچ ۱۹۷۹ء)
 جناب حکیم مولوی عبدالکریم صاحب صدیقی حوڑہ
 میں نے آپ کی تیار کردہ مومیائی اپنے اکثر مریضوں پر چڑھ
 کی تو فضلہ مند ثابت ہوئی۔ اس سلسلے پر اسے کرم کردہ
 ہذا بذریعہ جی بی بیٹ جلد روانہ فرمائیں۔ حکیم پھول سنگھ
 جگہ لکھنؤ۔ حکیم محمد سواد خان پھول سنگھ
 دہلی میں اس کے بارے میں

دینیات کے رسالے

حضرت مولانا ابوبکر محمد شہید فاروقی جو پوری
 رحمت اللہ علیہ ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علیگندہ کے
 باقیات صدقات کی خدمت پرست پیش کی جاتی ہے ان
 تازہ اٹھائے کہ مولانا کی زندگی پچھلے پچھلے لڑپکا
 عمدہ طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری علمی
 تصانیف بھی جلد ترپیش کی جائیگی جو منیض ہیں۔
 دینی تعلیم کے حقائق پر احادیث اخلاق و رفتی ہم
 خدا اسلام مع فصاحت حضرت مولانا سخاوت ملی
 اسلامی تہذیب ۲ مفید الاطفال ۱
 نماز کی کتاب ۳ روضہ کی کتاب ۲
 تحفہ اشکاف ۱ سیرۃ الرسول صلیم ۳
 خطبوں کا مجموعہ اور دیہات میں جمعہ کا جواز ۸
 مشورہ۔ ثنوی مولانا مدم کا مائتاد انتخاب عمر
 شرح قصیدہ ہانت سجادہ اذ علی اعلیٰ فاعلی ندوی
 آزادی اور انقلاب۔ انقلابی شعراء کا کلام انتخاب عمر
 دائرہ مطبوعات طبع فضیلا نہ۔ جون پور

قرات قرآن و قبرستان نوشہری

مصدقہ مولانا ابوبکر محمد شہید فاروقی
 چپ کر تیار ہوئی ہے جس میں قبروں پر قرات قرآن پڑھنے
 سے متعلق احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کی روشنی میں ہر ایک
 مسئلہ بحث ہے۔ تجزیہ و تفسیر۔ زیدت و تہذیب اور اسکے غرض
 و ایصال ثواب کے متعلق اسوہ نبوی و مسلم کی پوری شرح
 قبروں پر جو دعائی قرات پڑھا جاتی ہے ان کے متعلق
 مشہور علماء ہند کے فتوے بھی درج ہیں۔ کتاب کے شروع میں
 اسلام اور اسکی تعلیم کے متعلق ایک بیسٹ علمی مقدمہ بھی ہے
 کتابت، طباعت اور افادہ اعلیٰ۔ انجاء خدا کے نصف ستر
 پر ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب ہے قیمت ۷۰ روپے گروشا فقیر
 کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے چند مدد کے لئے صرف ۵۰
 روپے دیئے ہیں۔ ساتھ سے چھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر آج ہی
 پتہ ذیل سے طلب کریں۔
 جیو کتب اعلیٰ علیہ السلام علیہ السلام۔ ملتان شہر

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب کے مجربات

نماز پچاس سال سے میرے کمرے و ادویات میں
 ہزاروں مریضوں پر استعمال کرتے سے مفید پکڑ چکے ہیں
 ایسے ایسے مایوس مریض صحت یاب ہوئے جن کے صحت آنے
 کی امید نہ تھی۔ بکثرت قدر داناں انجاء اللہ شہید میں قریب پچاس
 سال سے ملگوائے اور اشکاف میں رکھتے ہیں۔ جالا۔ پھی۔
 ناخونہ۔ غلبہ بصرات۔ جگر سے (گروا لڈس) نزلہ۔ ڈھلا
 گوا بخی۔ ناخونہ و چہرہ چہ روز کے استعمال سے صحت یاب
 ہو جاتے ہیں۔ اکبر کا حکم رکھتے ہیں۔
 ۱۱۔ ہندوستانی میرے کامر مہیا مدم خاص ایک روپیہ قولہ
 ۱۲۔ میرے دیگر پیش قیمت ادویات کا مرکب۔ عبور اسرہ۔
 قسم او سطر پاچھ روپیہ قولہ۔
 ۱۳۔ میرے دچے تو بول کامر مہیا مدم اعلیٰ مبلغ و س روپیہ قولہ
 ۱۴۔ عرق میز و سیاب مرکب پرانے سے تیار بند۔ نرم چشمہ
 ڈھیر شہ والے۔ خارش چشم کو نہایت میند ہے۔ موشا بند
 استعمال سے باطل مقیاب تو نہیں ہو جاتا ہے لیکن آنکھوں
 جو لائے پنی اپرین کرانے کی بھی حاجت نہیں ہوتی۔ معوا
 روشن سے ناسجات نام جاری رہ سکتا ہے قیمت غائی نشی
 ۱۵۔ عرق میز و نقرہ مرکب ۷۰۔ آشوب چشم۔ کبری سرنی۔
 ۱۶۔ جلن دکھن۔ کھٹک۔ ٹیس کے واسطے نہایت مفید
 ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (۱۷)
 ۱۸۔ سوکھنا کپور۔ مرض سوکھنا سے شاید ہی کوئی خوش
 گمراہا ہوگا۔ جس میں کوئی بچہ مبتلا ہو چکا ہو۔ صرف ایک
 شیشی کے استعمال سے بچے اچھے ہو کر مرنے لائے ہو جاتے
 ہیں۔ ہزاروں بچے صحت یاب ہو چکے ہیں قیمت فی شیشی عمر
 ۱۹۔ لڑہا اپسی فک۔ ہر قسم کے موسمی لیریا کے بخار جانہ
 جوڑی۔ تب لڑہا۔ تھاری۔ چوتھیا۔ باری کے بخار کا عمل
 اور بے خطا علاج ہے۔ صرف ایک شیشی سے صحت
 ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ
 ۲۰۔ صوف ڈاک و غیرہ ذمہ خریدار صاحب ہوگا۔
 نمونہ سرمد ہر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔
 ملگوانے کا پتہ۔ ڈاکٹر مسلمانی برادر س
 ہتم اودھ فارمیسی شہر مردولی اودھ

نشا طرز رنگی۔ زبانون کے لئے ضروری بنیادیں دینیات و شہادت۔ (جو پوری)

الاسلام مفت

ماہنامہ الاسلام جس میں تبلیغ تائیدی ادبی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کا چندہ ایک روپیہ سالانہ تھا۔ اب چار آنہ دہر کے نمک آئے پر ایک سال کے لئے جاری کیا جائیگا۔
پتہ: ۱۔ منیر الاسلام کشمیری بازار۔ لاہور

تمام دنیا میں بے مثل غزوی سفری جہاں شریف

مترجم وحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
اجرت جلد بندی اعلیٰ چری عم۔ پارچہ مٹلا

تمام دنیا میں بے نظیر مشکوٰۃ مترجم وحشی اردو چار جلدوں میں

کا ہدیہ منسلک روپے۔ فی جلد ۱۰
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت
انجرا اہدیت میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ: ۱۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ افوازا اسلام افسر

طبی حکم مسند حکیم محمد رحمت اللہ صاحب
پتی چٹکے سرودل مراد علی۔ اس کتاب میں
ہر قسم کی انسانی بیماریوں کے آسان علاج و ٹوٹکے
دیج ہیں جو بہت کم داکت سے تیار ہو سکتے ہیں
منور منقو اگر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت ۱۰
مکتبہ دارالکتاب ۱۔ بے روزگانوں کیلئے قیمت ۵
منگل نہم کا پتہ: ۱۔ منیر الاسلام کشمیری بازار۔ لاہور

جامعہ طیبہ صلی کی کتابیں

رخصانیف خواجہ عیسیٰ صاحب ناسخ برخطی جامعہ

یہ عمدہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں
میان الہیت مسیح۔ سحرات ابن عرب اور وفات
وجہات عیسیٰ علیہ السلام پر کیا نہ شب کی گئی ہے
اجار و رہبان کے عقائد باطل کی تردید کی ہے۔

نکاحی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۰
صراط المستقیم اس میں عمدہ انکال و توبہ کے
مقاصد و معارف کو دلکش انداز
پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک ہدایہ
و عوت عمل ہے۔ قیمت ۱۰ روپے

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب۔ ارکان
کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے
راشدين کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰
قصائد اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات
جو اوش کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے
شہادت و دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰

تصانیف قاضی محمد سلیمان پٹیلالوی مرحوم

محراج المؤمنین۔ اس میں امام کے بچے لکھ پڑ
کا طریقہ مع ترجمہ عربی خط امام احمد۔ قیمت ۵
حیات المرام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نبوت
کا بیدار اسلام۔ یہ غائب الام کا دوسرا حصہ ہے
تمام مذاہب پر تبصرہ کر کے صرف
مبلغ الاسلام اسلام کو چھ شہادت کیا ہے۔ ۴
عیان الاسلام۔ وہ فطین و جلیون کے لئے
عالمانہ مضامین ہیں۔ قیمت ۱۰
ایکسٹینسی باوری کے شرائط کا جواب
پیش کیا ہے۔ قیمت ۲
خطبات سلمان قاضی صاحب کے دس سورتہ انوار
مناہین کا مجموعہ۔ قیمت ۱۰
۱۔ منیر الاسلام کشمیری بازار۔ لاہور

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
رحمت للعالمین مسند سیرت طیبہ۔ جو تمام اسلامی
فروں میں مقبول ہے۔ نکاحی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔
قیمت جلد اول ۱۰۔ دوم ۱۰۔ جلد سوم ۱۰
سفر نامہ حجاز جس میں عربین پاک کی ہر چیز اور
ہر مقام کی صحیح تاریخ۔ مناسب و دلکش
کا دلچسپ بیان۔ غرضیت و حقیقی دلائل و قیاس
دور ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۱۰
سورہ یوسف کی عالمی و ثقہ
الجمال و الکمال تفسیر کی ہے۔ قیمت ۱۰
استقامت۔ عیسائیت پر اسلام کی فضیلت
کی گئی ہے۔ برلمان کو پڑھنا چاہئے۔ قیمت ۱۰
مکتبہ دارالکتاب ۱۔ بے روزگانوں کیلئے قیمت ۵
منگل نہم کا پتہ: ۱۔ منیر الاسلام کشمیری بازار۔ لاہور

کتاب غزوت و سفری جہاں شریف۔ مترجم وحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ۔ اجرت جلد بندی اعلیٰ چری عم۔ پارچہ مٹلا۔ پتہ: ۱۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی محمد ایوب خان غزنوی مالکان کارخانہ افوازا اسلام افسر

پیشہ کے طبقہ خشک۔ میزان الطبۃ العربیہ۔ عسکر کا حکم و عطار پر پیر۔ (فتح المجدد)

شرح مکتبہ انجاریہ

نمبر ۲۰

بیت المصنوع

جلد ۳۸



مدیر مسئول
ابوالوفاء
شہناہ اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۳۱ھ
۱۳ - نومبر ۱۹۱۲ء

دفتر المصنوع
بیت المصنوع
کراچی

مکتبہ انجاریہ

مکتبہ انجاریہ کی بنیاد ۱۹۱۲ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کی اشاعت کرنا۔
مکتبہ انجاریہ کی بنیاد ۱۹۱۲ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کی اشاعت کرنا۔
مکتبہ انجاریہ کی بنیاد ۱۹۱۲ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کی اشاعت کرنا۔
مکتبہ انجاریہ کی بنیاد ۱۹۱۲ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کی اشاعت کرنا۔
مکتبہ انجاریہ کی بنیاد ۱۹۱۲ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کی اشاعت کرنا۔
مکتبہ انجاریہ کی بنیاد ۱۹۱۲ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کی اشاعت کرنا۔
مکتبہ انجاریہ کی بنیاد ۱۹۱۲ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کی اشاعت کرنا۔
مکتبہ انجاریہ کی بنیاد ۱۹۱۲ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کی اشاعت کرنا۔
مکتبہ انجاریہ کی بنیاد ۱۹۱۲ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کی اشاعت کرنا۔
مکتبہ انجاریہ کی بنیاد ۱۹۱۲ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کی اشاعت کرنا۔

والہان ریاست سے سالانہ عت
نوساد جاگیر داران سے .
عام خسریداران سے .
ششماہی عت
مالک غیر سے سالانہ ۱۰ شنگ
نی پرچہ
اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جلد خط و کتابت دار سال زر بنام مولانا
ابوالوفاء شہناہ اللہ رمووی فاضل
مالک انجاریہ المصنوع انجاریہ
مونی چاہئے۔

اگر ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۶ مئی ۱۹۲۱ء یوم جمعہ المبارک

درس حیات

(رازمیہ آئی۔ ضلع الہ آباد یو پی)

مسلمان ہے تو اپنے دل میں کچھ ایمان پیدا کر
علی بن کا زور ہو مستشرق کی ترجمہ میں صد اقتضو
بجلا دیٹھا ہے تو اپنے گذشتہ کارناموں کو
یہ بدلی کڑی جھٹ جائے ہم پر جو مسلط ہے
دلوں میں ان کے جذ بہ بر اخوت کا جھٹ کا
بے یوں مسلم کا دریا معنی ہو مجلا ہو
عزت کی آن پیدا کر فتنی کی شان پیدا کر
صلاح الدین غازی کی طرح روحان پیدا کر
یہ فغلت تاہکے اگلی سی پھر اب شان پیدا کر
جلال و رعب میں اپنے اب ایسی شان پیدا کر
اب اپنی قوم میں تو ایسے ہی انسان پیدا کر
خس و خاشاک بہ جائیں وہ اچھے خان پیدا کر

نیم خستہ ہاں ہر دم ہی پیغام دیتا ہے
مشاورہ کی سبیل اللہ کا ارمان پیدا کر

فہرست مضامین

مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۱
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۲
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۳
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۴
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۵
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۶
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۷
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۸
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۹
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۱۰
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۱۱
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۱۲
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۱۳
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۱۴
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۱۵
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۱۶
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۱۷
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۱۸
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۱۹
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۲۰

مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۲۱
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۲۲
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۲۳
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۲۴
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۲۵
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۲۶
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۲۷
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۲۸
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۲۹
مکتبہ انجاریہ (۱۹۱۲ء) - ۳۰

انتخاب الاخبار

(۱۰ مئی ۱۹۱۷ء)

لندن ۱۱ مئی۔ گرج جرمنی نے لندن پر ڈاکہ زبردست حملہ کیا۔ بہت سے مقامات پر آگ لگ گئی اور جانی و مالی نقصان بھی بہت ہوا۔ ہسپتالوں، گرجا گھروں، سینما گھروں، دکانوں اور رہائشی مکانات کو سخت نقصان پہنچا۔ اس حملے میں جرمنی کے ۳۳ جہاز گرا گئے۔ جرمنی کا اتنا بھاری نقصان ایک ہی رات میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ ماہ مئی کے پہلے دس دنوں میں جرمنی کے سوا سو ہوائی جہاز نیچے گرا گئے اور چھ سو ہوائی جہاز ضائع ہوئے۔

امریکہ کی ایک اطلاع ظہر ہے کہ بحر منہد میں امریکن جنگی جہازوں کا ایک دستہ اس غرض سے بھیجا گیا ہے کہ اگر نہر سوئز پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا تو امریکن بیڑہ ان جرمن جہازوں کی مزاحمت کرے گا جو نہر سوئز سے گزر کر بحر منہد میں ہوائی جہازوں کے ساتھ ملنے کی کوشش کریں گے۔

لندن ۹ مئی۔ انگریزی جہازوں نے جرمنی پر اتنے زور کا حملہ کیا کہ اس سے پہلے آج تک ایسا حملہ نہیں ہوا۔ قریباً تین چار سو جہازوں نے اس حملہ میں حصہ لیا۔ ہمبرگ، برمن، ایمڈن، برلن، مائٹزڈم و دیگر مقامات کے علاوہ ساحل ناروے اور ڈانڈی وغیرہ پر بھی شدید حملے کئے۔ جن سے جہاز سازی کے کارخانوں، ریلوے اسٹیشنوں، فوجی مرکزوں اور صنعتی کارخانوں کو سخت نقصان پہنچا۔ اس حملے میں سات انگریزی ہوائی جہاز ضائع ہوئے۔

یوروشلم ۱۰ مئی۔ وسط مشرق میں ذمہ دار یوگو سلاوی مملکتوں کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی سردیا کے بخاریں حکام نے پادروں وغیرہ کا قتل عام کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ ملک جرمنی کے نئے نظام کی مزاحمت کرتے ہیں۔

لندن ۱۱ مئی۔ عراق میں چالیس اور تیس ہزار

امن ہے۔ تاہم صورت حال خطرناک بھی رہتی ہے۔ لندن ۱۱ مئی۔ قاپو کا ایک سرکار علی عثمان ظہر ہے کہ لیبیا میں دشمن کوئی پیش قدمی نہیں کر سکا۔ طبرق اور سولہ کے مقامات پر دشمن آگے نہیں بڑھ سکا۔ غری کی وجہ سے اس کا برا حالی ہو رہا ہے۔ انگریز کوشش کر رہے ہیں کہ بغدادی کے راسخے دشمن اپنی فوج کو ملک اور رسد نہ بھیج سکے۔

انقرہ کے باغی مملکتوں کا خیال ہے کہ شاید ایران میں بھی شورش ہو جائے۔ کیونکہ جرمن جاسوس اور سپاہی سیاحوں کے لباس میں بھاری تعداد میں ایران پہنچ رہے ہیں (دعا محفوظ رکھے)۔

ادھر ایرانی سفیر قیصر ترک نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ لندن کے باہر سرکاری مملکتوں کا بیان ہے کہ ہٹلر روس سے چند اہم اقتصادی مطالبات کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں جرمن ماہر مالیات روس کے صدر مقام ماسکو گیا ہے۔ جو روس کے سامنے جرمنی کی ایسی تجاویز رکھ گیا جن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جرمن روس معاہدہ منعقدہ ۱۹۲۲ء و سچ ہو جانے کے باعث طرفین کے حق میں زیادہ مفید ثابت ہو سکیگا۔

۱۱ مئی سے لاہور کے اسلامی اخبارات انقلاب، زمیندار، احسان اور شہباز بڑے سائز کے آٹھ صفحوں کی بجائے چھ صفحوں پر شائع ہوا کرینگے۔ یہ فیصلہ کانڈ کی ہوشیار گرائی کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اسی گرائی سے متاثر ہو کر اہل دیث بھی آئندہ ہفتے صفحات کی بجائے تین صفحات پر شائع ہوا کریگا۔ (متمصل مسئلہ پر ملاحظہ فرمائیں)

پنجاب میں جی اراض کے فنڈ اور جنگ متعلقہ خیراتی کاموں میں ہندو کی میزان ہاتھ لگے۔

اس ہفتے سابق شاہ جوشہ فاتحانہ انداز میں ادیس ابابا میں داخل ہو گئے ہیں۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مشر چرچل نے ان کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

حکومت برطانیہ کو پیش کش کی ہے کہ وہ جرمنی پر ہمارے جتنی افواج کو استعمال کر سکتی ہے۔

امریکہ کے دارالمنہد میں نے ایک مسودہ قانون منظور کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ نے محوری طاقتوں (جرمنی اور اٹلی) کے ہتھیار ضبط کر لئے ہیں۔ انہیں استعمال کرنے کا حق صدر امریکہ کو دیا جائے۔ اپیل بیٹ میں پیش ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے دفاعی قرضوں میں اب تک ۶۵ کروڑ ساڑھے نو لاکھ روپے کی رقم جمع ہو چکی ہے۔

واشنگٹن ۱۰ مئی۔ امریکہ کی ہوائی فوج کا پل میں توسیع کی خاطر صدر روڈولف نے کانگریس امریکہ سے بائیس کروڑ ڈالر کی منظوری کے لئے درخواست کی ہے۔ یہ رقم ۱۹۱۷ء نے ہوائی اڈوں کی سہولت اور ۲۰ پرانے اڈوں کی توسیع پر خرچ کی جائیگی۔

انقرہ ۱۰ مئی۔ ترکی ریڈیو کی اطلاع ہے کہ جرمن فوجیں نہر سوئز پر زبردست حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں اور اسکندریہ پر بحری حملہ کے خطرہ کے پیش نظر قلعہ بندیاں شروع ہو گئی ہیں۔ حکومت مصر نے سارے ساحل پر طیارہ شکن توپیں نصب کر دی ہیں۔

لندن کے حکمران کا اعلان ظہر ہے کہ ماہ اپریل میں جرمنی کے ۶ لاکھ ٹن کے مڈنی جہاز غرق ہوئے ہیں۔ آفاذ جنگ سے آج ۱۰ مئی تک جرمنی کا ایک کروڑ ۵۵ لاکھ ٹن اور اٹلی کے ایک کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن وزن کے جہاز غرق ہو چکے ہیں۔

امرتسر اور لاہور وغیرہ بلاد پنجاب میں سخت گرمی بڑھ جانے کے بعد تواریح ۱۱ مئی کو بادش ہو گئی جس سے درجہ حرارت یکدم گرمیدہ اور موسم خوشگوار ہو گیا۔ بعض جگہ ٹالہ بادی بھی چلتی نظر آئی ہے۔

پنجاب میں قلعہ منڈی کی بڑی طاقتوں کی جارہی ہے۔

تاریخ الخلفاء۔ خلفاء راشدین و دیگر خلفاء بڑا میر و بزرگاس کے حالات۔ قیمت ۶۰ پے۔ ۱۔ نچر اہل دیث

بسم الله الرحمن الرحيم

اھل سنت

۱۸۔ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ

یہ کرامات ہیں یا توہمات؟

(۲)

سادھے واقع ہے : دانوار الصوفیہ
بابت مارچ ۱۹۷۷ء

اس کے بعد دانوار الصوفیہ، بابت اپریل میں آپ کی کرامتوں کا ذکر ہے۔ جس کے اصل الفاظ یہ ہیں :
”بہت سی کرامتیں ان قلندر صاحب کی ہیں۔
مگر ایک چھوٹی سی کرامت درج ذیل کی جاتی ہے۔
ایک دن ایک عورت شاہ سیدہ ولی کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ جناب میرے ہاں کوئی بال بچہ نہیں ہے۔ دعا فرمائیے کہ خدا تعالیٰ مجھ کو روکا عطا فرمائے۔ آپ نے نظر باطن سے دیکھ کر فرمایا کہ تیری قسمت میں کوئی بچہ لکھا ہوا نہیں ہے۔ وہ بہت دگیر ہوئی اور پھر عرض کی مگر میری بیوی جو اب ملے۔ آخر وہ عورت مایوس ہو کر واپس چلی گئی۔ اور جب وہ چوک کنگ منڈی میں پہنچی تو ایک ولی اللہ فرشاہ گدیہ نامی جن کا مزار اب بھی اسی جگہ بازار کی دوکانوں میں موجود ہے اس عورت کو ملے اس نے جن کی خدمت میں بھی حصول اولاد کے لئے التجائے دعا کی۔ فرشاہ نے کہا کہ حاضر راج رکے کہ خدا تعالیٰ کو روکا دے گا۔ پس وہ اپنے گھر چلی گئی اور فرشاہ نے اسے دعا دی کہ وہ بچہ

گدشتہ پرچے میں ہم آج کل کے دوکاندار صوفیوں کے ڈھنڈھوں کا ذکر کر چکے ہیں کہ کس طرح بچے خبر لوگوں میں اپنی دوکان کا پروپاگنڈا کرتے ہیں۔ یہ مصرع گویا اپنی پرصادق آتا ہے :
”جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکہ جائے“
آج ہم ایک اہل عجیب کرامت پیش کرتے ہیں۔ جو پیر جماعت ملی شاہ کے رسالہ ”دانوار الصوفیہ“ بابت اپریل سنہ ۱۳۶۰ء میں درج ہے۔
شاہ سیدہ قلندر مرست نامی ایک فقیر گروس ہیں۔ قلندر ایسے فیروں کو کہتے ہیں جو شریعت کے پابند نہیں ہوتے۔ مگر ان کے مریدین ان کو اس قدر پابندی کی دیتے ہیں کہ انہیں گناہ نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کی جانتی ہے۔ کہ جس قلندر کے مرتبہ پر کسی کافر کے اوارہ و زانی اٹھ جاتے ہیں۔ یہ شاہ سیدہ قلندر کون تھے۔ مارچ کے ”دانوار الصوفیہ“ میں ان کا تعارف بھی کر دیا گیا ہے۔
اسے عروج حضرت شاہ سیدہ ولی قلندر کے موصوفین ان کا حلقہ شاہ سیدہ میں جو ان کے نام سے نامزد ہے۔
ان کی تعریف ان کے موصوفین میں سے ہے۔
ان کے موصوفین میں سے ہے۔

عطا فرمایا۔ وہ عورت میران مٹی کر شاہ سیدہ کی بات کبھی عطا نہیں گئی۔ ان کا کہا پورا ہو جاتا ہے۔ اور میری بابت آپ نے کہا تھا کہ تمہاری قسمت میں کوئی اولاد نہیں ہے۔ تو پھر یہ لڑکا میرے ہاں کیسے پیدا ہو گیا۔ پس وہ عورت لڑکے کو لیکر شاہ سیدہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے کہا کہ آپ تو کہتے تھے تمہاری قسمت میں کوئی اولاد نہیں۔ دیکھو خدا نے مجھ کو یہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ آپ نے پھر نگاہ لوح محفوظ کی طرف کی۔ اور دیکھا تو وہاں کچھ بھی لکھا ہوا نہ پایا۔ اور اس عورت سے کہا کہ تیری قسمت میں تو لوح محفوظ پر لکھا ہوا کہیں نظر نہیں آتا۔ یہ لڑکا تمہارے ہاں کیسے ہو گیا۔ عورت نے جواب دیا کہ جس روز میں آپ کے پاس اسی مطلب کے لئے آئی تھی اور مایوس ہو کر واپس چلی گئی اور سیدہ فی فرشاہ کے ہاں پہنچی تو ان سے اولاد کے لئے عرض کی۔ تو انہوں نے کہا جاؤ خدا تم کو لڑکا دیگا۔ پس ویسے ہی ہوا۔ اور خدا نے مجھ کو پورے دول پر یہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ شاہ سیدہ نے جب فرشاہ کی طرف نگاہ کی تو ان کی زبان پر لکھا ہوا پایا۔ تب شاہ سیدہ نے کہا کہ بے شک درست ہے۔ اگر فرشاہ نہ کہتا تو کبھی لڑکا پیدا نہ ہوتا۔ کیونکہ خدا نے فرشاہ کی زبان پر لکھا ہوا تھا۔ تو ثابت ہوا کہ فیروں کی زبان میں لوح محفوظ ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ فیروں کی زبان پر لکھ دیتا ہے۔ وہ جیسا فرمائیں دیا ہو جاتا ہے۔ پس بطور مذاق شاہ سیدہ صاحب نے عورت سے کہا کہ یہ تو لڑکی ہے اور تو کہتی تھی کہ یہ لڑکا ہے۔ جب عورت نے دیکھا تو وہ لڑکی نظر آئی۔ حیران ہوئی کہ میں تو گھڑا لڑکا لیکر آئی تھی یہ لڑکی کیسے ہو گئی۔ پس وہ عورت لڑکی کو لیکر فرشاہ صاحب کی خدمت میں پہنچی۔ اور ان سے سب حالتیں بیان کر دیں

یہ کرامات ہیں یا توہمات؟
سادھے واقع ہے : دانوار الصوفیہ
بابت مارچ ۱۹۷۷ء

تقریباً ۱۸۰ سال۔ جید ایش۔ جوید دست کی خام ادرشک و بدھت کی مریدہ میت ہم جویر الجریٹ

فلاں تک میں ملے ہیں۔ جواب دیا: ہم خوب جانتے ہیں۔ مگر آپ آگے نہ بڑھیں۔ اس مقام سے پیشتر (ابن اثیر) جیسی سند کا نام دونا مراد جوئے سب حضور یار۔ (ابن جوئے مراد جوئی تھا جو اس کے بعد بناب امیر المومنین پر کیا گوری؟ (باقی باقی)

سیرت المصطفیٰ

از مولانا محمد امجد علی صاحب میر سیالکوٹی

(۱۱)

خود تھا۔ اس لئے آنحضرت اپنے چاؤں کی نگاہ میں لڑائی میں شامل تو ہو گئے۔ لیکن عملی طور پر گہری دلچسپی نہ لی۔ چنانچہ مورخ حبیبی مشاعرہ سیرت ابن ہشام فرماتے ہیں:-

والله لعله يقاتل رسول الله صلى الله عليه وسلم مع اصحابه وكان يليل عليهم وقد كان بلغ من القتال والنهال كانت حرب فحارها كانا ايضا كلفه كفارا ولعنهم الله تعالى لعن من ان يقاتل الا لكون كلمة الله هي العليا. (ج ۱، ص ۱۸۸)

اور آپ نے اس جنگ میں اپنے چاؤں کے ساتھ ہو کر نفس نفیس ہو کر جنگ نہیں کی۔ وہ ان کو تیر پڑاتے تھے (علاوہ آپ لڑائی کی عمر کو پہنچ چکے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ لڑائی گناہ کی تھی جو ماہ حرام میں شروع ہوئی تھی) نیز وہ سب کافرو تھے۔ اور دشمن کو خدا تعالیٰ نے قتال کی اجازت نہیں دی مگر اس لئے کہ خدا کا کلمہ بلند ہو۔ (واحدہ اس میں مقصود نہیں تھا)

لیکن قافوس میں ہے:-

حضره النبي صلى الله عليه وسلم وحينما بين عشرين وفي الحديث قلت اني ملل من محرمي يوم الفجار وسميت فيه بالسوء وما أحب الي لم اكن فطمت (نور سادہ ج ۱)

آنحضرت نے اس لڑائی میں شرکت نہیں کی

مؤثر دو اشاعتوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہیں کے حالات بیان کرتے ہوئے آپ کا کہیں میں کہیں چرانے کا ذکر نہیں ہے۔ زیر نظر قطع میں حرب فحار کا ذکر ہے۔ (دبیر)

حرب فحار | سیرت ابن ہشام میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر چودہ یا پندرہ سال کی ہوئی تو قریش ادب بنی قیس میں ایک خوریز لڑائی شروع ہو گئی جسے حرب فحار (بکسر الفاء) کہتے ہیں۔ چونکہ یہ لڑائی ماہ حرام میں شروع ہوئی اور اس میں ادب کے بیٹوں کی شرکت توڑ دی گئی تھی اس لئے اس کا نام حرب فحار یعنی ناقضی اور گناہ کی لڑائی رکھا گیا۔

قافوس میں اس وقت آنحضرت کی عمر بیس سال کی تھی ہے۔ اور سیرت ابن ہشام میں بھی عمر ابن حنظل کی روایت میں بیس سال ہے۔ لیکن حدیث میں خود آنحضرت جو اپنی شرکت کی صورت فرماتے ہیں اس سے چودہ پندرہ سال کی عمر صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اس لڑائی کی تفصیل بہت طویل ہے۔ لیکن ہم اس کا انتخابی حصہ ذکر کریں گے۔ جسے آنحضرت کی سیرت سے تعلق ہے۔

اس لڑائی میں قریش کا سالار اعظم ابو سفیان کا باپ حرب بن امیہ تھا۔ اور آنحضرت کے اپنے چچا بھی اس میں شامل تھے۔ چونکہ قریش بر سرِ قیام تھے اپنے خاندان کی عورتوں کو ساتھ لے کر پاس ہی

آپ کے پاس آکر بیٹھے تھے۔ آپ کی گردن پر ایک کھنجر تھا جسے اپنے ہاتھ سے چھو کر دیکھ کر اٹھ پھرے اور اپنی طرف سے کلمہ برداشت فرما کر دیا۔

دوسرے لشکر میں بھی آپ کی جانب میں روانہ ہوئے۔ ایک شخص نے آپ کی طرف سے کہا کہ: اسی زمانہ میں آپ کا نام جو اوردہ دلقہ لیکر مکہ منقطع ہو گئے۔

پھر جب امیر لشکر ابن عباس بن ہشام نے زمینیں خالی کرنا شروع کر دیں۔ اس وقت وہ اپنے ساتھ ہیں۔ تمام لشکر کے سرداروں کا ہاتھ۔ یہ مصر سے آئے۔ ان کے سرداروں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میں قیس بن سعد کے دو قاتلین عثمان سے ہوں۔ ان کے قاتلین کی تلاش میں ہوں جن سے مل کر پتہ چلے گا۔ اور چنانچہ ہر جگہ ان کی مدد کرنا شروع کر دی۔ اصل میں قاتلین عثمان کے گروہ سے ملے۔ مگر جب مصری قاتلین عثمان کے طرف دار تھے اس لئے قیس نے ان کا ایسا کہہ دیا، سرداروں نے کہا کہ قسم اللہ! تقریباً لے چکے۔ ان کے مصر پہنچے۔ آگے بڑھ گئے۔ ایک نے قیس کی اطاعت کر لی۔ دوسرا اگر وہ مقام فرما میں حلیت کریں ہزار کیسے کا دھڑکی گا کہ ہم علی کے ساتھ ہیں۔ پھر جبکہ خلافت برائے ہمارے ہمارے سے ہم عثمان کا ہلاک کر دے۔

وہ حبیب بن حذیفہ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں چھ سو آدمی تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اور کیا امیر شام مقرر ہوا ہے؟ سرداروں نے کہا کہ اگر عثمان کی طرف سے امارت ملی ہے تو مبارک ہے۔ تقریباً لے چکے۔ ہم بھی ہم رکاب ہیں۔ اور اگر خطاب عثمان فرمے کہ وہ کسی دوسرے نے آپ کو امیر شام مقرر کیا ہے۔ تو سونچو کہ وہاں جانے۔ اس میں آپ کی ہرگز شہرت ہے۔ حضرت حبیب نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان شہید ہو چکے ہیں؟

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ جب قریش نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اپنے چاؤں کی نگاہ میں لڑائی میں شامل نہیں ہونا چاہا۔

وایت و درہت کا فکر ہے۔ چنانچہ طبع ہا حرمت قرآن میں مذکور نہیں ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید
 کے الفاظ اہل کتابت اللہ کے ہیں جن کو اس نے ہدایت چیر لی علیہ السلام نازل فرمایا۔ اور احادیث میں
 تو یہ الفاظ خداوندی نازل نہیں۔ اور بعض احکام و فرامین کو خداوند تعالیٰ کے ہیں اور الفاظ چیر لی
 اور بعض حکم خداوندی وہ ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الفاظ و مباحثات میں نازل
 فرمایا ہے۔ (دہاتی ہائی)

۱۔ اے ایمان والو! تم اپنے گنہگاروں کے سوا
 کسی کو شریک نہ بنانا کہ تم کو ان کے ساتھ
 شریک بنانا پسند ہے۔

صاحب تفسیر اپنے بیان باقائی تائید میں ملائی
قاری اور حضرت شیخ صدائق صاحب دہلوی کا
حسب ذیل قول بھی پیش کیا ہے۔ شیخ صدائق صاحب
دہلوی جہد بیان اور فرماتے ہیں کہ
”وشیہ نازکہ کہ ہدائیات حیات تحقیق میں دنیاوی
اگر ہدائیاں گویند کہ حق تعالیٰ جہد شریف را حاصلتے
و قدرے بخشیدہ است کہ در مکانے کہ خواہد شریف
بخشد خواہ بعینہ یا با شال خواہ ہر آسمان یا زمین
و خواہ ہر قبر شریف بروئے صورتے دارد یا بخواہد شرف
نسبت خاص بہر درہم غلال و جہد دوم کتاب
ملکوت (الہوت ملکوت)

جواب | یہ عقیدہ کہ خدا تعالیٰ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔ شرک کا عقیدہ ہے۔ واقعات بہ اہت اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی میں ہر جگہ موجود نہ ہوتے تھے اور نہ آپ کو ہر جگہ کا علم ہوتا تھا۔ چنانچہ مکہ میں رہ کر آپ دینہ والوں کے حالات سے ناواقف تھے۔ اور سفر میں رہ کر گھر سے بے خبر رہتے تھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آپ ایک جنگ میں اپنی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لے گئے۔ ایک جگہ ڈیرہ کوں کے قریب حضرت عائشہ تعناٹے حاجت کے لئے کہیں ٹھہر چکی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈیرہ کوں کے لئے اور آپ کو غلام نہ ہوا کہ حضرت عائشہ پیچھے رہ گئی ہیں اور اسی سفر میں حضرت عائشہ پر تعبت لگی جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ ہوا۔ جہاں تک کہ قرآن شریف میں آپ کی پاکدامنی کا اظہار کیا گیا۔ جنگ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو بغرض حفاظت دھڑ چھین لیا تھا وہ اس خیال سے کہ فحش ہو گئی ہے وہ چھوڑ کر چلے گئے۔ مگر آپ کو معلوم نہ ہوا۔ آپ کو نہ ہوا کیا کہا تے وقت آپ کو علم نہ ہوا۔ علی ہذا نقیاس ہر چیز کے واقعات ایسے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ خدا کی طرح ہر طرح حاضر ہر چیز سے واقف نہ تھے۔ مجدد و آبادی مولوی کا نکاح کہ آپ کی روح ہر جگہ موجود ہے : یہ دعویٰ دلیل کا محتاج ہے۔

صحیح کسی کا کہنا اس کی صحت پر دلیلی نہیں ہے۔ آیہ کریمہ اُوْشَکُہُ مَعَ النَّارِیْنِ اَنَّمَا اللّٰہُ یُخْلِطُہُمُ الْاَیُّہُ مَکَانَ غِلْظَہُ۔ اس آیت سے ہمارا ثابِت ہوتا ہے کہ کوشہ رسوا کے خلاف جہاد بخیر

متفرقات

کاغذ کی گرانی نے انہوں کو ہندوستان بلکہ دوسرے ملکوں کے اخباروں کو بھی متاثر کیا ہے۔ انگلستان کے تمام بڑے بڑے اخباروں نے اپنے صفحات کم کر دیے ہیں۔ ہندوستان کے بڑے بڑے انگریزی اخبار مثلاً سٹینڈرڈ، ٹائمز آف انڈیا، سول اینڈ ملٹری گزٹ، امرت با دار پتر کا اردو ترجمہ دیکھو گی اپنی اپنی ضخامت کم کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ ملاپ پرتاپ اور دیر بھارت جنگ سے پہلے عام روزانہ چوبیس صفحات پر شائع ہوتے تھے۔ لیکن اب ان کی ضخامت صرف ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ ان اخبارات کا حال ہے جو صرف کثرت اشاعت کی وجہ سے بلکہ ہرقم کے اشتہارات شائع کرنے اور ہر رنگ کے مضامین دینے کی وجہ سے آمدنی کے بہت وسیع ذرائع رکھتے ہیں۔ جب ایسے اخبارات کو اس قدر مالی مشکلات درپیش ہوں کہ ممکن ہے وہ اپنی اشاعت ملتوی کرنے پر مجبور ہو جائیں تو اجاب جماعت اہل حدیث کی مشکلات کا اندازہ باسانی لگا سکتے ہیں جس کی اشاعت بوجہ نہ ہر اخبار ہونے کے بالکل ہی محدود ہے۔ اس لئے بعد غور و فکر یہ فیصلہ ہوا ہے کہ مردست اخبار اہل حدیث ۱۶ صفحات پر شائع کیا جائے۔ اشتہاروں کے چار صفحات میں سے ایک صفحہ مضمون کے لئے نکالا جائے۔ باوجود اسکے اغواہات بہت ہیں۔ اس لئے مجددان اہل حدیث اس کی قوت پر تو ہر دیکھیں۔ (دینیہ)

شکریہ | اس ہفتہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی و مولوی عبدالوہاب صاحب ساکن بمبئی نے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔ جو ہما اللہ احسن ابھار دیں نہ بھیجے جائیں؟ | اہل حدیث کے اہل ہادی دیں جب خریداروں کے نام بھیجے جاتے تھے تو

ان میں سے معمولی واپسی ہوتی تھی۔ لیکن گذشتہ دو ماہ سے یہ واپسی بہت نقصان رساں ثابت ہو رہی ہے۔ اتنا خریدار کی جدائی کا صدر نہیں ہوتا جتنا معمول دیں فی ضائع جانے کا ہوتا ہے۔ آج کل پہلے ہی (خریجات کی زیادتی ہے۔ اس پر ایسے نقصانات بہت تکلیف دہ ثابت ہو رہے ہیں۔ اگر آئندہ بھی ایسا ہی رہا تو مجبور ہو کر دیں بی بی بی بی کا دستور بدل کرنا پڑیگا کیونکہ یہ آئے دن کے نقصانات موجودہ حالت میں ناقابل برداشت ہیں۔

منی آرڈر بھیجیں | کیا ہی اچھا ہو کہ خریدار غلط قیمت ختم ہونے کی اطلاع پاکر قیمت بدلیہ منی آرڈر ہی بھیج دیا کریں۔ تاکہ طرفین کا فائدہ رہے۔ غریب فنڈ | میں اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ اس وقت پندرہ سالین کے نام دس روپے جڑیں۔ اگر اباب جو دو خادست کرم کو بخش دیں تو ایک ہی ہفتہ میں ان سب کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے اخبار محمدی دہلی | اے لئے نئے ڈکریٹن کی ضرورت تھی۔ درخواست دی ہوئی ہے۔ منظوری ابھی نہیں آئی۔ منظوری آنے پر جاری ہوگا۔ انشاء اللہ!

(غیر محمدی دہلی)

دفتر دائرہ طبعیہ لاہور میں | نئے پروگرام کے تحت دائرہ طبعیہ کا صدر دفتر اولپنڈی سے لاہور منتقل کر دیا گیا ہے اور دائرہ کی طرف سے ایک شاندار پروگرام طبعی میگزین کے نام سے شائع کرنے کا اہتمام بھی کر دیا گیا ہے۔ لہذا آل انڈیا دائرہ طبعیہ کے تمام ممبروں کا کہنا ہے کہ وہ طبعی دفتر رکھنے والوں سے بڑھ کر وہ تھا ہے کہ وہ آئندہ پتہ ذیل پر خط و کتابت کیا کریں اور غیر بھیج کر اپنے نام طبعی میگزین بھی جاری کرائیں۔ پتہ: غیر طبعی میگزین دفتر دائرہ طبعیہ لاہور

بہترین موقع | حافظ مولوی ابو الہدیٰ صاحب جو خانقاہی اہل حدیث ہوتے ہوئے ایک شریف و عظیم انسان ہیں۔ چونکہ آپ کا ماحول ایسا ہے جہاں ہر لمحہ نئے نئے پیدا ہوتے رہے۔ جس کی وجہ سے

حافظ صاحب بھونپ کو آئے دن سخت سخت محنت مصائب و آلام کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے ایک حصے سے آپ متنی ہیں کہ کہیں اپنی جماعت میں خدمت کا موقع پیدا ہو جائے تو بہتر ہے۔ اسی خیال کے ماتحت جملہ ناظرین کرام سے پوچھ رہے ہیں کہ اگر کسی مقام پر حافظ یا مبلغ یا خطیب و پیش امام کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل پر خط و کتابت فرما کر مشکور فرمادیں۔ غلام القوم۔ اسد علی میٹھ ماسٹر اسلام آباد اسکول قصہ منوگرہ بادشاہ پور ضلع جون پور (پونہ)

دعا کیجئے | میری پتی جو چار اولاد کی ماں ہے عرصہ سے سخت علیل ہونے کے باعث رانچی میں زیر علاج ہے۔ لہذا جماعت اہل حدیث کے جملہ افراد سے فوٹا اور علماء و صلحاء حضرات سے خصوصاً استغاثہ ہے کہ وہ اس مریضہ کی صحت یابی کے لئے نیز میرے لئے بھی خاتمہ بالخیر اور مغفرت کی غلوں دل سے دعا فرمائیں۔ (دعائی عبدالرحیم ہالیدی موٹگری)

دعا کے صحت | میری بی بی بہن جو غور و سالہ بچوں کی ماں ہے۔ اور بھولی صاحبہ۔ ہر دو مرض دن میں مبتلا ہیں۔ جس سے چھوٹے چھوٹے بچے سخت پریشان ہیں۔ ناظرین اہل حدیث سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عابد نصیب فرمائے۔ آمین! (محمد عثات اللہ شمس)

ندوة العلماء خریدار اہل حدیث | اجاب کو اطلاع | بوجہ تعطیلات یکم جولائی تک میرا قیام نظام منزل دارالعلوم دیوبند میں رہینگا۔ اجاب مطلع رہیں۔ (محمد عثات اللہ شمس ندوة العلماء خریدار اہل حدیث)

مضامین آمد | از محمد سلیمان صاحب۔ محمد عثمان نسیم۔ پتہ آتھاند۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی۔

نزہت الجبر۔ مضامین غیر مقبولہ | مسلمانان رخ گدہ۔ مرقا صاحب۔ مولانا عبدالقادر گنگوہی کا فتویٰ۔ دعا کریں | میرا بھائی محمد عثمان بیاد ہے۔ ناظرین

ملکی مطلع

جنگ چین و جاپان کی حالت ایک

ہے جو مسلول یا مدقوق مریض کو اندر ہی اندر کھائے جاتی ہے مگر ظاہر طور پر مریض دھما مٹھوتا ہے۔ جس سے خود مریض اور اس کے تیمار دار اسکی موت کے خیال سے خوش رہتے ہیں۔ بعینہ ہی حالت اس جنگ کی ہے۔ توجہ چار سال ہونے کو ہیں۔ جاپان چین کو آہستہ آہستہ ہضم کئے جا رہا ہے۔ کچھ علاقہ تو اس نے باقاعدہ جنگ کر کے اپنے زیر اثر کر لیا ہے جو باقی رہ گیا ہے اس کو ہڑپ کرنے کے لئے مزید جہد میں مصروف ہے۔ بحری ناکہ بندی کے علاوہ فضائی کے ذرائع آمد و رفت پر بھی قبضہ کرنے کی کوشش میں ہے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ جاپان کی کوشش کے بارے میں چین کو براہِ ڈکے راستہ سے امداد پہنچ رہی ہے۔ اس جنگ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی چین میں جاپانیوں اور چینیوں میں سخت جنگ ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں جاپانیوں نے ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا۔ آج کل یہ لڑائی ایک سو ستر (۱۷۰) میل لمبے محاذ پر لڑی جا رہی ہے۔ ہمارے خیال میں اس جنگ کا خاتمہ تین ہفتوں میں ہو سکتا ہے۔

۱۱ چین جاپان کے آگے ہتھیار ڈال دے۔
۱۲ چین جاپان سے اپنا منصوبہ علاقہ اپنی قوت بازو سے واپس لے لے اور جاپان کو آشاکر کر دے کہ چینیوں کی طرف آگے اٹھا کر ہی نہ دیکھ سکے۔
۱۳ جاپان چین میں اپنے حسبِ مشاغات حاصل کر کے جنگ کا خیال چھوڑ دے۔

آج کل جرمنی و برطانیہ کے مابین ہوائی جنگ بہت شدیدی ہو گئی ہے۔ جنگ افریقہ سے فریفت حاصل کرنا۔

میں مصروف ہے۔ اسی ضمن میں ہوائی اور ہر سو پر چلنے کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ جس کے لئے جرمنی نے بہت تیاریوں میں مشغول ہے۔ مگر ابھی تک اس کے متعلق کوئی خاص اطلاع سننے میں نہیں آئی۔ ان مائزہ نہروں سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی پر برطانیہ کے ہوائی حملے پہلے سے بہت زیادہ تیز رفتاری اور شدت کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ جو حملہ ہوا اس کی کیفیت حسبِ ذیل ہے۔

۱ لندن ۹ مئی۔ کل رات برطانوی طیاروں نے جرمنی پر آتشباری کی۔ اس سے قبل اتنا شدید حملہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ لندن میں کہا گیا کہ اس حملہ میں کئی تین چار سو طیاروں نے حصہ لیا۔ جرمن ریڈیو نے بھی اعتراف کر لیا ہے کہ کل رات کا برطانوی حملہ بہت زبردست تھا۔

اس حملہ میں وزارتِ فضائیہ کا ایک اعلان منظر ہے کہ کل بمبار طیاروں نے جرمنی پر وسیع حملے کئے جو پولینڈ کی سرحد تک پھیلے ہوئے تھے۔ حملوں کا زیادہ زور ہمبرگ اور برلن پر رہا۔ جہاں ہمارے بمباروں نے ہزاروں بمباری بم اور سیکنڈوں آتش افروز بم گرائے۔ دونوں بندرگاہوں کی گولیاں کو سخت نقصان پہنچا۔ ہمارے ہوابازوں نے صنعتی اور فوجی مقامات کو جن جن کو نشانہ بنایا۔ حملہ کی شدت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہوابازوں نے ہمارے توپ کی دھماکیوں کی دیکھیں۔ ان تمام حملوں سے ہمارے دس ہوائی جہاز واپس نہیں آ سکے۔

دوسری طرف کل مات برطانیہ میں اس طرح مئی کی پہلی آٹھ راتوں میں کل ۱۰ طیارے تیار کئے گئے۔ یہ تعداد اپریل مہر کی تعداد سے صرف ۳ کم ہے۔ کل رات بھی جرمن حملہ کا زور ہمبرگ پر رہا جہاں خاصا جانی و مالی نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس کے علاوہ شمالی پولینڈ کے دو اضلاع میں بھی سخت تلخ ہونے۔ جہاں کافی جانی نقصان ہوا۔ دیگر مقامات پر بھی بم گرائے گئے۔ جن میں لندن

بھی شامل ہے) مگر ابھی تک بھی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ (انقلاب لاہور ۱۱ مئی ۱۹۱۵ء) اس کے علاوہ ابھی معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے شام و مراکو میں جرمن ہوائی اڈے تھے وہ فرانس کے امیر البحر دارلان نے جرمنی کے حوالے کر دیئے ہیں۔ یونان کے جن جو یورپ پر حال ہی میں جرمنی کا قبضہ ہوا ہے۔ وہاں بھی ہوائی اڈے تعمیر کئے جا رہے ہیں جس سے جرمنی کی بھری تیاریوں کا پتہ چلتا ہے۔

درہ دانیال اور ترکی | اہدائے جنگ سے ترکوں کی طرف لگ رہی تھیں کہ وہ کوئی جانب اختیار کرتے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک صاف طور پر معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کی پالیسی کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تھوڑے دن ہونے کے جرمنی کے جہاز درہ دانیال سے گزر گئے۔ جس کے متعلق مسٹر چرلٹن نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ترکی کو اس سوردک نہیں کہتے تھے۔ درہ دانیال کے متعلق معاصر پریس میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے کہ جسے ناظرین کی واقفیت کے مدحِ ذیل کیا جاتا ہے۔

۱ اتحادیوں اور انیسویں صدی میں روس اس کوشش میں رہا کہ درہ دانیال کے درختے جو یہ وہم تک پہنچ سکے۔ لیکن برطانیہ فرانس اور ترکی مشترکہ طور پر اس کے خلاف تھے۔ نتیجہ کے طور پر کریمین جنگ چھڑ گئی۔ ۱۹۱۵ء تک تو درہ مذکور ترکی کی حکومت کے ماتحت رہا۔ اس کے بعد حکومت فی الحقیقت ترکی کی رہی۔ مگر اس پر بین الاقوامی فہر جانبداری کے قوانین غائد کر دیئے گئے۔ یہ حالت علاقہ تک رہی۔ ۱۹۱۵ء کی جنگ کے بعد اتحادی اس پر قابض ہو گئے۔ اور عیسائی ولی کا علاقہ جس پر درہ دانیال کا یورپی حصہ واقع ہے۔ یونان کے حوالے کر دیا گیا وہ کو غیر مسلح کر کے ایک بین الاقوامی کمیشن کے ماتحت کر دیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا کہ ہر قوم کے جہاز اس میں سے گزر سکتے ہیں۔ مصطفیٰ کمال پاشا کی یونان پر فتح کے بعد اسے ترکی کو واپس کر دیا گیا۔ وہ

درہ دانیال اور ترکی | اہدائے جنگ سے ترکوں کی طرف لگ رہی تھیں کہ وہ کوئی جانب اختیار کرتے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک صاف طور پر معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کی پالیسی کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تھوڑے دن ہونے کے جرمنی کے جہاز درہ دانیال سے گزر گئے۔ جس کے متعلق مسٹر چرلٹن نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ترکی کو اس سوردک نہیں کہتے تھے۔ درہ دانیال کے متعلق معاصر پریس میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے کہ جسے ناظرین کی واقفیت کے مدحِ ذیل کیا جاتا ہے۔

مصلحت کی لائسنس کوئیشن نے اس کی پوزیشن میں بہت سی تبدیلیاں کر دیں۔ اس طرف سے پہلے ترکہ کا کنٹرول ہو گیا۔ اس وقت برطانیہ اس کوشش میں تھا کہ گواستے واپس ترکی کو کر دیا جائے مگر بین الاقوامی تجارت کے لئے اسے کھلا رکھا جائے۔ روس اس کے خلاف تھا۔ کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں دروایاں کے راستہ اس پر کوئی حملہ نہ کر دے۔ آخر کار ۲۰ جولائی ۱۹۱۹ء کو مانترو کوئیشن نے فیصلہ کر دیا کہ ترکی پہلے سے ملے اور مستحکم کرے۔ سابقہ بین الاقوامی گارنٹی اٹا دی گئی۔ بین الاقوامی کیش بھی ختم ہو گئی۔ غرضیکہ ترکی کو مکمل اختیارات دیدئے گئے۔ مگر ذیل کی شرائط لگا دی گئیں۔ پھر امن حالات میں ہر تجارتی جہاز بنا رکاوٹ دروایاں میں سے گزر سکتا ہے جنگی جہاز صرف دن کے وقت گزر سکتے ہیں۔ دس ہزار ٹن سے زیادہ وزن کے جنگی جہاز، آبدوزیں اور ہوائی جہاز لے جانے والے جہاز بالکل نہیں گزر سکتے۔ جنگ کی حالت میں اگر ترکی غیر جانبدار رہے تو فریقین کے جہاز یہاں سے نہیں گزر سکتے۔ تاہم ترکی کو یہ اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی فریق کے جنگی جہازوں کو اجازت دیدے۔ اور اگر ضرورت ہو تو ترکی پر امن حالات میں بھی کسی فریق کے جہاز روک سکتا ہے۔ دہرتاپ لاہور ۱۰ مئی ۱۹۱۹ء

جب جرمنی یونان کے محاذ پر مصروف جنگ تھا تو اس نے یونانی جہازوں پر بھی قبضہ کرنا چاہا۔ یونان کی شکست کے بعد جرمن جہاز دروایاں اور آہلے ہاسفورس سے گزر کر یونانی جہازوں پر یونان اور ایلوہوٹریں پر قابض ہو گئے۔ اس کے علاوہ یہ بھی آئی ہے کہ ترکی کا وزیر خارجہ جرمن لیا ہے۔ یہ بھی افواہ ہے کہ ترکی و جرمنی میں فریادہ معاہدہ ہونے والا ہے۔ غرض جو کچھ بھی ہو گا چند یوم تک ناظرین کے سامنے آجائے گا۔

شورش عراق

گزشتہ دو ہفتوں میں عراق میں شورش اور عراقی فوجوں میں تصادم ہوا۔ کچھ ہلاک ہوئے کچھ زخمی۔ ہزکار اس کو بادیہ گیا۔ افواہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب عراق میں قریباً سکون ہے۔ مگر بعض سیاسی مدبرین کی رائے ہے کہ اس شورش کی تہ میں نازیوں کا ہاتھ ہے۔ جس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ عراق کی نئی حکومت نے جرمنی سے امداد طلب کی ہے۔ بلکہ یہاں تک خطوط ظاہر کیا جا رہے ہیں کہ جرمنی ہندوستان تک آنے کے لئے راستہ صاف کرنا چاہتا ہے وہ عراق سے ہوتا ہوا ایران اور بلوچستان کے راستے ہندوستان پر حملہ کر سکتا ہے۔ (دھماکہ کوست)

طبروق کے محاذ پر ابھی تک جرمن و برطانوی فوجیں ٹوٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ اس محاذ پر جرمنی اور اطالیہ کی فوج نے کئی دفعہ حملہ کیا جو روک دیا گیا۔ اس مورچے پر دشمن کو بھی کافی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

اس ہفتہ کا وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر اہم واقعہ یہ بھی ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ کے بعض ممبروں نے وزیر اعظم، وزیر خارجہ اور حکومت کے خلاف تقریریں کیں اور نوبت عدم اعتماد تک پہنچ گئی۔ رائے شماری کرنے پر حکومت کے حق میں ۷۴ ووٹ اور خلاف صرف تین ووٹ نکلے۔ اس کے بعد تقریریں ہوئیں وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں تمام محاذات جنگ کی مفصل کیفیت بیان کر کے یونان کو ہر ایک بات سے مطلع کیا۔ سابقہ حالات کے علاوہ سپین اور روس کا ذکر بھی کیا کہ شاید آئندہ یہ دونوں حکومتیں جنگ میں نئے ادب کا اعتراف کریں۔ کیونکہ جرمنی کا اسامہ جبرالٹر پر حملہ کرنے کا ہے جو سپین کے تعاون کے بغیر بہت مشکل ہے۔ اور روس بھی فوجی تیار ہے میں مصروف ہے۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع ہے کہ آئندہ چند ہفتوں کے اندر ہڈلر مشالین سے

الغادوق - خلیفہ دوم حضرت عمرؓ کی مفصل سمانجھی - از مولانا شبلی قیامت پور پتہ - بیچرا لکھنؤ

ملاقات کرے گا۔ اس ملاقات میں کیا باتیں ہوئیں اور اس کے بعد فریقین کیا کیا اقدام کر گئے ان کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ انعام عین اللہ ہندوستان اور جنگ ہے کہ بحر ہند میں دس ہزار ٹن کا ایک جرمن جہاز غرق کر دیا گیا ہے۔ ۵۳۰ اشخاص قید کر لئے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جہاز دشمن کا جنگی جہاز تھا جو چھاپے مار تھا۔ اس نے برطانوی جہازوں نے مقابلہ کر کے اس کو غرق کر دیا حکومت ہند نے ہندوستان کی حفاظت کے لئے ایک آرڈیننس دھنگائی قانون کے ذریعے ظلم موہولی حکومتوں کو ہوائی طاقت میں توسیع کرنے کے اختیارات دئے ہیں۔

مشرقی کی رہائی

مشرقی ایک سال سے حکومت کے نظر بند ہیں۔ سننے میں آیا تھا کہ انکی صحت خراب ہے۔ اس کے علاوہ خاکساروں نے کوشش کی کہ حکومت ان کو رہا کر دے۔ مگر شہر سے پورستہ جمعہ کے روز پنجاب میں یوم شرقی بھی منایا گیا۔ جس میں جھنڈے کو مشرکانہ طریق سے سلامی دی گئی۔ اور ان کی صحت کے لئے دعا کرنے کے علاوہ حکومت سے ان کی رہائی کی درخواست کی گئی۔ انہیں احمد شاہ بیرٹ شاہی نے اس سلسلے میں بہت جدوجہد کی مگر آفرنا کام رہے۔ کیونکہ حکومت نے ان کو رہا کرنے سے انکار کر دیا۔

ہڑتال کے متعلق

پنجاب میں فروغیت ہنس خلاف قریباً ہفتہ بھر زبردست ہڑتال جاری رہی جو بالآخر کم و بیش سمجھوتہ ہو جانے سے ختم ہو گئی ہے مگر غلہ منڈیاں بدستور بند ہیں۔ باقی بازار منس گئے ہیں۔ کاروبار جاری ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں جو نقصان ہوا ہے اس کا کچھ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ غلہ منڈیوں کی ہڑتال کے سلسلے میں کیا جاتا ہے کہ مطالبات ایسے ہیں کہ ان کو تکلیف دینا ہے۔

پتہ پتہ - بیچرا لکھنؤ

مومیائی

معدہ علماء اہل حدیث و ہزار ہا خیرہ انسان الہدیہ
 ملاحظہ فرمائیں مضافہ تازہ جہانہ شہادت آتی رہتی ہیں
 خون صلیح پیدا کرتی اور قوت باہ کو برحقاتی ہے ابتدائی
 صل و حق۔ و مہر کھانسی۔ و زرش۔ کمرہ صلیح کو دفع
 کرتی ہے۔ مگر وہ اند شانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جہاں یا
 کسی اور جہ سے جن کی کمریں حد جہاں کیلئے اکیر ہے
 دو چار بدن میں دم موقوف ہو جاتا ہے۔ کے بعد
 استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
 بخشنا اس کا ادنیٰ کر شمر ہے۔ چوٹ لگ جائے تو قورق
 سی کھالیتے سے دم موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت
 بچے۔ ہڈی اور جہاں کو یکساں مفید ہے۔ نقصان الفکر
 عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال چوکتی
 ہے۔ ایک چٹانک سے کم در سال نہیں کی جاتی۔ قیمت
 فی چٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۴۔ ۵ روپے
 لگے۔ پاؤ بھر شمع معصول ڈاک۔ مالک غیر سے
 معصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ امانی برہا سے ایک پاؤ کی
 قیمت مع حصول ڈاک لگے چلی بندہ جہاں آؤں نہ ہی
 ایک پاؤ سے کم مدائن کی جائیں اور نہ ہی بندہ دی بی۔

تازہ ترین شہادت

جناب مولوی امیر علی صاحب شہنشاہ صلیح
 سال کے اندر بہت مرتبہ آپ کے بیان سے مومیائی منگانی
 خدا کے فضل سے میں لوگوں کے استعمال کیا وہ ہمیشہ یاد
 لکھیں گے مومیائی کے مفید ہونے میں کچھ شک نہیں۔
 گذارش ہے کہ میں چٹانک مومیائی اور سال فرمائیں
 (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲)
 جناب مولوی محمد لکھنوی صاحب صلیح ہونڈہ۔ میں نے
 آگے چٹانک مومیائی اپنے اکثر مریضوں پر تجربہ کی تو نقصان
 مفید ثابت ہوئی۔ اس کے علاوہ کرم اور ہڈی بندہ
 دہلی بہت بلے مدائن فرمائیں: عظیم اہل حدیث
 مگر ان کے بعد دیگر مریضوں پر دوا نظر
 فرمائی۔

دینیات کے رسالے

حضرت مولانا ابوبکر محمد شہید فاروقی جوہوری
 رحمہ اللہ علیہ ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علیگندہ کے
 باجیات مسالحت کی مختصر فہرست پیش کی جاتی ہے ان
 فائدہ اٹھائیے کہ مولانا کی روح کیلئے ایصال ثواب کا
 عمدہ طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری علمی
 تصانیف بھی جلد پیش کی جائیں گی جو زیر طبع ہیں۔
 دینی تعلیم کے فائدہ مع احادیث اطلاق و دقائق ۴
 عقائد اسلام مع تفصیل حضرت مولانا خلافت علی ۶
 اسلامی تہذیب ۲ مفید الاطفال ۱
 نازکی کتاب ۳ روزہ کی کتاب ۲
 تحفہ اعتکاف ۱ سیرۃ الرسول ۲
 خطبوں کا مجموعہ اور دیہات میں جہد کا جواز ۸
 مغرور۔ ثنوی مولانا قاروم کا فار فائدہ انتخاب عمر
 شرح قصیدہ ہانت سجاد۔ اعلیٰ اعلیٰ فاروقی ندوی ۴
 آندای اور انقلاب۔ انقلابی شعراء کے کلام کا انتخاب عمر
 دائرہ مطلوبات ملیہ قضیائے۔ جون پور

قرات قرآن و قبرستان

مضمنہ مولانا عبدالرشید صاحب ملتان
 چپ کر تیار ہوئی ہے جس میں قبروں پر قرآن شریف پڑھنے
 سے متعلق احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کی روشنی میں ہر پہلو
 دل بحث ہے۔ تجزیہ و تفسیر، زیارت قبور اور ایسا کیا کرنا
 و ایصال ثواب کے متعلق اسوہ نبوی (ص) کی پوری تشریح
 ہے۔ قبروں پر جو نہ اپنی خواتین پڑھائے جاتے ہیں ان کے متعلق
 مشہور علماء ہند کے فتوے بھی درج ہیں۔ کتاب کے شروع
 میں اسلام اور اس کی تعلیم کے متعلق ایک بیسٹ علمی مقدمہ بھی
 ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ اخبار ہذا کے
 نصف سائز پر ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب ہے قیمت ۲ روپے
 مگر شائقین کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے چند روپے کیلئے
 صف ۲ روپے دی گئی ہے۔ ساڑھے چھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر
 تح ہی پتہ ذیل سے طلب کریں۔
 غیر کتب اہل حدیث۔ قلعہ قلیا آباد ملتان شہر

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب کے مجربات

ذائد انچالیس سال سے میرے کے سرے و ادویات ذیل
 ہزاروں مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید اکثر مشہور کتب میں
 ایسے ایسے مایوس مریض صحت یاب ہوئے جن کے صحت
 پانے کی امید تھی۔ بکثرت قہرمدان انجاء الہدیٰ بھی توبہ
 تیس سال سے شگوائے اور استعمال میں رکھے ہیں۔ جالہ
 پس۔ ناخونہ صحت بصارت۔ مگر کے درگزر نوٹس ہوئے
 ڈھلکا۔ گونا گونی۔ ناخونہ وغیرہ چند روز کے استعمال سے
 صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اکیر کا حکم رکھتے ہیں۔
 ناخونہ و تانی میرے کا سر مہیاہ قسم خاص ایک روپیہ تولہ
 (۵) میرے و دیگر پیش قیمت ادویات کا مرکب۔ بھوراسر
 قسم اوسط پاخو روپیہ تولہ۔
 (۱۳) میرے و کچے موتیوں کا مرکب سفید سرہ قسم اعلیٰ
 مبلغ دس روپیہ تولہ۔
 (۱۴) عرق میرہ و سیاب مرکب۔ پڑانے موتیا بند۔ زخم شہر
 زہریلے دانے۔ خارش چشم کو نہایت مفید ہے۔ مچا بند کے
 استعمال سے بالکل مصلیاب تو نہیں ہو جاتا ہے لیکن آنکھیں
 ہوانے یعنی پریش کرانے کی بھی حاجت نہیں ہوتی۔ موملی
 روشنی سے تاحیات کام ہمارے رہ سکتا ہے قیمت ۴ فی شیش
 (۱۵) عرق میرہ و نقرہ مرکب۔ آتشوب چشم و گہری سرخی
 درم۔ جلن۔ دکھن۔ ٹیس کے واسطے نہایت مفید
 ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (۱۶)
 (۱۷) سوکھنا کیور۔ مرض سوکھنا سے شاید ہی کوئی خوش قسمت
 گھرا یا ہوگا جس میں کوئی بچہ مبتلا نہ ہو۔ جو صرف ایک
 شیشی کا استعمال سے بچے اچھے ہو کر مرنے والے ہو جاتے
 ہیں۔ ہزاروں بچے موت یاب ہو چکے ہیں قیمت فی شیشی ۴
 (۱۸) لڑہا پس۔ ٹک۔ ہرقم کے موسیٰ میرہ یا کے بخار۔ جالہ
 جوڑی۔ تب لڑہا۔ تجاری۔ جو تھیابادی کے بخار کا حکم
 اور بے خطا علاج ہے۔ صرف ایک شیشی سے صحت
 ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔
 ٹوٹ۔ صرف ڈاک وغیرہ ہر مریض اور صاحب ہوگا۔
 نوٹ سرہ ۲ روپے کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔
 شگوائے کاہتہ۔ ڈاکٹر سلمیٰ ہمار دس
 ہتم اور فاسیسی۔ شہر ہرودنی۔ اور

میری کتابیں کم تر و بیش قیمت درج ہیں۔ بیش قیمت درج ہیں۔

تصانیف مولانا ابوالوفائے صاحب الزری

ماہنامہ الاسلام مفت

ماہنامہ الاسلام جس میں تبلیغی، تہذیبی، ادبی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کا چند ایک روپیہ سالانہ تھا۔ اب چار آنہ و سہ کے کٹ آنے پر ایک سال کے لئے جاری کیا جائیگا۔ پتہ: ۱۔ میجر الاسلام۔ کشمیری بازار۔ لاہور

تمام دنیا میں بے مثل
غزنوی سفری حائل شریف
مترجم وحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی عدد۔ چار روپیہ
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم وحشی اردو
چار جلدوں میں

کا ہدیہ عدد۔ روپے۔ فی جلد
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت
انجار الحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے
پتہ: مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

اس کتاب میں ایسے
صحیفہ رحمت نوجہات لکھے گئے ہیں
جو کم فروغ اور ہلاک نشین ہونے کے سبب مصداق
ہیں۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے نوجہات درج
ہیں۔ ہذا چاہئے کہ ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری
ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت عدد
مصول ڈاک بلکہ۔ پتہ: منیر الحدیث امرتسر

اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی
تعلیم القرآن تعلیم کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ قرآن
قرآن اور دیگر کتب کتابوں کی تعلیم کا بالاختصاص
مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ ۱۔
خصائل النبئی پر نور کے اخلاق شریفہ کا
مختصر بیان۔ قیمت ایک آنہ (دار)

سلاطین کا معراج کمال یہ ہے کہ
حیات مسنونہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی
کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا صاحب
نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے جو اس قابل ہے کہ
غیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کو عوام
میں مفت تقسیم کریں۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ
ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۔ عرض تقسیم فی سینکڑہ عدد
اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے
السلام علیکم کہ اسلامی مقام بلحاظ فضائل
اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں
سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱۔
رسوم اسلام میں رسوم و عہدہ کو احاطہ شریعت ثابت
رسوم اسلام میں رسوم و عہدہ کو احاطہ شریعت ثابت
ہے۔ قیمت ایک آنہ (دار)

سرمہ اکسیر العین

دعوت ہلالہ غبار۔ لوح حکمہ غار۔ سرمہ چشم کے علاوہ
ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں
اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزار لوگ اسکے استعمال سے بینک کی
نعمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال
برخوالی امراض سے بچتا ہے۔ مشکوٰۃ کاغذہ عثمانیہ
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (دعوت)
پتہ: منیر الحدیث امرتسر

اس رسالہ میں نکاح، طلاق
ہدایت الزوجین اور خلع وغیرہ احکام کے
علاوہ بیوی کے فائدہ اور خاوندہ کے بیوی پر جو حقوق
ہیں غصہ طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۔
کلمہ شریف کا اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے
کلمہ طیبہ مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ
روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۲۔

اس رسالہ میں شریعت
شریعت اور طریقت اور طریقت دونوں مضامین
پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ایک آنہ (دار)
الغور العظیم قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی
تفسیر تفسیر کھائی گئی ہیں انکی حکمتوں کا
بیان ایک اعلیٰ پیر میں کیا گیا ہے۔ قیمت ۳۔
اتباع الرسول سرگرم مولوی احمد الدین صاحب
اور مولانا صاحب موصوف کے مابین حجت حدیث اور
اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس
میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور
اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے
فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کے ترک
اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴۔
دلیل القرآن مولوی عبد اللہ محمد الہی۔ سین
القرآن کے طریقہ نماز کا مدلل طور پر رد کیا ہے۔ ۵۔

اس رسالہ میں خلافت
خلافت محمدیہ اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرنے
قرآن مجید سے ان کے نومن اور متقی ہونے پر عالمانہ
استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ باغ فدک پر بھی
روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳۔

منیر الحدیث امرتسر

علم و شوق سے لے کر ایک مفید کتاب۔ قیمت ۱۔ روپیہ۔ منیر الحدیث امرتسر

ملکی مطلع

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۶)

جو پارسی چاہتے ہیں کہ قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں لائسنس کی منسوخی کا مسک واپس لیا جائے۔ دوسرے یہ کہ قانون کے نفاذ کے بعد کاروبار کی نگرانی کے لئے جو کمیٹیاں بنائی جائیں گی ان میں زمینداروں کی اکثریت نہ ہونی چاہئے بلکہ زمینداروں اور جو پارسیوں کے نمائندوں کی تعداد مساوی رکھی جائے۔ حکومت ابھی تک ان مطالبات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوئی۔ اسی لئے ہڑتال جاری ہے۔ چنانچہ سردار سنتو کہ سنگھ صدر پروٹسٹ کمیٹی نے اعلان کر دیا ہے کہ جب تک حکومت ہمارے مطالبات نہیں مانگی ہڑتال جاری رہیگی۔ خدا کرے کہ فریقین بہت جلد کسی بات پر سمجھوتہ کر لیں۔ اس کشمکش میں بے چارے زمینداروں کو سخت تکلیف کا سامنا ہورہا ہے۔ جو جس فروخت نہ ہونے کی وجہ سے دسرکاری مالہ ادا کر سکتے ہیں اور نہ خانگی مزدور بات پوری کر سکتے ہیں۔ ہم ادب و حکومت کی توجہ اس شکل کے حل کی طرف مبذول کراتے ہیں کہ جہاں اس نے فروخت ٹیکس کے معاملہ میں دور اندیشی کا ثبوت دیکر قانون کو نرم کر دیا ہے۔ اسی طرح منڈیوں کے قانون میں بھی جو پارسیوں کی معقول شکایات کا تدارک کرے تاکہ صوبہ کاروبار بدستور جاری ہو کر ہر فریق کی خوشحالی کا باعث ہو اور اس معاملہ میں حکومت شیخ سعدی کی اس نصیحت کو یاد رکھے۔

رعیت چونچ است و سلطان درخت
درخت از پنج باشد اسے پسر سخت

گلستان۔ شیخ سعدی کی مشہور و معروف کتاب
معری۔ قیمت ۸۔ ایضاً مشرق مترجم۔ ۸۔
ہرستان از شیخ سعدی۔ معری ۸۔ شرح معری
۸۔

تصانیف مولانا ابوالوفا شمس اللہ صاحب انوری

قرآنی قاعدہ ثنائیہ ابتدائی قاعدوں کا مجموعہ
کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے۔ جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے۔ فی عدد ۲۰ رتی سینکڑہ عمر ثنائی پاکٹ بک مجلد تمام مذاہب دارالہدایہ۔ عیسائی۔ جہائی۔ مرزائی۔ شیعہ۔ نجری۔ دہریہ۔ منکرین نبوت۔ سکھ اور بت پرست وغیرہ مذاہب پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیل بھی دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۴۔

ماثہ ثنائیہ یعنی احادیث نبویہ جس میں آنحضرت ماثہ ثنائیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یکصد احادیث مختلف عنوانات مثلاً ایمان۔ اتباع مذمت۔ نماز و طریق نماز۔ نماز باجماعت۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج و جہاد۔ فضائل قرآن۔ اخلاق ذکر اللہ وغیرہ کے تحت بیان کی گئی ہیں۔ ہر مسلمان کو یاد کر کے ان پر عمل کرنا چاہئے۔ قیمت ۴۔

ادب العرب عمدہ اور آسان طریق سے بیان کیا گیا ہے۔ ہندی طلباء کے لئے بے حد مفید ہے۔ کیونکہ بنیاد مستحکم ہونے سے آئندہ انکو سہولت رہتی ہے۔ قیمت ۳۔

التعریقات التحویہ طلبائے مدارس عربیہ کیلئے
التعریقات التحویہ علم نحو کی تعریفیں مع مثالوں کے کہی گئی ہیں۔ رسالہ کا ایک صفحہ آٹھ لکھنؤ اور مثالوں کی مزید مشق کرنے کے لئے خالی چھوڑا گیا ہے۔ تمام رسالہ عربی میں ہے۔ قیمت ۲۔
کتب متعلقہ اہل حدیث
اہل حدیث کا مذہب۔ اہل حدیث کے

مسئلہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت صرف ۴۔
تعلیلہ شخصی و سلفی جس میں ثابت کیا گیا ہے مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵۔
حدیث نبوی اور تعلیلہ شخصی کے پہلے حصہ میں بحیث حدیث شریف پر ناقابل تردید مدلل دیکر فرقہ بطلان کا منہ بند کیا ہے۔ دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا تقابلی درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع عقلی ہے دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تعلیلہ شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تھام کی گئی ہے۔ قیمت تین آنے (۳)۔

آمین رفیع دین بن میر فاتحہ خلف الامام
ہر مسئلہ پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض فقہر علماء احناف ان کے منہون ہونے کے قائل ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲۔
اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم الفقہ علم فقہ مطابق قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں قیمت ۲۔
اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت فقہ اور فقیہ اور فقہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تعلیلہ کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ ۳۔
یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا تنقید تعلیلہ ترقی میں دوہندی اور مولانا ابوالوفا میں تعلیلہ شخصی پر اجازت الحلال کو جرائد اور الجہاد امیر میں تھا۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۵۔

مولانا ابوالوفا شمس اللہ صاحب انوری۔ تصانیف انور۔

فتوحات اہل حدیث جو ماہین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رہتا ہوئے۔ ہندوستان کی ڈائیکٹوریٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ ہر اجتہاد و تعلیم پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجت اور عدم حجت پر تحقیق اذیق کی گئی ہے اللہ ثابت کیا ہے کہ وہ اذہ اجتہاد کا ہمیشہ کلام ہے۔ قیمت چھ آنے (۶)

اصول فقہ فقہ کے اصول عربی زبان میں مع

(درد تہذیب قلندریا فاضلین)

اس کتاب میں مولیٰ صاحب **الہامات مرزا** قادیانی کے اہل ابوی شخص بحث کر کے من کو قلعہ ثابت کیا گیا ہے اللہ بتایا گیا کہ الہامات میں اختلاف ہونا ناموس من اللہ ہونے کے تعلق منافی ہے۔ قیمت ۹

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے **تاریخ مرزا** مع صحیح حالات از طفولیت تا وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶

دعویٰ اضافات جدیدہ جس میں مرزا صاحب **نکاح مرزا** قادیانی کی آسمانی منکوحہ دھرمی بیگم

اور مرقع مندرج ہے۔ اور گمان آیت اللہ مصنف مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ ۶

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی **چستان مرزا** کے کلام میں اختلاف ثابت کیا ہے۔ قابلہ دید ہے۔ قیمت دو پیسے۔

ملقب بہ مشرق مرزا **شہادت مرزا** جس میں دس شہادتوں کا مجموعہ اور اقوال و الہامات مرزا (۱۰) سے مولیٰ صاحب قادیانی کے دعویٰ نبییت صریحہ کی تردید کی گئی ہے اور اس کے جواب پر بنیضہ منصف مبلغ ایک ہزار

شنائی برقی پریس امرت

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورکھی۔ لٹہ سے کی چھاپی نہایت عمدہ خوشنما رنگت دار۔ سادہ اور اڑانوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم اور ایبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نمونہ وغیرہ بھیجیں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل کامیاب بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے۔

نیچر شنائی برقی پریس۔ مال بازار امرتسر

غیت المطلبین مع فتوح الغیب

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مشہور و معروف تصنیف ہے جس میں غیب کے مسائل درج ہیں۔ آئندہ خواں ناظرین کے لئے اردو ترجمہ بھی طبع کیا گیا ہے۔ عربی عبارات با اعراب اور حاشیہ شدہ ہیں۔ حاشیہ پر فتوح الغیب کے مقالات مع عربی و اردو درج ہیں۔ کتاب ہذا کی زیادہ تعریف تفصیل ہے۔ حضرت پر صاحب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی ہی کافی فہمائت ہے۔ پر صاحب کے مریدین کو یہ کتاب خرید کر ضرور پڑھنی چاہئے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت پانچ روپے

منگولے کا پتہ۔ فیچر دفتر اخبار الہدیت امرتسر

طلباء کے طلبائے عارض عربیہ کے لئے کتابی صورت میں بھی گئے ہیں۔ قیمت ایک آنہ

معقولات حنفیہ اس رسالہ میں فقہ حنفیہ کے سات مسائل معقودہ الجبر صریحہ۔ حرمت مصاہرہ۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳

اغراض و مقاصد

- ۱۱) دینی اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی مباحثت کرنا۔
 ۱۲) مسلمانوں کی عموماً او جماعت اہل تشیعہ کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمات کرنا
 ۱۳) شور و غوغا اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی بربادداشت کرنا۔
 قواعد و ضوابط
 ۱۱) قیمت بہر حال چٹکی آنی چاہئے۔
 ۱۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا مکٹ آنا چاہئے
 ۱۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
 ۱۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
 ۱۵) ہرگز مالک اور خطوط واپس نہ ہونگے۔

شرح قیمت اجار

و انہیں ریاست سے سالانہ ملے
رو ساد جاگیر داران سے ،
عام غنہ داران سے ،
ششماہی
نماک غیر سے سالانہ ۔
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ
پذیریدہ خط و کتابت ہو سکتا ہے ۔

جلد خط و کتابت و ارسال زند بنام مولانا
ابوالوفاء شفاء اللہ (مولوی فاضل)
مالک اخبار الحمدیث امرت سر
مونی حاشیہ۔



امرتہ ۲۵۔ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۳ مئی ۱۹۴۱ء۔ یوم جمعۃ المبارک

گہرست مضامین

- کتاب الخیار ۱۰
 نماز - پیدا شد اور قیامت ۱۱
 نماز - ۱۲
 نماز - ۱۳
 نماز - ۱۴
 نماز - ۱۵
 نماز - ۱۶
 نماز - ۱۷
 نماز - ۱۸
 نماز - ۱۹
 نماز - ۲۰
 نماز - ۲۱
 نماز - ۲۲
 نماز - ۲۳
 نماز - ۲۴
 نماز - ۲۵
 نماز - ۲۶
 نماز - ۲۷
 نماز - ۲۸
 نماز - ۲۹
 نماز - ۳۰
 نماز - ۳۱
 نماز - ۳۲
 نماز - ۳۳
 نماز - ۳۴
 نماز - ۳۵
 نماز - ۳۶
 نماز - ۳۷
 نماز - ۳۸
 نماز - ۳۹
 نماز - ۴۰
 نماز - ۴۱
 نماز - ۴۲
 نماز - ۴۳
 نماز - ۴۴
 نماز - ۴۵
 نماز - ۴۶
 نماز - ۴۷
 نماز - ۴۸
 نماز - ۴۹
 نماز - ۵۰
 نماز - ۵۱
 نماز - ۵۲
 نماز - ۵۳
 نماز - ۵۴
 نماز - ۵۵
 نماز - ۵۶
 نماز - ۵۷
 نماز - ۵۸
 نماز - ۵۹
 نماز - ۶۰
 نماز - ۶۱
 نماز - ۶۲
 نماز - ۶۳
 نماز - ۶۴
 نماز - ۶۵
 نماز - ۶۶
 نماز - ۶۷
 نماز - ۶۸
 نماز - ۶۹
 نماز - ۷۰
 نماز - ۷۱
 نماز - ۷۲
 نماز - ۷۳
 نماز - ۷۴
 نماز - ۷۵
 نماز - ۷۶
 نماز - ۷۷
 نماز - ۷۸
 نماز - ۷۹
 نماز - ۸۰
 نماز - ۸۱
 نماز - ۸۲
 نماز - ۸۳
 نماز - ۸۴
 نماز - ۸۵
 نماز - ۸۶
 نماز - ۸۷
 نماز - ۸۸
 نماز - ۸۹
 نماز - ۹۰
 نماز - ۹۱
 نماز - ۹۲
 نماز - ۹۳
 نماز - ۹۴
 نماز - ۹۵
 نماز - ۹۶
 نماز - ۹۷
 نماز - ۹۸
 نماز - ۹۹
 نماز - ۱۰۰

انتخاب الاخبار

۲۰۰
 ————— اترس میں غلام مغلوں کے سوا باقی تمام
 کادو بار جا رہی ہے ۔
 ————— اترس میں مس خدیجہ فیروز الدین پرنسپل
 گورنر کالج کے خلاف چند طالبات کے والدین نے
 این ۔ اے کے امتحان میں بیٹھنے کے لئے ذول نمبر
 دینے کی وجہ سے سینئر سبج اترس کی عدالت میں
 دعویٰ دائر کیا تھا مگر عدالت نے مدعا علیہ کے وکیل
 کا بیان سن کر دعویٰ خارج کر دیا ۔
 ————— حکومت پنجاب نے قانون طرین میں
 ترمیم کر کے تاجروں کو ملا دین کے متعلق چھ رجسٹروں
 کی بجائے دو رجسٹروں کا حکم باقی رکھا ہے ۔
 ————— حکومت ہند نے سمندوں میں تصویر کشی

کی ممانعت کر دی ہے۔

خانصاحب شیخ عبدالعزیز داماد مولانا
ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم انتقال کر گئے
رحمۃ اللہ علیہ۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ خلیج
فارس کی ایرانی یا عراقی بندگا ہوں سے جمال
مٹی سے یا اس کے بعد ہندوستان روانہ ہوگا
مسائل ہند پر اترنے کی اجازت نہیں دی جائیگی جبکہ
کہ مال کے ہمراہ برٹش سفیر کا سرٹیفکیٹ ساتھ دہو
برطانیہ کے حکمہ بحرا کا اعلان ہے کہ بحیرہ
کی ناکہ بندی میں توسیع کر دی گئی ہے۔ کوئی بحری
جہاز حکومت برطانیہ کی اجازت کے بغیر مصر اور ترکی
کے سمندروں میں سفر کرے گا تو اسکے نتائج کا خود مبرا
ہوگا۔ اخبارات کا بیان ہے کہ شام پر سامان جنگ
لی بھری ہوئی گاڑیاں ترکی کے راستہ سے ہند پہنچ رہی ہیں۔

مفتی محمد رفیع الدین، آزاد مدرسہ عربیہ اسلامیہ، پاکستان اور مفتی عبدالرشید صاحب کی زیر اہتمام و سرپرستی لاہور میں منعقد ہونے والی جلسہ شریف

عورت بنانا کیا ہے۔ قیت ۱۰، چو ۱۰۔ بحیرہ الملوک ص ۱۲۱۔

جنگ جو رہی ہے۔ چین کی ایک لاکھ اسی ہزار فوج کے گرد جاپانیوں نے گھیر ڈال رکھا ہے۔

_____ روس اور چین کے معاہدہ میں مزید توسیع ہو گئی ہے۔ جن کی رو سے چین روس کو خام مال جیجیکا اور روس چین کو ہتھیار بھیجے گا۔

_____ جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ شانشی اور ہونان کی سرحد پر ۳۲ ہزار چینی ہلاک و دس ہزار زخمی ہوئے ہیں۔

میرا لاکا غیبی ارشد
نافرمان اور بد اعمال

ہے۔ اس لئے میں پبلک کی آگاہی کیلئے اطلاع دیتا ہوں کہ میں اُس کے کسی کام میں مددگار یا ذمہ دار نہیں ہوں۔ نہ لین دین میں نہ قسافونی ذمہ دار می ہیں۔ اب اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اُن اس کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اُس کو ہدایت دے۔

اسلام اور مسیحیت
 کی تصنیف اور کتابت ختم ہو گئی۔ الحمد للہ
 اندازہ سے قریباً دس ہجری ہے۔ کاغذ کی قیمت
 میں بہت اضافہ ہونا نے کی وجہ سے کتاب پر
 رنگ بہت زیادہ آگئی ہے۔ تاہم قیمت میں
 تخفیف کا لحاظ رکھ کر: اصل قیمت ایک روپیہ
 آٹھ آنے (دعویٰ) رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب
 عیسائی مباحث میں جہشہ کے لئے انشاء اللہ
 فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ ہمدردان اسلام جلد
 منگائیں۔ (مینجر، لہدیث امرت سر)

جناب مولانا مولوی علیل بن
محمد

جاء منہ اختلاج قلب بقتلا میں۔ اگر کسی صاحب
کے پاس کوئی تیرہ ہدف نسخہ موجود ہو تو پتہ ذیل پر
ارسال فرماویں اور ناظرین سے استدعا ہے کہ
مولتنا موصوف کی جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں
پتہ یہ ہے :- مولتنا مولوی خلیل بن محمد صاحب عرب
محلہ نکیم پورہ بھوپال۔

نوٹ کر لیں
جن خریداروں کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے
ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بیجا جائیگا۔
اگر وہ قیمت ارسال کر چکے ہوں تو بہتر ورنہ
وی پی ضرور وصول کر لیں۔ اسے واپس کر کے
دفتر کو نقصان نہ پہنچائیں۔ (منیجر)

پہنڈت کھا اردت کھا تب کھرا
موجود امت و صرا

رفاہ عام کی خاطر ایک کتاب لکھنا چاہتے ہیں جس میں
ساتھ برس سے زائد زندگی والے مرد، عورت کے
حالات صحت و خاص تجربات درج ہونگے۔ جن
شائقین نے اس کتاب میں اپنے حالات درج کرائے
ہوں وہ ہندت صاحب سے خط و کتابت کریں۔

— معلوم ہوا ہے کہ نازی حکام نے ہر عیسائی کی بیوی اور اس کے دوستوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ —
— تاہرہ سے ایک فوجی اعلان منظر پر ہے کہ جلد ہی میں امبالا کی سات ہزار اطالوی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ —
— امرتسر میں ۲۰ مئی کی صبح کسموولی بارش ہوئی

قاری سرفراز صناعی مرحوم

گزرے ہیں۔ ان کے حالات زندگی کجا جمع کے جائے
ہیں۔ موصوف کے اجاب کو جو حالات معلوم ہوں۔
پتہ ذیل پر بھیج دیں۔ رجاس حسین قاری۔
قاری ماؤس ٹیٹا علی دہلی)
— جرمنی نے فرانس کے ایک لاکھ سے زائد
قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔

کے سولہ ڈویژنوں (قریباً اڑھائی لاکھ) کے لئے شاہ

— جاپانی افسروں کی تجویز ہے کہ سوچو گے
 مشرق میں ۵ میل کے رقبہ میں مینی قلعہ آوروں کو مدد
 کے لئے خاردار تار لگا دیا جائے۔
 — چنگنگ کے مقام پر ۶۳ جاپانی ہوائی جہازوں
 نے بمباری کی جن سے ایک سو مکان تباہ ہوئے۔
 — پکن کی اطلاع ہے کہ جنوبی شانشی میں
 دس روز سے چینی و جاپانی افواج میں گھسان کی

— عراق جانے والی جرمن اور اطالوی فوجوں کے سولہ ڈویژنوں (قریباً اڑھائی لاکھ) کے لئے شام سے فرانس کا مسلمان جنگ مہیا ہے۔

سیرۃ ابن ہشام۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی سوانح عمری۔ قیمت ۶ روپے۔ ۱۔ غیر الجذبات اترس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل بیت

۲۵۔ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ

مرزا بہاء اللہ اور قیامت

سلطنتوں کے قوانین انتظام ملکی کے لئے ہوتے ہیں۔ مصلیٰ ظالم کو ظلم سے روکنے اور مظلوم کا بدلہ لینے کے لئے ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے مولانا عالی مرحوم نے قانون کے متعلق ایک رباعی لکھی ہے جو قابلِ تحسین ہے۔

قانون کہ ہے بیشتر یقیناً بے کار

حاشا کہ ہو اس پر نظم عالم کا مدار

جونیک ہیں ان کو نہیں حاجت اسکی

جو بد ہیں وہ بنتے نہیں نیک اس دنیا

ٹھیک اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ مذہبیات میں کسی امر کے متعلق خواہ کسی ہی نص صریح ہو متعصب اور طبعی لوگ اپنی کوشش سے اس کو ایسا تحریف کر دکھاتے ہیں گویا وہ مشہور مثنوی میں نازل ہی نہیں ہوئی۔ اس قسم کے مدعی ہمارے سامنے کئی ایک ہیں مگر سردست ہم دو فرقوں کا ذکر کرتے ہیں جو اس

امر میں سادی اقدام ہیں۔ ان میں سے ایک قادیانی فرقہ ہے دوسرا بھائی فرقہ۔ ہمدی یہ تحقیق غیر متبدل ہے کہ یہ دونوں فرقے باہم متفیض اور متفیض کی نسبت رکھتے ہیں۔ یعنی مرزا صاحب قادیانی نے شیخ بہاء اللہ ابراہیمی کی تحریرات سے فیض پلایا تھا۔ ہمارا یہ دعویٰ محض ادعا ہی نہیں

بلکہ اس کا ثبوت بھی ہم اپنے رسالہ بہاء اللہ اور مرزا میں ناقابلِ تردید دلائل سے دے چکے ہیں۔ آج ہم اس کے متعلق دو مثالیں پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوگا کہ ان دونوں گمراہوں کو اپنے اپنے مقاصد کے لئے نصوص میں تحریف کرنے کا ملکہ کہاں تک حاصل ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود دمشق (شام) میں نازل ہوئے (و دمشق ایک شہر کا نام ہے جسے سب جانتے ہیں) جیسے کوئی کہے کہ انجیل الہدیٰ کا دفتر اتر میں ہے۔ اس بات کے سننے والے کو یقین ہو جائیگا کہ جس مقام کا نام اتر ہے دفتر الہدیٰ اسی جگہ ہے۔ یہ فرقہ کسی طرح قابلِ تاویل نہیں ہے مگر مرزا صاحب نے قادیان پنجاب میں پیدا ہو کر قادیان ہی کو دمشق بنا دیا۔ کس طرح بنایا؟ بعض ذہور قلم اور خود غرضی سے تحریف کر کے کہا کہ دمشق میں یزیدی بالطبع لوگ رہتے تھے اسی فصلت کے لوگ قادیان میں بھی رہتے ہیں لہذا قادیان بھی دمشق ہے۔ (ازالہ اوہام)

جل جلالہ! کون ہو جسے کہ جس وقت یہ لفظ دمشق جناب رسالت مآب کی زبان وحی ترجمان سے نکلا تھا اس وقت بھی دمشق میں یزیدی صفت لوگ

رہتے تھے۔ یاد کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ تھے۔ مثال کے طور پر ہم استاد غالب مرحوم کا ایک شعر پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

نم نہیں رہتا ہے آوازوں کو بیش ازیک نفس
برق سے کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم

آج جس برق دیجہلی ہستہ شہروں میں روشنی ہو رہی ہے کیا استاد غالب کی مراد یہی برق تھی بہرگز نہیں کیونکہ اس وقت یہ برق ان کے خواب و خیال میں نہیں تھی۔ اسی لئے برق سے آپ کی مراد آسمانی برق تھی جو چمک کر زمین کو روشن کرتی ہے۔ جس طرح استاد غالب کے کلام میں یہ مصنوعی برق دیجہلی امرات نہیں ہو سکتی۔ ٹھیک اسی طرح دمشق سے مراد یزیدی لوگوں کی جاتے سکونت نہیں ہو سکتی۔ چاہے وہ قادیان ہو یا لاہور۔

دوسری مثال | بہائیوں کی ہے جو نصوص قرآنیہ کو اپنے خیالات کے مطابق ڈھالنے کا خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں قیامت کے کئی ایک نام آئے ہیں۔ ان میں سے ایک نام یوم القیامۃ بھی ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

ثُمَّ أَنْزَلْنَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعِندَ رَبِّكَ تَحْقِيقٌ (پہ - ع ۱۰)

یَوْمَ الْبَعْثِ بھی آیا ہے۔ چہا کہ ارشاد ہے۔

نَقَدْ يَنْشَأُ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ
فَهَذَا يَوْمُ الْبَعْثِ (پہ - ع ۹)

اسی طرح اللہ بھی بہت سے نام آئے ہیں۔ مثلاً القارعة۔ الحاقہ۔ الصاخہ۔ یوم الحسرت۔ یوم لا زلہ۔ یوم الخراج اور طامۃ الکبریٰ وغیرہ

جہاں جہاں یہ نام آئے ہیں وہاں ساتھ ساتھ بنی آدم کے نیک و بد اعمال کا فیصلہ اور اس کا نتیجہ بھی مذکور ہے۔ چہا کہ ارشاد ہے۔

لَمَّا تَرَاكَ تَقَضَّىٰ يَبْنِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَيَمَّا كَانُوا فِيهَا يَخْتَلِفُونَ (د پہ - ع ۱۸)

اس فیصلے کی تفصیل بھی صریح ملتی ہے آیات ذیل ملاحظہ ہو

(۱) فَرِيقٌ فِي الْحُجَّةِ وَفَرِيقٌ فِي النَّصِيرِ (پہ - ع ۱۸)

بہاء اللہ اور قیامت کی تعلیم اور دعویٰ کا مقصد۔ قیامت اور نہایت بد نتیجہ۔ انجیل الہدیٰ

۱۲) لَمْ يَأْتِ شَرِيْهُنَّ اَهْبَتِيْثًا مَّا اَسْتَقْبَلُوْهُ
فِي الْاَيَّامِ الْاُولٰٓئِكَ (پتہ - ج ۱)
۱۳) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
مَآبًا يَّجْمَعُوْنَ (پتہ - ج ۱)
بہائی لوگوں کا زم ہے کہ قیامت سے مراد شاخ
بنیاد اللہ کی مٹت کا زمانہ ہے اور یہی قیامت ہے۔
اس کے سوا قیامت کا کوئی خاص دن مقرر نہیں ہے
پتا ہے بہائی رسالہ پیامبر دہلی بابت مٹی میں قیامت
کے متعلق ایک مکالمہ (اصلی یا فرضی) شائع ہوا
ہے جس کی سرزنی ہے ۱۔

قیامت کے متعلق بات چیت
اس گفتگو کو ہم نے غور سے پڑھا۔ چونکہ یہ گفتگو مصنوعی
معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے منظم نے ادھر ادھر کی
باتوں میں وقت لگا دیا۔ قرآن مجید میں جس قدر
صریح آیتیں معذ قیامت مردوں کے قروں سے
نہدہ ہو کر نکلنے کے متعلق وارد ہوئی ہیں ان کا ذکر تک
نہیں کیا۔ ہم نے ہر چند اس مکالمہ کو دیکھا۔ ان
آیات صریحہ کا کہیں ذکر نہیں پایا۔ مثلاً
(۱) اِنَّ الْقُبُوْرَ مَرْبَعَاتٍ عَلِمْتَ نَفْسٌ مَّا
قَدْ حَمَلَتْ وَاَنْتَ حُوتٌ (پتہ - ج ۱)
(۲) اِنَّ قُبُوْرًا مَّحْمَلًا لِّمَا كُنْتَ تَفْعَلُ
اَلَمْ يَكُنْ لَّكُمۡ اَعْيُنٌۭ مَّا كُنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ
(۳) اِنَّ قُبُوْرًا مَّحْمَلًا لِّمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
(۴) اِنَّ قُبُوْرًا مَّحْمَلًا لِّمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
(۵) اِنَّ قُبُوْرًا مَّحْمَلًا لِّمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
(۶) اِنَّ قُبُوْرًا مَّحْمَلًا لِّمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
(۷) اِنَّ قُبُوْرًا مَّحْمَلًا لِّمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
(۸) اِنَّ قُبُوْرًا مَّحْمَلًا لِّمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
(۹) اِنَّ قُبُوْرًا مَّحْمَلًا لِّمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
(۱۰) اِنَّ قُبُوْرًا مَّحْمَلًا لِّمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

۱۲) يَوْمَ يَخْرُجُ جُؤُنُ مِنَ الْاَجْدَاثِ يَبْتَازُوا
كَالْغَمَدِ جُؤَادٌ مِّنْ شَرِّ الْمُطَّعِنِيْنَ اِلَى الدَّاعِ
يَقُوْلُ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ هٰذَا يَوْمُكُمْ فَبِئْسَ مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ
۱۳) وَ نَخْرُجُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَئِذٍ الْاَجْدَاثِ
۱۴) كَذٰلِكَ نُوْثِرُكَ وَ نُنْزِلُكَ فِي الْاَرْضِ
۱۵) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۶) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۷) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۸) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۹) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۲۰) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ

۱۵) گذشتہ دور، دنیاوی زندگی میں تم نے جو نیک اعمال
کئے تھے۔ ان کے عوض خوب کھاؤ پو۔ ۱۲ منہ
۱۶) بے شک جہنم گھاٹی کی جگہ (اور) سرکشوں کے
رہنے کا مقام ہے۔ ۱۰ منہ

۱۲) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۳) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۴) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۵) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۶) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۷) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۸) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۹) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۲۰) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ

۱۲) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۳) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۴) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۵) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۶) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۷) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۸) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۱۹) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ
۲۰) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلظَّالِمِيْنَ

قادیانی مشن

قادیانی پیشگوئیاں

بجواب مولوی شیر علی صاحب قادیانی

ماموا عید ہا الا باطیل

چلے جاتے۔ شرعاً عرب اپنی مجاہدہ کو ایسے ہی قبائل
میں شمار کرتے تھے۔ قافلہ چلے جانے کے بعد خالی
جنگل کا نظارہ تصویریں لا کر اپنی مجاہدہ کو یاد کرتے
چنانچہ اس کے متعلق امر العیسیٰ کہتا ہے ۵
کافی غداۃ البین یوم یحتمل
لعدی سموات الہی ناقف حنظل
(جس روز مجاہدہ کا قافلہ ڈیرہ کو رخ کر گیا میں کنگر
کے پیر نیچے بیٹھ کر اتنا دیا جیسے کوئی حنظل
راہدائن) تو توتا ہوا آنسو بہاتا ہے
مرزا صاحب نے اس مصرع کو اپنے الہام کی صورت
میں پیش کیا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ
آپ کے الہاموں کی حقیقت کیا تھی۔ اہل دانش
سمجھ لیں۔ مولوی شیر علی نے اس الہام کے متعلق جو
لکھا ہے وہ یہ ہے ۶۔

جب آپ درزا صاحب (ظاہر ہوئے تو اس ملک
میں ساہا سال سے کوئی زلزلہ آیا۔ مگر آپ نے
۱۹۔ دیرینہ زلزلہ کو زلزلہ کی خبر دی۔ اور فرمایا
”زلزلہ کا ایک دھکا“
دالہد ریکم جزوی ۱۹۰۱ء

مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو اس بات کا
ہمتہ نہیں ہے کہ جنگ کا حافظہ کر دہوتا ہے اسلئے
وہ واقعات مکتوبہ کو صحیح واقعات کی صورت میں
پیش کر دیتے ہیں۔ خصوصاً تیس چالیس برس کی
پرانی پیشگوئیاں جن کا کذب نمایاں ہو چکا تھا۔ آج
سچائی کے لباس میں پیش کی جاتی ہیں۔ مثال کے
طور پر آج ہم مرزا صاحب کی دو مکذوبہ پیشگوئیوں کا
ذکر کرتے ہیں۔ جن کو قادیانی کے ایک متن بزرگ
مولوی شیر علی صاحب نے بڑے لطراف سے سچائی کے
لباس میں پیش کیا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے ۷۔
اخبار الفضل مورخہ ۷ مئی میں موصوف کا ایک
مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں مرزا صاحب کی بعض
پیشگوئیوں کا ذکر ہے۔ ان میں سے ایک پیشگوئی ذیل
کے متعلق ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں ۸۔

عفت الدیار محلہا ومقامہا
یہ عربی جملہ عرب جاہلیت کے تعصبات کا ایک مصرع
ہے۔ عرب تو میں خانہ بدوش رہتی تھیں جہاں ان کو
کوئی جگہ سوارانہ نظر آتی وہیں اپنے ریوڑ چھوڑ دیتے
جب وہاں گھاس چارہ ختم ہو جاتا تو دوسری جگہ

الہیات مرزا۔ مرزا صاحب کے بیانات کو جو شاعرانہ رنگ دیتے ہیں۔

پھر جون سن ۱۹۵۷ء میں فرمایا :-

”عفت الدیار محلہاں مقامہا“

(البدور ۲۴ مئی و یکم جون سن ۱۹۵۷ء ص ۱۵)

یعنی ایک علاقہ مٹ جائیگا اور وہ ایسا علاقہ ہوگا۔ جہاں بعض لوگوں کی مستقل رہائش ہوگی۔ اور بعض کی غرضی ہوگی اس جگہ یہ بھی بتہ دیدیا کہ وہ علاقہ پہاڑی ہوگا کہ جہاں بعض لوگ رہائش رکھتے ہیں۔ اور بعض صرف موسم گرما میں غرضی طور پر جا کر رہتے ہیں۔ چنانچہ ۲۴ مئی ۱۹۵۷ء کو زلزلہ آیا۔ اور ایسا کیا کہ کئی ملکوں نے زلزلہ کا ایسا دھکا نہ دیکھا تھا۔ ہندوستان میں کانگڑہ، بھاکسو، پالم پور، سجان پور، تیرہ اور دیگر مقامات کلدوغیرہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی پیشگوئی کے بعد جب وہ زلزلہ آیا تو ۲۵ ہزار آدمی ایک آن کی آن میں ہلاک ہو گئے۔ (الفضل ۷ مئی سن ۱۹۵۷ء ص ۱۵)

الحديث امير | ہم مولوی شیر علی صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس الہام کی تاریخ بھی بتا دی گوہیں پہلے ہی معلوم تھی۔ اسی لئے ہم اسی اخبار سے الہام نکود کی تشریح بزبان مرزا صاحب نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔

”دوستو! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا کہ میں نے آج سے قریباً نو ماہ پہلے الفکرم اور البدور میں جو قادیان سے اخباریں نکلتی ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پا کر یہ وحی الہی شائع کرانی تھی کہ عفت الدیار محلہاں مقامہا یعنی یہ ملک غدا اب الہی سے مٹ جانے کو ہے یہ مستقل سکونت ان کی جگہ رہے گی اور نہ غرضی امن کی جگہ طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور منت پڑے گی۔ ویکھو اخبار الفکرم پر ۲۴ مئی ۱۹۵۷ء نمبر ۱۸۔ جلد ۱ اور اخبار البدور نمبر ۲۴ مئی ۱۵ مئی ۲۴ مئی و یکم جون سن ۱۹۵۷ء۔

ناظرین! اس عبارت کو غور سے پڑھئے! مرزا صاحب

اپنے الہام کی تشریح غلط یعنی کہہ کر طاعون سے کرتے ہیں جس سے ثابت ہوا کہ یہ الہام طاعون سے متعلق تھا۔ مگر چونکہ طاعون سے کوئی بستی اس طرح برباد نہیں ہوئی جس کے محل اور مقام سب مٹ گئے ہوں اور جس کا نام نشان بھی کوئی نہ جانتا ہو۔ اسلئے یاروں نے کوشش کی کہ اس کو طاعون سے ہٹا کر زلزلہ سے متعلق کیا جائے۔ ورنہ بات صاف ہے کہ مرزا صاحب نے ابتداء ہی میں اس کو طاعون سے متعلق بتایا تھا۔ چونکہ طاعون سے کسی بستی کی ایسی حالت نہیں ہوتی۔ لہذا یہ پیشگوئی غلط ٹھہری۔

دوسری پیشگوئی بنگال کے متعلق ہے۔ اس بار سے میں مولوی شیر علی کے الفاظ یہ ہیں :-

”بنگال کے دو حصے مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کہہ دیجئے۔ اس تقسیم کے خلاف ہندوؤں نے بہت شور مچایا مگر ان کی شنوائی نہ ہوئی۔ لارڈ کرزن کے بعد دوسرا وائسرائے آیا۔ اس وقت بھی اس تقسیم کے خلاف کوشش کی گئی مگر اس نے بھی کچھ نہ کیا۔ یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں یہ معاملہ پیش کیا گیا وہاں سے بھی یہی جواب ملا کہ یہ طے شدہ فیصلہ ہے۔ غرض ساٹھ سال تک جلتے کر کے کوشش کی گئی مگر بے سود۔ آخر ہندو یا تو ہو گئے۔ اپنی دونوں یعنی فروری سن ۱۹۵۷ء میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہ خبر شائع کی کہ :-

”پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی۔“

(البدور ۱۹ مئی ۱۹۵۷ء ص ۱۵)

”بنگالہ“ کے معنی بنگالی ہیں۔ لہذا اس سے ظاہر ہے کہ بنگالہ کے لوگوں سے جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی۔ لیکن پھر بھی یہ خبر جو خدا نے بتائی تھی اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ (الفضل ۷ مئی سن ۱۹۵۷ء ص ۱۵)

ناظرین کرام! مولوی شیر علی صاحب ایک شریف قوم کی طرح جس نے قرأت میں آیت رحیم پر ہاتھ رکھ کر معنی کیا تھا۔ خاموشی سے آگے چلے گئے۔ یعنی آپ مرزا صاحب کے الہام کی تشریح کا ایک ایسا فقرہ مضمر کر گئے۔ جس سے ان کی ساری پیشگوئی سچی ثابت ہونے کی بجائے غلط ٹھہرتی ہے۔ وہ فقرہ ہم ظاہر کرتے ہیں۔ ناظرین مرزا صاحب کے ماہوار رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر سن ۱۹۵۷ء میں یہ عبارت ملاحظہ کریں :-

اب گورنمنٹ صرف ایسا طریق اختیار کریگی جس سے بنگالیوں کی دلجوئی ہو جس کا یہ صاف صاف صاف منہم ہے کہ جو خیال لوگوں کے دلوں میں ہیں وہ دونوں پورے نہیں ہونگے بلکہ ایک ایسا طریق اختیار کیا جائیگا جس سے تقسیم بھی منسوخ نہ ہو اور اہل بنگال کی دلجوئی بھی ہو جائے! (نمبر ۳ قادیانی نمبر ۱) اتہیں یاد ہے کہ خدا نے اس پیشگوئی کی تکذیب کے لئے کیا سامان پیدا کیا تھا؟ تیسرے ہندو شاہ انگلہ تان جا راج پنجم ہندوستان میں بذات خود تشریف لائے اور دہلی میں دوبار منعقد کر کے تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان فرمایا حالانکہ یہ بالکل معمولی کام تھا۔ جسے آپ انگلستان میں بیٹھے ہوئے بھی بندہ شاہی فرمان کر سکتے تھے مگر خدا تعالیٰ اپنے کاموں کی حکمت خود ہی جانتا ہے کہ اس نے شاہ ممدوح کے دل میں ڈال دیا کہ مرزا صاحب نے ہمارے نام سے غلط پیشگوئی کی ہے اس لئے تم خود ہندوستان جا کر اس کی غلطی روک دینا کہ اس پیشگوئی کی تکذیب یہ تمہارے لئے ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے ایک رسالہ لکھا تھا کہ ”بنگالہ“ کے معنی بنگالی ہیں اور مرزا قادیان

ناظرین! اس عبارت کو غور سے پڑھئے! مرزا صاحب

مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی سچی ثابت ہوئی۔